نبذة التاريخية فيما كتب فى الرّد على القاديانية باللغة العربية

عربی میں رِدِّ قادیانیت

ایک تاریخی جائزہ

عربی میں رِدِّ قادیانیت
ایک تاریخی جائزہ

عابد حسین شاہ پیرزادہ

عابد حسین شاہ پیرزادہ

ورلڈ ویو پبلشرز

نُبذة تاريخية فيما كُتب فی الرَّد علی القاديانية باللغة العرَبيَّة

عربی میں ردِّ قادیانیت

ایک تاریخی جائزہ

عابد حسین شاہ پیرزادہ

نُبذة تاریخیة فیما کُتب فی الرَّد علی القادیانیة باللُّغة العرَبیَّة

نام کتاب: عربی میں ردقادیانیت-ایک تاریخی جائزہ

تالیف: عابد حسین شاہ پیرزادہ

صفحات:

پہلی اشاعت: ۱۴۴۲ھ/۲۰۲۰ء

ناشر: مقصود احمد کامران

مطبع: ورلڈ ویو پبلشرز، لاہور

الاهداء

حنفی عالم جلیل، مبلغ اسلام، شاعر، مناظر، مفتی، نقشبندی مرشد،
عربی، فارسی واُردو میں متعدد کتب کے مصنف، فخر العلماء، مولانا ابوعبدالرحمٰن غلام
دستگیر بن حسن بخش قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(وفات ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء)
کی نذر

فہرست

مقدمہ	07
تعارف قادیانیت	10
ہندوستان میں عربی صحافت کا آغاز	14
عربی میں ردقادیانیت کی ابتداء	20
علماءحرمین شریفین	29
خلافت عثمانیہ اور قادیانیت	36
عرب دنیا سے شائع ہونے والی اولیں تحریریں	40
پندرہ روزہ ''المنار'' قاہرہ	40
شیخ مصطفیٰ صادق رافعی	43
پندرہ روزہ ''الھلال'' قاہرہ	44
روزنامہ ''اللواء'' قاہرہ	48
عرب دنیا سے ردقادیانیت پر اوّلیں کتب کی اشاعت	51
فتویٰ علماء بغداد	51
قادیانی مبشر دمشق میں	55
علماء دمشق کا اولین فتویٰ	55
مفتی اعظم شام	64
علماء شام کی مزید کارروائی	68
قادیانی مرکز فلسطین (اسرائیل)	70
جامعہ ازہر قاہرہ	75
جامعہ ازہر کا ترجمان رسالہ	86

مولانا محمد صادق مجددی	88
مفتی اعظم مصر	89
ہفت روزہ ’’الاسلام‘‘ قاہرہ	97
نامور ادیب عباس محمود عقاد	103
ماہنامہ ’’طريق الحق‘‘ قاہرہ	106
لواء الاسلام مجلس مذاکرہ	110
علماء عرب کے پانچ فتاویٰ	117
رابطہ عالم اسلامی	133
مؤتمر عالم اسلامی	134
دارالافتاء ریاض	135
ترکی کے ایک مبلغ ومجاہد	138
وزارت اوقاف متحدہ عرب امارات	139
عرب باشندہ حسن عُودہ کی کہانی	141
اہل فلسطین کی خدمات	156
عرب صحافی ربوہ میں	177
الجزیرۃ کا نمائندہ قادیانی مرکز لندن میں	180
مکہ مکرمہ کے ایک فرزند	181
سوڈان کے ایک عالم	182
الجزائر کی صورت حال	183
مراکش کے احوال	263
مراکش کے ایک محقق	266
دارالافتاء لیبیا	271
ھانی طاہر کا سفر	273

یونان کے ایک مفتی	292
شیعہ علماء ومصنفین	293
عرب علماء کی دیگر زبانوں میں کاوش	298
انڈونیشیا میں قادیانیت اورعربی ذرائع ابلاغ	301
چار بنیادی اختلافات	304
عقیدہ ختم نبوت پر عربی کتب	306
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر کتب	314
ظہور وعلامات امام مہدی پر کتب	335
مجدد دین اسلام بارے کتب	351
قادیانیت کے تعاقب میں کتب	355
دیگر موضوعات کی کتب میں ردقادیانیت	388
عربی اخبارات ورسائل اورردّ قایانیت	412
الیکٹرونک ذرائع ابلاغ	440
تجاویز	452
حوالہ جات وحواشی	455
فہرست ماخذ ومراجع	550

☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نبوت و رسالت کا سلسلہ سیدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے اختتام کو پہنچا اور آخر زمانہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول نیز امام مہدی کا ظہور برحق ہے۔ لیکن اسلام کی چودہ صدیوں کے دوران خود مسلمانوں کی صفوں میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے جنھوں نے اسلامی عقائد و تعلیمات کے ڈھانچہ کو نقصان پہنچانے کے لیے تمام تر توانائی صرف کی۔ کسی نے عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے اپنے لیے نبوت تجویز کر لی تو کسی نے نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے عقیدہ کو پامال کرنے کی کوشش کی اور کوئی مہدی منتظر کا مدعی ہوا۔ ایسے افراد ہر دَور میں ظاہر ہوتے رہے۔ برصغیر کے علماء کرام اور پاکستان کی بعض سابقہ حکومتوں نے مذکورہ بالا اسلامی عقائد پر ضرب لگانے والے قادیانی گروہ کے تعاقب میں جو اقدامات اُٹھائے، اس پر پوری اسلامی دنیا اُن کی ممنون ہے۔

اسلامی دنیا بھی قادیانی فتنہ کے بارے میں اُتنا ہی حساس وفکرمند اور فعال ہے جتنا کہ اسلامیانِ پاک و ہند۔ جیسا کہ آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتا میں ۱۸؍فروری ۲۰۱۱ء کو نماز جمعہ کے بعد قادیانی گروہ کے

خلاف مظاہرہ کیا گیا، جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور ان کی سرکوبی کے لیے مزید اَقدامات اُٹھانے کا حکومت سے مطالبہ کیا۔ادھر عرب دنیا کے علمی حلقے اور حکومتیں بھی گزشتہ ایک صدی سے اس جانب متوجہ اور ہر سطح پر محاسبہ ومحاکمہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کے بیان وتحفظ اور قادیانیت کے تعاقب میں عربی زبان میں انجام دیے گئے کام کا کسی قدر تعارف وتفصیلات پیش کرنا اس تحریر کا ہدف ومقصد ہے۔

اس کتاب میں خطہ ہند پر برطانوی دورِ استعمار میں جنم لینے والے فتنہ قادیانیت کے تناظر میں، اسلام کے عقیدہ ختم نبوت ورسالت کی تاریخ، عربی زبان کے حوالہ سے بیان کی گئی ہے۔عربی میں اس فتنہ کے ردوتعاقب کا آغاز کب ہوا۔ پھر اسلامیان ہند اور حجاز مقدس، عراق وشام، مصر وفلسطین، الجزائر ومراکش، لیبیا وغیرہ ممالک کے باشندوں کے اٹھائے گئے اقدامات، اور اسلامی دنیا کے مؤقر اداروں جامعہ ازہر شریف، رابطہ عالم اسلامی، منظمہ تعاون اسلامی وغیرہ کی کارروائی اور عالمی جامعات میں اس کے متعلق عربی میں لکھے گئے تحقیقی مقالات، نیز قادیانی افکار سے نجات پانے والے بعض عرب باشندوں کی رُوداد، اور حالیہ برسوں میں الجزائر پر قادیانی ٹولہ کی یلغار کی تفصیلات دی گئی ہیں۔

مزید یہ کہ قادیانی گروہ سے اختلاف پر مبنی چار اہم مسائل وموضوعات پر اسلام کی چودہ صدیوں میں عربی میں لکھی گئی کتب ومصنفین کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔جن میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلق اٹھائیس، حیات ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اثبات پر ستّر سے زائد، ظہور امام مہدی بارے اٹھاون، اور مجدد کے اوصاف واسماء سے متعلق مختلف ادوار میں لکھی گئی چھوٹی بڑی دس کتب کے ناموں کی فہرست دی گئی ہے۔

آخر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے افکار کی تردید میں لکھی گئی ایک سوتیس سے زائد کتب کے بارے میں اردو دنیا کو معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ نیز دیگر موضوعات کی عربی کتب میں جہاں کہیں قادیانیت کا مختصر ذکر اور ردوتعاقب کیا گیا ہے، ایسی پچپن کتب کے متعلقہ صفحات کی نشان دہی کی گئی ہے۔ اور گزشتہ ایک صدی میں اس موضوع پر عربی صحافت میں شائع ہونے والی خبروں اور مضامین کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے جن کی

تعداد دوسو سے زائد ہے۔علاوہ ازیں عربی ٹیلی ویژن چینلز کے بعض اہم پروگراموں اور خاص اس غرض سے تشکیل دی گئی ویب سائٹس بارے مطلع کیا گیا ہے ۔ کتاب کے موضوع کومزید روشن کرنے کے لیئے حواشی سے آراستہ کیا گیا،جن کی تعداد چھ سو سے زائد ہے۔"عربی میں ردقادیانیت" کی تالیف میں ساڑھے چارسورسائل وکتب سے مدد لی گئی جن کے نام خاتمہ کتاب میں دیئے گئے ہیں۔

عابد حسین شاہ پیرزادہ

بروز ہفتہ،۱۹ربیع الآخر۱۴۴۲ھ مطابق ۵ دسمبر۲۰۲۰ء

تعارف قادیانیت

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۹ء میں مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا[۱] اور ۲۴/ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ، مطابق ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں وفات پائی اور قادیان میں دفن کیا گیا۔ ۱۸۷۹ء میں مرزا نے کتاب ''براہین احمدیہ'' تصنیف کرنا شروع کی اور جب اس کے ابتدائی اجزاء شائع ہوئے تو علماء ہند نے پہلی بار ان کے آئندہ عزائم اس کے مندرجات سے بھانپ لیے اور یہ مرزا کی پہلی متنازع تصنیف تھی۔ پھر ۱۸۸۲ء میں مرزا نے مجدد و مامور من اللہ ہونے اور نزول وحی کا اعلان کیا اور مسلمانانِ عالم کو اپنی بیعت کی دعوت دینا شروع کی۔ ۱۸۸۹ء تک اس کے ماننے والوں کی تعداد چالیس تھی۔ ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں مرزا نے دعوی کیا کہ نبی اللہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام طبعی عمر کے بعد وفات پا چکے تھے اور میں ہی مسیح موعود و مہدی معہود ہوں اور یہ کہ مسیح و مہدی دو الگ شخصیات نہیں۔ پھر ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں نبوت کا اعلان کر دیا اور انہی اَفکار کی تبلیغ و اشاعت پر وفات پائی۔ اور یہی وہ چار بنیادی اختلافات ہیں جنہیں علماء اسلام نے قرآن و حدیث کی کسوٹی پر پرکھا اور پھر شرعی حکم بیان کرتے ہوئے مرزا اور اُس کے ماننے والوں کو خارج از اسلام قرار دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات کے بعد حکیم نور الدین بھیروی جانشین ہوئے، جن کے دَور میں ۱۹۱۴ء میں قادیانی گروہ دو فرقوں میں بٹ گیا، جن میں ایک قادیانی اور دوسرا لاہوری کہلایا، لیکن مسلمانوں کے نزدیک ان دونوں کے بارے میں شرعی حکم ایک جیسا

ہے۔

قیام پاکستان کے بعد یہ گروہ اپنا مرکز قادیان سے صوبہ پنجاب کے شہر چنیوٹ کے قریب قصبہ ربوہ لے آیا اور یہاں سے اپنی دعوت پھیلانا شروع کی۔ قادیانیت کے فروغ میں دو عناصر نے اہم کردار ادا کیا، استعماری دَور کے ہندوستان میں انگریز حکمران نے اور آزادی کے بعد پاکستان کے اعلیٰ سرکاری مناصب پر تعینات قادیانی وملحد افسران نے راہ ہموار کی۔ لیکن دنیا بھر کے علماء اسلام اور پاکستانی عوام کی مسلسل جہد وجہد کے نتیجہ میں بالآخر یہ معاملہ پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہوا، جس پر ۱۹۷۴ء میں آئین پاکستان کی دفعہ نمبر ۲۶۰ میں ایک نئی شق نمبر۲ کا اضافہ کیا گیا، جو آئین کی دوسری ترمیم کے نام سے یاد کی جاتی ہے اور اس میں ''مسلمان'' کی تعریف یہ قرار دی گئی: [۲]

''کوئی شخص جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اور غیر مشروط ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو، جو خدا کے آخری نبی یا لفظ نبی کے کسی معنی یا تعریف کے مطابق حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرے یا کسی ایسے مدعی نبوت کو نبی تسلیم کرے یا مذہبی مصلح مانے، وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے لیے مسلمان نہیں ہے''---

قومی اسمبلی کے اس متفقہ فیصلہ کے بعد قادیانی رہنماؤں نے اپنا مرکز جزوی طور پر ربوہ سے انگریزوں کے وطن برطانیہ کے مرکزی شہر لندن منتقل کر کے اپنی سرگرمیاں وہاں سے جاری رکھیں۔ لیکن مسلمانانِ عالم نے تعاقب ترک نہیں کیا اور ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے آرڈیننس نمبر ۲۰ جاری کیا، جس کا عنوان ''قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کا اِمتناع اور سزا'' رکھا گیا اور اس کے ذریعے ایکٹ XLV مجریہ ۱۸۶۰ء میں دفعہ ۲۹۵-ب اور دفعہ ۲۹۸-ج کا اضافہ کیا گیا، جو یہ ہیں:

ا۔ ۲۹۵-ب، قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) اگر بذریعہ الفاظ تحریری یا تقریری یا مرئی علامت کے، اپنی جائے عبادت کو بذریعہ اشارت یا نام دے کر مسجد کہے تو کسی ایک

طرح کی (سادہ یا بامشقت) قید کی سزا کا مستوجب ہوگا، جو تین سال کے لیے ہوسکتی ہے۔ نیز سزائے جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲۔ کوئی شخص جو قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں) سے تعلق رکھنے والا ہو، اگر بذریعہ الفاظ تحریری یا تقریری یا مرئی علامت اپنے مذہب کی عبادت کے لیے بلانے کے طریقہ کو اذان کہے یا مسلمانوں کے انداز میں اذان کہے۔ کسی طرح کی (سادہ یا بامشقت) قید کی سزا کا مستوجب ہوگا، جس کی معیاد تین سال تک ہوسکتی ہے اور وہ سزائے جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔

۲۹۸-ج، کوئی شخص جو قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے پکارتے ہیں) سے تعلق رکھتا ہو، اگر بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر پیش کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کہے یا بطور اسلام اس کا حوالہ دے یا اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کرے یا دوسروں کو بذریعہ الفاظ تقریری یا تحریری یا مرئی علامت سے کسی بھی اور طریقے سے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرے دونوں میں سے کسی ایک طرح کی سزائے قید کا مستوجب ہوگا، جس کی معیاد تین سال تک ہوسکتی ہے۔ نیز سزائے جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

پاکستان سے بھاگ نکلنے کے بعد اس گروہ نے اپنا پیغام پھیلانے کے لیے جدید ترین وسائل کو ذریعہ بنایا اور یہ جنوبی لندن میں واقع اپنے سربراہ کی سرپرستی میں آج ۲۰۰۳ء میں بھی فعال ہے۔ یہ ہر سال کسی یورپی شہر لندن، ٹورانٹو، فرینکفرٹ وغیرہ میں کانفرنس منعقد کرتے ہیں، جیسا کہ اسی نوعیت کا ایک قادیانی اجتماع ۲۵ تا ۲۷/اگست ۲۰۰۱ء کو مرزا طاہر احمد کی صدارت میں جرمنی میں ہوا۔ نیز قادیانی زعماء کی تصنیفات کو لندن سے بڑے اہتمام سے شائع کرنے اور اُن کے دیگر زبانوں میں تراجم کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کے تبلیغی و اشاعتی مراکز اسلامی دنیا سے باہر بالخصوص یورپ و امریکہ کے متعدد

بڑے شہروں اور اسرائیل میں قائم ہیں، جب کہ پوری اسلامی دنیا میں ربوہ ہی واحد مرکز ہے۔ علاوہ ازیں قادیان، لاہور، کراچی، ضلع چکوال کے گاؤں دوالمیال[۳] نیز جدہ (سعودی عرب) میں تنظیمیں فعال ہیں۔

علاوہ ازیں برطانوی حکومت سے مذہبی تعلیمات کے فروغ کے لیے نجی ٹیلی ویژن چینل قائم کرنے کا لائسنس حاصل کر کے ۱۹۹۴ء میں نشریات کا آغاز کیا، چنانچہ آج مرزائی ٹیلی ویژن چینل لندن سے مرزا طاہر احمد کے خطبات ودرس براہِ راست دِکھانے کے علاوہ اپنے اَفکار پر مبنی دیگر پروگرام دس سے زائد زبانوں اُردو، عربی، انگریزی، بنگالی، ترکی، ملیالم، سواحلی، ترکی، چینی، انڈونیشی، فرنچ، جرمن، رُوسی، ہسپانوی، ڈچ میں نشر کر رہا ہے، جو یکم اپریل ۱۹۹۶ء سے چوبیس گھنٹے کر دی گئیں اور یہ چینل، سیٹلائٹ وکمپیوٹر انٹرنیٹ کی مدد سے پوری دنیا میں دیکھا وسنا جا سکتا ہے۔ مرزائی ٹیلی ویژن چینل کا مرکزی دفتر لندن میں جب کہ اس کے دیگر مراکز سڈنی آسٹریلیا، یورک اونٹاریو کینیڈا، سینیٹ پرکس فرانس، فرینکفرٹ جرمنی، سلورسپرنگ امریکہ، کبابیر اسرئیل اور ربوہ پاکستان میں واقع ہیں۔

جب کمپیوٹر انٹرنیٹ کا دَور شروع ہوا تو قادیانی ویب سائٹ قائم کی گئی جو اُردو، انگریزی، عربی زبانوں میں مذہبی مواد نشر کر رہی ہے۔ اس پر اُردو میں ''الفضل'' اور عربی میں ''التقوی'' نام سے رسائل جاری ہیں اور قادیانی عقائد کا بھرپور پرچار کرنے کے علاوہ حکومت پاکستان نیز مسلم اکابر پر رکیک حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ الفضل کے ایک شمارہ میں صاحب تفسیر ضیاء القرآن جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری (وفات ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء) کی ایک تحریر کے ذریعے خلط مبحث کی ناکام کوشش[۴] جب کہ اس کے دوسرے شمارہ میں تحریک منہاج القرآن کے بانی وسرپرست اعلیٰ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے بارے میں اِہانت آمیز طرز تحریر اپنایا گیا[۵] اور یہ کام تاریخ احمدیت کے مصنف دوست محمد شاہد قادیانی نے انجام دیا۔ اور یہی سلوک قادیانیت کے تعاقب میں فعال ہر اہم شخصیت کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ مرزا مسرور احمد قادیانی ۲۰۰۳ء میں گروہ کا نیا سربراہ ہوا۔

☆

ہندوستان میں عربی صحافت کا آغاز

خطۂ ہند سے شائع ہونے والے مرزا غلام قادیانی کے معاصر عربی اخبارات و رسائل بالخصوص لاہور کے اخبارات کہ جس شہر میں مرزائی سرگرمیاں جاری رہیں، اُس کے افکار کے ردو تعاقب میں عربی تحریریں چھپی ہوں گی۔

معلوم رہے ہندوستان میں عربی صحافت کا آغاز مرزا غلام قادیانی کی زندگی میں ہوا۔ جبکہ عربی زبان میں دنیا بھر سے پہلا اخبار فرانسیسی جنرل نپولین بونا پارٹ (وفات ۱۲۳۶ھ/۱۸۲۱ء) کے مصر پر حملہ و قبضہ کے بعد اُس کے حکم سے ۱۷۹۹ء میں قاہرہ سے **"الحوادث اليومية"** روزنامہ کے طور پر سامنے آیا۔ دوسرا عربی اخبار مصر کے مسلم حکمران محمد علی پاشا (وفات ۱۲۶۵ھ/۱۸۴۹ء) کے عہد میں ۲۰ نومبر ۱۸۲۸ء کو **"الوقائع المصرية"** نام سے قاہرہ سے ہی جاری کیا گیا۔ جبکہ تیسرا عربی اخبار بھی فرانسیسی اِستعمار نے ۱۵ ستمبر ۱۸۴۷ء کو الجزائر شہر سے **"المبشر"** جاری کیا۔ اور یہ تینوں سرکاری اخبارات تھے۔[۶]

دنیا بھر سے پہلا غیر سرکاری عربی اخبار حلب شام کے باشندہ رزق اللہ حسون (وفات ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) نے عثمانی دارالخلافہ استنبول سے **" مرأة الاحوال "** ۱۸۵۵ء میں جاری کیا۔[۷]

ہندوستان میں پہلا عربی اخبار بمبئی سے سامنے آیا۔ جو بغداد عراق کے ایک یہودی نے جاری کیا جو تجارت کی غرض سے بمبئی مقیم تھا۔ اس اخبار کے اجراء کا مقصد ہندوستان میں موجود عراقی یہودیوں کو وطن کے اَحوال پر آ گاہی و رابطہ تھا اور یہ بغداد کی یہودی آبادی کے عبرانی سے مخلوط عوامی عربی لہجہ میں شائع ہوتا تھا۔ عراق کے ڈاکٹر عصام جمعہ احمد المعاضیدی نے بغداد یونیورسٹی سے **"الصحافة اليهودية في العراق"** عنوان پر تحقیق کے

نتیجہ میں ۱۹۹۵ء میں ایم فِل کی سند پائی۔ یہ تحقیقی مقالہ ۱۴۲ صفحات پر شائع ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر عصام نے اس یہودی تاجر کا نام ڈیوڈ ساسون اور اُس کے جاری کردہ عربی اخبار کا نام Doresh Toble Ammo بتایا، جو ۱۸۵۵ء سے ۱۸۶۶ء تک بمبئی سے شائع ہوتا رہا۔ ڈاکٹر محسن عتیق خان ندوی نے اس یہودی کا نام داوٗد بن حایم David Ben Hayyim جبکہ اخبار کا عربی نام ''طالب الخير لقومه'' بتایا۔[۸]

عربی صحافت کی تاریخ پر سب سے پہلے جرجی زیدان نے قلم اُٹھایا اور دو مضامین لکھے۔ پہلا ''**الجرائد العربية في العالم**'' عنوان سے رسالہ ''**الهلال**'' قاہرہ کے ۱۸۹۲ء میں اجراء پر پہلے شمارہ کے آٹھ صفحات پر پیش کیا، جس میں دنیا بھر سے شائع ہونے والے ۱۴۷ اخبارات ورَسائل کے نام درج کیے۔ اور دوسرا مضمون ''**تاريخ النهضة الصحافية في اللغة العربية**'' عنوان سے ''**الهلال**'' مئی ۱۹۱۰ء میں چھپا۔ جرجی زیدان نے کسی ہندوستانی اخبار کا نام نہیں لکھا۔[۹]

لیکن عربی صحافت کی تاریخ پر عربی زبان میں سب سے اوّلین اہم کام فلپ دی طرازی (وفات ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء) کے ہاتھوں انجام پایا۔ جو لبنان کے دارالحکومت بیروت میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ وہ اہم محقق، مؤرخ، ادیب وشاعر اور مصنف تھے۔ نیشنل لائبریری لبنان کے بانی اور عثمانی حکومت نیز دیگر حکام نے علمی خدمات کے اعتراف میں ایوارڈ پیش کیے۔[۱۰] فلپ طرازی نے ۱۸۸۹ء میں ایشیا و مشرق وسطیٰ سے شائع ہونے والے مختلف زبانوں بالخصوص عربی اخبارات ورَسائل جمع کرنے شروع کئے نیز دنیا بھر سے عربی صحافت سے متعلق معلومات حاصل کیں اور یورپ کا سفر کیا۔ حتیٰ کہ اُن کے ہاں دنیا میں عربی اخبارات کا سب سے بڑا ذخیرہ جمع ہو گیا جس میں بارہ سو سے زائد اخبارات تھے۔ تب اُنہوں نے یہ سلسلہ جاری رکھنے کے ساتھ اس موضوع پر قلم اُٹھایا اور کتاب ''**تاريخ الصحافة العربية**'' لکھی، جس کی اوّلین دو جلدیں ۱۹۱۳ء میں اور تیسری ۱۹۱۴ء میں جبکہ چوتھی و آخری جلد ۱۹۳۳ء میں چھپی۔ یوں اس کی تالیف اور اشاعت میں طویل وقت صرف کیا، جس میں عربی صحافت کے آغاز سے ۱۹۲۹ء تک کی

تاریخ درج ہے۔ نپولین بونا پارٹ، رزق اللہ حسون، جرجی زیدان اور فلپ دی طرازی چاروں عیسائی دین کے پیرو کار تھے۔ اور اہل علم نے عربی صحافت کی تاریخ محفوظ کرنے میں فلپ طرازی کی جدو جہد کے اعتراف کے ساتھ یہ الزام عائد کیا ہے کہ اُنھوں نے اس کتاب میں عیسائی صحافیوں کی خدمات کونمایاں کرنے پر بطور خاص توجہ مرکوز رکھی۔

الغرض ہندوستان میں عربی صحافت کی ابتدا مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ہوئی۔ اور غالب امکان ہے کہ یہاں کے اُردو کے علاوہ عربی اخبارات میں بھی مرزا کے اَفکارودعاوی کے بارے میں تحریریں چھپی ہوں گی۔ مرزا کی زندگی میں یہاں سے جو عربی اخبارات سامنے آئے، فلپ طرازی کی تحقیق ومعلومات کے مطابق اُن کے نام یہ ہیں:

- **النفع العظیم**، ڈاکٹر لائیٹنر (Dr. Leitner) کی سرپرستی میں ۱۸۸۰ء میں پنجاب سے جاری ہوا۔
- **نصرۃ الاخبار**، ۱۸۸۰ء میں ہی نصرت علی خان نے دہلی سے جاری کیا۔
- **مفرح القلوب**، برطانوی استعمار کے دارالحکومت کلکتہ سے ۱۸۸۱ء میں جاری کیا گیا۔
- **نخبۃ الاخبار**، کلکتہ سے ہی ۱۸۹۲ء میں اجراء ہوا۔
- **الریاض**، لکھنؤ سے ۱۹۰۰ء میں محمد عبدالعلی مدراسی کی اِدارت میں نکلا۔
- **البیان**، یہ بھی لکھنؤ سے مارچ ۱۹۰۲ء میں جاری ہوا اور عبداللہ عمادی ایڈیٹر تھے۔[۱۱] ۱۹۱۰ء میں ماہانہ اشاعت جاری تھی۔[۱۲]

اور عرب مؤرخ ادیب مروہ نے دنیا بھر میں قدیم وجدید عربی صحافت کی تاریخ پر کتاب "**الصحافة العربية، نشاتها و تطورها**" تالیف کی جو پانچ سوصفحات پر ۱۹۶۱ء میں بیروت سے چھپی۔ اُنہوں نے ہندوستان سے شائع ہونے والے عربی اخبارات ورَسائل میں "الھلال" سے قبل کے کسی اخبار ورِسالہ کا ذکر نہیں کیا جو مسعود حسن زبیدی نے ۱۹۰۲ء میں کلکتہ سے جاری کیا تھا۔[۱۳]

ہندوستان کے نامور صحافی ومفکر، روزنامہ "پیسہ اخبار" لاہور کے بانی وایڈیٹر منشی

محبوب عالم (وفات ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) نے ہندوستان بھر سے کسی بھی زبان میں شائع ہونے والے اخبارات ورَسائل کی فہرست اُردو میں مرتب کی جن کی اشاعت نومبر۱۹۰۳ء میں جاری تھی۔ یہ ''فہرست اخباراتِ ہند'' نام سے کتابی شکل میں ۱۹۰۴ء میں کارخانہ پیسہ اخبار لاہور میں ۸۴صفحات پر چھپی۔ جس میں چھ سو چالیس اخبارات ورسالہ جات کے نام دیے گئے ہیں۔ اس میں ۱۹۰۳ء کے خطۂ ہند پر محض ایک اخبار میں عربی تحریروں کی اشاعت کی اطلاع دی گئی ہے کسی مکمل عربی اخبار ورسالہ کا ذکر نہیں۔ اُن دنوں کراچی سے انگریزی اخبار''سندھ گزٹ'' ہفتہ میں دوبار شائع ہوتا تھا۔ اسی اخبار کے ادارہ کی جانب سے ایک ہفت روزہ ''سندھ سدھار'' چھپتا تھا جو سندھی نیز عربی تحریر کے لئے مختص تھا۔[۱۴]

اورعبداللہ اَثری (وفات ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) کے اُردو مضمون ''اُنیسویں صدی کے اخبار'' میں یہاں کے دو عربی اخبارات کا ذکر ہے۔ اُن کے بقول ۱۸۷۸ء کے زمانے میں ایک عربی اخبار ''**حديقة الاخبار**'' بھی جاری ہوا مگر ستمبر تک بند ہوگیا۔

۔۔جولائی ۱۸۸۳ء میں ایک عربی اخبار ''**ابو الطرفة**'' جاری ہوا جو کچھ دن زندہ رہ کر اکتوبر میں بند ہوگیا۔ [۱۵] لیکن عبداللہ کی پیش کردہ یہ معلومات مزید تحقیق طلب ہیں۔ ''**حديقة الاخبار**'' ۱۸۵۸ء میں ''**بيروت**'' سے عیسائی صحافی خلیل الخوری (وفات ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء) نے جاری کیا تھا۔[۱۶]

مطبع پنجابی عرف بحرالعلوم لاہور کے مالک حاجی محمد عظیم (وفات ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۵ء) کے بیٹے منشی محمد شمس الدین نے والد کے نام کی مناسبت سے ہفتہ وار عربی اخبار ''**النفع العظيم لاهل هذا الا قليم**'' لاہور سے جاری کیا جس کا پہلا شمارہ ۱۷ اکتوبر ۱۸۷۱ء کو منظر عام پر آیا۔ مولوی مقرب علی بن شیر علی سکنہ جگراؤں ضلع لدھیانہ اس کے ایڈیٹر تھے اور مستشرق ڈاکٹر جی ڈبلیو لائیٹنر (Dr. G.W. Leitner) اعزازی ایڈیٹر تھے۔ [۱۷] یہ آغاز میں آٹھ اور پھر دس صفحات پر شائع ہوتا رہا۔ بقولِ بعض یہ اخبار مولانا فیض الحسن سہارنپوری (وفات ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء) نے قیام علی گڑھ کے دوران جاری کیا[۱۸] لیکن یہ دعوی درست نہیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کی مرکزی لائبریری میں ذخیرہ منشی محبوب

عالم میں ''**النفع العظیم**'' کے پانچ سال کے منتشر شمارے ۱۸۷۱ء تا ۱۸۷۵ء دو جلدوں میں محفوظ ہیں۔ اس لائبریری کے ناظم سید جمیل احمد رضوی نے ان کے مندرجات کے تعارف پر مضمون لکھا جو ''لاہور کا ایک قدیم عربی اخبار النفع العظیم'' عنوان سے ماہنامہ ''المعارف'' لاہور کے تین شماروں کے چھبیس صفحات پر چھپا۔[۱۹]

مولانا فیض الحسن سہارنپوری اورینٹل کالج لاہور میں عربی کے اُستاذ تھے۔ تب عربی اخبار ''**شفاء الصدور**'' جاری کیا جو ۱۸۸۵ء سے ۱۸۸۷ء تک مطبع انجمن پنجاب، لاہور میں آٹھ صفحات پر چھپتا رہا۔[۲۰]

ڈاکٹر احمد خان (پیدائش ۱۹۳۵ء) مقیم اسلام آباد نے پاک و ہند سے شائع ہونے والی عربی کتب، اخبارات ورسائل کے ناموں کی فہرست مرتب کی جو ''**معجم المطبوعات العربیة فی شبه القارة الهندیة والباکستانیة**'' نام سے ۶۲۰ صفحات پر چھپی۔ انہوں نے ''**النفع العظیم**'' اور ''**شفاء الصدور**'' کا ذکر ہی نہیں کیا۔[۲۱]

ادھر اسلامی دنیا کے عظیم کتب خانہ **دار الکتب المصریة**، قاہرہ میں عربی زبان کے جو سیکڑوں اخبارات ورَسائل محفوظ ہیں۔ ان کے ناموں کی فہرست محمود اسماعیل عبداللہ نے مرتب کی، جو ''**فهرس الدوریات العربیة تقتنیها الدار**'' نام سے اسی کتب خانہ نے ۱۹۹۶ء میں دو جلد کے ۷۹۰ صفحات پر شائع کی۔ جس کے مطابق **دار الکتب المصریة** میں **النفع العظیم** اور **شفاء الصدور** کا ایک بھی شمارہ موجود نہیں۔

''**الریاض**'' نام سے عربی اخبار لکھنؤ سے الحاج ریاض الدین احمد نے جاری کیا اور مولانا محمد عبدالعلی مدراسی (وفات ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) اس کے ایڈیٹر تھے۔ یہ ادبی وعلمی اخبار تھا اور اسلامی دنیا کے متعلق مضامین وخبریں شائع کرنا اہم اَہداف تھے۔ یہ عارضی طور پر ماہنامہ کے طور پر شائع ہوتا اور آٹھ بڑے صفحات پر مشتمل ہوتا۔ ہر صفحہ دو حصوں میں منقسم جن میں عربی واُردو مواد الگ الگ پیش کیا جاتا، یوں دو زبانوں میں اشاعت ہوتی۔ غالبًا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۰۰ء میں سامنے آیا اور اسی برس کے خاتمہ تک اشاعت جاری

رہنے کی اطلاع ہے۔[۲۲] **الریاض** کا کوئی شمارہ محفوظ و دریافت ہونے کی خبر نہیں۔

یوں مرزا غلام قادیانی کی زندگی میں ہندوستان سے جاری دس عربی اخبارات کے نام معلوم ہو سکے۔[۲۳] یہودی اخبار، بمبئی ۱۸۵۵ء، **النفع العظیم**، لاہور ۱۸۷۱ء، **نصرة الاخبار**، دہلی ۱۸۸۰ء، **مفرح القلوب**، کلکتہ ۱۸۸۱ء، **شفاء الصدور**، لاہور ۱۸۸۵ء، **نخبة الاخبار**، کلکتہ ۱۸۹۲ء، **الریاض**، لکھنؤ ۱۹۰۰ء، **البیان**، لکھنؤ ۱۹۰۲ء، **الهلال**، کلکتہ ۱۹۰۲ء، سندھ سدھار، کراچی ۱۹۰۳ء۔

☆

عربی میں ردِّ قادیانیت کی ابتداء

ان اخبارات میں ردِّ مرزائیت پر مبنی فقط ایک تحریر تک ہماری بالواسطہ رَسائی ہوئی۔ ''**شفاء الصدور**'' میں مولانا فیض الحسن سہارنپوری نے مرزا غلام قادیانی کی شخصیت بارے رائے دی، جو مولانا غلام دستگیر قصوری کے توسط سے ہم تک پہنچی، جسے آپ نے اپنی کتاب ''**رجم الشیاطین**'' کی اُردو اشاعت میں ان الفاظ میں درج کیا:

> ''مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنی اخبار **شفاء الصدور** میں صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی مثل علی گڑھی نیچری کے ہے۔ یعنی اِختلالِ دینِ اسلام و اِختلالِ خواص وعوام ہیں۔'' [۲۴]

مولانا سہارنپوری نے مرزا قادیانی کے تعاقب میں عربی زبان میں کوئی مستقل کتاب تالیف نہیں کی۔ اور **شفاء الصدور** میں آپ کی تحریروں کے متعلق جو ناقص معلومات دستیاب ہیں، ان کی بنیاد پر راقم سطور کی رائے ہے کہ مرزا کے اَفکار پر آپ نے عربی میں کوئی مستقل تحریر و مضمون بھی قلم بند نہیں کیا۔ بلکہ **شفاء الصدور** کے صفحات پر اپنے مشہور شاگرد سر سید احمد خان (وفات ۱۳۱۶ھ / ۱۸۹۸ء) کے باطل اَفکار کا ردّ و تعاقب کرتے ہوئے ضمناً مرزا غلام کا بھی ذکر کیا، جو ''**رجم الشیاطین**'' میں مذکور ہے۔

ان معلومات کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے دعاوی کی تردید میں پہلی عربی تحریر مولانا فیض الحسن سہارنپوری کے قلم سے ۱۸۸۵ء سے ۱۸۸۷ء کے دوران اُن کے ذاتی اخبار **شفاء الصدور** میں سامنے آئی۔ جو دو سطور پر مشتمل اور ''**رجم الشیاطین**'' میں عربی و اُردو ترجمہ مطبوع ہے۔

O عربی زبان میں قادیانی معتقدات کے تعاقب کا آغاز علمائے لاہور کے سرتاج صوفی کامل مولانا غلام دستگیر قصوری نقشبندی مجددی (وفات ۱۳۱۵ھ / ۱۸۹۷ء) کے

ہاتھوں اُس وقت ہوا، جب مرزا قادیانی کی براہین احمدیہ کے ابتدائی اجزاء شائع ہوئے اوران کی تردید میں ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء میں مولانا قصوری نے اُردو کتاب **"تحقیقات دستگیریہ فی ردّ ھفوات براھینیہ"** تالیف کی۔ پھر اگلے برس یعنی ۱۳۰۳ھ/ ۱۸۸۶ء میں اس کا عربی ترجمہ مع اضافات کیا اوراسی برس علماء حرمین شریفین کی خدمت میں روانہ کی، جہاں سے نوا کابر علماء ومفتیانِ مذاہب اربعہ کے فتاویٰ وتقاریظ کے ساتھ یہ کتاب ۱۳۰۵ھ/۱۸۸۷ء میں واپس آئی۔ پھر مرزا کی اصلاح وتائب ہونے کے منتظر و کوشاں رہے۔لیکن جب اُن کے دعاوی مزید آگے بڑھنے لگےتو یہ عربی کتاب **"رجم الشیاطین بردّ اُغلوطات البراھین"** نام سے ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ء میں ۲۷صفحات پر شائع کردی۔[۲۵]

مولانا غلام دستگیرقصوری نے مرزا کے تعاقب میں کل چار کتب تالیف کیں۔[۲۶] تحقیقات دستگیریہ، **رجم الشیاطین بردّ اُغلوطات البراھین**، تصدیق المرام بتکذیب قادیانی ولیکھ رام اور فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی، آخر الذکر اُردو میں اور سال تصنیف ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۶ء ہے۔ یہ تینوں کتب مولانا قصوری کی زندگی میں شائع ہوئیں۔ اور اب "احتساب قادیانیت" کی دسویں جلد میں یکجا نیز مفتی محمد امین قادری عطاری (وفات ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء) کی تحقیق وترتیب سے ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں شائع ہونے والے مجموعہ "عقیدۃ ختم النبوۃ" کی پہلی جلد میں یک جا مطبوع ہیں۔ نیز اوّل الذکر دونوں "فتاویٰ ختم نبوت" کی دوسری جلداور "رسائل محدث قصوریؒ" کی دوسری جلد میں شامل ہیں۔جبکہ "تحریک ختم نبوت" کی جلد پندرہ میں تحقیقات دستگیریہ اور فتح رحمانی کی تلخیص درج ہے۔[۲۷]

تحقیقات دستگیریہ میں اَمرتسر، جہلم ولاہور کے چھ اکابر علماء کی اُردو وفارسی تقاریظ کےعلاوہ **رجم الشیاطین** پرلکھی گئی نو عربی تقریظات کا اُردو ترجمہ بھی شامل ہے۔ یوں مولانا غلام دستگیر قصوری پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مرزا کے خلاف عربی میں نہ صرف خود لکھا بلکہ اُنہی کے توسط سے پوری عرب دنیا میں سے علماء حرمین شریفین نے پہلی باراس موضوع

پر قلم اُٹھایا۔

O **رجم الشیاطین** پر تقاریظ لکھنے والے نو میں سے آٹھ علماء کا تعلق مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ سے ہے اور مزید ایک عالم مولانا محمد بن عبد القادر پاشا ہیں۔ ان کے حالات تک راقم کی رَسائی نہیں ہوسکی، لیکن تقریظ سے واضح ہے کہ پٹنہ کے مشہور حنفی عالم تھے۔ یوں خطۂ پاک و ہند پر مرزا کے تعاقب میں عربی میں لکھنے والے دوسری شخصیت قرار پائے۔

O پھر مشرقی پنجاب کے اہم شہر اَمرتسر کے نقشبندی مرشد، مدرسہ اسلامیہ کے اُستاذ و مفتی مولانا غلام رسول شہید (وفات ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) نے ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء میں عربی کتاب ''**الالهام الصحيح في اثبات حيات المسيح**'' تالیف کی، جو اِسی برس ۱۱۱ صفحات پر چھپی، اب ''عقیدۃ ختم النبوۃ'' کی پہلی جلد اور ''اِحتساب قادیانیت'' کی بیالیسویں جلد نیز ''تحریک ختم نبوت'' کی جلد تئیس میں شامل ہے۔[۲۸]

O اور اِسی برس شمالی یمن کے عالم شیخ حسین بن محسن سبیعی (وفات ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء) نے ''**الفتح الرباني في الرد على القادياني**'' تصنیف کی، جو ۱۳۱۱ھ کے ہی آخر میں چھپی۔ یہ عرب عالم، وطن سے ہندوستان ہجرت کر آئے تھے اور یہاں قادیانی عزائم پر آگاہ ہوئے تو یہ کتاب لکھی۔ اب یہ ''احتساب قادیانیت'' کی جلد بیالیس اور ''تحریک ختم نبوت'' کی جلد دس میں مطبوع ہے۔[۲۹]

O شیخ سیّد عبدالرزاق بغدادی بھی اس جانب متوجہ ہوئے۔ چنانچہ مرزا غلام قادیانی کی کتاب ''آئینہ کمالاتِ اسلام'' جس کا حصہ اوّل اُردو میں ہے اور تصنیف کا عمل ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء کو مکمل ہوا[۳۰] پھر دوسرا حصہ عربی و فارسی میں ''**التبليغ**'' کے نام سے لکھ کر جنوری ۱۸۹۳ء کو فراغت پائی اور دونوں حصے یک جا اِسی برس فروری میں قادیان سے شائع کیے گئے، اب مرزائی خزائن کی پانچویں جلد میں مطبوع ہے۔

بغداد کے شیخ سید عبدالرزاق قادری نقشبندی رفاعی انہی دنوں حیدر آباد دکن کے دَورہ پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ جہاں کسی کے ہاں ''آئینہ کمالات اسلام'' پر نظر پڑی تو اُس کا مطالعہ کیا۔ اور عربی میں فی الفور مختصر رد لکھ کر اشتہار کی شکل دی۔ جس میں مرزا کے

دعاوی کوخلاف شریعت اوراُسے جھوٹامدعی نیز''واجب القتل'' قراردیا۔''**التبلیغ**''کو قرآن کریم سے متعارض نیز''آئینہ کمالات اسلام'' کوشریعت محمدی کی توہین کے مترادف بتایا۔شیخ عبدالرزاق بغدادی نے مزید لکھا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تین ماہ کے اندر ''آئینہ کمالات اسلام'' کے ہرحرف اورسطر کا کافی وشافی جواب لکھوں گا۔اور کتاب کا نام ''**كشف الضلال والظلام عن مرآة كمالات الاسلام**'' رکھوں گا۔اوراسے عراق وبغداد بھیج کر وہاں کے علماء کا فیصلہ لوں گا تاکہ اس فساد کی جڑ کا مکمل خاتمہ کیا جاسکے۔شیخ عبدالرزاق قادری نے ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء کومرزا کے نام عربی میں خط لکھااوراشتہار کے ساتھ اُسے بھیج دیا۔

مرزا قادیانی نے اس اشتہاراور خط کے جواب میں محرم ۱۳۱۱ھ/ جولائی ۱۸۹۳ء کو عربی کتاب ''تحفہ بغداد''لکھی جواسی برس سیالکوٹ سے اورعرصہ بعد حیفا،فلسطین سے چھپی۔نیز مرزائی خزائن کی ساتویں جلد میں شامل جبکہ جدید طرز میں ۲۰۰۷ء میں شائع کی گئی۔مرزا نے شیخ عبدالرزاق قادری کے اشتہاراورخط کے متن''تحفہ بغداد'' کے آغاز میں نقل کیے جوتقریباً چار صفحات پرمبنی ہیں۔

مرزائی مؤرخ ندیم کے بقول شیخ بغدادی کی طرف سے''آئینہ کمالات اسلام'' کے جواب میں کتاب کے وجود کا کہیں ذکرنہیں ملتا۔[۳۱]

O ضلع فیروز پور کے مقام لکھو کے غیرمقلد عالم،صاحب تفسیر محمدی پنجابی،حافظ محمد لکھوی کے فرزند مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی (وفات ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء) نے سولہ عربی اشعار موزوں کیے جو قاضی محمد سلیمان منصور پوری (وفات ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء) کی اُردوتصنیف''**غاية المرام**'' کے آخر میں درج ہیں۔جوپہلی بار ۱۸۹۳ء میں لاہور سے اور ۲۰۰۶ء میں بمبئی سے شائع ہوئی۔اب''احتساب قادیانیت'' کی چھٹی جلد میں آٹھ اور ''تحریک ختم نبوت'' کی چھٹی جلدمیں سولہ نیز''**جهود علماء الهند**'' میں آٹھ اشعار شامل ہیں۔[۳۲]

O شیخ مرزاابوالحسن بن محمد تقی قاچاری (وفات ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۴ءتقریباً) ایران کے

شہر تبریز میں پیدا ہوئے، تہران میں وفات پائی، وہیں قبر بنی۔ شیعہ عالم، ادیب و شاعر، خطیب، شیخ الرئیس قاچار، فارسی و عربی میں سولہ سے زائد تصنیفات ہیں اور ۱۳۱۱ھ میں ہندوستان آئے اور بمبئی میں سلطان محمد شاہ کے ہاں ایک برس سے زائد قیام کے دوران مرزا غلام قادیانی کی ’’**حمامة البشری الی اهل مكة و صلحاء ام القری**‘‘ کے رد میں ’’**حمام الحمامة بصقرا لامامة**‘‘ نیز ’’**سر الخلافة**‘‘ کے جواب میں ’’**نشوة السلافة فی جواب سر الخلافة**‘‘ لکھی۔ اور مرزا کے دعاوی کے عمومی رد میں ساٹھ اَشعار کا قصیدہ ’’**فرح القلوب و فرج الكروب**‘‘ موزوں کیا۔ پھر یہ تینوں ’’**کتاب الابــــــــرار**‘‘ نام سے یکجا ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء میں مطبع جعفری بمبئی سے ۱۶۰ صفحات پر چھپیں۔[۳۳]

O مولانا مشتاق احمد بن مخدوم بخش انصاری (وفات ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء) سہارنپور کے قریب قصبہ انبیٹھہ کے باشندہ، چشتی صابری سلسلہ سے وابستہ، ردِّ مرزائیت وغیرہ موضوعات پر تصنیفات ہیں۔ آپ پنجاب کے شہر لودھیانہ میں گورنمنٹ سکول میں عربی کے مدرس اوّل تعینات تھے۔ ان دنوں مولانا قاضی فضل احمد نقشبندی مجددی لودھیانوی نے اُردو کتاب ’’**کلمة فضل رحمانی بجواب اوهام غلام قادیانی**‘‘ ۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء میں تصنیف کی۔ جس پر مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی نے عربی تقریظ قلم بند کی۔ یہ کتاب اسی برس شائع ہوئی۔ اب ’’احتساب قادیانیت‘‘ کی بیسویں اور ’’عقیدۃ ختم النبوۃ‘‘ کی پہلی جلد میں شامل ہے۔[۳۴]

O بادشاہی مسجد لاہور میں واقع مدرسہ نعمانیہ کے مدرس، عالم و شاعر صاحب تصانیف مولانا محمد حسن فیضی چکوالی (وفات ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء) نے مرزا کے تعاقب میں اکتالیس اشعار غیر منقوط عربی الفاظ میں موزوں کیے اور ۱۳/فروری ۱۸۹۹ء کو اشعار ساتھ لیے سیالکوٹ پہنچے جہاں پر مقیم عربی نویسی و تفسیر قرآن کے مدعی مرزا قادیانی کو عربی میں مناظرہ کی دعوت دی۔ مولانا فیضی کے یہ اشعار پہلی بار انجمن نعمانیہ لاہور کے ماہوار رسالہ کے شمارہ فروری ۱۸۹۹ء میں پھر ہفت روزہ ’’سراج الاخبار‘‘ جہلم کے شمارہ ۹ مئی ۱۸۹۹ء میں

شائع ہوئے، بعد اَزاں اہل سنت کے مشہور مناظر مولانا کرم الدین دبیر (وفات ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) نے کتاب ''تازیانۂ عبرت''میں درج کیے، جو بارہا شائع ہوئی۔ معلوم رہے ''تازیانۂ عبرت'' پہلی بار ۱۹۰۴ء میں ''کاشف اسرار نہانی یعنی روئیداد مقدمات قادیانی'' نام سے چھپی تھی۔ جس میں یہ اشعار صفحہ ۱۰ تا ۱۱ پر درج ہیں۔ نیز ''تجلیاتِ مہر انور'' کے علاوہ ''ردِّ قادیانیت اور سُنّی صحافت'' کی پہلی جلد، نیز ''تحریک ختم نبوت'' کی تئیسویں جلد میں اور ''عقیدہ ختم النبوۃ'' کی نویں جلد جبکہ مع اُردو ترجمہ ''احتساب قادیانیت'' کی جلد اُنسٹھ نیز ''اَحوال وآثارِ فیضی'' میں مطبوع ہیں۔

نیز ''**جهود علماء الهند**'' میں پچیس اَشعار شامل ہیں۔ جبکہ تین اشعار مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری (وفات ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء) اور مولانا عبدالحلیم نقشبندی (پیدائش ۱۳۶۸ھ ۱۹۴۹ء) نے اپنی تصنیفات میں پیش کیے۔[۳۵]

O مرزا غلام کا موزوں کردہ عربی قصیدہ ''اعجاز احمدی'' قادیان سے آٹھ صفحات پر ۱۳۲۰ھ/ ۱۹۰۲ء میں شائع کیا گیا[۳۶] مرزا نے اعجاز احمدیہ کو معجزہ کی حیثیت سے پیش کر کے علمائے امت سے جواب لکھنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے جواب میں علماء نے کہیں بہتر عربی قصائد لکھ کر شائع کر دیے۔

چنانچہ قاضی ظفر الدین بن امام الدین لاہوری (وفات ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۵ء) جو ضلع گوجرانوالا کے گاؤں کوٹ قاضی میں پیدا ہوئے۔ اورنٹیل کالج لاہور میں عربی کے پروفیسر تھے نیز لاہور سے عربی ماہ نامہ ''**نسیم الصباء**'' جاری کیا۔ انہوں نے ''**قصيدة رائية بجواب قصيدة مرزائية**'' موزوں کیا جو ایک سو باون اشعار پر مشتمل اور پہلی بار ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر کے ۱۱/ جنوری تا ۲۸/ مارچ ۱۹۰۷ء کے سات شماروں میں مکمل قسط وار چھپا۔ اب ''تحریک ختم نبوت'' کے دو مقامات جلد بیس اور بتیس کے علاوہ ''احتساب قادیانیت'' کی جلد انسٹھ میں مکمل مطبوع ہے۔ نیز ''اِلہامات مرزا'' کی چھٹی اشاعت ۱۹۲۸ء میں چھاپی گئی تو اس میں نمونہ کے اکسٹھ اشعار دیئے گئے۔ ''الہاماتِ مرزا'' اب ''اِحتساب قادیانیت'' کی آٹھویں جلد میں شامل ہے اور ''**جهود علماء**

الھند''میں چونتیس اشعار درج ہیں۔[۳۷]

O چک عمر نزد کھاریاں صوبہ پنجاب پاکستان کے عالم جلیل وادیب وشاعر نیز خواجہ شمس الدین سیالوی چشتی کے خلیفہ مولانا شیخ محمد عبداللہ گجراتی (وفات ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۱ء) نے عربی و فارسی میں ایک منظوم نصیحت نامہ موزوں کر کے مرزا قادیانی کو اِرسال کیا۔ جو اِکاون اشعار پر مشتمل اور ماہنامہ ''شمس الاسلام'' بھیرہ کے شمارہ مئی ۱۹۳۱ء میں نیز ''فوز المقال فی خلفائے پیر سیال'' کی ساتویں جلد میں چھپا۔[۳۸]

O کٹھالہ ضلع گجرات کے مولانا اصغر علی روحی (وفات ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء) جو عالم کبیر اور ادیب وشاعر تھے،اورینٹل کالج نیز اسلامیہ کالج، لاہور میں طویل عرصہ عربی کے پروفیسر رہے، جب مرزا قادیانی نے غلط سلط عربی میں نام نہاد قصیدہ اعجازیہ لکھ کر ڈینگیں مارنا شروع کیں تو علامہ روحی نے فی الفوراس کا جواب ''**قصیدة عربیة فی تردید قصیدة اعجازیة، وقال فی بعض المتنبئین**'' لکھ کر پیسہ اخبار لاہور میں شائع کرادیا۔ ڈاکٹر محمد ذوالفقار علی رانا نے ''حضرت مولانا اصغر علی الروحی، احوال وآثار اور اُن کے عربی دیوان شعر کی جمع وترتیب'' عنوان سے مقالہ پر ۱۹۸۴ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ ڈی کی، جو بخط مصنف کا عکس انٹرنیٹ میں ہے،اور یہ قصیدہ صفحات ۳۵۳ تا ۳۶۱ پر درج ہے۔تعداد اشعار ایک سوسات ہے۔اور مکمل قصیدہ مع اُردو ترجمہ "احتساب قادیانیت" کی جلد انسٹھ نیز "تحریک ختم نبوت" جلد اٹھاون اور "قلم وقرطاس" میں شائع ہوا۔جبکہ ''ضیائے حرم'' میں مطلع درج ہے۔[۳۹]

O مولانا حکیم شاہ غنیمت حسین اشرفی ساکن چک مخدوم مونگیر نے اپنی تصنیف ''ابطال اعجاز مرزا'' کا دوسرا حصہ ۱۳۲۱ھ میں مکمل کیا، جو ۱۳۲۳ھ میں مطبع نظامی کانپور سے چھپا۔اس میں اعجاز احمدی کے جواب میں ان کا موزوں کردہ عربی قصیدہ شامل جو چھ سو چودہ اشعار پر مشتمل اور اب ''احتساب قادیانیت'' کی جلد انسٹھ میں درج ہے۔[۴۰]

O ۳/ستمبر ۱۹۰۴ء/۱۳۲۲ھ کو لاہور میں حضرت شاہ محمد غوث صاحب کے مزار پر ایک جلسہ بہ تردید عقائد مرزا غلام احمد قادیانی بڑے زور شور سے ہوا............جس میں ایک

عربی قصیدہ سید ظہور احمد وحشی شاہ جہان پوری نے پڑھا۔[۴۱]

O فقیہ ہند و صوفی کبیر صاحب تصانیف کثیرہ مولانا احمد رضا خان بریلوی (وفات ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے قادیانیت کے تعاقب میں متعدد فتاوے جاری کیے، نیز پانچ کتب لکھیں، جن کے نام وسنین تصنیف یہ ہیں: **جزاء اللّٰہ عدوہ بابانۃ ختم النبوۃ** ۱۳۱۷ھ، **السوء و العقاب علی المسیح الکذاب** ۱۳۲۰ھ، **قھر الدیان علی مرتد القادیان** ۱۳۲۲ھ، **المبین ختم النبیین** ۱۳۲۶ھ اور **الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی** ۱۳۴۰ھ[۴۲] ان میں سے چار کتب مرزا کی زندگی میں لکھی گئیں۔ لیکن فاضل بریلوی کی یہ تمام تحریریں اردو میں تھیں۔ آئندہ دَور میں ان پانچوں کے عربی تراجم ہوئے جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

فاضل بریلوی نے مرزائی عقائد کے تعاقب میں عربی میں بھی لکھا۔ چناں چہ تیرہویں صدی ہجری میں ہندوستان کے مشہور اہل سنت عالم[۴۳] مولانا فضل رسول قادری برکاتی بدایونی (وفات ۱۲۸۹ھ/۱۸۷۲ء) نے توحید و رسالت کے موضوع پر ۱۲۷۰ھ میں عربی کتاب "**المعتقد المنتقد**" تصنیف کی تھی[۴۴] اور فاضل بریلوی نے نصف صدی بعد ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں مولانا بدایونی کی اس کتاب پر عربی شرح بنام "**المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد**" قلم بند کی، جس کے چند مقامات پر قادیانی کا تعاقب کیا۔[۴۵]

اگلے مرحلہ میں ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں فاضل بریلوی نے حرمین شریفین کا دوسرا و آخری سفر کیا تو **المعتمد المستند** میں موجود قادیانیت و ہندوستان میں ظاہر ہونے والے دیگر جدید فرقوں کے عقائد و افکار سے متعلق حصہ کی تلخیص ۲۱/ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ میں تیار کی پھر ایک استفتاء مرتب کر کے اس تلخیص کے آغاز میں شامل کیا اور اسے حرمین شریفین کے اکابر علماء کرام کے سامنے پیش کیا، جس پر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں موجود عرب و عجم کے ۳۳ علماء و مفتیان نے الگ الگ فتاوی و تقاریظ قلم بند کیں، جن میں قادیانیت وغیرہ مذکور فرقوں کو اسلام سے خارج بتایا۔ اب فاضل بریلوی نے اس سارے مواد کو

۱۳۲۴ھ ہی میں "**حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین**" کے تاریخی نام سے کتابی شکل دی جو پہلی بار مرزا کی وفات کے دنوں میں شائع ہوئی۔[۴۶] بعدازاں اردو کے علاوہ انگریزی نیز ملیالم زبانوں میں تراجم سامنے آئے۔

☆

علماءِ حرمین شریفین

مولانا غلام دستگیر قصوری کی **رجم الشیاطین** پر حرمین شریفین کے جن آٹھ علماء نے تقریظات لکھیں[۴۷] اُن میں سے تین نے بعدازاں مولانا احمد رضا خان بریلوی کی **حسام الحرمین** پر بھی تقاریظ قلم بند کیں۔ یوں ان دونوں کتب کے مقرظ علماء کی کل تعداد اڑتیس اوران کے نام ومختصر تعارف یہ ہے:

جن تین علماء نے **رجم الشیاطین** اور **حسام الحرمین** دونوں پر تقاریظ لکھیں، اُن کے نام یہ ہیں:

O شیخ محمد صالح بن صدیق کمال (۱۲۶۳ھ-۱۳۳۲ھ/ ۱۸۴۷ء-۱۹۱۴ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ مسجد حرم کے امام وخطیب و مدرس، قاضی جدہ ومکہ مکرمہ، مفتی احناف، شیخ العلماء، مصنف، شاذلی صوفی۔[۴۸]

O شیخ محمد سعید بن محمد سالم بابُصَیل (۱۲۴۵ھ-۱۳۳۰ھ/ ۱۸۲۹ء-۱۹۱۲ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، مفتی شافعیہ، شیخ العلماء، مصنف۔[۴۹]

O شیخ عثمان بن عبدالسلام داغستانی (۱۲۶۹ھ-۱۳۲۵ھ/ ۱۸۵۳ء-۱۹۰۷ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ مسجد نبوی کے امام وخطیب، مفتی احناف، مصنف۔[۵۰]

اور جن پانچ علماءِ حرمین شریفین نے محض **رجم الشیاطین** پر تقاریظ لکھیں، وہ حسب ذیل ہیں:

O مولانا رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن عثمانی (وفات ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۱ء)

دہلی کے نزدیک ضلع مظفر نگر کے گاؤں کیرانہ میں پیدا ہوئے اور مکہ مکرمہ میں وفات

پائی۔حنفی عالم،مناظر اسلام،استاذ العلماء،مدرس مسجد حرم،مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے بانی، مصنف۔[۵۱]

O شیخ محمد بن حسین مالکی (۱۲۵۲ھ تقریباً-۱۳۰۹ھ/ ۱۸۳۶ء-۱۸۹۱ء)

مصر میں پیدا ہوئے اور ۱۲۵۵ھ میں والد کے ہمراہ مکہ مکرمہ ہجرت کی، وہیں وفات پائی۔ادیب، مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ۔[۵۲]

O شیخ خلف بن ابراہیم حنبلی (وفات ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۸ء تقریباً)

حجاز مقدس اور خطۂ نجد کے درمیان علاقہ قصیم کے گاؤں ہلالیہ میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔قاری، امام حرم مکی، مفتی حنابلہ۔[۵۳]

O شیخ جعفر بن اسماعیل برزنجی (۱۲۵۰ھ-۱۳۱۷ھ/ ۱۸۳۴ء-۱۸۹۹ء)

عراق کے علاقہ کردستان کے مرکزی شہر سلیمانیہ میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ادیب و مؤرخ، عربی کے علاوہ فارسی، ترکی، کردی زبانوں کے ماہر، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔یمن کے دارالحکومت صنعاء پھر ترکی کے شہر سیواس کے قاضی، مدرس مسجد نبوی، مفتی شافعیہ مدینہ منورہ، مصنف۔[۵۴]

O شیخ سید محمد علی بن ظاہر وَتری (۱۲۶۱ھ-۱۳۲۲ھ/ ۱۸۴۵ء-۱۹۰۴ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔فقیہ حنفی، مسند، مدرس مسجد نبوی، محدث اعظم مدینہ منورہ، مصنف، بعض اُردو تذکرہ نویسوں کے بقول علامہ ابوالکلام آزاد کی والدہ کے ماموں تھے۔[۵۵]

اور فقط حسام الحرمین پر تقاریظ لکھنے والے مزید تیس علماء کا تعارف یہ ہے:

O شیخ احمد بن عبداللہ ابوالخیر مرداد (۱۲۵۹ھ-۱۳۳۵ھ/۱۸۴۳ء-۱۹۱۶ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔مسجد حرام کے امام و خطیب و مدرس، نائب مفتی احناف، شیخ الخطباء والائمہ، نیز حاجی امداد اللہ چشتی مہاجر مکی کے استاذ اور صاحب کتاب "نشر النور و الزهر"، شیخ عبداللہ ابوالخیر مرداد شہید (وفات ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء) کے والد۔[۵۶]

O شیخ علی بن صدیق کمال (۱۲۵۳ھ-۱۳۳۵ھ/ ۱۸۳۷ء-۱۹۱۷ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، اہم حنفی عالم، قاضی جدہ۔[۵۷]

O مولانا محمد عبدالحق بن شاہ محمد الہ آبادی (۱۲۵۲ھ-۱۳۳۳ھ/ ۱۸۳۶ء-۱۹۱۵ء)
ہندوستان کے شہر الہ آباد میں پیدا ہوئے مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ مفسر، محدث، مدرس، شیخ الدلائل مکہ مکرمہ، مصنف۔[۵۸]

O شیخ سید اسماعیل بن خلیل (وفات ۱۳۲۹ھ/۱۹۱۱ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، استنبول میں وفات پائی۔ حنفی عالم، کتب خانہ حرم مکی کے نگران اعلیٰ، نعت خواں۔[۵۹]

O شیخ سید محمد مرزوقی ابوحسین بن عبدالرحمٰن حسینی (۱۲۸۴ھ-۱۳۶۵ھ/ ۱۸۶۷ء-۱۹۴۶ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ امام و مدرس مسجد حرم، قاضی مکہ مکرمہ، ابوحنیفہ صغیر کے لقب سے مشہور ہوئے۔[۶۰]

O شیخ عمر بن ابوبکر باجنید (۱۲۷۴ھ-۱۳۵۴ھ/ ۱۸۵۷ء-۱۹۳۵ء)
جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت کے گاؤں الماء میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، مفتی شافعیہ، مصنف۔[۶۱]

O شیخ محمد عابد بن حسین مالکی (۱۲۷۵ھ-۱۳۴۱ھ/ ۱۸۵۹ء-۱۹۲۳ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، مفتی مالکیہ، مصنف۔[۶۲]

O شیخ محمد علی بن حسین مالکی (۱۲۸۷ھ-۱۳۶۷ھ/ ۱۸۷۰ء-۱۹۴۸ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، طائف میں وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، مفتی مالکیہ، دارالعلوم دینیہ مکہ مکرمہ کے صدر مدرس، کثیر التصانیف۔ بعدازاں ردِّ قادیانیت پر مستقل کتاب لکھی جس کا مزید ذکر آگے آرہا ہے۔[۶۳]

O شیخ جمال بن محمد امیر بن حسین مالکی (۱۲۸۵ھ-۱۳۴۹ھ/ ۱۸۶۸ء-۱۹۳۰ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، مصنف۔[۶۴]
O شیخ اسعد بن احمد دھان (۱۲۸۰ھ-۱۳۳۸ھ/۱۸۶۳ء-۱۹۱۹ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم، اہم حنفی عالم، قاضی۔[۶۵]
O شیخ عبدالرحمٰن بن احمد دھان (۱۲۸۳ھ-۱۳۳۷ھ/ ۱۸۶۶ء-۱۹۱۸ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ امام و مدرس مسجد حرم، فقیہ حنفی، استاذ العلماء، مدرسہ صولتیہ میں مدرّس درجہ اوّل۔[۶۶]
O شیخ محمد یوسف افغانی، مدرس مدرسہ صولتیہ۔[۶۷]
O شیخ احمد بن محمد ضیاء الدین بنگالی
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ حنفی عالم، قاری، مسجد حرم کے علاوہ مدرسہ احمدیہ کے مدرس، شاعر، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ، مصنف۔[۶۸]
O شیخ محمد بن یوسف خیاط (۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں زندہ)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، انڈونیشیا میں وفات پائی۔ مدرس حرم، مدرسہ خیاط مکہ مکرمہ کے بانی، شافعی، شاعر، مصنف۔[۶۹]
O شیخ محمد صالح بن محمد بافضل (۱۲۷۷ھ-۱۳۳۳ھ/۱۸۶۰ء-۱۹۱۴ء)
مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ شافعی، مدرس مسجد حرم، مصنف۔[۷۰]
O شیخ عبدالکریم بن حمزہ داغستانی ناجی (۱۲۶۷ھ-۱۳۳۸ھ/ ۱۸۵۱ء-۱۹۲۰ء)
داغستان کے شہر دربند میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ شافعی عالم، مدرس مسجد حرم و مدرسہ داؤدیہ، اُستاذ العلماء۔[۷۱]
O شیخ محمد سعید بن محمد یمانی (۱۲۷۰ھ-۱۳۵۴ھ/۱۸۵۴ء-۱۹۳۶ء)
شمالی یمن کے مقام اخلید میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ مدرس مسجد حرم

وشوافع کے امام، سعودی عرب کے سابق وزیر پٹرول احمد زکی یمانی (پیدائش ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۰ء) کے دادا۔[۷۲]

O شیخ سید محمد حامد بن احمد جداوی (۱۲۷۷ھ-۱۳۴۲ھ/ ۱۸۶۰ء-۱۹۲۳ء)

حجاز مقدس کے چھوٹے شہر ضباء میں پیدا ہوئے اور بمبئی میں وفات پائی۔ حنفی عالم، جامعہ اَزھر قاہرہ میں تعلیم پائی۔ مدرس حرم مکی، مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ کے ناظم، قاضی جدہ، مصنف۔[۷۳]

O شیخ تاج الدین بن مصطفیٰ الیاس

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۹ھ/ ۱۹۱۱ء سے قبل وفات پائی۔ مفتی احناف مدینہ منورہ۔[۷۴]

O شیخ سید احمد بن احمد الجزائری جیلانی قادری (وفات ۱۳۳۶ھ/ ۱۹۱۷ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی، مفتی مالکیہ مدینہ منورہ۔ آپ کے بیٹے شیخ سید عبدالقادر الجزائری (وفات ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء) بھی عالم اور مسجد نبوی میں نماز مغرب کے امام نیز مدینہ منورہ اور العلاء شہر کے قاضی رہے۔ خاندانی ذخیرہ کتب مسجد نبوی کے نزدیک واقع مکتبہ شاہ عبدالعزیز میں محفوظ ہے۔[۷۵]

O شیخ خلیل بن ابراہیم خربوتی مدرس مسجد نبوی۔

O شیخ سید محمد سعید بن محمد مغربی (وفات ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء)

امام و مدرس مسجد نبوی، شیخ الدلائل، مفتی مالکیہ۔

O شیخ محمد بن احمد عمری واسطی (۱۲۸۰ھ-۱۳۶۵ھ/ ۱۸۶۳ء-۱۹۴۶ء)

الجزائر کے شہر بسکرہ میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مدرس مسجد نبوی، مشہور ادیب و شاعر۔[۷۶]

O شیخ سید عباس بن محمد رضوان (۱۲۹۳ھ-۱۳۴۶ھ/ ۱۸۷۷ء-۱۹۲۸ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ مدرس مسجد نبوی، شیخ الدلائل، مصنف۔[۷۷]

O شیخ عمر بن حمدان محرسی (۱۲۹۱ھ-۱۳۶۸ھ/ ۱۸۷۵ء-۱۹۴۹ء)

تیونس کے مقام جربہ میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مسجد حرم مکی، مدرسہ صولتیہ، مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ اور مسجد نبوی میں مدرس، محدث اعظم حرمین شریفین، مصنف۔[۷۸]

O شیخ سید محمد بن حبیب دیداوی (۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء میں زندہ)

مراکش کے باشندہ، مدرس مسجد نبوی۔

O شیخ محمد بن محمد سوسی خیاری، مدرس مسجد نبوی۔

O شیخ سید احمد بن اسمٰعیل برزنجی (۱۲۵۹ھ-۱۳۳۵ھ/۱۸۴۳ء-۱۹۱۶ء)

مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے، دمشق میں وفات پائی۔ مسجد نبوی کے امام وخطیب و مدرس، مفتی شافعیہ مدینہ منورہ، مصنف۔ علاوہ ازیں اپنی تصنیف **"غایة المأمول"** کے آغاز میں بھی مرزا غلام قادیانی کے کفر وضلال کا ذکر کیا ہے۔ جو پہلے لاہور اور پھر ۲۰۱۰ء میں بیروت سے شائع ہوئی۔[۷۹]

O شیخ محمد عزیز وزیر مالکی،

تیونس میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں مقیم اہم علماء میں سے تھے۔

O شیخ عبدالقادر بن توفیق شلبی (۱۲۹۵ھ-۱۳۶۹ھ/ ۱۸۷۸ء-۱۹۵۰ء)

لبنان کے شہر طرابلس میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مدرس مسجد نبوی، مدینہ منورہ میں علماء اَحناف کے سرتاج، نعت گو شاعر، مصنف۔ مولانا محمد علی بن اعظم حسین صدیقی خیر آبادی بھوپالی مہاجر مدنی (وفات ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء) نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی جو اُس دَور کے مدینہ منورہ میں جنازہ کا بے مثل اجتماع تھا۔[۸۰]

خطۂ ہند پر جنم لینے والے مرزا کذاب کے اَفکار ودعاوی پر بیرونی دنیا پہلی بار **رجم الشیاطین** اور پھر **حسام الحرمین** کے ذریعے فعال ہوئی اور ان کتب کو حرمین شریفین کے جلیل القدر علماء نے تقاریظ وفتاویٰ سے مزین کیا، جن میں مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ کے مقامی علماء کے علاوہ وہاں پوری اسلامی دنیا سے ہجرت کر کے آنے والے اکابر شامل

تھے۔لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے تعاقب میں اُس کی زندگی میں جو عربی کام ہوا،اُس میں **رجم الشیاطین** اور **حسام الحرمین** سب سے اہم کتب ہیں۔

☆

خلافت عثمانیہ اور قادیانیت

مرزا قادیانی کے دعاوِی کا آغاز ۱۲۹۶ھ/ ۱۸۷۹ء میں ہوا۔ جب بنگلہ دیش، پاکستان، ہندوستان کی زمین پر برطانوی اِستعمار قابض ومسلط تھا۔ اور تاجِ برطانیہ یہاں اپنا وجود برقرار رکھنے کے لیے سازشوں میں مصروف تھا۔ اگر یہ خطہ اسلامی ریاست ہوتا تو مرزا کی جرأت وحماقت کا وہی انجام ہوتا جو اس سے قبل اس نوع کے دعاوِی کرنے والوں کا ہوا۔

الغرض اُن دنوں اسلامی دنیا میں خلافت عثمانیہ قائم تھی، جس کا دارالخلافہ اِستنبول اور اس عظیم الشان اسلامی سلطنت کی حدود تین براعظم تک پھیلی ہوئی تھیں، جن میں آج کی عرب دنیا کے متعدد مما لک شامل تھے۔

یہ عثمانی خلیفہ سلطان عبدالحمید دوم بن سلطان عبدالمجید خان (۱۲۵۸ھ-۱۳۳۶ھ/ ۱۸۴۲ء- ۱۹۱۸ء) کا دَور تھا، جو چونتیسویں عثمانی خلیفہ اور ۱۲۹۳ھ- ۱۳۲۷ھ/ ۱۸۷۶ء- ۱۹۰۹ء تک حکمراں رہے۔[۸۱]

اُن ایام کے دارالحکومت دہلی میں خلافت عثمانیہ کے سفیر اور بمبئی، کراچی و مدراس میں قونصل خانے موجود تھے۔ مرزا غلام قادیانی کے متعدد دعاوِی سامنے آچکے تھے کہ خلافت عثمانیہ نے حقائق جاننے کا شفاف راستہ اپنایا۔ چنانچہ شیخ الازھر سید خضر حسین تیونسی نے "**طائفة القاديانية**" کے آغاز میں لکھا ہے کہ ۱۸۹۷ء میں پنجاب میں ترکی کے سفارت کار حسین کامی نے غلام احمد سے رابطہ کر کے ملاقات کی دعوت دی۔ لیکن مرزا کی طرف سے کوئی جواب نہ آیا۔ آخر حسین کامی ازخود ہی قادیان جا پہنچے اور مرزا سے تنہائی میں ملاقات کی اور نزول وحی کا دعویٰ، اُن کی زبان سے سنا۔ پھر واپس لاہور آئے اور اپنے مشاہدات وتاثرات اخبارات میں شائع کرائے، جن میں غلام احمد کے دعاوِی کا شدت

سے انکار ورد کیا۔حسین کامی کی اس تحریر کے اَثرات سامنے آئے اور مقامی مسلمانوں نے مرزا کا گھیرا مزید تنگ کیا۔

معلوم رہے مرزائی مؤرخین نے بھی اپنے انداز سے حسین کامی کی قادیان آمد کا ذکر کیا ہے۔ یہ سلطان عبدالحمید دوم کا دَورِ حکومت تھا۔اور حسین کامی خلیفہ عثمانی کی طرف سے کراچی میں وائس قونصل تعینات تھے،اور دس، گیارہ مئی ۱۸۹۷ء کو قادیان گئے۔جس کی رُوداد لاہور کے اخبار ''**ناظم الهند**''میں چھپی پھر دیگر اخبارات نے اسے آگے بڑھایا۔

مولانا اصغر علی رُوحی نے لاہور میں ۷ مئی ۱۸۹۷ء کو اُن کے استقبال و مدح میں سات عربی اشعار موزوں کیے جو''**و ممّا قال مرتجلا فی السفیر العثمانی**'' عنوان سے ڈاکٹر ذوالفقار رانا کے مذکورہ بالا مقالہ کے صفحہ ۳۳۸ پر درج ہیں۔

سلطنت عثمانیہ میں دینی و مذہبی اُمور کی احسن طریقہ سے انجام دہی کے لیے سرکاری سطح پر متعدد مناصب تشکیل دیے گئے تھے،جن پر اہل علماء تعینات کیے جاتے۔طبقہ علماء کا سب سے اہم واعلیٰ ترین منصب ''شیخ الاسلام'' نام سے تھا، جو دارالخلافہ میں موجود رہتے۔

شیخ الاسلام کا منصب عثمانی خلفاء نے نویں صدی ہجری میں تشکیل دیا، جو پانچ صدیاں فعال رہنے کے بعد خلافت عثمانیہ کے خاتمہ پر ختم کیا گیا۔اس دوران اکابر علماء احناف شیخ الاسلام ہوئے۔ یہ منصب آغاز میں مفتی الاکبر، مفتی اعظم، مفتی سلطنت عثمانیہ کہلاتا تھا، پھر ''شیخ الاسلام'' قرار پایا۔ اس منصب کے تحت ملک بھر کے دارالافتاء، اوقاف ومذہبی اُمور، تعلیم، عدل وانصاف، **نقابة الاشراف** کے ادارے تھے۔[۸۲]

پہلے شیخ الاسلام، شیخ شمس الدین محمد بن حمزہ فناری (وفات ۸۳۴ھ/۱۴۳۱ء) تھے، جو ترکی کے گاؤں فنار میں پیدا ہوئے، بروسہ میں مزار مشہور ہے۔بکثرت تصنیفات میں شیخ صدرالدین قونوی کی مصنفات پر شروح شامل ہیں۔آپ کے والد شیخ قونوی کے شاگرد وخلیفہ تھے۔شیخ شمس الدین فناری، مفسر، فقیہ حنفی، صوفی اور بروسہ شہر کے قاضی تھے۔پھر ۸۲۸ھ/۱۴۲۵ء سے وفات تک اس منصب پر تعینات رہے۔[۸۳]

عثمانی دَور کے آخری شیخ الاسلام، شیخ سیّد محمد نوری بن عثمان کامل مدنی طرطوسی (وفات ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء) تھے، جو استنبول میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ پہلے قاہرہ شہر کے قاضی رہے، پھر ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء کو شیخ الاسلام کا منصب سنبھالا، تا آں کہ ۱۳۴۱ھ/۱۹۲۲ء میں خلافت عثمانیہ ختم ہوئی۔[۸۴]

اور جب علماء حرمین شریفین نے مولانا غلام دستگیر قصوری کی **رجم الشیاطین** پر تقاریظ لکھیں تو شیخ احمد اسعد بن محمد سعید عریانی زادہ (وفات ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء) شیخ الاسلام تھے۔ جو استنبول میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔آپ مدینہ منورہ کے قاضی رہے، پھر مسجد نبوی کے توسیع کی نگرانی کرنے والے ادارہ کے سربراہ ہوئے اور ۱۲۹۵ھ/۱۸۷۸ء سے وفات تک شیخ الاسلام رہے۔[۸۵]

فاضل بریلوی کی **حسام الحرمین** پر تقاریظ کے ایام میں شیخ محمد جمال الدین بن محمد خالد آفندی زادہ (وفات ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء) شیخ الاسلام تھے۔ جو استنبول میں پیدا ہوئے اور قاہرہ کے قریب گاؤں رملہ میں وفات پائی، استنبول میں قبر بنی۔اپنے دَور کے بعض سیاسی واقعات بارے یادداشتیں ۱۳۳۰ھ میں قلم بند کیں، جو ''خاطرات سیاسیہ سی'' نام سے کتابی شکل میں ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء کو استنبول سے چھپی۔آپ قاضی استنبول رہے، پھر ۱۳۰۹ھ/۱۸۹۱ء میں شیخ الاسلام تعینات کیے گئے۔[۸۶]

خلافت عثمانیہ کے صوبوں اور بڑے شہروں میں دینی مناصب پر علماء تعینات تھے۔ اس طرز پر صوبہ حجازِ مقدس میں بھی بکثرت علماء کرام فرائض منصبی انجام دے رہے تھے۔ اور مرزائی فتنہ کے اظہار کے ایام میں حرمین شریفین میں فعال دینی مناصب کے نام یہ تھے:

مکہ مکرمہ میں شیخ العلماء، شیخ الخطباء والائمہ، امام مسجد حرم، خطیب مسجد حرم، مدرس مسجد حرم، مفتی احناف، مفتی مالکیہ، مفتی شافعیہ، مفتی حنابلہ، شیخ الدلائل، قاضی۔

اور مدینہ منورہ میں حسب ذیل مناصب تھے:

امام مسجد نبوی، خطیب مسجد نبوی، مدرس مسجد نبوی، مفتی احناف، مفتی مالکیہ، مفتی

شافعیہ، شیخ الدلائل، قاضی۔

جیسا کہ قارئین نے گزشتہ صفحات پر ملاحظہ فرمایا، سلطنت عثمانیہ کی طرف سے حرمین شریفین میں تعینات ان تمام مناصب کے علماء نے **رجم الشیاطین یاحسام الحرمین** پر تقاریظ لکھیں اور قادیانی اَفکار کو باطل قرار دیا۔ علاوہ ازیں مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کے بانی مولانا رحمت اللہ کیرانوی نے اوّل الذکر پر تقریظ لکھی، جن کی عثمانی حکومت حد درجہ قدرداں تھی، دوسری جانب وہ برطانوی اِستعمار کے معتوب تھے۔

اور شیخ الاسلام مصطفیٰ صبری، جنھوں نے خلافت عثمانیہ کے خاتمہ اور پھر ترکِ وطن کے بعد قادیانیت کے تعاقب میں خود قلم اُٹھایا، اُن کی خدمات کا ذکر آگے آرہا ہے۔

☆

عرب دنیا سے شائع ہونے والی اوّلین تحریریں

جومعلومات اَحقر کاتب سطور کے پیش نظر ہیں اُن کے مطابق مرزا غلام احمد کے دعاوی کے ردّ وتعاقب میں عرب دنیا سے تحریروں کی اشاعت کی ابتداء وہاں کے سب سے بڑے شہراور علمی وادبی نیز اشاعتی سرگرمیوں کے مرکز، مصر کے دارالحکومت قاہرہ سے ہوئی۔اور یہ علامہ رشید رِضا، جرجی زیدان، مصطفیٰ کامل پاشا کے قلم سے مشہور رسائل ''المنار'' نیز''الهلال''اوراخبار''اللواء'' کےعلاوہ شیخ مصطفیٰ صادق رافعی کے دیوان میں شائع ہوئیں۔

پندرہ روزہ''المنار'' قاہرہ

یہ رسالہ علامہ سید محمد رشید رضا مصری نے جاری کیا اور وہی ایڈیٹر و رُوح رَواں تھے۔ پہلا شمارہ ۲۲ شوال ۱۳۱۵ھ مطابق مارچ ۱۸۹۸ء کوسامنے آیا اور ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء میں اشاعت رُک گئی۔ یہ آغاز میں پندرہ روزہ، پھر ماہنامہ ہوا۔

مرزا قادیانی کی عربی تصنیف ''**حمامة البشریٰ الی اهل مكة و صلحاء ام القریٰ**'' رجب ۱۳۱۱ھ/فروری ۱۸۹۴ء میں چھپی جوعرب دنیا میں مفت تقسیم کی گئی۔اس کتاب کے تناظر میں علامہ رشید رضا کا مضمون ''**مسیح الهند**''، **المنار** کے شمارہ یکم شعبان ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۰۰ء میں اوراگلے شمارہ ۷ دسمبر ۱۹۰۰ء میں ''**رد مسیح الهند علی الطاعنین**'' عنوان سے چھپا۔جس میں مرزا کے دعویٰ مہدی و مسیح پر گفتگو کی اور ''**حمامة البشریٰ**'' کے اقتباس نقل کئے گئے۔آغاز میں بتایا کہ ہم اس شخص کے

دعاوی کے متعلق سن چکے تھے۔لیکن اب ایک ہندی دوست نے مجھے اُس کی کتابیں بھیجی ہیں جن میں اس کے دعاوی مذکور ہیں۔اور مرزا کے ایک ماننے والے شیخ محمد سعید النشار طرابلسی شامی نے اس کے دعاوی کی تائید وفروغ دعوت کے لیے ایک رسالہ ''**ایقاظ الناس**'' بھی تالیف کیا ہے۔میں اُس آدمی کو جانتا ہوں، یہ نوعمری میں وطن طرابلس شام سے ہندوستان چلا گیا پھر ہم نے طرابلس میں سنا کہ وہاں اُس نے شیعہ یا کوئی اور نیا مذہب اختیار کرلیا ہے۔اور پیش نظر معلومات کی رُو سے علامہ رشید رضا کا یہ مضمون عرب دنیا سے چھپنے والی پہلی تحریر ہے۔

مرزا کی کتاب ''**اعجاز المسیح**'' عربی زبان میں فارسی ترجمہ کے ساتھ پہلی بار ۱۳۱۸ھ/۲۳فروری ۱۹۰۱ء کو قادیان سے چھپی جو سورۃ فاتحہ کی تفسیر پر مبنی اور اسے خود ہی عظیم معجزہ قرار دیا۔مرزا قادیانی کی طرف سے یہ تصنیف بذریعہ ڈاک ادارہ **المنار** سمیت اہل علم تک پہنچی۔اور علامہ رشید رضا ابھی اس کتاب جانب متوجہ نہیں ہوسکے تھے کہ مشرقی مصر کے گاؤں **طوخ القراموص** سے **المنار** کے ایک قاری شیخ احمد محمد الالفی کی طرف سے چند سوالات ان کے شرعی جوابات کے لیے ادارہ **المنار** کو موصول ہوئے جن میں پانچویں سوال کے آخری حصہ کا ترجمہ یہ ہے:

> ''کتاب **اعجاز المسیح فی التفسیر الصیحح** کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔جو موجودہ دَور میں مہدویت کے مدعی ایک ہندی کی تصنیف اور سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے۔جس میں اپنے دعاوی کی تائید میں یہ دلیل پیش کی کہ ایسی تفسیر لکھنا دوسرے انسان وجن کے لیے ممکن نہیں۔کیا اُس کا دعوی درست یا خطاء پر مبنی ہے؟''

علامہ رشید رضا نے **المنار** کے قارئین کے سوالوں کے جوابات کے لیے مختص صفحات بعنوان ''**باب الاسئلة الدينية واجوبتها**'' میں جواب دیا۔جس کے آغاز میں بتایا کہ یہ جواب قلم بند کرنے سے قبل میں نے دوسو صفحات پر مبنی کتاب **اعجاز المسیح** کی ورق گردانی کی۔یہ تحریر **المنار** کے شمارہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۱۹ھ مطابق ۳۱

اگست ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی۔اب یہ ’’تحریک ختم نبوت‘‘ کی چودہویں جلد کے آغاز میں مطبوع ہے۔[۸۷]

مرزا غلام قادیانی نے علامہ رشید رضا کی اس تحریر کی مخالفت وتردید میں عربی کتاب ’’**الھدیٰ والتبصرۃ لمن یَریٰ**‘‘ لکھی جو ۱۲ جون ۱۹۰۲ء کو قادیان سے چھپی،اوراُس کا ایک نسخہ شیخ رشید رضا کو بھی بھجوایا گیا۔جنہوں نے جواب میں مضمون ’’**مسیح الھند والمنار**‘‘ قلم بندکیا جو **المنار** کے شمارہ ۲۲ جولائی ۱۹۰۲ء میں چھپا۔اگلے مرحلہ میں مضمون ’’**اعجازِ احمدی او سخافۃ جدیدۃ لمسیح الھند**‘‘، **المنار** کے شمارہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء میں چھپا جس کا متن ’’تحریک ختم نبوت‘‘ کی چودہویں جلد میں دیا گیا ہے۔[۸۸]

المنار کے صفحات پر یہ موضوع جاری رہا اور متعدد تحریریں سامنے آئیں جن میں سے اکثر علامہ رشید رضا کے قلم سے ہیں،بعض کے مختصر اُردو تراجم بھی سامنے آئے۔[۸۹] اس رسالہ سے منقول گیارہ مضامین کا متن کوفہ عراق کے شیعہ محقق ڈاکٹر محمد سعید طریحی کی کتاب ’’**القادیانیۃ الاحمدیۃ فی میزان الحق**‘‘ میں یکجا اور دو کا متن ’’تحریک ختم نبوت‘‘ میں شامل ہیں۔جبکہ ان سب کے عنوانات ودیگر کوائف اَحقر کی اسی کتاب کے باب ’’عربی اخبارات ورسائل اور ردقادیانیت‘‘ میں ملاحظہ ہوں۔

اس رسالہ کی زندگی کے آخری ایام ۱۹۴۰ء میں اس کے صفحات پر شیخ حسن البناء شہید کی دو تحریریں سامنے آئیں جن کا تعارف آگے دیا جارہا ہے۔یہاں پر شیخ مصطفیٰ صادق رافعی کا ذکر مقصود ہے جن کی تحریر مرزا غلام قادیانی کی زندگی میں **المنار** میں چھپی،لیکن اس سے قبل رسالہ کے بانی وایڈیٹر واہم قلم کار علامہ رشید رضا کا مختصر تعارف پیش ہے۔

علامہ سید محمد رشید بن علی رضا (۱۲۸۲ھ-۱۳۵۴ھ/ ۱۸۶۵ء-۱۹۳۵ء) لبنان کے شہر طرابلس کے نزدیک گاؤں **قلمون** کے سُنّی وصوفی گھرانہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۱۵ھ میں قاہرہ ہجرت کی وہیں قبر بنی۔وہ مشہور عقل پسند ومصری قومیت کے داعی مفتی اعظم مصر

شیخ محمد عبدہ (وفات ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء) کے خاص شاگرد تھے [۹۰] المنار کے اجراء کے علاوہ قرآن مجید کی تفسیر وغیرہ متعدد تصنیفات ہیں۔حجاز مقدس و شام کے سفر کیے۔نیز ۱۹۱۲ء میں ہندوستان آئے اور لکھنؤ، علی گڑھ، لاہور وغیرہ مقامات کے دَورے کیے، یہاں کا سفرنامہ مطبوع ہے۔وہ ملک مصر میں پہلے وہابی مبلغ ہوئے۔[۹۱]

تیونس کے شہر **صفاقس** کے ڈاکٹر محمد صالح مراکشی (پیدائش ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء) نے ان کے احوال پر تیونس سے ہی پی ایچ ڈی کی۔ان کے مقالہ کی تلخیص "**تفکیر محمد رشید رضا، من خلال مجلة المنار**" نام سے ۶۶۳ صفحات پر شائع کی گئی۔جس میں ایک باب "**موقفه من البهائية في ايران والقاديانية في الهند**" عنوان سے ہے۔[۹۲]

شیخ مصطفیٰ صادق رافعی

شیخ مصطفیٰ صادق بن عبدالرزاق رافعی (۱۲۹۸ھ-۱۳۵۶ھ/ ۱۸۸۰ء-۱۹۳۷ء) مصر کے مقام "**هيتم**" میں پیدا ہوئے اور "**طنطا**" شہر میں وفات پائی۔عالم، ادیب وشاعر، اپنے دَور کے عظیم اسلامی ادباء میں سے ہوئے اور معاصر اکابر ادباء سے ادبی معرکے برپا رہے۔ ڈاکٹر طٰہ حسین (وفات ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء) کے رد میں "**المعركة**" اور عباس محمود عقاد کے متعلق "**على السّفود**" نامی کتب مطبوع ہیں۔دیگر تصانیف میں **اعجاز القرآن والبلاغة النبوية، تاريخ آداب العرب، تحت راية القرآن، وحی القلم** اور **ديوان الرافعی** تین جلد وغیرہ کتب ہیں [۹۳] مکتبہ عصریہ صیدا بیروت کی شائع کردہ دس تصنیفات ان دنوں بازار میں دست یاب ہیں۔

مرزا غلام قادیانی کے رد میں قصیدہ موزوں کیا جو اٹھارہ اشعار پر مشتمل اور پہلی بار "**المنار**" کے شمارہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں چھپا۔نیز آپ کے دیوان میں "**في مسيح**

الهند غلام احمد القادیانی'' عنوان سے شامل جو ۱۹۰۴ء میں شائع ہوا۔اور ''**القادیانیة الاحمدیة فی میزان الحق**'' نامی کتاب میں تیرہ نیز''تحریک ختم نبوت'' کی چودہویں جلد میں گیارہ اشعار منقول ہیں[۹۴]

لیکن **القادیانیة الاحمدیة فی میزان الحق** کے مصنف سے لغزش یہ ہوئی کہ یہ منظومہ مصر کے ہی شیخ مصطفیٰ بن حسن بن احمد عبدالرزاق سے منسوب کردیا جو الگ شخصیت ہیں اور دونوں ایک ہی دَور کے نامور مصنفین ومفکرین میں سے تھے۔

دوسرے شیخ مصطفیٰ (وفات ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۶ء) مصر کے علاقہ ''**المنیا**'' کے گاؤں ابی جرج میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔عالم،ادیب ومحقق، جو وزیر اوقاف پھر شیخ الازھر رہے۔اور مفتی محمد عبدہ کے شاگرد نیز اُن کے اَحوال پر مستقل کتاب کے مصنف تھے۔دیگر تصانیف میں **تمهید لتاریخ الفلسفة الاسلامیة، الدین والوحی** شامل ہیں۔[۹۵]

پندرہ روزہ ''الهلال'' قاہرہ

یہ رسالہ مشہور عرب مصنف جرجی زیدان نے جاری کیا وہی اس کے ایڈیٹر تھے۔ پہلا شمارہ یکم ستمبر ۱۸۹۲ء کو منظرِ عام پر آیا۔ یہ مہینے میں دوبار شائع ہوتا لیکن چند برسوں میں اس کی اشاعت ماہانہ ہونے لگی اور آج ۲۰۱۶ء میں بھی یہ پابندی سے شائع ہورہا ہے۔اس کی عمر ۱۲۴ برس ہوچکی اور یہ دنیا بھر میں عربی زبان کا سب سے قدیم ومعمر رسالہ ہے۔

اعجاز المسیح کی اشاعت سے چند ہفتے قبل ۱۵دسمبر ۱۹۰۰ء کو مرزا نے علماء اسلام کو بالعموم اور خانقاہ چشتیہ گولڑہ کے سجادہ نشین وعالم جلیل حضرت مولانا سیّد مہر علی شاہ (وفات ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء) کو بطور خاص دعوت وتحدی[۹۶] دی کہ اس جیسی فصیح وبلیغ

عربی تفسیر لکھ کر سامنے لائیں جو کہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔

الھلال میں **اعجاز المسیح** کا تعارف وتبصرہ چھپا جو پندرہ سطور پر مشتمل ہے۔جس میں عرب قارئین کو بتایا گیا کہ اس کا ہندوستانی مصنف مسیح منتظر ہونے کا مدعی نیز اپنے کو مہدی ومسیح اور نبی قرار دیتا ہے۔اُس نے اپنے مخالفین کو اسی طرح کی فصیح وبلیغ تفسیر آیات قرآنیہ لکھنے کو کہا ہے۔مہر علی نامی ہندی عالم جو اُس کے ردّ وتعاقب میں نمایاں ہیں اُنہیں بطورِ خاص ہدف بنایا ہے۔**الھلال** کے صفحات پر یہ تحریر "**مطبوعات جدیدۃ**" کے مستقل عنوان کے ضمن میں ۱۴ صفر ۱۳۱۹ھ مطابق یکم جون ۱۹۰۱ء کے شمارہ میں شائع ہوئی اور یہ مرزائی اَفکار کے متعلق عرب سرزمین سے چھپنے والی دوسری تحریر ہے۔

الھلال کے صفحات پر یہ موضوع آگے بڑھا اور مرزا کے قصیدہ اعجازیہ کا جائزہ ،حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، کشمیر میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر،اور مرزا کا نظریہ جہاد، کے موضوعات پر تحریریں شائع ہوئیں۔

مرزا کی شخصیت واَفکار کے متعلق معلومات **الھلال** تک پہنچنے کے ذرائع یہ بنے کہ خود مرزا نے اپنی عربی تصنیفات وجماعت کے انگریزی کتابچے دیگر اداروں کی طرح **الھلال** کو بھی بھجوائے۔علاوہ ازیں ریاست حیدرآباد دکن میں ایک عالم مولانا محمد حیدر اللہ خان دُرّانی تھے جو نقشبندی مجددی سلسلہ میں ضلع جہلم کی خانقاہ لِلّٰہ شریف سے وابستہ تھے اور اُن کی اُردو تصنیف "**دُرّۃُ الدُّرَّانی علی رِدّۃِ القادیانی**" چھپ چکی تھی۔جس میں دلائل پر مبنی عربی عبارات کے متن بھی درج تھے [۹۷] مولانا حیدر اللہ نقشبندی ،**الھلال** کی تحریر پر آگاہ ہوئے تو اپنی یہ تصنیف قاہرہ بھیجنے کے لیے اپنے معتمد مولانا سید علی بن محمد رفاعی حیدرآبادی کے سپرد کی،جنھوں نے اپنے عربی خط کے ساتھ روانہ کی۔چنانچہ "**دُرَّۃُ الدُّرَّانی علی رِدَّۃ القادیانی**" کا مختصر تعارف، نیز علی رفاعی کا خط **الھلال** میں شامل کیے گئے۔

مزید یہ کہ جرجی زیدان نے جامعہ ازہر میں ایک ایسا ہندی طالب علم تلاش کرلیا جو مرزا قادیانی کے متبعین میں سے تھا۔اس سے بالمشافہ معلومات لیں نیز مرزائی رسائل دیکھ

کر مرزا کا مکمل تعارف قلم بند کر کے شامل اشاعت کیا۔ **الھلال** میں اس موضوع پر جو کچھ لکھا گیا وہ بالعموم خود جرجی زیدان کے قلم سے ہے۔ گو اُن کی تحاریر پر نام درج نہیں نیز سید علی بن محمد رفاعی حیدر آبادی کے علاوہ عبداللہ کشمیری، بمبئی کے علی عمر مدراسی کے خطوط ومضامین درج ہیں۔ ادھر مرزائیہ کی طرف سے ضلع راولپنڈی کی تحصیل گوجر خان کے مقام چنگا بنگیال کے مولوی محمد فضل خان نے اپنا مؤقف لکھ بھیجا تو اُسے بھی شامل اشاعت کیا گیا۔

یہاں جرجی زیدان کا کسی قدر تعارف ضروری ٹھہرا۔ **الھلال**، ایک ادبی، تاریخی و ثقافتی رسالہ ہے، مذہبی مجلّہ نہیں۔ اس کے مالک و ایڈیٹر جرجی زیدان عیسائی تھے، جو ۱۲۷۸ھ/ ۱۸۶۱ء میں لبنان کے دارالحکومت بیروت میں پیدا ہوئے، قاہرہ ہجرت کی اور وہیں پر ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء میں وفات پائی۔ اپنے دَور کے مشہور ادیب و مؤرخ ،صحافی، افسانہ نویس ونامور ناول نگار تھے۔ مادری زبان عربی کے علاوہ انگریزی ،فرنچ، عبرانی، سریانی زبانیں جانتے تھے۔ **الھلال** کے اجراء سے قبل قاہرہ میں برطانوی اِستعمار کے خفیہ وجاسوسی محکمہ میں ترجمان تھے۔ اور جب برطانوی افواج نے جنرل گورڈن کی قیادت میں سوڈان پر حملہ کیا تو جرجی زیدان اسی حیثیت سے لشکر کے ساتھ تھے۔ [۹۸]

جرجی زیدان اسلام ومسلمانوں کے بارے میں مستشرقین کی عمومی آراء ومؤقف سے متاثر اور اُن کی تحریریں اُنہی کے رنگ میں ڈھلی ہوئی ہیں۔ انہوں نے اسلامی تاریخ کے اہم واقعات وشخصیت کے اَحوال کو ناول کے انداز میں ڈھال کر عربی کتب لکھیں اور اسلامی تاریخ کو مسخ کرنے میں نام پایا، نیز عربی زبان پر نقد وجرح کی۔ اُن کے ناولوں کے اُردو سمیت متعدد عالمی زبانوں میں تراجم ہوئے۔ جبکہ دیگر تصانیف میں **تاریخ التمدن الاسلامی، تاریخ مصر الحدیث، الالفاظ العربية و الفلسفة اللغوية، اللغة العربية كائن حی، تاریخ آداب اللغة العربية،** شامل ہیں۔ [۹۹]

عرب وعجم کے مسلم مصنفین نے جرجی زیدان کی منہج وأفکار کے تعاقب میں مستقل

کتب لکھیں۔جیسا کہ مدنیہ منورہ کے شیخ امین بن حسن حلوانی (وفات ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء تقریباً) نے "**نبش لهذیان من تاریخ جرجی زیدان**" اور فلسطین کے ڈاکٹر شوقی محمد ابوخلیل (وفات ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء) نے "**جرجی زیدان فی المیزان**" نیز سعودی عرب کے ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن صالح عشماوی (پیدائش ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء) کی "**وقفة مع جرجی زیدان**" مطبوع ہیں۔نیز کویت کے ڈاکٹر طارق سویدان (پیدائش ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳ء) کے ٹیلی ویژن پر لیکچر بھی قابل ذکر ہیں۔ادھر ہندوستان کے علامہ شبلی نعمانی (وفات ۱۳۳۲ھ/ ۱۹۱۴ء) کی "**الانتقاد علی کتاب التمدن الاسلامی**" عربی میں نیز اس کی اُردو تلخیص مطبوع ہیں۔اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر سید سلیمان اشرف بہاری (وفات ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء) نے اُردو کتاب "**المبین**" لکھی جو پاک وہند سے شائع ہوئی۔

اب رہا یہ پہلو کہ مخصوص مزاج واَفکار کے حامل عیسائی، اور پھر برطانوی اِستعمار کے کارندہ جرجی زیدان کے جاری کردہ رسالہ **الھلال** میں مرزا قادیانی کے خلاف ایک آدھ نہیں متعدد تحریریں کیونکر جگہ پا گئیں، اس کی متعدد وجوہات واسباب ہیں:۔

[۱] جیسا کہ گزر چکا یہ رسالہ پورے مشرق وسطی وعرب دنیا کے سب سے اہم اشاعتی مرکز قاہرہ سے جاری ہوا اور ابتدائی پانچ برسوں میں یہ مقبول ہو چکا تھا۔اسے اپنے دَور کے نامور مسلم مصنفین، ادباء ومفکرین کا قلمی تعاون حاصل تھا پھر اس کے خریدار وقارئین بھی بالعموم مسلمان ہی تھے۔لہٰذا اسلام اور مسلمانوں سے متعلق نئے موضوعات کی اشاعت ایک ضرورت ٹھہری۔

[۲] مرزا قادیانی کے اَفکار ودعاوی میں دو موضوعات کا تعلق محض اسلامی عقائد تک محدود نہ تھا۔ایک عربی زبان وادب اور دوسرا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور قبر کی دریافت۔ان موضوعات پر مرزائی تحریریں، عیسائی مصنفین وقارئین کے لیے بھی قابل توجہ اور جواب کے لائق ٹھہریں۔اس کی تصانیف **اعجاز المسیح** اور قصیدہ اعجازیہ (اعجاز احمدی) کا تعلق عربی شعروادب سے تھا، لہٰذا اسی پہلو سے **الھلال** کے صفحات پر زیر

قلم آئیں۔اور سوڈان کے دار الحکومت خرطوم سے ایک عیسائی قاری سکندر سلیمان فرفریوہ نے سوال بھیجا کہ کشمیر میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے وجود دریافت کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔اس کے جواب میں جرجی زیدان نے "**مسیح الھند**"عنوان سے مفصل جواب **الھلال** میں پیش کیا۔

[۳]**الھلال** و جرجی زیدان کو اس جانب متوجہ کرنے کی تیسری وجہ خود قادیانی گروہ نے مہیا کر دی اور مرزا کی **اعجاز المسیح** وغیرہ کتب بذریعہ ڈاک قادیان سے قاہرہ روانہ کیں۔

[۴]چوتھی وجہ انگریزوں کے اہم کارندہ جرجی زیدان کی طرف سے مسلمانوں میں فتنہ کو ہوا دینے کی کوشش بھی ہوسکتی ہے۔

ان ایام کے **الھلال** میں کل دس تحریریں شائع ہونے کی اطلاع ہے اور یہ تمام مرزا قادیانی کی زندگی میں شائع ہوئیں جن میں آخری تحریر مرزا کی وفات کی مناسبت سے ہے۔ان میں سے چھ تحریریں احقر نے خود **الھلال** میں ملاحظہ کیں۔جبکہ یہ تمام ڈاکٹر طریحی کی کتاب "**القادیانیة الاحمدیة فی میزان الحق**" میں شامل اور ان سب کے عنوانات آگے اپنے مقام پر پیش ہیں۔

روزنامہ "اللواء" قاہرہ

بیسویں عیسوی کے آغاز پر ہندوستان اور دیگر علاقوں میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی جو وقت گزرنے کے ساتھ پھیلتی چلی گئی۔اس پر سرکاری ادارے، مذہبی رہنما اور عوام اس سے بچاؤ اور حفاظتی تدابیر نیز علاج میں جت گئے،ان میں ایک تدبیر حفاظت و بچاؤ کا ٹیکہ لگوانا تھی۔اس ماحول میں مرزا غلام قادیانی نے طاعون کے متعلق ایک اشتہار عربی زبان واُردو ترجمہ کے ساتھ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء کو شائع کیا۔پھر مستقل کتاب "**دافع البلاء و معیار اھل الاصطفاء**" تصنیف کی جو اپریل ۱۹۰۲ء میں چھپی۔جن میں طاعون کی آمد و پھیلاؤ

کا سبب اوراصل علاج بیان کیئے۔مرزا کے بقول طاعون دنیا میں اس لیئے آئی کہ خدا کے مسیح کا انکار کیا گیا اور اُس کا یقینی علاج ہے کہ مسیح کو سچے دل سے قبول کیا جائے۔جبکہ حفاظتی ٹیکہ کو بے سود قرار دیا۔ طاعون کے متعلق مرزا کا دعوی ایک انگریزی اشتہار کے ذریعے قاہرہ مصر میں ''اللواء'' کے مالک وایڈیٹر مصطفیٰ کامل پاشا کے علم میں آیا۔

مصطفیٰ کامل پاشا(۱۲۹۱ھ-۱۳۲۶ھ/۱۸۷۴ء-۱۹۰۸ء) مغربی مصر کے شہر بسیون کے قریب گاؤں کتامہ میں پیدا ہوئے۔قاہرہ میں وفات پائی۔مصراور پھر چار برس فرانس میں تعلیم حاصل کی ۔وطن آئے تو صحافت ،سیاست اور تعلیم کے شعبوں میں زندگی کے آخری ایام تک سرگرم رہے۔مصر کو برطانوی اِستعمار کے شکنجہ سے نجات دلانے کے لیے زبان وقلم کا خوب استعمال کیا اور اخبارات میں دلیرانہ مضامین لکھے نیز سفارتی کوششوں کے طور پر یورپی ممالک کے دَورے کیے،جبکہ خلافت عثمانیہ کے بقاواِستحکام کے لیے حد درجہ کوشاں رہے۔مادری زبان عربی کے علاوہ انگریزی وفرنچ زبانیں جانتے تھے، اورتحریک آزادئی مصر میں معاونت کے لیے ان تینوں زبانوں میں قاہرہ سے الگ الگ اخبار جاری کیے۔سیاسی موضوعات پر ایک دو تصانیف نیز بکثرت مضامین ہیں۔قاہرہ یونیورسٹی کے قیام کی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اکتوبر ۱۹۰۷ء میں ایک سیاسی جماعت ''حزب الوطنی'' کی بنیادرکھی جوملکی سیاست میں جولائی ۱۹۵۲ء کے فوجی انقلاب تک فعال رہی۔مصطفیٰ کامل پاشا مصری قوم ہی نہیں اسلامی دنیا کے اہم ومخلص قائدین میں سے تھے۔عثمانی دارالخلافہ استنبول کا دَورہ کیا تو خلیفہ نے ''پاشا'' کا لقب عطا کیا،تب عمر محض چھبیس برس تھی۔اس عظیم قائد نے چونتیس برس کی مختصر عمر میں وفات پائی۔[۱۰۰]

مصطفیٰ کامل پاشا نے عربی اخبار ''اللـــواء'' نام سے جاری کیا جس کا پہلا شمارہ ۲۹ شعبان ۱۳۱۷ھ مطابق ۲ جنوری ۱۹۰۰ء کو اور آخری شمارہ ۳۱ اگست ۱۹۱۲ء کو شائع ہوئے۔آپ خود ہی اس کا اداریہ لکھا کرتے بلکہ چوتھائی کے قریب تحریریں انہی کے قلم سے نکلتیں۔

مرزا قادیانی کی طاعون سے متعلق تحریر کے تعاقب میں مصطفیٰ کامل پاشا کا مضمون

اللواء میں شائع ہوا۔ جس میں لکھا کہ ہندوستان میں ایک مسیح ظاہر ہوا جو نبوت کا مدعی اور کہتا ہے، میں ہی عیسیٰ ہوں اور لوگوں کو ایک دین پر جمع کرنے نیز ان کی ہدایت اور تقویٰ کے راستہ پر ڈالنے کے لیئے آیا ہوں۔ اس نے کہا کہ طاعون کا حفاظتی ٹیکہ ودَوا مفید نہیں۔ اُس نے اپنے ماننے والوں کو اُس کی ممانعت کر کے ترک اسباب کیا جو قرآنی آیت کے منافی اور توکل کے خلاف ہے۔

مصطفیٰ کامل پاشا کی اس تحریر کی مخالفت میں مرزا قادیانی نے عربی کتاب "**مواھب الرحمن**" لکھی جو آٹھ فصول پر مشتمل اور ابتدائی پانچ فصول اسی سے متعلق ہیں۔ **مواھب الرحمن** پہلی بار جنوری ۱۹۰۳ء میں چھپی، اب لاہوری گروہ نے اردو ترجمہ مع عربی متن ۱۴۵ صفحات پر شائع کیا ہے۔ **اللواء** میں چھپنے والا مصطفیٰ کامل پاشا کا مقالہ محفوظ نہیں رہا، اور نہ ہی خبر ہے کہ کس شمارہ میں شائع ہوا تھا۔ البتہ اتنا واضح ہے کہ دسمبر ۱۹۰۱ء کے بعد اور جنوری ۱۹۰۳ء سے قبل سامنے آیا۔ احقر کا خیال ہے کہ دسمبر ۱۹۰۲ء کے لگ بھگ اشاعت ہوئی۔ یوں دستیاب معلومات کی روشنی میں علامہ رشید رضا اور جرجی زیدان کے بعد یہ تیسرے فرد ہیں جن کی مرزائی اَفکار ودعاوی کے رد میں تحریریں اَوائل میں عرب دنیا سے شائع ہوئیں۔

☆

عرب دنیا سے ردقادیانیت پراوّلین کتب کی اشاعت

شیخ عبداللہ بن عبدالغفار کی ''**السھام الخارق فی الرد علی غلام مرزی الفاسق**'' اور شیخ احمد بن علی باصبرین کی ''**القول المؤید الصحیح بالکتاب و السنۃ عن سید الانام لرد دعوی المفتری بأنہ المیسح مرزی غلام**'' دونوں ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء میں حجاز مقدس کے ساحلی شہر جدہ سے شائع ہوئیں، جب مرزا کی وفات پر ایک برس ہونے کو تھا۔ڈاکٹر تاشکندی نے دونوں کے سرورق کا عکس اپنی کتاب میں دیا ہے۔[۱۰۱]

اور یہ پوری عرب دنیا سے اس موضوع پر شائع ہونے والی اوّلین کتب ہیں۔ان میں سے ایک کے مصنف شیخ عبداللہ بن عبدالغفار کے حالات تک اَحقر کی رَسائی نہیں ہو سکی،جس کا ملال ہے۔

جب کہ شیخ احمد بن علی باصبرین (۱۲۸۰ھ تقریباً- ۱۳۳۹ھ تقریباً/ ۱۸۶۳ء-۱۹۲۰ء) جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت میں پیدا ہوئے، وطن اور مصر میں تعلیم پائی، پھر ۱۳۱۸ھ/۱۹۰۰ء کے قریب جدہ آگئے، جہاں مسجد معمار سے وابستہ رہے۔شافعی عالم، مدرس،شاعر، چند تصنیفات ہیں۔جدہ میں دس برس سے زائد قیام کے بعد یمن کی بندرگاہ عدن چلے گئے،وہیں وفات پائی۔[۱۰۲]

فتویٰ علماء بغداد

۳ صفر ۱۳۴۱ھ /۲۷ستمبر ۱۹۲۲ء کو مرزا غلام قادیانی کے بارہ عقائد ودعاوی پر مبنی ایک استفتاء تیار کر کے علماء بغداد کے سامنے پیش کیا گیا۔جس کے جواب میں وہاں کے چھ

اکابر علماء اہل سنت و شیعہ نے چار مختصر فتاوے جاری کئے جو پہلی بار یکجا مطبع دارالسلام بغداد میں چار صفحات پر چھاپا گیا۔ پھر بغداد کے ہی پندرہ روزہ اخبار ''الیقین'' میں شائع ہوا۔ معلوم رہے اس اخبار کا پہلا شمارہ شعبان ۱۳۴۰ھ/ ۱۳ اپریل ۱۹۲۲ء کو ۳۲ صفحات پر سامنے آیا اور ۱۹۲۴ء میں اشاعت رُک گئی۔[۱۰۳]

انجمن تائید اسلام لاہور کے اعزازی سیکرٹری بابو محمد پیر بخش (وفات ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء) کی فارسی تصنیف ''حافظ ایمان ازفتنۂ قادیان'' لاہور سے ۱۳۴۳ھ/ جنوری ۱۹۲۵ء میں چھپی۔ جس میں علماء بغداد کے فتوی کا عربی متن و فارسی ترجمہ ''فتوی متفقہ علمائے شیعہ وسُنّی، عراق بر تکفیر مرزا قادیانی'' کے زیرِ عنوان شامل کیا گیا۔ یہ کتاب مسلمانانِ کابل وقندھار، بخارا و بلوچستان وخوست وغیرہ علاقہ جات میں مفت تقسیم کی گئی ۔حافظ ایمان ازفتنہ قادیان اب ''عقیدۃ ختم النبوۃ'' کی سولہویں جلد میں ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء میں کراچی سے شائع ہوئی، جس میں علماء بغداد کے فتوےٰ کا متن دو مقامات پر شامل ہے۔

''حافظ ایمان'' کا عربی ترجمہ بھی ۱۹۲۵ء میں ہی چھپا، جو مصر و شام، بیت المقدس و بصرہ اور بغداد وغیرہ میں مفت تقسیم کی گئی اور اس کتاب کا انگریزی ترجمہ اسی برس چھپوا کر بمبئی، مدراس، مالابار، بنگال، رنگون برما میں تقسیم کرایا گیا۔

علامہ ابوالحسن واحد رضوی نے ''حافظ ایمان ازفتنہ قادیان'' کا ۲۰۰۵ء میں اُردو ترجمہ کیا جو ''انوارِ رضا'' کے ''ختم نبوت نمبر'' میں نیز ''عقیدۃ ختم النبوۃ'' کی مذکورہ جلد میں مطبوع ہے۔ یوں علماء بغداد کے جاری کردہ اس فتوی کا عربی متن بغداد، لاہور، جوہر آباد اور کراچی سے شائع ہوا نیز فارسی، انگریزی اور اُردو تراجم ہوئے۔[۱۰۴]

علاوہ ازیں قاہرہ کے ہفت روزہ ''الفتح'' میں ''فتاویٰ علماء العراق، بکفر القادیانی واذنابہ'' عنوان سے شمارہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ/ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۱ء میں درج ہے۔

پہلی جنگ عظیم میں برطانوی فوج کامیاب ہو کر عراق میں داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ ہندوستانی مسلمانوں کے روپ میں بہت سے ''احمدی'' تھے۔۔۔۔۔اور مرزا بشیر

الدین محمود کا سالا میجر حبیب اللہ شاہ جو انگریزی فوج میں ایک ڈاکٹر تھا، بغداد فتح ہونے پر برطانوی گورنر مقرر کیا گیا[۱۰۵] علماء بغداد کے یہ فتاوے اسی ماحول میں جاری وشائع کیے گئے۔

بغداد کے جن چھ علماء نے یہ چار مختصر فتاوے جاری کیے، اُن کے نام اور مختصر تعارف حسب ذیل ہیں:

شیخ محمد مھدی کاظمی خالصی، شیخ حسن صدرالدین کاظمی، شیخ عبدالوہاب نائب، شیخ سید ابراہیم راوی رفاعی، شیخ سید یوسف عطا، شیخ محمد رشید۔

آخر الذکر تین علماء نے مشترکہ جواب وفتوی لکھا۔ ان میں سے اوّل الذکر دو علماء شیعہ مکتب فکر کے جبکہ دیگر چاروں بغداد کے اکابر اہل سنت وجماعت میں سے تھے۔

O شیخ محمد مھدی بن محمد حسین خالصی کاظمی (۱۲۷۶ھ-۱۳۴۳ھ/ ۱۸۶۰ء - ۱۹۲۵ء)

بغداد کے محلّہ کاظمیہ میں پیدا ہوئے، ایران کے شہر مشہد میں وفات پائی، وہیں قبر بنی۔ شیعہ مجتہد، شاعر، مناظر، برطانوی اِستعمار سے عراق کی آزادی میں حصہ لیا۔ ۲۶ جون ۱۹۲۳ء کو ملک سے نکالے گئے اور عدن پہنچے پھر حج وزیارت کے بعد ایران چلے گئے۔ عربی وفارسی میں متعدد تصنیفات میں "**الشريعة السمحاء**" شامل ہے۔[۱۰۶]

O شیخ حسن صدرالدین بن ہادی کاظمی (۱۲۷۲ھ-۱۳۵۴ھ/۱۸۵۶ء-۱۹۳۵ء)

بغداد کے محلّہ کاظمیہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور قبر بنی۔ شیعہ مرجع، ادیب وشاعر، بغداد، نجف اور سامراء میں تعلیم حاصل کی۔ ایک سو سے زائد تصانیف ہیں۔ ہندوستان کے شیعہ علماء سے روابط تھے۔[۱۰۷]

O شیخ عبدالوھاب بن عبدالقادر نائب عبیدی (۱۲۶۹ھ-۱۳۴۵ھ/ ۱۸۵۲ء- ۱۹۲۶ء)

بغداد میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور قبر بنی۔ علامۃ العراق، مدرس مدرسہ منورہ خاتون، شرعی عدالت میں نائب قاضی، دارالافتاء میں معتمد خاص۔ آپ کے اَحوال پر

مشہور شاگرد شیخ محمد صالح بن محمد اسعد عباسی سہروردی (وفات ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء) نے مستقل کتاب لکھی۔[۱۰۸]

O شیخ سید ابراھیم بن محمد راوی (۱۲۷۶ھ-۱۳۶۵ھ / ۱۸۶۰ء-۱۹۴۶ء)

عراق کے راوہ نامی شہر کے نواح میں پیدا ہوئے، بغداد میں وفات پائی اور وہیں حضرت معروف کرخی کے اِحاطۂ مزار میں قبر بنی۔ شافعی عالم، مدرس، شاعر، مفکر اسلام، عراق بھر میں صوفیہ کے سلسلہ رفاعیہ کے مرشد کبیر، بغداد و دمشق میں تعلیم حاصل کی۔ مدارس و دیگر رفاہی اداروں کے قیام میں خدمات ہیں۔ ہر نماز جمعہ کے بعد محفل ذکر منعقد کرتے جس میں لوگوں کی بڑی تعداد حاضر ہوتی۔ عثمانی حکومت استنبول نے خدمات کے اعتراف میں متعدد ایوارڈ پیش کیے۔ تیرہ سے زائد تصانیف میں ''**السیر والمساعی فی اوراد الرفاعی**''، ''**الاوراق البغدادیة فی الحوادث النجدیة**'' شامل ہیں۔ ردِّ قادیانیت میں زیر تذکرہ فتوی کے علاوہ مستقل کتاب ''**النصیحة فی دحض القادیانیین و من علی شاکلتهم من الملحدین**'' لکھی جو مطبوع ہے۔[۱۰۹]

O شیخ سید یوسف بن محمد نجیب عطا (۱۲۸۶ھ-۱۳۷۰ھ / ۱۸۶۹ء-۱۹۵۰ء)

بغداد میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور احاطۂ مزار حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی میں قبر بنی۔ عمر کے آخری ساٹھ برس ان کے مزار سے ملحق مسجد کے امام وخطیب رہے۔ نیز آپ کی تحریک پر شاہ عراق سید فیصل اوّل بن حسین بن علی ہاشمی (وفات ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء) نے عثمانی عہد طرز کا دارالافتاء جولائی ۱۹۳۲ء میں قائم کیا اور آپ مفتی اعظم عراق تعینات کیے گئے۔ اس منصب پر بھی وفات تک فائز رہے۔[۱۱۰]

O شیخ محمد رشید بن محمد صالح بن اسماعیل بن داوٗد نقشبندی

(۱۲۴۴ھ-۱۳۵۸ھ / ۱۸۲۹ء-۱۹۳۹ء)

بغداد میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبر بنی۔ حنفی عالم و مدرس، شاعر، رفاعی سلسلہ سے وابستہ، ۱۹۰۶ء میں مدرسہ الرواس میں استاذ ہوئے نیز دیگر مدارس سے وابستہ رہے۔ ۱۹۰۹ء میں قاضی نیز دارالافتاء کے معتمد بنائے گئے۔ عثمانی خلیفہ عبدالحمید دوم نے

ایوارڈ پیش کیا۔متعدد تصنیفات ہیں ۔[۱۱۱]

قادیانی مبشر دمشق میں

۱۹۲۴ء میں اس دَور کے قادیانی گروہ کے سر پرست مرزامحمود احمد نے یورپ جاتے ہوئے عرب ممالک شام، فلسطین اور مصر کا دَورہ کیا اور پھر ہندوستان واپس آنے کے بعد ۱۹۲۶ء کے لگ بھگ ایک مبلغ جلال الدین شمس جو ۱۹۲۴ء میں مولانا غلام محمد گھوٹوی (وفات ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) کی صدارت میں علماء اہل سنت سے مناظرہ میں ہزیمت اُٹھا چکے تھے[۱۱۲]، انہیں قادیانی اَفکار کی تبلیغ و اشاعت کے لیے شام کے دارالحکومت دمشق روانہ کیا۔لیکن جیسے ہی علماء شام کواُن کے عقائد اور سرگرمیوں کا علم ہوا تو قادیانیت کے تعاقب میں ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں کی۔

علماءِ دمشق کا اوّلین فتویٰ

ملک شام کے دارالحکومت دمشق کے علماء کی جانب سے اوّلین فتویٰ علماء شام کے سرتاج سید بدرالدین حسنی کی خاص توجہ سے سامنے آیا۔آپ خود تحریری فتوی بہت کم جاری کیا کرتے اور معمول تھا کہ سائل کو شرعی حکم زبانی بیان فرما دیتے اور اگر لکھنے کا تقاضا ہوتا تو یہ ذمہ داری کسی شاگرد کو سونپ دیتے۔شہر میں وارد جلال شمس قادیانی ہندی کی سرگرمیوں کی اطلاع جلد ہی آپ تک پہنچ گئی۔اگلی کارروائی آپ کے اہم شاگرد وسوانح نگار شیخ محمد صالح فرفور نے یوں بیان کی:-

ایک روز استاذ گرامی نے فرمایا: ’’قادیانی عقیدہ کا حامل ہر شخص کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘

اُستاذِ گرامی کی عادت تھی کہ کام کو جلد لیکن احتیاط کے جملہ تقاضوں کے ساتھ انجام دیا کرتے۔ چنانچہ یہ فرماتے ہوئے مجھے حکم دیا کہ تم ابھی شیخ محمد ہاشم الخطیب کے ہاں جاؤ اور قادیانی اَفکار کی تکفیر پر شرعی حکم قلم بند کر کے اس پر شہر کے مفتیان مذاہب اربعہ کے تائید ی دستخط حاصل کریں، اور یہ کام بلا تاخیر آج ہی مکمل کریں۔ چنانچہ میں وہیں سے شیخ محمد ہاشم کے ہاں پہنچا اور فتوی اِحاطۂ تحریر میں لا کر ہم لوگ آگے بڑھے اور سب سے پہلے مفتی حنابلہ شیخ محمد جمیل شطی کی خدمت میں پہنچے، جنہوں نے پڑھ کر سراہا اور دستخط سے مزین کیا۔ پھر ہم مفتی شافعیہ شیخ توفیق الغزی کے گھر حاضر ہوئے جو عزت واحترام اور شفقت سے پیش آئے اور دستخط ثبت کئے۔ اب ہم مفتی احناف شیخ محمد عطاء اللہ **الکُسم** کے ہاں پہنچے اور آمد کا مقصد بیان کیا۔ جس پر انہوں نے فتوی کے مندرجات ملاحظہ کر کے دستخط کر دیے۔ اس مہم کی بخوبی تکمیل کے بعد ہم لوگ شاداں وفرحاں واپس آپ کی خدمت میں پہنچے۔ استاذ گرامی شیخ سیّد بدرالدین حسنی نے فتوی کا متن اور اس پر مفتیان مذاہب اَربعہ کی تصدیقات ملاحظہ کیں تو حد درجہ مسرور وخوش ہوئے۔

قادیانی فرقہ کے غیر مسلم ہونے کے بیان پر اس فتوی کے اَجراء کی خبر آناً فاناً پورے دمشق میں پھیل گئی اور تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ شہر میں موجود قادیانی مبشر سے بعض افراد کی تلخ کلامی اور پھر ہاتھا پائی ہوئی جس پر وہ زخمی ہوا اور بالآخر دمشق سے فرار ہوتے ہی بنی۔[۱۱۳]

شیخ محمد ہاشم الخطیب کا مرتب کردہ یہ فتوی ”**برهان المبين في تائيد فتاوى المفتيين**“ نام سے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ تب عوام ان کے فاسد عقائد پر آگاہ اور پھر مشتعل ہوئے تا آنکہ ایک روز بات بحث ومناظرہ سے بڑھ کر مار پیٹ تک پہنچی اور جلال شمس زخمی ہو کر اسپتال جا پہنچا۔ اب حکومت نے حتمی قدم اُٹھایا۔ ان دنوں اُستاذ العلماء سیّد بدرالدین حسنی کے فرزند شیخ سیّد تاج الدین حسنی ملک کے وزیر اعظم اور خود بھی شہر کے اہم علماء میں سے تھے۔ ان کے حکم پر جلال شمس کو دمشق چھوڑنے کا کہا گیا۔

جلال شمس کے زخمی ہونے کا واقعہ ۲۲ دسمبر ۱۹۲۷ء کو پیش آیا۔ اور مرزائیوں کے

بقول اس پر حملہ کرنے والے افراد شیخ ہاشم الخطیب اور شیخ علی الدقر کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ جلال شمس علاج کے بعد ۱۷ مارچ ۱۹۲۸ء کو دمشق سے نکل گیا۔ لیکن اپنے باطل نظریات کا اثر دمشق کے الحصنی نامی گھرانہ پر چھوڑ گیا۔[۱۱۴]

علماء دمشق کی طرف سے جاری کردہ اس فتوی سے جو آٹھ علماء کسی حیثیت سے وابستہ رہے۔ یعنی شیخ سیّد بدرالدین حسنی، شیخ صالح فرفور، شیخ محمد ہاشم الخطیب، شیخ محمد جمیل شطی، شیخ توفیق الغزی، شیخ عطاءاللہ الکُسم، شیخ علی الدَقَر اور شیخ سیّد تاج الدین حسنی، ان سب کا مختصر تعارف یہ ہے:-

O شیخ سید محمد بدر الدین بن یوسف حسنی (۱۲۶۷ھ - ۱۳۵۴ھ / ۱۸۵۰ء-۱۹۳۵ء)

دمشق میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور باب صغیر قبرستان میں قبر بنی، بعد اَزاں احباب و شاگردوں نے مزار کے پہلو میں مسجد تعمیر کرائی۔ آپ کے والد مالکی عالم، مصنف اور قادری مرشد تھے۔ ان کے اس ذہین و فطین فرزند نے تقریباً سات برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا۔ سن بلوغت سے قبل ہی شرعی علوم سے متعلق بارہ ہزار کے قریب اشعار حفظ تھے۔ آگے چل کر محدث اعظم شام، مسند، مدرس، مجاہد، اُستاذ العلماء، مصنف، عارف باللہ، قائم اللیل، صائم الدّھر اور چودھویں صدی ہجری کے مجدد ہوئے۔ علماء دمشق سے اَخذ کرنے کے بعد تقریباً سات برس تک خلوت اختیار کر کے عبادت و مطالعہ میں مگن رہے۔ اور تقریباً پچیس برس کی عمر میں قاہرہ کا سفر کیا اور وہاں کے اکابر علماء سے اسلامی علوم میں روایت کی اجازت پائی۔ صحیحین کے متون مع اسانید حفظ تھے نیز تفسیر بیضاوی ازبر تھی۔ بلکہ آپ کے شاگردوں کے بقول کتب صحاح ستہ حفظ تھیں۔

ابھی داڑھی کے بال نمودار نہیں ہوئے تھے کہ درس کا سلسلہ شروع کیا۔ جو عمر بھر جاری رہا اور شاگردوں میں عمر میں آپ سے بڑے شامل تھے۔ آخر عمر تک عینک اور چلتے وقت سہارا کے لیے عصا کی ضرورت نہیں پڑی۔ فقراء و مساکین کے ہاں جا کر اُن کے اَحوال دریافت کرنا معمولات میں شامل تھا۔ یتیموں کے سر چوما کرتے اور جیل کا دَورہ

کر کے قیدیوں کو نصیحت کرتے۔مظلوم کو صبر کی تلقین اور مدد کرتے۔مجلس میں میرِ محفل بننے کی بجائے دروازہ کے قریب بیٹھنا پسند کرتے۔ہر چھوٹے بڑے سے دعا کے ملتجی ہوتے۔ تواضع کا یہ عالم تھا کہ اپنے ہاتھ کسی کو چومنے نہیں دیتے نیز استقبال و تعظیم میں دوسروں کو کھڑے ہونے سے منع کرتے اور کوئی ایسا کرتا تو غضب کا اظہار کرتے۔جبکہ علماء و فضلاء نیز اہل بیت کی تعظیم و تکریم میں خود اُٹھ کھڑے ہوتے۔اپنے تمام کام خود انجام دیتے۔ مصیبت و غم کے مراحل میں صبر کا عملی نمونہ تھے۔

شیخ بدرالدین حسنی کے وِرثہ میں مال و دولت کی کمی نہ تھی لیکن آرام وعیش کی زندگی کو پاس نہیں پھٹکنے دیا۔اعلیٰ عہدوں کی تمنا نہیں کی اور حکام وسلاطین کے ہاں نہیں گئے بلکہ وہ خود آپ کے دروازہ پر حاضر ہوتے۔ہدیہ قبول کرنے سے ہر ممکن گریز کرتے اور اگر کبھی ایسا کرنا پڑتا تو اس سے زائد واپس لوٹاتے۔مہمان کی خدمت میں کوئی کمی نہ رہنے دیتے۔ صدقہ خیرات خاموشی سے کرنے کے عادی تھے۔گھر والوں سے نرمی کا برتاؤ کرتے، مار پیٹ یا برا بھلا کہنے کی بجائے ہلکے غصہ یا مختصر الفاظ میں تنبیہ کرتے۔صلة الارحام،اور دوستوں نیز احباب کے حقوق کا خیال رکھتے۔کم خوراک کے عادی اور دعوت قبول کرنے سے گریزاں رہتے۔حکام کو نصیحت کرتے اور سلاطین وملوک کو خطوط کے ذریعے عدل و انصاف کی تلقین کرتے۔مسلمانانِ عالم کے مصائب سن کر آزردہ ہوتے۔دمشق کی تاریخی و مرکزی مسجد اُموی میں نیز گھر پر درس دیا کرتے۔درس و تدریس اور اَوراد و اَذکار بیک وقت جاری رکھنا آپ کی خرق عادت تھی۔

وَرَع کا یہ حال تھا کہ نماز کی امامت سے گریز کرتے اور اگر کوئی سائل فتوی طلب کرتا تو اسے اپنے کسی شاگرد کی طرف بھیج دیتے۔عبادت، درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کے ساتھ مجالس ذکر، محافل میلاد و نعت میں شریک ہوتے اور محفل میلاد میں قیام کا اہتمام کرتے۔

مشہور محدث و عارف باللہ صاحب کتاب ''**الرسالة المستطرفة**'' شیخ سید محمد بن جعفر کتانی مالکی مراکشی (وفات ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۷ء) قیام دمشق کے ایام میں ملاقات کے

لیے آپ کے گھر حاضر ہوتے تو وہاں پہنچنے سے قبل جوتے اُتار لیتے اور فرمایا کرتے، میں نے شیخ بدر جیسا عالم، حلیم وشفیق، خلیق ومؤدب دوسرا کوئی نہیں دیکھا۔ایک روز محدث کتانی نے شیخ بدرالدین حسنی اور اُن کے شاگردوں کو اپنے ہاں دعوت طعام دی۔اس موقع پر آپ وضو کے لیے گئے تو شیخ کتانی آپ کے جوتے اُٹھا کر گھر کے اندر لے گئے ۔اور حصول بر کت کے لیے ایک جوتا اپنے رُخساروں سے مَس کیا اور دوسرا جوتا اسی غرض سے اپنی بیوی کے سپرد کیا۔

تین براعظم پر پھیلی اسلامی خلافت عثمانیہ کے خاتمہ پر عوام نے آپ سے خلیفۃ المسلمین کی ذمہ داری سنبھالنے پر اِصرار کیا تو آپ نے تدریس کو ترجیح دیتے ہوئے معذرت پیش کی۔اور ۱۳۱۸ھ میں حج نیز زیارت روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو مسجد نبوی کے باب السلام پر پہنچ کر مؤدب کھڑے ہوگئے۔ ہیبت وجلال کے باعث حجرہ مبارک کو مَس تک نہیں کیا اور وہیں سے واپس پلٹ آئے۔ اس موقع پر مکہ مکرمہ کے مقامی نیز ہندوستان وغیرہ مما لک کے علماء نے آپ سے رِوایت کی اجازت پائی۔اور کہا گیا کہ مدینہ منورہ میں ایسا کوئی عالم وطالب علم نہ بچا جس نے آپ کی شاگردی اختیار کی یا اسلامی علوم میں روایت کی اجازت حاصل کی۔

چالیس سے زیادہ تصانیف میں اہم کتب اسلاف پر حواشی وشروح شامل ہیں۔جن میں صحیح بخاری، کتاب الشفاء قاضی عیاض، قصیدہ بردہ کی شروح اور تفسیر جلالین پر حاشیہ ہیں۔ان میں سے اکثر ضائع ہوگئیں اور بعض مقامی بازار میں لگی آگ پھیلنے سے جل گئیں۔

وفات سے چار ماہ قبل گھر کی سیڑھی سے گر پڑے تو چلنا پھرنا دوبھر ہوگیا۔تب نماز جمعہ کے لیے گھر سے نکلتے، البتہ درس کا سلسلہ وفات سے ایک روز قبل تک گھر پر قائم و جاری رکھا جبکہ اطباء ومعالج اسے موقوف کرنے کی درخواست کرتے رہے۔ جمعہ کی صبح نو بجے وفات پائی جس کی خبر اسی لمحہ دُور دراز تک پھیل گئی۔ساڑھے چار بجے مسجد اُموی میں نماز جنازہ ادا کی گئی پھر شدت اژدحام میں جنازہ کا جلوس شام سات بجے آخری آرام گاہ

تک پہنچا۔ رسم قل دمشق کے علاوہ حلب اور فرانس کے دارالحکومت پیرس کی مسجد میں منعقد ہوئی۔ اور چہلم کی تقریب دمشق یونیورسٹی کے میدان میں ہوئی جس میں وزیر اعظم شام کے نمائندہ وفد، دیگر سرکاری اداروں کے حکام واُن کے نمائندگان، شام ولبنان کی عیسائی برادری کے وفود، دمشق کے شیعہ رہنما شیخ محسن امین عاملی کے علاوہ مفتی اعظم مصر شیخ محمد بخیت مطیعی حنفی، محدث اعظم مراکش ومسند العصر سید محمد عبدالحیٔ کتانی مالکی اور اکابر علماء شام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔[۱۱۵]

O شیخ سید محمد صالح بن عبداللہ فرفور (۱۳۱۹ھ-۱۴۰۷ھ/۱۹۰۱ء-۱۹۸۶ء)

دمشق میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ عارف باللہ ومجاہد کبیر شیخ ارسلان کے اِحاطۂ مزار میں قبر بنی۔ حنفی عالم، مجاہد، ادیب وشاعر، مربی، عربی کے علاوہ ترکی اور فرنچ زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ بچپن میں والد نے وفات پائی، چنانچہ خاندان کی مالی ضروریات پوری کرنے کے لیے دکان کھولی اور ساتھ حصول علم جانب متوجہ رہے۔ اکابر علماء دمشق سے شرعی علوم کی تکمیل کی نیز حرمین شریفین اور جامعہ ازہر قاہرہ، بیروت کے علماء سے اجازات حاصل کیں جن میں مولانا محمد عبدالباقی لکھنوی مہاجر مدنی شامل ہیں۔ پھر دمشق کی تاریخی مسجد اُموی میں مدرس اور شہر کی مختلف مساجد میں امام وخطیب رہے۔ دمشق یونیورسٹی میں شریعت فیکلٹی (Faculty) کے قیام میں حصہ لیا اور ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۶ء میں جمعیت الفتح الاسلامی نام سے تنظیم کی بنیاد رکھی، جس کے تحت تعلیمی ادارہ "**معھد الفتح الاسلامی**" نہ صرف دمشق بلکہ اسلامی دنیا کی اہم درس گاہوں کی صف میں نمایاں ہوا، اور عرب وعجم کے متعدد ممالک کے طلبہ حصول علم کے لیے اُس کے دروازہ پر پہنچے۔ فقہ حنفی کی بنیاد پر ترتیب دیے گئے اس مدرسہ میں تیس سے زائد ممالک کے باشندوں نے تعلیم حاصل کی۔ شیخ صالح فرفور کی نثر ونظم میں بارہ سے زائد تصانیف میں فقہ حنفی کی مشہور کتاب **نور الایضاح** کی شرح کے علاوہ اُستاذ گرامی شیخ سید بدرالدین حسنی کے اَحوال پر **المحدث الاکبر وامام العصر، کما عرفته** شامل ہیں۔

شیخ صالح فرفور اسلامی تاریخ کے ان چیدہ وخوش نصیب افراد میں سے ایک ہیں۔

جنہیں چار پہلو سے اُمت مسلمہ کی خدمت ورہنمائی کی سعادت حاصل ہوئی۔ پہلی یہ کہ آپ کی تصانیف کو عالمی سطح پر مقبولیت ملی اور دیگرزبانوں میں تراجم ہوئے۔ دوسری آپ کے شاگرد اپنے دَور کے اکابر علماء میں شمار ہوئے۔ تیسری آپ کے فرزندان بھی دینی علوم سے آراستہ اوراسلامی دنیا کے اہم ونمایاں علماءاور مدرسین ومصنفین میں سے ہیں۔ چوتھی **معهد الفتح الاسلامی** کی شکل میں جو تعلیمی ادارہ قائم کیااس سے پوری اسلامی دنیا فیض یاب ہورہی ہے۔

شیخ صالح فرفور کی ایک تصنیف ’’**النسائیات، من الاحادیث النبویة الشریفة**‘‘ کا عربی متن ادارہ مظہر علم شاہدرہ، لاہور نے شائع کیا۔جبکہ تین تصانیف کا اُردو ترجمہ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری نے کیا جو لاہور سے بارہا شائع ہوئے۔

معهد الفتح الاسلامی دمشق میں تعلیم کے دوشعبے قائم ہیں اور دونوں خودمختار بنیاد پر کام کررہے ہیں۔ ایک شعبہ اعلیٰ تعلیم کے لئے مختص اور آپ کے فرزند ڈاکٹر سید حسام الدین فرفور حنفی (پیدائش ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء) اس کے پرنسپل ہیں۔ دوسرا شعبہ ثانوی درجہ تک کی تعلیم کا ہے۔جس کے پرنسپل شیخ صالح فرفور کے شاگردِ خاص اور دمشق شہر کے مفتی اعظم ڈاکٹر عبدالفتاح البِـزم (پیدائش ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) ہیں۔ پاکستان کے جن علماء نے **معهدالفتح الاسلامی** دمشق میں تعلیم پائی، اُن میں سے کچھ نام یہ ہیں:

کراچی سے ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمنی مقیم ابوظبی (پیدائش ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء)، مولانا عامر اخلاق صدیقی، مولانا محمد عرفان گجراتی، مولانا احمد رضا شامی شیخ الحدیث جامعہ فیضان مدینہ دعوت اسلامی، مولانا محمد فرقان، مولانا سید رحمت اللہ، مولانا محمد نذیر جان نیز حیدرآباد کے مولانا محمد فرقان خان سندھی۔

پنجاب سے مولانا عبدالشکور، مصنف ومترجم مولانا محمد سجاد حسین ہزاروی (پیدائش ۱۴۰۰ھ/۱۹۷۹ء)۔

اور برطانیہ میں مقیم ڈاکٹر شیخ محمد منور عتیق (پیدائش ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء)، صاحب کتاب **القواعد المشجرة فی فن القراء ات**، شیخ اعجاز شامی (پیدائش

۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء)، شیخ تنویر اور اُن کے بھائی شیخ محمد شہزاد، شیخ محمد اسلم گھمکولوی اور اُن کے بھائی شیخ قمر گھمکولوی نیز مولانا قاری محمد عبدالحئی ڈیروی (پیدائش ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء)۔

علاوہ ازیں آپ کے فرزند ڈاکٹر سید شہاب الدین احمد فرفور منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور میں دو برس کے قریب اُستاذ رہے اور اُصول فقہ، عربی ادب اور ایم فِل کے طلبہ کو پڑھاتے رہے۔ جس دوران جامعہ منہاج القرآن کے دیگر اساتذہ بھی آپ کے حلقہ درس میں شامل ہوا کرتے۔ نیز جامعہ کے ایک اُستاذ پروفیسر محمد الیاس اعظمی قصوری نے خانقاہ خواجہ غلام محی الدین نقشبندی قصوری کے سجادہ نشین صاحبزادہ سید علی احمد شاہ صابر قصوری کے اَحوال پر کتاب لکھی، جس پر ڈاکٹر شہاب الدین فرفور کی منظوم عربی تقریظ مطبوع ہے۔

معھد الفتح الاسلامی دمشق کے جو اساتذہ پاک و ہند تشریف لائے۔ ان میں ڈاکٹر عبدالفتاح البـــــزم ہیں، آپ نے بریلی ہندوستان کا سفر کیا، جہاں اہل سنت کی تقریبات میں شرکت کی۔ نیز کراچی میں اہل سنت کے اداروں میں آئے اور اپریل ۲۰۰۵ء میں دوسرے اُستاذ شیخ محمد عدنان بن یاسین درویش کے ہمراہ لاہور تشریف لائے جہاں جامعہ نعیمیہ شاہو گڑھی، جامعہ نظامیہ رضویہ، جامعہ اسلامیہ ٹھوکر نیاز بیگ، جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ اور دیگر علمی اداروں میں گئے۔ مزید برآں ایک اور استاذ ڈاکٹر خضر شــحــرور کراچی آئے جہاں دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر کی تقریب میں شرکت کی۔ اور ڈاکٹر احمد سامر بن انور القبانی ازہری بھی پاکستان آئے جو بعد ازاں محکمہ اوقاف دمشق کے مدیر ہوئے۔[۱۱۶]

O شیخ سید محمد ہاشم بن رشید حسنی قادری شافعی نقشبندی (۱۳۰۴ھ- ۱۳۷۸ھ/ ۱۸۹۰ء- ۱۹۵۸ء) دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ عربی، ترکی، فارسی اور فرنچ زبانوں پر عبور حاصل کیا تھا۔ شہر کی مختلف بڑی مساجد اور مدارس میں خطیب و مدرس رہے، نعت گو شاعر نیز خانقاہ سلیمانیہ سے وابستہ تھے۔ فرانسیسی استعمار کے خلاف آواز بلند

کرنے والے علماء میں سے تھے۔ ملک کی متعدد اسلامی و علمی تنظیموں کے قیام میں بھرپور حصہ لیا، جن میں **جمعیة الغراء، جمعیة العلماء** اور **رابطة العلماء** اہم نام ہیں۔ علاوہ ازیں دمشق سے اہل سنت و جماعت کے عقائد و معمولات کی توضیح و دفاع کے لیے ۱۹۱۰ء میں جاری کیے گئے، ماہنامہ **الحقائق** کے بانی رکن تھے۔ آٹھ تصنیفات ہیں۔[۱۱۷]

O **شیخ محمد جمیل بن عمر شطی** (۱۳۰۰ھ-۱۳۷۸ھ/۱۸۸۲ء-۱۹۵۹ء) دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ میں **شیخ محمد بن یلّس** تلمسانی اور پھر اُن کے فرزند سے اَخذ کیا۔ شیخ شطی دمشق میں مختلف مناصب رفیعہ پر تعینات رہے، بالآخر مفتی حنابلہ مقرر کیے گئے، نیز شہر کی سب سے بڑی اور تاریخی مسجد جامع اُموی میں حنابلہ کے امام بنائے گئے۔ آپ فقہ حنبلی، علم فرائض اور عربی لغت کے ماہر نیز مؤرخ و شاعر تھے۔ بارہ سے زائد تصنیفات ہیں۔[۱۱۸]

O **شیخ توفیق بن عبدالرحمٰن غزی** (وفات ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۳ء) دمشق کے باشندہ، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔ مختلف شہروں میں قاضی پھر ملک کے مفتی شافعیہ رہے۔ ہندوستان کا دَورہ کیا۔[۱۱۹]

O **شیخ محمد عطاء اللہ بن ابراھیم الکُسم** (۱۲۶۰ھ-۱۳۵۷ھ/۱۸۴۴ء-۱۹۳۸ء)

دمشق میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی، قبرستان باب صغیر میں قبر بنی۔ حافظ، فقیہ حنفی، مسند، کلمہ حق کہنے میں جرّی۔ شہر کی مساجد و مدارس نیز گھروں میں درس دیا کرتے۔ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضر ہونا معمولات میں شامل تھا۔ ۱۹۱۸ء سے وفات تک ملک کے مفتی اعظم تعینات رہے۔ آپ کے شاگردوں میں سے متعدد ملک کے جید علماء میں سے ہوئے۔ چار سے زائد تصنیفات میں "**الدرر المنثورة فی الاوراد المأثورة**"، اور "**الاقوال المرضية فی الرد علی الوهابية**" ۱۹۰۱ء میں یکجا مصر سے چھپیں جن کے عکس انٹرنیٹ میں ہیں۔

آپ کے بڑے فرزند محمد بدیع **الکُسم** (وفات ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء) اپنے دَور کے دمشق کے فلسفی ومفکر تھے۔ جبکہ چھوٹے بیٹا عبدالرؤوف **الکُسم** ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۷ء ملک کے وزیرِاعظم رہے۔ اور نواسہ شیخ عبدالرزاق بن محمد حسن حلبی دمشقی (وفات ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء) اپنے دَور کی عرب دنیا میں صف اوّل کے فقیہ حنفی ومدرس تھے۔ [۱۲۰]

O شیخ محمد علی بن عبدالغنی الدقر (۱۲۹۴ھ تقریباً-۱۳۶۲ھ/۱۸۷۷ء-۱۹۴۳ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبرستان باب صغیر میں قبر بنی۔ شافعی عالم، مدرس، صوفیہ کے سلسلہ تجانیہ کے مرشد وداعی، حق بات کہنے میں جری۔ فرانسیسی اِستعمار کے دنوں میں اپنے اُستاذ شیخ سیّد بدرالدین حسنی کی معیت میں شہر کے اردگرد علاقوں تک تبلیغی اَسفار کیے اور لوگوں کو جہاد کی تحریک وترغیب دلائی۔ ۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۴ء میں شہر کے زعماء وتجار کی معاونت سے ''**جمعية الغرّا**'' کی بنیاد رکھی۔ جس کے تحت متعدد مدارس قائم کئے نیز طلبہ کے طعام وقیام اور دیگر ضروریات کا اہتمام کیا۔ [۱۲۱]

O علامہ سید محمد تاج الدین بن محمد بدرالدین حسنی (۱۳۰۷ھ-۱۳۶۲ھ/ ۱۸۹۰ء-۱۹۴۳ء) جن کے حکم سے جلال شمس کو دمشق چھوڑنا پڑا۔ آپ دوبار وزیرِاعظم شام اور وفات تک ملک کے صدر رہے۔ نیز عالم ابن عالم جلیل تھے اور علوم مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر مولانا احمد رضا خان بریلوی کی مشہور عربی تصنیف ''**الدولة المكية بالمادة الغيبية**''، پر تقریظ لکھی۔ [۱۲۲]

مفتی اعظم شام

گزشتہ سطور میں آچکا کہ جلال شمس دمشق سے تو نکال دیا گیا لیکن ''**الحصنی**'' گھرانہ کے افراد کو ایمان کی دولت سے محروم کر گیا۔ اس کے جانے کے بعد منیر **الحصنی** کو پیشوا کی حیثیت دی گئی۔ لیکن عوامی وسرکاری ردِّعمل کے نتیجہ میں یہ زیرزمین چلے گئے۔

وقت تقریباً تین دہائیاں آگے بڑھ گیا تب اُن کی سرگرمیوں کی اطلاعات عام ہوئیں۔ چنانچہ ان پر پھر سے قدغن لگانے کے لیے بعض علماء دمشق نے عدالت میں متعدد درخواستیں دائر کیں۔ جن میں اس جماعت کے عقائد کے بطلان اور اس کی مفسدانہ سرگرمیوں کی طرف توجہ دلائی گئی۔ یہ معاملہ عدالت میں تھا کہ اسی دوران وزارت داخلہ کی تحریک وخواہش پر شامی کابینہ کے صدر نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو مفتی اعظم شام کے نام ایک خط اِرسال کیا جس میں قادیانی گروہ کے متعلق رائے طلب کی۔

ان دنوں شیخ ابوالیسر عابدین حنفی ،حکومت کی طرف سے ملک کے مفتی اعظم کے منصب پر تعینات تھے۔ انہوں نے ۲۱ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو پہلے تو قادیانی گروہ کے بارے میں فتوی جاری کیا۔ پھراسی روز کابینہ کے صدر کے خط کا جواب قلمبند کرایا۔ جو اس فتوی اور عدالتی دستاویزات کے ساتھ منسلک کر کے انہیں بھجوائے۔

کابینہ کے صدر کے نام مفتی اعظم کے خط میں بتایا گیا کہ کچھ عرصہ قبل ہم نے اس معاملہ پر مراسلت کے ذریعے زیریں عدالت سے ضروری معلومات و دستاویزات طلب کیں ،جن کی روشنی میں ۲۸ اگست ۱۹۵۶ء کو ایک مراسلہ وزارت داخلہ کو روانہ کیا جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ چونکہ قادیانی فرقہ دین اسلامی کے خلاف شعائر سرانجام دیتا ہے۔ اس لیے قبل اس کے کہ معاملہ ہاتھ سے نکل جائے ،اس فرقہ کی سرگرمیوں پر بھی پابندی عائد کی جائے اوران کے تمام مراکز کو محکمہ اوقاف کے سپرد کیا جائے۔ لہذا اب ہم اس عریضہ کے ساتھ قادیانیوں کے متعلق اپنا شرعی فتوٰی ارسال کر رہے ہیں۔ اور ہمیں توقع ہے کہ یہ عریضہ متعلقہ بااختیار اداروں تک پہنچا کر اس بارے میں ضروری قانون کا نفاذ عمل میں لایا جائے گا نیز ہمیں اس کارروائی کے نتیجے سے آگاہ کیا جائے گا۔

مفتی اعظم شیخ ابوالیسر عابدین کے اس فتوی اور کابینہ صدر کے نام لکھے گئے خط کے بعد حکومت شام نے انسپکٹر جنرل پولیس کو بذریعہ تار اپنے فیصلہ سے مطلع کیا، جس کی بنا پر انسپکٹر جنرل محمد الجراع نے ۲۷ مارچ ۱۹۵۸ء کو ایک نوٹیفکیشن جاری کیا، جس میں کہا گیا کہ

فرقہ احمدیہ قادیانیہ کی سرگرمیوں پر قدغن لگائی جائے۔ان کے مراکز اور دفاتر پر چھاپے مار کران کی تمام اِملاک قبضہ میں کر لی جائیں اور انہیں اوقاف اسلامیہ کے محکموں کی تحویل میں دے دیا جائے اور ان کے قبضہ سے جو ایسے کاغذات برآمد ہوں جو فتوی شرعی کے صدور اور ہمارے اعلامیہ کے اُجراء کے بعد کی سرگرمیوں کی نشان دہی کرتے ہوں وہ ہم تک پہنچائے جائیں۔

پولیس کی کارروائی سے قبل وزارت داخلہ کے اَحکام کے تحت محکمہ اوقاف نے کارروائی کی اور دمشق کے محلّہ شاغور کی گلی العزاز میں واقع قادیانی مرکز بند کر دیا جس کا انچارج ایک قادیانی مبلغ منیر الحصنی تھا۔

اس پابندی کے بعد مفتی اعظم شام نے ذرائع ابلاغ کو ایک بیان جاری کیا جس میں اس کارروائی پر اطمینان کا اظہار کیا۔

دمشق میں قادیانی افراد کے خلاف اُٹھائے گئے ان اَقدامات کی خبر وہاں کے اخبار ''النصر'' کے شمارہ نمبر ۳۹۲۸ مطابق ۴ رمضان ۱۳۷۷ھ / ۲۴ مارچ ۱۹۵۸ء نیز ''الانشاء'' شمارہ نمبر ۵۰۱۱ مطابق ۱۳ جون ۱۹۵۸ء وغیرہ میں چھپی۔جن سے اَخذ کر کے یہ پاکستانی اخبارات میں آئی۔روزنامہ ''کوہستان'' لاہور میں یہ ۱۶ اگست کو چھپی۔وہیں سے لے کر لاہور کے دو مذہبی جرائد ''جمعیت'' اور ''سواد اعظم'' نے نمایاں طور پر شائع کی جو پیش نظر ہیں۔مولانا حکیم سید غلام معین الدین نعیمی کا کا خیل، ہفتہ وار جمعیت (سال اجراء اپریل ۱۹۵۷ء) کے مدیر اور مفتی اعجاز رضوی، مولانا قاضی عبدالنبی کوکب، مولانا محمد بخش مسلم اس کے معاون مدیران جبکہ مولانا حکیم سید خلیل احمد قادری اعزازی مدیر تھے۔یہ اخبار جمعیت علماء پاکستان کا ترجمان تھا اور ہر شمارے کی پیشانی پر یہ عبارت درج ہوتی:-

''اہل سنت و جماعت کی واحد نمائندہ تنظیم مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان کا اصلاحی وثقافتی ترجمان''

۲۲ اگست ۱۹۵۸ء کے جمعیت میں یہ خبر حسب ذیل عنوان کے تحت قارئین کی نذر کی گئی:-

''قادیانیوں کو شام میں غیر قانونی جماعت قرار دے دیا گیا۔مفتی اعظم جمہوریہ شام شیخ ابوالیسر عابدین کا فتوی،ضروری کارروائی کے لیے گورنمنٹ شام کو چٹھی ۔الحمدللہ تعالیٰ۔''

مولانا حکیم سید غلام معین الدین نعیمی اسی دوران اخبار جمعیت سے الگ ہوئے اور ہفت روزہ ''سواد اعظم'' جاری کیا جس کا پہلا شمارہ ۵ ستمبر ۱۹۵۸ء کو سامنے آیا۔اب مولانا نعیمی نے کوہستان سے اَخذ کردہ یہ اہم خبر پھر سے سواد اعظم کے پہلے شمارہ میں آخری صفحہ پر نمایاں انداز میں مندرجہ ذیل عنوان سے شامل اشاعت کی:-

''مفتی اعظم شام نے قادیانیوں پر کفر و اِرتداد کا فتوی دے دیا،حکومت شام نے قادیانی دفاتر سر بمہر کر کے املاک ضبط کر لیے،حکومت جمہوریہ اسلامیہ پاکستان اس سے سبق حاصل کرے۔''

مولانا نعیمی نے اس خبر کے آغاز میں یہ تعارفی الفاظ بھی لکھے:-

''اس خبر سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ ۱۹۵۳ء کے اضطرابات پنجاب کے وقت جو برسر اقتدار طبقہ نے بے محابا گولیوں کا نشانہ عام مسلمانوں کو بناتے ہوئے یہ دلیل دی تھی کہ ہم قادیانیوں کو غیر مسلم کس طرح کہہ سکتے ہیں، بین الاقوامی حالات اس کے جواز کے حق میں نہیں ہیں۔لیکن اب ایک چھوٹی سی مسلم ریاست شام نے علی الاعلان فتوی دے کر پاکستان جو اسلامیہ جمہوریہ ہے کے لیے سبق دے دیا ہے۔چونکہ قادیانی مسئلہ شام سے بڑھ کر پاکستان کے لیے اہم ہے اس لیے کہ اس کا مرکز پاکستان میں ہے۔کاش اسلامیہ جمہوریہ پاکستان اس واقعہ سے درس لے کر اس فرنگی جرثومہ کی پرورش سے باز آ کر ملت اسلامیہ پاکستان کے زخموں کو مندمل کر سکے اور ان کا شمار مرتدوں کا سا کر کے قرار واقعی کارروائی کرے۔''

سواد اعظم میں درج یہ مکمل تحریر اب محقق علامہ محمد ثاقب رضا قادری کی تالیف ''سید غلام معین الدین نعیمی-حیات وخدمات'' میں منقول ہے۔[۱۲۳]

مفتی اعظم شام شیخ ابوالیسر ابن عابدین جن کے فتوی کی بنیاد پر حکومت نے مذکورہ بالا اَقدامات اٹھائے۔آپ صاحب کتاب **رد المحتار** عرف فتاوی شامی کے مصنف علامہ سید محمد امین بن عمر ابن عابدین حنفی (وفات ۱۲۵۲ھ/۱۸۳۶ء) کے بھائی کی نسل میں سے ہیں۔شیخ سید محمد ابوالیسر بن محمد ابی الخیر ابن عابدین حسینی (۱۳۰۷ھ-۱۴۰۱ھ/۱۸۸۹ء-۱۹۸۱ء) دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔فقیہ حنفی، مسند، مدرس، صوفیہ کے سلاسل نقشبندی مجددی نیز خلوتی سے وابستہ، حکیم، اور فرانسیسی استعمار سے تحریک آزادی کے مجاہد۔مادری زبان عربی کے علاوہ ترکی، فارسی اور فرنچ زبانیں جانتے تھے۔بیالیس سال تک ملک کے ''مفتی اعظم'' کے سرکاری منصب پر فائز رہے۔بکثرت تصانیف ہیں۔[۱۲۴]

علماءشام کی مزید کارروائی

دمشق سے جلال شمس کے اخراج کے بعد بھی علماءشام نے قادیانی افکار کا تعاقب جاری رکھا۔قبل ازیں شیخ سید محمد عارف منیر نے''**رسالة فی الرد علی غلام احمد قادیانی الهندی**'' لکھا۔شیخ سید محمد عارف بن احمد منیر حسینی (۱۲۶۴ھ-۱۳۴۲ھ/۱۸۴۸ء-۱۹۲۳ء) دمشق کی قدیم ترین و مرکزی مسجد جامع اموی میں شوافع کے امام نیز قاضی عیاض اندلسی مالکی کی کتاب الشفاء کے مدرس تھے۔آپ فقیہ اور ادیب وشاعر تھے، معجزۂ معراج جسمانی و جہاد وغیرہ موضوعات پر بیس سے زائد تصنیفات ہیں۔جب کہ حرمین شریفین حاضر ہوئے تو شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی مہاجر مدنی (وفات ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء) و مفتی شافعیہ سید احمد بن زینی دحلان مکی (وفات ۱۳۰۴ء/۱۸۸۶ء) سے اسناد اجازت حاصل کیں۔اور ۱۳۲۵ھ میں دارالخلافہ استنبول گئے تو عثمانی خلیفہ سلطان عبدالمجید دوم نے ایوارڈ پیش کیا۔[۱۲۵]

ادھر مشرقی شام کے شہر دیرالزور کے اہم عالم شیخ حسین محمد رئیس بن رمضان خالدی نے

''**الحقائق الاحمدیة**'' نامی مرزائی کتاب کے جواب میں''**سھام النضال فی رد الضلال**'' قلم بند کی، جو۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء میں ملک کے سب سے بڑے شہر حلب سے شائع کی۔ بعدازاں مرزا بشیر احمد کی''**دعوة الاحمدیة و غرضھا**'' کے رد میں''**النضال الشفویة فی الرد علی القادیانیة**'' لکھی، جو۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء میں دمشق سے چھپی۔ شیخ حسین محمد رئیس بن رمضان خالدی (۱۳۰۵ھ-۱۳۷۹ھ/ ۱۸۸۷ء-۱۹۵۹ء) شہر دیرالزور کے نزدیک مقام میادین میں پیدا ہوئے اور دیرالزور میں وفات پائی۔ محمد رئیس اصل نام جب کہ حسین کے قلمی نام سے جانے گئے۔ علاقہ کے اہم عالم، ادیب و شاعر، مدرس، نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ میں مجاز، پانچ سے زائد تصنیفات ہیں[۱۲۶] آپ آج کی عرب دنیا کے مشہور اہل سنت عالم و مصنف، دیرالزور کے باشندے ڈاکٹر شیخ خلیل بن ابراہیم ملا خاطر شافعی ازہری (پیدائش ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) مقیم مدینہ منورہ کے اہم استاذ تھے۔

شیخ محمد جمیل شطی حنبلی مسلم دمشقی نے کتاب''**السیف الربانی فی عنق جلال شمس القادیانی**''۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں تصنیف کی، جو اسی برس دمشق سے شائع کی گئی۔

اور شیخ محمد ابوذر نظامی ایوبی نے''**فصل الخصام فی الرد علی کشف اللثام**'' جب کہ شیخ طاہر بن خالد اتاسی نے''**سواطع الحق المبین فی الرد علی من انکر سیدنا محمداً خاتم النبیین**'' تصنیف کیں، جو۱۹۳۱ء میں ہی شام کے شہر حمص سے شائع ہوئیں۔ ادھر قاہرہ مصر میں علامہ سید محمد رشید رضا نے بھی شام و فلسطین میں قادیانی مبلغین کی موجودگی پر ایک مفصل مضمون بعنوان''**مسیح الهند القادیانی الدجال و دعاة مسیحیته فی سوریة**'' قلم بند کیا، جو **المنار** ۱۹۳۰ء، ۱۹۳۱ء کے چار شماروں میں شائع ہوا۔

مولانا محمد ابوذر نظامی (وفات ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۴۷ء) دہلی ہندوستان کے غیر مقلد عالم اور حمص شام کی مسجد دالاتی میں صدر مدرس تھے۔[۱۲۷]

جب کہ شیخ طاہر بن خالد اتاسی (۱۲۷۶ھ-۱۳۵۹ھ/۱۸۶۰ء-۱۹۴۰ء) حمص شہر میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ آپ شام و فلسطین اور عراق کے متعدد شہروں میں قاضی تعینات رہے، تا آں کہ والد کی وفات پر ان کی جگہ مفتیٔ اعظم حمص بنائے گئے۔ والد کی تصنیف ''مجلة الاحكام العدلية'' کو مکمل کیا، جو کئی ضخیم جلدوں میں ہے۔[۱۲۸]

آئندہ ایام میں ملک شام کے جو علماء قادیانیت کے تعاقب میں فعال رہے، ان میں حلب شہر کے قاضی، شیخ ابراہیم بن عبدالسلام ترمانینی (۱۳۰۵ھ-۱۳۷۴ھ/۱۸۸۲ء-۱۹۵۴ء) کا نام اہم ہے، جنہوں نے آخر عمر میں قادیانیت پر فقہی، تاریخی و مذہبی پہلو سے متعدد دقیق مضامین لکھے، جو مختلف رسائل میں شائع ہوئے۔[۱۲۹]

قادیانی مرکز فلسطین (اسرائیل)

گزشتہ صفحات پر آچکا کہ جلال شمس مرزائی مارچ ۱۹۲۸ء کو دمشق سے نکالا گیا تو فلسطین کی راہ لی۔ ملک شام ان دنوں فرانسیسی اور خطہ فلسطین برطانوی استعمار کے نرغے میں تھے۔ اور فرانس و برطانیہ کے باہم تعلقات خوش گوار نہیں تھے۔ جلال شمس حَیفا شہر پہنچے اور ریلوے سٹیشن کے قریب گھر کرایہ پر لے کر ٹھکانہ بنایا۔ تبھی اخباروں نے لکھنا شروع کیا کہ حَیفا میں ایک مبلغ آئے ہیں اور ایسے عقائد کی طرف بلاتے ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے[۱۳۰] چنانچہ اسے مقامی تنظیموں اور علماء نے آڑے ہاتھوں لیا۔ ان میں المجلس الاسلامی الاعلیٰ اور جمعية الاسلامية نیز اخوان المسلمون کی ذیلی تنظیم جمعية الشبان المسلمين کے مبلغین اور شیخ عزالدین قسام شہید نیز شیخ محمد کامل القصاب کے نام اہم ہیں۔ یہ دونوں علماء شام کے باشندے تھے اور فرانس کے خلاف جہادی سرگرمیوں کے نتیجہ میں وطن سے ادھر نکل آئے تھے۔

O شیخ محمد عزالدین بن عبدالقادر القسام (۱۳۰۰ھ-۱۳۵۴ھ/۱۸۸۳ء-۱۹۳۵ء)

شام کے ساحلی شہر لاذقیہ سے پچیس کلومیٹر فاصلہ پر قصبہ جَبلہ میں پیدا ہوئے۔ان کے والد اور دادا صوفیہ کے سلسلہ قادریہ کے مرشد تھے۔شیخ عزالدین نے جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم مکمل کی اور وطن واپس آکر تدریس وخطابت کا شغل اپنایا تاآنکہ ۱۹۱۸ء میں پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر شام کے ساحل پر فرانس قابض ہوگیا تو اپنے شاگردوں اور مریدین کے ہمراہ جہاد کا علَم بلند کیا حتیٰ کہ وطن چھوڑ کر دمشق آنا پڑا اور ۱۹۲۰ء میں دمشق سے نکل کر حیفا فلسطین کو مستقر بنایا، جہاں مدرس، مسجد استقلال کے امام وخطیب، نکاح خواں اور پھر **جمعية الشبان المسلمين** کے صدر رہوئے۔اور عوام کو برطانوی استعمار کے خلاف جہاد کی تحریک وترغیب دی پھر آپ کی قیادت میں متعدد خونی معرکے برپا ہوئے حتیٰ کہ ایک معرکہ میں شہادت پائی اور حَیفا سے پانچ کلومیٹر پر گاؤں "**بلو الشیخ**" میں قبر بنی۔

۱۹۴۸ء میں اس خطہ پر اسرائیلی مصنوعی ریاست قائم کردی گئی اور مقامی مسلم آبادی ترک وطن پر مجبور ہوئی۔تب بلد الشیخ کو ہموار کرکے یہاں یہودی بستی تعمیر کرکے اسے تل حنان نام دیا گیا۔شیخ عزالدین قسام شہید کی قبر پختہ اور اس کے گرد تین فٹ اونچی چار دیواری ہے جس پر سفیدی کی گئی ھے اور قبر پر نصب کتبہ پر پانچ عربی اشعار درج ہیں جو شیخ قسام کی مدح میں موزوں کیے گئے اور ایک مصرعہ سے ہجری سال وفات اخراج کیا گیا۔یہ سادہ سی قبر آج پچاسی برس بعد بھی اسرائیل کے دل میں کانٹے کی طرح معلق ہے۔اور اس کا نام ونشان مٹانے کی یہودی کوشش آئے دن جاری رہتی ہے۔اس کی تازہ ترین کارروائی مئی ۲۰۱۶ء میں ہوئی جب ایک سرنگ کے ذریعے ان کے جسد خاکی تک پہنچنے کی کوشش کی گئی نیز وہاں مدفون دیگر شہداء کی قبور کو نشانہ بنایا گیا۔اس پر محکمہ اوقاف حَیفا کے ذمہ داران اور دیگر رہنما ذرائع ابلاغ کے کیمروں کے ساتھ قبرستان جا پہنچے اور اسرائیل کی اس مذموم حرکت سے دنیا کو آگاہ کیا جس کی وڈیو کلپ "**اكتشاف سرداب يصل الى قبر الشهيد عزالدين القسام فی مقبرة القسام فی حيفا**" عنوان سے یوٹیوب میں ہے۔شیخ قسام کی شہادت سے جہاد فلسطین کو جو مہمیز ملی اس کی حدت تاحال برقرار ہے چنانچہ آزادی فلسطین کے لئے مسلح جدوجہد پر یقین رکھنے والی تنظیم حماس (قیام

۱۹۸۷ء) کے عسکری شعبہ کا نام وسط ۱۹۹۱ء میں بدل کر ''**کتائب عز الدین القسام**'' رکھا گیا جو آج بھی تمام تر رکاوٹوں اور سازشوں کے باوجود اپنی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شیخ عزالدین شہید کے احوال پر متعدد کتب لکھی گئیں نیز جامعات میں کام ہوا اور ۱۹۸۱ء میں شام و فلسطین کے فنکاروں کا تیار کردہ ڈرامہ قطری ٹیلی ویژن چینل نے پیش کیا۔[۱۳۱]

جلال شمس مرزائی کے حیفا وارد ہونے کے کچھ ہی عرصہ بعد شیخ عزالدین قسام نے ان کے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ چنانچہ ان کے فتویٰ اور پھر شہادت کا ایک مرزائی مؤرخ نے اپنے انداز میں یوں ذکر کیا:-

> ''ان دنوں وہاں پر ایک مولوی نے جوش میں آکر یہ اعلان کیا کہ احمدی کافر ہیں اور ان کا قتل جائز ہے۔ یہ مولوی بعد میں انگریزوں کے خلاف بغاوت میں شریک اور اسی میں مارا گیا۔'' [۱۳۲]

شیخ عزالدین قسام کے ایک شاگرد حَیفا کے شیخ سید محمد نمر الخطیب (وفات ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء) نے اکانوے سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ وہ اُستاذ کی جہادی سرگرمیوں اور پھر جنازہ و تدفین کی مراسم میں شامل تھے۔ مسئلہ فلسطین پر اوّلیں کتاب ''**من اثر النکبة**'' مطبوعہ ۱۹۵۱ء دمشق، شیخ نمر الخطیب نے لکھی۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری اور دیگر علماء پاکستان کی شیخ نمر الخطیب سے ملاقات و اسلامی علوم میں روایت کی اجازت تھی۔

O حَیفا میں جلال شمس کا شیخ کامل القصاب سے مناظرہ ہوا جس کا ذکر خود مرزائی مؤرخ کے ہاں ان الفاظ میں ہے:-

''جلال الدین شمس صاحب کا حیفا میں پہلا مناظرہ شیخ کامل قصاب کے ساتھ ہوا جس میں لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ شیخ شام سے بھاگ کر آیا تھا اور فرانسیسی قابضوں کے خلاف جدوجہد میں مصروف تھا۔۔۔۔ یہ مباحثہ دو دن جاری رہا۔'' [۱۳۳]

O شیخ محمد کامل بن احمد القصاب (۱۲۹۰ھ تقریباً-۱۳۷۳ھ/۱۸۷۳ء-۱۹۵۴ء)
دمشق میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور باب صغیر قبرستان میں قبر بنی۔ عالم ومجاہد ، مدرس، تاجر، عرب قوم پرست رہنما، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔ وہاں شیخ رشید رضا کے مذہبی اَفکار سے متاثر ہوئے۔ جمعیت علماء شام کے صدر رہے۔ نیز مدرسہ کاملیہ دمشق کے بانی و مدیر تھے۔ خلافت عثمانیہ استنبول کے خاتمہ کے لئے سرگرم عرب قوم پرست قیادت میں سے ایک تھے جس پر قید کئے گئے اور چالیس روز بعد رھائی ملی۔ جب مملکت ہاشمیہ حجاز وجود میں آئی تو وھاں پذیرائی ملی اور محکمہ تعلیم میں منصب سونپا گیا۔ ادھر عثمانی عدالت دمشق نے غیر موجودگی میں سزائے موت سنائی۔ اور جب شام پر فرانس نے تسلط جمالیا تو یہی سزا استعمار نے بھی سنائی۔ تب فرار ہوکر حیفا فلسطین پہنچے اور وہاں مدرسہ قائم کر کے تدریس وخطابت جاری رکھی۔ ۱۹۲۲ء میں یمن گئے اور امام یمن یحییٰ بن محمد حمید الدین حسنی زیدی (وفات ۱۳٦۷ھ/۱۹۴۸ء) سے ملاقات کی اور عرب اتحاد کی دعوت دی۔ ۱۹۲۵ء میں مملکت سعودی عرب کے بانی شاہ عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن اٰل سعود (وفات ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء) کی دعوت پر مکہ مکرمہ گئے اور ڈیڑھ برس مملکت میں قیام کے دوران دو مدارس قائم کئے نیز محکمہ تعلیم میں مدیر رہے۔ ۱۹۳۷ء میں عام معافی کے اعلان پر واپس دمشق آ گئے ۔ قیام حَیفا کے دوران شیخ عزالدین القسام کے اشتراک سے بعض اختلافی مسائل پر کتاب تالیف کی جو مطبوع ہے۔ [۱۳۴]

معلوم رہے اسی دَور کی عرب دنیا میں کامل القصاب نام کے ایک اور عالم بھی تھے۔ وہ کامل بن سلمان القصاب (پیدائش ۱۹۱۱ء) بغداد میں پیدا ہوئے اور ملک کے مختلف مقامات پر قاضی تعینات رہے۔ [۱۳۵]

حَیفا میں جلال شمس قادیانی اوراس کے افکار کا ردو تعاقب کرنے میں **المجلس الاسلامی الاعلیٰ فلسطین** (قیام ۱۹۲۱ء) کے مبلغین بھی آگے بڑھے [۱۳٦] یہ تنظیم مفتی اعظم فلسطین الحاج سید محمد امین الحسینی (وفات ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء) نے قائم کی۔ اور یہ افتاء کے اجراء، اور مفتی، امام وخطیب تعینات کرنے کی ذمہ دار تھی۔

جلال شمس نے اس صورت حالی سے نجات کے لئے پہلے تو مکان بدل لیا[۱۳۷] بعد ازاں حَیفا کے نواح میں مقام کبابیر پہنچا جو آج عرب دنیا میں واحد مرزائی مرکز ہے۔[۱۳۸] ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۶ء کے کسی روز حیفا میں ابوالعطاء ہندی اور مقامی عالم شیخ عبداللطیف العبوشی کے درمیان بھی بعض موضوعات پر بحث و گفتگو ہوئی[۱۳۹] لیکن شیخ کے حالات اور گفتگو کی تفصیلات تک ہماری رَسائی نہیں ہوسکی گو مرزائی مصنفین اپنے انداز میں ذکر کرتے ہیں۔

۱۹۱۷ء میں برطانوی حکومت قیام اسرائیل کے اپنے مذموم منصوبہ کا اعلان کر چکی تھی جس کے بعد مرزائی رہنما بشیر الدین محمود ۱۹۲۴ء میں فلسطینی علاقوں کا دورہ کر کے وہاں کے انگریز حاکم کلنٹن سے ملاقات کر کے اپنا تبلیغی مرکز قائم کرنے کا جائزہ لے چکے تھے اور اسی کے بعد جلال شمس کو دمشق تعینات کیا گیا۔ جب وہاں سے نکالے گئے تو فلسطین روانہ کیا، جہاں ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۱ء تک فعال رہے اور حَیفا شہر کے قریب جبل کرمل کے گاؤں کبابیر میں قادیانی مرکز قائم کر کے ایک عبادت گاہ، تبلیغی شعبہ، کتب خانہ، تجارتی مکتبہ، مدرسہ اور عربی ماہ نامہ البشریٰ جاری کرنے کے علاوہ مرزا کی تصنیفات کے عربی تراجم کا کام شروع کیا گیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۳۴ء میں یہ بیرون ہند دنیا بھر میں قادیانیت کا سب سے بڑا مرکز بن چکا تھا۔

۱۹۴۸ء میں برطانیہ اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہوا اور دنیا بھر سے یہودی، فلسطینی علاقوں میں جمع کر کے ملک اسرائیل قائم کر دیا۔ اس پر وہاں سے نہ صرف غیر ملکی تنظیمیں اور ادارے بلکہ مقامی مسلمان باشندے بھی اسرئیلی مظالم کے باعث کوچ کر گئے۔ لیکن کبابیر کا قادیانی مرکز نہ صرف موجود رہا بلکہ اسے مزید ترقی اور فروغ ملا، حتیٰ کہ اسرائیل میں قائم اس قادیانی مرکز نے دیگر مقامات پر اپنی تنظیموں کی مدد بھی کی۔ اور ان ایام کے مرزائی رہنما بشیر الدین محمود قیام اسرائیل، پھر اس کے استحکام و بقا کے مؤید رہے۔ اسرائیل میں اسلام نیز مسیحیت کی تبلیغ و اشاعت قانون کی رُو سے جرم ہے، لیکن آج تک اسرائیلی حکومت نے قادیانی گروہ کی سرگرمیوں پر کوئی روک نہیں لگائی، بلکہ ہر ممکن حوصلہ

افزائی کی۔ جیسا کہ رمضان ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں اسرائیلی وزیر اعظم شمعون پیریز نے کبابیر مرکز جا کر افطار پارٹی میں شرکت کی۔

جامعہ ازہر قاہرہ

موجودہ دَور کی پوری دنیا میں اعلیٰ تعلیم کے جو قدیم ترین ادارے فعال ہیں، ان میں مراکش کے شہر فاس میں واقع قرویین یونیورسٹی سب سے قدیم جو ۲۴۵ھ/۸۵۹ء میں قائم کی گئی[۱۴۰] پھر جامعہ ازہر قاہرہ جس کی بنیاد ۳۵۹ھ/۹۷۰ء میں رکھی گئی[۱۴۱] اور تیسرے نمبر پر اٹلی کی بولونیا یونیورسٹی جس کا سال قیام ۵۱۳ھ/۱۱۱۹ء ہے۔[۱۴۲]

جامعہ ازہر قاہرہ کو اسلامی دنیا میں منفرد اعلیٰ مقام حاصل نیز اَقوام متحدہ و دیگر عالمی اداروں و اہم ممالک میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اہل مصر اس کے وجود پر نازاں اور تعارف میں بالعموم یہ الفاظ کہا کرتے ہیں:

"الكعبة المشرفة، قبلة المسلمين فى الصلاة. و جامعة الازهر الشريف، قبلة المسلمين فى الفكر"---

جامعہ ازہر میں تعلیمی و انتظامی معاملات کی انجام دہی کے لیے دو اعلیٰ مناصب ہیں، ایک شیخ الازھر کا منصب، جو گیارہویں صدی ہجری میں تشکیل پایا[۱۴۳] اور دوسرا منصب رئیس الازھر نام سے ہے۔

عرب علماء نے قادیانیت کے تعاقب میں جو خدمت انجام دیں اُن میں شیخ الازہر سید محمد خضر بن حسین حسنی (۱۲۹۳ھ-۱۳۷۷ھ/۱۸۷۶ء-۱۹۵۸ء) کا نام انتہائی اہم و نمایاں ہے۔ وہ ملک تیونس کے مقام نفطہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی، وہیں قبر بنی۔ عالم جلیل، محقق، صوفی، صحافی، مدرس، شاعر، مجاہد، زیتونہ یونیورسٹی تیونس میں تعلیم حاصل کی، پھر قاضی تعینات رہے، بعد ازاں اسی یونیورسٹی میں پروفیسر ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں رسالہ "السعادة العظمىٰ" جاری کیا۔ شام ہجرت کی اور مرکزی مسجد اُموی

دمشق میں مدرس ہوئے، نیز عربوں اور خلافت عثمانیہ کے درمیان بڑھتے فاصلوں کو کم کرنے میں سرگرم رہے اور دارالخلافہ استنبول کا دَورہ کیا۔ فرانس نے شام پر قبضہ کیا تو ۱۹۲۰ء میں اُس کے خلاف جہاد میں حصہ لیا، جس پر سزائے موت سنائی گئی، لیکن وہاں سے نکل کر مصر پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد جامعہ ازہر میں اُستاذ، پھر جامعہ کے ترجمان ماہ نامہ ''نور الاسلام'' کے ایڈیٹر، نیز رسالہ ''لواء الاسلام'' کے ایڈیٹر ہوئے۔ آئندہ دنوں میں مصر کے اکابر علماء کرام کی سپریم کونسل کے رُکن اور پھر ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۴ء تک شیخ الازہر رہے۔ متعدد تصنیفات ہیں[۱۴۴] مشہور مفکر و ادیب، وزیر تعلیم مصر ڈاکٹر طٰہٰ بن حسین کے ساتھ ادبی و فکری معرکہ برپا رہا۔[۱۴۵]

شیخ محمد خضر کے اُستاذ و ماموں شیخ سید محمد مکی بن مصطفیٰ ابن عزوز (وفات ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء) کی کتاب ''السيف الربّاني في عنق المعترض على الغوث الجيلاني''، پر شیخ خضر نے منظوم تقریظ قلم بند کی۔[۱۴۶] ''السيف الرباني'' کا عربی متن ۲۰۰۰ء میں لاہور سے چھپا اور پروفیسر ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری (پیدائش ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) نے اُردو ترجمہ کیا، جو ''شہباز لامکانی'' نام سے صفہ فاؤنڈیشن لاہور نے ۴۱۶ صفحات پر شائع کیا۔

شیخ الازہر محمد خضر نے قادیانی معتقدات کی جو کتب خود ملاحظہ کیں، اُن میں مرزا غلام کی ''خطبة الهامية'' جو ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء کو عربی و فارسی میں قادیان سے شائع ہوئی۔ نیز ''حمامة البشرى الى اهل مكة و صلحاء ام القرى'' جو ۱۳۱۱ھ/ ۱۸۹۴ء میں سیالکوٹ نیز ۱۳۲۱ھ/ ۱۹۰۳ء میں قادیان سے شائع ہوئی تھی۔[۱۴۷]

قادیانیت کے تعاقب میں شیخ محمد خضر نے تین مستقل مضامین لکھے جو پہلی بار ۱۹۳۲ء، ۱۹۳۳ء میں ''نور الاسلام'' کے پانچ شماروں میں حسب ذیل عنوانات سے شائع ہوئے:

- طائفة القاديانية
- تفنيد مذهب القاديانية

O نقض شبه القاديانية

پھر مذکورہ پہلا مضمون ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء میں ہی کتابی صورت میں مکتبہ سلفیہ قاہرہ نے شائع کیا اور ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء میں ''**رسائل الاصلاح**'' نامی مجموعہ کی تیسری جلد میں چھپا[۱۴۸] بعد ازاں جامعہ ازہر نے، پھر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ۱۹۷۲ء کو ''**القاديانية**'' نامی مجموعہ میں، اور ۲۰۰۷ء کو ''**ما ذا تعرف عن القاديانية**'' کے ضمن میں اشاعت ہوئی نیز ۲۰۱۱ء میں کمپیوٹر انٹرنیٹ پر موجود ہے۔ اور اسی برس ''**الدعوة الى الاصلاح**'' کے ضمن میں صفحہ ۶۹۲ تا ۷۰۹ پر چھپی، لیکن ''**موسوعة الاعمال الكاملة للامام محمد الخضر حسين**'' جو ۲۰۱۰ء میں شائع ہوئی، اس کی اہمیت یہ ٹھہری کہ نویں جلد میں قادیانیت پر یہ تینوں مضامین یکجا مطبوع ہیں۔[۱۴۹]

رد قادیانیت کے شعبہ میں مزید خدمات میں سے ہے کہ مصر میں چند نوجوان، مرزائی دعوت و اَفکار کے نرغہ میں آئے اور ''**الجماعة الاحمدية**'' نام سے ایک تنظیم بنائی جس کے احمد حمدی صدر ہوئے، پھر اپنے جدید معتقدات کی تبلیغ شروع کردی۔ شیخ محمد خضر نے مذکورہ بالا دوسرا مضمون ''**تفنيد مذهب القاديانية**'' اسی گروہ کے تعاقب میں لکھا۔ حتی کہ احمد حمدی اپنے گیارہ اہم ساتھیوں سمیت قادیانیت کے چنگل سے نکل کر سواد اعظم سے آملے۔ احمد حمدی نے اعلان برأت و لاتعلقی قلم بند کیا، جس کے آخر میں تائب ہونے والے تمام افراد کے نام درج کیے اور یہ تحریر ''**بيان الى العالم الاسلامى، من شباب التحقوا بالقاديانية مخلصين، و يعلنون الآن براء تهم منها مخلصين**''، عنوان سے ''**نور الاسلام**'' وغیرہ رسائل میں شائع ہوئی۔

ان دنوں شیخ محمد خضر کی سرپرستی میں ''**جمعية الهداية الاسلامية**'' فعال تھی، جس کی طرف سے ان نوجوانوں کے اعزاز میں ۱۹/شعبان ۱۳۵۲ھ/ ۷/دسمبر ۱۹۳۳ء، جمعرات کی شام تقریب منعقد کی گئی۔ آپ نے موضوع کی مناسبت سے خطاب فرمایا، جو ''**كلمة فى حفل تكريم المتبرئين من القاديانية**'' عنوان سے جمعیت کے ترجمان رسالہ ''**الهداية الاسلامية**'' کی جلد ۶، شمارہ ۳ میں شائع ہوا۔ اب ''**موسوعة**

الاعمال الكاملة‘‘ کی دسویں جلد میں شامل ہے۔[۱۵۰]

ان کے علاوہ شیخ محمد خضر نے ظہور امام مہدی کے موضوع پر مضمون قلم بند کیا تو اس میں مہدویت کا جھوٹا دعوی کرنے والوں میں مرزا قادیانی کا بھی ذکر کیا۔ یہ مضمون ’’**نظـــرة فی احـــــاديث المهدی**‘‘ عنوان سے پہلی بار ماہ نامہ ’’**الهداية الاسـلامية**‘‘ قاہرہ کے شمارہ محرم ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۴۹ء میں چھپا۔ نیز ’’**الشـــريـعة الاسلامية**‘‘ نامی مجموعہ مضامین اور ’’**موسوعة الاعمال الكاملة**‘‘ میں شامل ہے۔[۱۵۱]

O’’**طائفة القاديانية**‘‘ کی مزید اہمیت یوں بڑھی کہ اسے شیخ الازہر ڈاکٹر عبد الحلیم محمود اور ڈاکٹر شیخ محمد بن فتح اللہ بدران نے جامعہ الازہر کی طرف سے ہی سلسلہ اشاعت ’’**التعريف بالدين والمذاهب لكلية أُصول الدين**‘‘ کے زیر اہتمام شائع کیا۔[۱۵۲]

شیخ الازہر ڈکٹر عبد الحلیم محمود (۱۳۲۸ھ-۱۳۹۸ھ/ ۱۹۱۰ء-۱۹۷۸ء) مصر کے ساحلی شہر اسماعیلیہ کے قریب گاؤں عزبہ ابواحمد میں پیدا ہوئے۔ عالم جلیل واپنے دَور کے امام الصوفیہ، شاذلی مرشد، حافظ، محقق، جامعہ اَزہر میں تعلیم کے بعد سوربون یونیورسٹی پیرس میں امام الصوفیہ حارث بن اسد محاسبی (وفات ۲۴۳ھ/ ۸۵۷ء) کے اَحوال و آثار پر فرانسیسی زبان میں پی ایچ ڈی (Phd) کی۔ مصر کی مختلف درس گاہوں میں پروفیسر رہے، نیز عراق وغیرہ ممالک میں علمی خدمات ہیں۔ ۱۹۷۱ء کو وزیر اوقاف اور ۱۹۷۳ء میں چالیسویں ’’شیخ الازہر‘‘ ہوئے۔ متعدد تصنیفات ہیں نیز متقدمین کی اہم تصانیف بالخصوص کتب تصوف کی طباعت کا اہتمام کیا۔ پاکستان تشریف لائے، جس دوران لاہور میں مولانا پیر محمد کرم شاہ ازہری نے انٹرویو لیا، جو ’’ضیائے حرم‘‘ میں چھپا۔ علامہ فضل قدیر نے ایک تصنیف کا اُردو ترجمہ کیا جو ’’عقائد اسلام‘‘ نام سے پہلی بار ۱۹۸۹ء میں اسلامک بک فاؤنڈیشن دہلی نے ۱۴۹ صفحات پر شائع کیا۔ اور ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری نے ایک تحریر اُردو میں منتقل کی جو ’’جام نور‘‘ میں ’’پہلی قرآنی وحی اور سائنس‘‘ عنوان سے چھپی

-[۱۵۳]

○اور ڈاکٹر شیخ محمد بن فتح اللہ بدران (۱۳۲۸ھ-۱۳۹۰ھ/ ۱۹۱۰ء-۱۹۷۰ء)، جنھوں نے قاہرہ میں وفات پائی۔ جامعہ ازہر کے شعبۂ اُصول دین میں فلسفہ کے پروفیسر تھے۔متعدد تصنیفات ہیں نیز بعض کے انگریزی سے عربی تراجم کیے۔[۱۵۴]

○۱۹۳۹ءاور۱۹۴۰ء میں دو قادیانیوں نے اپنے عقائد مخفی رکھتے ہوئے، دینی تعلیم حاصل کرنے کے بہانے جامعہ ازہر میں داخلہ لیا اور وہاں خفیہ طور پر اپنی دعوت پھیلانا شروع کی،جس کے لیے دو عربی کتابچے"**تعاليم الاحمدية**"اور"**الاحمدية كما عرفناها**" بھی طبع کرالیے۔بالآخران کے عزائم کی خبر اس وقت کے شیخ الازہر تک جا پہنچی۔[۱۵۵]

ان دنوں شیخ محمد بن مصطفیٰ مراغی (۱۲۹۸ھ-۱۳۶۴ھ/ ۱۸۸۱ء- ۱۹۴۵ء) اس منصب پر تھے، جو وادیٔ مصر کے علاقہ جرجا کے مقام مراغہ میں پیدا ہوئے، اسکندریہ میں وفات پائی اور قاہرہ میں قبر بنی۔حنفی عالم، مفسر، داعی تجدید، چند تصنیفات ہیں۔سوڈان کے چیف جسٹس رہےاور۱۹۲۸ء میں شیخ الازہر بنائے گئے،ایک سال بعد الگ ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں یہ منصب دوبارہ سنبھالا، اب وفات تک متمکن رہے۔ وہ ترتیب کے اعتبار سے اٹھائیسویں "شیخ الازہر" تھے۔[۱۵۶]

شیخ مراغی نے قادیانی طلباء کے اَفکار و سرگرمیوں بارے تحقیق کے لیے یونیورسٹی کے اہم استاذ شیخ عبدالحمید لبان کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی اور حقائق تک پہنچنے کی ہدایت وحکم دیا۔[۱۵۷]

شیخ عبدالحمید لبان (وفات ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء) نے خود بھی جامعہ ازہر میں تعلیم پائی۔ سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ موضوعات پر چند تصنیفات، جن میں سے بعض درسی کتب ہیں۔ اور ۱۹۳۲ء سے وفات تک شعبۂ اُصولِ دین کے صدر رہے۔[۱۵۸]

کمیٹی نے چھان بین کے بعد فیصلہ دیا کہ قادیانی کافر وملحد ہیں۔اس پر شیخ الازہر

نے دونوں طلباء کو یونیورسٹی سے نکالنے کے احکامات جاری کیے۔[۱۵۹]

O مصر کے فوجی حکمران جمال عبدالناصر بن حسین (وفات ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) کے گروہ نے ملک سے شاہی نظام کی بساط لپیٹ دی، بالآخر ۱۹۵۴ء میں صدر بنے اور وفات تک رہے[۱۶۰] وہ مصطفیٰ کمال پاشا سے متاثر، سیکولر فکر و نظام کے علمبردار اور پھر ۱۹۶۱ء کو ملک میں اشتراکی نظام رائج کیا نیز سابق سوویت یونین کے اسلامی دنیا میں سب سے بڑے حلیف ہوئے۔

جمال عبدالناصر نے جب اقتدار سنبھالا تو ڈاکٹر شیخ عبدالرحمٰن بن حسین علی تاج (وفات ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء) شیخ الازہر تھے، جنہوں نے سوربون یونیورسٹی پیرس سے ''البابية و علاقتها بالاسلام'' عنوان سے فرانسیسی زبان میں پی ایچ ڈی (Phd) کی تھی.[۱۶۱] صدر ناصر نے ۱۹۵۸ء میں انہیں اس منصب سے ہٹا کر ''روشن خیال و داعی اصلاح'' شیخ محمود شلتوت (وفات ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء) کو لا بٹھایا۔ جنہوں نے اِجماع امت سے اِنحراف پر مبنی فتوے جاری کرنے میں شہرت پائی، جس پر عرب و عجم کے اہل علم نے ان کے تعاقب میں قلم اُٹھایا[۱۶۲] وہ اپنی طرز کے واحد شیخ الازہر تھے۔

یاد رہے مصر کے مشہور عالم شیخ محمد عبدہ بن حسن (وفات ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) مستشرقین سے متاثر، مغرب سے مرعوب، قوم پرست رہنما، عقل کے تابع اور تجدد پسند تھے۔ انہی اوصاف کی وجہ سے برطانوی استعمار کی خواہش و تحریک پر ۱۳۱۷ھ سے وفات تک ملک کے مفتی اعظم تعینات رہے۔ اور حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارے ان کی باطل رائے ایک اہم شاگرد شیخ محمد رشید رضا نے ماہنامہ ''المنار'' قاہرہ کے شمارہ ۲۳ جنوری ۱۹۲۸ء میں ذکر کی تھی[۱۶۳] چنانچہ شیخ محمد عبدہ کے دوسرے اہم شاگرد شیخ محمد مصطفیٰ مراغی جو انہی کی منہج پر تھے، جب شیخ الازھر تعینات ہوئے تو قادیانی گروہ نے اس فضا سے فائدہ اُٹھانے کے منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارے سوال برطانوی اِستعمار کی مشرق وسطیٰ میں موجود فوج کے ہندوستانی افسر، عبدالکریم خان کی طرف سے جامعہ ازہر میں پیش کیا۔ جس کے جواب کی ذمہ داری شیخ مراغی نے اپنے ہم خیال شیخ

محمود شلتوت کو سونپی۔یوں شیخ مصطفیٰ مراغی کے دَور کی جامعہ ازہر میں مرزائیت بارے دو اہم واقعات پیش آئے۔ایک حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر فتوی شلتوت سامنے آیا[۱۶۴] اور دوسرا قادیانی طلباء کا اَخراج ہوا۔جبکہ شیخ شلتوت کے فتوی کے بطلان کی صورت یہ بھی قابلِ ذکر ٹھہری کہ جامعہ ازہر میں نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ صدیوں سے نصاب میں پڑھایا جارہا ہے۔اور قادیانی طلباء کے نکالے جانے کا یہ پہلا حکم تھا جس پر آج تک عمل ہے،اور کوئی قادیانی طالب علم اپنے عقائد ظاہر کرکے داخلہ نہیں لے سکتا۔

o مرزائی گروہ نے اپنے اَفکار کے فروغ واشاعت کے لیے عربی زبان میں پانچ آڈیو کیسٹ پر مبنی مواد تیار کرکے[۱۶۵] پھیلانا شروع کیا تو اس کی اطلاع جامعہ ازہر تک پہنچی۔جس پر یونیورسٹی کے شعبہ اطلاعات عامہ نے یہ کیسٹ حاصل کرکے اپنے تحقیقی ادارہ **مجمع البحوث الاسلامیة** کے سپرد کیے اور جائزہ لینے کی درخواست کی۔چنانچہ اسلامی دنیا کے اس مؤقر تحقیقی ادارہ کے سیکرٹری شیخ فتح اللہ جبزر نے کیسٹ کے اہم نکات کا خلاصہ قلم بند کرکے مزید کارروائی کے لیے ادارہ کے رکن ڈاکٹر شیخ مصطفیٰ **محمد حدیدی الطیر** کو پیش کیا۔

ڈاکٹر شیخ مصطفیٰ بن محمد حدیدی **الطیر** (وفات ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء) مصر کے علاقہ **دقهلیة** کے شہر **منزلة** میں پیدا ہوئے،قاہرہ میں وفات پائی۔وہ جامعہ ازہر میں علم تفسیر کے اُستاذ اور علوم قرآن کریم پر متعدد کتب کے مصنف تھے۔[۱۶۶]

چنانچہ شیخ مصطفیٰ نے کیسٹ میں مذکور تمام مرزائی دعاوِی کا ردّ وتعاقب کیا،پھر عوام کو ان کیسٹ کے مقاصد پر مطلع کرنے وشرعی حکم بارے جامعہ ازہر کے متعلقہ شعبہ نے ایک اعلامیہ بعنوان ''**بیان للناس عن مدعی النبوة والمهدی**'' جاری کیا۔بعد اَزاں ڈاکٹر شیخ مصطفیٰ نے اسے ''**القادیانیة لیست من الاسلام**'' عنوان سے اپنی کتاب ''**القول الحق**'' میں شامل کیا۔[۱۶۷]

O گزشتہ صفحات پر آچکا کہ ازہر یونیورسٹی میں دو اعلیٰ ترین مناصب ''شیخ الازہر'' اور

''رئیس الازہر'' نام سے ہیں۔ اور ڈاکٹر شیخ احمد عمر ہاشم (پیدائش ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء) جو ۱۹۹۵ء تا ۲۰۰۳ء رئیس الازہر تعینات رہے، پھر مصری پارلیمنٹ میں شرعی اُمور کمیٹی کے صدر ہوئے نیز دنیا بھر میں دعوتی سرگرمیوں اور تصنیف وتالیف کے اعمال میں تا حال فعال ہیں۔

۱۳/ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ/ ۱۲/ دسمبر ۲۰۰۸ء کو قاہرہ میں مزار سیدہ نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا [۱۶۸] سے ملحق عظیم الشان مسجد میں ڈاکٹر احمد ہاشم نے خطبہ جمعہ دیا، جسے مصری ٹیلی ویژن نے براہِ راست نشر کیا۔ خطبہ کا موضوع ختم نبوت و مقام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نیز ردِّ قادیانیت تھا، راقم نے سماعت کیا۔

O مصری جامعات میں اعلیٰ اسناد کے اَجراء وحصول کے لیے جو تحقیقی مقالات لکھے جارہے ہیں، ان میں قادیانیت بھی زیرِ قلم ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر صلاح عبدالوہاب عادلی کا مقالہ برائے پی ایچ ڈی (Phd)، جو **كلية الدراسات الاسلامية** قاہرہ کے تحت انجام پایا۔ اور ''**جهود الازهر فی الرد علیٰ التيارات الفكرية المنحرفة فی النصف الثانی من القرن العشرين–الماركسية، الماسونية، الوجودية، البابية والبهائية، القاديانية**'' نام سے مکتبہ صحابہ مصر نے پہلی بار ۲۰۰۴ء میں ۵۴۴ صفحات پر شائع کیا۔ اسلامی صفوں میں موجود منحرف گروہوں کو بے نقاب کرنے اور ردّ و تعاقب میں جامعہ ازہر نے بیسویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں جو خدمات انجام دیں، یہ مقالہ انہی تفصیلات پر مشتمل اور آخری باب قادیانیت بارے ہے۔

O ادھر دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ پاکستان کے مولانا پیرزادہ مشتاق احمد بن نادر شاہ نے جامعہ ازہر کے **كلية الشريعة والقانون** سے ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں ''**الامام احمد رضا خان و اثره فی الفقه الحنفی**'' عنوان سے ایم فل کیا۔ ان کا مقالہ ۳۹۶ غیر مطبوعہ صفحات پر ہے اور ایک باب ''**الحركة القاديانية**'' عنوان سے ۱۰۹ تا ۱۱۳ پر، جہاں فاضل بریلوی کی خدمات کا ذکر کیا گیا۔ یہ مقالہ اب لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

O دسمبر۲۰۰۳ء میں جامعہ کے تحقیقی شعبہ **مجمع البحوث الاسلامیۃ** نے اس فتنہ کے ردّ وتعاقب میں پھر سے فتوی جاری کیا جس پر ڈاکٹر شیخ عوض اللہ حجازی کے دستخط ہیں جوفتوی کمیٹی کے صدراور قبل اَزیں جامعہ کے رئیس تھے۔

O ۲۰۰۴ء کے آخر میں ایک اہم مرزائی ابراہیم اسعدعودہ مصر کے شہر اسکندریہ گئے تو شیخ الازہر محمد سید طنطاوی سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تو منتظمین نے انتظام کردیا۔ شیخ الازھر سے ملاقات کے دوران ابراھیم عودہ نے مرزائی جماعت کا تعارف کروانے کے بعد کہا کہ جماعت کا ایک وفد بھی آپ کے پاس بھیجا جاسکتا ہے جو آپ کے اِستفسارات کے جواب دینے کے علاوہ جماعت کے عقائد آپ کے سامنے پیش کرے گا تاکہ غلط فہمیاں دُور ہوسکیں۔ شیخ الازھر نے رضامندی کا اظہار کیا۔

چنانچہ پانچویں مرزائی پیشوا مرزا مسرور احمد کی اجازت ورہنمائی میں ایک وفد تشکیل دیا گیا۔ محمد شریف عودہ وفد کے صدر اور عبداللہ اسعد عودہ نیز ابراھیم اسعد عودہ، محمد منیر اِدلبی اس کے ارکان تھے۔ اس وفد کے تین افراد اسرائیل **کبابیر** کے باشندے اور ایک ہی خاندان **عودہ** سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ چوتھا رُکن ملک شام کا باشندہ ہے۔ وفد نے مصر میں فروری ۲۰۰۵ء کو شیخ الازھر سے ملاقات کی اور تکفیر کے فتاوی صادر کرنے پر گفتگو ہوئی۔ شیخ الازھر نے یہ معاملہ شیخ فوزی زفزاف کے سپرد کیا۔ جنہوں نے کہا کہ آپ جماعت کی کتب فراہم کریں۔ چنانچہ مرزا مسرور کے حکم پر عبدالمؤمن طاھر اور تمیم ابودقہ نے مل کر عربی میں کتاب تیار کی۔ اور یہ کتاب نیز دیگر مواد اپریل ۲۰۰۵ء کو جامعہ الازھر میں پیش کیا گیا۔[۱۶۹]

یہ مواد جامعہ ازہر پہنچا تو اس کے جائزہ کی ذمہ داری پروفیسر ڈاکٹر شیخ عبدالمعطی بیومی (وفات ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء) کو سونپی گئی۔ جنہوں نے اسلامی دنیا میں جنم لینے والے معاصر اَفکار پر یہیں سے بعنوان "**تجدید الفکر الاسلامی فی العصر الحدیث**" پی ایچ ڈی کی تھی۔ پھر جامعہ کے ترجمان رسالہ "**الازھر**" کے علاوہ وزارت اوقاف کے تحقیقی ادارہ کے رسالہ "**منبر الاسلام**" کے مختلف اوقات میں ایڈیٹر رہ چکے

تھے۔اب جامعہ کے **مجمع البحوث الاسلامیة** کے رُکن،عقیدہ واُصولِ دین کالج کے پرنسپل ، نیز مصر کے علماء کی سپریم کونسل کے رُکن ،اور اعتدال ورَواداری میں مشہور تھے۔انہوں نے قادیانیت پرتقریباًایک برس تحقیق انجام دینے کے بعدرپورٹ تیار کی جس میں گروہ کومرتد وغیرمسلم بتایااورلکھا کہ انہیں مساجد میں داخل ہونے کا حق نہیں۔

O ۱۹۹۰ء کی جنگ خلیج کے ایام میں مرزائی پیشوا طاہر احمد نے جوتقاریر کیں،انہیں کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔بعداَزاں اس کا عربی ترجمہ "**کارثة الخليج والنظام العالمي الجديد**"نام سے برطانیہ سے ہی سامنے آیا۔اگلے مرحلے میں اس کی مصر سے اشاعت کی منصوبہ بندی وکوشش کی گئی۔ چنانچہ ۱۳ جولائی ۲۰۰۶ءکو جامعہ ازھر کے ذیلی تحقیقی ادارہ **مجمع البحوث الاسلامیة** کے مدیرشیخ ماھرحداد نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ ۲۸۷ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مصر سے اشاعت کی اجازت ومنظوری کے لیے ہمارے ادارے کوپیش کی گئی۔جس کے مطالعہ ومراجعہ سے عیاں ہوا کہ یہ قادیانی اَفکار وعقائد کی ترویج کے ہدف سے ہے۔شیخ ماہرحداد نے وہ وجوہات بھی بیان کیں جن کی بنا پر جامعہ ازھرنے اس کتاب کی طباعت واشاعت پر پابندی عائد کی اوراسے ممنوعہ کتب کے ضمن میں شامل کیا۔مزید بتایا کہ قادیانی گروہ کے خارج ازاسلام ہونے پرقبل ازیں جامعہ ازھر کی طرف سے فتوی جاری ہو چکا ہے۔اوراب کئی عشرے بعداس کے متبعین نے پھر سے یہ موضوع اُٹھا کراپنے فاسدنظریات یہاں پھیلانے کی کوشش کی۔شیخ ماھرحداد کا جاری کردہ یہ بیان "**الازهر يحظر كتابا لزعيم القاديانية محذرا من حملة لزعزعة العقيدة**"عنوان سے برقی صفحات پرپیش نظر ہے۔

O اگلے مرحلہ میں **مجمع البحوث الاسلامیة** کے جنرل سیکرٹری شیخ علی الباقی کا بیان جنوری ۲۰۱۰ءکے عربی اخبارات میں سامنے آیا،جس میں واضح کیا گیا کہ قادیانی گروہ کے افراد مسلمانوں کے بھیس میں اپنی کوئی کتاب یا تحریراُٹھائے جامعہ ازہرمیں آتے اوراس کے مندرجات بارے رائے طلب کرتے ہیں۔جن میں اپنے مخصوص اَفکاروعقائد کا اندراج نہیں کرتے ،فقط اسلامی عقائددرج ہوتے ہیں۔ظاہر ہے

اس صورت میں جامعہ ازہر کے ذمہ داران کی رائے درست ومثبت ہی ہوگی۔ بعدازاں یہ لوگ اس میں اپنے فاسد عقائد شامل کر کے شائع کرتے اور جامعہ ازہر کا نام استعمال کرتے ہیں۔ جامعہ بخوبی آگاہ ہے کہ قادیانی فتنہ کے ظہور سے اب تک اس کے سرکردہ افراد، جن میں اب عورتیں بھی شامل ہیں، جیسا کہ حال ہی میں امریکہ سے ثمینہ ملک یہاں آئیں، اسلامی دنیا کے اس مؤقرادارہ کے خلاف اس قسم کی سازشیں ومذموم حرکات جاری رکھے ہوئے ہیں۔

O جامعہ ازہر کے اہم عالم ومفتی شیخ عطیہ صقر جو اعتدال اور تحقیق و وسعت معلومات میں شہرت رکھتے تھے ان کے فتاوی بھی قابل ذکر ہیں۔ شیخ عطیہ صقر (۱۳۳۳ھ-۱۴۲۷ھ / ۱۹۱۴ء-۲۰۰۶ء) مشرقی مصر کے شہر زقازیق کے نواح میں گاؤں بہنابائی میں پیدا ہوئے۔ حافظ، عربی کے علاوہ فرنچ زبان پر عبور حاصل تھا۔ ۱۹۴۳ء میں جامعہ ازھر سے مروجہ تعلیم مکمل کی پھر وزارت اوقاف میں امام وخطیب ہوئے اور ملک کے مختلف شہروں میں تعینات رہے۔ نیز وزارت اوقاف کویت میں ۱۹۷۲ء سے سات برس خدمات انجام دیں۔ فرنچ زبان کے مترجم، بعدازاں جامعہ ازھر میں اسلامی علوم کے مدرس، پھر شیخ الازھر کے دفتر میں سیکرٹری اور جامعہ کے شعبہ تحقیقات اسلامیہ کے جنرل سیکرٹری نیز فتوی کمیٹی کے صدر رہے۔ ۱۹۷۹ء میں پنشن یاب ہوئے پھر وزیر اوقاف مصر کے مشیر اور مجلس شوری مصر کے رُکن ہوئے۔ پاکستان وبنگلہ دیش سمیت متعدد مما لک کے سرکاری دَورے کئے۔ چالیس سے زائد تصنیفات میں **المصطفون الاخیار فی الردعلی شبهات حول الانبیاء، التفرقةالعنصرية، البابية والبهائية تاريخاًومذهباً**، اور **التعريف بالاسلام** شامل ہیں۔ آخرالذکر کا انگریزی اور فرنچ زبانوں میں ترجمہ ہوا۔[۱۷۰] نیز ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات ورَسائل کے ذریعے زبانی اور تحریری بکثرت فتاوے جاری کیے، جو "**موسوعة احسن الكلام فی الفتاویٰ والاحكام**" نام سے سات جلد کے ۲۸۸۸ صفحات پر شائع ہوئے۔ اس مجموعہ میں قادیانیت کے رد میں فتوی دوسری جلد کے صفحہ ۹۲۴ تا ۹۲۵ پر اور حیات ونزول سیدنا

عیسیٰ علیہ السلام پرفتوی اس جلد کے صفحہ ۴۹۵ تا ۴۹۷ پر ہے۔ایک اورفتوی بابیہ نیز بہائیہ گروہ کے معتقدات پرلکھا تو اس میں بھی عقیدۂ ختم نبوت کے متعلق قادیانی موقف ذکر کیا ۔یہ فتوی دوسری جلد کے صفحہ ۹۲۵ تا ۹۲۸ پر شامل ہے۔نیز اپنی تصنیف ''**دراسات اسلامية لاهم القضايا المعاصرة**'' میں بھی قادیانی اَفکار کی تردید میں لکھا جو ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی۔

جامعہ ازہر کا ترجمان رسالہ

شافعی عالم و شاذلی مرشد شیخ محمد احمدی بن ابراہیم ظواہری (وفات ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء) ''شیخ الازہر'' تعینات تھے[۱۷۱] ان کے دَور میں جامعہ ازہر کا ترجمان رسالہ ماہنامہ ''**نور الاسلام**'' جاری کیا گیا۔اس کا پہلا شمارہ محرم ۱۳۴۹ھ/مئی، جون ۱۹۳۰ء کو ۸۰ صفحات پر سامنے آیا۔ **نور الاسلام** کو جن اکابر علماء اسلام کا قلمی تعاون حاصل تھا،ان میں فلسفی اسلام،غزالی زماں شیخ یوسف بن احمد دجوی مالکی ازہری (وفات ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء) کا نام بطور خاص قابل ذکر ہے[۱۷۲] اشاعت کے چھٹے برس اس وقت کے شیخ الازہر شیخ محمد مصطفیٰ مراغی کی تجویز پر **نور الاسلام** کا نام ''**مجلة الازهر**'' کر دیا گیا، چنانچہ جمادی الآخر ۱۳۵۴ھ/ستمبر ۱۹۳۵ء کا شمارہ نئے نام سے شائع ہوا،جس میں ایڈیٹر نے اس تبدیلی کی اطلاع دی[۱۷۳] یہ اسلامی دنیا میں قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اور آج ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء میں بھی اشاعت پابندی سے جاری اور اب نام ''**الازهر**'' ہے۔

نور الاسلام کے متعدد شمارے کراچی میں مزار قائد کے نزدیک واقع مجلس علمی لائبریری میں محفوظ ہیں۔

نور الاسلام کے اَجراء سے ربیع الآخر ۱۳۵۲ھ/جولائی،اگست ۱۹۳۳ء تک شیخ سید محمد خضر بن حسین اس کے ایڈیٹر رہے۔پھر یہ ذمہ داری ملک کے نامور ادیب ومؤرخ شیخ محمد فرید وجدی کو سونپی گئی،جن کی اِدارت میں اوّلیں شمارہ جمادی الاوّل ۱۳۵۲ھ/

اگست، ستمبر ۱۹۳۳ء کو سامنے آیا۔

شیخ سید محمد خضر جو بعد اَزاں شیخ الازھر ہوئے، قادیانیت کے تعاقب میں ان کے تین مضامین **نور الاسلام** میں شائع ہوئے، جن کا تعارف گزر چکا۔ اور دوسرے ایڈیٹر شیخ محمد فرید وجدی نے بھی اس موضوع پر قلم اٹھایا۔ ان کا مضمون "**القادیانیة فی الھند**" عنوان سے **نورالاسلام** میں چھپا۔

شیخ محمد فرید وجدی (۱۲۹۵ھ-۱۳۷۳ھ/۱۸۷۸ء-۱۹۵۴ء) اسکندریہ میں پیدا ہوئے، قاہرہ میں وفات پائی۔ عالم، ادیب، محقق، صحافی، مؤرخ، پندرہ برس سے زائد **نور الاسلام** پھر **مجلة الازھر** کے ایڈیٹر رہے۔ عربی کے علاوہ فرانسیسی زبان میں متعدد تصنیفات ہیں، جن میں عربی انسائیکلوپیڈیا "**دائرة معارف القرن العشرین**" مشہور اور آپ کی پہچان ہے۔[۱۷۴]

○ مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال (وفات ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء)[۱۷۵] کی زندگی میں جامعہ ازھر کا وفد ہندوستان آیا، جس کی پیش کردہ رپورٹ میں بھی قادیانیت کا ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ شیخ الازھر محمد مصطفیٰ مراغی کے دَور میں یہ وفد ۱۷/ رمضان ۱۳۵۵ھ/ یکم دسمبر ۱۹۳۶ء کو قاہرہ سے روانہ ہوا، سمندری راستہ کے ذریعے بمبئی پہنچا اور ہندوستان میں تقریباً ایک سو دن قیام کے دوران دس سے زائد بڑے شہروں میں سیاسی، سماجی و مذہبی شخصیات سے ملاقاتیں کیں۔ اور واپس جا کر رپورٹ مرتب کی، جس میں اسلامیانِ ہند کے حالات، اعداد و شمار نیز دَورہ کے مشاہدات و تاثرات قلم بند کیے اور یہ "**تقریر بعثة الھند**" عنوان سے "**مجلة الازھر**" کے آٹھ شماروں میں شائع ہوئی[۱۷۶] اس کی دوسری قسط میں بتایا گیا کہ مسلمانانِ ہند کے راہنماؤں میں ایک اہم نام سر محمد اقبال کا ہے۔ جنہوں نے نظریہ پاکستان پیش کیا ہے، جو پنجاب، کشمیر، سرحد، بلوچستان کے علاقوں پر مشتمل ہوگا۔ سر محمد اقبال کے اس خواب کو ہندوستان کے اکثر راہنماؤں و مفکرین کے ہاں تائید و پذیرائی حاصل ہے۔[۱۷۷]

رپورٹ کی تیسری قسط میں ہندوستان میں موجود اسلام سے وابستہ فرقوں کا مختصر

تعارف دیا گیا، جس کے آخر میں قادیانیہ، احمدیہ کے معتقدات پر آگاہ کیا اور خاتمہ پر لکھا کہ ان کے مخالفین ودشمنوں میں سر محمد اقبال نمایاں ہیں۔[۱۷۸]

مولانا محمد صادق مجددی

مرزائی فکر کے تابع بعض افراد نے اپنے معتقدات کی تبلیغ واشاعت کے لیے چند صفحات کا کتابچہ طبع کرا کے قاہرہ میں پھیلایا، جس میں نزولِ وحی وختم نبوت کے مسائل میں حضرت شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی کا نام وتحریر اپنے حق میں استعمال کرنے کی کوشش کی۔

ان دنوں آپ کی نسل کے خواجہ محمد صادق مجددی، افغانستان حکومت کی طرف سے مصر میں سفیر واعزازی وزیر تھے۔ وہ اس کتابچہ کے مندرجات پر مطلع ہوئے تو تردید ووضاحت میں حضرت مجدد کی اپنی تحریروں کے اقتباسات نقل کر کے ادارہ ''نور الاسلام'' کو پیش کیے۔ ادارہ نے اس کا خلاصہ ''**رد فرية قاديانية**'' عنوان سے رمضان ۱۳۵۱ھ/دسمبر ۱۹۳۲ء کے شمارہ میں شائع کیا، جس کے آخر میں اس فریب کے انکشاف اور حقیقت کے بیان پر خواجہ محمد صادق مجددی کا بھرپور شکریہ ادا کیا۔

مولانا پیر محمد صادق مجددی (وفات ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) حنفی عالم وعارف کامل، افغانستان کے باشندہ، مصر اور سعودی عرب میں تقریباً پچیس برس سفیر رہے۔ مسجد اقصیٰ القدس الشریف میں بارہا حاضری وعبادت کی سعادت ملی۔ کابل کی لادین حکومت کے دَور میں قید تنہائی اور بیڑیوں میں جکڑے رہے۔ پھر سزائے موت کا حکم سنایا گیا لیکن بادشاہ کو یہ حکم واپس لینا پڑا۔ آخر عمر میں مدینہ منورہ قیام پذیر ہو گئے قبرستان البقیع میں قبر بنی۔ ۱۲دسمبر ۱۹۶۲ء کو دار العلوم جامعہ نعیمیہ لاہور کا دورہ کیا۔[۱۷۹]

مفتی اعظم مصر

آج کی عرب دنیا کی کل آبادی پینتیس کروڑ کے قریب اور اس میں چوتھائی حصہ ملک مصر پر مشتمل، جس کا دار الحکومت قاہرہ، عرب دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ حکومت مصر کے ہاں طبقہ علماء کے لیے جو اعلیٰ ترین چار مناصب مختص ہیں، ان کے نام شیخ الازہر، رئیس الازہر، مفتیٔ اعظم، وزیر اوقاف ہیں، جن پر الگ الگ علماء تعینات کیے جاتے ہیں۔ اور ''مفتی اعظم مصر'' کے منصب پر مختلف اَدوار میں تعینات نو مفتیان کرام کے نام اور پھر تعارف نیز ردِّ قادیانیت میں ان کے جاری کردہ فتاوی و مؤقف بارے معلومات حسب ذیل ہیں۔ شیخ محمد بخیت مطیعی، شیخ حسنین مخلوف، شیخ حسن مامون، شیخ احمد هریدی، شیخ جاد الحق، ڈاکٹر محمد سید طنطاوی، ڈاکٹر نصر فرید واصل، ڈاکٹر علی جمعہ اور ڈاکٹر شوقی علام۔

O شیخ محمد بخیت مطیعی (۱۲۷۱ھ-۱۳۵۴ھ/۱۸۵۴ء-۱۹۳۵ء) مصر کے شہر اسیوط کے قریب گاؤں مطیعہ میں پیدا ہوئے، قاہرہ میں وفات پائی۔ عظیم فقیہ حنفی، متعدد شہروں میں قاضی تعینات رہے، پھر ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۱ء تک مفتی اعظم تعینات رہے۔ عقائد و معمولات سوادِ اعظم اہل سنت نیز فقہ حنفی اور ردِّ وہابیت پر تئیس سے زائد تصنیفات ہیں جو مصر و ترکی وغیرہ سے شائع ہوئیں۔ ہندوستان کے مشہور عالم و نقشبندی مجددی مرشد کبیر شاہ ابو الحسن زید فاروقی دہلوی (وفات ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء) مزید حصول علم کے لیے ۱۹۳۱ء کو جامعہ ازھر قاہرہ پہنچے تو ۱۹۳۴ء میں آپ کی شاگردی اختیار کی نیز نماز جنازہ میں شرکت کی۔[۱۸۰]

مفتی اعظم مصر شیخ محمد بخیت مطیعی نے مرزا کی کتاب ''**المواهب الرحمن**'' کے مطالعہ کے تناظر میں ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں قادیانی گروہ کے خارج از اسلام ہونے کا فتوی جاری کیا، جو مصر و پاکستان سے شائع ہوا۔ نیز اُردو ترجمہ ''رئیس قادیان'' کی دوسری جلد کے صفحہ ۴۲۹ پر درج ہے۔[۱۸۱]

O مفتی اعظم مصر اور قادیانیت کے حوالہ سے ایک اور اہم شخصیت شیخ حسنین محمد

مخلوف (۱۳۰۸ھ-۱۴۱۰ھ/۱۸۹۰ء-۱۹۹۰ء) ہیں۔ جو قاہرہ میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر میں تعلیم پائی، پھر وہیں استاذ ہوئے۔ ۱۹۴۱ء میں ملک کے دوسرے بڑے شہر اسکندریہ کے چیف جج مقرر کیے گئے نیز لاء کالج میں لیکچر دیا کرتے اور ۱۹۴۲ء میں سپریم کورٹ کے جج، پھر ۱۹۴۵ء میں ملک بھر کے مفتیٔ اعظم تعینات کیے گئے۔ ملکی و اسلامی دنیا کے متعدد اہم علمی اداروں کے رُکن رہے۔ متعدد تصنیفات میں مجموعہ فتاوی مطبوع ہیں۔ علاوہ ازیں اسلاف کی مصنفات پر تحقیق انجام دی، جن میں مکہ مکرمہ کے ملا علی قاری حنفی (وفات ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) کی "**شرح الشفاء فی شمائل صاحب الاصطفاء**" شامل ہیں۔[۱۸۲]

محدث اعظم حجاز شیخ سید محمد حسن بن علوی مالکی (وفات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء) کی مشہور کتاب "**مفاهیم یجب ان تصحح**" پر تقدیم لکھی، جو مطبوع ہے۔ پندرہویں صدی ہجری کا سورج طلوع ہوا تو مصر بھر میں شیخ حسنین مخلوف کے درجہ کی دوسری کوئی علمی شخصیت نہ تھی۔

"مفتی اعظم مصر شیخ حسنین محمد مخلوف نے ۲۲ جون ۱۹۵۲ء کو مرزائیوں کے کافر ہونے کا فتویٰ صادر کیا اور اس فتویٰ کے ساتھ اس امر پر تعجب کا اظہار بھی فرمایا کہ پاکستان کی اسلامی مملکت نے سر ظفر اللہ خان ایسے حلف خوردہ دشمن اسلام کو وزارت خارجہ کا اہم منصب کیوں سونپ رکھا ہے۔"[۱۸۳] فتوی کا متن و اُردو ترجمہ پاکستان سے شائع ہوا۔ جیسا کہ روزنامہ "زمیندار" لاہور میں ۸ جولائی ۱۹۵۲ء کو صفحۂ اوّل پر نمایاں انداز میں بعنوان "مرزائی اسلام سے خارج ہیں" پیش کیا گیا۔[۱۸۴]

اس پر پاکستان میں قادیانی گروہ نیز مغرب سے مرعوب طبقہ نے شیخ حسنین مخلوف کے خلاف اخبارات میں مہم چلائی، ان میں انگریزی روزنامہ "ڈان" (DAWN) سب سے آگے تھا۔ دوسری جانب یہاں کے اسلامی حلقے متحرک ہوئے، جیسا کہ "آفاق" اور "تسنیم" اخبارات کے ۱۰؍جولائی ۱۹۵۲ء کے اداریے سامنے آئے اور جمعیت علماء پاکستان کے قانونی مشیر مولانا مرتضٰی احمد خان میکش (وفات ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء)[۱۸۵]

نے اُردو مضمون ’’مصر کے مفتیٔ اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی کی مہم، اخبار ڈان کراچی کی فتنہ انگیزی‘‘ عنوان سے لکھا۔ دار العلوم حزب الاحناف لاہور کے رسالہ ’’رضوان‘‘ میں آفاق اور تسنیم کے مذکورہ اِداریے نیز مولانا میکش کا یہ مضمون ایک ہی شمارے میں شائع کیے گئے۔ مولانا کی یہ تحریر اب ’’ردِّ قادیانیت اور سُنّی صحافت‘‘ کی تیسری جلد میں شامل ہے۔ [۱۸۶]

علاوہ ازیں لاہور ہی کے ماہنامہ ’’تجدید عہد‘‘ میں اس فتویٰ کے اَجراء سے متعلق خبر ’’چودھری ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے‘‘ عنوان سے شامل اشاعت کی گئی۔ جس کی ابتداء حسب ذیل عبارت سے ہوتی ہے:-

’’مصر کے مفتی اعظم شیخ حسنین مخلوف نے چند روز ہوئے اپنے ایک فتویٰ میں یہ کہا تھا کہ چونکہ قادیانی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ اس لیے وہ مسلمانوں کے زمرے میں شامل نہیں کیے جاسکتے۔ نیز انہوں نے اپنے اس بیان میں پاکستان سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ سر محمد ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ کے عہدہ سے ہٹا دے۔ کیونکہ ان کے اس عہدہ پر فائز رہنے کی وجہ سے دوسرے ممالک بھی قادیانیت کے فتنے سے متاثر ہو رہے ہیں۔‘‘

’’تجدید عہد‘‘ میں مزید بتایا گیا کہ قاہرہ کے چار مشہور غیر اسلامی رجحانات رکھنے والے اخبارات نے اس فتوی کے خلاف اداریے لکھے اور بیرون مصر کے بھی چند اخبارات نے مفتی اعظم مصر شیخ حسنین مخلوف کے اس فتوے کے خلاف نہایت تند و تیز اداریہ سپرد قلم کیے۔ ’’ڈان‘‘ کراچی نے بھی ایک اِدارتی نوٹ سپرد قلم کیا ہے جس میں مصر کے مفتی اعظم کے اس فتویٰ کے خلاف زہر اُگلا گیا ہے۔ [۱۸۷]

قاہرہ کے اخبار ’’منبر الشرق‘‘ میں قارئین کے سوالات پر مبنی شیخ حسنین مخلوف کے فتاوی جون ۱۹۵۰ء سے شائع ہوتے رہے۔ بعد ازاں انہیں جمع کر کے کتابی صورت میں ’’فتاوی شرعية و بحوث اسلامية‘‘ نام سے دو جلد کے ۶۰۴ صفحات پر شائع کیا گیا، جس میں قادیانیت کے متعلق مندرجہ ذیل عنوانات سے پانچ فتاویٰ شامل ہیں:

O**اتباع الھوی مَضَلّۃ و اتباع الحق ھدایۃ**[۱۸۸]

O**محمدصلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبیین و المرسلین**[۱۸۹]

O**طائفۃ القادیانیۃ**[۱۹۰]

O**المیسح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام** [۱۹۱]

o**کلمۃ عن القادیانیۃ** [۱۹۲]

اس موضوع پر مزید فتاوے بھی جاری کیے۔ نیز ''**صفوۃ البیان لمعانی القرآن**'' میں آیت **خاتم النبیین** کے تحت بھی مرزا کے کفر وضلال کا رد کیا۔ [۱۹۳]

علاوہ ازیں رابطہ عالم اسلامی نے دیگر مصنفین کی تین کتب یکجا شائع کیں تو شیخ حسنین مخلوف نے اس پر ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء میں تقدیم قلم بند کی۔ اب یہ مجموعہ ''**ماذا تعرف عن القادیانیۃ**'' نام سے مکتبہ امام بخاری اسماعیلیہ، مصر نے ۲۰۰۷ء میں ۹۶ صفحات پر شائع کیا ہے۔

O شیخ حسن بن مصطفیٰ مامون (۱۳۱۱ھ-۱۳۹۳ھ/۱۸۹۴ء-۱۹۷۳ء)

قاہرہ میں پیدا ہوئے وہیں پر تعلیم پائی۔ حافظ، عالم، فقیہ، قاضی نیز فرانسیسی زبان سیکھی۔ اور ۱۹۴۱ء میں سوڈان کے چیف جسٹس پھر ۱۹۵۵ء میں حکومت مصر نے ملک بھر کے مفتی اعظم تعینات کیا۔ اور ۱۹۶۴ء سے ۱۹۶۹ء تک شیخ الازہر کے منصب پر فائز رہے۔ انگریز کے معتوب اور قیام اسرائیل کی مخالفت میں فعال ونمایاں رہے۔ اور جب اسرائیل نے مسجد اقصیٰ میں آگ لگانے کی مذموم حرکت کی تو مسلمانان عالم کو اسے بچانے و آزادی کے لیے جہاد کی آواز اُٹھائی۔ چند تصنیفات میں مجموعہ فتاوی، بعض سورتوں کی تفسیر، سیرت نیز جہاد کے موضوعات پر کتب ہیں۔ آپ کے والد شاہی امام تھے۔ [۱۹۴]

شیخ حسن مامون مفتی اعظم تھے تو ۲۷ جولائی ۱۹۵۹ء کو فتوی نمبر ۲۸۶ جاری کیا جو **الفتاویٰ الاسلامیۃ** کی اشاعت ۲۰۱۰ء کی پہلی جلد کے صفحہ ۲۳۱ پر ''**حکم من یقول بوجود نبی بعد سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم**'' عنوان سے شامل ہے۔ جس میں قادیانیوں کو مرتد بتایا گیا۔

O شیخ احمد بن عبدالمجید ہریدی (۱۳۲۴ھ-۱۴۰۴ھ/۱۹۰۶ء-۱۹۸۴ء)

مصر کے علاقہ بنی سویف کے گاؤں نقاعی میں پیدا ہوئے، جامعہ ازھر میں تعلیم پائی۔ حافظ و عالم، قاضی، فقیہ، لغوی اور ۱۹۵۴ء میں منصورہ شہر کی اعلیٰ عدالت کے صدر جج ہوئے۔ پھر ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۰ء ملک کے مفتی اعظم تعینات رہے، بعد اَزاں جامعہ ازھر کے شعبہ تحقیق کے رکن ہوئے۔ فقہی موضوعات پر متعدد تحقیقی مقالات لکھے جن میں مسئلہ رؤیت ھلال شامل ہے۔ نیز متقدمین کی بعض تصنیفات پر تحقیق انجام دے کر شائع کرائیں۔ اور ۱۹۶۸ء کو ملائیشیا میں منعقد مؤتمر اسلامی میں شرکت کی۔[۱۹۵]

شیخ احمد ھریری مفتی اعظم مصر تھے تو ۲۵/ مارچ ۱۹۶۸ء کو قادیانیت کے ردّ و تعاقب میں فتویٰ جاری کیا۔[۱۹۶]

O شیخ جادالحق علی جادالحق (۱۳۳۵ھ-۱۴۱۶ھ/۱۹۱۷ء-۱۹۹۶ء)

مصر کے علاقہ د قھــــلیة میں پیدا ہوئے جامعہ ازھر میں تعلیم پائی۔ عالم، قاضی، قانونی مشیر، اور ۱۹۷۸ء میں مفتی اعظم مصر تا آنکہ ۱۹۸۲ء میں ملک کے وزیر اوقاف اور اسی برس شیخ الازھر بنائے گئے، اسی منصب پر وفات پائی۔ آپ بیالیسویں شیخ الازھر تھے۔ حکومت مصر نے تمغہ پیش کیا نیز خدمت اسلام کی بنیاد پر ۱۹۹۵ء میں شاہ فیصل عالمی ایوارڈ پیش کیا گیا۔ متعدد تصنیفات میں "**احـكـام الـقـرآن و عـلـومـه**"، "**رسـالة فـی الاجتهاد و شروطه**" شامل ہیں۔[۱۹۷]

۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۱ء کے اَوائل میں جنوبی افریقہ سے **الـمـجـلـس الاسلامـی** نیز **الـمـجـلـس الشرعی** صوبہ کاب کے صدر شیخ ابوبکر نجار نے مفتی اعظم مصر شیخ جادالحق کو قادیانیت بارے ایک مفصل سوال اِرسال کیا۔ بعدازاں آپ شیخ الازھر تعینات ہوئے تو اس کا جواب ۱۹۸۵ء میں جامعہ کے رسالہ "**الازھر**" میں "**بیان الازھر الشریف فی شان الاحمدیة اَو القادیانیة**" عنوان سے قارئین کی نذر کیا گیا۔ جس میں ہے کہ لاہوری فرقہ اسلام سے خارج و مرتد ہے اور غیر مسلموں کا مساجد میں داخلہ حرام، نیز کفار کی جانب سے مساجد کی تعمیر جائز و درست نہیں۔ اس فتویٰ کا انگریزی ترجمہ "مسلم

ڈائجسٹ'' کے شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۸۴ء میں چھپا۔شیخ جادالحق نے اس سے قبل حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ۲۴ اپریل ۱۹۷۹ء کو فتویٰ نمبر ۲۱۶ جاری کیا تھا جو "**احوال النبی عیسیٰ علیہ السلام**'' عنوان سے "**الفتاوی الاسلامیة**''کی دونوں اشاعتوں میں شامل ہے۔[۱۹۸]

○ ڈاکٹر شیخ محمد طنطاوی مفتی اعظم تھے تو ۱۲ جون ۱۹۹۰ء کو فتویٰ نمبر ۱۵ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام جاری کیا جو **الفتاویٰ الاسلامیة** کی اشاعت ۲۰۱۰ء کی جلد سترہ صفحہ ۲۳۵ تا ۲۳۷ پر ہے۔بعدازاں شیخ الازھر تعینات ہوئے تو ان کے دَور میں جامعہ ازھر کی طرف سے قادیانیت کے خلاف مزید اَقدامات اٹھائے گئے جن کا مختصر ذکر گزر چکا۔

مفتی ڈاکٹر محمد سید عطیہ طنطاوی (۱۳۴۷ھ-۱۴۳۱ھ / ۱۹۲۸ء-۲۰۱۰ء) مصر کے علاقہ سوھاج کے گاؤں "**سُلَیم**'' میں پیدا ہوئے۔سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں ایک کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس وطن لوٹنے کے لیئے ہوائی جہاز کی سیڑھی پر پہنچے تو دل کا دَورہ پڑنے کی وجہ سے وہیں وفات پائی اور جسدِ خاکی ریاض سے مدینہ منورہ لایا گیا جہاں قبرستان بقیع میں قبر بنی۔شافعی المذہب، اسکندریہ وغیرہ میں تعلیم حاصل کی اور ۱۹۶۶ء میں "**بنو اسرائیل فی القرآن والسنة**''مقالہ پر پی ایچ ڈی کی جو ۱۹۶۹ء میں شائع ہوا۔۱۹۶۰ء سے وزارت اوقاف کے تحت امام وخطیب، مدّرس اور پھر اُصولِ دین کالج اسیوط میں پروفیسر ہوئے۔۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۶ء لیبیا کی اسلامی یونیورسٹی میں پڑھانے کے بعد واپس اسیوط کے اسی کالج کے پرنسپل ہوئے۔اور ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۴ء مدینہ منورہ یونیورسٹی میں پڑھایا۔۲۶ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو مصر کے مفتی اعظم تعینات کئے گئے تا آنکہ ۲۷ مارچ ۱۹۹۶ء کو شیخ الازھر کے منصب پر فائز ہوئے اور اسی پر وفات پائی۔بیس کے قریب تصنیفات میں پندرہ جلد کے سات ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل تفسیر قرآن کریم ہے جو بارہا شائع ہوئی۔[۱۹۹]

○ ۵ جولائی ۲۰۱۲ء کو مصر کے سابق مفتی اعظم ڈاکٹر شیخ نصر فرید واصل کا بیان روزنامہ "**المصری الیوم**''میں سامنے آیا کہ جامعہ ازھر ایسے کسی فرقہ کو تسلیم نہیں کرتی جو

شریعت اسلامیہ کے اُصول وضوابط پر پورا نہیں اُترے۔مثلاً قادیانی، بہائی اور اہل قرآن وغیرہ۔ یہ منحرف فرقے تین تسلیم شدہ سماوی اَدیان اسلام، مسیحیت، یہودیت کسی کے ہاں بھی معترف نہیں اور یہ ملت سے خارج ہیں۔

ڈاکٹر نصر فرید واصل (پیدائش ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۷ء) مغربی مصر کے گاؤں **میت بدر حلاوة** میں پیدا ہوئے۔ حافظ وشافعی عالم ہیں۔ جامعہ ازہر میں تعلیم مکمل کی اور ۱۹۷۲ء میں فقہ مقارن کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی۔ ملک کے مختلف مقامات پر شرعی علوم کے اُستاذ رہے، نیز ۱۹۷۶ء تا ۱۹۸۰ء صنعاء یونیورسٹی یمن، ۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۸ء تک مدینہ منورہ یونیورسٹی پھر ۱۹۹۲ء تا ۱۹۹۴ء ابن سعود یونیورسٹی ریاض میں پڑھاتے رہے۔ مصری علماء کی سپریم کونسل کے رکن، وزارت اوقاف مصر کے ذیلی تحقیقی ادارہ **المجلس الاعلیٰ للشؤون الاسلامية** کے رکن ہیں۔ نیز فیصل اسلامی بنک کی شرعی اُمور کمیٹی کے صدر رہے۔ ۱۰ نومبر ۱۹۹۶ء سے ۱۰ مارچ ۲۰۰۲ء مصر کے مفتی اعظم تعینات رہے۔ بعد اَزاں قاہرہ کے ایک شریعہ وقانون کالج میں لیکچر دیتے رہے۔ ۴۵ سے زائد تصنیفات ہیں جن میں اکثر فقہی موضوعات پر ہیں۔[۲۰۰]

O قادیانیت کے تعاقب میں فعال علماء مصر میں ایک اور اہم نام پروفیسر ڈاکٹر شیخ علی جمعہ کا ہے، جو جامعہ ازہر میں اُصول فقہ کے اُستاذ تھے کہ ہندوستان کے دو طلباء علامہ منظر الاسلام اور علامہ نعمان اعظمی نے مولانا احمد رضا خان بریلوی کی "**جزاء اللّٰه عدوه بابَانة ختم النبوة**" المعروف بہ **محمد صلی اللّٰه تعالیٰ علیه و آله وسلم خاتم النبیین** کا عربی ترجمہ کیا، جس پر ڈاکٹر شیخ علی جمعہ کی تقریظ مطبوع ہے۔[۲۰۱]

جب ملک کے مفتی اعظم تعینات کئے گئے تو ردّ مرزائیت میں متعدد فتاوے جاری کیے جن میں چار **الفتاوی الاسلامية** کی اشاعت ۲۰۱۰ء میں شامل اور عنوانات یہ ہیں

O **فرقة البهائية او البابية و القاديانية** ، ۲۰۰۴ء، فتویٰ نمبر ۵۹۳۔[۲۰۲]

O **فرقة القاديانية** ، ۲۰۰۴ء، فتویٰ نمبر ۱۷۱۹۔[۲۰۳]

O **الحكم الشرعی فی القاديانية** ، ۲۰۰۷ء، فتویٰ نمبر ۶۰۳۔[۲۰۴]

Oحکم اعتناق الزوج القادیانیة و حصا نته لاَ ولاده بعد بلوغهم ، ۳۰ نومبر ۲۰۰۸ء، فتویٰ نمبر ۲۰۲۰۔ [۲۰۵]

نیز مزید دو فتاوے ان دنوں **دار الافتاء المصریة** کی ویب سائٹ پر ہیں۔ چنانچہ ۱۱ جنوری ۲۰۰۹ء کو قادیانی معتقدات کے متعلق فتوی نمبر ۶۹۲۴ جاری کیا جو ''**حکم زواج المسلمة من قادیانی**'' عنوان سے انٹرنیٹ میں ہے، اور بتایا کہ کسی مسلمہ کا قادیانی سے نکاح جائز و درست نہیں اور اگر شادی کے بعد خاوند نے یہ عقیدہ اختیار کیا تو وہ مرتد ہوا۔ عورت کا اس کے ساتھ رہنا حرام اور علیحدگی کی صورت میں مروجہ قانون کے مطابق بچے اس کی کفالت و تربیت میں دینا بھی درست نہیں کیونکہ خدشہ ہے کہ انہیں اسی فاسد عقیدہ کی تعلیم دے گا۔ اسی نوع کے ایک اور سوال کے جواب میں ۱۳ دسمبر ۲۰۰۹ء کو فتوی نمبر ۵۴۴۵ جاری کیا جو ''**اعتناق الزوج للقادیانیة و ما یترتب علی ذلک من احکام و حقوق**'' عنوان سے ہے۔

ڈاکٹر شیخ علی بن جمعہ ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء کو مصر کے شہر بنی سویف میں پیدا ہوئے۔ ابو الحسن، نور الدین، حافظ، شافعی عالم، فقیہ، مفسر، اُصولی، صوفی، جامعہ عین شمس قاہرہ میں تعلیم اور جامعہ اَزھر سے ۱۹۸۸ء میں پی ایچ ڈی کی۔ نیز متعدد اکابر علماء سے رِوایت کی اجازت پائی۔ ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء سے ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء تک مفتی اعظم تعینات رہے اب جامعہ ازھر میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ذاتی ذخیرہ میں چالیس ہزار کے قریب کتب و رَسائل ہیں۔ مختلف موضوعات پر پچاس سے زائد تصنیفات میں **النبراس فی تفسیر القرآن الکریم، سیّدنا محمد صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه و آله وسلم رسول اللّٰه الی العالمین، الحکم الشرعی عند الاصولیین، المدخل الی دراسة المذاهب الفقهیة، صناعة الافتاء، فقه التصوف، الامام الشافعی و مدرسة الفقهیة** شامل ہیں۔ ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازھری کے بقول اُن کے والد مولانا عبدالحکیم شرف قادری مصر گئے تو ڈاکٹر شیخ علی جمعہ سے شاذلی سلسلہ میں خلافت پائی نیز مولانا نے ڈاکٹر علی جمعہ کو قادری رضوی سلسلہ میں اجازت وخلافت عطا کی۔ جشن میلاد

النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جواز پر ایک تحریر کا اُردو ترجمہ مفتی محمد اکرام المحسن فیضی (پیدائش ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء) نے کیا، جو کتاب ''محفل میلاد اور علماء عرب'' میں شامل ہے۔[۲۰۶] ڈاکٹر علی جمعہ کے ردِّ قادیانیت میں چھ فتاوے اور مذکورہ بالا ایک تقریظ پیش نظر ہیں۔

O مصر کے موجودہ مفتی اعظم شیخ شوقی علام نے اس موضوع پر ۸ فروری ۲۰۱۷ء کو فتویٰ نمبر ۱۳۵۰۳ بعنوان ''الانتماء الى القاديانية الاحمدية'' جاری کیا جو دار الافتاء کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔

ڈاکٹر شیخ شوقی بن ابراھیم علام (پیدائش ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء) مصر کے علاقہ البحیرۃ کے گاؤں زاویۃ ابو شوشۃ میں پیدا ہوئے۔ مالکی المذہب ہیں۔ جامعہ ازھر میں فقہ اسلامی کے اُستاذ اور ۱۱ فروری ۲۰۱۳ء کو علماء سپریم کونسل کے اجتماع میں ملک کے مفتی اعظم منتخب ہوئے اور ۴ مارچ کو یہ منصب سنبھالا۔ قبل ازیں سلطنت عمان کے شرعی کالج میں کچھ عرصہ اُستاذ رہے۔ متعدد عالمی علمی اجتماعات میں شرکت کی جیسا کہ اگست ۲۰۱۴ء میں چیچنیا میں منعقدہ عالمی صوفی کانفرنس اور پھر اسی نوع کی مارچ ۲۰۱۶ء کو ہندوستان میں ہوئی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ فقہی موضوعات پر متعدد تصانیف ہیں۔

ہفت روزہ ''الاسلام'' قاہرہ

یہ مؤقر رسالہ ایک درویش صفت وخادم اسلام امین بن عبد الرحمٰن نے ۱۹۳۲ء میں جاری کیا جو ۱۹۷۴ء تک پابندی سے شائع ہوتا رہا۔ عام طور پر پچاس صفحات پر مشتمل ہوتا اور عقائد، تفسیر، حدیث، فقہ کے موضوعات پر تحریروں کو جگہ دی جاتی۔ اس میں حقانیت اسلام پر عقلی دلائل، جشن میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، نعت، وسیلہ، محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہجرت نبوی کی یاد، معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم،

تصوف کی اہمیت وضرورت، اجتہاد وتقلید، تلقین میت، شب براءت، بزرگان دین کے عرس کی تقریبات، وغیرہ موضوعات پر سیر حاصل تحریریں شائع ہوتی رہیں۔اکثر شمارے گنبد خضراء علیہ التحیۃ والثناء کی رنگین تصویر سے مزین ہیں۔مصر کے صف اوّل کے علماء کرام کا قلمی تعاون حاصل تھا۔

بہاء الدین زکریا لائبریری چکوال میں دوسوسینتالیس شمارے اور مجلس علمی لائبریری کراچی میں آٹھ متفرق شمارے نیز مجلس دعوت وتحقیق اسلامی لائبریری کراچی میں متعدد قدیم شمارے محفوظ ہیں۔

الاسلام کے بانی ومدیر اعلیٰ شیخ امین کے حالات تک رسائی نہیں ہوسکی۔وہ طبقہ علماء میں سے نہ تھے لیکن علم سے لگن اور خدمت کے جذبہ کی بنیاد پر قلمی جہاد میں نمایاں مقام پایا۔حج وزیارت کی سعادت پائی تو قاہرہ کے امام عبداللہ ابوسیف (وفات ۱۳۹۳ھ/ ۱۹۷۳ء) نے مبارک باد پر خاص قصیدہ موزوں کیا، جو "**تهنئة بالحج**" عنوان سے پیش نظر ہے۔[۲۰۷]

ان کے جواں سال فرزند محمد بن امین بن عبد الرحمٰن زمانہ طالب علمی میں "**الاسلام**" کے لیے لکھا کرتے، چند تحریریں دیکھنے میں آئیں۔[۲۰۸]

مرزائی فتنہ سے اہم اختلافی مسائل حیات ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، ظہور و علامات امام مہدی، عقیدہ ختم نبوت پر متعدد تحریریں **الاســلام** کے صفحات پر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔جیسا کہ ڈاکٹر محمد علی الحاج سالمین جو ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء کو بمبئی میں مقیم اور **مجلس الاتحاد الاسلامی الاعلیٰ بالهند** کے صدر[۲۰۹] نیز ایک انگریزی اخبار کے مالک وایڈیٹر تھے۔عربی کے علاوہ اُردو وانگریزی میں تحریریں اور اسلامی موضوعات پر انگریزی میں تصنیفات ہیں۔

ڈاکٹر محمد علی سالمین کا ایک مضمون "**غـلام احـمد القاديانی، من يشک فی کـفـره**"، عنوان سے مذکورہ برس **الاســلام** میں چھپا۔پھر انھوں نے ادارہ کو انگریزی مضمون ارسال کیا جس کا شیخ ابراہیم بن عبد الفتاح خلیفہ نے عربی ترجمہ کیا،

جو ''**القادیانیة**''عنوان سے شامل اشاعت کیا گیا۔

قارئینِ **الاسلام** کے شرعی سوالات کے جواب کے لیے متعدد علماء کرام معاون و مستعد تھے۔ چنانچہ مصر سے ہی ایک قاری نے دریافت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پائی۔ اس کا مفصل جواب علاقہ جرجا کے عالم و واعظ شیخ محمد سلیمان سلیمان نے قلم بند کیا جو ''**عیسیٰ علیه الصلاة و السلام حی لم یمت**''عنوان سے شامل اشاعت کیا گیا جس میں آپ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے پر دلائل پیش کیے۔[۲۱۰]

چار برس بعد یہی سوال ایک اور قاری کی جانب سے موصول ہوا۔ اب مسجد سیدہ زینب کے خطیب شیخ عبدالجواد محمد دومی نے جواب لکھا جو''**الاسلام**'' کے صفحات پر قارئین کی نذر کیا گیا۔[۲۱۱]

دوسرے موقع پر پوچھا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب زندہ اٹھائے گئے تو عمر مبارک کتنی تھی؟ اس کا جواب شیخ عبدالفتاح نجار کے قلم سے بعنوان ''**عمر عیسیٰ علیه السلام حین رفعه اللّٰه الیه**'' درج ہے۔[۲۱۲]

ایک عیسائی نے اپنی تصنیف میں اصرار کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب صلیب دیے گئے تو وہیں پر وفات پائی۔ جواباً سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اُٹھائے جانے کے اسلامی عقیدہ کے بیان و اثبات پر شیخ محی الدین سعید بغدادی نے کتاب ''**حدیث الایام فی قصة الموت و القیام**'' نام سے لکھ کر طبع کرائی، ''**الا سلام**'' کے صفحات پر اس کی اشاعت کی اطلاع دی گئی۔[۲۱۳]

قاہرہ کے عالم جلیل و مشہور مرشد سید محمد حافظ تجانی نے مرزائی افکار کے تعاقب میں مستقل کتاب ''**ردّ اوھام القادیانیة فی قوله تعالیٰ، و خاتم النبیین**''لکھی، ہفت روزہ''**الاسلام**''میں اس پر تبصرہ شائع کیا گیا، شیخ حافظ تجانی کا مزید ذکر آگے آرہا ہے۔

الاسلام کو جن اکابر علماء کرام کی قلمی سرپرستی حاصل تھی ان میں دو بطور خاص قابل

ذکر ہیں، جو فتنہ قادیانیت جانب بھی متوجہ رہے۔ ایک شیخ محمد زاہد کوثری اور دوسرے شیخ سید عبداللہ غماری۔ یہ بالترتیب ترکی و مراکش کے باشندے لیکن قاہرہ میں مقیم تھے۔

ظہور امام مہدی کے منکرین کے رد اور اس بارے عقیدہ اہل سنت کے بیان پر شیخ عبداللہ غماری نے سیر حاصل مضمون لکھا جو ''**ظهور المهدى حق**'' عنوان سے **الاسلام** کے صفحات پر دس اقساط میں چھپا۔

ادھر انڈونیشیا کے صوبہ سماٹرا میں ۱۹۳۵ء کو اہل سنت و جماعت اور وہاں وارد مرزائی گروہ کے درمیان بحث کے بعد بات مناظرہ تک جا پہنچی، جس میں ''**حديث لا نبى بعدى**'' بطور خاص زیر گفتگو آئی۔ وہاں مقیم حضر موت یمن کے شیخ سید طہ سقاف نے اس کی رُوداد لکھ کر ہفت روزہ **الاسلام** کو قاہرہ روانہ کر دی، جس میں اس حدیث کی اسناد بارے اکابر علماء کرام سے مزید رہنمائی بھی طلب کی۔ **الاسلام** میں یہ ''**بين القاديانية و اهل السنة**'' عنوان سے شائع کی گئی۔ جس کے آخر میں ادارہ نے اطلاع دی کہ ہماری گزارش پر شیخ عبداللہ غماری نے حدیث سے متعلق مزید حقائق فراہم کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

چنانچہ اگلے ہی ماہ شیخ عبداللہ غماری کی تحریر ''**حديث لا نبى بعدى و زيادة الا اَن يشاء اللّٰه**'' عنوان سے **الاسلام** کے صفحات کی زینت بنی۔

شیخ عبداللہ غماری نے عقیدہ نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر کتاب ''**اقامة البرهان على نزول عيسىٰ فى آخر الزمان**'' لکھی، جس پر مذکورہ ذیل تین علماء نے تقاریظ لکھیں: شیخ محمد زاہد کوثری، شیخ محمد اسمٰعیل عبدرب النبی خطیب اعظم قاہرہ اور جامعہ ازھر کے استاذ و فلسفی شیخ محمد یوسف موسیٰ۔ آخر الذکر مقرظ نے کتاب کے موضوع کی مناسبت سے بعض شبہات کا اظہار کیا، جس پر شیخ عبداللہ غماری نے شکوک کے ازالہ پر ایک مضمون قلم بند کیا جو قاہرہ ہی کے رسالہ ''**الرسالة**'' میں شائع ہوا۔ پھر ایک اور مختصر تحریر **الاسلام** کو بھیجی جو ''**شكر و ملاحظة**'' عنوان سے مطبوع ہے۔ شیخ غماری نے اس کے ذریعے مقرظین کا شکریہ اَدا کیا، نیز لکھا کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرنے والے افراد دو قسم کے

ہیں، ایک وہ جو جاہل مطلق ہیں اور نہیں جانتے کہ علم کس چیز کا نام ہے اور دوسرے وہ عالم جن پر ہوس اور نفسانی خواہشات غالب آئیں۔ وگرنہ جامعہ ازہر میں اسلامی عقائد کی جو کتب نصاب میں شامل ہیں ان میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ صدیوں سے پڑھایا جا رہا ہے، اور اسی پر اہل سنت کا اجماع ہے۔[۲۱۴]

اور شیخ عبداللہ بن محمد صدیق غماری حسنی (۱۳۲۸ھ-۱۴۱۳ھ/۱۹۱۰ء-۱۹۹۳ء) کا مختصر تعارف یہ ہے کہ مراکش کے شہر طنجہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور خانقاہ صدیقیہ میں واقع والد کے پہلو میں قبر بنی۔ ابوالفضل، حافظ، محدث اعظم مراکش، مسند، مدرس، نقاد، شاذلی صوفی، کثیر التصانیف۔ وطن کے علاوہ کچھ عرصہ قرویین یونیورسٹی فاس میں تعلیم پائی تا آنکہ ۱۳۴۹ھ/۱۹۳۱ء میں قاہرہ کی راہ لی جہاں جامعہ ازہر میں تکمیل کی پھر وہیں مدرس ہوئے۔ لادینیت واشتراکیت کے علم بردار مصر کے فوجی صدر جمال عبدالناصر کے حکم پر ۱۹۵۹ء میں قید کیے گئے اور گیارہ برس بعد ۱۹۶۹ء میں رہائی پائی تو وطن واپس ہوئے۔ جیل میں بھی درس و تدریس، تصنیف و تالیف کے اعمال جاری رکھے۔ سفر حجاز مقدس کے دوران ۱۳/ذوالحجہ ۱۳۶۲ھ کو مولانا محمد عبدالباقی لکھنوی مہاجر مدنی سے اسلامی علوم میں روایت کی اجازت پائی[۲۱۵] ایک تصنیف "**نهاية الآمال في صحة و شرح حديث عرض الاعمال**" کا اُردو ترجمہ علامہ رسول بخش سعیدی نے کیا جو ۱۹۹۶ء میں لاہور سے شائع ہوا۔

دوسری شخصیت شیخ محمد زاہد کوثری نے مرزائیت کے تعاقب میں تین مضامین لکھے جو پہلے **الاسلام** اور پھر کتاب "**مقالات الکوثری**" کے ضمن میں قاہرہ و کراچی سے بارہا شائع ہوئے، علاوہ ازیں حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے منکرین کے ردو تعاقب میں مستقل کتاب "**نظرة عابرة في مزاعم من ينكر نزول عيسىٰ عليه السلام قبل الآخرة**" لکھی جو شائع ہوئی۔ مضامین کا تعارف یہ ہے:

- **انكار نزول عيسىٰ عليه السلام و اقرار عقيدة التجسيم.**[۲۱۶]
- **الرسالة و الازهر.**[۲۱۷]

O**عند جهينة الخبر اليقين، مروق القاديانية.**[۲۱۸]

مرزائی رسالہ ’’البشریٰ‘‘ کے شمارہ نمبر۵ نیز ۶ بابت ۱۳۶۱ھ میں حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف ایک تحریر چھپی جس میں تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ جامعہ ازہر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی قائل ہے۔ شیخ کوثری کا مذکورہ بالا پہلا مضمون اسی مرزائی تحریر کے جواب میں لکھا گیا، جس میں عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے داخل نصاب ہونے کا بھی ذکر کیا۔ دوسرا مضمون بھی اس موضوع پر ہے جس میں معاصر رسالہ ’’الرسالة‘‘ میں شائع کی گئی ایک تحریر نیز قادیانی اوہام وشکوک کا رد کیا گیا اور تیسرے مضمون ’’مروق القاديانية‘‘ میں شیخ کوثری نے تجویز پیش کی کہ جامعہ ازہر میں ایک شعبہ قائم کیا جائے جس میں قادیانی وغیرہ جدید فرقوں کے افکار ونظریات پر مشتمل ان کی اپنی کتب ورسائل جمع کیے جائیں۔ پھر جامعہ کے اساتذہ کی نگرانی میں طلباء اس باطل مواد پر تحقیق انجام دے کر اسلامی دنیا کو حقائق پر باخبر کریں نیز امت مسلمہ کو ان نظریات وعزائم سے محفوظ رکھنے کی تدابیر سامنے لائی جائیں۔

شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری (۱۲۹۶ھ-۱۳۷۱ھ/۱۸۷۹ء-۱۹۵۲ء) استنبول کے قریب قصبہ دوزجہ میں پیدا ہوئے قاہرہ میں وفات پائی۔ فقیہ حنفی، محقق، مؤرخ، مسند، نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ سے وابستہ اور عثمانی خلافت کے آخری ایام میں شیخ الاسلام کے نائب تعینات رہے۔ پھر مصطفیٰ کمال پاشا کے الحادی افکار کے خلاف آواز بلند کرنے والے علماء میں نمایاں رہے، جس کے نتیجہ میں وطن چھوڑنا پڑا، جہاں سے دمشق پھر قاہرہ سکونت اختیار کی۔ عربی، فارسی، ترکی زبانوں میں متعدد تصنیفات ہیں[۲۱۹] سولہ سے زائد عربی تصنیفات کراچی، کوئٹہ وملتان سے شائع ہوچکی ہیں۔ مصر کے اکابر وہابیہ سے قلمی معرکہ برپا رہا۔ ادھر ’’دوزجہ‘‘ ترکی میں ۲۳ تا ۲۴ نومبر ۲۰۰۷ء کو آپ کی یاد میں عالمی سیمینار منعقد ہوا۔

قادیانیت سے قطع نظر جن دیگر موضوعات پر شیخ کوثری کی تحریریں ’’الاسلام‘‘ میں شائع ہوئیں ان میں ’’**محق التقول في مسألة التوسل**‘‘ اہم ہے[۲۲۰] جو بعد

اَزاں مقالات الکوثری کے ضمن میں [۲۲۱] پھر قاہرہ ہی سے کتابی صورت میں چھپی۔اور ہندوستان کے مولانا افتخار احمد قادری نے اُردو ترجمہ کیا، جو مبارک پور ہندوستان پھر لاہور سے شائع ہوا، نیز ان دنوں عربی متن و ترجمہ الگ الگ ویب سائٹس پر دست یاب ہیں۔

ہفت روزہ **الاسلام** چالیس برس سے زائد شائع ہوتا رہا۔اس میں قادیانیت کے تعاقب میں چھپنے والی تمام تحریروں تک رسائی نہیں ہوسکی۔اس کے صفحات پر شیخ عبدالرحمٰن الخلیفہ کا مضمون "**ما ضل (السبکی) و ما غویٰ، و ما ینطق عن الھویٰ**"بھی اہم ہے۔جو مصر کے ہی معاصر شیخ امین بن محمود خطاب سبکی (وفات ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۸ء) کے تعاقب میں لکھا اور مرزا قادیانی کی تردید و مذمت پر ختم کیا۔نیز قارئین الاسلام کو بتایا کہ خطہ ہند پر سید احمد رائے بریلوی بالاکوٹی بارے کہا گیا کہ مہدی ہے۔جس نے ۱۲۴۳ھ میں پنجاب کی حدود پر قبائل سے جنگ برپا کی اور ناکام ہوا۔[۲۲۲]

نامور ادیب عباس محمود عقاد

عباس محمود عقاد (۱۳۰۶ھ-۱۳۸۳ھ/ ۱۸۸۹ء-۱۹۶۴ء) مصر کے شہر اسوان کے قریب گاؤں میں پیدا ہوئے قاہرہ میں وفات پائی۔پرائمری سکول تک مروجہ تعلیم حاصل کی۔اپنے دَور میں عربی زبان کے نامور ادیب، صحافی، نقاد، مفکر، فلسفی، شاعر نیز انگریزی ادب پر بخوبی آگاہ تھے۔ایک سو سے زائد تصانیف ہیں، ادبی و فکری معرکوں میں نمایاں رہے۔دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمنی کے صدر ہٹلر کے کردار کی مخالفت میں آواز اُٹھائی نیز اس کے افعال پر مستقل کتاب لکھی۔شاہ مصر پر تنقید کی بنا پر ۱۹۳۰ء میں نو ماہ جیل میں رہے اور ۱۹۳۴ء میں ان کے اعزاز میں عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی۔مصری پارلیمنٹ کے رکن رہے، صدر جمال عبدالناصر نے ادبی خدمات کی بنا پر تمغہ حسن کارکردگی منظور کیا جسے وصول کرنے سے انکار کردیا نیز قاہرہ یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی اعزازی سند پیش کرنا چاہی لیکن قبول نہیں کی۔شادی نہیں کی اور وفات کے بعد جامعہ ازہر کے عربی

زبان کالج میں ایک ہال کا نام نیز قاہرہ میں ایک اہم سڑک کا نام **"عــقــاد"** سے موسوم کیا گیا۔ وزارت ثقافت نے اسوان شہر میں ان کی رہائش گاہ کو عجائب گھر بنانے کا اعلان کیا۔ ان کے تصنیفات کے تراجم اُردو، فارسی، ملاوی، جرمنی، روسی، فرنچ وغیرہ زبانوں میں ہوئے اوران کی حیات وخدمات پر عربی میں ستر سے زائد کتب لکھی گئیں۔[۲۲۳]

دوسری جنگ عظیم کے شعلے سرد ہونے کو تھے اور نیو ورلڈ آرڈر نئے عالمی نظام کے نعرہ کا ایک بار پھر غلغلہ تھا۔ اس ماحول وفضا میں ۱۹۴۶ء میں قادیانیت کے حوالے سے عباس عقاد کے چار مضامین قاہرہ کے ہفت روزہ **"الرسالة"** وغیرہ میں سامنے آئے، جن کے عنوانات یہ ہیں:

- **الاسلام والنظام العالمی الجدید**[۲۲۴]
- **من الدعوة الهندية**[۲۲۵]
- **الاسلام والنظام العالمی الجدید**[۲۲۶]
- **المهديون**۔

بعدازاں یہ مضامین ان کی دو کتب کا حصہ بنے۔ اور عقاد کی وفات کے بعد ان کی تمام تحریریں یکجا **"المجموعة الكاملة لمئولفات الاستاذ عباس محمود العقاد"** نام سے چھبیس جلدوں میں شائع کی گئیں۔ اس مجموعہ کی چھٹی جلد میں اسلامیات سے متعلق تین کتب شامل جن کے نام یہ ہیں:۔

- **الاسلام دعوة عالمية.**[۲۲۷]
- **الاسلام فی القرن العشرين.**[۲۲۸]
- **مايقال عن الاسلام .**[۲۲۹]

اور عقاد کے قادیانیت سے متعلق یہ چاروں مضامین اس جلد کی مذکورہ اولین دو کتب کے مختلف مقامات پر درج ہیں[۲۳۰]۔ نیز ان میں سے دو مضامین شیخ محمد سعید طریحی کی کتاب **"القاديانية الاحمدية فی ميزان الحق"** کے آخر میں بھی ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔[۲۳۱]

محمد علی لاہوری (وفات ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۱ء) جو مرزائی گروہ کی لاہوری شاخ کے سرخیل، صحافی، اُردو وانگریزی میں کتب کے مصنف ومترجم تھے۔ نئے عالمی نظام کے موضوع پر ان کی ایک تصنیف کا انگریزی ایڈیشن شائع ہوا جو عباس عقاد کو عراق سے موصول ہوئی، جس کے ایک ہفتہ بعد کتاب کے تعارف وتبصرہ پر عقاد کا مضمون ''**الاسلام والنظام العالمی الجدید**'' عنوان سے ''**الرسالة**'' کے شمارہ ۴ مارچ ۱۹۴۶ء میں چھپا جو اس موضوع پر ان کی پہلی تحریر ہے۔

استاذ عقاد نے اس مضمون کے آغاز میں قارئین کو مرزائی گروہ کا سرسری تعارف پیش کیا، اور بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اس جماعت کا سربراہ تھا، جس کے اکثر عقائد کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ اہل کتاب اور سماوی ادیان کے ہاں بھی یہ معتقدات قبول نہیں۔ انہی میں سے ہے کہ وہ نبی اللہ ورسول اور مسیح موعود ہے جو نئے جسد میں زمین پر بھیجا گیا۔ عباس عقائد نے مزید بتایا کہ ۱۹۱۴ء میں اس گروہ نے ترقی کی اور قادیانی کے دعویٰ نبوت کا انکار کرتے ہوئے ایک اسلامی جماعت کے طور پر اُبھری۔ اور یہ عقاد کا لاہوری گروہ کی طرف اشارہ تھا جو مذکورہ برس مرزا کی نبوت کا منکر ہوا اور اسے محض مجدد اسلام تسلیم کرنے لگا۔ محمد علی لاہوری اسی گروہ کے سربراہ تھے جن کی کتاب پر تبصرہ وتعارف مقصود تھا۔ اُستاذ عباس محمود عقاد کے متعلقہ الفاظ یہ ہیں:۔

> ''**مرزا غلام احمد القادیانی صاحب الطریقة القادیانیة ......ینشر الدعوة الی تلک الطریقة التی تشتمل علی عقائد کثیرة لا یقرها الاسلام، ولا یقبلها دین من الادیان الکتابیة، ومن ذلک انه هو نبی الله المرسل وانه عیسی بن مریم قد بعث الی الارض فی جسد جدید. وفی سنه 1914م تطورت تلک الطریقة الی حرکة اسلامیة تنکر نبوة القادیانی**''۔

شیخ عباس عقاد کا یہ مضمون جیسے ہی منظر عام پر آیا، انہیں مرزائی حلقوں کی طرف سے مواد کی ترسیل کا سلسلہ قائم ہوگیا۔ جیسا کہ دمشق میں مقیم افراد جو مرزا کی نبوت پر اعتقاد

رکھتے تھے انہوں نے رسائل وکتب ارسال کیں۔ دوسری جانب محمد علی لاہوری اوران کے متبعین نے لاہور سے عربی وانگریزی مواد روانہ کیا جو مرزا کی نبوت کے انکاراور مجددیت کے اثبات وتائید پر مبنی تھا۔

چنانچہ پہلے مضمون کی اشاعت کے محض دوماہ بعدان کی دوسری تحریر ''**من الدعوة الهندية**'' عنوان سے ''**الرسالة**'' کے ہی شمارہ ۱۳مئی ۱۹۴۶ء میں چھپی۔ جس کے آغاز میں دونوں مرزائی گروہ کی طرف سے خطوط اور رسائل وکتب کی آمدوبھرمار کا خود ذکر کیا۔

یہاں اُستاذ عباس محمود عقاد کے متعلق کس قدر تفصیل بیان کرنے کی ضروت اس لیئے پیش آئی کہ بعض نے حیرت وتعجب کے اظہار کے ساتھ کہا کہ العلامۃ الکبیر عباس محمود العقاد کے بقول مرزا نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ یہ اعتراض ان کے مضمون ''**المهديون**'' کی مذکورہ بالا عبارت کے حوالہ سے کیا گیا جو لاہوری گروہ کے مئوقف کے طور پر لکھی جن کے نزدیک دعویٰ نبوت ثابت نہیں اور یہ کہ چودہویں صدی کے مجدد تھے۔عقاد نے تو اپنی تحقیق ومؤقف اپنے اوّلین مضمون کے آغاز میں ہی بیان کر دیا تھا جس کی متعلقہ عبارت یہاں نقل وپیش کی گئی۔

ماہنامہ ''طریق الحق'' قاہرہ

یہ مؤقر رسالہ اپنے دور کے مشہور پیر طریقت، محدث ومفسر شیخ سید محمد حافظ تجانی نے خانقاہ تجانیہ قاہرہ سے جاری کیا اور پہلا شمارہ ذوالحجہ ۱۳۷۰ھ/ستمبر۱۹۵۱ء کو ۳۲ صفحات پر سامنے آیا۔ محمد عبد اللہ عطار پہلے چیف ایڈیٹر پھر یہ ذمہ داری محمد ارشاد شبرانجوی نے سنبھالی۔ اس میں عقائد ومعمولات اہل سنت کی توضیح وتشریح اور دفاع پر متقدمین، متاخرین اورمعاصرین کی تحریریں نثر ونظم شائع ہواکرتیں نیز اہل سنت کی تبلیغی سرگرمیوں پر قارئین کو مطلع کیا جاتا۔ یہ رسالہ اتحاد بین المسلمین کا داعی اور اسلامی دنیا کو درپیش مسائل فلسطین وغیرہ کے حل کی جانب توجہ دلاتا رہا۔

اس دَور کی اسلامی دنیا کے سب سے بڑے ملک پاکستان کے بارے میں تحریریں بھی اس کے صفحات پر ملتی ہیں۔ جیسا کہ وزیراعظم ناظم الدین نے ۲۲ ستمبر ۱۹۵۲ء کو اسمبلی میں آئین پیش کیا تو یہ خبر اور آئین پاکستان کے اہم نکات ''**طریق الحق**'' قارئین کی نذر کیے گئے [۲۳۲] نیز کلام اقبال کا منظوم عربی ترجمہ شائع ہوتا رہا۔ [۲۳۳]

طریق الحق کے بانی شیخ محمد حافظ تجانی، قادیانی فتنہ پر نہ صرف بخوبی آگاہ تھے بلکہ تعاقب میں مستقل کتاب لکھ چکے تھے جو رسالہ کے اجراء سے بھی پندرہ برس قبل شائع ہوچکی تھی۔ چنانچہ جب ''**طریق الحق**'' جاری کیا تو دیگر موضوعات کے ساتھ اس جانب بھی توجہ مرکوز رکھی۔

طریق الحق کے جو شمارے پیش نظر ہیں ان میں مرزائی افکار کی تردید میں ایک مضمون ''**قصة الادیان التی خلقها الاستعمار المتنبی الذی دعا الی الدخول فی طاعة بریطانیا**'' عنوان سے ہے جو معاصر رسالہ ''**صرخة العرب**'' سے ماخوذ اور لکھنے والے کا نام درج نہیں۔ اس میں ہے کہ برطانوی استعمار نے جہاں بھی قدم رکھے مقامی آبادی کو فتنہ وفساد، تفریق و انتشار میں مبتلا کر کے لوٹا۔ ایسے ممالک میں برطانوی استعمار کی سازشوں، فریب و دھوکہ کی کئی مثالیں تاریخ کا حصہ ہیں۔ اس ضمن میں خطہ ہند بطور خاص قابل ذکر ہے جسے استعماری قوت کی سازشوں اور فریب کا ہر لمحہ نشانہ بننا پڑا۔ انہی میں ایک فتنہ وسازش قادیانی فکر کا جنم وحوصلہ افزائی ہے۔ خطہ ہند سے برطانوی استعمار بالآخر رخصت ہوا لیکن اس فتنہ کا لوگوں کو آج بھی سامنا ہے۔ جب کہ دنیا بھر کے مسلمان اور بکثرت علماء اسلام، قادیانی دعوت کو باطل قرار دے چکے ہیں اور جامعہ از ہر شریف نے انہی ایام میں اس دعوت وتحریک کے عزائم وخطرات پر آگاہ کیا تھا۔

اس موضوع پر ایک اور تحریر ''**سید نا عیسیٰ علیه السلام**'' عنوان سے ہے۔

آسٹریلیا سے ''**طریق الحق**'' کے ایک قاری نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارے سوال پیش کیا۔ جس کے جواب میں ادارہ کی جانب سے یہ تحریر شائع کی گئی جس میں آپ علیہ السلام کے بارے میں اسلامی عقیدہ بیان کیا گیا اور آخر میں لکھا کہ یہ جو غلام احمد اور

اس طرح کے کفار و دھوکہ بازوں نے دعویٰ کیا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے اور میں ہی مسیح موعود ہوں، یہ قول وادعاء مردود ہیں۔

"طریق الحق" کے صفحات پر موجود ایک اور مضمون "باب ماجاء فی المھدی" بھی قابل ذکر ہے۔ جو ظہور امام مہدی کے عقیدہ سواد اعظم بارے دس احادیث صحیحہ کے بیان پر ہے۔ جس کے خاتمہ پر ہے کہ ظہور مہدی، قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے اور نہیں معلوم کہ ظہور کب ہوگا۔[۲۳۴]

لیکن "طریق الحق" میں قادیانیت کے تعاقب میں چھپنے والی پیش نظر تحریروں میں سب سے اہم پروفیسر محمد لقمان صدیقی ازہری کا مضمون "دعاة الاستعمار– الکاذبون علی اللّٰہ" ہے جو ۱۹۵۴ء میں قسط وار چھ شماروں میں شائع ہوا۔

پروفیسر لقمان صدیقی کی "حقیقة القادیانیة" نامی کتاب ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۵ء میں قاہرہ سے چھپی [۲۳۵] خیال ہے کہ اسی مضمون کو یکجا کر کے یہ نام دیا گیا۔

پروفیسر محمد لقمان نے آغاز میں بتایا کہ دوران تالیف جن اردو کتب سے بھرپور فائدہ اٹھایا گیا ان میں مشہور مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالعلیم صدیقی کی "آئینہ مرزائیت" اور جمعیت علماء پاکستان کے مشہور راہنما مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کی "مرزا غلام احمد کے کفریہ اقوال، توحید وصفات بارے میں ہم سری" بطور خاص پیش نظر رہیں۔

علاوہ ازیں مضمون کے ہر مرحلہ پر مرزا غلام کی تحریروں کے اقتباسات دیے گئے اور پہلی قسط میں علامہ محمد اقبال کی تحریر "اسلام اور احمدیت" سے اخذ کیا گیا ہے۔ پانچویں قسط میں اس دور کے پاکستانی وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خان کے افعال کا ذکر ہے۔ پروفیسر محمد لقمان نے یہ اہم مضمون فروری ۱۹۵۴ء میں قلم بند کیا جب وہ قاہرہ میں مقیم اور جامعہ ازہر سے وابستہ تھے، جیسا کہ آغاز میں خود بتایا۔

پروفیسر لقمان صدیقی کا مختصر تعارف ایک اُردو کتاب میں ہے[۲۳۶] جس کے مطابق وہ بنگال کے شہر مرشد آباد کے باشندہ اور ۱۹۴۷ء تک قاہرہ یونی ورسٹی میں اُردو کے پروفیسر رہے۔ کچھ عرصہ بعد پھر اسی یونی ورسٹی سے وابستہ ہوئے اور ۱۹۶۱ء تک رہے۔ بعد

ازاں **معهد الدراسات الاسلامية** قاہرہ میں اُردو پڑھانے لگے۔انہوں نے ۱۹۳۸ء میں ازھر یونی ورسٹی میں تعلیم پائی،عربی کے علاوہ انگریزی پر عبور حاصل تھا۔جب کہ اردو زبان کے ضوابط پر عربی میں کتاب ''**قواعد اللغة الاردية**''لکھی جو قاہرہ کے تعلیمی اداروں کے نصاب میں شامل کی گئی۔آپ نے ۲۰/دسمبر ۱۹۷۷ء مطابق محرم ۱۳۹۸ھ کو داعی اجل کو لبیک کہا۔

اور ماہ نامہ ''**طريق الحق**'' قاہرہ کے بانی شیخ سید محمد حافظ بن عبداللطیف تجانی (۱۳۱۵ھ- ۱۳۹۸ھ/۱۸۹۷ء- ۱۹۷۸ء) مصر کے علاقہ منوفیہ کے مقام کفر قورصی میں پیدا ہوئے،ابتدائی تعلیم کے بعد قاہرہ ہجرت کی اور جامعہ ازہر سے تعلیم مکمل کی۔پھر عالم جلیل،محدث،مفسر،مسند،صوفیہ کے سلسلہ تیجانیہ کے مرشد کبیر،نعت گو شاعر،عالمی مبلغ اسلام ہوئے اور ۱۳۴۶ھ میں پہلی بار حج و زیارت کے لیے حاضر ہوئے پھر عمر بھر اسی راستہ پر گامزن رہے۔**طريق الحق** میں آپ کی''**تفسير القرآن الكريم**''تسلسل سے شائع ہوتی رہی نیز مختلف موضوعات پر بکثرت مضامین اس کے صفحات پر ملتے ہیں۔علاوہ ازیں آپ کی تبلیغی سرگرمیوں پر بھی اس رسالہ کے توسط سے مطلع کیا جاتا۔اور پرنٹنگ پریس نیز کتب خانہ بھی قائم کیے۔تصنیفات میں قادیانیت کے تعاقب میں مطبوعہ کتاب **رد اوهام القاديانية فی قوله تعالٰی و خاتم النبيين** کے علاوہ **ترتيب وتقريب مسند الامام احمد ، ترتيب ذخائر المو اريث للنابلسی، ترتيب وتخريج احاديث الاحياء للزبيدی، فهرس كنز العمال، الحق فی الحق و الخلق، الحد الاوسط بين من فرط و من افرّط فی التوحيد، شروط الطريقة التجانية** شامل ہیں۔اور مریدین کا حلقہ مصر کے علاوہ سوڈان وغیرہ ممالک تک پھیلا ہوا تھا۔اور شاگردوں میں مشہور مفسر قرآن و مصر کے وزیر اوقاف شیخ محمد متولی شعراوی شامل ہیں۔[۲۳۷]

شیخ سید محمد حافظ تجانی اور علماء پاک و ہند کے درمیان روابط تھے۔جیسا کہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی مہاجر مدنی سے شیخ تجانی نے جملہ اسلامی علوم میں روایت کی

اجازت پائی۔ بعدازاں مولانا ضیاء الدین مدنی کے فرزند مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی نیز محدث شہیر مولانا محمد سردار احمد نے شیخ تجانی سے اجازت پائی۔[۲۳۸]

مولانا احمد رضا خان بریلوی کے بیٹے مفتی مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی کی شیخ سید تجانی سے ملاقات تھی جن کے ایک سوال کے جواب میں مولانا مصطفیٰ رضا نے مستقل کتاب تالیف کی۔[۲۳۹]

شیخ سید محمد حافظ تجانی کے فرزند شیخ سید احمد تجانی (وفات ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۷ء) بھی عالم و پیر طریقت تھے۔احمد پور شرقیہ کے مولانا محمد اکرم المحسن فیضی مقیم کراچی نے حج و زیارت کے موقع پر سید احمد تجانی سے اسلامی علوم میں روایت کی اجازت پائی۔

”لواء الاسلام“ مجلس مذاکرہ

قاہرہ کی مالدار و علم دوست اور دینی حمیت رکھنے والی شخصیت احمد حمزہ پاشا نے دوسری جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد کے مضطرب ماحول میں اسلام کے دفاع اور مسلمانوں کی رہنمائی و تقویت کے لیے ”لواء الاسلام“ نام سے ماہنامہ جاری کیا جس کا پہلا شمارہ عین قیام پاکستان کے دنوں میں رمضان ۱۳۶۶ھ مطابق جولائی ۱۹۴۷ء کو سامنے آیا۔احمد حمزہ کی وفات کے بعد ان کی بیٹی فاطمہ نے والد کے کارِ خیر کو جاری رکھا تا آنکہ ۱۹۸۹ء میں یہ رسالہ بند ہوگیا۔

احمد حمزہ نے طرح ڈالی کہ ہر ماہ ان کے ذاتی ڈیری فارم پر مجلس مذاکرہ منعقد ہوتی جس میں علماء و ماہرین مدعو کیئے جاتے اور اسلام و عصر حاضر سے متعلق کسی ایک یا زائد طے شدہ موضوعات پر شرکاء کو گفتگو کی دعوت دی جاتی، پھر اس نشست کی رُوداد مرتب کر کے **لـــواء الاســـلام** کے آئندہ شمارہ کے صفحات پر پیش کی جاتی۔اس ماہانہ مجلس مذاکرہ کو ”**نـدوة لـواء الاسلام**“ کا نام دیا گیا۔

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے سرپرست، مفسر و سیرت نگار، صوفیہ کے سلسلہ چشتیہ کے مرشدِ کبیر، جسٹس مولانا پیر محمد کرم شاہ ازہری جامعہ ازہر قاہرہ میں زیرِ تعلیم تھے تو احمد حمزہ پاشا کی دعوت پر ۱۹۵۴ء میں اس کی چار مجالس میں شرکت کی تھی۔[۲۴۰]

پانچ بعد برس ۸ محرم ۱۳۷۹ھ مطابق ۱۴ جولائی ۱۹۵۹ء کو منعقد کیے گئے، **لـــــواء الاسلام** سیمینار کا واحد موضوع ''**القادیانیة**'' تھا۔اور احمد حمزہ ہی کی میزبانی میں ہونے والے اس خاص مذاکرہ میں شریک افراد کی تعداد پندرہ جن کے نام یہ ہیں:۔

- o شیخ محمد شافعی اللبان۔
- o مفتی اعظم فلسطین الحاج سید امین الحسینی۔
- o شیخ محمد ابوزھرہ۔
- o شیخ صبری عابدین۔
- o شیخ عبدالرحیم فودہ۔
- o شیخ رضوان شافعی متعافی۔
- o ڈاکٹر عبدالعزیز عامر۔
- o شیخ زکریا بری۔
- o شیخ احمد شرباصی۔
- o شیخ امین عزالعرب۔
- o شیخ سلیمان عقاد۔
- o شیخ حامد الحارثی۔
- o شیخ محمد سابق۔
- o شیخ محمد ابوشھبہ
- o شیخ محمد علی شتا۔

اس مذاکرہ کی رُوداد اگلے شمارہ کے بارہ صفحات پر چھپی [۲۴۱] جس کے آغاز میں میزبان احمد حمزہ پاشا نے موضوع و سوال پیش کیا کہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے گروہ

قادیانیت کے عقائد میں سے ہے کہ ان کے پیشوا غلام احمد پر وحی نازل ہوتی تھی، جہاد کا حکم منسوخ ہوا، اور یہود ونصاریٰ کے جس طبقہ کی قرآن مجید میں مدح کی گئی ہے ان میں آج کے یہودی عیسائی بھی شامل ہیں۔کیا ایسے عقائد رکھنے والے گروہ کو مسلمان کہنا درست ہے؟

اس کے جواب میں مذکور بالا شرکاء میں سے اوّلین نو شخصیات نے اسی ترتیب سے گفتگو کی جس میں مرزائیت کا تعارف وتاریخ نیز ان کے دعاوی کے متعلق شرعی احکامات بیان کیے۔

شیخ محمد شافعی اللبان نے خطہ ہند پر اسلام پھیلانے میں علماء وصوفیہ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے جہاد کے متعلق قادیانی افکار بیان کیے نیز دونوں گروہ قادیانی ولاہوری کے معتقدات پر آگاہ کیا۔

مفتی اعظم فلسطین جو ہندوستان کا دورہ کر چکے تھے۔انہوں نے کہا، اسلام دشمنوں نے اسلام کو اندرونی سطح پر نقصان پہنچانے کے لیئے جو حربے استعمال کیے انہی میں سے باطنی فرقہ قادیانیت کی افزائش ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے متعدد اسلامی ارکان کو ہدف بنایا جن میں عقیدہ ختم نبوت کا انکار، جہاد کی تنسیخ اور حکومت برطانیہ کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری کا درس دینا شامل ہیں۔مزید بتایا کہ ڈاکٹر محمد اقبال نے اسے نبوت محمدی کے خلاف بغاوت اور اسلام کے خلاف سازش قرار دیا تھا۔نیز پاکستان کے وزیر خارجہ ظفر اللہ خان کے افعال ذکر کیے اور کہا کہ برطانوی استعمار نے اس گروہ کو سیاسی اغراض کے لیئے بڑھاوا دیا۔

شیخ محمد ابوزھرہ نے کہا، جب انگریز ہندوستان میں داخل ہوا تو وھاں پر مسلمانوں کی حکمرانی تھی لہذا روز اوّل سے اسلام اور مسلمان ہی اس کا ہدف رہے۔پھر قادیانی کے تدریجی ادعاء کا مفصل ذکر کرتے ہوئے ان کے متعلق اسلامی تعلیمات بیان کیں اور آخر میں کہا، اس غلیظ ٹولہ کا محاسبہ وقلع قمع کرنا ہم سب پر واجب ٹھہرا۔

شیخ عبدالرحیم فودہ نے کہا۔قادیانی کی شخصیت وتاریخ پر ہم آگاہ ہیں۔وہ انگریز

حکام کے ھاں پندرہ روپے ماہوار کا معمولی ملازم تھا پھر اس کی پوری زندگی انگریز کی مدح وستائش میں گزری اور وہی اس فتنہ کے پروردہ تھے۔

شیخ رضوان شافعی نے بھی مرزا کے دو دعاوی، نبی ورسول ہونا اور جہاد منسوخ کے پس منظر میں گفتگو کو آگے بڑھایا۔

ڈاکٹر عبدالعزیز عامر نے طویل گفتگو کے دوران فلسفی اسلام علامہ محمد اقبال کی رائے بیان کی۔آخر میں کہا،مشرق ومغرب میں بسنے والے مسلمانوں پر واجب ٹھہرا کہ اس گروہ کے قلع قمع کرنے میں حصہ لیں۔

شیخ احمد شرباصی نے چھوٹے مدعیان نبوت کی مختصر تاریخ بیان کی پھر مرزا کے دعاوی کو اسی کا تسلسل قرار دیا۔اس کی پیداوار و تشکیل میں برطانوی استعمار کے عزائم بیان کیے۔اور ختم نبوت کے اثبات میں متعدد آیات واحادیث پیش کیں۔نیز شاعر اسلام علامہ اقبال کا قول ذکر کیا۔

اس **لواء الاسلام** مجلس مذاکرہ کی رُوداد کے آخر میں گفتگو کا خلاصہ درج ہے کہ شرکاء اس پر متفق ہیں کہ قادیانی گروہ خارج از اسلام ہے، کیونکہ انہوں نے قرآن مجید اور سنت متواترہ کی مخالفت کی نیز تحریف سے کام لیا۔یہ گروہ انگریزوں نے سیاسی اغراض کے لئے تخلیق کیا اور روئے زمین پر بسنے والے مسلمان ان سے ہوشیار رہیں۔

قاہرہ میں قادیانیت کے موضوع پر **لواء الاسلام** کی اس مجلس مذاکرہ میں جن اہل علم نے گفتگو کی،ان میں سے دست یاب کا مختصر تعارف حسب ذیل ہے:

O **الحاج سید محمد امین بن محمد طاہر الحسینی** (۱۳۱۱ھ -۱۳۹۴ھ / ۱۸۹۳ء-۱۹۷۴ء) قبلہ اوّل القدس الشریف فلسطین میں پیدا ہوئے بیروت میں وفات پائی وہیں قبر بنی۔عالم ومفکر اور تحریک آزادی فلسطین کے اہم رہنما تھے۔جامعہ ازہر وغیرہ میں تعلیم حاصل کی پھر کچھ عرصہ عثمانی فوج میں افسر رہے۔۱۹۱۷ء میں معاہدہ بلفور سامنے آیا تو اس کے نتیجہ میں خطہ فلسطین میں یہودیوں کے بڑھتے اثرات اور عزائم پر امت مسلمہ کو آگاہی کے لیئے آواز بلند کی۔پھر عمر بھر جدو جہد آزادی جاری رکھی۔۱۹۲۲ء میں بھائی کی وفات پر

ان کی جگہ مفتی اعظم فلسطین قرار پائے۔ برطانوی استعمار تعاقب میں رہا جس باعث مختلف ممالک میں منتقل ہوتے رہے۔صہیونی ریاست اسرائیل کے قیام کے ایام میں ”جیش الجهاد المقدس“ نام سے تنظیم قائم کی۔مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مدنی سے ملاقات وروابط تھے۔۹ فروری ۱۹۵۱ء کو کراچی میں مؤتمر عالم اسلامی کے تحت عالمی کانفرنس منعقد ہوئی جس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت مفتی اعظم فلسطین الحاج سید محمد امین الحسینی نے کی۔ان کے خطاب کے اہم نکات کا اُردو ترجمہ جمعیت علمائے پاکستان کے ترجمان اخبار ”بصیرت“ میں شائع ہوا۔کانفرنس میں شرکت کے بعد حیدرآباد سندھ اورلاہور وغیرہ شہروں میں تشریف لائے اوراعزاز میں تقریبات منعقد ہوئیں۔[۲۴۲]

O شیخ محمد بن احمد بن مصطفیٰ ابوزہرہ (۱۳۱۶ھ-۱۳۹۴ھ/ ۱۸۹۸ء-۱۹۷۴ء) مصر کے مشہور شہر طنطا سے شمالی جانب واقع شہر محلّہ کبریٰ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی، وطن میں قبر بنی۔ حافظ، فقیہ حنفی، مدرس، قاضی، مفسر، مؤرخ، سوانح نگار، مذاہب و ادیان کی تاریخ کے عظیم ماہر، جامعہ ازہر قاہرہ نیز قاہرہ یونی ورسٹی میں پروفیسر، متعدد علمی و تحقیقی اداروں کے رکن، پچاس کے قریب تصنیفات ہیں۔ شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود شاذلی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ایک کانفرنس میں شرکت کے لیے ۱۹۵۷ء میں لاہور آئے۔ پاکستان میں صوفیہ کے سلسلہ چشتیہ کے مرشد کبیر و مفسر قرآن کریم جسٹس پیر محمد کرم شاہ ازہری کے اُستاذ، نیز ایک تصنیف ”اُصول الفقه“ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے نصاب میں شامل ہے۔اور کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر نوراحمد شاہتاز نے ایک وقیع علمی و تحقیقی کتاب ”خاتم النبيين“ کا اُردو ترجمہ شروع کیا، نیز حالات قلم بند کیے جو شائع ہوئے۔علامہ وارث علی نعیمی نے ایک تصنیف کا ترجمہ کیا جو ”امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ“ نام سے ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں شبیر برادرز لاہور نے ۲۸۷ صفحات پر شائع کیا۔اور علامہ ظفر اقبال کلیار کی ترجمہ کردہ ایک تحریر ضیائے حرم میں ”سُود- اسلام میں“ عنوان سے ہے۔[۲۴۳]

O شیخ محمد صبری عابدین (۱۳۲۱ھ-۱۳۸۱ھ/ ۱۹۰۳ء-۱۹۶۱ء) فلسطین کے شہر

القدس الشریف میں پیدا ہوئے قاہرہ میں وفات پائی۔ چودہ برس کی عمر میں قاہرہ گئے اور اگلے پانچ برس وہاں تجارت کے پیشہ سے وابستہ رہے نیز علماء کی علمی مجالس و دُروس میں حاضر ہوتے رہے۔ تا آنکہ ۱۹۲۲ء میں جامعہ ازھر میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۷ء میں مروجہ نصاب کی تکمیل کے بعد وطن واپس لوٹ گئے۔ پہلے مسجد ابراھیمی خلیل شہر میں اور پھر مسجد اقصیٰ میں مدرس ہوئے۔ برطانوی استعمار کے خلاف تحریک آزادی میں حصہ لیا۔ متعدد فلسطینی تنظیمات کے رکن رہے۔ فلسطینی کسانوں کو یہودیوں کو اراضی بیچنے سے روکنے میں کوشاں رہے۔ ۱۹۳۶ء میں گرفتار اور پھر علاقہ بدر کئے گئے تو قاہرہ پہنچے جہاں سے ۱۹۴۰ء میں واپسی ممکن ہوئی۔ ۱۹۴۶ء میں پھر سے قاہرہ کی راہ لی۔ ارض فلسطین اور مقامات مقدسہ کی آزادی اور مقامی باشندوں کے حقوق کے لیئے عمر بھر جدو جہد جاری رکھی۔ چند تصنیفات میں **الجهاد فی سبیل الله** اور **الیهود و فلسطین** نام کی ہیں۔[۲۴۴]

O شیخ عبدالرحیم بن محمود فودہ (وفات ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) جامعہ ازہر کے عالم، ادیب و شاعر، ۱۹۷۱ء کے عرصہ میں مصری ٹیلی ویژن پر آپ کی تقاریر نشر ہوتی رہیں جن میں سے چند کے اجزاء ان دنوں یوٹیوب میں ہیں۔ نیز مجلّہ **الازهر** اور کویت کے ماہنامہ **الوعی الاسلامی** وغیرہ میں مضامین شائع ہوئے۔ قاہرہ سے مطبوعہ چار تصانیف کے نام معلوم ہو سکے جو یہ ہیں۔ **کلمات قرآنیة** ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء، **الدین عندالله** ۱۳۹۷ھ، **احادیث نبویة مختارة** ۱۴۰۷ھ، **قصة بنی اسرائیل من معانی القرآن**.[۲۴۵]

O شیخ رضوان شافعی متعافی۔ مصر کے عالم و قاضی۔ ایک تصنیف **الجنایات المتحدة فی القانون والشریعة** ۱۹۳۰ء میں مطبع سلفیہ قاہرہ سے ۳۷۴ صفحات پر چھپی۔ نومبر ۱۹۴۶ء میں آپ نے بین المذاہب ہم آہنگی کی غرض سے **لجنة توحید المذاهب الاسلامیة** کی بنیاد رکھی۔ جس کے تحت متعدد اہل علم نے آپ کی نگرانی میں کتاب **فقه الاسلام المیسر من المذاهب الاسلامیة** تالیف کی جو ۱۹۶۱ء میں ۳۰۴ صفحات پر شائع ہوئی۔

O شیخ زکریا احمد بری (وفات ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء) مصر کے عالم وفقیہ جنہوں نے ستر برس کی عمر میں وفات پائی۔ قاہرہ یونیورسٹی کے شریعہ کالج کے صدر رہے۔ نیز سوربون یونیورسٹی پیرس اور ام درمان یونیورسٹی خرطوم، صنعاء یونیورسٹی یمن اور قطروکویت کی جامعات کے وزٹنگ پروفیسر تھے۔ اور ۱۹۸۰ء میں مصر کے وزیر اوقاف رہے۔ ملکی اخبارات ورسائل میں بکثرت مضامین کے علاوہ فقہی موضوعات پر چند تصانیف میں **احکام الاولاد فی الاسلام** وغیرہ کتب ہیں۔[۲۴۶]

O ڈاکٹر شیخ احمد جمعہ شرباصی (۱۳۳۶ھ-۱۴۰۰ھ/۱۹۱۸ء- ۱۹۸۰ء) مصر کے علاقہ دقھلیہ کے گاؤں بجلات میں پیدا ہوئے قاہرہ میں وفات پائی۔ عالم ومدرس، مشہور خطیب۔ جامعہ ازھر قاہرہ میں تعلیم پائی۔ پھر اسی میں مدرس رہے بعد ازاں کویت میں جامعہ ازہر کے نمائندہ اور پھر جامعہ ازہر کے دارالافتاء میں معتمد رہے۔ اخوان المسلمین سے تعلق رہا۔ ۱۹۶۷ء میں علاوہ رشید رضا کے اَحوال وآثار پر پی ایچ ڈی کی۔ بیس سے زائد تصنیفات میں **الفداء فی الاسلام** اور **فدائیون فی تاریخ الاسلام** نیز پاکستان کا سفرنامہ **عائد من الباکستان** شامل ہیں۔[۲۴۷]

بعض تذکرہ نویسوں نے نام کی مشابہت کی بنا پر ڈاکٹر شیخ احمد بن جمعہ شرباصی اور مصر کے وزیر ورکس انجینئر احمد بن عبدہ شرباصی (وفات ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء) کے حالات گڈمڈ کر دیئے ہیں۔

O احمد حمزہ پاشا (۱۳۰۸ھ-۱۳۹۷ھ/۱۸۹۱ء-۱۹۷۷ء) ماہنامہ **لواء الاسلام** قاہرہ کے مالک اور قادیانیت پر اس مجلس مذاکرہ کے میزبان تھے۔ جو وادی مصر کے گاؤں طحالاب کے ایک مذہبی گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ برمنگھم یونیورسٹی برطانیہ سے مکینیکل انجینئر کی ڈگری لے کر وطن آئے تو قاہرہ میں برف کا کارخانہ لگایا۔ زراعت وباغبانی سے حد درجہ اُنس ولگاؤ تھا چنانچہ پھولوں کے باغات اُگائے جن کا عطر تجارت کے میدان میں اُتارا۔ نیز غسل کعبہ کے لئے عِطر مکہ مکرمہ بھیجتے رہے۔ دوبارہ وزیر پیداوار وزراعت کے منصب پر تعینات رہے۔ جامعہ ازہر میں ایک شعبہ قائم کیا۔[۲۴۸]

علماءعرب کے پانچ فتاوے

چودھویں صدی ہجری کے خاتمہ پر علماء حجاز وشام کے جاری کردہ پانچ فتاوے بھی قابل ذکر ہیں۔ جو بالعموم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان کے پیش کردہ استفتاء کے جواب میں سامنے آئے۔ اوران کے عربی متون مفتی سعید احمد جلال پوری کی مرتب کردہ اُردو کتاب ''فتاویٰ ختم نبوت'' کی دوسری جلد میں شامل اور علماء کی کل تعداد چالیس ہے۔

ان میں پہلا فتویٰ مسجد حرم مکی میں دینی امور کے نگران اعلیٰ شیخ عبداللہ بن محمد ابن حمید کا ہے، جو نابینا تھے لہٰذا یہ دوسرے عالم شیخ صالح بن عبدالعزیز الحصین نے قلم بند کیا۔[۲۴۹]

دوسرا فتویٰ مکہ مکرمہ کے مشہور اہل سنت عالم شیخ حسن بن محمد مشاط نے جاری کیا اور اس پر مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں مقیم بارہ علماء نے تائیدی دستخط ثبت کیے، جن کے نام یہ ہیں: مدرس حرم مکی شیخ سید محمد بن علوی مالکی، مدرسہ تحفیظ قرآن کریم کے مدرسین قاری عبدالقادر، قاری عباس، مسجد نبوی میں مدرس شیخ محمود نذیر طرازی، مسجد حرم مکی و مدرسہ صولتیہ کے مدرسین شیخ اسماعیل عثمان زین، شیخ عبداللہ سعید لحجی، شریعت کالج مکہ مکرمہ کے پروفیسر شیخ محمد علی صابونی، پروفیسر شیخ محمد امین مصری، مسجد حرم مکی کے مدرسین شیخ محمد نور سیف ہلال، شیخ ابراہیم داؤد فطانی، شیخ محمد خیر پاکستانی، اور مسجد حرم مکی میں شعبہ تدریس کے نگران شیخ طہٰ بن عبدالواسع برکاتی۔[۲۵۰]

تیسرا فتویٰ ملک شام کے تاریخی وعلمی شہر حلب کے اٹھارہ اہم علماء نے مشترکہ طور پر ۲۳؍جمادی الاوّل ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۲؍مارچ ۱۹۷۳ء کو جاری کیا، جن کے نام یہ ہیں: شریعت کالج کے شیخ محمد ابوالفتح بن احمد عزالدین بیانونی، مسجد روضہ کے خطیب شیخ طاہر خیر

اللہ، مسجد میدانی کے خطیب شیخ احمد قلاش، مفتی جبل سمحان شیخ عبداللہ خیرات، مسجد عثمانیہ کے خطیب شیخ احمد عزالدین بیانونی، مدرس حلب شیخ محمد سلقینی، شرعی مدارس کے استاذ شیخ عبداللہ علوان، شریعت کالج کے پروفیسر ڈاکٹر نورالدین عتر، شرعی علوم کے مدرس شیخ محمد عوامہ، شیخ عبدالمجید، مسجد صادلیہ کے امام وخطیب و مدرس شیخ عبدالقادر علی، مسجد زکی کے امام وخطیب و مدرس شیخ محمد حجار، جمعیت تعلیم شرعی کے مدرسین شیخ زہیر ناصر، شیخ عبدالمجید معاذ، مسجد مرعش کے امام وخطیب حامد غریب، مدرس وواعظ حلب شیخ محمد عبدالمحسن حداد، مسجد اموی حلب میں مدرس شیخ محمد ناجی ابوصالح، امام وخطیب و مدرس شیخ محمد ادیب حسون۔[۲۵۱]

چوتھا فتویٰ مراکش کے مشہور عالم و مدرس حرمین شریفین شیخ سید محمد منتصر کتانی نے ۱۹/ جمادی الآخر ۱۳۹۳ھ مطابق جولائی ۱۹۷۳ء کو لکھا جس پر مذکورہ ذیل تین علماء نے تائید وتصدیق میں دستخط کیے: نائیجیریا کے چیف جسٹس و رابطہ عالم اسلامی کے رکن شیخ ابوبکر محمود جومی، مسجد حرم مکی کے مدرسین شیخ احمد عمر باعید، شیخ سید محمد امین کتبی۔[۲۵۲]

پانچواں فتویٰ یکم رجب ۱۳۹۳ھ مطابق ۳۱/ جولائی ۱۹۷۳ء کو اکابر علماء دمشق نے جاری کیا، جس پر تین نام درج ہیں: شیخ القراء حسین خطاب، شیخ حسن حبنکہ، شیخ عبدالرحمٰن حبنکہ [۲۵۳] یہاں ان علماء کا ناموں کی ترتیب سے تعارف پیش ہے:

O شیخ عبداللہ بن محمد حُمید (۱۳۲۹ھ-۱۴۰۲ھ/۱۹۱۱ء-۱۹۸۲ء)

ریاض میں پیدا ہوئے اور طائف میں وفات پائی، مکہ مکرمہ میں قبر بنی۔ حافظ، مدرس، قاضی، علاقہ قصیم سعودی عرب میں امام ومفتی رہے۔ مسجد حرم مکی میں دینی اُمور کے نگران اعلیٰ، رابطہ عالم اسلامی کے بانی رکن، فقہ اکیڈیمی جدہ کے صدر نیز سعودی علماء سپریم کونسل کے رکن، نجدی علماء کے سرخیل، بچپن میں بینائی جاتی رہی۔ متعدد تصنیفات میں **تباین الادلة فی اثبات الاهلة ، مجموعة فتاویٰ ، الشیخ محمد بن عبد الوهاب و حقیقة دعوته**، شامل ہیں اور شاگردوں میں خطہ نجد کے مشہور علماء ہوئے۔[۲۵۴]

O شیخ حسن بن محمد مشاط (۱۳۱۷ھ-۱۳۹۹ھ/۱۸۹۹ء-۱۹۷۹ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی۔ حافظ و قاری، مالکی عالم، صوفی، مدرس مسجد حرم و مدرسہ صولتیہ، نیز گھر پر ہر جمعہ کی صبح احیاء علوم الدین کا درس دیا کرتے۔ تین نسلوں کے استاذ، قاضی مکہ مکرمہ، سعودی مجلس شوریٰ کے رکن، انڈونیشیا وغیرہ ممالک کے تبلیغی دورے کیے۔ پندرہ سے زائد تصنیفات میں **الثبت الکبیر، التحفة السنية فی علم الفرائض، شرح الخريدة البهية فی التوحيد** شامل ہیں۔ مولانا مشتاق احمد کانپوری اور مولانا محمد عبدالباقی لکھنوی مہاجر مدنی سے اَخذ کیا۔[۲۵۵]

O شیخ سید محمد بن علوی مالکی (۱۳۶۲ھ-۱۴۲۵ھ/۱۹۴۳ء-۲۰۰۴ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور قبر بنی۔ پورا نام ''محمد حسن'' ہے۔ حافظ و قاری، مالکی عالم، محدث اعظم حجاز، مسند، محقق، صوفی، مربی، عالمی مبلغ اسلام، جامعہ ازہر قاہرہ سے پی ایچ ڈی کی۔ مدرس حرم مکی نیز ام القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ میں پروفیسر رہے اور گھر کے احاطہ میں مدرسہ قائم کیا جو وفات کے بعد بھی فعال ہے۔ ادھر ہندوستان میں اہل سنت و جماعت کی عظیم درس گاہ، صوبہ کیرلا کے شہر کالی کٹ کے قریب واقع ''مرکز سُنّی اسلامی ثقافت'' کا افتتاح آپ نے کیا۔ اور ادارہ منہاج القرآن کی دعوت پر لاہور نیز برکاتی فاؤنڈیشن کراچی تشریف لائے۔ بکثرت تصنیفات میں سے متعدد کے اردو تراجم شائع ہوئے جن میں **الذخائر المحمدية ، مفاهيم يجب ان تصحح** شامل ہیں۔ آخر الذکر تصنیف منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور کے نصاب میں شامل ہے۔ اور مزید دو کتب **زبدة الاتقان فی علوم القرآن**، تنظیم المدارس پاکستان کے علاوہ جامعہ اشرفیہ مبارک پور ہندوستان، جبکہ **الانسان الكامل** نامی کتاب، انجمن طلبہ اسلام پاکستان کے ہاں نصاب میں ہیں۔[۲۵۶]

O شیخ محمود نذیر طرازی (وفات ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء)

اوائل چودھویں صدی ہجری پر ترکستان میں پیدا ہوئے پھر ہندوستان کے راستہ

حرمین شریفین ہجرت کی اور مدینہ منورہ سکونت اختیار کی۔ حافظ و عالم، شاعر، مدرس مسجد نبوی، ترکستانی کے علاوہ عربی، ترکی، فارسی، اُردو زبانیں جانتے تھے۔ پاکستان سمیت متعدد ممالک کے دَورے کیے۔ متعدد زبانوں میں تصنیفات ہیں اور شیخ محمد بن عبدالوہاب کی **کتاب التوحید** کا ترکستانی میں ترجمہ کیا۔[۲۵۷]

O شیخ اسماعیل بن اسماعیل بن عثمان زین (۱۳۵۲ھ-۱۴۱۴ھ/۱۹۳۳ء-۱۹۹۴ء)

یمن کے شہر ضحیٰ میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ ہجرت کی، وہیں وفات پائی۔ ابوالفداء، شافعی عالم، مسند، شاعر، مدرس حرم مکی نیز مدرسہ صولتیہ، اور گھر پر حلقہ درس منعقد کرتے۔ اٹھارہ سے زائد تصنیفات میں **رسالة فی زیارة جبل احد ، رسالة حول استخدام مکبرات الصوت فی المساجد ، صلة الخلف باسانید السلف ، مجموعة فتاویٰ** شامل ہیں۔[۲۵۸]

O شیخ عبداللہ بن سعید اللحجی (۱۳۴۳ھ-۱۴۱۰ھ/۱۹۲۴ء-۱۹۹۰ء)

حضر موت یمن کے گاؤں توبہ عیاض میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ ہجرت کی، وہیں وفات پائی۔ فقیہ شافعی، محدث، مسند، شاعر، زاہد، مدرس مسجد حرم مکی نیز مدرسہ صولتیہ و دارالعلوم دینیہ مکہ مکرمہ۔ متعدد تصنیفات ہیں، جیسا کہ عارف باللہ ابوالمحاسن یوسف بن اسماعیل نبہانی کی "**وسائل الوصول الی شمائل الرسول**" کی ضخیم شرح "**منتھی السول**" لکھی جو چار جلدوں میں شائع ہوئی۔[۲۵۹]

O شیخ محمد علی بن جمیل صابونی (پیدائش ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء)

ملک شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے۔ حافظ، حنفی عالم، مفسر قرآن کریم، فرضی، مدرس، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔ ام القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ میں پچیس برس پروفیسر اور تین برس شعبہ تحقیق سے وابستہ رہے۔ نیز رابطہ عالم اسلامی سے تعلق رہا۔ اب مکہ مکرمہ و ترکی میں مقیم ہیں اور ۲۰۱۱ء میں شام کی لادین و جبر وظلم پر قائم حکومت کے خلاف جو عوامی تحریک شروع ہوئی، اس کے اہم و فعال رہنما ہیں۔ چالیس کے قریب تصنیفات میں **التفسیر الواضح المیسر ، روائع البیان فی تفسیر آیات الاحکام من**

القرآن، صفوة التفاسير، شبهات و اباطيل حول تعدد زوجات الرسول صلى الله تعالىٰ عليه و آله وسلم، كشف الافتراء ات فى رسالة التنبيهات حول صفوة التفاسير، المهدى و اشراط الساعة، الهدى النبوى الصحيح فى صلاة التراويح شامل ہیں۔

حجاز مقدس کے ساحلی شہر جدہ کی مشہور ادبی تنظیم ''**الاثـنـينـية**'' نے ۶ رنومبر ۱۹۸۹ء کو آپ کے اعزاز میں تقریب منعقد کی جس میں مشہور علماء، ادباء وشعراء نے نثر ونظم میں خراج تحسین پیش کیا۔ اور رمضان ۱۴۲۸ھ / ۲۰۰۷ء میں حکومت دبئ نے خدمت قرآن کریم کی بنیاد پر اعزاز وتکریم میں تقریب منعقد کر کے ایوارڈ پیش کیا نیز اس سال کی اسلامی دنیا کی شخصیت قرار دیا۔

شیخ صابونی کی چند تحریروں کے اُردو تراجم کراچی کے پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، لاہور کے مفتی محمد خان قادری، مولانا محمد عارف سعید ہمدمی نے کیے جو شائع ہوئے نیز قصور کے پروفیسر محمد الیاس اعظمی نے ڈاکٹر ظہور احمد اظہر کی نگرانی میں ''تفسیرات احمدیہ اور تفسیر روائع البیان، تقابلی جائزہ'' عنوان پر ۲۰۱۱ء میں منہاج القرآن یونیورسٹی لاہور سے ایم فل کیا۔ ان کا مقالہ ۳۰۶ کمپوز شدہ صفحات پر ہے۔ [۲۶۰]

○ **شیخ محمد امین مصری (۱۳۳۳ھ-۱۳۹۷ھ / ۱۹۱۴ء-۱۹۷۷ء)**

دمشق میں پیدا ہوئے سوئٹزر لینڈ میں وفات پائی اور مکہ مکرمہ میں قبر بنی۔ عالم و مربی، جامعہ ازہر قاہرہ سے تعلیم کے بعد ۱۹۵۹ء میں آکسفورڈ یونی ورسٹی برطانیہ سے ''**معايير النقد عند المحدثين**'' عنوان پر پی ایچ ڈی کی۔ امام غزالی کی **احياء علوم الدين** سے حد درجہ متاثر تھے۔ شریعت کالج دمشق نیز اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ یونیورسٹی میں پروفیسر رہے۔ جب کہ ۱۹۵۱ء میں پاکستان میں شامی سفارت خانہ کے شعبہ ثقافت میں تعینات ہوئے اور پانچ برس رہے۔ پاکستان میں عربی زبان کی تدریس میں کردار ہے اور ''**طريقة جديدة فى تعليم العربية**'' یہاں کے دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔ [۲۶۱]

O شیخ محمد نور بن سیف بن ہلال (۱۳۲۳ھ تقریباً-۱۴۰۳ھ/۱۹۰۵ء-۱۹۸۲ء)

متحدہ عرب امارات کی ریاست دبئ کے علاقہ الـــراس میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ حافظ، مالکی عالم، صوفی، مدرس و مربی، ادیب و شاعر، تقریباً ۱۹۱۶ء میں والد کے ہمراہ مکہ مکرمہ ہجرت کی، جہاں مدرسہ فلاح میں تعلیم پائی پھر اسی میں اُستاذ ہوئے۔ اور ۱۹۲۷ء کے قریب واپس دبئ آئے اور وہاں کے مدرسہ فلاح میں مدرس حتی کہ مدیر ہوئے، جس دوران اس میں تعلیم حاصل کرنے والے افراد زندگی کے مختلف شعبوں میں نمایاں ہوئے۔ بعدازاں دبئ کے مدرسہ احمدیہ سے وابستہ رہے۔ دبئ فٹ بال ٹیم کی بنیاد رکھی اور متحدہ عرب امارات میں تعلیم کے فروغ میں انتہائی اہم نام ہے۔ بالآخر ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۸ء میں آپ کا گھرانہ دبئ سے مکہ مکرمہ منتقل ہوگیا، جہاں مدرسہ فلاح کے نائب مدیر ہوئے نیز مسجد حرم اور گھر پر حلقہ درس منعقد کرتے۔ مسئلہ فلسطین نیز وحدت امت اسلامیہ کے جذبات پر قصائد موزوں کیے۔ وفات پر شعراء نے مرثیے لکھے۔ آپ کے فرزند ڈاکٹر شیخ احمد محمد نور سیف آج کے مکہ مکرمہ کے اہم علماء و محققین میں سے ہیں۔ نیز دبئ میں اسلامی تحقیقی ادارہ کے مدیر ہیں۔

مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی تیسری و آخری بار ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء میں حج و زیارت کے لیے حاضر ہوئے تو شیخ محمد نور نے اجازت وخلافت حاصل کی۔

علاوہ ازیں مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی مہاجر مدنی سے مراسم تھے اور ان کے فرزند مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی کی تقریب نکاح میں موجود تھے۔ اور مرکزی مجلس رضا لاہور کے بانی رکن حکیم محمد عارف بن قمر الدین ضیائی لاہوری مدنی، شیخ محمد نور کی مجالس سے فیض یاب ہوئے۔[۲۶۲]

O شیخ ابراہیم بن داؤد فطانی (۱۳۲۰ھ-۱۴۱۳ھ/۱۹۰۲ء-۱۹۹۳ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ فقیہ شافعی، مفسر، زاہد، مسند، شاعر، مسجد حرم نیز دار العلوم دینیہ میں مدرس اور شہر مقدس کی مختلف عدالتوں میں قاضی تعینات رہے۔ چند تصنیفات ہیں، قرآن مجید کے آخری دس پاروں کی تفسیر لکھی اور قصیدہ بردہ کی زمین میں نعتیہ قصیدہ

موزوں کیا۔[۲۶۳]

O شیخ سید طاہر بن بشیر خیر اللہ (۱۳۴۱ھ-۱۴۰۹ھ/۱۹۲۲ء-۱۹۸۹ء)

شام کے شہر حلب میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی اور وہیں کے قبرستان بقیع الغرقد میں دفن کیے گئے۔ حافظ و قاری، حنفی عالم، مفسر، مبلغ، مجاہد، سیاسی و سماجی کارکن۔ مدرسہ خسرویہ حلب جو بعدازاں شریعت کالج کہلایا، اس میں تعلیم کے بعد جامعہ ازہر قاہرہ کے شعبہ اصول دین سے تکمیل کی۔ وطن آکر متعدد مدارس میں تفسیر وحدیث علوم کے استاذ نیز شہر کی اہم مساجد میں امام وخطیب اور مدرس ہوئے۔ تا آنکہ ۱۳۹۹ھ میں مدینہ منورہ ہجرت کی، جہاں یونیورسٹی میں ۱۴۰۷ھ تک علم حدیث شریف کے پروفیسر رہے۔ وفات پر شعراء نے مرثیے موزوں کیے[۲۶۴] مصنف "**من اعلام الطریقة النقشبندیة**" کے استاذ۔[۲۶۵]

O شیخ احمد بن عبدالقادر قلاش (۱۳۲۸ھ-۱۴۲۹ھ/۱۹۱۰ء-۲۰۰۸ء)

حلب میں پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ میں وفات پائی، قبرستان بقیع میں قبر بنی۔ شافعی عالم، نحوی، مبلغ، صوفی، مدرسہ شعبانیہ نیز مدرسہ خسرویہ میں تعلیم پائی۔ اور شیخ محمد ابو النصر خلف حمصی (وفات ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء) سے نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ میں بیعت کی نیز متعدد تبلیغی دوروں میں ساتھ رہے۔ حلب کی مسجد کے امام وخطیب نیز ایک مدرسہ میں اُستاذ رہے۔ شام کی نُصیری اسدی حکومت نے اسلامی حلقوں کا خون بہانا شروع کیا تو ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۱ء میں مدینہ منورہ ہجرت کی جہاں سرکاری یونیورسٹی میں پروفیسر ہوئے۔ بیس سے زائد تصنیفات میں قرآن مجید کے آخری پارہ کی تفسیر، **حی علی الجهاد، معجزة الاسرء و المعراج، سیّدنا عیسٰی بن مریم** وغیرہ کتب ہیں نیز بچوں کے لیے لکھا۔ اور محدث دمشق و مسند شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی (وفات ۱۱۶۲ھ/۱۷۴۹ء) کی "**کشف الخفاء و مزیل الالباس عما اشتهر من الاحادیث علی السنة الناس**" اور قاہرہ کے شیخ محمد بن عفیفی باجوری خضری (وفات ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۷ء) کی "**اتمام الوفاء فی سیرة الخلفاء**" پر تحقیق انجام دے کر شائع کرائیں۔ آپ

عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم شیخ یوسف نبہانی کے محبّ صادق اور خود کو ’’شیخ نبہانی کا مجنوں‘‘ فرماتے۔مصنف ’’**علماء من حلب**‘‘ کے استاذ۔[۲۶۶]

O شیخ عبداللہ بن طاہر خیر اللہ (۱۳۱۵ھ-۱۳۹۹ھ/۱۸۹۷ء-۱۹۷۹ء)

حلب میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبرستان اعرابی میں قبر بنی۔حنفی عالم، محدث، مفسر، مدرسہ خسرویہ میں تعلیم پائی نیز شہر کے اکابر علماء سے اخذ کیا۔پھر وہیں کی متعدد مساجد میں امام وخطیب رہے۔اور ۱۳۵۷ھ سے ۱۳۶۷ھ تک جرابلس شہر پھر علاقہ جبل سمعان کے مفتی تعینات رہے۔جس دوران حلب کے مدرسہ عثمانیہ کے ایک کمرہ میں دفتر تھا۔نیز مدرسہ خسرویہ میں استاذ رہے۔[۲۶۷]

O شیخ احمد عزالدین بن عیسیٰ بیانونی (۱۳۲۹ھ-۱۳۹۵ھ/۱۹۱۱ء-۱۹۷۵ء)

حلب میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبر بنی۔حنفی عالم، مبلغ، صاحب دیوان شاعر، صوفی مرشد، اپنے جلیل القدر والد کے علاوہ حلب وشام نیز حجاز مقدس کے علماء و مشائخ سے اخذ کیا۔اور نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ میں شیخ محمد ابوالنصر خلف حمصی کے مرید جب کہ ان کے فرزند شیخ سید عبدالباسط خلف حمصی (وفات ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء) کے رضاعی بھائی، جنہوں نے آپ کی والدہ سے رضاعت پائی۔شریعت کالج حلب کے پروفیسر، مسجد عثمانیہ کے امام وخطیب رہے، مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی مہاجر مدنی سے اجازت وخلافت پائی۔چالیس کے قریب تصنیفات میں سے اکثر شائع ہوئیں، جن میں ’’**الاجتهاد والمجتهدون و ضرورة العمل بمذاهب الائمة الاربعة و حظر اللامذهبية الضالة**‘‘ اور ’’**احكام الطهارة والصلوٰة علٰى مذهب الامام ابى حنيفة**‘‘ وغیرہ کتب ہیں۔اور ’’**العقائد**‘‘ نامی کتاب جو فرزند ڈاکٹر شیخ محمد ابوالفتح بیانونی کی تقدیم کے ساتھ ۱۴۲۹ھ میں تیسری بار ۵۳۰ صفحات پر شائع ہوئی، جو موضوع کے اعتبار سے اہم نیز عام فہم ہے۔دوسرے فرزند شیخ علی صدر الدین بیانونی (پیدائش ۱۳۵۷ھ/ ۱۹۳۸ء)شام کی سیاسی اسلامی جماعت اخوان المسلمون کے سابق صدر اور ان دنوں اُردن وفرانس میں مقیم نیز ۲۰۱۱ء سے حکومت شام

کے خلاف جاری عوامی تحریک کے فعال رہنماؤں میں سے ہیں۔[۲۶۸]

○ شیخ محمد بن ابراہیم سلقینی (۱۳۳۰ھ-۱۴۲۱ھ/۱۹۱۲ء-۲۰۰۱ء)

حلب میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبرستان سفیری وسطی میں قبر بنی۔ حنفی عالم، مفسر، لغوی، اُصولی، مرشد و مبلغ، مدرسہ خسرو یہ حلب نیز شہر کے اکابر علماء سے تعلیم پائی۔ عارف باللہ شیخ عیسیٰ بن حسن بیانونی (وفات ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) کے اہم شاگرد۔ بعد ازاں مدرسہ خسرو یہ میں ہی استاذ اور مسجد طواشی میں امام نیز شہر کی دیگر مساجد میں درس دیا کرتے۔ یوں اگلے پچاس برس شہر میں درس و تدریس کا عمل جاری رکھا اور کہا گیا کہ حلب کا شاید ہی کوئی طالب علم ہو جو آپ کی شاگردی سے محروم رہا، جن میں سے بعض اعلیٰ مناصب تک پہنچے۔ مسائل حج کے بیان پر ایک تالیف ہے اور بیٹے ڈاکٹر ابراہیم بن محمد بن ابراہیم سلقینی ازہری (پیدائش ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۴ء) مختلف جامعات میں پروفیسر نیز ''مفتیٔ حلب'' رہے۔[۲۶۹]

○ شیخ عبداللہ ناصح بن سعید علوان (۱۳۴۶ھ-۱۴۰۷ھ/۱۹۲۸ء-۱۹۸۷ء)

حلب میں پیدا ہوئے جدہ میں وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی۔ عالم، مفکر، مبلغ، خطیب، مجاہد، حلب کے مدارس میں تعلیم کے بعد جامعہ ازہر قاہرہ کے شعبہ اصول دین سے تکمیل کی۔ وطن واپس آئے تو متعدد مدارس میں استاذ نیز مدرسہ شعبانیہ میں درس اور متعدد مساجد میں مختلف اوقات میں امام و خطیب و مدرس رہے۔ تا آں کہ ۱۹۸۰ء میں حجاز مقدس کے شہر جدہ ہجرت کی، جہاں یونی ورسٹی میں پروفیسر ہوئے۔ اسی دوران پاکستان کی سندھ یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ پچاس سے زائد تصنیفات میں **الاسلام شریعة الزمان و المکان، الاخوة الاسلامية، صلاح الدين الايوبی بطل حطين و محرر القدس من الصليبين، عدد زوجات النبی صلی اللّٰه تعالیٰ عليه و آله وسلم، حرية الاعتقاد فی الشريعة الاسلامية، القومية فی ميزان الاسلام، معالم الحضارة فی الاسلام و اَثرها فی النهضة الاَوربية** وغیرہ کتب ہیں۔[۲۷۰]

O شیخ نورالدین بن محمد عتر (۱۳۵۶ھ-۱۴۴۲ھ/ ۱۹۳۷ء-۲۰۲۰ء)

حلب میں پیدا ہوئے دمشق میں وفات پائی۔ابومجاہد، حنفی عالم، محدث، محقق، جامعہ ازہر قاہرہ سے "**الامام الترمذی و الموازنة بین جامعه و بین الصحیحین، دراسة حدیثیة مقارنة**" عنوان سے پی ایچ ڈی کی۔دمشق یونیورسٹی میں شعبہ قرآن و سنت کے صدر نیز شام وسعودی عرب کی دیگر جامعات میں پروفیسر رہے اور آپ کی نگرانی میں ایم فل و پی ایچ ڈی کے مقالات بکثرت انجام پائے۔متعدد تصنیفات میں سے چند کے نام یہ ہیں:**اصول الجرح والتعدیل، علوم القرآن الکریم، معجم المصطلحات الحدیثیة، المسانید و مکانتها فی علم الحدیث**[۲۷۱]اور قطب شام شیخ عبداللہ سراج الدین (وفات ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء) کے بھانجا وشاگرد و داماد ہیں نیز ان کے اَحوال پر کتاب "**صفحات من حیات الامام شیخ الاسلام الشیخ عبد اللّٰه سراج الدین الحسنی**" لکھی جو ۲۰۰۲ء میں دمشق سے ۲۷۹ صفحات پر شائع ہوئی۔

O شیخ محمد بن محمد بن عبدالقادر عوامہ (پیدائش ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء)

حلب میں پیدا ہوئے، اب مدینہ منورہ اور استنبول میں مقیم ہیں۔ابی الفضل، حنفی عالم، محدث، مسند، محقق، مدرسہ شعبانیہ حلب میں تعلیم پائی، پھر وہیں استاذ وکتب خانہ کے نگراں ہوئے۔۱۴۰۰ھ میں مدینہ منورہ ہجرت کی۔جب کہ ۱۳۷۹ھ میں قاہرہ کا سفر اور اکابر سے اخذ کیا۔متعدد تصنیفات میں **اثر الحدیث الشریف فی اختلاف الائمة الفقهاء، ادب الاختلاف فی مسائل العلم والدین**،شامل ہیں[۲۷۲] نیز محدث کبیر شیخ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی (وفات ۲۳۵ھ/۸۴۹ء) کی "**المصنف**" پر سولہ برس کے طویل عرصہ میں تحقیق انجام دی جو **دار القبلة للثقافة الاسلامیة جدّہ** نے پہلی بار ۲۰۰۶ء میں چھبیس جلدوں میں شائع کی۔اور مجموعہ درود وسلام پر شیخ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی مدنی (وفات ۹۰۲ھ/۱۴۹۷ء) کی "**القول البدیع فی احکام الصلوٰة علی الحبیب الشفیع**" پر تحقیق کی اور شائع کرائی۔ان دنوں شیخ ابوالفضل

قاضی عیاض بن موسیٰ سبتی اُندلسی (وفات ۵۴۴ھ/۱۱۴۹ء) کی ''**الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ**'' پر تحقیقی عمل جاری ہے۔ مولانا ضیاء الدین احمد قادری کے پوتا ڈاکٹر شیخ رضوان قادری (پیدائش ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء) نے آپ سے اسلامی علوم میں روایت کی اجازت پائی۔

O شیخ محمد بن محمود الحجار (۱۳۳۹ھ-۱۴۲۸ھ/۱۹۲۱ء-۲۰۰۷ء)

حلب میں پیدا ہوئے مدینہ منورہ میں وفات پائی اور بقیع میں قبر بنی۔ فقیہ، مبلغ، نقشبندی صوفی، مدرسہ خسرویہ میں تعلیم پائی۔ شیخ سید محمد ابو النصر خلف حمصی سے بیعت و اجازت پائی۔ نیز دمشق جا کر مفتی علاقہ قطنا شیخ سید ابراہیم بن محمد خیر غلایینی حنفی نقشبندی (وفات ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء) سے اَخذ کیا۔ پھر مسجد زکی حلب میں تیس برس تک امام و خطیب و مدرس رہے اور ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۱ء میں مدینہ منورہ ہجرت کی، جہاں مسجد نبوی میں ایک خاص مقام پر بیٹھ کر درود وسلام، تلاوت واذ کار میں مشغول رہتے۔ نیز چھ سے زائد تصنیفات میں **الاسلام و ارکانه الاربعة** شامل ہے اور فتاوی امام نووی نیز امام غزالی کی **بداية الهداية** وغیرہ کتب اسلاف پر تحقیق انجام دے کر اہل مدینہ منورہ کے مالی تعاون سے شائع کرائیں۔ اور بعض احباب کے ہاں حلقہ درس منعقد کرتے۔ مرشد کے مختصر اَحوال قلم بند کیے جو ''**من اعلام الطريقة النقشبندية**'' میں چار صفحات پر شامل ہیں۔ شیخ احمد عز الدین بیانونی کی بیٹی سے شادی ہوئی۔ [۲۷۳]

O شیخ محمد زہیر بن ناصر (پیدائش ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء)

حلب میں پیدا ہوئے۔ چند برس مدینہ منورہ مقیم اور علم حدیث بارے تحقیقی ادارہ سے وابستہ رہے۔ مجموعہ احادیث صحیح بخاری پر حواشی لکھے جو متن کے ساتھ شائع ہوئے۔ نیز محدث شہاب الدین ابو العباس احمد بن ابوبکر بوصیری شافعی (وفات ۸۴۰ھ/۱۴۳۶ء) کی ''**اتحاف المهرة بزوائد الكتب العشرة**'' پر تحقیق انجام دے کر شائع کرائی۔ قطب شام شیخ عبداللہ سراج الدین کے خاص شاگرد۔ [۲۷۴]

O شیخ عبد المجید معاذ (پیدائش ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۴ء)

حلب میں پیدا ہوئے۔حنفی عالم، مدرس، شریعت کالج حلب یعنی مدرسہ خسرو یہ سے تعلیم کے بعد جامعہ ازہر قاہرہ میں قاضی بدرالدین محمد بن ابراہیم ابن جماعہ شافعی (وفات ۷۳۳ھ/۱۳۳۳ء) کی "**تحریر الاحکام فی تدبیر اھل الاسلام**" پر تحقیق کے نتیجہ میں ۱۹۷۶ء کو پی ایچ ڈی کی۔ نیز علماء دمشق سے اخذ کیا اور حلب کی مساجد میں مدرس پھر ابن سعود یونیورسٹی ریاض میں پروفیسر رہے۔متعدد تصنیفات میں **الحسبة و مکانتها فی الاسلام، فهرس الفبائی لحاشیة الطحطاوی، القول المختار من ردالمختار** نامی کتب ہیں۔[۲۷۵]

O شیخ محمد عبد المحسن بن محمد بشیر حداد (۱۳۴۸ھ- ۱۴۱۶ھ/ ۳۰- ۱۹۲۹ء- ۹۶- ۱۹۹۵ء)

حلب میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی، شافعی عالم وصوفی۔جن کے والد شیخ محمد بشیر حداد (وفات ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء) حنفی عالم جلیل تھے۔ مدینہ منورہ میں وفات پائی، وہیں قبر بنی، انہوں نے مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی مہاجر مدنی سے خلافت پائی تھی۔اور بیٹا ڈاکٹر شیخ محمد بشیر بن محمد عبد المحسن حداد ان دنوں جدہ یونیورسٹی میں پروفیسر اور حجاز مقدس کے مقبول نجی ٹیلی ویژن چینل **اقراء** پر ہر ہفتہ کی شام براہ راست تجوید وقراءت بارے پروگرام "**کیف تقراء القرآن**" بطور میزبان واستاذ بالاشتراک پیش کرتے ہیں۔

شیخ محمد عبد المحسن حداد کے چھوٹے بھائی شیخ احمد مہدی حداد (۱۳۵۱ھ-۱۴۳۱ھ/ ۱۹۳۳ء-۲۰۱۰ء) بھی حنفی عالم اور جامعہ ازہر قاہرہ سے فارغ التحصیل تھے۔

O شیخ محمد ناجی بن محمود ابو صالح (۱۳۲۲ھ-۱۴۱۱ھ/۱۹۰۴ء-۱۹۹۱ء)

حلب میں پیدا ہوئے، ریاض میں وفات پائی، وہیں قبر بنی۔حنفی وشافعی مذاہب کے ماہر، نحوی، لغوی، مدرسہ خسرو یہ میں تعلیم پائی نیز شہر کے اکابر علماء سے اخذ کیا اور علماء دمشق سے گہرے روابط تھے۔ نیز مشہور مفکر اسلامی وسیاسی رہنما، مصنف وشام کے وزیر دفاع ڈاکٹر محمد معروف دوالیبی (وفات ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء) مذکورہ مدرسہ میں ہم سبق وساتھی تھے۔ پہلے شیخ عبد اللطیف بوشی پھر شیخ سید محمد ابوالنصر خلف سے نقشبندی سلسلہ میں وابستہ

ہوئے۔حلب کی مختلف مساجد و مدارس میں تدریسی خدمات انجام دیں تا آنکہ ۱۹۸۱ء میں بیٹے کے ہاں ریاض منتقل ہوئے، جو بسلسلہ ملازمت وہاں مقیم تھے۔ وطن میں فرانسیسی استعمار کے خلاف جہاد میں سرگرم رہے نیز دفاع صحابہ کرام اور عیسائی مبلغین کے تعاقب میں نمایاں رہے۔اور دمشق کے شیخ ناصر البانی کے رد میں "**التعقب الحثيث**" نام سے کتاب لکھی۔فرزندان میں شیخ محمد بدرالدین حارونی (وفات ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) علم و فضل میں مشہور ہیں۔"**من اعلام الطريقة النقشبندية**" کے مصنف مدرسہ خسرویہ میں شیخ محمد ناجی ابوصالح کے شاگرد تھے۔[۲۷۶]

O شیخ محمد ادیب بن محمد حسون (۱۳۳۴ھ-۱۴۲۹ھ/۱۹۱۵ء-۲۰۰۸ء)

حلب سے پندرہ کلومیٹر فاصلہ پر گاؤں **یاقدالعدس** میں پیدا ہوئے، حلب میں وفات پائی، جہاں کی مسجد اسامہ بن زید کے احاطہ میں قبر ہے۔فقیہ، مربی و مرشد، مدرسہ خسرویہ میں تعلیم پائی۔شیخ محمد ابوالنصر خلف حمصی سے نقشبندی مجددی خالدی سلسلہ میں بیعت پھر اجازت پائی، جن کی وفات کے بعد حلب میں ان کے اہم خلیفہ شیخ محمد بن احمد نبہان (وفات ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء) سے وابستہ رہے اور خلافت پائی۔نیز شیخ سید عبدالباسط بن محمد ابوالنصر خلف (وفات ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء) نے بھی ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں اجازت عطا کی۔ علاوہ ازیں شاذلی سلسلہ میں الجزائر کے مشہور مرشد سیدی محمد بن محمد بلقائد (وفات ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء) سے خلافت و اجازت پائی۔شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی کے محبّ خاص اور ان کی تصنیف **الفتوحات المكية** بچپن سے زیر مطالعہ رہی۔مدرسہ خسرویہ، مدرسہ شعبانیہ، مدرسہ کتاویہ میں استاذ رہے، نیز مسجد حمزہ بیگ حلب اور مسجد اسامہ بن زید میں امام و خطیب و مدرس رہے۔تصوف پر خاص درس مشہور اور آخر الذکر مسجد میں حلقہ درود و سلام منعقد کرتے۔الجزائر و لیبیا وغیرہ میں عالمی اجتماعات میں شرکت کی۔ مساجد کی تعمیر، ضرورت مند کی حاجت پوری کرنے میں حد درجہ فعال و حریص، شاگردوں اور مریدین سے شفقت و محبت سے پیش آتے اور صوفی حلقوں میں در آئی خرافات سے بیزاری کا اظہار نیز ازالہ کے لیے کوشاں رہتے۔ **جمعية الفرقان الخيرية** حلب کے

صدر تھے۔ بیس سے زیادہ تصنیفات کے علاوہ متعدد مضامین و مقالات یادگار ہیں۔ بعض سورتوں کی تفسیر لکھی اور تصانیف میں ستون حدیثاً نبویا، **شرح الحکم لابن عطاء اللّٰہ الاسکندری، مختصر العہود المحمدیۃ للامام الشعرانی، النوافح المسکیۃ من الفتوحات المکیۃ لابن عربی** شامل ہیں۔ نیز مرشد کے احوال پر کتاب لکھی۔ آپ کے بیٹے شیخ احمد بدرالدین حسون (پیدائش ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء) ان دنوں حکومت شام کی جانب سے ملک کے مفتی اعظم تعینات ہیں۔ [۲۷۷]

○ شیخ سید محمد منتصر باللہ بن محمد زمزمی بن محمد بن جعفر کتانی

(۱۳۳۲ھ-۱۴۱۹ھ/۱۹۱۳ء-۱۹۹۸ء)

مراکش کے شہر فاس کے باشندہ لیکن مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور مراکش کے شہر رباط میں وفات پائی اور وہیں قبرستان شہداء میں قبر بنی۔ ابوعلی، محدث، فقیہ، مفسر، مسند، مؤرخ، قرویین یونیورسٹی فاس پھر جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔ مراکش میں فرانسیسی استعمار کے خلاف سرگرم رہے۔ مراکش، شام و سعودی عرب کی جامعات میں پروفیسر تھے۔ مدرس حرمین شریفین، رابطہ عالم اسلامی کے مشیر۔ متعدد تصنیفات میں **تفسیر القرآن الکریم، شرح مسند الامام احمد بن حنبل، القرویین اقدم جامعۃ فی العالم، فاس عاصمۃ الادارسۃ، شہداء الاسلام فی المغرب والاندلس، الامام مالک** نیز دادا کی مشہور تصنیف **الرسالۃ المستطرفۃ لبیان مشہور کتب السنۃ المشرفۃ** پر تحقیق انجام دے کر شائع کرائی اور ان کے حالات پر کتاب لکھی۔ آج کے مشہور محقق و مصنف ڈاکٹر سید حمزہ بن علی کتانی آپ کے پوتا ہیں۔ شیخ سید منتصر کتانی کراچی تشریف لائے۔ [۲۷۸]

○ شیخ ابوبکر بن محمود جومی (۱۳۴۱ھ-۱۴۱۳ھ/۱۹۲۳ء-۱۹۹۲ء)

نائیجیریا میں پیدا ہوئے، لندن کے ایک ہسپتال میں وفات پائی۔ عالم و مبلغ، مدرس و قاضی، مفسر، ملک کے شمالی صوبہ کے چیف جسٹس پھر ۱۹۷۶ء میں مفتی اعظم نائیجیریا تعینات ہوئے۔ وزیر اعظم احمد بللو (وفات ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶ء) کے مقرب و مترجم،

حکومت نے سونے کا تمغہ پیش کیا نیز شاہ فیصل عالمی ایوارڈ یافتہ، متعدد تصنیفات ہیں نیز قرآن مجید کا ھوسا زبان میں ترجمہ کیا جو شاہ فیصل نے اپنے اخراجات پر لبنان سے چھپوایا۔ رابطہ عالم اسلامی وغیرہ متعدد عالمی اداروں کے رکن رہے۔[۲۷۹]

O شیخ سید محمد امین بن محمد امین کتبی (۱۳۲۷ھ-۱۴۰۴ھ/۱۹۰۹ء-۱۹۸۳ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی۔ حافظ، حنفی عالم، ادیب ونعت گو شاعر، مسند، مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ میں تعلیم پائی پھر اسی مدرسہ نیز مسجد حرم وغیرہ میں مدرس ہوئے۔ قطب مکہ، چند تصنیفات ہیں۔ علامہ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی (وفات ۸۵۲ھ/۱۴۴۹ء) کی **بلوغ المرام من ادلة الاحکام** پر تعلیقات لکھیں جو شائع ہوئی۔ نیز **تقریرات علی المغنی لابن ھشام** اور **شرح منظومة الطائی فی الصرف** ہے۔ اور دو نعتیہ دیوان **الامین فی مدح سید المرسلین، نفح الطیب فی مدح الحبیب** نام سے ہیں۔

مولانا محمد عبدالباقی لکھنوی مدنی سے اَخذ کیا۔ اور مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان بریلوی سے ۱۹۷۱ء میں حج کے موقع پر اجازت وخلافت پائی۔ نیز مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی مدنی سے روایت حدیث کی اجازت حاصل کی۔ اور مرکزی مجلس رضا لاہور کے بانی رکن حکیم محمد عارف ضیائی مدنی، شیخ سید امین کتبی کی مجالس سے فیض یاب ہوئے۔ جب کہ احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور کے مفتی محمد منظور احمد فیضی نے روایت کی اجازت پائی۔ بعض نے ولادت کا سال ۱۳۲۸ھ لکھا جو درست نہیں۔[۲۸۰]

O شیخ حسین بن رضا خطاب (۱۳۳۷ھ-۱۴۰۸ھ/۱۹۱۸ء-۱۹۸۸ء)

دمشق میں پیدا ہوئے، اُردن کے دارالحکومت عمان میں وفات پائی اور دمشق کے قبرستان میدان میں قبر بنی۔ حافظ وعالم، ہوش سنبھالا تو تجارت کے پیشہ سے وابستہ ہوئے پھر علم کی حرص غالب آئی تو علماء کی خدمت میں پہنچے اور کمال حاصل کیا نیز فن قراءت سے لگاؤ ہوا تا آنکہ شیخ القراء شام ہوئے۔ مسجد قاعہ میں امام و مدرس وخطیب، رکن پارلیمنٹ، سیاسی وسماجی شخصیت، مساجد کی تعمیر میں فعال رہے۔ ہر سال عمرہ وزیارت کے لیے حاضر

ہوتے اور پچیس سے زائد حج اَدا کیے۔صوفیہ کے معتقد اور مجالس ذکر میں حاضر ہوا کرتے نیز درود وسلام کی کثرت معمول تھا۔تصنیفات میں **اتحاف حرز الامانی بروایة الاصبهانی، رسالة البیان فی رسم القرآن، رسالة الطهارة و الصلاة و الصوم، رسالة فی الفرائض** ہیں۔شام کے موجودہ شیخ القراء شیخ محمد کریم راجح (پیدائش ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۶ء) آپ کے ساتھی و ہم سبق تھے۔انہوں نے ہی نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ شیخ صادق بن مرزوق حبنکہ میدانی (وفات ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء) نے قطعہ تاریخ وفات موزوں کیا جو لوح مزار پر درج ہے۔بعض نے پیدائش کا سال ۱۳۳۶ھ نیز ۱۳۳۸ھ لکھا۔[۲۸۱]

O شیخ حسن بن مرزوق حبنکہ میدانی (۱۳۲۶ھ تقریباً- ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۰۸ء-۱۹۷۸ء) دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی، جہاں محلّہ میدانی کی مسجد حسن سے ملحق حجرہ میں مزار ہے۔شافعی عالم نیز فقہ حنفی پر عبور تھا، مدرس و مربی، مجاہد، متعدد علوم کے ماہر، مختلف صوفیہ سے بدوی، تجانی، نقشبندی مجددی سلاسل میں اخذ کیا۔مسجد منجک کے خطیب، فرانسیسی استعمار کے خلاف جہاد میں نمایاں رہے۔اسلامی علوم فروغ کے لیے **جمعیة التوجیه الاسلامی** قائم کی، جس کے تحت مدرسہ سے مختلف مما لک کے بکثرت طلباء نے تعلیم حاصل کی۔**رابطة علماء الشام** کے بانی رکن نیز جنرل سیکرٹری، پھر صدر رہے اور شہر میں سماجی بھلائی کے مقاصد میں فعال دیگر اداروں کے قیام میں حصہ لیا۔رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے بانی رکن اور حکومت شام نے قاضی و مفتی کے مناصب پیش کیے جو قبول نہیں کیے۔استاذ العلماء نیز شیخ الاسلام کہلائے اور بکثرت شاگردوں میں بھائی شیخ صادق حبنکہ نیز بیٹے شیخ عبدالرحمٰن حبنکہ کے علاوہ شیخ القراء حسین خطاب، شیخ القراء محمد کریم راجح، ڈاکٹر شیخ محمد سعید رمضان بوطی جیسے جلیل القدر علماء شامل ہیں۔اور تصنیفات میں **شرح نظم الغایة و التقریب للعمریطی**، نیز میلا د النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کتاب اور مختلف موضوعات پر مقالات و مضامین کا مجموعہ ہیں۔وفات پر متعدد اہل علم نے مراثی موزوں کیے۔شیخ حسن حبنکہ نے ۱۳۹۴ھ/ ۱۹۷۵ء میں ہندوستان کا دورہ کیا اور

مدینہ منورہ میں مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی سے اسلامی علوم میں روایت کی اجازت پائی۔[۲۸۲]

O شیخ عبدالرحمٰن بن حسن حبنکہ میدانی (۱۳۴۵ھ-۱۴۲۵ھ/۱۹۲۷ء-۲۰۰۴ء)

دمشق میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور قبر بنی۔ عالم، محقق، مفسر، مفکر، مبلغ، ادیب وشاعر، والد کے قائم کردہ مدرسہ میں تعلیم کے بعد ازہر یونی ورسٹی قاہرہ سے تکمیل کی۔ پھر وطن جا کر مدرس ہوئے اور شام میں اقلیتی فرقہ نصیری کے فرد حافظ الاسد نے ۱۹۶۵ء میں فوجی بغاوت برپا کر کے ملک میں اشترا کی و لادینیت کی بنیاد پر نظام رائج کر دیا اور اسلامی حلقوں کی سرگرمیاں محدود کرنے کی ٹھانی تو ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب ہجرت کی، جہاں ابن سعود یونیورسٹی ریاض نیز ام القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ میں تیس سال سے زائد پروفیسر رہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے رکن، اسلامک انٹرنیشنل ریلیف کونسل کے رکن، اور متعدد تصنیفات میں تفسیر قرآن کریم کے علاوہ **العقیدۃ الاسلامیۃ و اسسھا، الامۃ الربانیۃ الواحدۃ، توحید الربوبیۃ و توحید الالوھیۃ، مکاید یھودیۃ عبر التاریخ، الاستشراق، التحریف المعاصر فی الدین، آمنت باللّٰہ** وغیرہ مطبوعہ کتب ہیں۔ نیز سعودی ریڈیو وٹیلی ویژن پر تقاریر نشر ہوتی رہیں۔[۲۸۳]

رابطہ عالم اسلامی

رابطہ عالم اسلامی (سنہ تاسیس ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء) کا ایک چار روزہ بھرپور اجلاس ربیع الاوّل ۱۳۹۴ھ/۶ تا ۱۰/اپریل ۱۹۷۴ء کو مکہ مکرمہ میں منعقد ہوا، جس میں اسلامی دنیا و دیگر مما لک کی ۱۴۴/اسلامی تنظیموں کے ارکان نے شرکت کی۔ اور پانچ نکاتی متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانی و لاہوری احمدی گروہوں کے معتقدات کو خارج اَز اسلام ہونے کی توثیق کرتے ہوئے ان کے اقتصادی، معاشرتی، ثقافتی مقاطعہ پر زور دیا اور اسلامی مما لک کی

حکومتوں سے کہا گیا کہ انہیں حساس عہدوں پر تعینات نہیں کریں، ان کے فاسد عقائد و عزائم نیز تحریفات کے مضر اثرات پر امت مسلمہ کو مطلع کرنے کی ذمہ داری نبھائیں۔[۲۸۴]

شعبان ۱۳۹۸ھ/۱۵/جون ۱۹۷۸ء کو رابطہ عالم اسلامی کے ذیلی تحقیقی ادارہ، فقہ اکیڈیمی کا اجلاس مکہ مکرمہ میں ہوا، جس میں مرزا اور اس کے خلفاء کے اقوال سامنے رکھتے ہوئے انہیں کافر قرار دیا نیز ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی پاکستان کی جانب سے غیر مسلم قرار دینے کی تائید و توثیق کی۔[۲۸۵] فقہ اکیڈیمی کے ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۰ء تک منعقد ہونے والے کل بیس اجلاسوں کی روداد ''**قرارات المجمع الفقهي الاسلامي بمكة المكرمة في دوراته العشرين**'' نام سے رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ۵۶۹ صفحات پر شائع کی۔ جس میں اس قرارداد کا متن ''**حكم القاديانية والانتماء اليها**'' عنوان سے صفحہ ۲۷ تا ۳۰ پر ہے۔

دوسرے موقع پر رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی نے محمد علی مرزائی کے ترجمہ قرآن کریم بارے ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے اسے محرف و گمراہ کن بتایا۔[۲۸۶]

مؤتمر عالم اسلامی

آج کی اسلامی دنیا کی سب سے اہم مشترکہ تنظیم ''مؤتمر عالم اسلامی'' جو ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء کو وجود میں آئی اور حال ہی میں نام بدل کر ''**منظمة التعاون الاسلامی**'' (oic) رکھا گیا۔ اس کے تحت متعدد ادارے انسانیت و مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور عالمی مسائل کے حل کے لیے زندگی کے مختلف شعبوں میں فعال ہیں۔ ان میں ایک ادارہ ''**مجمع الفقه الاسلامي الدولي**'' یعنی انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈیمی جدّہ ہے جو ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء میں قائم ہوئی۔

اگلے مرحلہ میں فقہ اکیڈیمی کے جنرل سیکرٹری شیخ حبیب بلخوجہ کو پاکستان سے قادیانیت بارے دوسوالات موصول ہوئے، جن کے ذریعے اس ادارہ سے وابستہ عالم اسلام کے علماء سے شرعی حکم اور اکیڈیمی کا موقف دریافت کیا گیا[۲۸۷] چنانچہ آئندہ اجلاس میں یہ موضوع اراکین کے سامنے پیش کرنے کے لیے اکیڈیمی کے پاکستانی رکن علامہ محمد تقی عثمانی نے جواب مرتب کیا[۲۸۸] اور ۱۰تا۱۶/ربیع الآخر ۱۴۰۶ھ، مطابق ۲۲ تا ۲۸/دسمبر ۱۹۸۵ء کو جدہ میں فقہ اکیڈیمی کا معمول کا اجلاس منعقد ہوا تو یہ موضوع بھی زیر بحث آیا پھر قادیانیت کے ردّ وتعاقب میں قرارداد نمبر چار منظور کی گئی۔[۲۸۹]

شیخ محمد حبیب بن خوجہ (۴۱-۱۳۴۰ھ-۱۴۳۳ھ/۱۹۲۲ء-۲۰۱۲ء) جن کی سرپرستی میں یہ قرارداد منظور کی گئی، وہ تیونس میں پیدا ہوئے۔ عالم، فقیہ، محقق، زیتونہ یونی ورسٹی تیونس کے شریعت کالج سے ۱۹۴۶ء میں فارغ ہوئے پھر سوربون یونی ورسٹی پیرس سے ۱۹۶۴ء میں پی ایچ ڈی کی۔ زیتونہ یونی ورسٹی میں ۱۹۵۱ء سے پروفیسر اور ۱۹۷۶ء سے ۱۹۸۴ء تک تیونس حکومت کی جانب سے ملک کے مفتی اعظم تعینات رہے۔ اسی برس فقہ اکیڈیمی کے جنرل سیکرٹری ہوئے اور اگلے پچیس برس وابستہ رہے۔ مؤتمر عالم اسلامی کے علاوہ متعدد علمی وتحقیقی اداروں کے رکن رہے۔ تصنیفات میں **موقف الاسلام من التطور و التجدید، المسلمون بین الشریعة و القانون، العمل و الجهاد فی الاسلام** شامل ہیں۔ اور کانفرنس میں شرکت کے لیے اسلام آباد، لاہور و کراچی تشریف لائے۔[۲۹۰]

دارالافتاء ریاض

حکومت سعودی عرب نے اکابر علماء پر مشتمل ایک ادارہ "**هیئة کبار العلماء**" نام سے قائم کیا پھر اسی کے ارکان پر مشتمل ایک مستقل کمیٹی "**اللجنة الدائمة**

للبحوث العلمية و الافتاء" تشکیل دی۔ان دونوں کے سربراہ کو مفتی اعظم کہا گیا جسے وزیر کا درجہ حاصل ہے۔ یہ کمیٹی فتویٰ جاری کرنے اور جدید مسائل پر تحقیق کی مجاز و مامور ہے۔ادارہ کا مرکزی دفتر ریاض میں اور نام "**الرئاسة العامة لادارات البحوث العلمية و الافتاء و الدعوة و الارشاد**" ہے جو دارالافتاء کے مختصر نام سے مشہور ہوا۔اس کا ترجمان رسالہ "**مجلة البحوث الاسلامية**" نامی ہے۔

پاکستانی پارلیمنٹ، رابطہ عالم اسلامی، مؤتمر عالم اسلامی کی مذکورہ بالا کارروائی کے بعد دارالافتاء کی کمیٹی نے فتویٰ نمبر ۱۶۱۵ جاری کرتے ہوئے ان تمام اداروں کی منظور کردہ قرارداد کی تائید وحمایت کی اور مرزائیوں کو خارج از اسلام بتایا۔ بعدازاں اس موضوع پر فتویٰ نمبر ۴۳۱۷ بھی جاری کیا-[۲۹۱]

پاکستان اور دیگر اسلامی مما لک میں تعاقب کے نتیجہ میں مرزا کے متبعین نے برطانیہ کا رخ کیا اور جون ۱۹۷۸ء کو لندن میں وفات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کانفرنس منعقد کی۔ جواباً مسلمانان عالم نے اسی شہر میں ۲۹ تا ۳۰/ جولائی ۱۹۷۸ء کو حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کانفرنس، لندن کی سب سے بڑی مسجد ریجنٹ پارک میں منعقد کی۔جس میں پاک و ہند سے مختلف مکاتب فکر کے علماء کے علاوہ رابطہ عالم اسلامی وغیرہ تنظیموں کے نمائندہ علماء نے شرکت کی۔ اہل سنت پاکستان میں سے علامہ ابوالمحمود نشتر اور علامہ امداد حسین پیرزادہ شامل تھے۔کانفرنس کے ایک اجلاس کی صدرات، مصر کے اعتدال پسند عالم واسلامک کلچر سنٹر لندن کے مدیر پروفیسر ڈاکٹر شیخ زکی بدوی (وفات ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۶ء) نے کی۔

دارالافتاء ریاض کے رسالہ میں اس کانفرنس کی رُوداد "**المؤتمر العالمی بلندن عن حیاة المسیح علیه السلام**" عنوان سے بڑے اہتمام سے شائع کی گئی۔

رابطہ عالم اسلامی کے ذیلی ادارہ فقہ اکیڈیمی کے اراکین نے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی قرارداد منظور کی، جس پر رابطہ کے سیکرٹری جنرل نیز عرب وعجم کے دس رکن علماء نے دستخط ثبت کیے۔ دارالافتاء ریاض کے رسالہ میں اس قرارداد کا متن "**من قرارات**

المجمع الفقهی، القرار الثالث، حکم القادیانیة والانتماء الیها" عنوان سے شائع کیا گیا۔[۲۹۲]

مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن باز (وفات ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)[۲۹۳] کی سرپرستی میں کمیٹی نے فتویٰ نمبر ۴۳۱۷ جاری کیا، جس میں لکھا کہ نبوت کا سلسلہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہوا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے لیے نبوت تجویز کی، یہ جھوٹا دعویٰ ہے۔ اور جو قادیانی گروہ اس کا مؤید ہے وہ بھی جھوٹ پر ہیں۔ قبل ازیں **ھیئة کبار العلماء** قادیانیوں کے خارج از اسلام ہونے کی قرارداد منظور کر کے اعلامیہ جاری کر چکی ہے۔[۲۹۴]

شیخ بن باز کی سرپرستی میں ہی فتویٰ نمبر ۸۵۳۶ جاری کیا گیا جو احمدی گروہ بارے ہے۔ اس میں بتایا گیا کہ مرزا غلام احمد کے متبعین میں سے جو احمدی کہلاتے ہیں، وہ کافر ہیں مسلمان نہیں۔[۲۹۵]

دارالافتاء نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر مستقل فتویٰ نمبر ۲۷۴۱ جاری کیا جس میں قادیانی گروہ کا رد کیا اور لکھا کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ، جسم و روح کے ساتھ آسمانوں پر اٹھائے گئے، آخر زمانہ نازل ہوں گے، ابھی نہیں ہوئے۔ اور اس بارے قادیانی واحمدی عقیدہ، جھوٹ اور بہتان ہے۔[۲۹۶]

کینیا میں ایک عالم نے فتویٰ میں حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارے تواتر و اجماع سے انحراف کیا تو وہاں سے ایک سائل نے دارالافتاء ریاض سے رابطہ کیا اور بتایا کہ یہاں کے مختلف علاقوں میں پہنچنے والے قادیانی کارکن اسے اپنے معتقدات کی تائید میں پیش کر رہے ہیں۔ جواباً حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اثبات پر فتویٰ نمبر ۵۴۷۴ جاری کیا۔[۲۹۷]

ترکی کے ایک مبلغ ومجاہد

گزشتہ ایک صدی میں قادیانیت کے رد و تعاقب میں جو کارروائیاں عمل میں آئیں، وہ دوطرح کی ہیں۔ پہلی اسلامی ممالک کے سرکاری اداروں کی جانب سے اور دوسری عوامی سطح پر نیز غیر سرکاری اداروں کی طرف سے انجام پائیں۔ اور مذکورہ دوسری طرز کے افعال میں محض عربی زبان کے کام کی تاریخ کے تذکرہ وتدوین میں ایک ایسی شخصیت کے کردار کا ذکر ضروری ٹھہرا، جو نہ تو پاک و ہند کے باشندہ تھے جہاں مرزائیت نے جنم لیا اور نہ ہی عرب تھے۔

انجینئر شیخ حسین حلمی بن سعید ایشیق (۱۳۲۹ھ-۱۴۲۲ھ/۱۹۱۱ء-۲۰۰۱ء) خلافت عثمانیہ کے دار الخلافہ استنبول، جس کا پرانا نام قسطنطنیہ تھا نیز باب عالی اور آستانہ کہلایا، اب ترکی کا دار الحکومت ہے۔ آپ اس تاریخی شہر میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور صحابی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے احاطہ مزار میں قبر واقع ہے۔ حنفی عالم، نقشبندی مجددی خالدی صوفی، مبلغ ومجاہد، شیخ عبدالحکیم ارواسی (وفات ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) کے مرید، ترکی کے علاوہ عربی، فارسی، انگریزی، فرانسیسی، جرمن زبانیں جانتے تھے۔ فوج اور جامعات میں وسیع حلقہ اثر تھا۔ ایک اشاعتی ادارہ **مکتبة ایشیق** ۱۹۶۶ء میں قائم کیا جو بعد ازاں **دار الحقیقة** کہلایا، جس کی جانب سے دنیا کی پندرہ سے زائد زبانوں میں کتب چھپوا کر بذریعہ ڈاک نیز دیگر ذرائع سے دنیا بھر میں مفت تقسیم کیں، یہ کار خیر آپ کی وفات کے بعد بھی جاری نیز ویب سائٹ فعال ہے۔

شیخ حسین حلمی کے قائم کردہ اس ادارہ نے مختلف اسلامی موضوعات پر عربی زبان میں ۵۷ کتب، فارسی کی ۲۳، اُردو میں ۳، ترکی میں ۱۴، نیز دیگر زبانوں میں مزید ۱۴۹ کتب

کے تراجم بارہا طبع کرا کے شائقین تک پہنچائیں۔[۲۹۸]

استنبول میں واقع اس غیر سرکاری ادارہ کی جانب سے قادیانیت کے تعاقب میں جو عربی کتب وتحریریں شائع کی گئیں ان میں شیخ حسین رمضان خالدی کی "**النضال الشفوية فی الرد علی القاديانية**"، شیخ محمد ابوزہرہ مصری کا مضمون "**القديانية**"، مفتی محمود کی "**المتنبی القادیانی نبذة من احواله و اکاذیبه**" اورشورش کاشمیری کی تحریر کا ترجمہ "**خونة الاسلام**" خود راقم کی نظر سے گزریں۔

وزارت اوقاف متحدہ عرب امارات

سات عرب ریاستوں کے الحاق متحدہ عرب امارت کا دارالحکومت ریاست ابوظہی میں واقع اور وہاں کی وزارت اوقاف امت مسلمہ کی رہنمائی وفروغ اسلام کے لیے فعال ہے۔وزارت کی جانب سے ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں عربی ماہ نامہ "**منار الاسلام**" نام سے جاری کیا گیا جو آج کی عرب دنیا کے اہم اسلامی و تحقیقی کثیرالاشاعت رسائل میں سے ہے۔

منار الاسلام کے چند صفحات قارئین کے شرعی سوالات کے جوابات کے لیے مختص ہیں۔ جب ایک قاری نے قادیانیت کے بارے میں سوال کیا تو شیخ موسیٰ صالح شرف نے جواب میں قادیانیت کو اسلام کے لیے انتہائی خطرناک فرقہ بتایا۔اور یہ ان فرقوں میں سے ہے جنہیں استعماری قوتوں نے فتنہ کو ہوا دینے کے لیے جنم دیا، یہ اسلام کے دائرہ سے خارج ہیں۔

اور جب قادیانی گروہ نے اپنا مرکز ربوہ سے لندن منتقل کر کے اپنے باطل عقائد کی اشاعت کا رخ یورپ وامریکہ اور افریقی ممالک کی طرف موڑ لیا تو منارالاسلام نے قارئین کو ان کی تازہ ترین سرگرمیوں اور آئندہ عزائم پر آگاہ کرنے کے لیے ایک مفصل مضمون "**من باکستان الی لندن**" عنوان سے شائع کیا۔

آئندہ دنوں میں مرزائیوں نے ٹورانٹو،کینیڈا میں عالمی کانفرنس منعقد کی جس میں چودہ سو سے زائد افراد نے شرکت کی نیز کینیڈا کے چند مقامی رہنماؤں اور وہاں کی پارلیمنٹ کے بعض ارکان کو مدعو کیا گیا۔**منار الاسلام** کے ذمہ داران نے کینیڈا وامریکہ میں مقیم قارئین کو اس کانفرنس کے زعماء وشرکاء کے باطن پر مطلع کرنے کے لیے رابطہ عالم اسلامی کی ٹورانٹو شاخ کے جاری کردہ اعلامیہ کو اس کے صفحات پر نمایاں جگہ دی جس میں بتایا گیا کہ مرزا اور اس کے متبعین کافر ہیں،اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

متحدہ عرب امارات کی دوسری اہم ریاست دبئ سے محکمہ اوقاف نے ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء میں عربی ماہ نامہ ”**الضیاء**“نام سے جاری کیا جو عقائد اسلامیہ کا بے باک ترجمان ایک خوب صورت ودلکش رسالہ ہے۔محکمہ اوقاف کے سابق مدیر بدرجہ وزیر ڈاکٹر شیخ عیسیٰ بن عبد اللہ مانع حمیری (پیدائش ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء)اس رسالہ کے سرپرست تھے،جو عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کے لیے برکاتی فاؤنڈیشن کی دعوت پر کراچی آچکے ہیں۔

قاہرہ کے قلم کار شیخ احمد ابو زید کا ایک تحقیقی مضمون ”**المسلمون فی الھند**“ عنوان سے **الضیاء** میں شائع ہوا،جس میں ذیلی عنوان ”**نشر القادیانیة**“ کے تحت مسلمانان ہند کو درپیش قادیانی فتنہ کے عزائم پر مطلع کیا نیز اس پر تشویش کا اظہار کیا۔

”**الضیاء**“ کے صفحات پر حسنی عبد الحافظ کا مضمون ”**احذروا ھذہ القناة الفضائیة**“ بھی لائق ذکر ہے۔جس میں لکھا کہ آج ہم پر سیٹلائٹ چینلز کی یلغار ہے جو استعماری قوتوں کا نیا ہتھیار بن کر سامنے آیا۔جس کا مقصد وہدف،اسلام اور مسلمانوں کی تعلیمات وکردار کو مسخ کرنا اور قتل ودہشت گردی کی ترغیب نیز افلام وکارٹون کے ذریعے نئی نسل کا دماغ خراب کرنا ہے۔اس میدان میں ایک نئی مصیبت MTA نامی ٹیلی ویژن چینل ہے جو صلیبی اور صہیونی قوتوں کی اعانت وسرپرستی میں جاری ہوا جو قادیانی جماعت کی ملکیت ہے۔یہ برطانیہ ویورپ میں مقیم دسیوں مسلم گھرانوں پر اثر انداز ہورہا ہے،جو اسے اسلامی چینل سمجھ کر دیکھتے ہیں جبکہ یہ اسلامی نہیں شیطانی چینل ہے۔میں اس مضمون

کے ذریعے قادیانی گروہ کے عقائد واہداف قارئین کے سامنے پیش کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کے نگراں اداروں کے لیئے خطرہ کی گھنٹی بجارھا ہوں کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کررہے ہیں۔اور ہمارا مطالبہ وشدید خواہش ہے کہ اس کے بالمقابل اسلامی تعلیمات کے بیان و فروغ کے لیئے ٹیلی ویژن چینلز جلداز جلد قائم وجاری کیئے جائیں۔

اس تمہید کے بعد مضمون نگار نے قادیانی فتنہ کی پیدائش،تاریخ،عقائد اور اسرائیل میں جاری ان کی سرگرمیوں کا ذکر کیا نیز بتایا کہ MTA پر متعدد زبانوں عربی،انگریزی، جرمن،فرنچ،روسی،ترکی اور بوسنوی میں پروگرام پیش کیئے جارہے ہیں۔نیز قادیانیت کی تاریخ کے پس منظر میں سرسید احمد خان کے افکار کا بھی ذکر کیا۔مضمون کے آخر میں لکھا کہ میں نے گزشتہ چند ماہ کے دوران قادیانی چینل کے متعدد پروگرام خود ملاحظہ کیئے۔

عرب باشندہ حسن عُودہ کی کہانی

عودہ خاندان،عرب دنیا میں مرزائیت کے سب سے اہم و بڑے مرکز کبابیر میں آباد اور گزشتہ تین نسلوں سے مرزائی افکار و معتقدات سے وابستہ اور پھیلانے میں فعال ہے۔چنانچہ حسن کے باپ کبابیر میں جماعت کے صدر،جب کہ حسن کے ایک بھائی وہیں پر مرزائی مدرسہ میں استاذ اور دوسرے بھائی سویڈن میں جماعت کے صدر،نیز ملک شام میں ماموں اہم مرزائی کارکن تھے۔ادھر خود حسن عودہ برطانیہ میں مرزا کے جانشین کے ہاں عالمی مرکز میں عربی شعبہ کے صدر نیز جماعت کے سربراہ کے مترجم تھے۔عین اس مرحلہ پر حسن عودہ اوران کے دو بھائیوں نے وراثت میں ملے فاسد عقائد کو ترک کیا،پھر آپ بیتی پر مبنی دو کتب قلم بند کیں جو شائع ہوئیں،یہاں حسن عودہ کی سرگزشت انہی کتب سے ماخوذ قارئین کی نذر ہے۔

کبابیر نامی گاؤں ارض فلسطین کے شہر حَیفا کے قریب کرمل پہاڑ کے پہلو میں واقع

اوران دنوں غاصب صہیونی ریاست اسرائیل میں شامل ہے۔حسن عودہ کے نانا کبابیر میں اسلام چھوڑ کر مرزائی افکار اپنانے والے خاندان کے پہلے فرد تھے، جنھوں نے یہ راستہ ۱۹۲۸ء میں اختیار کیا، پھر حسن عودہ کے دادا بھی اسی راہ پر چل پڑے۔اس عرب مرزائی گھرانہ میں حسن عودہ ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء کو پیدا ہوئے اور مقامی مدرسہ میں تعلیم کے بعد ۱۹۷۴ء میں حیفا شہر سے ایف اے کیا اور ۱۹۷۶ء میں مزید تعلیم کے لیے سویڈن پہنچے۔ اسی برس قادیانی سربراہ مرزا ناصر ایک عبادت گاہ کے افتتاح کے لیے وہاں آئے تو حسن عودہ کی پہلی ملاقات ہوئی پھر سویڈن میں ہی ۱۹۷۸ء کو دوسری بار ملنا ہوا۔اس مرحلہ پر حسن عودہ نے سویڈن میں جاری تعلیم کا سلسلہ منقطع کر کے قادیانی مبلغ بننے کا عزم کیا۔

۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء میں حسن عودہ سویڈن سے معاملات سمیٹ کر واپس وطن کبابیر پہنچے اور وہاں سے قادیان ہندوستان کی راہ لی۔ وہ آزادئ ہند ۱۹۴۷ء کے بعد تعلیم کے لیے قادیان پہنچنے والے پہلے عرب تھے اور مرزا کے دعاوی کے آغاز سے اب تک کی ایک صدی میں قادیان آنے والے دوسرے یا تیسرے عرب جواں تھے۔اُنھوں نے وہاں اُردو زبان سیکھی اور مرزا کی تصنیفات کا مطالعہ نیز آثار کا گہرا مشاہدہ کیا۔اوران اَفکار و معتقدات میں اس حد تک چلے گئے کہ قادیان شہر کی مدح میں عربی قصیدہ موزوں کیا جو وہاں کے اخبار ''بدر'' میں شائع ہوا۔تا آں کہ ہندوستان میں چھ ماہ قیام کا ویزہ ختم ہوا تو ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء میں واپس وطن روانہ ہوئے لیکن اس سے قبل وصیت کی کہ مجھے قادیان کے ''بہشتی مقبرہ'' میں دفن کیا جائے۔

۱۹۸۰ء میں ہی اسرائیل سے دوبارہ والد کے ہمراہ قادیان آئے اور وہاں کے اہم مرزائی گھرانہ میں شادی کی، پھر بیوی سمیت حیفا واپس پہنچے۔ پاکستان کے سابق وزیر خارجہ ظفر اللہ خان نے حسن عودہ کو مبارک باد کا خط لکھا جس کا عربی ترجمہ پہلی کتاب میں شامل ہے۔حسن عودہ نے عربی لباس ترک کر کے مرزائی سربراہ طرز کا ہندی لباس پہنا، یوں والد سے کہیں بڑھ کر اپنی زندگی قادیانیت کے لیے وقف کر دی۔

حسن عودہ نے جنوری ۱۹۸۲ء میں قادیان کا آخری سفر کیا جس کے چند ماہ بعد

تیسرے مرزائی سربراہ ناصر کی موت ہوئی اور اس کا بھائی مرزا طاہر چوتھا سربراہ ہوا۔ نومبر ۱۹۸۴ء میں حسن عودہ حیفا میں مرزائی خدام مجلس کے صدر اور ۱۹۵۸ء میں ان کی بیوی شعبہ خواتین کی صدر بنائی گئیں، جس کی منظوری مرزا طاہر نے دی۔

۱۹۸۵ء کے آخر میں مرزا طاہر کی جانب سے حسن عودہ کو اطلاع دی گئی کہ انہیں برطانیہ میں تین سال کے لیے جماعت کے مبلغ و مدرس تعینات کیا گیا ہے۔ چنانچہ ۱۴۰۶ھ/جنوری ۱۹۸۶ء میں وہ بیوی بچوں سمیت حیفا سے تل ابیب اور وہاں سے برطانیہ کے مقام ٹل فورڈ پہنچے۔ حیفا سے شائع ہونے والے جماعت کے عربی ماہ نامہ ''البشریٰ'' میں تعیناتی کی خبر نمایاں شائع کی گئی۔

برطانیہ میں حسن عودہ کو مرکز کی جانب سے رہائش و دیگر سہولیات مہیا کی گئیں اور لندن میں مرزا طاہر سے ملاقات کے بعد بتایا گیا کہ جماعت نے عربی شعبہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور آپ اس کے نگران و مدیر ہوں گے۔ چنانچہ حسن عودہ نے دفتری ضروریات پوری کر کے اسے **دائرة الشؤون العربية** کا نام دیا اور فروری ۱۹۸۶ء میں کام شروع کر دیا۔

قادیانی مرکز میں عربی شعبہ کے سربراہ کے طور پر حسن عودہ کو حسب ذیل ذمہ داریاں سونپی گئیں۔ عرب دنیا میں متبعین سے رابطہ، عربی ماہ نامہ کا اجراء، جماعت کی عربی تصنیفات کو طباعت کے لیے تیار کرنا، مرزا طاہر کی تقاریر و گفتگو کا عربی ترجمہ، مرزا کے خطبات کے عربی آڈیو کیسٹ تیار کرنا، مرزا طاہر کی خط و کتابت کا ترجمہ، مرزا کی جانب سے عربوں کے نام خطوط لکھنا، عرب دنیا میں فعال اداروں کو ان کا مطلوبہ مواد فراہم کرنا، مرکز میں آنے والی عرب شخصیات و وفود کے استقبال و قیام کا اہتمام، مرکز میں دنیا بھر سے آنے والے مرزائی مبلغین کو تعلیمی و تربیتی کورس کرانا، عربی اخبارات میں جماعت کے خلاف چھپنے والی تحریروں کا جواب، برطانیہ میں دیگر حلقوں سے رابطے اور تبلیغی اجتماع نیز مجالس و مفاہمتی مکالمہ کا اہتمام کرنا۔ حسن عودہ براہ راست مرزا طاہر کی سرپرستی میں جماعت کے لیے یہ خدمات دُھوم دھام سے انجام دینے لگے۔ اگلے مرحلہ میں ۱۲/جنوری

۱۹۸۸ءکوعربی رسالہ ’’التقــوی‘‘ جاری کرنا طے کیا جس کے خود حسن عودہ چیف ایڈیٹر ہوئے۔ یکم مئی ۱۹۸۸ء کو پہلا شمارہ سامنے آیا۔ علاوہ ازیں مرزا غلام کی تصنیفات یکجا روحانی خزائن نام سے شائع کرنے کی تجویز حسن عودہ نے پیش کی۔

اب حسن عودہ، جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے مقربین میں نمایاں شخصیت تھے خود لکھا کہ میرے ساتھ مرزا کا سلوک انتہائی اعلیٰ تھا، ملاقات پر ہمیشہ بغل گیر ہوتے، دعائیں دیتے، میرے گھر آتے، ہم اکٹھے کھانا تناول کرتے، خوش گوار ماحول مہیا کیا، عزیز واقارب کی مجالس میں میری تعریف وتوصیف، حتیٰ کہ تقاریر کے دوران تعریفی جملے کہا کرتے، تحائف بھیجتے، جن کے ساتھ رقعہ بھی ہوتا جو مدح وستائش پر مبنی ہوتا۔ اور جماعت کے لیے میری کارکردگی نیز عربی میں اپنے معتقدات کے دفاع کے اعتراف میں ۱۷ ستمبر ۱۹۸۶ءکو مجھے ’’**الشهاب الثاقب**‘‘ لقب دیا۔

حسن عودہ عربی کے علاوہ اردو نیز انگریزی جانتے تھے، چنانچہ مبلغین کو انگریزی میں درس وتربیت دیا کرتے جس میں بطور خاص مسلمانوں کے ساتھ اختلافی مسائل پر معلومات مہیا کرتے اور دفاع کے لیے تیار کرتے نیز ایک عبادت گاہ میں امام تھے۔ پھر اعلان مباہلہ اور اس کے چند ماہ بعد جشن صد سالہ کے واقعات سامنے آئے جس دوران حسن عودہ موجود وفعال رہے اور یہی مرحلہ تھا جب وہ خود آگاہی جانب متوجہ ہوئے۔

دس جون ۱۹۸۸ءکو مرزا طاہر نے اپنے مخالفین بالخصوص علماء پاکستان کو مباہلہ کی دعوت دی تو اس کا عربی ترجمہ ’’التقــوی‘‘ میں شائع کیا گیا۔ انہی ایام میں پاکستان کے صدر ضیاء الحق حادثہ میں جاں بحق ہوئے تو اسے مرزا طاہر کا معجزہ وفتح کی علامت قرار دے کر خوشی منائی گئی اور مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔ حسن عودہ خوشی منانے والوں میں نمایاں اور مرزا نے مٹھائی کا ایک ڈبہ انہیں بھی دیا۔

۲۳/ مارچ ۱۹۸۹ءکو مرزائی جماعت نے سو سالہ جشن منایا۔ اس روز افتتاحی تقریب لندن کے ایک بڑے ہوٹل کے ہال میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مرزائی جھنڈا اور برطانیہ کا قومی پرچم ایک ساتھ لہرائے گئے اور تقریب میں مختلف ادیان کے دوسو کے قریب

مرد و خواتین نے شرکت کی، جن میں برطانوی پارلیمنٹ کے غیر مسلم رکن نیز لارڈز شامل تھے۔ حسن عودہ اس اجتماع میں موجود واحد فرد تھے جنہوں نے عربی لباس پہن رکھا تھا۔ حسن لکھتے ہیں، اس روز کی تقریب اپنے انجام کی جانب بڑھی اور شرکاء ہوٹل سے روانہ ہو گئے لیکن برطانوی و مرزائی جھنڈے تلے منعقدہ یہ اہم اجتماع میرے ذہن میں سوالات کو جنم دے گیا۔

دسرے روز جمعہ تھا اور اس سلسلہ کا بڑا و مرکزی اجتماع ٹل فورڈ میں ہوا، جس میں برطانیہ اور دیگر ممالک سے ہزاروں مرزائیوں نے شرکت کی۔ دونوں جھنڈے ایک بار پھر لہرا رہے تھے۔ اس اجتماع میں تقریر کے دوران مرزا طاہر نے نازل ہونے والی تازہ وحی بیان کی، جس کی عربی عبارت بھی درست طور پر بیان نہیں کر سکے۔ اس موقع پر مرزا کے پیچھے آٹھ اور سامنے کی جانب چھ محافظ کھڑے تھے جب کہ خیمہ کے باہر چاروں اطراف مزید محافظ تعینات تھے۔ اب میں اپنے آپ سے پوچھنے لگا کہ حفاظت کا یہ بھرپور اہتمام کس لیے ہے۔ کیا خوف کی علامت ٹھہری یا خودنمائی کا ذریعہ۔ تقریر کے بعد تمام حاضرین نے مرزا طاہر سے تجدید بیعت کی لیکن میں اس عمل میں شامل نہیں ہوا اور نئی صدی کے آغاز پر جماعت کی بیعت کا منظر دیکھتا رہا اور کھڑا سوچتا رہا۔ یہ اجتماع اختتام کو پہنچا، مرزا وہاں سے روانہ ہو گیا لیکن میں اپنے خاندان سمیت وہیں کھڑا رہا اور جو کچھ سنا و دیکھا تھا، اسی بارے سوچنے میں گم تھا۔

حسن عودہ کہتے ہیں، پہلی بات جو میرے ذہین میں کھٹکی اور سوال بن کر اُبھری، وہ جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کی حد درجہ تقدیس و تکریم تھی۔ وہ کسی غلطی و خطاء سے پاک اور گویا زمین پر اللہ کا خلیفہ تصور کیا جاتا، اس کا ہر فرمان و فیصلہ حتمی ہوتا۔ جب کہ میں نے دیکھا کہ وہ ہماری طرح اغلاط کا مرتکب ہوتا حتیٰ کہ نماز میں درست طور پر تلاوت قرآن مجید پر بھی قادر نہ تھا اور بکثرت سہو کرتا۔ عربی زبان بارے یہ حال تھا کہ جلی قلم سے لکھی گئی عبارت صحیح طور پر پڑھ نہیں سکتا تھا۔ اس کے باوجود جماعت کا ہر چھوٹا بڑا فرد اس کے سامنے سہمے ہوئے خرگوش کی مانند ہوتا۔ وہ جماعت کے ہاں "الکل فی الکل" قابل فخر

اور پوری اسلامی دنیا میں خلیفہ، امیر المومنین، مسیح کا چوتھا جانشین تھا۔اور خود دعویٰ کیا کہ مجھ پروحی نازل ہوتی ہے، پھر خطبہ جمعہ پر وحی بیان کرتا،جس کے کیسٹ محفوظ ہیں۔لیکن طرفہ یہ کہ وحی کے عربی الفاظ ادا کرنے میں بھی غلطی کرتا۔ان مشاہدات نے ذہن میں اٹھنے والے سوالات بارے سوچنے پر مجبور کردیا۔

صدر ضیاء الحق کا اعلان مباہلہ سے کوئی تعلق نہ تھا۔اور ادھر پاک و ہند کے متعدد علماء نے مباہلہ کی دعوت قبول کی اوراس کے لیے مقام ووقت کے تعین کا حق بھی مرزا طاہر کوسونپا،جس پر مرزا تیار نہ ہوا۔

قادیانی مبلغین کی مجالس، پھر جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کے مقربین سے تعارف ومراسم اور خود سربراہ سے براہ راست روابط،مباہلہ کا مرحلہ،اوراب صد سالہ جشن کی کارروائی،ان تمام واقعات ومشاہدات نے حسن عودہ کو قادیانی افکار ومعتقدات بارے نئے سرے سے تحقیق اور پھر کوئی فیصلہ کرنے کے مرحلہ پر لا کھڑا کیا۔

اب میں نے مرزا غلام کی تصنیفات اور وحی کی عبارات کو نئے سرے سے پڑھنے کا عزم کیا۔لیکن اب کا مطالعہ کھلے دل وذہن، ناقدانہ پہلو بھی مدنظر نیز اللہ تعالیٰ کی اعانت و مدد سے تھا۔نتیجۃً حسب ذیل حقائق منکشف ہوئے۔

O مرزا کا برطانوی حکومت سے تعلق اس نوع کا نہیں تھا کہ مسلمان، احسان و بھلائی کے ساتھ پیش آنے والوں کے ساتھ تشکر کا رویہ رکھے۔ بلکہ یہ تعلق خادم ومخدوم کا سا تھا۔

O جہاد منسوخ کرنے کا اعلان محض سلطنت برطانیہ کی وفاداری ومصلحت میں تھا۔

O مرزا کے دعاوی میں تناقض ہے، ان کی جتنی بھی تاویل کی جائے آپس میں مطابقت نہیں رکھتے۔

O کہا جاتا ہے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خادم تھا،لیکن دوسری جانب خود مرزا کے دعاوی اس قول کی نفی کرتے ہیں۔

O کتب مرزا میں جن عبارات کو وحی بتایا گیا وہ بھی تناقض سے خالی نہیں۔

O محمدی بیگم کے نکاح کا واقعہ اور خاوند کی موت بارے نزول وحی کا دعویٰ، جو درست ثابت نہ ہوا۔

O عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی کو ایک ہی شخصیت قرار دینے کی ناکام کوشش۔

O سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور کشمیر میں قبر کا بے بنیاد دعویٰ۔

O اپنے مخالفین کے لیے نامناسب و رکیک الفاظ کا بے دریغ اندراج، حتیٰ کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بھی ایسے الفاظ لکھنے کی انتہا کر دی۔

O جماعت میں مرزا کے خاندان کا منفرد مقام، جو کسی محاسبہ سے بالا اور جماعت کے تمام قواعد وضوابط سے مستثنیٰ ہے۔

تب مجھ پر واضح ہونے لگا کہ اسلام، جو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر نازل وظاہر ہوا، وہی کامل واکمل تھا۔ اس کی تکمیل کے لیے مزید کسی غلام احمد کی حاجت نہ تھی، اور نہ ہی مرزا طاہر اور اس کے تابع نظام کی اطاعت سے ایمان کامل ہونا مشروط ہے۔ جب میرے دل و دماغ میں ہلچل اور تبدیلی جاری تھی، میں بدستور جماعت سے وابستہ اور فعال تھا۔ لیکن میری یہ حالت، دوستوں اور قریب رہنے والوں سے پوشیدہ نہ رہی۔ قادیانیت کی جانب راغب ہونے والے نئے عرب جوانوں کی رہنمائی اور انہیں جماعت سے رابطوں میں مزید تقویت دینا، میری ذمہ داریوں میں شامل تھا۔ اب میں ایسے عرب جوانوں پر بھی اس تبدیلی کا اظہار کرنے لگا، جو محض ملازمت کے حصول اور دیار مغرب میں سہاروں کی تلاش میں جماعت کے مرکز آ پہنچتے۔

حتیٰ کہ ۲۶رمئی ۱۹۸۹ء کو میں نے خطبہ جمعہ کے دوران ''اعلان مباہلہ'' اور اس کے اہداف پر تنقید کر ڈالی۔ تب یہ معاملہ فوری طور پر مرزا طاہر تک پہنچایا گیا، جسے اندازہ ہو گیا کہ جلد یا کچھ عرصہ بعد میں جماعت احمدیہ کو چھوڑ دوں گا۔ چنانچہ فوری کارروائی کرتے ہوئے ۹رجون ۱۹۸۹ء کو حکم جاری کیا کہ میں جلد از جلد برطانیہ سے چلا جاؤں۔ نیز حکم نامہ میں یہ بھی کہا گیا کہ تمہارے مالی حقوق کی ادائیگی اور مستقبل بارے فیصلہ پر تمہیں بعد از اں وطن میں اطلاع دی جائے گی۔

حسن عودہ لکھتے ہیں، میں بیوی اور چار بچوں سمیت جماعت کی فراہم کردہ رہائش گاہ میں مقیم تھا۔لہٰذا اقامت گاہ اور برطانیہ فوراً چھوڑنے سے انکار کر دیا اور گزشتہ چار سالہ قیام کے معاملات سمیٹنے کے لیے وقت مانگا۔جواباً دو چار روز میں جماعت کی طرف سے برطانیہ میں کفالت سے دست برداری کی اطلاع دی گئی نیز دفتر کے تمام امور و دستاویزات سپرد کرنے کا حکم دیا گیا۔

۹/جون کو ہی میں نے قادیانیت ترک کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا تھا اور اگلے روز والد کو کبابیر فون پر مطلع کیا۔جنہوں نے مجھے سمجھانے کی بھرپور کوشش کی اور تمام گھر والوں نے مشاورت کے بعد بالآخر میرے بھائی کو برطانیہ بھیجنا طے کیا تاکہ مرزا طاہر اور میرے درمیان مفاہمت کے بعد حالات کو پرانی ڈگر پر لائیں۔چنانچہ بھائی احمد عودہ جو سٹاک ہولم سویڈن میں قادیانی جماعت کے صدر تھے، وہ ۱۶/جون کو لندن پہنچ گئے۔جنہوں نے مجھے سمجھانے کی کوشش کی اور میں نے جماعت کے متعلق مشاہدات و تاثرات انہیں بتائے۔

الغرض یہ معاملہ جب وہاں مقیم میرے مسلمان دوستوں تک پہنچا تو مدد کے لیے آگے بڑھے اور ۱۷/جولائی کو میں قادیانی مرکز ترک کر کے دوسری جگہ مقیم ہو گیا۔یہ عید الاضحیٰ کا دوسرا دن تھا، عید کا پہلا روز قادیانی مرکز میں تنہا گزرا تھا اور جب وہاں سے روانہ ہوا تو احساسات یہ تھے کہ غلامی کے ماحول سے نجات و آزادی ملی، اور میں اسلام کے معزز و آزاد ماحول میں آ پہنچا۔میری بیوی کو اس موقع پر ورغلانے کی بھرپور کوشش کی گئی لیکن اس نے میرا ساتھ دیا اور ہم محض اللہ کے سہارے ایسی فضا میں آ گئے جہاں ہمیں زندگی بسر کرنے کا کوئی تجربہ و معلومات نہیں تھیں۔

۲۱/جولائی ۱۹۸۹ء کوتل فورڈ کی ایک مسجد میں جمعہ کے اجتماع کے موقع پر میں نے اپنے اور بیوی کے قادیانیت سے براءت کا اعلان کیا۔اور پھر نئی زندگی کی ابتداء کی، بے شک ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، جسے چاہے عطا فرمائے۔

۱۴/اگست ۱۹۸۹ء کو لندن میں پاکستانی عالم منظور احمد چنیوٹی سے میری ملاقات ہوئی جو قادیانیت کے تعاقب میں سرگرم تھے۔اور ۲۰/اگست کو اڈنبرا اسکاٹ لینڈ میں

قادیانیت کے خلاف منعقدہ کانفرنس میں شریک ہوا، جس میں شیخ چنیوٹی وغیرہ علماء موجود تھے اور یہ اس نوع کے اجتماع میں میری پہلی شرکت تھی، میں نے بھی خطاب کیا جس میں قادیانیت ترک کرنے کے اسباب بیان کیے۔

۳۰/اگست کو شیخ منظور احمد چنیوٹی اور شیخ عبدالحفیظ مکی وغیرہ علماء میرے ہاں آئے اور اس موقع پر اکھٹی تصاویر بنائی گئیں۔

یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ویمبلے ہال لندن میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی، جس میں مرزائیت کے تعاقب میں فعال لاتعداد علماء شریک ہوئے، میں بھی شرکاء میں سے تھا۔ اور اس نئی زندگی کے آغاز سے سلاو کی ایک ہی مسجد میں نماز ادا کیا کرتا، اور ۱۳/اکتوبر کو دوسری مسجد میں نماز جمعہ ادا کی، تب معلوم ہوا کہ یہاں پاکستانی مسلمانوں کی مساجد دو قسم کی ہیں، ایک دیوبندی اور دوسری بریلوی مکتب فکر۔

۲۳/اکتوبر کو سابق قادیانی حافظ بشیر احمد نے مجھ سے ملاقات کی اور قادیانی خلیفہ کے کرتوت پر آگاہ کیا۔ اور ۴/نومبر کو مانچسٹر میں منعقدہ ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہوا۔

۳/جون ۱۹۹۰ء کو ویمبلڈن میں منعقد ختم نبوت کانفرنس میں شرکت و خطاب اور ۲۲/جولائی کو مسجد المدینہ میں قادیانیت کے موضوع پر خطاب کیا۔ یوں حسن عودہ مرزائیت کے جال سے نکلنے کے بعد ایک بار بھر زبان و قلم سے برطانیہ میں ہی فعال ہوئے۔

اعلان براءت کے بعد عرب دنیا اور یورپی اخبارات میں حسن عودہ کی کہانی اور انٹرویو کئی ماہ تک شائع ہوتے رہے، بعض کا اردو ترجمہ ہوا، نیز یہ خبر پاکستان کے اخبارات میں چھپی۔

یہ واقعہ مرزائی گروہ کے لیے کسی بڑے سانحہ کی مانند تھا۔ چنانچہ حسن عودہ کے خلاف دنیا بھر میں مہم چلائی۔ اور ۲۱/اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ان کی بیوی کو دو خط موصول ہوئے، جن میں لکھا تھا اگر تم بچوں سمیت اس شخص کی گرفت سے نکل کر اپنے وطن قادیان جانا چاہو تو منصوبہ وانتظامات تیار ہیں۔ حسن عودہ لکھتے ہیں، بیوی نے دونوں خط میرے سپرد کرتے

ہوئے قادیانی منصوبہ مسترد کر دیا۔ یوں ہمیں الگ کرنے اور صراط مستقیم سے ہٹانے کا قادیانی منصوبہ ناکام ہوا۔ پھر قادیانی مرکز نیز میرے گھر والوں کو علیحدگی کی غلط معلومات و اسباب پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اور مرزا طاہر نے جمعہ کی تقاریر کے دوران میرے مرکز ترک کرنے کے غلط اسباب اور جھوٹی معلومات بیان کیں۔

حسن بن محمود عودہ کبھی قادیانی عالمی مرکز برطانیہ میں شعبہ عربی کے سربراہ اور جماعت کے عربی رسالہ "التقویٰ" کے بانی وایڈیٹر تھے۔ جب اس گروہ کے چنگل سے نجات پائی تو خاموش نہیں بیٹھے اور تقاریر وانٹرویوز کا مرحلہ آگے بڑھا تو "التقویٰ" نام سے برطانیہ ہی سے رسالہ کا پھر سے اجراء کیا، لیکن اب یہ مرزائی فتنہ کے تعاقب میں فعال ہوا۔ پہلا شمارہ جمادی الآخر ۱۴۱۱ھ / دسمبر ۱۹۹۰ء کو چار صفحات پر سامنے آیا۔ اور تیسرے شمارہ سے انگریزی صفحات کا اضافہ کیا گیا، آغاز ۱۴۱۹ھ / ۱۹۹۸ء تک چھبیس شمارے شائع ہو چکے تھے، جن کی بعض تحریروں کا تعارف وذکر آگے آرہا ہے۔

مرزائیوں کے نزدیک اسرائیل کا مقام کبابیر پوری عرب دنیا میں اسلام کا سب سے بڑا مرکز وقلعہ ہے۔ اور گزر چکا کہ حسن عودہ نہ صرف کبابیر کے باشندہ بلکہ عودہ خاندان کے اہم فرد تھے۔ جس کے بڑوں نے وہاں مرزائی فکر کا بیج بویا، نیز آبیاری کی، اور تب سے اس خاندان کے افراد کو جماعت میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ پھر خود حسن عودہ کا قادیان ہندوستان جا کر اردو زبان سیکھنا، وہیں تعلیم حاصل کرنا اور وہاں کے اہم مرزائی گھرانہ میں شادی کرنا، اور پھر یوں ہاتھ سے نکل جانا جماعت کے لیے کاری ضرب تھی۔ جس کی ٹیس ابھی سرد نہیں پڑی تھی کہ "التقویٰ" کا انہی کے ہاتھوں یوں اجراء اس دُکھ اور درد میں مزید اضافہ کا سبب بنا۔

چنانچہ پہلا شمارہ سامنے آیا تو مرزائی حلقے تلملا اُٹھے اور حسن عودہ کے خلاف پھر سے محاذ کھول دیا اور "کذبات معاصرة" نام سے عربی کتاب شائع کی۔ جس میں عودہ کے سابق دوستوں نے قادیانی فکر وعقیدہ کے دفاع کی بھرپور کوشش کی نیز غصہ نکالا۔ یوں حسن عودہ کی شخصیت مسخ کرنے اور ان کے لکھے وبولے گئے کو بے اثر کرنے کی مختلف طرح سے

کوشش کی گئی۔ غیر اخلاقی حرکات عروج پر پہنچیں، کسی نے دھمکیوں بھرا خط لکھ بھیجا، تو دوسرے نے گالیاں ولعن طعن بک دیا۔کسی نے **التقویٰ** کے شمارہ میں تھوک لپیٹ کر بذریعہ ڈاک بھیج دیا جب کہ اس میں قرآنی آیات بھی درج ہوتی تھیں۔ دوسرے نے **التقویٰ** کے ٹکڑے کر کے لفافہ میں سپرد ڈاک کیے،اور دھمکی بھرا خط لکھ بھیجا کہ خبردار اگلا شمارہ مت شائع کرنا۔کسی نے عدالت میں مقدمہ دائر کرنے کی دھمکی کا خط روانہ کر دیا۔اور دیگر نے شمارہ سے **التقویٰ** کا نام قلم زد کر کے ''**الفتنة**''لکھا اور رسالہ کے شعار کے طور پر ساتھ ''**الفتنة اشد من القتل**'' کے الفاظ نیز بانی وایڈیٹر حسن بن محمود عودہ نام کے آگے ''**المرتد**'' لکھ بھیجا۔

حسن عودہ کو دوسری جانب دنیا بھر سے تعریف وتوصیف اور ہمت افزائی کے ٹیلی فون، خطوط اور پیغامات بھی بکثرت موصول ہوئے، جن میں قادیانی فکر سے تائب افراد بھی شامل تھے۔**التقویٰ** اجراء کے بعد جن شخصیات نے انہیں ستائش بھرے خط لکھے ان میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبداللہ عمر نصیف نیز ان کے نائب سید امین عقیل عطاس، مفتی اعظم تیونس کے دفتر مدیر، نیز عرب دنیا، برطانیہ، یورپ، ملائیشیا، ہانگ کانگ، گھانا، پرتگال، فرانس، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، پاک و ہند کے اہل علم اور علمی اداروں کی جانب سے عربی وانگریزی میں بکثرت خطوط ہیں۔ برطانیہ میں مصر کے سفیر ڈاکٹر محمد ابراہیم شاکر نے حوصلہ افزائی وشکریہ کا خط لکھا اور ایرانی سفیر کے خط میں ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا گیا۔ایسے متعدد خطوط کے متون حسن عودہ نے آپ بیتی میں پیش کیے ہیں۔

التقویٰ کی اشاعت جاری رہی اور ۲۰۰۳ء کے آغاز پر شمارہ نمبر ۳۹ سامنے آیا نیز اسی برس ویب سائٹ پر آنے لگا۔اور اس کے متعدد مضامین کے اُردو تراجم ہوئے۔بیس فروری ۲۰۰۳ء کو حسن عودہ نے **التقویٰ** کے دو تازہ شمارے نمبر ۳۸، ۳۹ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر کو ارسال کیے اور ساتھ خط لکھ بھیجا جس میں دادا کے جھوٹے دعاوی کی تائید و پرچار ترک کرنے اور جادۂ حق پر آنے کی دعوت دی، جس کا متن بعدازاں اپنی

دوسری کتاب میں شائع کر دیا۔ مرزا طاہراس کے دو ماہ بعد چل بسا، اورمرزا مسرور احمد جماعت کا پانچواں سربراہ قرار پایا۔

حسن عودہ لکھتے ہیں، دنیا بھر میں قادیانیوں کی جو تعداد بیان کی جاتی ہے، اس میں حد درجہ مبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں ہماری تعداد ستره کروڑ ہے۔ میں پوچھتا ہوں وہ کہاں اور کس ملک میں واقع ہیں۔ ان کے علماء کون اور کہاں ہیں۔ انسان محض علماء جیسا لباس پہن لینے یا کوئی سند حاصل کرنے سے عالم نہیں بن جاتا۔ اس کے لیے اللہ کا خوف اور اطاعت ضروری ٹھہرے۔ اور دنیاوی علوم میں کوئی انسان کتنا ہی ماہر ہو جب وہ اپنے خالق حقیقی کو نہیں پہچانتا تو جاہل ٹھہرا۔ چین جیسے بڑے ملک میں ۱۹۸۹ء میں محض ایک شخص اوراس کے گھر والے قادیانی تھے۔ اور برطانیہ جو قادیانیت کا مرکز ومنبع ہے یہاں تعداد آٹھ ہزار کے قریب جن میں اکثریت پاکستان وہندوستان کے باشندوں کی ہے۔

اور گزشتہ سو برس کی قادیانی دعوت کے نتیجہ میں جو عرب باشندے اس کے نرغہ میں آئے، یا انہیں یہ فکر ورثہ میں ملی، ان کی کل تعداد ایک ہزار کے قریب ہوگی۔ جن میں کبابیر جبل کرمل کے چھوٹے بڑے ۸۴۸ قادیانی شامل اور باقی دیگر مقامات پر ہیں۔ دمشق کے محلّہ شاغور میں مرد وعورت ساٹھ کے قریب ہیں۔ اور سو سال کے دوران مصر بھر میں تعداد تیس چالیس افراد سے زائد نہیں۔

مجھ سے پہلے بہت افراد نے قادیانیت ترک کی اور بہت سے میرے ساتھ چنگل سے نکلے، اور میرے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ لیکن جو لوگ تا حال اس کے نرغہ میں ہیں، اللہ تعالیٰ سے ہدایت کا طلب گار اور ان کے صراط مستقیم تک پہنچنے کے لیے دعا گو ہوں۔ انہی میں میرے والد اور خاندان کے دیگر افراد ہیں جو قادیانی معتقدات پر ہی ہیں۔

حسن عودہ کے بھائی احمد عودہ جو سویڈن میں جماعت کے صدر اور ۱۶/ جون ۱۹۸۹ء کو انہیں استقامت کی تبلیغ کرنے لندن آئے تھے، انہوں نے خود ۱۵/ فروری ۱۹۹۰ء کو قادیانیت ترک کر دی۔ اور دوسرے بھائی صالح عودہ حیفا کے قادیانی مدرسہ میں اُستاذ تھے

وہ ۹رجنوری ۱۹۹۰ءکونرغہ سے نکلنے میں کامیاب ہوئے اور۱۲رجنوری کو جمعہ کے روز حیفا کی قادیانی عبادت گاہ میں اجتماع کے سامنے براءت کا اعلان کیا۔جس کی وجہ مرزا کی تصنیفات کابغورمطالعہ بتائی۔

۱۵رصفر۱۴۱۳ھ/۱۶/۱۱/اگست۱۹۹۲ءکوحسن عودہ نے برمنگھم کی ایک مسجد میں ختم نبوت کے اجتماع سے خطاب کیا۔ پھرپہلی بار حج ادا کرنے کی سعادت پائی جس کی رُوداد و تاثرات التقویٰ کے شمارہ ربیع الاوّل۱۴۱۶ھ/اگست۱۹۹۵ء کےصفحات پر ''**الحج من اهم اركان الاسلام، و اعظم سفر يقوم المسلم به تلبيه لنداء الله**'' عنوان سے پیش کیے۔

۲۰۰۳ء میں انڈونیشیامیں قادیانیت کے تعاقب میں منعقدہ کانفرنس میں شریک ہوئے نیز بیلجئم میں مبلغین کے تربیتی کورس میں شرکت کی۔اوراسی برس کمپیوٹر انٹرنیٹ پرالتقویٰ کی ویب سائٹ جاری کی۔

حسن عودہ کہتے ہیں، مجھے اَفسوس کے ساتھ یہ لکھنا پڑ رہا ہے کہ میرے ترک قادیانیت کی خبرکوبعض اخبارات ورَسائل نے حقائق سے ہٹ کراورخلاف واقعہ نشرکیا۔ اعلانِ براءت ولاتعلقی بارے جوخبریں اورتحریریں برطانیہ اوردیگرمقامات کے اُردورسائل میں شائع ہوئیں، اُن میں بہت کم معلومات درست ہیں۔اورضرورت ہے کہ اُن کی تصحیح انجام دی جائے۔انہی میں سے ایک انٹرویو ہے جو مجھےنہیں یاد پڑتا کہ دیا بھی تھا کہ نہیں، لیکن میں یہ کہنا چاہوں گا کہ میرے ترک احمدیت کی تمام رُودادوتفصیل ''التقویٰ'' میں چھپ چکی، اوراس سے کم یازیادہ جوبھی شائع ہوا وہ قابل اعتمادنہیں۔ یہاں اس نوع کی چندمثالیں ملاحظہ ہوں:

ایک عربی کتاب میں لکھ دیا گیا کہ میں مرزا طاہرکا پرسنل سیکرٹری تھا اور یہ بات درست نہیں۔اور جاوید جمال ڈسکوی نے اُردو کتابچہ ''کیا قادیانی جماعت کے حکومت اسرائیل سے تعلقات ہیں، مرزا طاہراحمد کے رفیق خاص حسن محمودعودہ کا انٹرویو' میں اسرائیلی پولیس ورضا کارفورس میں قادیانیوں کی موجودگی بارے بیان وحقائق کے بالکل

برعکس لکھ دیا۔

۳۰/اگست ۱۹۸۹ء کو شیخ منظور احمد چنیوٹی اور شیخ عبدالحفیظ مکی میرے گھر ملاقات کے لیے آئے تو اس موقع پر جو تصویر لی گئی۔ یہ واقعہ میرے اعلان براءت سے ایک ماہ بعد کا ہے۔ لیکن پاکستان کے اخبار جنگ میں ۲۵/نومبر ۱۹۸۹ء کو یہی تصویر اس خبر کے ساتھ شائع کی گئی کہ میں نے شیخ چنیوٹی اور شیخ مکی کی کوششوں سے اسلام قبول کیا۔ جنگ کے بعد یہ خبر دیگر اخبارات و رسائل نے بھی شائع کی اور یہ خلاف حقیقت ہے۔ یہی دعویٰ اعجاز احمد کے اردو کتابچہ ''حسن محمود عودہ کا قبول اسلام'' میں دہرایا گیا۔

چنانچہ میں نے ۲۷/جولائی ۱۹۹۴ء کو شیخ منظور احمد چنیوٹی سے ملاقات کے دوران اور ۲۸/مارچ ۱۹۹۶ء کو شیخ عبدالحفیظ مکی سے ملاقات کے موقع پر، ان کے حوالہ سے اخبارات میں چھپنے والے بیانات کی تصحیح کرنے کی گزارش کی۔

علاوہ ازیں یکم اکتوبر ۱۹۸۹ء کو میں نے ویمبلے ہال لندن میں منعقد ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی، جس بارے اخبارات میں خبر آئی کہ میں نے اسی اجتماع میں پہلی بار براءت کا اعلان کیا، جو صحیح نہیں۔

اپنے متعلق چھپنے والی مزید غلط معلومات کی مثالیں بھی حسن عودہ نے آپ بیتی میں درج کیں، پھر لکھا کہ مجھے ان خلاف حقیقت واقعات کی اشاعت پر شدید افسوس ہے۔ جن کی اشاعت باطل کی خدمت اور قادیانیوں کی مدد سے کم نہیں۔

حسن عودہ کی اس گزارش اور تصحیح و تردید کے باوجود آج بھی اُردو میں اس دعویٰ کا تکرار و اشاعت جاری ہے کہ ''حسن محمود عودہ فلسطینی نوجوان نے مولانا منظور احمد چنیوٹی اور مولانا عبدالحفیظ مکی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔'' اس اِدعاء کی تازہ مثال ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۹ء میں انوار ختم نبوت ٹرسٹ پاکستان کی شائع کردہ ''ختم نبوت ڈائری'' کے صفحہ یکم اکتوبر پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

حسن عودہ نے پہلی آپ بیتی ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء کو انگلستان میں ہی لکھی جو ''الاحمدية، عقائد و احداث'' نام سے پہلی بار ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں مؤسسة

التقویٰ العالمیة،سیوغ انگلستان برطانیہ نے ۱۴۷صفحات پرشائع کی،قبل ازیں ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء میں بزبان انگریزی لکھی۔اور۱۴۲۳ھ میں انڈونیشی زبان میں ترجمہ **معهد البحوث و الدراسات الاسلامية** انڈونیشیا نے شائع کیا۔

اس کتاب میں واقعات بیان کرتے ہوئے تواریخ کے اندراج کا خاص اہتمام کیا، اور ہر مرحلہ پر موضوع کی مناسبت سے تصاویر،خطوط اور دستاویزات کے عکس شامل کیے۔ نیز دلائل کے بیان میں مرزاغلام کی اپنی تصانیف اور مرزا طاہر کی تقاریر کے کیسٹ سے اخذ کیا۔ یوں معترض و ناقد کے لیے کسی اعتراض وتنقید کی گنجائش باقی نہیں چھوڑی۔آخری باب میں مرزائیوں کوحق کی تلاش اور قبول اسلام کی دعوت دی۔دوسری کتاب ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں مکمل کی،جو ”**الاسلام ، عقائد و احداث**“ نام سے اسی برس سوصفحات پر چھپی، اوراس میں ترک قادیانیت کے بعد سولہ برس کے حالات نیز اَفکار بیان کیے۔ دونوں عربی کتب ان دنوں حسب ذیل ویب سائٹ پر ہیں:

www.anti-ahmadiyya.org

حسن عودہ اب خلافت اسلامیہ کے قیام واحیاء کے داعی ومؤید ہوئے،اور ہدایت کے لیے فقط قرآن مجید کا رہنما ہونا کافی قرار دیا۔نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارے شیخ الازہر محمود شلتوت کا موقف اپنایا اور ظہور مہدی کے متعلق مصر کے وہابی عالم سید رشید رضا کی رائے اپنائی۔

۲۰۱۸ء میں حسن عودہ کے خالہ زاد عکرمہ نجمی نے بھی مرزائی مذھب ترک کر دیا تو ایک کھلا خط حسن عودہ کے نام لکھا،جو "**اعذرني فقد شاركت في ظلمك 30 سنة**" عنوان سے انٹرنیٹ میں ہے۔جس میں لکھا ہے کہ تیس برس قبل جب آپ نے احمدیت ترک کی تو میری عمر سترہ برس تھی۔تب سے اب تک میں بلا سوچے سمجھے آپ سے قطع تعلق اور بدنام و بُرا بھلا کہنے کی مہم میں شریک رہا۔اس ناروا سلوک اور ظلم وزیادتی کے رویہ پر میں معذرت خواہ ہوں۔

اہل فلسطین کی خدمات

خطہ فلسطین ان دنوں تین ممالک میں منقسم ،جن کے نام یہ ہیں۔اُردن ،فلسطین ،اسرائیل۔اور ۱۹۴۸ء میں بیرونی قوتوں برطانیہ، امریکہ،رُوس وغیرہ نے سازش وقوت کی بنا پر صھیونی ریاست اسرائیل تشکیل دی جس کے ظلم وستم اور توسیع پسندانہ عزائم کے باعث فلسطین بھر کی مقامی آبادی کو تب سے اب تک مصائب کا سامنا ہے۔چنانچہ اکثر کی زندگیاں مہاجر کیمپ اور صھیونی جیلوں میں گزر رہی ہیں نیز مسلسل خونریزی جاری ہے ۔لیکن مقامی آبادی اور ان کی تہذیب وثقافت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کی تمام تر مذموم کوششوں کے باجود یہ باشندے آج بھی پوری جرأت وہمت سے زندہ اور آزادی وطن کے لیئے فعال ہیں۔اسی پر بس نہیں بلکہ علمی وتبلیغی شعبہ میں بھی حاضر اور خطہ پر موجود فکری واعتقادی فتنوں سے نبرد آزما ہیں۔

یاد رہے قیام اسرائیل کے وقت ایک عالمی معاہدہ کے تحت مقامی باشندوں کی کچھ تعداد کو اسرائیلی حدود کے اندر اپنے وطن میں رہنے کی اجازت دی گئی۔جنہیں "**عرب الداخل**" اور "**عرب ۴۸ء**" کہا جاتا ہے۔اور یہ **ام الفحم** نامی شہر نیز اس کے گردونواح میں آباد اور اکثریت مسلمانوں کی ہے۔جو تمام تر مشکلات کے باوجود اسلامی عقائد کے تحفظ نیز مقدس مقامات کی بقاء کے لیے بیدار و سرگرم عمل ہیں۔چنانچہ "**الحركة الاسلامية**" نامی تنظیم وجماعت ان کی نمائندہ اور شیخ رائد صلاح اس کے صدر ہیں۔

اور گزر چکا کہ صھیونی ریاست کے اندر کبابیر حیفا میں قادیانی فکر کی آبیاری جاری اور یہ پوری عرب دنیا میں مرزائیت کا واحد مرکز ہے۔چنانچہ اعتقادی وسیاسی میدان میں **الحركة الاسلامية** اور مرزائی گروہ کبابیر کے افراد آمنے سامنے ہیں۔شیخ رائد

صلاح کوصھیونی حکومت نے بارہا قید کیا دوسری جانب وزیراعظم شمعون پیریز نے رمضان ۱۴۲۹ھ کو مرزائی مرکز میں افطار پارٹی دی جس کی خبر صھیونی ٹیلی ویژن نے نشر کی اورمرزائی سربراہ محمد شریف عودہ، وزیراعظم کے پہلو میں دائیں جانب براجمان تھے۔

شیخ رائد صلاح نے مقامی آبادی کی نئی نسل کو مرزائی فتنہ کے فاسد عقائد پر مطلع کرنے اور بیرونی دنیا کو عزائم وسرگرمیوں پر آگاہ کرنے کے لیئے خود قلم اُٹھایا اور مضمون ''**تاریخ الطا ئفة الاحمدیة من مصادر الجماعةنفسها**'' عنوان سے ناصرہ کے اخبار ''**الصنارة**''شمارہ ۱۱دسمبر ۱۹۸۷ء میں چھپا۔

شیخ رائد صلاح عرف ''**شیخ الاقصیٰ**'' کا مختصر تعارف یہ ہے[۲۹۹] آپ کا خاندان **ام الفحم** کے نزدیک گاؤں لجون میں آباد تھا اور ۱۹۴۸ء کے خونی واقعات کے دوران ہجرت کر کے **ام الفحم** آ گیا جہاں شیخ رائد صلاح کی ولادت ۱۹۵۸ء میں ہوئی ۔الخلیل یونیورسٹی سے اسلامیات میں بی اے کیا پھر انسانی حقوق کی پاسداری ومقدس مقامات کی حفاظت وبقاء کے لیئے فعال ہوئے نیز ''**الصراط**''نام سے رسالہ جاری کیا۔اور۱۹۷۰ء کے عشرہ میں **الحرکة الاسلامیة** قائم ہوئی تو بانی رکن پھر صدر ہوئے۔نیز ۱۹۸۹ء سے ۲۰۰۰ء تک **ام الفحم** شہر کے تین بار میئر منتخب ہوئے۔اور ۱۹۹۲ء سے مسجد اقصیٰ کی مرمت ودیکھ بھال، وہاں ادائیگی نماز اور دیگر عبادات کو جاری ونمایاں رکھنے نیز عمارت کی بقاء کے لیئے کوشاں ہیں۔اس غرض سے ''**بیت المقدس فی خطر**'' نام سے عالمی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ فلسطینی بچوں کی ضروریات کے لیئے فنڈ قائم کیا نیز مساجد وقبرستان کے وجود وسلامتی پر نظر ہے۔

۲۰۰۰ء میں مسجد اقصیٰ ودیگر مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لیئے فعال تنظیم کے صدر بنائے گئے تو میئر کا عہدہ ومنصب ترک کردیا۔صھیونی گروہ مسجد اقصیٰ کے اردگرد سرنگیں کھود کر اسے نقصان پہنچانے کے لیئے مسلسل مذموم افعال انجام دے رہا ہے اور آپ عالمی سطح پر آواز اُٹھا کر یہ کوشش ناکام بنا چکے ہیں۔

فلسطین بارے متعدد دستاویزی فلمیں بنانے میں مددگار رہے۔چند تصنیفات کے

نام یہ ہیں۔**دلیل اولیٰ القبلتین ،ابجدیات فی الطریق الی الاقصٰی،مواقف مشرفة،مذکرات السجن** ،اور شعری مجموعہ **زغاریدالسجون** نام سے ہے۔

۱۹۸۱ء میں صھیونی حکومت نے پہلی بار گرفتار ونظر بند کیا اور بیرون ملک سفر نیز مقامی سطح پر کسی اجتماع پر پابندی عائد کردی۔۲۰۰۲ء میں جماعت کے ترجمان رسالہ ”**صوت الحق والحرية**“ کو بند کرنے کا حکم ہوا۔۲۰۰۳ء میں اسرائیلی وزیرداخلہ کی براہ راست نگرانی میں ایک ہزار سے زائد سرکاری اہلکاروں نے دھاوابول کر گرفتار کیا پھر مقدمہ چلا جس کا عالمی ذرائع ابلاغ میں چرچا رہا تا آنکہ ۲۰۰۵ء میں رِہا کیے گئے۔

۲۰۰۹ء میں ایک سال تین ماہ سزا سنائی گئی اور ۱۲دسمبر ۲۰۱۰ء کو رِہا ہوئے۔لیکن دو ماہ بعد ۲۲ فروری ۲۰۱۱ء کو بیت المقدس سے گرفتار کر کے ۲ مارچ کو نظر بند کر دیئے گئے۔ادھر یورپ وامریکہ کی جانب سے مخالفت وانتقام کا سامنا ہے۔

چنانچہ ”یوم فلسطین“ کے اجتماعات میں شرکت وخطاب نیز اعلیٰ شخصیات سے ملاقات کے لیے برطانیہ کے ویزہ کی کارروائی کے بعد ۲۵ جون ۲۰۱۱ء کو لندن پہنچے تو اسرائیلی کارندوں کے دباؤ پر ۲۸ جون کی رات کو وسطی لندن کے ہوٹل سے اسکاٹ لینڈ پولیس نے گرفتار کرلیا پھر ضمانت پر رِہا کئے گئے اور اگلے دس ماہ تک برطانوی عدالت میں مقدمہ کا سامنا رہا تا آنکہ ۱۵اپریل ۲۰۱۲ء کو واپس وطن لوٹے۔اس دوران مغربی دنیا اور عرب ذرائع ابلاغ میں گرفتاری ومقدمہ کی بنیاد پر وسیع جدل برپا رہا۔

O مرزائی فتنہ کے تعاقب میں اہل فلسطین کی خدمات اور جہد میں سے ہے کہ اہل بیت یونیورسٹی عمان اُردن کے پروفیسر ڈاکٹر سامی عطا حسن نے کتاب ”**حقيقة البابية والبهائية والقاديانية**“ تالیف کی جس دوران کبابیر کے عربی رسالہ ”**البشریٰ**“ کے متعدد شمارے پیش نظر تھے۔یہ دوسری بار ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں **دار رشـــاد**، ریاض نے ایک سو صفحات پر شائع کی۔آئندہ دنوں میں بھی اس جانب متوجہ رہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے۔

O پروفیسر ڈاکٹر موسیٰ اسماعیل البسیط نے ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء کو القدس الشریف میں

کتاب ”**الجماعةالاحمدية فى ميزان الاسلام** “تالیف کی جو اسی برس **ام الفحم** سے ۱۰۵ صفحات پر شائع ہوئی ،جس پر ناشرادارے کے سربراہ ڈاکٹر ابراہیم ابو جابر نے تقریظ لکھی۔ڈاکٹر موسیٰ اسماعیل البسیط (پیدائش ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء)القدس الشریف سے جنوب میں واقع گاؤں **صور باھر** میں پیدا ہوئے۔اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ سے ۱۹۷۸ء میں تکمیل کے بعد ریاض یونیورسٹی سے ”**الاحاديث المسندة المرفوعة من كتاب الفتن لنُعيم بن حماد**“ مقالہ پر ۱۹۸۲ء میں ایم فل کیا جو ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا۔یہیں سے ۱۹۹۸ء میں علامہ جلال الدین سیوطی کی ”**العرف الورد ى فى اخبار المهدى**“ پر تحقیق کے نتیجہ میں پی ایچ ڈی کی جو **مطبع الاسراء القدس الشريف** میں چھپی۔کچھ عرصہ ریاض یونیورسٹی میں ہی استاذ رہے اور ۱۹۹۲ء سے دعوت اسلامی کالج **ام الفحم** مقبوضہ فلسطین سے وابستہ ہیں۔عربی کے علاوہ انگریزی نیز عبرانی زبانوں پر عبور ہے۔متعدد تصنیفات ہیں نیز ”**الصنارة**“ اور ”**صوت الحق والحرية**“ میں بکثرت مضامین شائع ہوئے۔

O بیت المقدس میں ہی شیخ محمد شویکی نے ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء میں کتاب ”**براءة الملة الاسلامية من افتراء ات واضاليل الفرقة الاحمدية القاديانية**“ تالیف و مکمل کی جو **انصار العمل الاسلامی الموحد بیت المقدس** نے ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء میں دوسری بار ۳۱۴ صفحات پر شائع کی۔آخری صفحہ پر ہے کہ میں نے یہ کتاب ایک قادیانی سے متعدد مناظرے کے بعد تالیف کی اور آخری مناظرہ مسجد سلطان محمد فاتح بیت القدس میں ۹ جنوری ۲۰۰۴ء کو منعقد ہوا۔اس کتاب میں سو سے زائد اختلافی مسائل زیر قلم آئے ہیں۔شیخ محمد شویکی نے مزید لکھا ،اس گروہ کے ردو تعاقب میں محض خطبہ و درس دے دینا ، یا کتاب و مضمون لکھ دینا کافی نہیں بلکہ جہاں بھی نظر آئیں ان سے مناظرہ کیا جائے۔

O القدس اوپن یونیورسٹی سے وابستہ عبدالجبار محمود عودہ نے کتاب ”**تاريخ الطائفةالاحمدية من مصادرها**“ لکھی جو ۱۳۴ الیکٹرونک صفحات پر ہے۔

عرب دنیا میں قادیانی اَفکار کی ترویج واشاعت کی باطل ومذموم مہم میں تیزی تب آئی جب ۲۰۰۱ء میں امریکہ کے عالمی تجارتی مرکز نیویارک کو جہاز ٹکرا کر تباہ کیا گیا اور پھر اسلام دشمن قوتیں متحد ہوگئیں ۔ چنانچہ اسلامی دنیا کے متعدد ممالک پر جنگ وخونریزی مسلط کی گئی نیز اسلامی تہذیب وثقافت کو ہر سطح پر ہدف بنایا گیا۔افغانستان، بیلجئم، ناروے وغیرہ میں قرآن کریم کی بے حرمتی،سولہویں پاپائے روم کی جانب سے اسلام دشمن رائے کا اظہار، ڈنمارک سے خاکوں کی اشاعت،عراق میں علماءاسلام کا بڑے پیمانہ پر قتل، یورپ میں مساجد کی تعمیر، پردہ،نصاب تعلیم میں تبدیلی کا مطالبہ۔اس صورت حال سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش میں مرزائی گروہ نے ٹیلی ویژن چینل پر عربی نشریات کا دائرہ وسیع کیا اور لندن کے علاوہ کبابیر حیفا اسرائیل سے بھی براہ راست نشریات کا اہتمام کیا گیا ۔تا آنکہ یکم اپریل ۲۰۰۷ء کو مرزائی عربی چینل کو عرب دنیا کے سب سے بڑے سیٹلائیٹ NILE سے منسلک کیا گیا اور یہ چینل پوری عرب دنیا نیز دیگر مقامات پر بآسانی دیکھنا ممکن ہوگیا۔یوں عرب دنیا میں یہ گروہ پہلے خفیہ ذرائع سے اپنی دعوت پھیلاتا تھا اب سیٹلائیٹ وکمپیوٹر انٹرنیٹ جیسے جدید ذرائع ابلاغ کی مدد سے اپنے افکار کا کھلا پرچار کرنے لگا۔

سلطنت فلسطین کے قیام کا اعلان اس کی آزادی کے لیئے قائم تنظیم''الفتح'' کے سربراہ ابوعمار یاسر عرفات (وفات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء) نے ۱۵ نومبر ۱۹۸۸ء کو الجزائر میں کیا۔پھر کویت وعراق جنگ کے بعد جلاوطن فلسطینی قیادت اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات کے نتیجہ میں ۱۳ستمبر ۱۹۹۳ء کو اس بارے معاہدہ اوسلو طے پایا۔اوراسی برس ۱۰ اکتوبر کو تیونس میں فلسطینی قائدین کی مرکزی مجلس نے اس کی منظوری دی۔پھر ۱۹۹۴ء میں ارض فلسطین پر حکومت تشکیل پائی جسے اب تک ۱۳۲ ممالک تسلیم کر چکے ہیں لیکن تا حال اقوام متحدہ کی مکمل رکنیت نہیں دی گئی اور اس غرض سے سیاسی عمل سست رَوِی سے جاری ہے۔

۲۰۰۸ء میں سلطنت فلسطین کی کل آبادی چالیس لاکھ اور عارضی دارالحکومت رملہ شہر میں جبکہ مشرقی بیت المقدس میں مستقل دارالحکومت کا مطالبہ قائم وتقاضا جاری ہے۔غزہ

سب سے بڑا شہر اور یاسر عرفات ملک کے پہلے پھر ابو مازن محمود عباس (پیدائش ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء) دوسرے صدر ہوئے۔ ۲۰۰۵ء کے انتخابات میں حماس کامیاب ہوئی جس کے اسماعیل ھنیہ (پیدائش ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۳ء) وزیراعظم ہوئے۔ اب سلام فیاض (پیدائش ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ء) عبوری مدت کے وزیراعظم ہیں۔ پندرہ نومبر یوم آزادی کے طور پر منایا جاتا ہے اور ملک بھر میں سرکاری تعطیل ہوتی ہے۔

ملک فلسطین میں دینی امور میں رہنمائی کے لیئے ایک محکمہ **"مجلس الافتاء الاعلٰی"** نام سے ہے جو ملک بھر کے پچیس اکابر علماء کرام پر مشتمل ہوتا ہے۔ انہی میں سے ایک عالم مجلس کے سربراہ ہوتے ہیں جنہیں "مفتی اعظم فلسطین" کہا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں مجلس کے دس کے قریب اراکین ملک بھر کے مختلف علاقوں میں مفتی تعینات ہوتے ہیں۔ اس مجلس کو **"دار الافتاء"** بھی کہا جاتا ہے۔ اور ترجمان رسالہ **"الاسراء"** ہر دو ماہ بعد شائع ہوتا ہے۔ نیز اپنی ویب سائٹ فعال ہے۔

O شیخ احمد خالد شوباش، دارالافتاء فلسطین کے اہم رکن اور نابلس شہر نیز گردونواح کے مفتی تعینات ہیں۔ قادیانیت بارے پیش کئے گئے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے ۱۸ جمادی الآخر ۱۴۲۶ھ/ ۱۴ جولائی ۲۰۰۵ء کو فتوی نمبر ۲۸۵۲ جاری کیا جس میں قادیانی عقائد کو فاسد و گمراہ کن اور پیروکار کو اسلام سے خارج بتایا۔ یہ فتویٰ کبابیر گروہ کے لیئے کاری ضرب ثابت ہوا۔ چنانچہ فلسطین بھر کے عوام اس جانب متوجہ ہوئے اور مرزائی گھرانوں سے علیحدگی وطلاق کے لیئے چند خاندان شرعی عدالتوں میں جا پہنچے۔

مرزائی مرکز کبابیر کے ذمہ دار نے فلسطین کے صدر محمود عباس نیز وزیر اوقاف کو خطوط ارسال کیے اور فتویٰ واپس لینے کا مطالبہ واصرار کیا۔

دوسری جانب یکم اگست ۲۰۰۵ء کو نابلس کے اکابر علماء اسلام کا اجتماع دارالافتاء کے مقامی دفتر میں منعقد ہوا اور تمام حاضرین نے شیخ احمد شوباش کے جاری کردہ فتویٰ کے مندرجات کی تائید کی اور ان کے خلاف جاری مہم کی مذمت کی۔ اور مطالبہ کیا کہ **مجلس الافتاء الاعلٰی** کے تمام اراکین کا اجلاس طلب کر کے اس موضوع پر دوسرا اجتماعی فتویٰ

جاری کیا جائے نیز عوام اور عدالتی نظام و دیگر سرکاری اداروں کو اس پر عمل کرنے کا پابند کیا جائے۔مرزائی گروہ کو امامت و خطابت،مساجد میں تدریس سے روکا جائے اور عوام کو ان کی حقیقت پر آگاہ کیا جائے۔اور یہ اس نوع کا پہلا فتویٰ نہیں۔

اس اجتماع میں رابطہ علماء فلسطین کے مرکزی صدر شیخ حامد البیتاوی،النجاح نیشنل یونیورسٹی نابلس میں شریعت کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ناصر الشاعر،شرعی عدالت کے صدر جج شیخ عزام العکر شریک ہوئے۔

اس اجلاس میں شریک شیخ ابو حاتم حامد بن سلیمان بیتاوی ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء میں نابلس کے جنوب میں واقع گاؤں بیتا میں پیدا ہوئے اور نابلس میں زندگی بسر کی جبکہ القدس الشریف میں شادی ہوئی۔اُردن یونیورسٹی کے شریعت کالج سے ۱۹۶۸ء میں تکمیل کی جہاں اساتذہ میں مشہور عالم ڈاکٹر شیخ ابراہیم زید گیلانی (وفات ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء) شامل تھے۔نیز ۱۹۹۱ء میں النجاح نیشنل یونیورسٹی نابلس سے ایم اے کیا۔پھر تدریس و خطابت،دعوت و جہاد میں عمر گزری،مسجد اقصیٰ کے سابق خطیب پھر فلسطین بھر کے علماء کی نمائندہ تنظیم **رابطة علماء فلسطين** کے صدر رہوئے۔اور ۲۰۰۶ء کے انتخابات میں حماس کی طرف سے رکن پارلیمنٹ منتخب ہوئے۔ارض فلسطین نیز اسلامی ممالک میں متعدد علمی وفلاحی اداروں کے رکن۔اور ۱۹۶۸ء سے محکمہ عدل میں کاتب وقاضی بالآخر اعلیٰ شرعی عدالت کے جج ہوئے۔نیز مقامی مدارس وجامعات میں لیکچر دیا کرتے-صیہونی حکام نے ۱۹۷۹ء میں نظر بند اور ۱۹۹۲ء میں علاقہ بدر کیا نیز بارہا قید کئے گئے حتیٰ کہ رکن منتخب ہونے کے بعد بھی گرفتار کیا۔متعدد تصنیفات میں **ذکریاتی فی جماعة الاخوان المسلمین،رجال عرفتهم،الیهود والمنافقون فی القرآن الكريم،التدخين حرام، حقوق المرأة في الاسلام،مولد النور** نیز مجموعہ تقاریر شامل ہیں۔آپ طویل عرصہ ذیابیطس کے مرض میں مبتلا رہے پھر دل کا عارضہ لاحق ہوا۔صیھونی حکام نے اُردن جا کر علاج کرانے سے روک رکھا تھا۔چنانچہ مقبوضہ القدس کے ایک اسپتال میں داخل ہوئے جہاں عزیز واقارب کے آنے پر پابندی تھی

تا آنکہ وہیں پر ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء میں وفات پائی تو کوئی فرد پاس نہ تھا۔اس کے بعد بھی جسد خاکی کو وصول کرنے کے لیئے کسی کو القدس میں داخل نہیں ہونے دیا گیا۔مسجد اقصیٰ میں عشاء کے بعد نماز جنازہ ادا کی گئی پھر نابلس لائے گئے۔

شیخ احمد شوباش کے رد قادیانیت بارے جاری کردہ فتویٰ کے تناظر میں علماء نابلس کے مذکورہ اجلاس میں شامل دوسری شخصیت ڈاکٹر شیخ ناصر الدین محمد احمد الشاعر ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء میں نابلس کے قریب گاؤں سبسطیة میں پیدا ہوئے۔النجاح نیشنل یونیورسٹی نابلس سے ایم کیا اور اسلام و یہودیت کے تقابلی جائزہ بالخصوص عورت کے حقوق پر مانچسٹر یونیورسٹی برطانیہ سے ۱۹۹۸ء میں پی ایچ ڈی کی نیز دین اور جمہوریت کے موضوع پر نیویارک امریکہ سے ڈپلومہ حاصل کیا۔۱۹۷۹ء سے دینی موضوعات پر خطاب جاری ہے۔سلطنت فلسطین میں وزیر تعلیم و تربیت نیز نائب وزیر اعظم رہے۔النجاح یونیورسٹی میں شریعت کالج کے پرنسپل نیز ۲۰۰۱ء سے القدس اوپن یونیورسٹی کے اعزازی پروفیسر ہیں۔صہیونی حکومت نے دو ماہ قید رکھا۔مسئلہ فلسطین کے تناظر میں چند تصنیفات ہیں نیز مختلف موضوعات پر متعدد مضامین اور ٹیلی ویژن پروگرام ہیں۔

O ۱۴ جولائی ۲۰۰۵ء کو مفتی نابلس شیخ احمد شوباش کے جاری کردہ فتویٰ کے بعد خطّہ فلسطین اور پڑوسی ممالک کے اکابر علماء و مفتیان کرام کی طرف سے اس موضوع پر مختلف اوقات میں متعدد فتاوے سامنے آئے۔چنانچہ اس کے محض دو ہفتے بعد یکم اگست کو نابلس کے اہم علماء کا خاص اجتماع وزارت اوقاف فلسطین کے علاقائی دفتر نابلس میں منعقد ہوا جس میں شیخ احمد شوباش کے فتویٰ کی تائید و توثیق کی گئی۔ان علماء کے نام و مختصر تعارف گزر چکا۔اس کے مزید چند ہفتے بعد ۱۱ اکتوبر کو مرکزی دارالافتاء سلطنت فلسطین کی **مجلس الافتاء الاعلیٰ** کے ارکان نے مفتی اعظم فلسطین شیخ عکرمہ صبری کی سرپرستی میں متفقہ فتویٰ زیر نمبر ۵/۵۶ جاری کیا،جو **دار الافتاء الفلسطینیة** کی ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء میں شائع کردہ کتاب ''**مختارات من قرارات مجلس الافتاء الاعلیٰ**''کی دوسری جلد کے صفحہ ۱۲۵تا۱۲۶ پر بعنوان ''**الجماعة المسماة الاحمدیة**'' درج ہے۔

شیخ عکرمہ بن سعید بن عبداللہ صبری جن کی سر پرستی میں یہ فتویٰ تیار کیا گیا۔آپ تقریباً ۱۳۵۷ھ /۱۹۳۹ء میں القدس الشریف سے تقریباً اسّی کلومیٹر فاصلہ پر شہر **قلقيلية** میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد القدس الشریف میں قاضی تعینات تھے چنانچہ ابتدائی تعلیم وہیں پر حاصل کی۔ پھر **النجاح الوطنية** یونیورسٹی نابلس،اور بغداد یونیورسٹی عراق کے بعد ۲۰۰۱ء میں جامعہ ازھر قاہرہ سے ’’**الوقف الاسلامی بين النظرية والتطبيق**‘‘ مقالہ پر پی ایچ ڈی کی سند پائی۔عملی زندگی میں القدس الشریف کے مدارس میں استاذ نیز مسجد الاقصیٰ میں مدرس وخطیب ہوئے۔ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے ذیلی ادارہ فقہ اکیڈمی نیز فلسطین اور اسلامی دنیا کی متعدد تنظیمات کے رکن ہیں۔۱۹۹۲ء میں فلسطینی علماء و مبلغین کی تنظیم **هيئة العلماء والدعاة** کی بنیاد رکھی اور اس کے صدر ہوئے۔۱۹۹۷ء میں القدس الشریف کے معاملات سے متعلق تنظیم **هيئة الاسلامية العليا للدفاع القدس** کے صدر منتخب ہوئے۔اسرائیلی حکام نے بارہا گرفتار کیا اور ۱۸ جولائی ۲۰۱۷ء کو صھیونی فوج کی فائرنگ سے زخمی ہوئے۔۲۰۲۰ء میں جبکہ مسجد اقصیٰ میں امامت وخطابت پر آپ کو ۴۷ برس ہونے کو ہیں۔اسرائیلی غاصب حکومت نے ۱۹ تا ۲۵ جنوری کو آپ کے مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے پر پابندی عائد کر دی بلکہ مسجد کی حدود سے بھی دور رہنے کا حکم دیا، جسے آپ نے مسترد کر دیا۔ چنانچہ ۲۴ جنوری ۲۰۲۰ء کو فلسطینی عوام نے جلوس کی شکل اختیار کر لی اور شیخ عکرمہ صبری کو کندھوں پر اٹھا کر مسجد اقصیٰ میں داخل ہوئے اور پچیس ہزار افراد نے ان کی امامت میں نماز جمعہ ادا کی۔اسی روز نماز فجر کے بعد ترکی کے دارالحکومت استنبول میں اسرائیل کے اس ظالمانہ حکم کی مذمت اور شیخ عکرمہ سے اظہار یکجہتی میں مظاہرہ ہوا۔اور جمعہ کی شام کو قطر کے ٹیلی ویژن چینل ’’**الجزيرة مباشر**‘‘ نے پندرہ منٹ کے پروگرام میں شیخ عکرمہ صبری سے براہِ راست گفتگو پیش کی۔آزادی فلسطین ومسجد الاقصیٰ کے لیے جاری اس جدوجہد اور قیادت کے ساتھ آپ نے فقہ اسلامی ودیگر موضوعات پر پندرہ سے زائد کتب تصنیف کیں اور اکتوبر ۱۹۹۴ء سے جولائی ۲۰۰۶ء تک مفتی اعظم فلسطین تعینات رہے۔

○ بعدازاں شیخ محمد احمد حسین مفتی اعظم فلسطین تعینات کیے گئے تو قادیانیت کے ردوتعاقب میں دارالافتاء کی طرف سے مزید تین فتاوے سامنے آئے۔اس ادارہ کے جاری کردہ فتاوے کتابی شکل میں جمع ومرتب کرکے ''فتاویٰ'' نام سے دارالافتاء کی طرف سے ہی شائع کئے جارہے ہیں۔جس کی دوسری جلد مطبوعہ ۲۰۱۳ء کے صفحہ ۱۵ پر منکرین ختم نبوت سے متعلق سوال کے جواب میں فتویٰ بعنوان ''**ادعاء النبوة والرسالة**'' اوراسی جلد کے صفحہ ۱۹ تا ۲۰ پر ''**الدخول فی الجماعة الاحمدية القاديانية**''جبکہ پانچویں جلد مطبوعہ ۲۰۱۸ء کے صفحہ ۱۱ تا ۱۲ پر ''**مقاطعة الاخوات بسبب التحاقهن بالجماعة الاحمدية**'' درج ہیں۔آخرالذکر فتوی مفتی اعظم شیخ محمد احمد حسین نے زیر نمبر ۵۸۹ جاری کیا اور یہ ان دنوں دارالافتاء کی ویب سائٹ کے برقی صفحات پر بھی دست یاب ہے۔

مفتی اعظم شیخ محمد احمد حسین (پیدائش ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء) القدس الشریف میں پیدا ہوئے اور القدس کے علاوہ عمان اُردن میں تعلیم حاصل کی۔۱۹۸۲ء میں مسجد الاقصیٰ میں مدرس وخطیب تعینات ہوئے اور ۱۹۸۶ء سے ۲۰۰۶ء مسجد اقصیٰ سے متعلق انتظامی اُمور کمیٹی کے صدر رہے۔فلسطین میں متعدد علمی نیز سماجی تنظیمات کے علاوہ فقہ اکیڈمی جدّہ کے رکن ہیں۔علمی وسماجی خدمات کی بنا پر ۱۹۹۰ء میں مصری صدر حسنی مبارک نے اور ۱۹۹۷ء میں فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے ایوارڈ پیش کئے۔۸ مئی ۲۰۱۳ء کو اسرائیلی پولیس نے گرفتار کرلیا لیکن چند گھنٹوں بعد رہا کرنا پڑا۔جولائی ۲۰۰۶ء سے مفتی اعظم سلطنت فلسطین بدرجہ وزیر کے منصب پر فائز ہیں۔

○ فلسطین کے شہر نابلس میں واقع **النجاح الوطنية** یونیورسٹی کے شعبہ شریعہ کالج کے اساتذہ نے بھی خِطّہ میں درآئے قادیانی فتنہ کی سرکوبی میں حصّہ ڈالا۔چنانچہ **منظمة التعاون الاسلامی** (oic) کے ذیلی ادارہ فقہ اکیڈمی جدّہ نے دسمبر ۱۹۸۵ء کو منعقدہ اجلاس میں اس کے متعلق جو قرارداد منظور کی تھی۔یونیورسٹی کے اساتذہ نے اسی قرارداد کے متن کو لے کر اس پر تائید وتصدیق کے دستخط ثبت کئے۔اس وثیقہ کا عکس ان

دنوں فلسطین کی خبر رَساں ایجنسی ”وفاء“(”وکالة الانباء الفلسطینیة“ کا اختصار، قیام ۵ جون ۱۹۷۲ء) کی ویب سائٹ پر درج ہے۔جس پر دستخط کرنے والے اساتذہ علماء کی تعداد بارہ اور نام ومختصر تعارف یہ ہے۔

ڈاکٹر شیخ محمد حافظ صالح الشریدۃ (پیدائش ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳ء) جو نابلس سے تقریباً پچیس کلومیٹر فاصلہ پر موضع طوباس میں پیدا ہوئے۔ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے ”العقیدة اساس التربیة الاسلامیة“ مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔پچاس سے زائد تصنیفات ہیں۔پاکستان میں جامعات سے رابطہ ہے۔نابلس اور ملحقہ علاقوں کے سابق مفتی ہیں اور ردقادیانیت پر الگ فتویٰ بھی جاری کیا۔دوسرے ڈاکٹر شیخ جمال احمد زید گیلانی، جو شریعہ کالج کے پرنسپل تھے۔طوباس میں پیدا ہوئے۔اُردن میں تعلیم کے بعد ۱۹۹۴ء میں قرآن کریم یونیورسٹی خرطوم سوڈان سے ”نظریة محل العقد فی الفقه الاسلامی والقانون المدنی الاردنی والسودانی“ مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔پھر جامعة النجاح الوطنیة نابلس میں استاذ ہوئے نیز مجلس الافتاء الاعلیٰ فلسطین کے رکن ہیں۔تیسرے ڈاکٹر شیخ خالد خلیل یوسف علوان (پیدائش ۱۳۸۱ھ/ ۱۹۶۲ء) جو رملہ شہر کے نواح میں گاؤں سنجل میں پیدا ہوئے۔اُردن میں تعلیم کے بعد ام درمان یونیورسٹی سوڈان سے ”الاحادیث والآثار الواقعة فی تفسیر القرطبی، تخریج و دراسة“ عنوان پر پی ایچ ڈی کی۔وطن آئے تو سات برس تک قاضی رہے پھر شعبہ تعلیم کی طرف آ گئے۔

چوتھے ڈاکٹر شیخ مامون وجیہ احمد الرفاعی ہیں۔انہوں نے بھی اردن میں حصول علم کے بعد قرآن کریم یونیورسٹی خرطوم سے ۱۹۹۵ء میں ”الحق فی الاسلام، حقیقته وارکانه و اقسامه واحکامه“ مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔پانچویں ڈاکٹر شیخ محسن سمیع سعید خالدی، جو جنین شہر میں پیدا ہوئے۔اور القدس الشریف، پھر اُردن میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد قرآن کریم یونیورسٹی خرطوم سے ”عیون التفاسیر للفضلاء السماسیر، دراسة و تحقیق من الفاتحة حتیٰ نهایة سورة الانعام“ مقالہ پر

پی ایچ ڈی کی۔ نیز عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر ان کا مضمون ''**مزاعم مسیلمة الکذاب فی معارضة آیات الکتاب ، دارسة تحلیلیة نقدیة**'' قابل ذکر ہے، جو **جامعة النجاح** کے مجلّہ میں شمارہ ۲۵ بابت ۲۰۱۱ء صفحہ ۱۶۴۳ تا ۱۶۸۰ پر چھپا۔ چھٹے عالم ڈاکٹر شیخ مروان علی محمد قدومی (پیدائش ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء) ہیں۔ جو کچھ عرصہ اُم درمان یونیورسٹی خرطوم میں زیر تعلیم رہے۔ پھر جامعہ ازہر سے ۱۹۷۸ء میں ایم فل، اور ۱۹۸۲ء میں ابن سعود یونیورسٹی ریاض سے پی ایچ ڈی کی سند پائی۔ فلسطین میں ہی دس برس قاضی رہے پھر تدریس کی جانب آگئے۔ **مجلس الافتاء الاعلیٰ** کے رکن ہیں۔ عرب ممالک نیز امریکہ میں علمی اجتماعات میں خطاب کیا۔ چند تصنیفات ہیں نیز مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب '' **الدولة المکیة بالمادة الغیبیة**'' کے مقرظ شیخ عبداللہ بن عودہ صوفان قدومی حنبلی (وفات ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۲ء) کی تصنیف ''**المنھج الاحمدفی درءِ المثالب التی تنمی لمذھب الامام احمد**'' پر تحقیق انجام دی جو **جامعة النجاح الوطنیة** کے شعبہ مخطوطات نے ۱۹۹۵ء میں شائع کی۔

ساتویں ڈاکٹر شیخ حسین عبدالحمید النقیب (پیدائش ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء) نابلس میں پیدا ہوئے۔ اُردن کے بعد ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے ''**مسند البراء بن عازب من مسند الامام احمد**'' مقالہ پر ۱۹۸۳ء میں ایم فل اور وہیں سے ۱۹۹۱ء میں ''**زوائد مصنف الحافظ ابی بکر بن ابی شیبة علی الکتب الستة، من اول المصنف الٰی آخر کتاب الایمان والنذور**'' عنوان سے پی ایچ ڈی کی۔ کچھ عرصہ دارالحدیث مکہ مکرمہ میں اُستاذ رہے۔ آٹھویں ڈاکٹر شیخ غسان عاطف علی بدران (پیدائش ۱۳۸۱ھ / ۱۹۶۲ء) نابلس میں پیدا ہوئے۔ اُردن یونیورسٹی سے ''**المستکبرون والمستضعفون، دراسة قرآنیة**'' عنوان پر ۱۹۸۸ء میں ایم فل اور ۲۰۱۲ء میں لاہائی یونیورسٹی ہالینڈ سے پی ایچ ڈی کی۔ ایک مضمون ''**قصة ابنی آدم فی القرآن الکریم والتوراة**'' ۲۰۱۱ء میں **مجلة جامعة النجاح الوطنیة**، نابلس اور اسی برس ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد پاکستان کے **مجلة الدراسات**

الاسلامية میں چھپا۔نویں عالم ڈاکٹر شیخ محمد علی مصطفیٰ الصلیبی نے جامعہ ازھر سے ایم فل اورابن سعود یونیورسٹی ریاض سے پی ایچ ڈی، کی تقریباً دس سال قاضی تعینات رہے، پھر تدریس کا شعبہ اپنایا۔عرب دنیا نیز یورپ وکینیڈا میں کانفرنسز میں شرکت وخطاب کیا۔۱۴ دسمبر ۲۰۰۹ءکو اسرائیلی فوج نے گرفتار کرلیا اور بیس دن بعد رہا کئے گئے۔قبل ازیں ۲۶ ستمبر کو آپ کے ستائیس سالہ فرزند اسید گرفتار کئے گئے۔جنوری ۲۰۱۲ء میں غاصب یہودی ریاست نے شیخ کو پھر سے پابند سلاسل کرلیا۔

دسویں ڈاکٹر شیخ ایمن مصطفیٰ حسین الدباغ (پیدائش ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) بیت لحم شہر میں پیدا ہوئے۔اُردن یونیورسٹی سے ۲۰۰۰ء میں "**مسلک المناسبة عند الامام ابی حامد الغزالی والا صولیین ، دراسة مقارنة**" مقالہ پر ایم فل اور ۲۰۰۳ء میں مقالہ بعنوان "**نظرية توزيع العوائد على عوامل الانتاج فی الفقه الاسلامی، دراسة مقارنة**" پر پی ایچ ڈی کی۔گیارہویں شیخ حسن سعد عوض خضر نے اُردن یونیورسٹی میں تعلیم کے بعد **جامعة النجاح** سے ہی ۱۹۹۲ء میں "**دلالة صيغة الامَر على الاحكام الشرعية**" عنوان پر ایم فل اور قرآن کریم واسلامی علوم یونیورسٹی سوڈان سے "**مراتب الطلب فی الحكم التكليفی، دراسة مقارنة بين مدرسة الحنفية و الجمهور**" عنوان پر ۱۹۹۸ء میں پی ایچ ڈی کی۔اور بارہویں شخصیت شیخ رایق محمد اسعد الصعیدی (پیدائش ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۷ء) طولکرم شہر کے نواح میں واقع گاؤں بیت لید میں پیدا ہوئے۔اُردن یونیورسٹی سے ۱۹۹۲ء میں مقالہ بعنوان "**تحقيق الانواع من النوع الحادی والخمسين فی وجوه المخاطبات حتٰی نهاية الثالث والستين فی الآيات المشتبهات من كتاب الاتقان فی علوم القرآن للامام السيوطی**" پر ایم فل کیا۔اور پی ایچ ڈی کے لیے یرموک یونیورسٹی اِربد شہر اُردن کے علاوہ سوڈان کی ایک یونیورسٹی میں کاغذات منظور ہوگئے لیکن وہاں جانے کی اجازت نہیں ملی۔چند ماہ وزارت اوقاف کے تحت امام وخطیب رہے پھر **النجاح الوطنية** یونیورسٹی میں اُستاذ ہوئے اور ساتھ میں امامت وخطابت بلا معاوضہ جاری رکھی۔یوں **جامعة**

النجاح الوطنية نابلس کے مذکورہ بالا بارہ علماء نے ردِّ قادیانیت پر فقہ اکیڈمی جدّہ کی ۱۹۸۵ء میں جاری کردہ قرارداد و شرعی فتویٰ پر اس کے اجراء سے تقریباً بیس سال بعد فلسطین میں اس فتنہ کی سرکوبی کی غرض سے دیگر اقدامات کے ساتھ اس پر بھی تائیدی دستخط کر کے عام کیا۔

O ۲۴ جنوری ۲۰۰۷ء کو ملک شام کے ڈاکٹر شیخ احمد **الحجی** کردی نے فتویٰ نمبر ۱۰۱۵۵ جاری کیا جو ''**الرد علی القادیانیة**'' عنوان سے ان کی ویب سائٹ بنام ''**شبكة الفتاویٰ الشرعية**'' پر موجود ہے۔ شیخ احمد الحجی بن محمد مہدی کردی حنفی ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء میں شام کے سب سے بڑے شہر حلب میں پیدا ہوئے۔ حلب اور دمشق کے مدارس میں تحصیل علم کے بعد ۱۹۷۰ء میں جامعہ ازہر قاہرہ سے ''**فسخ الزواج، بحث مقارن بين الاسلام واليهودية والنصرانية**'' مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔ پھر دمشق یونیورسٹی، بن غازی یونیورسٹی لیبیا اور حلب و بیروت کی جامعات میں اُستاذ رہے۔ ۱۹۹۳ء میں وزارت اوقاف کویت کے شعبہ افتاء سے وابستہ ہوئے اور تا حال وہیں مقیم ہیں۔ پندرہ سے زائد تصانیف ہیں۔

O مزید برآں شام کے ہی مشہور عالم و مفکر ڈاکٹر شیخ محمد سعید رمضان بوطی شہید نے ۶ مئی ۲۰۱۲ء کو فتوی نمبر ۳۳۰۸۳ بعنوان ''**حكم الجماعة الاحمدية بالمسماة القاديانية**'' جاری کیا۔ ڈاکٹر بوطی شہید کا تعارف آگے اپنے مقام پر آرہا ہے۔ اور مصر کے سابق مفتی ڈاکٹر شیخ علی جمعہ نیز موجودہ مفتی اعظم مصر ڈاکٹر شیخ شوقی ابراہیم علام کے اس دوران ردِّ قادیانیت پر جاری کردہ فتاوے کا ذکر گزر چکا۔

O اہل بیت یونیورسٹی اردن کے پروفیسر ڈاکٹر سامی عطا حسن کا ذکر گزر چکا۔ انہوں نے فتویٰ شیخ احمد شوباش کے تناظر میں مضمون ''**طائفة القاديانية نشاتها وعقائدها**'' لکھا جو الیکٹرونک رسالہ ماہنامہ ''**الراصد**'' کے شمارہ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ میں شائع ہوا۔

O فلسطین کے ہی گاؤں کفر صور کے باشندہ عدنان حطاب جو صحافی اور شہر

طولکرم میں مقیم ہیں۔انہوں نے فتویٰ کی تائید وقادیانیت کی تاریخ پر مضمون ''**مشایخ فلسطین فی مواجهة الاحمدية**'' لکھا جو انٹرنیٹ پر ہے۔

O ڈاکٹر شیخ عبدالرحیم بن توفیق خلیل (پیدائش ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶ء) کا مضمون ''**حکم القادیانیة و الانتماء الیها**'' سامنے ہے جس میں مرزائیت کی مختصر تاریخ، علماء کے چند فتاویٰ کا ذکر اور آخر میں واضح کیا کہ ان افراد سے مناکحت باطل وحرام ہے۔

آپ اسرائیل یعنی مقبوضہ فلسطین کے گاؤں بعینہ میں پیدا ہوئے، **قلقیلیة** اور پھر **ام الفحم** شہروں میں تعلیم کے بعد النجاح نیشنل یونیورسٹی نابلس سے ''**اسباب الرخص فی الشریعة الاسلامیة**'' عنوان سے ایم فل، اور لاھائی یونیورسٹی ہالینڈ سے ''**المسائل الفقهیة التی خالف فیها الدکتور یوسف القرضاوی المذاهب الاربعة**'' مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔**الحرکة الاسلامیة** کے اہم رکن اور ۱۹۸۷ء تا ۱۹۹۲ء گاؤں **نجیدات** میں امام وخطیب رہے پھر ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۴ء تک **المجلس الاسلامی الافتاء فی الداخل** کے صدر اور ۱۹۹۴ء سے **ام الفحم** اسلامی کالج میں پروفیسر ہیں تا آنکہ ڈاکٹر شیخ موسیٰ بسیط کے بعد اسی کے پرنسپل ہوئے۔آٹھ سے زائد تصنیفات میں **صحیح فضائل الشام وبیت المقدس** شامل ہیں۔ایک برس صھیونی ریاست کی قید میں رہے۔

O ''**فلسطین**'' نامی ٹیلی ویژن چینل پر ایک پروگرام ''**بدون لف و دوران**'' نشر ہوتا ہے اور ۲۹ جون ۲۰۱۰ء کو فتویٰ مذکور کے تناظر میں اس پر مناظرہ منعقد ہوا۔آغاز میں میزبان نے قادیانیت کا مختصر تعارف نیز فتویٰ شیخ احمد شوباش کا خلاصہ بیان کیا پھر مناظرہ شروع ہوا۔اسلامیان فلسطین کی جانب سے ڈاکٹر شیخ ابراہیم محمد بویدَین تھے جو **مجلس الافتاء الاعلی** کے رکن اور علاقہ جنوب الخلیل کے مفتی ہیں۔جبکہ دوسری جانب سے کبابیر میں گروہ کے سربراہ محمد شریف عودہ تھے۔ڈاکٹر ابراہیم نے کہا کلمہ شہادت پڑھنے اور قبلہ مسلمین کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنے والا کوئی بھی فرد اگر زنا کو جائز وحلال جانے تو وہ کافر ہوا۔یہی حالت قادیانیوں کی ہے جو چند اسلامی عقائد

وعبادات کے ساتھ اضافہ کرتے اور مرزا غلام کی نبوت نیز نزول وحی کے قائل ہیں لہذا اس اضافہ کے باعث کافر ٹھہرے۔طنجہ سے جکارتا تک کی پوری اسلامی دنیا کے علماء اس گروہ کی تکفیر وخارج از اسلام ہونے پر متفق ہیں۔

قادیانی مناظر کا زیادہ وقت اپنے تمام مخالفین پر لعن طعن کرنے اور پاکستان کو کوسنے میں گزرا۔جبکہ میزبان نے بتایا کہ ان دنوں کبابیر کی آبادی تین ہزار ہے اور وہاں تمام لوگ قادیانی نہیں۔یہ مناظرہ پچاس منٹ جاری رہا۔

O علماءِ فلسطین کی اس جدوجہد کے نتائج میں سے ہے کہ مذکورہ مناظرہ کے محض ڈیڑھ ماہ بعد مقام عیتل کی شرعی عدالت نے دو باشندوں عبدالجلیل نمر اور محمد رضا علاونہ کے نکاح اس بنیاد پر فسخ کر دیئے کہ قادیانیت اختیار کی اور مرتد ہوئے۔اور یہ عدالت کی جانب سے ارض فلسطین پر اس نوع کا پہلا واقعہ تھا۔

O قادیانیت کے رد و تعاقب کے مزید اعمال میں سے ہے کہ محمد شریف عودہ قادیانی سے خطہ کے ایک اور اہم عالم ڈاکٹر شیخ مشہور فواز کا مناظرہ ہوا جس کی خبر بعنوان **"مناظرة بين الدكتور مشهور فواز وزعيم الجماعة الاحمدية فی مدينة حَيفا"** شائع ہوئی۔

اور ڈاکٹر مشہور فواز سعید محاجنہ ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء میں مقبوضہ فلسطین کے شہر ناصرہ میں پیدا ہوئے۔وطن میں ابتدائی تعلیم کے بعد اردن پھر مصر پہنچے اور شیخ سید سابق (وفات ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء) کی کتاب **"فقه السنة"** پر تحقیق انجام دے کر مصر سے پی ایچ ڈی کی۔شافعی عالم،مفتی،مبلغ،دعوت اسلامی کالج **ام الفحم** نیز غرناطہ کالج اُردن میں پروفیسر،برطانیہ کے ایک انسٹیٹیوٹ میں اعزازی پروفیسر،آپ کی نگرانی میں ایم فل و پی ایچ ڈی کے متعدد مقالات انجام پائے۔**الاتحادالعالمی لعلماء المسلمين** کے رکن جس کا صدر دفتر قاہرہ میں ہے۔صھیونی ریاست کے اندر علماء اسلام کی تنظیم **"رابطة علماء مستقبل"** کے نگران جو ۲۰۰۹ء میں تشکیل پائی۔متعدد تصنیفات میں **دفاع عن نبی الاسلام محمد علیه الصلاة والسلام،فتاویٰ رمضانية،فتاویٰ**

العروسین،قتل الحیوان فی الاسلام ،مفھوم دارالحرب فی الاسلام من منظور فقھی معاصر وغیرہ کتب ہیں نیز ویب سائٹ فعال ہے۔

Oاس خطے کے جو علماء مرزائی فتنہ کی جانب متوجہ ہیں ان میں ایک اور اہم نام اُردن کے ڈاکٹر شیخ سعید فودہ کا ہے۔کمپیوٹر انٹرنیٹ پر متعدد زبانوں میں فعال کئی ویب سائٹس اس کا واضح ثبوت ہیں چنانچہ WWW.TNZIH.COM نامی ویب سائٹ کے شعبہ ''**المناظر ات والمحاورات**'' کے صفحہ ۲۱ پر اُردن کے دارالحکومت عمان کی ایک خاتون ساجدہ نے درخواست کی کہ ہمارے ہاں قادیانی ٹولہ ایک خاندان کے پیچھے پڑا ہوا اور اپنے افکار و معتقدات پر بیعت کرنے پر اُکسارہا ہے۔لہذا اس موضوع کے ماہرین سے میری گزارش ہے کہ اس خاندان سے ملیں اور نرغہ سے نکالیں نیز یہاں کے قادیانی ذمہ دار سے بھی ملاقات کریں، دیر نہیں کریں۔

ویب سائٹ کے سرپرست شیخ سعید فودہ نے اس خاتون کی آواز پر خود لبیک کہا اور اسی صفحہ پر لکھا کہ ازراہ کرم اس خاندان کا پتا جلد بذریعہ ڈاک مجھے ارسال کریں ان شاء اللہ ہم عنقریب ان سے رابطہ کریں گے جس کا مقصد محض اللہ تعالیٰ کی رضا ہوگا۔

اسی ویب سائٹ کے ایک پرانے قاری و قلمی معاون احمد عبدالرحمٰن نے بھی خاتون سے خاندان کا فون نمبر طلب کیا او بتایا کہ میں ردّ قادیانیت کے ماہرین میں سے ہوں اور اس غرض سے بعض احباب کے تعاون سے ایک ویب سائٹ بھی قائم کی ہے اور ان شاء اللہ جلد اُردن آؤں گا۔ہماری ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:

WWW.ANTYAHMADIYYA.JEERAN.COM

اب خاتون ساجدہ نے ان تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جو اُن کی درخواست پر اس حساس معاملہ جانب متوجہ ہوئے اور بتایا کہ خاندان کا پتا طلب کرنے والوں کو بطور خاص بھیج دیا گیا ہے۔

اگلے مرحلہ میں ایک اور شخصیت صہیب منیر یوسف نے ویب سائٹ کے ناظرین کو اطلاع دی کہ ہم نے وفد کی صورت میں اس خاندان سے دو ملاقاتیں کیں۔وفد میں

میرے علاوہ محمد ابو غنوش اور چند احباب شریک تھے۔ہم نے اسلام بارے ان کے شکوک وشبھات دور کرنے کی کوشش کی۔ پھر اُردن میں قادیانی گروہ کے سربراہ تمیم ابودقہ سے بھی ملے جو ہماری توقع کے مطابق جاہل اور شرعی علوم کی مبادیات سے بھی بے بہرہ نکلا۔اس سے مناظرہ کیا لیکن ریکارڈنگ نہیں کرنے دی۔ملاقات کے آخر میں کسی کھلے مقام پر مناظرہ کی پیش کش کی جسے ریکارڈ بھی کیا جائے لیکن آمادہ نہیں ہوا، ہم نے اس کے انکار بارے گفتگو محفوظ کر لی جو جلد ہی نشر کی جائے گئی۔ پھر یہ بھی کہہ ڈالا کہ ان کے اپنے چینل پر لندن میں مناظرہ کے لیئے تیار ہیں لیکن قائل نہیں ہوا۔

ڈاکٹر شیخ سعید فودہ کی سرپرستی میں فعال ویب سائٹس پر قادیانیت بارے موجود مواد میں سے محض ایک واقعہ یہاں درج کیا گیا۔اور شیخ سعید بن عبداللطیف فودہ کا اصل وطن فلسطین کے شہر یافا کے نزدیک گاؤں بیت دجن ہے جہاں سے یہ گھرانہ صہیونی ریاست قیام کے دوران ہجرت کر کے اُردن کے شہر کرامہ آ گیا جہاں آپ کی ولادت ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء میں ہوئی۔اُردن کی سائنس وٹیکنالوجی یونیورسٹی سے الیکٹریکل انجینئر کا ڈپلومہ لیا پھر شریعت کالج سے ایم اے اور اسلامی علوم میں مقالہ بعنوان''**الادلة العقلیةعلی وجود الله بین المتکلمین و الفلاسفة،دراسة مقارنة**''پر پی ایچ ڈی کی جو پہلی بار ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء میں ۴۸۱صفحات پر سامنے آیا۔شافعی عالم ،اشعری محقق ،مفکر،صوفی اورابوالفداء نیز **سیف الســـــنة** لقب ہیں۔مفتی اعظم اُردن ڈاکٹر شیخ نوح علی القضاۃ شافعی ازہری شاذلی (وفات ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۰ء) کے شاگرد ہیں۔عربی کے علاوہ انگریزی واطالوی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔مصر شام، ملائیشیا، ہالینڈ وغیرہ میں علمی اجتماعات میں شرکت وخطاب کیا۔باطل مذاہب وادیان کے تعاقب میں سرگرم ہیں- چھوٹی بڑی تصنیفات کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب ہے۔امام غزالی ،امام رازی اور ملا عبدالرحمٰن جامی کی بعض تصنیفات پر کام کیا۔امام رازی سے حد درجہ متاثر اور ان کے نام سے ایک ویب سائٹ قائم کی۔قادیانیت بارے ان کی ویب سائٹس پر موجود مواد کا مزید تعارف آگے آرہا ہے۔

O اُردن کے امجد اشعری سقلاوی کا قصہ بھی قابل ذکر ہے۔ جو مرزائی گروہ کے نرغہ میں آئے تو کبابیر جا پہنچے اور انہی کا رنگ چڑھا۔ لیکن جلد ہی ہدایت ملی اور اسلام پر لوٹ آئے۔ تب اس گروہ کے خلاف آواز بلند کی اور آٹھ سے زائد مضامین لکھے نیز مستقل کتاب لکھی۔ اور جمال بوضیاف طاہر قادیانی سے تحریری مباحثہ ہوا۔

مصر کے نجی ٹیلی ویژن چینل **"الناس"** کے پروگرام **"التبیان"** میں ڈاکٹر حمدی عبید مہمان تھے اور قادیانیت کے موضوع پر گفتگو جاری تھی کہ اردن سے امجد سقلاوی نے فون پر رابطہ کیا اور دس منٹ کی براہ راست گفتگو میں ترک قادیانیت کی وجوہات میں بتایا کہ مرزا کے ظہور سے اب تک برطانوی حکومت سے گہرا تعلق واطاعت اور پھر اسرائیلی ریاست کی ان پر نوازشات جو کبابیر میں خود دیکھیں، اسی نہج نے مجھے پھر سے سوچنے اور مرزا کی تصنیفات کے دوبارہ بغور مطالعہ نے اسلام کی حقانیت اور قادیانی دعوت کے باطل ہونے کے فیصلہ تک پہنچایا۔ اور معلوم رہے سادہ لوح اور جذباتی مسلمان تین اسباب کے باعث ان کے نرغہ وجھانسہ میں آجاتے ہیں۔ پہلا سبب جہالت، دوسرا میڈیا مہم اور تیسرا یہ لوگ قرآن مجید کی آیات پڑھتے پھر باطل تفسیر کرتے جس سے عوام دھوکہ میں آجاتے ہیں۔

O**الناس** چینل پر ہی ایک اور پروگرام **"مصر فی مرمی القادیانیة الاحمدیة"** عنوان سے نشر ہوا جس میں عین شمس یونیورسٹی قاہرہ میں عربی ادب کے اُستاذ ڈاکٹر حسام عقل نے آدھ گھنٹہ سے زائد گفتگو کی۔ اس دوران بتایا کہ گزشتہ چار برس سے قادیانی گروہ پھر سے فعال اور مصر وشام نیز اُردن خاص ہدف ہیں۔ قاہرہ کے محلّہ **المقطم** میں ان کی سرگرمیاں دیکھنے میں آرہی ہیں۔ یہ لوگ عرب عوام کو اپنی جانب راغب کرنے کے لئیے دو طریقے کام میں لاتے ہیں۔ پہلا یہ کہ دوران دعوت وگفتگو ہر فیصلہ قرآن کریم کی آیات پر کرنے کا دعویٰ کرتے اور پھر من مانی تفسیر کرتے ہیں۔ دوسرا کہتے ہیں کہ ہم اسلام پر عیسائی مبشرین کے الزامات زائل کرنے میں فعال ہیں۔ یوں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ لہذا عرب عوام بالخصوص مصر، اُردن وشام میں ان کے

معتقدات واہداف پر آگاہ کرنے کے لیئے عربی ٹیلی ویژن چینل ہی مئوثر ذریعہ ہیں اورحکومتوں نیز اہل خیر کو اس جانب توجہ دینا ہوگی۔کہا جاتا ہے کہ مصر میں ان کی تعداد دو ہزار ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ بیان کردہ تعداد درست ہے کیونکہ اس بارے وہ ہمیشہ مبالغہ وغلط بیانی سے کام لیتے رہے ہیں۔

ڈاکٹر حسام عقل نے مزید کہا ،چند برس قبل اس موضوع پر گفتگو کے لیئے مجھے BBC نے مدعو کیا۔تب میزبان نے سوال کیا،آپ مسلم ممالک انہیں کیوں قبول نہیں کرتے ،میں نے جواب دیا،اصل میں یہ فتنہ برطانوی استعمار کا پیدا کردہ ہے لہذا بالآخر ہم نے انہی کی گود میں پھینک دیا،گویا پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔یوں اس فکر نے برطانوی جھنڈا تلے جنم لیااوراب اسی کے ہاں پنپ رہی ہے۔

O گزشتہ کسی مقام پرآچکا کہ یکم اپریل ۲۰۰۷ءسے **النیل** سیٹلائیٹ کے توسط سے مرزائی عربی ٹیلی ویژن چینل کی نشریات مشرق وسطیٰ کے دوردراز علاقوں میں دیکھنا ممکن وآسان ہوگیا۔اورمحمود قاعود کی تحریر "**اغلاق فضائیة القادیانیین**" میں ہے کہ مصری پارلیمنٹ میں اخوان المسلمون کے نمائندوں کی پیش کردہ تحریک کے نتیجہ میں اس مصری سیٹلائیٹ سے قادیانی چینل کو ۲۸ جنوری ۲۰۰۸ءکو بند کردیا گیا۔

لیکن محض دو برس بعد یہ اسی مقام پر پھر نشر ہونے لگا۔اب اردن ے امجد سقلاوی اشعری نے اسے معطل وبند کرنے کے مطالبہ کی انٹرنیٹ پر بھرپور مہم کا آغاز کیااورتائید میں اڑھائی لاکھ افراد کے دستخط حاصل کرنے کا ہدف رکھا۔

ادھر مصر میں ایک وکیل حسنین عوض حسنین نے عدالت میں درخواست دائر کی کہ مذکورہ مصری سیٹلائیٹ پر قادیانی چینل کی نشریات بند کی جائیں۔جو اپنے آپ کو اسلام سے منسوب کرکے اس کے منافی افکاروعقائد کا پرچار کررہاہے۔

O اسی دوران ۲۷ستمبر ۲۰۰۹ءکو اردن کے مفتی اعظم شیخ نوح القضاة نے فتویٰ نمبر ۳۴۱ بعنوان "**القادیانیة لیست من فرق المسلمین**" جاری کیا جس میں قادیانی معتقدات کو کفر اور خارج از اسلام بتایا نیز واضح کیا کہ یہ حکم کسی خاص شخصیت کے خلاف

نہیں اور انفرادی طور پر کسی کے ایمان وکفر کا فیصلہ کرنا قاضی وعدالت کا کام ہے۔

فتویٰ جاری کرنے والے شیخ نوح بن سلیمان القضاۃ ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء میں اردن کے علاقہ عجلون کے گاؤں عین جنہ میں پیدا ہوئے اور ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۰ء میں وفات پائی آبائی گاؤں میں قبر بنی۔ شافعی عالم، فقیہ، مدرس، شاذلی صوفی، اعتدال اور اخلاص کے اوصاف میں نمایاں، سفارتکار۔ ابتدائی تعلیم وطن میں پانے کے بعد ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء میں دمشق پہنچے جہاں کے **معهد العلوم الشرعية** میں ۱۹۶۱ء تک پڑھا اور اسی برس دمشق یونیورسٹی کے شریعت کالج میں داخلہ لیا جہاں سے ۱۹۶۵ء میں سند فراغت پائی پھر مزید حصول علم کے لیے ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء میں قاہرہ پہنچے اور جامعہ ازہر سے ۱۹۸۰ء میں "**قضاء العبادات والنيابة عنه**" عنوان سے تحقیق پر ایم فل کیا۔ اور ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء میں ابن سعود یونیورسٹی ریاض سے "**ابراء الذمة من حقوق العباد**" عنوان پر پی ایچ ڈی کی۔

۱۹۷۲ء سے ۱۹۹۲ء تک اردن کی فوج کے دینی شعبہ میں خدمات انجام دیں اور فراغت کے بعد ۱۹۹۲ء میں ہی چیف جسٹس اُردن بنائے گئے لیکن محض ایک برس بعد مستعفی ہوگئے اور مقامی جامعات میں تدریس کا شغل اپنایا۔ پھر ۱۹۹۶ء سے ۲۰۰۱ء تک ایران میں اُردن کے سفیر رہے۔ اور ۲۰۰۴ء میں متحدہ عرب امارات میں مفتی نیز وہاں کے وزیر عدل واوقاف اور وزیر تعلیم کے مشیر ہوئے۔ تا آنکہ ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں اُردن کے مفتی اعظم تعینات کیے گئے جس سے مرض کے باعث فروری ۲۰۱۰ء میں مستعفی ہوئے اور محض چند ماہ بعد ۱۹ دسمبر کو وفات پائی۔ اپنے دَور کی نادر شخصیات میں شمار ہوئے۔ چند تصنیفات میں مجموعہ فتاویٰ نیز جشن میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارے کتاب شامل ہیں۔ وفات کے بعد آپ کی یاد میں رفاہی ادارہ "**جمعية الشيخ نوح للرفادة**" قائم کیا گیا۔ ایک بیٹا ڈاکٹر محمد بن نوح القضاۃ عالم ومبلغ اور ان دنوں اردن میں وزیر ہیں۔ مزید تین بیٹے بھی علم سے وابستہ ہیں۔

○ ارض فلسطین کے شجر وحجر گزشتہ ایک صدی سے صہیونی ٹولہ اور ان کے حواریوں کا

نشانہ ہیں ۔لیکن خطہ بھر میں اس امتحان ومصیبت اور بے چینی کی فضا میں مقامی خواتین بھی نہ صرف صبر کا دامن تھامے ہوئے بلکہ بیدار اور مردوں کے شانہ بشانہ، میدان جہاد ،سیاست، علمی دنیا، غرضیکہ ہر شعبہ میں حاضر وفعال ہیں ۔ چنانچہ ایک خاتون ھنا بنت حافظ عبدالغنی بن عبدالنبی نے النجاح نیشنل یونیورسٹی نابلس سے ”**نهاية عيسىٰ عليه السلام عودته فی القرآن والانجيل**“ عنوان پر ڈاکٹر خضر عبداللطیف سوندک کی نگرانی میں تحقیق پر ۲۰۰۷ء میں ایم فل کیا۔ جس میں قرآن کریم اور انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکار کا احاطہ، پھر نزول ووفات بارے اسلامی عقائد کا بیان وتشریح ہے۔ مقالہ کا ایک ذیلی عنوان ”**ضلالات و افتراءات القاديانية**“ صفحہ ۱۱۶ تا ۱۱۸ پر ہے۔ ادھر مقدمہ کے آغاز میں علمی معاونت ورہنمائی پر ڈاکٹر ناصر الدین الشاعر اور طولکرم شہر کے مفتی شیخ عمار توفیق بدوی کا بطور خاص شکریہ اَدا کیا ہے۔

اور شیخ عمار توفیق بدوی، جن کی خاتون شکرگزار ہوئیں وہ خطہ کے نمایاں عالم، صوفی ومصنف اور طولکرم نیز گردونواح کے مفتی تعینات ہیں۔ مختلف موضوعات پر متعدد فتاوے جاری کیئے اور تصنیفات میں، **الفاصلة القرآنية شكلاً وبلاغةً، التذوق الادبی لورد السحر** مطبوعہ ۲۰۰۷ء نیز ساتویں صدی ہجری سے چودھویں صدی کے آغاز تک علماء طولکرم کے حالات پر کتاب، **العلماء الكرميون عبر ثمانية قرون واثره فی الحضارة العربية الاسلامية** مطبوعہ ۲۰۰۳ء شامل ہیں

اہل فلسطین کی مرزائی فتنہ کے تعاقب میں خدمات پر مبنی مندرجہ بالا تمام معلومات ۲۰۱۲ء میں کمپیوٹر انٹرنیٹ کے مختلف مقامات پر ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

عرب صحافی ربوہ میں

ایک عرب محقق وصحافی ناصر احمد اپنے پاکستانی دوست کی راہنمائی میں اسلام آباد

سے گاڑی میں چھ گھنٹے کی مسافت طے کر کے قادیانیت کے تعاقب میں ان کے مقدس شہر ربوہ پہنچے۔ پھر اپنے سفر کی رُوداد، مشاہدات و تاثرات قلم بند کر کے "**الفرقان ،تكشف اخطار القاديانية**" عنوان سے مضمون مرتب کیا۔

ناصر احمد نے لکھا، جب ہم خوب صورت محل وقوع پر آباد شہر میں داخل ہوئے تو عجیب وغریب اور مشکوک نظروں نے ہمارا استقبال کیا۔ ہم شہر میں گھوم رہے تھے کہ ایک راہ گزر نے ہم سے سوال کیا، آپ یہاں کس کی تلاش میں ہیں؟ جواب دیا، ہم یہاں قادیانی مرکز اور ان کی جنت و دوزخ دیکھنے آئے ہیں۔ گفتگو مزید آگے بڑھی تو معلوم ہوا کہ یہ آدمی ڈاکٹر نیز قادیانی مبلغ ورہنما ہے۔ اس نے بتایا، میں افغانستان میں پیدا ہوا اور بچپن میں والد کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان پہنچا پھر قادیانیت قبول کر کے ربوہ آ بسے، اور یہیں کی شہریت اختیار کر لی۔ اور تعلیم مکمل کرنے پر میں نے پاکستان ائیر فورس میں ملازمت کی، اب پنشن کے بعد اس "مبارک" شہر میں خدمت خلق انجام دے رہا ہوں۔

عرب صحافی ناصر احمد لکھتے ہیں، میں نے اس ڈاکٹر سے پوچھا، آپ ائیر فورس جیسے حساس ادارہ میں کیسے بھرتی ہو گئے؟ تو جواب دیا، میں نے ہر مرحلہ پر اپنے عقائد مخفی رکھے حتیٰ کہ ملازمت مکمل کی۔

اس افغانی نے ہمیں ربوہ کے متعدد مقامات بہشتی مقبرہ وغیرہ کی سیر کرائی، نیز معلومات فراہم کیں۔ وہ شہر کی مزید سیاحت کے لیے ہمارا ساتھ دینے پر اصرار کرتا رہا لیکن ہم لوگ اس سے رخصت ہو کر آگے بڑھے اور عبادت گاہوں نیز تعلیمی اداروں کا معائنہ کیا۔

ان کی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد جیسی تھی اور لندن سے مرزا طاہر احمد کے خطبہ جمعہ کے براہ راست سماعت کے لیے ان پر سیٹلائٹ ڈش نصب تھیں۔ ایک عبادت گاہ کے رہنما نے بتایا کہ مرزا طاہر احمد مقیم لندن ہمارے موجودہ قائد وامام ہیں، جن میں بہت سی نبوی صفات ہیں۔

پھر ہم ایک بہت بڑی مذہبی درس گاہ میں پہنچے جو یونیورسٹی طرز کی تھی، وہاں تعلیم

پانے والے بچوں سے ملاقات کی جو پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ ان میں ہر عمر کے بچے تھے، جن کے قیام وطعام نیز دیگر ضروریات کا مفت انتظام تھا۔ بعض طلباء نے بتایا کہ ہمیں دوسروں کو اپنے افکار کی دعوت وتبلیغ کا طریقہ کار واُسلوب کی بھی تربیت دی جاتی ہے جس کے لیے علمی مجالس، تربیتی کیمپ نیز سفر کرائے جاتے ہیں۔

اس عرب صحافی نے ربوہ میں جاری قادیانی سرگرمیوں بالخصوص وہاں پر رائج تعلیم اور اعلیٰ سہولیات ومفت تعلیم کے بہانے لوگوں کو اپنے افکار جانب مائل کرنے کے عزائم پر امت مسلمہ کو آگاہ کیا۔ یہ فکر انگیز مضمون کمپیوٹر انٹرنیٹ پر شائع ہونے والے عربی رسالہ ''الفرقان'' کی اشاعت ۲۵؍نومبر ۲۰۰۲ء میں شامل ہے۔

☆

”الجزیرۃ“ کا نمائندہ، قادیانی مرکز لندن میں

قطر کے مشہور ٹیلی ویژن چینل ”الجزیرۃ“ جسے عربوں کا CNN کہا جاتا ہے، اس کے عرب نمائندہ ناصر بدری اپنے ساتھی و کیمرہ سمیت شمالی لندن میں واقع قادیانی مرکز جا پہنچے۔ پہلے وہاں کے ذمہ داران سے قادیانیت کی تاریخ وضروری معلومات حاصل کیں۔ پھر دونوں فریق مسلمان اور قادیانی کو اپنے موقف پیش کرنے کی دعوت دی۔ مسلمانوں کی طرف سے دو عرب علماء، مصر کے باشندہ و **مرکز المقریزی للدراسات التاریخیة** لندن کے سربراہ ڈاکٹر ہانی سباعی اور عراق کے شیعہ عالم والخوئی ویلفیئر ٹرسٹ لندن کے صدر شیخ عبدالمجید خوئی [۳۰۰] نے شرکت کی، جب کہ قادیانی گروہ کی جانب سے عبدالمومن طاہر، مرکز کے سیکرٹری اطلاعات عبادت بربوش اور مرزائی ٹیلی ویژن چینل کے پروڈکشن منیجر منیر صلاح الدین شریک ہوئے۔

علاوہ ازیں ناصر بدری نے بطور میزبان قادیانیت کی تاریخ بیان کی۔ نیز عرب باشندہ حسن عودہ کے تاثرات پروگرام میں پیش کیے گئے جو قبل ازیں قادیانی مرکز کے نرغہ میں رہے اور اب ان کے معتقدات کے رد میں عربی کتاب لکھ کر شائع کرا چکے تھے۔

اس موقع پر عبدالمومن نے قادیانی معتقدات کی چار باتیں دہرائیں۔ مرزا غلام احمد پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہوتی تھی۔ مسیح موعود تھے، امام مہدی تھے۔ مسلمانان ہند کا انگریز حکومت کے خلاف جہاد کے لیے اُٹھ کھڑا ہونا غلط تھا۔

اور اس موقع پر قادیانی گروہ کے مرکزی رہنما مرزا طاہر احمد نے دعویٰ کیا کہ اب تک چار کروڑ تیرہ لاکھ افراد قادیانیت پر بیعت کر چکے ہیں۔

ڈاکٹر ہانی سباعی نے کہا، قادیانی ٹولہ آج تک اس بات کی وضاحت نہیں کر سکا کہ

ان کے تعلقات مسلمانوں کی بجائے ماضی میں برطانوی استعمار اور اب اہل مغرب سے کیوں گہرے اُستوار ہیں۔

الجزیرہ چینل پر اردن کے محمد خیر بوریني (وفات ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۱۹ء) ایک ہفت روزہ پروگرام "**مراسلو الجزیرة**" نام سے پیش کرتے تھے۔اور قادیانیت بارے ناصر بدری کی تیار کردہ یہ رپورٹ اسی پروگرام کے ضمن میں ۲۲ ستمبر ۲۰۰۲ء کو "**القادیانیة والجدل الدائر حولها**" عنوان سے بیس منٹ پیش کی گئی۔میزبان محمد خیر بوریني نے بھی ناظرین کو قادیانیت بارے بتایا۔بعدازاں یہ پروگرام چینل کی ویب سائٹ پر مطبوعہ شکل میں جاری کیا گیا۔

مکہ مکرمہ کے ایک فرزند

مکہ مکرمہ، جہاں سے اسلام طلوع ہوا، وہاں کے باشندے اس فتنہ کے خلاف مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ہی فعال ہوئے اور پہلے مولانا غلام دستگیر قصوری کی **رجم الشیاطین** پھر مولانا احمد رضا خان بریلوی کی **حسام الحرمین** پر اکابر علماء نے تقاریظ قلم بند کیں پھر وہاں کے بعض علماء نے اس موضوع پر مستقل کتب لکھیں، اور چودہویں صدی کے آخری عشرہ میں اجتماعی فتویٰ جاری کیا جس کا تعارف گزر چکا۔علاوہ ازیں رابطہ عالم اسلامی بھی وہیں تشکیل پایا، جس کے توسط سے قادیانیت کے تعاقب میں مزید تیزی آئی۔گویا مکہ مکرمہ کے علمی حلقے روز اوّل سے اس جانب مسلسل متوجہ ہیں، اس سلسلہ کی ایک کڑی و نام ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کا ہے۔

ڈاکٹر محمد عبدہ بن عبداللہ یمانی (۱۳۶۰ھ-۱۴۳۱ھ/۱۹۴۰ء-۲۰۱۰ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، جدہ میں وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے تاریخی قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی۔قدیم و جدید علوم سے آراستہ، ادیب اسلامی، مبلغ و مفکر اسلام، اعتدال اور تحمل و بردباری کے اوصاف میں نمایاں۔امریکہ سے ۱۹۶۶ء میں جیالوجی کے موضوع پر پی ایچ ڈی کی اور

۱۹۶۸ء میں ریاض یونیورسٹی میں پروفیسر اور ۱۹۷۲ء سے ۱۹۷۵ء تک جدّہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے تا آں کہ مذکورہ برس سعودی عرب کے وزیر اطلاعات بنائے گئے، جس پر ۱۹۸۳ء تک متمکن رہے۔ بعد ازاں تجارت کے ساتھ تصنیف و تالیف، تبلیغی سرگرمیوں میں مشغول رہے نیز اعزازی پروفیسر تھے۔ حجاز مقدس کے مشہور تجارتی ادارہ **دلة البركة** کے نائب صدر، رابطہ عالم اسلامی کے بانی رکن، نیز مختلف شعبوں کے متعدد عالمی اداروں کے رکن و سرپرست، ریڈیو وٹیلی ویژن چینل پر تقاریر نشر ہوتی رہیں جو "**اقـــــراء**" ٹیلی ویژن چینل پر وفات کے بعد بھی جاری ہیں۔ جدّہ میں اسلامی کتب کا اشاعتی ادارہ **دار القبلة للثقافة الاسلامية** قائم کیا۔ دنیا بھر میں مساجد کی تعمیر و معاونت میں فعال رہے۔ محدث اعظم حجاز سید محمد بن علوی مالکی کے خادم و معاون نیز پروفیسر ڈاکٹر شیخ خلیل ابراہیم مُلّا خاطر سے گہرے روابط تھے۔ عربی میں چالیس سے زائد اور انگریزی میں دو سے زائد تصنیفات، جو اسلامیات، سائنس، تاریخ، سیر و سوانح، افسانہ و ناول کے موضوعات پر ہیں۔ جن ممالک نے اعلیٰ ایوارڈ پیش کیے ان میں سعودی عرب، قطر، اردن، متحدہ عرب امارات، موریطانیہ، انڈونیشیا، سپین، فرانس شامل ہیں۔[۳۰۱]

پاکستان کا دَورہ کیا نیز بعض کتب کے اُردو تراجم علامہ محمد حسین ساجد ہاشمی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مبارز ملک، محمد لئیق اللہ خان میرٹھی، حافظ محمد ابراہیم فیضی اور مفتی محمد محبّ اللہ نوری، نے کیے۔

قادیانیت کے مفسدات پر قلم اُٹھایا[۳۰۲] نیز عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے فعال بعض تنظیموں کے سرپرست و معاون تھے۔[۳۰۳] اور **الاصول الذهبية فى الرد على القاديانية** پر ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کی تقریظ مطبوع ہے۔ نیز "**القاديانية، والله غالب على امره**" عنوان سے مضمون انٹرنیٹ میں ہے۔

سوڈان کے ایک عالم

سوڈان ہمارے ہاں سے دُور دراز ایک اسلامی افریقی ملک اور ان دنوں مغربی

طاقتوں کے مذموم عزائم کا ہدف ہے۔ وہاں کے دارالحکومت خرطوم میں ''مسجد شہید'' شہر کی اہم ومرکزی مساجد میں سے ہے۔ شیخ عبدالجلیل نذیر کاروی نے ۲۵ رفروری ۲۰۰۵ء کو اس میں خطبہ جمعہ دیا جسے ''السـودان'' نامی ٹیلی ویژن چینل نے براہِ راست نشر کیا اور احقر نے سنا۔ خطبہ کے دوران آپ نے قادیانیت کا رد کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ استعماری دَور میں مسلمانوں کے درمیان پیدا ہونے والی باطنی تحریک تھی اور الحمدللہ سوڈان میں قادیانیت کا وجود نہیں۔''

شیخ عبدالجلیل نذیر کاروی (پیدائش ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۵ء) سوڈان کے شہر مروی کے قریب مقام نوری میں پیدا ہوئے۔ مدارس میں تعلیم کے بعد اُم درمان اسلامی یونیورسٹی سے لائبریری سائنس میں تعلیم مکمل کی۔ مسجد شہید خرطوم کے امام وخطیب، متعدد علمی و رفاہی اداروں کے رکن وصدر، اُم درمان یونیورسٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹر کے رُکن، ریڈیو و ٹیلی ویژن پر تفسیر واحادیث وغیرہ موضوعات پر تقاریر تسلسل سے نشر ہوتی، نیز اسلامی صحافت سے وابستہ ہیں۔ فقہ اکیڈیمی جدہ کے رکن نیز متعدد عالمی کانفرنسز میں شرکت کی۔ مختلف موضوعات پر چند تصنیفات میں **رسالتنا الاجتماعیة، فقه الوقایة، النفس المطمئنة، رحلة الاسراء** شامل ہیں۔[۳۰۴]

الجزائر کی صورت حال

پیش نظر معلومات کے مطابق الجزائر میں قادیانیت پر سب سے پہلے شیخ عبدالحمید ابن بادیس نے قلم اُٹھایا۔ شیخ عبدالحمید بن محمد مصطفیٰ ابن بادیس (۱۳۰۵ھ-۱۳۵۹ھ/ ۱۸۸۷ء- ۱۹۴۰ء) الجزائر کے مشہور شہر قسنطینہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی۔ عالم، مفسر، صحافی، سیاسی قائد تھے۔ زیتونہ یونیورسٹی تیونس میں تعلیم حاصل کی۔ ۵ مئی ۱۹۳۱ء کو **جمعیة العلماء المسلمین** کی بنیاد رکھی اور وفات تک اس کے صدر رہے۔ ۱۹۲۴ء

میں ہفت روزہ ”الشھـاب“ جاری کیا اور ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کو جماعت کے ترجمان ہفت روزہ ”البصائر“ کا اجراء ہوا۔اُن کے مضامین ”آثـار ابن بادیس“ نام سے چار جلد کے ۲۲۴۰ صفحات پر مطبوع ہیں۔[۳۰۵]

ردِّ قادیانیت پر شیخ ابن بادیس کے تین مختصر مضمون ”الشھـاب“ مئی جون ۱۹۲۷ء کے تین شماروں میں شائع ہوئے جن پر بعدازاں ان کے اہم شاگرد شیخ احمد حمانی نے چند حواشی لکھ کر کتاب ”صراع بين السنة والبدعة“ کی پہلی جلد کے صفحات ۲۷۱ تا ۲۸۴ پر شامل کیئے۔فرانسیسی اِستعمار کے الجزائر میں یہ مضامین ایک خاص پس منظر میں لکھے گئے۔اُن دنوں شیخ ابن بادیس اور الجزائر کے اکابر صوفیہ کے درمیان ہنگامہ خیز جدل برپا تھا۔ دوسری جانب شاذلیہ سلسلہ کے مرشد کبیر شیخ احمد علیوہ [۳۰۶] سامنے تھے۔اس کیفیت میں ۱۴ دسمبر ۱۹۲۶ء کو شیخ ابن بادیس پر قاتلانہ حملہ ہوا۔اس پر فریقین میں تلخی مزید بڑھی۔قادیانیت کے متعلق شیخ عبدالحمید ابن بادیس کی معلومات کا واحد ذریعہ قاہرہ کا رسالہ ”المنار“ کی تحریریں تھیں۔جس کے ایڈیٹر علامہ رشید رضا اوران کے درمیان گہرے روابط وفکری ہم آہنگی تھی۔اسی مواد کی بنیاد پر یہ مختصر مضامین لکھے جن میں قادیانیت کو صوفیانہ اَفکار سے جوڑ کر شدید لہجہ اختیار کیا۔بعداَزاں یہی منہج ان کے شاگرد شیخ احمد حمانی نے بھی اختیار کی۔ آٹھ برس بعد اس موضوع پر شیخ ابن بادیس کا ایک اور مضمون ”الشـرک والو ثنية و دعوىٰ النبوة“ اپریل ۱۹۳۵ء کے ”الشھاب“ میں چھپا جو ”آثـار ابـن بادیس“ کی دوسری جلد کے صفحہ ۲۳۷ تا ۲۳۹ پر منقول ہے۔اس میں بھی سابقہ حدت ورنگ نمایاں ہے۔یہ چاروں تحریریں چونکہ خاص ماحول وانداز میں لکھی گئی تھیں لہذا خلط مبحث اور دیگر ذرائع سے قادیانیت بارے معلومات کی کمی جیسے اسباب کی بنا پر الجزائر میں ردقادیانیت کا موضوع آگے نہیں بڑھا اور اگلے تیس چالیس برس خاموشی سے گزر گئے۔

O شیخ عبدالحمید ابن بادیس کی وفات کے بعد ان کے عزیز دوست شیخ محمد بن بشیر ابراہیمی (۱۳۰۶ھ-۱۳۸۵ھ/۱۸۸۹ء-۱۹۶۵ء) جمعية العلماء المسلمين کے

دوسرے صدر ہوئے جو جماعت کے قیام سے نائب صدر تھے۔شیخ ابراہیمی الجزائر کے شہر سطیف کے نزدیک ایک گاؤں میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی۔ عالم ومجاہد، شاعر، لغوی، صحافی، فرانسیسی استعمار کی قید میں رہے۔ابتدائی دینی تعلیم کے متعدد مدارس قائم کئے۔ چند تصنیفات ہیں نیزان کے مضامین ''**عیون البصائر**'' نام سے کتابی شکل میں شائع کئے گئے[۳۰۷] جن کی جدید اشاعت بنام ''**آثار الامام محمد البشیر الابراهیمی**'' پانچ جلد کے ۲۳۵۰ صفحات پر ہے۔

شیخ محمد بن بشیر ابراھیمی دوبار پاکستان آئے۔مؤتمر عالم اسلامی کراچی کی تیسری سالانہ کانفرنس کراچی میں ہی طے پائی تو اس تنظیم کے جنرل سیکرٹری انعام اللہ خان شرکت کی دعوت دینے کی غرض سے بعض ممالک کے دَورہ پر نکلے تو ۲۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو الجزائر پہنچے جہاں شیخ ابراہیمی اور دیگر قومی رہنماؤں سے ملے[۳۰۸] چنانچہ الجزائری وفد شیخ ابراہیمی کی سربراہی میں ۲۱ مارچ ۱۹۵۲ء کو کراچی پہنچا اور کانفرنس سے فراغت کے بعد شیخ ابراہیمی پاکستان کی سیاحت پر چل نکلے اور مری، کشمیر، پشاور، درہ خیبر، لاہور، کوئٹہ وغیرہ مقامات پر پہنچے تا آنکہ تین ماہ سے زائد قیام کے بعد جون میں پاکستان سے واپس روانہ ہوئے۔

شیخ ابراہیمی نے کراچی میں پاکستان کے مرزائی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی، قبل ازیں دونوں پیرس میں مل چکے تھے، شیخ ابراہیمی نے ان ملاقاتوں کا خود ذکر کیا ہے[۳۰۹] کراچی سے پنجاب کی طرف بڑھے تو مرزائیوں کی دعوت پر پانچ مئی ۱۹۵۲ء کو پاکستانی ترجمان محمد عادل قدوسی دیوبندی سمیت ان کے مرکز ربوہ پہنچے جہاں ان کے خیالات سننے کے لئے ایک ہال میں جلسہ کیا گیا۔ عادل قدوسی نے حاضرین کو مہمان کا تعارف کرایا پھر شیخ ابراہیمی اور دیگر نے تقریریں کیں۔آپ کی ربوہ آمد کی خبر و جلسہ کی رُوداد مرزائی اخبار ''الفضل'' میں ''علامہ محمد بشیر الجزائری نمائندہ **احتفال العلماء**[۳۱۰] کی ربوہ میں تشریف آوری'' عنوان سے پورے ایک صفحہ پر شائع کی گئی[۳۱۱] شیخ ابراہیمی ۱۹۵۶ء میں ایک اور کانفرنس میں شرکت کی دعوت پر دوبارہ کراچی آئے[۳۱۲] تو پھر سے پنجاب کا سفر کیا۔ جب لائل پور (اب فیصل آباد) پہنچے تو

۲۳ جولائی کی شام ربوہ سے آئے مرزائی وفد نے ان سے ملاقات کی۔ جس کی خبر ''الجزائری لیڈروں سے احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ وفد کی ملاقات'' عنوان سے '' الفضل'' کے صفحہ اول پر شامل کی گئی [۳۱۳] شیخ محمد بن بشیر ابراہیمی نے پاکستان کے دونوں اَسفار کے احوال خود قلم بند کئے جو ''**البصائر**'' میں قسط وار شائع ہوئے اور اضافات کے ساتھ ''**آثار الامام**'' میں بھی شامل ہیں [۳۱۴]۔ شیخ بشیر ابراہیمی ملک الجزائر کی پہلی شخصیت ہیں جو قادیانی گروہ کے افکار و معتقدات اور منہج پر بخوبی آگاہ تھے۔ لیکن عجیب بات یہ کہ کوشش و تلاش کے بعد بھی راقم سطور کو قادیانیت سے متعلق ان کی کوئی تحریر نہیں ملی۔

O علماء الجزائر کے ہاں سے قادیانی مسئلہ پر پہلی سنجیدہ آواز شیخ احمد توفیق مدنی نے بلند کی۔ احمد توفیق بن محمد المدنی (۱۳۱۶ھ-۱۴۰۴ھ / ۱۸۹۸ء-۱۹۸۳ء) الجزائر کے باشندہ لیکن تیونس میں پیدا ہوئے۔ تحریک آزادی وطن کے رہنما تھے اور فرانسیسی استعمار کے ہاتھوں گرفتار ہوئے۔ صحافی اور ملک کے اہم مؤرخ ہوئے۔ اسلامی مما لک ایران، ترکی، عراق وغیرہ میں سفیر اور ملک کے پہلے وزیر اوقاف رہے۔ تاریخ الجزائر پر متعدد تصانیف ہیں جو مقبول ہوئیں [۳۱۵]۔ احمد توفیق مدنی ۱۹۵۲ء میں کانفرنس میں شرکت کی غرض سے کراچی آچکے تھے [۳۱۶] پھر ۱۹۶۸ء کے قریب پاکستان میں الجزائر کے سفیر بن کر آئے۔ تب یہاں کے اَحوال پر آگاہ ہوئے تو قادیانی فتنہ کے تعارف پر حکومت الجزائر کو مطلع کرنے کی غرض سے ایک خط لکھ بھیجا۔ [۳۱۷]

O اس کے تقریباً پندرہ برس بعد شیخ احمد حمانی نے اس موضوع پر مختصر لکھا۔ شیخ احمد بن محمد حمانی (۱۳۳۳ھ-۱۴۱۹ھ / ۱۹۱۵ء-۱۹۹۸ء) الجزائر کے گاؤں ازیـــــار میں پیدا ہوئے۔ حافظ، مدرس، صحافی، ملک کے مشہور وہابی عالم، تیونس میں تعلیم پائی جہاں سے ۱۹۴۴ء میں واپس وطن آئے۔ استعماری دَور میں کچھ عرصہ قید رہے۔ اخبار ''**البـصـائـر**'' کے مدیر، **جـمـعـيـة الـعـلـمـاء الـمـسـلـمـيـن الجزائر** کے صدر، **الـمـجـلـس الاسلامی الاعــلــٰی** کے صدر، رابطہ عالم اسلامی جدّہ کے بانی رُکن، اور مجموعہ فتاوی وغیرہ پانچ سے

زائد تصنیفات ہیں۔[۳۱۸] گزر چکا کہ شیخ احمد حمانی نے قادیانیت سے متعلق اپنے استاذ شیخ عبدالحمید ابن بادیس کی تحریریں "**صراع بین السنة والبدعة**" میں شامل کیں اور ان پر چند حواشی قلم بند کیے۔ یہ کتاب ۱۴۰۴ھ / ۱۹۸۴ء میں تالیف و مکمل کی گئی جو دو جلد کے ۹۶۶ صفحات پر مطبوع جن میں چودہ صفحات پر یہ مواد ہے۔ مزید یہ کہ ۱۹۸۴ء میں ہی الجزائر سے شیخ احمد حمانی کو ایک سوال پیش کیا گیا جس میں بابیہ اور بہائیہ فرقہ کے معتقدات اور ان کے متعلق شرعی حکم پوچھا گیا تھا۔ اس کے جواب میں شیخ احمد حمانی نے کتاب "**الدلائل البادية على ضلال البابية وكفر البهائية**" لکھی۔ جس میں ضمناً ایک فصل قادیانیت کے تعارف پر بھی قلم بند کی۔ یہ مختصر کتاب ۱۹۸۷ء میں **مطبع الشهاب باتنة** الجزائر میں چھپی۔ اب ۲۰۱۳ء میں **عالم المعرفة** الجزائر نے جدید انداز میں شائع کی۔[۳۱۹]

○ الجزائر میں قادیانی اَفکار دو ذرائع سے پھیلنا شروع ہوئے۔ مرزائی ٹیلی ویژن چینل لندن پر ایک آدھ عربی پروگرام تو ۱۷ جولائی ۱۹۹۴ء سے پیش کیا جا رہا تھا لیکن اس چینل کو دُور دراز کے ممالک میں دیکھنے کے لئے خاص اہتمام کی ضرورت تھی [۳۲۰] تا آنکہ عربی چینل شروع کیا گیا۔ ۲۳ فروری ۲۰۰۷ء کو تجرباتی نشریات کا آغاز اور ۲۳ مارچ کو افتتاح ہوا۔ اسے MTA3 نام دیا گیا [۳۲۱] پہلی مرزائی عربی ویب سائٹ ۲۰۰۵ء میں قائم کی گئی [۳۲۲]۔ یوں اپنے اَفکار دنیا بھر میں پہنچانے کا آسان ذریعہ ہاتھ آ گیا۔ الجزائر میں قادیانیت کے اَثرات کی دوسری وجہ یہ بنی کہ ماضی میں شام و فلسطین کے جو باشندے الجزائر کی شہریت اختیار کر چکے تھے وہ قبائلی علاقہ اور **اُم البواقی**، **سطيف**، **بسكرة** نامی قصبوں اور شہروں میں آباد اور وہاں کے حساس اداروں عدل، طب، تعلیم کے محکموں میں فائز نیز اَثر و رُسوخ رکھتے تھے۔ ادھر ملک شام میں حکومت و نظام کی تبدیلی کے مطالبہ پر عوام نے ۱۵ مارچ ۲۰۱۱ء کو احتجاج و مظاہروں کا سلسلہ شروع کیا جس نے جلد ہی خانہ جنگی کی سی شکل اختیار کر لی۔ تب شامی باشندے لاکھوں کی تعداد میں دیگر ممالک میں ہجرت پر مجبور ہوئے۔ انہی میں سے کچھ قافلے الجزائر پہنچے جہاں پہلے سے شامی و فلسطینی

نژادلوگ موجوداور معاشرے میں با اَثر تھے۔۲۰۱۱ء یا اس کے اگلے سالوں میں الجزائر وارِد ہونے والے انہی شامی مہاجرین میں قادیانی افراد بھی تھے[۳۲۳]۔ چنانچہ الجزائر میں قادیانیت ان دو ذرائع سے متعارف ہونے لگی۔

O مرزائی عربی ٹیلی ویژن کی نشریات کے آغاز سے محض چار ماہ بعد اس موضوع پر الجزائر کے شیخ محمد علی فرکوس کا فتویٰ سامنے آیا۔ وہ ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۴ء میں پیدا ہوئے۔ مدینہ منورہ یونیورسٹی میں تعلیم کے بعد الجزائر یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔ متعدد تصنیفات میں شیخ ابن تیمیہ کے اَحوال پر کتاب ہے نیز الجزائر کے رسائل **الاصلاح** اور **منابر الھدیٰ** میں مقالات وفتاویٰ شائع ہورہے ہیں۔ ردِّ قادیانیت پر ۷ رجب ۱۴۲۸ھ/ ۲۱ جولائی ۲۰۰۷ء کو فتویٰ نمبر ۷۲۰ جاری کیا جو ایک صفحہ پر مشتمل اور آپ کی ویب سائیٹ پر بعنوان ”**فی التعریف با لفرقة الاحمدیة وابرز معتقداتها**“ موجود ہے۔ [۳۲۴]

O مرزائی عربی ٹیلی ویژن چینل کے عزائم ومفاسد کے تناظر میں ڈاکٹر یزید حمزاوی کا مضمون ”**القادیانیة ،طابور خامس یعود من جدید**“ برقی صفحات پر ۲۷ جنوری ۲۰۰۹ء کو سامنے آیا۔ ڈاکٹر یزید ۶-۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶ء کو الجزائر شہر میں پیدا ہوئے، اُردن میں تعلیم کے بعد الجزائر یونیورسٹی سے ۲۰۱۰ء میں پی ایچ ڈی کی اور **البلیدة** یونیورسٹی الجزائر میں استاذ ہیں۔ ردِّ عیسائیت پر دو کتب چھپ چکی ہیں نیز پادریوں سے مناظرے ہوئے۔

O الجزائر کے مشہور اہل سنت عالم ومبلغ شیخ شمس الدین بوروبی نے جولائی ۲۰۱۰ء کے آخر میں فتویٰ جاری کیا کہ ہندوستان سے درآمد کیا گیا ذبح ومنجمد شدہ گوشت کھانا جائز و حلال نہیں۔ جب تک اس کے متعلق شرعی پہلو سے یہ معلوم وتحقیق کر لیا جائے کہ یہ کس طریقہ سے ذبح کیا گیا اور ذبح کرنے والے کا عقیدہ کیا ہے۔ کیونکہ ہم سُن چکے ہیں کہ ذبح کرنے والے قادیانی لوگ ہیں۔ روزنامہ ”**النهار الجدید**“ الجزائر نے اس فتویٰ کی خبر ”**الشیخ شمس الدین ل النهار، اللحوم الهندیة حرام ولا یجوز اکلها**“

عنوان سے یکم اگست ۲۰۱۰ءکو شائع کی۔اخبار کے نمائندہ نے فون پر **جمعیة العلماء المسلمین** میں شعبہ افتاء کے صدر وا لجزائر یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات میں استاذ ڈاکٹر عبدالحمید بَیرم سے اس بارے دریافت کیا تو انہوں نے بھی وضاحت کی کہ درآمد کردہ گوشت کی حیثیت ہر پہلو سے تحقیق کر لینا ضروری ہے۔

شیخ شمس الدین کا فتویٰ ہفت روزہ ''**الخبر الا سبوعی**'' میں ۴ اگست ۲۰۱۰ء کو ''**اللحوم المستوردة من الهند في حرام في حرام**'' عنوان سے نمایاں انداز میں چھپا۔

اس کے دو چار روز بعد ہندوستان کے سفیر نے اس موضوع پر ذرائع ابلاغ سے بات کی۔ جو روزنامہ ''**الحوار**'' کے شمارہ ۷ اگست ۲۰۱۰ء میں چھپی۔ جس کے نمائندہ نے خبر کو دلچسپ و قابل توجہ بنانے کی کوشش میں ''**فتاویٰ هندية**'' عنوان دیا اور بتایا کہ فتویٰ شیخ شمس الدین کے رد میں الجزائر میں ہندوستان کے سفیر نے بھی فتویٰ جاری کر دیا جس میں ہندی گوشت کے حلال وطریقہ کار کے درست ہونے پر دلائل دیئے۔ آخر میں صحافی نے گوشت کے مسئلہ کو لے کر ہندوستان، الجزائر اور پاکستان کے باہم تعلقات پر پڑنے والے متوقع مضر اَثرات پر بھی طنزیہ تبصرہ لکھ دیا۔

۲۰ اگست ۲۰۱۰ء کے روزنامہ ''**الشروق**'' میں بعنوان ''**تسويق 6 قنا طير من اللحم الهندي في اول ايام رمضان بنقطة بيع واحدة**'' خبر چھپی۔ جس میں ہے کہ ہندی گوشت درآمد کرنے والی ایک کمپنی کے جنرل منیجر نے یقین دلایا ہے کہ یہ اسلامی شریعت کے مطابق ذبح شدہ ہے۔ نیز یہ کہ اس کی مانگ وفروخت میں یہاں کوئی کمی نہیں آئی۔

لیکن زمینی حقائق شاید اس کے برعکس تھے اور گوشت کی تجارت متاثر ہوئی۔ چنانچہ گوشت درآمد کرنے والی ایک کمپنی نے بالآخر شیخ شمس الدین سے مناظرہ وگفتگو کی ٹھانی۔ اور فتویٰ اجراء کے ایک برس بعد ''**النهار**'' نامی ٹیلی ویژن چینل پر مناظرہ منعقد ہوا جس میں شیخ شمس الدین موجود تھے۔ جبکہ تجارتی ادارہ کی نمائندگی الحاج قادہ خرشوش الجزائری

نے کی۔

شیخ شمس الدین نے واضح کیا کہ غیر مسلم ممالک جن میں امریکہ، یورپ، ہندوستان وسری لنکا وغیرہ شامل ہیں۔ وہاں سے ذبح شدہ گوشت لانے کے لیے ضروری ہے کہ شرعی علوم کے ماہرین کی کمیٹی تشکیل دی جائے جو حسب ذیل اُمور بارے تحقیق انجام دے:

۱۔ ذبح کرنے والے بت پرست، ملحد، قادیانی وغیرہ نہیں۔

۲۔ مذبحہ خانہ میں فی الواقع اسلامی طریقہ سے ذبح کرنے کا اہتمام ہے۔

۳۔ اور کمیٹی یہ دونوں معاملات وقتاً فوقتاً خود ملاحظہ کرتی رہے۔

مزید کہا، ہماری معلومات کے مطابق آسٹریلیا، برازیل، ڈنمارک، ہندوستان کے مذبحہ خانوں پر قادیانی گروہ قابض ہے۔ اور شیخ الازھر خضر حسین کی کتاب **طائفة القاديانية** نیز رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد کے مطابق قادیانی غیر مسلم ہیں لہذا اُن کا ذبیحہ حلال نہیں۔ کسی فرد کا خود کہہ دینا کہ میں مسلمان ہوں یہ کافی نہیں بلکہ تحقیق کیا جائے کہ قادیانی عقائد سے کوئی تعلق نہیں۔

اور یہاں ناظرین کے سامنے میں الحاج قادہ سے ایک سوال کا جواب چاہتا ہوں کہ ہندوستان سے جو گوشت الجزائر آتا ہے، کیا آپ نے تصدیق کر لی کہ ذبح کرنے والے قادیانی نہیں۔ اور اگر جواب ھاں ہے تو کسی شرعی کمیٹی کی اس بارے جاری کردہ سند وسر ٹیفکیٹ مجھے اور ناظرین کو دکھائیں۔ وگرنہ شبہ قائم و باقی لہذا حرام ٹھہرا اور کھانا جائز نہیں۔

شیخ شمس الدین نے مزید کہا، مذبح خانہ کے ذمہ داران کی طرف سے سر ٹیفکیٹ پیش کر دینا کہ یہ جانور و پرندہ اسلامی طریقہ سے ذبح کیا گیا، کافی نہیں۔ کیونکہ عرب علماء یہ بھی دیکھ چکے ہیں کہ غیر مسلم ممالک سے آنے والی مچھلی کے پیکٹ پر لکھ بھیجا کہ اسلامی طریقہ سے ذبح کی گئی۔ اور یہ جو مذبحہ خانوں میں حفظان صحت کے اُصولوں کے معائنہ کے لیے طبی ماہرین ہوتے ہیں ان کا حلال وحرام جانچنے سے کوئی تعلق نہیں۔ ضروری ہے

کہ شرعی کمیٹی اسلامی پہلو سے جائزہ لے اور اطمینان کرے۔

آپ شیخ الازھر خضر حسین کی کتاب ساتھ لائے تھے، اس کا حوالہ بھی دیا پھر میزبان کے توسط سے الحاج قادہ کو پیش کی اور کہا یہ اسی خطہ کے معتبر و معتمد عالم کی تصنیف ہے۔ اور شاید آپ استعماری دور کے ہندوستان میں جنم لینے والے اس فرقہ بارے کچھ جانتے ہی نہیں۔

الحاج قادہ تمام گفتگو میں اسی پر زور دیتے رہے کہ ہندوستان کے متعلقہ مذبحہ خانہ میں مسجد ہے اور کام کرنے والے نماز، جمعہ وتراویح پڑھتے، روزہ رکھتے ہیں، حج پر آتے ہیں۔ صفائی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ پھر کیا چیز مانع ہے۔

لیکن اس سوال کی تردید و تائید نہیں کی کہ یہ لوگ قادیانی نہیں۔

آخر میں شیخ شمس الدین نے کہا، آج کی گفتگو میں مجھے اپنے سوال کا واضح اور دو ٹوک جواب نہیں ملا بلکہ نمائندہ سے گفتگو کے بعد ہمارے شک و شبہ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

النھار ٹیلی ویژن چینل پر یہ مناظرہ رمضان کریم ۱۴۳۳ھ کے پہلے جمعہ، ۲۷ جولائی ۲۰۱۲ء کو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا اور ان دنوں "**الشیخ شمس الدین و الطائفة القادیانیة**" عنوان سے Youtube پر موجود ہے۔

اور شیخ شمس الدین بوروبی (پیدائش ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۵ء) الجزائر کے مشہور عالم، فقیہ مالکی، مفتی، صوفی، مبلغ، خطیب نیز اہم فلاحی تنظیم **جمعیة الخیریة الاسلامیة** کے بانی ہیں۔ چند تصنیفات میں **تانیس العوانس، البدع السلفیة، اللّٰہ فی العقیدة الحشویة، التنفیر من التکفیر** شامل ہیں۔ نیز ۲۰۱۲ء سے "**النھار**" چینل کے دو پروگرام "**انصحونی**" اور "**ماوراء الجدر ان**" میں حصہ لیتے ہیں۔

O شیخ شمس الدین بوروبی کا ہندی گوشت بارے فتویٰ منظر عام پر آنے کے محض دو ماہ بعد ۱۹ ستمبر ۲۰۱۰ء کے اخبار "**الفجر**" میں جمال عمیروش کی تحریر "**القادیانیة تجتاح منطقة القبائل و تمنح سیارات و 20 ملیونا لکل مروج للمذھب**

القادیانی'' عنوان سے چھپی۔جس میں لکھا ہے کہ **الفجر** کو باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ نئے نئے مذاہب کی تنظیموں نے عرب ممالک کا رُخ کرلیا ہے جن میں الجزائر بھی شامل ہے۔جس کے قبائلی علاقہ کے شہر تیزی وزو بطورخاص قادیانی افراد کی زَد میں ہے۔ ان کے مبلغین کو اسرائیل کی معاونت حاصل ہے۔یہ رسائل وکتب نیز کیسٹ تقسیم کررہے ہیں اور تعلیمی ورفاہی ادارے قائم کرنے میں کوشاں ہیں۔اُن کے ہاں وسائل کی فراوانی ہے اور یہ قادیانی فکر اختیار کرنے والے باشندوں کو گاڑی نیز بیس ملین دینار کا جھانسہ و لالچ دے رہے ہیں۔اورغریب وپسماندہ علاقوں میں اپنے اَفکار پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ادھر افریقی ممالک سے اطلاعات آرہی ہیں کہ ان کے سرگرم کارکنان ومبلغین کی تعداد پانچ ہزار سے کم نہیں۔جمال عمیروش نے **الفجر** کے قارئین کو مختصراً قادیانی کے فاسدعقائدودعاوی پر بھی مطلع کیا اور بتایا کہ ہمارے ہاں نوجوان نسل کا مرزائی ٹیلی ویژن چینل سے گمراہ ہونے کا خدشہ ہے۔

O ۲۳ نومبر ۲۰۱۰ء کوڈاکٹر شیخ محمد حاج عیسیٰ کا مضمون ''**الاحمدیة القادیانیة و خدمة الاستعمار البریطانی**''ان کی ویب سائٹ پر سامنے آیا۔جس میں مرزاغلام اوراس کی باقیات کے برطانوی استعمار سے تعلق وخدمت کے واقعات درج کئے۔اور ایک ہفتہ بعد یکم دسمبر کو ان کی تحریر''**الاربعون حدیثاً فی ختم النبوة بمحمد صلی اللّٰہ علیه وسلم**''شائع ہوئی جس میں ختم نبوت کے موضوع کی چالیس احادیث جمع و پیش کیں۔ڈاکٹر شیخ محمد حاج عیسیٰ (پیدائش ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء) دارالحکومت الجزائر میں پیدا ہوئے۔عالم ومفتی اور ۲۰۱۱ء میں الجزائر یونیورسٹی سے ''**منهج البحث فی اصول الفقه**''مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔شیخ محمد علی فرکوس کے اہم شاگرد ہیں۔**جمعیة العلماء المسلمین** کے رکن اور تلمسان یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔بیس سے زائد تصانیف اور بکثرت تبلیغی پمفلٹ شائع ہوچکے ہیں نیز ۲۰۱۰ء سے ویب سائٹ فعال ہے۔

O ۷ جون ۲۰۱۲ء:''**اَلالوکة**'' نامی ویب سائٹ پرڈاکٹر یزید حمزاوی کا مضمون''**براءة الاسلام من القادیانی میرزا احمد الغلام**''شائع ہوا۔

O ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ء کو سمیہ سعادہ الجزائری کی تحریر الجزائر کے کثیر الاشاعت اخبار ''الشروق''میں نمایاں طور پر ''**لاجئون سوریون ینشرون القادیانیة فی الجزائر**'' عنوان سے اور پھر یہی تحریر کویت کے مشہور رسالہ ''**المجتمع**'' کے شمارہ ۹ مارچ میں ''**الجزائر تواجه حربا ً سریة مع القادیانیة**' 'عنوان سے چھپی۔ جس میں اطلاع دی گئی تھی کہ شامی مہاجرین اور قادیانی ٹیلی ویژن چینل کے ذریعے قادیانی و باحالیہ برسوں میں الجزائر نازل ہو چکی ہے۔

O انہی ایام میں **الرواشد** نامی مقام سے ان کی سرگرمیاں تیز و منظّم ہونے کی اطلاعات آنے لگیں۔ دارالحکومت الجزائر سے ۳۷۵ کلومیٹر فاصلہ پر میلہ شہر واقع ہے۔ اور اس علاقہ کو صوبہ میلہ کہتے ہیں جو صحابی جلیل سیدنا ابوالمہاجر دینار حضرمی شہید رضی اللہ عنہ نے ۵۵ھ / ۶۷۴ء میں فتح کیا تھا۔ الغرض **میلة** شہر سے ۳۵ کلومیٹر دُور قصبہ **الرواشد** ہے جس کے محلّہ **القریطة** میں یہ گروہ ظاہر ہوا۔

O مِیلة میں محکمہ اوقاف کے علاقائی دفتر کی **المجلس العلمی** شعبہ کے سیکرٹری کی درخواست پر شیخ عید بن زطہ نے ایک دستاویزی رپورٹ تیار کی، جس میں بتایا کہ قادیانی کون تھا، اس کے دعاوی کیا ہیں اور ان کے متعلق اسلامی مؤقف کیا ہے۔ یہ رپورٹ ۱۹ فروری ۲۰۱۳ء کو ''**القادیانیة، الاحمدیة، حقیقتها، و شبهاتها، و موقف الاسلام منها**'' عنوان سے الشیخ العید بن زطة کے برقی صفحہ پر بھی آ گئی۔

O **الرواشد** کے مذکورہ محلّہ میں ایک خفیہ مقام پر دُشوار گذار اور پتھریلا راستہ پیدل طے کر کے ہر ہفتہ پندرہ دن بعد اجتماع منعقد کرنے کی اطلاع ملی۔ یہ یونیورسٹی کے طلبہ تھے جن میں بارہ لڑکے اور تین لڑکیاں شامل تھیں۔ اور احمدی فکر کے زیر اثر یہاں جمع ہوتے تھے۔ انہیں منع کیا گیا لیکن یہ دوسرے مقام پر جمع ہونے لگے۔ تب محکمہ اوقاف کے مقامی ذمہ دار نے ہنگامی اجلاس طلب کیا جو دو گھنٹے جاری رہا، جس میں علاقہ کے ائمہ و خطباء اور مدرسین نے شرکت کی۔ اور طے پایا کہ عوام کو اس فرقہ کے بطلان پر آگاہی دی جائے۔ اس میں بزرگوں سے بھی مدد لی جائے تاکہ نئی نسل محفوظ رہے۔ ساتھ ہی اس واقع

کی اطلاع وزارت مذہبی امور کو بھیج دی گئی۔میلہ کے صحافی سفیان بوعون کے قلم سے اس کی خبر''اکتشاف 15 طالبا وطالبة جامعین یمارسون طقوس الطریقة الاحمدیة فی میلة'' عنوان سے ''النهار''۲۵فروری۲۰۱۳ء میں شائع ہوئی۔اور یہ ملک میں مرزائی افکار سے متاثر افراد کا دریافت ہونے والا پہلا مرکز تھا۔

O ہمارے ہاں محمد اُسامہ رضا کی تحریر'' قادیانیوں نے الجزائر کو ارتدادی سرگرمیوں کا مرکز بنالیا'' عنوان سے کراچی کے رسالہ''اُفق'' شمارہ جون ۲۰۱۳ء میں چھپی۔جس میں القریطة کے اس قادیانی گروہ بارے اُردو دنیا کو اطلاع دی۔[۳۲۵]

O ۷جون ۲۰۱۳ء کے اخبار''النهار''میں زایدی اقتیس کے قلم سے خبر بعنوان''سفارة الجزائر فی باکستان تحذّر من غزو طائفة الاحمدیة للمغرب العربی''میں ہے کہ وزارت مذہبی اُمورالجزائر کے ذمہ دار نے ہمیں بتایا ہے کہ وزارت کو اسلام آباد پاکستان میں واقع الجزائر کے سفیر ڈاکٹر احمد بن فلیس کی طرف سے ایک تار موصول ہوا ہے جس میں حکام کو اطلاع دی گئی ہے کہ پاکستان کے بعد خلیجی ممالک میں ہزیمت اُٹھانے کے بعد ان دنوں عرب دنیا کے ممالک الجزائر و مراکش وغیرہ احمدی فرقہ کے بطور خاص ہدف ہیں، جو مسلم عوام کے لئے تشویش کا باعث و خطرہ ہے۔کیونکہ اس خطہ کے لوگ بالعموم ان کے افکار سے واقف نہیں لہٰذا نوجوان نسل کا بہکاوے میں آنے کا خدشہ ہے۔النهار کے نمائندہ کے بقول جب گزشتہ شام میں نے المجلس الاسلامی الاعلیٰ الجزائر میں شعبہ افتاء کے صدر ڈاکٹر شیخ محمد شریف قاہر سے فون پر رابطہ واس بارے سوال کیا تو انہوں نے موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا:

''بے شک الجزائر اور عرب دنیا کے دیگر مغربی ممالک ان دنوں احمدیہ کارکنان کی زَد میں ہیں۔اور یہ لوگ نوجوانوں میں اپنے افکار و معتقدات پھیلانے میں کوشاں ہیں۔لیکن امت اسلامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ یہ شیعہ سے بڑھ کر گمراہ فرقہ ہے، دین اسلام سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔''

ڈاکٹر محمد شریف قاہر (۱۳۵۲ھ-۱۴۳۸ھ/ ۱۹۳۳ء-۲۰۱۶ء) جن کی قادیانیت

بارے نمائندہ **النھار** سے فون پر گفتگو ہوئی۔آپ الجزائر کے شہر **بجایة** کے قریب گاؤں **تمقرة** میں پیدا ہوئے، الجزائر شہر میں وفات پائی۔ مالکی فقیہ، حافظ، تحریک آزادی وطن کے مجاہد، ادیب، صوفی، پروفیسر اور چند تصنیفات یادگار ہیں۔ زیتونہ یونیورسٹی تیونس، بغداد یونیورسٹی میں تعلیم کے بعد ۱۹۷۳ء میں الجزائر یونیورسٹی سے اُندلسی ادب میں پی ایچ ڈی کی۔ تدریس کے علاوہ ۱۹۹۲ء سے وفات تک **المجلس الاسلامی الاعلیٰ** (قیام ۱۹۸۹ء) کے شعبہ افتاء کے صدر رہے۔ ادارہ اخبار "**الشروق**" نے جولائی ۲۰۱۴ء کو آپ کے اعزاز میں عظیم الشان تقریب منعقد کی۔[۳۲۶]

O پاکستان میں الجزائر کے سابق سفیر ڈاکٹر احمد بن فلیس نے قادیانی اَفکار بارے جوتار اسلام آباد سے بھیجا۔ اس کا عکس شیخ ابی عبدالرحمٰن قالیہ الجزائری کی کتاب "**الجامع المختصر لبیان حال الاحمدیة القادیانیة**" کے آخری بیرونی صفحہ پر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب پہلی بار غالباً ۲۰۱۳ء میں ہی چھپی۔ جو ۸۹ صفحات پر مشتمل انٹرنیٹ میں ہے۔ دوسری بار ۲۰۱۶ء میں شائع ہوئی نیز فرنچ ترجمہ ۲۰۱۴ء کے آغاز میں چھپا۔

O ۲۴ جون ۲۰۱۳ء کے اخبار "**الشروق**" میں صحافی سمیر منصوری کے قلم سے خبر کا عنوان ہے "**الطائفة الاحمدیة تغز و بلدیات سطیف**" جس میں ہے کہ ہمیں باوثوق ذرائع نے خبر دی کہ صوبہ **سطیف** کی بعض آبادیوں میں قادیانی افراد متحرک ہیں، جو **بوقاعة** کے ایک قہوہ خانہ میں جمع ہوتے ہیں اور علاقہ میں نوجوانوں کو اپنے افکار جانب راغب کرنے کی مہم میں ہیں۔ ان کی تعداد پندرہ سے زائد ہے، اور یہ ایک رکنیت فارم اُٹھائے پھرتے ہیں اور جیسے ہی کوئی شخص ان کی طرف مائل ہوتا دکھائی دے، اُسے یہ فارم تھما کر کہتے ہیں کہ اسے پُر کر کے بذریعہ ای میل ہمارے مرکز پاکستان بھیج دیں۔ جہاں سے آپ کو جماعت کی رکنیت کا کارڈ جاری کر دیا جائے گا۔ سمیر منصوری کہتے ہیں ایسے کئی فارم میں نے خود حاصل وجمع کیے۔ وہ لوگ **بوقاعة** کے نوجوانوں میں قادیانی فکر کے تعارف پر مبنی کئی پمفلٹ اور کتابیں بھی تقسیم کررہے تھے۔ گویا علاقہ پر یلغار تھی۔ چنانچہ گزشتہ جمعہ کو یہاں کی متعدد مساجد کے ائمہ نے قادیانی فتنہ کو بے نقاب کرنا ہی خطبہ کا

موضوع اختیار کیا اور لوگوں کو اس سے بچنے کی تلقین ونصیحت کی۔سمیر منصوری نے خود بھی بعض ائمہ سے اس کے متعلق بات کی۔معلوم رہے سطیف الجزائر کا دوسرا بڑا شہر،اقتصادی مرکز اور صوبہ کا صدر مقام ہے۔یہ دارالحکومت سے ۲۶۸ کلومیٹر دُور ہے۔جبکہ بوقاعہ چھوٹا شہر اور سطیف سے ۴۵ کلومیٹر مسافت ہے۔

O ملک الجزائر پر قادیانی گروہ کے منصوبہ بند حملہ کے بعد ان کی سرگرمیوں پر کڑی نظر نیز ان کے ردوتعاقب اور بےنقاب کرنے میں جو الجزائری شخصیات بطور خاص فعال ہیں ان میں ایک اہم نام عدۃ فلاحی کا ہے۔جو پارلیمنٹ کے سابق رکن اور وزیر مذہبی اُمور کے سابق مشیر اطلاعات نیز مختلف اسلامی موضوعات پر لکھتے ہیں۔ادھر الجزائر کے اشاعتی اداروں میں پہلی بار یہ واقعہ پیش آیا کہ دارالحکومت میں ایک سرکاری اہل کار احمد ابو شلال قادیانیت کی دلدل میں ایسا پھنسا کہ کھل کر سامنے آگیا اور کثیر الاشاعت اخبار الشـــروق میں اس کا طویل انٹرویو مئی ۲۰۱۳ء کو شائع ہوا جس میں اس نے مرزائی افکار کی توضیح اور دفاع کرنے کی بھرپور کوشش کی [۳۲۷]۔اس پر عدہ فلاحی نے مضمون ''الاحـمـدیة فـی دیـارنـا'' لکھا جو اسی اخبار میں دو اقساط میں ۲۳،۲۴ جولائی ۲۰۱۳ء کے شماروں میں چھپا۔پہلی قسط میں بتایا کہ وطن عزیز الجزائر پر قادیانی فرقہ کی یلغار کب اور کن ذرائع سے ہوئی۔جبکہ دوسری قسط میں مرزا قادیانی کا تعارف،اسلامی دنیا کا اس کے افکار ودعاوی بارے مؤقف،پاکستان میں وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی کے استعفیٰ کا عوامی مطالبہ،اور ۱۹۵۳ء کی تحریک دفاع ختم نبوت،پاکستان میں الجزائری سفیر کا خط،پر مختصراً لکھا۔اور الشروق میں ایک سرکاری ملازم قادیانی کا طویل انٹرویو شائع ہونا انتہائی خطرناک اور قابل توجہ واقعہ بتایا۔عدۃ فلاحی کا ایک اور قابل تحسین عمل سابق قادیانی ھانی طاہر کا انٹرویو ہے جو الجزائری اخبار میں شائع ہوا۔جس کا ذکر ھانی طاہر کے باب میں ملاحظہ ہو۔

O ۲۰ اکتوبر ۲۰۱۳ء کے الشروق اخبار میں ''الـقـادیـانیة الاحـمـدیة خطر یھـدد الـجـزائـر والـدول العربیة'' عنوان سے خبر میں ہے کہ الشروق کو باوثوق

ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ دارالحکومت الجزائر، بسکرہ، غردابہ میں قادیانی گروہ سرگرم عمل ہے۔اور یہ شامی مہاجرین میں سے ہیں جوالجزائر کےنوجوانوں میں اپنے اَفکارو مذہب پھیلانے کی کوشش کررہے ہیں جسے عالم اسلام کے مؤقر ادارے گمراہ کن اور کفر یہ قرار دے چکے ہیں۔ یہ لوگ بحث ومناظرہ کی فضا پیدا کر کےلوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرتے ہیں۔جیسا کہ **الشروق** کےنمائندہ کوشیخ محمد حاج عیسیٰ نے بھی بتایا کہ تیزی وزو یونیورسٹی کے تین طلبہ نے مجھ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ ملاقات پر میں نے دیکھا کہ ان کی عمر بیس برس کے لگ بھگ ہے اور ملاقات کا مقصد کسی موضوع میں استفادہ نہیں بلکہ یہ قادیانیت سے متاثر اوران افکار کی شہرت چاہتے تھے۔شیخ حاج نے مزید بتایا کہ ذراع بن خدہ نامی مقام میں کچھ لوگ گھر پر نماز ادا کرتے ہیں اور یہ قادیانی ہیں۔جو تمام مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں لہٰذا ان کی امامت میں نماز کے قائل نہیں۔ یہ اپنے افکار پر مبنی پمفلٹ اور کتب بھی تقسیم کررہے ہیں جن میں کتاب ”**ما ذا تنتقمون منا**“ (ھانی طاھر کی تصنیف) شامل ہے۔ادھر علاقہ ازفون زیادہ متاثر ہونے کی اطلاع ہے جومرزائی چینل کے نرغہ میں ہے اور بکثرت دیکھا جارہا ہے۔ یہ چینل اسرائیل کے فلسطینی نژاد لوگ برطانیہ سے چلارہے ہیں۔ **الشروق** کےنمائندہ نے جب وزارت مذہبی اُمور کے مشیر اطلاعات عدہ فلاحی سے رابطہ کر کے دریافت کیا کہ اس خطرناک فرقہ سے نبٹنے کے لیئے حکومت کیا اقدامات اُٹھارہی ہے۔ جواب میں بتایا کہ ہم بخوبی آگاہ ہیں کہ کچھ عرصہ سے ملک کا مذہبی ماحول خراب کیا جارہا ہے جس میں بیرونی قوتیں ملوث وذمہ دار ہیں۔ بے شک یہ مرحلہ ملک کی مذہبی قیادت اور متعلقہ سرکاری اداروں کے میدان عمل میں آنے کا ہے۔ چنانچہ ہماری وزارت میں تفتیشی اداروں کے اختیارات بڑھائے جارہے ہیں جو نچلی سطح تک ہوں گے۔اورایسی مشکوک نقل وحرکت پر گہری نظر رکھی جائے گی جو ملک میں فکری انتشار اور امن عامہ میں خلل کا باعث نیز وطن ومعاشرہ کی عادات وتقالید میں تفریق کا باعث بننے کا خدشہ ہو۔ معلوم رہے اس خبر میں مذکور مقامات میں بسکرہ شہر دارالحکومت الجزائر سے چارسوکلومیٹر اورشہر غردابہ چھ سوکلومیٹر جبکہ ذراع بن خدہ دس اور قصبہ ازفون

ایک سوساٹھ کلومیٹر فاصلہ پر ہیں۔

O ۴مئی ۲۰۱۴ء روزنامہ ''**الجزائر**''میں خیرہ حوزی کا مضمون ''**خروج ادعاء النبوۃ والدجالین**''چھپا جس کا خاتمہ مرزا غلام کذاب کے احوال پر ہے۔

O صوبہ سطیف کے شہر بوقاعہ کے ثقافتی مرکز کے ہال میں عوام کی آگاہی ورہنمائی کے لیئے حالات حاضرہ وضرورت کے پیش نظر علماء واساتذہ کے الگ الگ چار موضوعات پر دوروزہ لیکچر ۲۱، ۲۲ دسمبر ۲۰۱۵ء کو رکھے گئے۔ دوسرے روز کا آخری لیکچر شارح **مراقی السعود** شیخ خالد حمودہ کا تھا جنہیں ''**خطر القادیانیۃ**''موضوع دیا گیا۔

O مئی ۲۰۱٦ء میں اہم واقعہ پیش آیا۔ مرزائی مرکز لندن کے ہاں سالانہ عالمی جلسہ منعقد ہوا جس میں الجزائر کے چند مرزائیوں نے بھی شرکت کی۔ اور تین الجزائری مرزائیوں کا انٹرویو عربی چینل پر نشر کیا گیا جس کا وڈیو کلپ اسی لمحہ یوٹیوب پر چڑھا دیا گیا۔ دس منٹ کے اس انٹرویو میں شامل ان تین افراد میں سے ایک کا نام محمد فالی ہے جس نے خود بتایا کہ ۲۰۰٦ء میں مرزائی ہوا۔ دوسرے نے کہا ۲۰۰۹ء میں مرزائی چینل کی وجہ سے یہ فکر اختیار کی جبکہ تیسرے کے بقول ۲۰۱۰ء میں ایسا بنا۔ ان میں سے محمد فالی غالبًا ملک الجزائر میں پہلا مرزائی تھا کیونکہ اسی کو بعد اَزاں لندن مرکز کی طرف سے الجزائر میں جماعت کا سربراہ مقرر کیا گیا۔

O اب تک الجزائری حکومت اور ملک کی مذہبی قیادت، مرزائیت اور دیگر فکری انتشار پھیلانے والی نو وارد جماعتوں سے نبٹنے کے لیئے ذرائع ابلاغ اور زبان وقلم سے کام لے رہے تھے۔ لیکن بیرونی ہاتھ کی منصوبہ بندی سے لندن میں مرزائیوں کے سالانہ اجتماع میں الجزائری باشندوں کی شرکت اور پھر مرزائی چینل پر ان کے انٹرویو نشر ہونا، الجزائری معاشرے پر براہ راست ضرب تھی۔ گویا الجزائری حکومت کو انتہائی قدم اُٹھانے پر مجبور کر دیا گیا۔

الجزائر میں چونکہ مرزائی دین کا وجود نہیں تھا لہٰذا اس بارے علماء کی خاطر خواہ تحریریں اور قوانین بھی موجود نہیں۔ چنانچہ اب یہ گروہ منظر عام پر آیا تو مروّجہ قوانین کے

ساتھ عالم اسلام کے مؤقر ادارہ جامعہ ازھر قاہرہ مصر کے قادیانیت سے متعلق جاری کردہ فتاوے کی بنیاد پر کارروائی کا فیصلہ کیا گیا۔ اور ۲۰۱۶ء کے وسط میں ہی حکومت نے قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لیے ہنگامی حالت کا نفاذ کر دیا اور متبعین کی گرفتاری، رسائل و کتب اور دیگر مواد کی ضبطی، نیز عدالتی کارروائی وغیرہ اعمال کا آغاز ہوا۔

O ۲۸ مئی ۲۰۱۶ء، **الشروق**، دارالحکومت الجزائر سے ساڑھے چھ سو کلومیٹر دُور صوبہ وادی میں اخبار کے علاقائی دفتر کے مدیر فوزی حوامدی (وفات ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۶ء) کی مرسلہ خبر ''**كارثة الاحمديون يتوسعون بالجنوب وينشرون عقائدهم المنحرفة**'' الشروق کے خاص ذرائع سے اطلاع ہے کہ حالیہ برسوں میں ملک میں در آئی نئی نئی جماعتوں اور تنظیمات کی نقل وحرکت پر امن عامہ کے ذمہ دار ادارے کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں، قادیانی جماعت ان میں سے ایک ہے۔ وادی ریغ کے طول وعرض میں سرکاری اہل کار اس سے متاثر و وابستہ افراد کی کھوج میں ہیں اور اطلاع ہے کہ وادی میں ان کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔ تفتیشی ادارے اس پہلو سے اپنا کام آگے بڑھا رہے ہیں کہ اس علاقہ میں قادیانی فرقہ کے اثرات کیسے پہنچے اور اشاعت کے مالی ذرائع کیا ہیں۔ اس فرقہ کے عقائد میں سے ہے کہ دنیا کے تمام مسلمان کافر ہیں تا آنکہ وہ مرزا غلام احمد پر ایمان لائیں۔ ان کی جماعت اپنے افکار کی ترویج واشاعت کے لیئے سیٹلائٹ ٹیلی ویژن چینل جاری کئے ہوئے ہے جس پر ان کے معلّم وعظ وتبلیغ میں مصروف نظر آتے ہیں۔ الجزائر میں ان کے وجود کی پہلی اطلاع ملک کے جنوبی علاقہ سے سامنے آئی تھی۔ قادیانی جماعت سے تعلق کی بنا پر کسی آدمی کی گرفتاری کی خبر تو ہمیں نہیں ملی لیکن یہ بات پورے وثوق سے کہہ رہے ہیں کہ امن عامہ کے ذمہ دار ادارے اس مسئلہ جانب متوجہ اور غیر معمولی حرکت میں ہیں۔

O جون ۲۰۱۶ء کے وسط میں الجزائر کے وزیر اوقاف و مذہبی اُمور شیخ محمد عیسیٰ [۳۲۸] نے ذرائع ابلاغ کے کیمروں کے سامنے بتایا کہ علاقہ البَلَید ۃ سے دس افراد کا ایک گروہ گرفتار کرلیا گیا جو قادیانی احمدی افکار پھیلانے میں سرگرم تھے۔ ان کی عبادت گاہ

بھی منہدم کردی گئی۔ یہ علاقہ دارالحکومت سے تقریباً بیالیس کلومیٹر فاصلہ پر ہے۔

○ ۲۹ جون ۲۰۱۶ء کے ''الشـــروق'' میں پروفیسر ڈاکٹر محمد بوالرواتح کا مضمون ''الطائفة الاحمدية، الطاعون القادم الى الجزائر'' شائع ہوا۔ جو امیر عبدالقادر اسلامی یونیورسٹی قسنطینہ میں تقابل ادیان کے استاذ ہیں۔ آپ نے الجزائری عوام کو قادیانی دین کی مختصر تاریخ اور فاسد معتقدات سے آگاہ کرتے ہوئے اسے طاعون قرار دیا جو الجزائر میں پھوٹ پڑا۔

○ ۲۳ جولائی ۲۰۱۶ء، ''الشروق'' میں خبر ''جامعيون و موظفون ضالون، يروجون لفكر الطائفة القاديانية بمستغانم''۔ مستغانم شہر سے نوّے کلومیٹر فاصلہ پر دیہاتی علاقہ میں ایک گروہ قادیانی اَفکار پھیلانے میں مصروف ہے جن میں تعلیم یافتہ گمراہ افراد اور سرکاری اہل کار ملوث ہونے کی اطلاع ہے۔

○ ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۶ء کے الشروق میں صحافی محمد لھواری کے قلم سے خبر ''توقيف 20 شخصا من اتباع الطائفة الاحمدية في سكيكدة'' میں ہے کہ صوبہ سکيكدة کے شہر بوشعور کے وسط سے بیس افراد کا گروہ گرفتار کرلیا گیا جو ایک عمارت میں نماز جمعہ ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے قادیانی ہونے کا اعتراف کیا اور انکشاف کیا کہ ملک میں ہماری تعداد ایک ہزار کے قریب ہے اور ہم اپنا دعوتی مرکز بنانے میں کوشاں ہیں۔ اور ۱۶ اکتوبر کو ''الـخبـر'' نامی چینل نے اس خبر کو آگے بڑھاتے ہوئے اس زیرِ تعمیر عمارت کی اور محلّہ کے لوگوں سے گفتگو کی وڈیو دکھائی جو ''طائفة الاحمدية في سكيكدة'' عنوان سے یوٹیوب میں ہے۔ جس میں بتایا کہ انہیں برطانیہ سے مالی امداد آ رہی تھی۔ یہ لوگ عبوری ضمانت پر رہا کر دیئے گئے ہیں۔

○ '' الـــنهـــار'' ٹیلی ویژن چینل، الجزائر کا پہلا نیوز چینل ہے۔ جس پر حالات حاضرہ کے جائزہ پر ایک پروگرام ''نقاش على المباشر'' نام سے صحافی یاسر لعرابی (پیدائش ۱۹۹۰ء مکہ مکرمہ) بطور میزبان پیش کرتے ہیں۔ سکيكدة سے قادیانی گروہ پکڑے گئے تازہ واقعہ کے پس منظر میں آج کے پروگرام کا موضوع ''بـعـد الشيعة

الطائفة الاحمدية في الجزائر، الامن الديني في خطر' 'تھا۔آغاز میں بتایا کہ الجزائر کو بیرونی قوتوں کی سرپرستی میں ملک میں شیعہ فکر پھیلانے کی مذموم کوشش کا سامنا تھا کہ اب قادیانی فرقہ کے وجود کی اطلاعات آنے لگیں جسے یہاں متعارف کرانے والے افراد مذہبی رہنما کا لبادہ اوڑھے ہوئے اور ان میں پاکستانی بھی شامل ہیں۔ جو کام فرانسیسی استعمار نہ کر سکا، اب ہو رہا ہے۔ سکیکدہ میں گرفتاریوں کے ضمن میں آج وزیر مذہبی اُمور نے جو بیان دیا، پروگرام کے شروع میں اسے دکھایا گیا۔ چالیس منٹ کے اس خاص پروگرام میں تین علماء وشرعی علوم کے اساتذہ نے قادیانی فتنہ پر گفتگو کی جن کے نام یہ ہیں۔ دارالحکومت الجزائر میں مرکزی مسجد کے امام شیخ علی عیہ، پروفیسر محمد بن بریکہ، اورڈاکٹر بوزید بومدین (پیدائش ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۲ء)۔

O روزنامہ ''**الحوار**'' سے وابستہ دوخواتین لیلیٰ عمران اورنسرین مومن نے بعض ذمہ داران سے رابطہ وگفتگو کر کے ایک رپورٹ تیار کی جو ''**الاحمدية بقوة في الجزائر**'' عنوان سے ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۶ء کے **الحوار** میں چھپی۔ جس میں ہے کہ حال ہی میں تقریباً بیس قادیانیوں کا ٹولہ سکیکدہ سے اور دو ماہ قبل دس کے لگ بھگ لوگ بلیدہ سے پکڑے گئے تھے۔ ان کے ہاں سے قرآن مجید کا محرفہ ترجمہ اور قادیانی پیشوا کی بیعت و جماعت کی رُکنیت کے فارم ملے تھے۔ ان خواتین نے وزارت مذہبی اُمور میں شعبہ اسلامی ثقافت کے مدیر پروفیسر بومدین بوزید سے رابطہ کیا جو قادیانی سرگرمیوں پر نظر رکھنے والی کمیٹی کے صدر تھے۔ نیز وزارت میں ائمہ مساجد اور ملک میں دیگر مذہبی مناصب پر خدمات انجام دینے والے افراد کے نگران شعبہ کے مدیر جلول حجیمی سے ملیں جنہوں نے اس فتنہ کی سرکوبی کے لیئے وزارت کی طرف سے اٹھائے گئے اَقدامات و دیگر حقائق پر مطلع کیا۔ الجزائر یونیورسٹی میں اُستاذ ہادی سعدی نے ان گمراہ لوگوں سے مکالمہ کی ضرورت جانب توجہ دلائی۔ اور پروفیسر ثریا تیجانی نے کہا، ملک میں قادیانی اور دیگر بیرونی جماعتوں کی جاری سرگرمیوں کے متعلق مکمل تحقیق کرنے کی حاجت ہے۔ اور پھر انہیں ابھی سے لگام دینا ہوگی تا آنکہ یہ مزید پھیل کر ملک کے لیے ایک بڑے خطرہ وناسور کی شکل اختیار

کرلیں۔

O ۱۵ اکتوبر ۲۰۱۶ء، CNN چینل کی عربی سروس "**وزارة الشئوون الدينية بالجزائر تقاضى الاحمديين وترفض وجودهم فى البلاد.**" "الجزائر کے وزیر دینی امور محمد عیسیٰ کا کہنا ہے کہ ہماری حکومت نے قادیانی افکار کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکنے کا تہیہ کیا ہے، ملک میں اُن کا وجود برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ہیومین رائٹس واچ نے حکومت سعودی عرب کو ایک خط لکھا اور بعض غیر ملکی افراد کو قادیانی ہونے نیز ارتداد کے الزام میں گرفتار کر کے ملک بدر کرنے پر احتجاج کیا۔ قبل ازیں انسانی حقوق کی اسی تنظیم نے انڈونیشیا اور پاکستان میں قادیانی باشندوں پر حملوں کی مذمت کی تھی۔

O ۱۸ اکتوبر ۲۰۱۶ء، "الشروق" اخبار "**مسؤولون ورجال دين وقانونيون يحذرون فى ندوة الشروق-الموساد يحرّك الاحمدية من حَيفا لضرب الاسلام**" یہ اس اخبار کے زیر اہتمام قادیانیت کے موضوع پر منعقدہ مجلس مذاکرہ کی رُوداد ہے جس میں سابق وزیر مذہبی امور احمد مرآنی، ماہر قانون ابراھیم بھلولی، شیخ علی عیہ امام مرکزی مسجد دار الحکومت الجزائر، عبدالرحمٰن سعیدی، محند اویدیر صایب، ڈاکٹر نصر الدین میلی اور وزیر مذہبی اُمور محمد عیسیٰ نے گفتگو کی۔ احمد مرآنی نے کہا اہل الجزائر کسی بھی مذہب وملت کے مخالف و دشمن نہیں۔ یہودیت اور عیسائیت کے ماننے والوں کے ساتھ ہمارے ہاں احترام کا ماحول ہے۔ سماوی ادیان سے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں لیکن شیطانی مذاہب وادیان ہمارے لیے خطرہ لہٰذا انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ دشمنان اسلام ہمارے اندرونی فرقوں مالکی، شیعی، اباضی، شافعی کے اختلافات سے فائدہ اُٹھانے اور فتنہ کا بیج بونے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہائی اور قادیانی گروہ برطانیہ کی پیداوار ہیں۔ نیز شیعہ میں شیخیہ نامی فرقہ بھی اسی نوع کا ہے جو اہل بیت کی محبت وطہارت کا دعویٰ کرتے اور صحابہ کرام کو بُرا بھلا کہتے ہیں۔ جبکہ برطانیہ کا ہدف سُنّی شیعہ فساد برپا کرنا ٹھہرا۔ ان فرقوں کے پیروکار ننانوے فی صد مادہ پرست اور مال وزر کے حریص ہوتے ہیں، ان کو عقیدہ سے کچھ غرض نہیں ہوتی۔ اور یہی سوچ رکھنے والے لوگ خطرناک ہوتے ہیں۔ جہاں بھی دینی تعلیم

کا فقدان ہوگا ان کے لیے فضا سازگار اور کام آسان ہوگا اور مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے ہاں یہی صورت حال ہے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان باطل نظریات پھیلانے والوں کو کھلی چھٹی دی جائے۔ مذہبی آزادی سے مراد یہ ہرگز نہیں کہ جو چاہے نئے مذاہب اِختراع کرتا پھرے۔ہم سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ کی بنیاد پر کسی سے جنگ نہیں کی حتیٰ کہ منافقین سے بھی نہیں لیکن نبوت کے داعی کو نہیں چھوڑا گیا۔ ہمارے ہاں مسجد کا نظام تعلیم وتربیت وقت کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ چنانچہ جب میں وزیر تھا تو کابینہ میں یہ معاملہ اُٹھایا کہ امام مسجد کی کم از کم تعلیم بی۔اے ہونا چاہیے بلکہ امام کا پی ایچ ڈی ہونا مستقبل قریب کی ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں جدید افکار و معتقدات متعارف کرانے میں بعض ممالک کے خفیہ ادارے ملوث ہیں۔الجزائر بار کے رکن وماہر قانون ابراہیم بھلولی کے بقول ہمارا ملکی آئین مذہبی آزادی کی ضمانت دیتا ہے لیکن جب کوئی قول وفعل دین سے تجاوز ہوگا تو وہ ملکی قوانین سے بھی ماوراء ٹھہرا، اور ایسے کرنے والے کو تو عدالت کا سامنا کرنا ہوگا۔لیکن اعتقادی فتنوں سے نبٹنے کے لیئے قانون اور مسجد پر انحصار کافی نہیں بلکہ مسجد سے نکل کر عوام تک رسائی حاصل کرنا ہوگی۔ کیونکہ یہ فتنے مسجد کی پیداوار نہیں بلکہ عوام ومعاشرے میں جنم لیتے ہیں لہٰذا ان کے تعاقب کے لیئے ہمیں بھی مختلف طبقات تک پہنچنا ہوگا۔ائمہ مساجد اس عمل میں اپنا کردار ہر ممکن طریقہ سے بڑھائیں اور مفتی نیز دیگر دینی اداروں کے دائرہ کار اور کارکردگی کو بڑھانا ہوگا کیونکہ یہ الجزائر کی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ دارالحکومت الجزائر کی مرکزی مسجد کے امام وخطیب شیخ علی عیہ نے کہا، ہمارے دینی تعلیم وتربیت کے اداروں نیز ائمہ مساجد کا فرزندانِ وطن کو بہائی، قادیانی اور عبدة الشیطان[۳۲۹] جیسے نو واردِ اعتقادی اَفکار سے محفوظ کرنے کی ذمہ داری نبھانے کا وقت ہے۔ اور ذرائع ابلاغ کا کردار بھی انتہائی اہم ٹھہرا۔ عبدالرحمٰن سعیدی جو شمالی ومغربی افریقہ کے اعتدال پسند فورم المنتدى الوسطية کے رکن ہیں، ان کا کہنا تھا کہ قادیانی گروہ اپنے آپ کو ''احمدی'' نام دے کر لوگوں کو دھوکہ وفریب دیتے ہیں کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبول ناموں میں سے ہے۔ اسلام کی بنیاد ''

لَا اِکْـرَاہَ فِـی الـدِّیْـن'' کے قرآنی اُصول پر ہے لہٰذا کسی کے ساتھ عقیدہ کی بنا پر جبر کی گنجائش نہیں۔ جبکہ بعض فکری مذاہب مسلمانوں کی صف میں گھس کرامت مسلمہ میں انتشار پھیلانے اور کمزور کرنے کے خفیہ مقاصد پر عمل پیرا ہیں اور ان کا محاسبہ ومحاکمہ جائز و واجب ٹھہرا۔ ہمیں سماوی ادیان کے پیروکار اور اپنی رائے سے کوئی عقیدہ اختراع کر لینے والے گروہ میں فرق وامتیاز رکھنا ہوگا۔ اگر انسانوں کے اختراع کردہ مذاہب کو اسی درجہ کا احترام ومقام دینے کا سلسلہ چل نکلا تو یہ زمین فتنہ وفساد سے بھر جائے گی۔ قادیانیت اور مسلم دنیا کے دیگر جدید فرقے سب استعماری دَور کی یادگار ہیں اور ان کے اہداف کو سمجھنا چنداں مشکل نہیں۔ آج قادیانیت کا مرکز صہیونی ریاست اسرائیل کے شہر حَیفا میں ہے اور موساد کی سر پرستی میں اس کا جال عرب دنیا میں پھیلایا جارہا ہے۔ گو اس فتنہ نے ہندوستان میں جنم لیا اور اب اس کا مرکز لندن منتقل ہو چکا۔ اور حَیفا میں جب قدم جمائے تو وہاں بھی برطانوی استعمار مسلط تھا۔ میں الجزائر کے ایسے باشندوں کو جانتا ہوں جو برطانیہ میں عام وسادہ زندگی بسر کر رہے تھے۔ لیکن جب وہ قادیانی جماعت کے ہاتھ لگے تو اُن کا رہن سہن راتوں رات بدل گیا اور دولت کی فراوانی دیکھنے میں آئی۔ ہمیں چاہیے کہ اس مسئلہ کو روایتی انداز میں دیکھنے کی بجائے عقل ودانش سے کام لیں۔ ملک میں فکری انتشار پھیلانے والے گروہ نیز دہشت گرد افراد جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ نیز مال وزر کی کثرت اور غیر ملکی ایجنسیوں کی معاونت وسر پرستی کے لوازمات کے ساتھ اسلامی دنیا کو تقسیم در تقسیم کرنے کے درپہ ہیں۔ الشروق کی اس خاص نشست ومجلس میں وزارت مذہبی اُمور میں ایک شعبہ کے نگراں محند اویدیر صایب نے وزارت کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا، الجزائری عوام کے عقیدہ میں تشکیک پیدا کرنے والی قوتوں کے ہاں الیکٹرونک ذرائع ابلاغ کی بھر مار ہے اور پھر یہ اپنا پیغام عربی زبان میں لوگوں تک پہنچا رہے ہیں۔ جس پر کچھ لوگ ان کے سحر میں گرفتار ہو جاتے ہیں جبکہ ان کی اصل وباطن کو نہیں جانتے جو خطرناک اور بربادی کا راستہ ہے۔ ہماری وزارت ہر مرحلہ پر اپنی ذمہ داری نبھا رہی ہے اور اس فتنہ کا تعاقب کرنے نیز عوام کو باخبر کرنے میں، دونوں جانب متوجہ ہے۔ ہمیں کسی بھی فکر وعقیدہ سے

کوئی کد نہیں۔ الجزائر میں گرجا گھر موجود اور قانون کے دائرہ میں آزاد ہیں۔ لیکن یہ خود ساختہ عقیدہ و مذہب کا پرچار کرنے والے افراد ملک کے لیئے مشکلات اور خطرہ کے زمرہ میں آتے ہیں۔ فرقوں اور ادیان کے عقائد و تاریخ کے ماہر ڈاکٹر نصر الدین میلی کی رائے میں ملک میں جو فرقہ واریت کی فضا بن گئی ہے یہ انتہائی خطرناک ہے بطور خاص شیعہ اور قادیانی گروہ۔ اسلامی دنیا کے تمام اہم و مؤثر فقہی ادارے متفق ہیں کہ قادیانی گروہ مرتد، کافر اور خارج از اسلام ہے۔ تاریخی حقائق سے بخوبی واضح ہے کہ اس کے بانی نے استعمار کی گود میں ایسے خاندان میں جنم لیا جو خائن اور استعمار کے کاسہ لیس و مددگار تھے۔ اسلامی دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ان دنوں ہمیں بھی اعتقادی فتنوں کا سامنا ہے۔ ان میں داعش، رافضی اور قادیانی سرگرمیاں بطور خاص نمایاں و قابل توجہ ہیں۔ انہیں بیرونی قوتوں سے سہولیات اور مالی وسائل مہیا ہیں۔ کسی ملک کو تباہ کرنے کے لیئے بعض اوقات لشکر جرار وہ مقاصد واہداف نہیں حاصل کر سکتے جو اس طرح کے اقدام و سازش کے ذریعے حاصل کر لیے جاتے ہیں۔ امت مسلمہ کو زوال اور بربادی کے راستہ پر ڈالنے کے لیے عقیدہ پر ضرب سب سے اہم و مؤثر ہتھیار کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ موجودہ حالات میں علماء و مفکرین، محققین و دانشور اور مذہبی قیادت سے ہماری درخواست ہے کہ اس طوفان کے آگے سیسہ پلائی دیوار کی مانند جم کر کھڑے ہو جائیں۔ وزیر مذہبی اُمور محمد عیسیٰ نے قومی سطح پر قادیانیت کے مسئلہ پر منعقدہ سیمینار کے بعد **الشروق** کے زیر اہتمام اسی نوع کی نشست میں بتایا کہ ملک بھر میں تعلیم قرآن کریم کے دوسو غیر رجسٹرڈ مدارس کے وجود کا انکشاف ہوا، جن میں سے ایک مدرسہ میں شیعہ عقائد کی تعلیم دی جارہی تھی۔ ہمارے ہاں ایسے مدرسہ کا وجود جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور صحابہ کرام کو بُرا کہتے ہیں، ایک سوالیہ نشان ہے۔ اور **عبدة الشيطان**، قادیانیہ اور مدخلیہ [۳۳۰] کی سرگرمیاں ملک کے مشرقی نیز مغربی کونہ میں قانون کی نظر میں آئی ہیں۔ اور ائمہ مساجد کو آگاہ کر دیا گیا ہے کہ صہیونی ریاست کی مدد سے ملک میں نازل اس گمراہی نیز دہشت گرد عناصر کے عزائم کو اپنے خطاب میں بے نقاب کرنے پر بطور خاص وقت دیں۔ ان باطل فرقوں اور

تکفیری جماعت سے نبٹنا علاقائی وصوبائی حکام کی ہی ذمہ داری نہیں بلکہ اس خطرہ کے سدباب وازالہ کے لیے وزارت داخلہ سطح پر کارروائی جاری ہے۔

○ انہی دنوں وزیراوقاف محمد عیسیٰ نے الجزائر کے ''ریڈیو3'' پر قادیانیت اور دیگر انتہا پسند اور ملک میں جدید افکار پھیلانے کی کوشش میں ملوث جماعتوں پر گفتگو کی جو الجزائرٹائمز کی ویب سائیٹ پر ۱۰ اکتوبر ۲۰۱۶ء کو'' **الجزائر تحظى بشرف خروج نبی جدید من مدینة البلیدة للطائفة الاحمدیة**'' عنوان سے پیش کی گئی۔اس میں کہا کہ الجزائر میں انتہا پسندی کی لہر نوّے کے عشرہ میں آئی تھی لیکن اب یہ ماضی کی بات ہے۔البتہ اب بعض قوتیں پھر سے تفرقہ وتقسیم کو بڑھاوا دے رہی ہیں۔ چنانچہ ملک میں شیعہ عقائد کی ترویج کی کوشش، پھر قادیانی فتنہ اور اسی کے ساتھ سلفیہ مدخلیہ گروہ جو نوجوانوں کو داعش میں شمولیت کی ترغیب دے رہا ہے۔

○ ۱۶ اکتوبر ۲۰۱۶ء کے **الشروق** میں خبر''**اکتشاف مقر للطائفة الاحمدیة و توقیف عدد من اتباعها بسطیف**''، سمیر منصوری کے قلم سے ہے۔ صوبہ سطیف کے شہر بوقاعہ کے محلّہ عرعار میں ایک گھر سے سات لوگ قادیانی طریقہ پر عبادت کرتے ہوئے پکڑ لئے گئے۔اطلاعات کے مطابق یہ علاقہ کے نوجوانوں میں بھی اپنے اَفکار متعارف کرانے کی کوشش میں تھے۔ان کے ھاں سے مصلے ،عجیب قسم کا منبر، قادیانی معتقدات کے رسائل وکتب،لندن کے پیشوا سے بیعت اور جماعت کی رکنیت کے فارم، چندہ کی رسیدیں بھی قبضہ میں لے لی گئیں۔قبل ازیں یہ قہوہ خانہ میں جمع ہوتے تھے اب یہ عبادت خانہ بنالیا تھا۔

○ ۲۰ اکتوبر ۲۰۱۶ء، اخبار **الشروق** میں ہی سمیر منصوری کی ایک اور تحریر ''**ارحلو عن ارضنا المسقیة بدماء الشهداء**'' سطیف کے متعدد باشندوں نے سمیر سے گفتگو کے دوران قادیانی اور عیسائی مبشرین کو بیک زبان کہا کہ شہداء کے اس خطّہ سے فوراً نکل جائیں وگرنہ ہم ہر قربانی کے لیئے تیار اور جان ومال کی پروانہیں۔

○ سکیکدہ شہر کی ایک عمارت میں نماز جمعہ کے نام پر جمع مرزائی گروہ جو گرفتار کیا گیا

تھا یہ لوگ ضمانت پر باہر آ گئے تو ان میں سے دونو جوانوں نے سکیکدہ سے تقریباً چالیس کلو میٹر دور گاؤں عین بوزیان کی عظیم الشان مرکزی مسجد اُسامہ بن زید میں علماء وعوام کے مجمع میں مرزائی عقائد سے توبہ کا اعلان کیا۔ **الشـــروق** چینل پر نشر کی گئی اس خبر کا تقریباً تین منٹ وڈیو کلپ ۲۳؍۱۲ اکتوبر ۲۰۱۶ء سے یوٹیوب پر بعنوان ''**سکیکدة، شابان من اتباع الاحمدية يعلنان توبتهما أمام المصلين**'' موجود ہے۔

O ۲۳؍۱۲ اکتوبر ۲۰۱۶ء، **النهار** ٹی وی، ''**انصحوني / الشيخ شمس الدين: الطائفة القاديانية، شاهد ما تفعله هذه الطائفة المرتدة الكافرة**''۔ شیخ شمس الدین بوروبی نے اپنے ہفتہ وار پروگرام میں ابتدائی آٹھ منٹ قادیانیت پر گفتگو میں کہا:

> ''مرزا غلام قادیانی اور اس کے ماننے والے مرتد وکافر ہیں۔ یہ برطانوی استعمار نے تخلیق کیا اور اس نے دین اسلام کی تکمیل وتصحیح کے دعویٰ کیے۔ جیسا کہ جنات کے وجود کا انکار جو قرآن مجید سے ثابت ہے، اور جہاد منسوخ ہونے کا دعویٰ نیز اگر کوئی آدمی قادیانی فکر اختیار کرتا ہے تو اس کی بیوی پر ایک ہی راستہ ہے کہ وہ خاوند کا دین قبول کرے وگرنہ مطلقہ تصور ہوگی۔ اس برطانوی کارندے ودجال پر اللہ کی لعنت۔''

شیخ شمس الدین نے آیت **خاتم النبیین** کی مختصر تشریح بیان کی اور آخر میں وزارت داخلہ الجزائر سے مطالبہ کیا کہ پاکستانی حکومت کی طرح الجزائری شناختی کارڈ میں قادیانی دین کا الگ اندراج کیا جائے اور انہیں اسلام ومسلمان کی اصطلاحات سے دُور کیا جائے۔

O ۱۳؍۱۰ اکتوبر کے **الخبر** میں ''**توقيف اربعة اشخاص ينتمون الى الاحمدية بعنابة**'' عنوان کے تحت ہے کہ عنابہ شہر کے قدیمی محلّہ کی ویران عمارت میں عبادت میں مشغول چار قادیانی گرفتار کر لیے گئے۔ ان پر الزام ہے کہ طریقہ عبادت اسلامی شریعت کے منافی اور ملکی قوانین کے تابع نہیں۔ نیز ایسی دینی جماعت سے وابستہ

اوراس کے افکار کی ترویج میں ملوث ہیں جو حکومت الجزائر کے ہاں فرقہ و دین کے طور پر تسلیم شدہ نہیں۔ مزید یہ کہ غیر قانونی طریقہ سے اموال جمع کر رہے تھے۔ دارالحکومت سے عنابہ تقریباً پانچ سوتیس کلومیٹر دُور ہے۔

O ۷ نومبر ۲۰۱۶ء کو ''عربی بوست'' نامی برقی صفحہ پر ''**حقیقة التبشیر بالطریقة الاحمدیة بین شباب الجزائر، کتب شیعة وقادیانیة عن ارفف المساجد**''، عنوان سے نشر کی گئی رپورٹ میں بتایا گیا کہ ۲۰ اکتوبر کی رات بوقاعہ کی ایک عمارت سے سات قادیانی گرفتار کیے گئے۔ جن میں سے تین طلبہ تھے جو درس سننے مرزائی ٹولہ کی مجلس میں جانے لگے تا آنکہ وہاں سے سلاخوں کے پیچھے جا پہنچے۔ ان نوجوانوں نے اپنے ورغلائے جانے کی کہانی نمائندہ کو سنائی کہ آغاز میں ایسی کتب ہمیں مطالعہ کے لیے دی گئیں جن کے ابتدائی اوراق الگ کر لیے گئے تھے یوں ہم کتاب اوراس کے مصنف کے نام نہیں جان سکے۔ اگلے مرحلہ میں ہمیں کسی کتاب کے چند خاص صفحات برائے مطالعہ دیئے جاتے رہے۔ پھر کہا گیا کہ محلّہ کی فلاں مسجد میں بہت مفید کتب موجود ہیں وہاں سے لے کر پڑھیں۔ چنانچہ جب ہم نے مسجد جا کر کتب اُلٹ پلٹ کیں تو چند شیعہ کتب کے بیچ مرزا قادیانی کی بعض کتب تھیں۔ ہمارے لیے یہ سوچنا بھی محال تھا کہ گمراہی پھیلانے والی کتب کسی مسجد میں ہوسکتی ہیں۔ چنانچہ ہم نے اس اطمینان سے یہ کتب اُٹھالیں۔ یوں بتدریج ہمیں مرزا قادیانی کے اَفکار تک پہنچادیا گیا۔ اب پتہ چلا کہ یہ کتب اسی مرزائی گروہ نے منصوبہ کے تحت شہر کی بعض مساجد کی الماریوں تک پہنچائی تھیں۔ نمائندہ نے بوقاعہ کی مرکزی مسجد مالک بن انس کے امام وخطیب شیخ عامر وہاب سے مرزا قادیانی کا تعارف، اس کے مذموم دعاوی اوراس کے متعلق اُمت مسلمہ کا موٴقف جان کر اس تحریر میں درج کیا۔ اس واقعہ کے بعد ۲۵ اکتوبر کو حکومت الجزائر کی وزارت مذہبی اُمور نے ملک بھر کے ائمہ مساجد کے لیے ایک حکم جاری کیا کہ اگر کسی مسجد میں شیعہ، قادیانی یا دیگر تفرقہ پھیلانے والی کتب وغیرہ مواد پایا گیا تو متعلقہ مسجد کے امام سے جواب طلب کیا جائے گا۔ معلوم رہے ملک الجزائر میں مالکی مذہب رائج اور عوام اہل سنت و جماعت نیز

صوفیہ اسلام کے ارادت مند ہیں۔

○ ۱۴ نومبر ۲۰۱۶ء، اخبار **الشروق** میں خبر ''**الطائفة الاحمدية خططت لتفجير ملعب البليدة و كفّرت محرز و براهيمي**''۔ دارالحکومت الجزائر سے چارسو چالیس کلومیٹر فاصلہ پر **الحروش** شہر میں قادیانی ملزمان کے خلاف جاری عدالتی کارروائی کے دوران انکشاف ہوا کہ یہ لوگ بلیدہ کے تشاکر سٹیڈیم میں ہونے والے قومی سطح کے فٹ بال مقابلوں کے دوران دھماکہ کر کے افراتفری اور بھگدڑ مچانے نیز اہم کھلاڑیوں کو نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے اور باہم رابطہ کے لیئے فیس بک پر صفحہ تشکیل تھا۔ خبر میں قارئین کو قادیانی دعاوی اور اس علاقہ میں گروہ کی بھی نشان دہی کی اور بتایا کہ **الحروش** عدالت کا فیصلہ اسی ماہ کی ستائیس تاریخ کو متوقع ہے۔

○ ۱۹ نومبر ۲۰۱۶ء کے روزنامہ **النصر** قسنطینہ میں ڈاکٹر محمد بوالرواتح کی گفتگو ''**مختصون قلقون من توغلها في المجتمع الجزائری، الاحمدية الخطر القادم من البنجاب**'' عنوان سے چھپی، جو صحافی یاسمین بوالجدری نے قلم بند کی۔ ڈاکٹر بوالرواتح نے بتایا کہ اس موضوع پر کتاب ''**اعلام العوام بما في العقائد الاحمدية من اوهام**'' زیر تالیف ہے۔

○ الجزائر کی اہم صحافی لیلیٰ بوزیدی **الشروق** نیوز چینل پر حالات حاضرہ کے جائزہ پر ایک پروگرام ''**نقاط على الحروف**'' پیش کرتی ہیں۔ نومبر ۲۰۱۶ء کے آخر میں اس پروگرام کے تین موضوعات میں سے ایک ''**الطائفة الاحمدية في الجزائر**'' تھا۔ قادیانیت کیا ہے اور یہ الجزائر میں کب اور کیسے پہنچی، اس پر وزیر مذہبی اُمور کے سابق مشیر اطلاعات عدة فلاحی نے اس پروگرام میں بیس منٹ گفتگو کی۔

○ **الشروق** چینل پر یہ پروگرام نشر ہونا تھا کہ مرزائی قیادت، لندن و اسرائیل سے حرکت میں آ گئی اور محمد شریف عودہ اسرائیلی وغیرہ نے **الشروق** اور عدہ فلاحی کے خلاف انٹرنیٹ، یوٹیوب پر اُودھم برپا کر دیا۔ معلوم رہے **الشروق** الجزائر کا، سب سے بڑا اشاعتی ادارہ اور یہ روزانہ تین زبانوں عربی، انگریزی، فرنچ میں اخبار شائع کر رہا

ہے۔**الشروق**،عربی اخبار۱۹۹۰میں جاری ہوااور۲۰۱۳ءمیں فرانس کی تنظیم OJD نے الجزائری ذرائع ابلاغ کے متعلق جو رپورٹ جاری کی اس کے مطابق مذکورہ برس اس کی یومیہ اشاعت پانچ لاکھ سے زائد تھی جو آئندہ برسوں میں چھ لاکھ تک پہنچ گئی۔۲۰۱۳ءمیں **الشروق** کے ہفت روزہ میگزین کی تعداد اشاعت تین لاکھ سے زائد تھی۔**الشروق نیوز** ٹیلی ویژن چینل کا افتتاح ۱۹مارچ۲۰۱۴ءکو ہوا۔

O ۲۹نومبر۲۰۱۶ءکے اخبار ''**البلاد**''سے خبر '' **توقيف 6 اشخاص من اتباع الاحمدية بعين تموشنت.**''دارالحکومت سے ساڑھے چارسوکلومیٹر فاصلہ پر شہر **عين تموشنت** سے چھ قادیانی گرفتار کر لیے گئے۔

O ۳۰نومبر۲۰۱۶ءکے **الشروق** اخبار میں ایک خبر ''**الاحمديون يهاجمون الشروق لانها فضحت مخططهم في الجزائر**'' عنوان سے ہے جس میں بتایا کہ **الشروق** ان دنوں مختلف ممالک سے قادیانی گروہ کے حملوں کی زَد میں ہے کیونکہ ہم نے الجزائر میں ان کے منصوبوں کو بے نقاب کر دیا ہے۔

O ۸دسمبر۲۰۱۶ءکے **الشروق** میں سمیر منصوری کی طرف سے خبر بعنوان ''**الامن يوقف 40 شخصا من الاحمديين بسطيف**''میں اطلاع دی گئی کہ صوبہ سطیف کے مختلف مقامات سے مزید تینتیس قادیانی گرفتار کر لیئے گئے جن کے ہاں سے کتب و دیگر مواد بھی دست یاب ہوا۔قبل ازیں علاقہ کے شہر بوقاعہ سے سات افراد پکڑے گئے تھے۔

O ۱۰دسمبر کے روزنامہ ''**البلاد**''نے''**توقيف 11 شخصا من الطائفة الاحمدية في وهران**''کے تحت خبر دی کہ وھران شہر میں گیارہ قادیانی گرفتار کر لیئے گئے ہیں۔جبکہ گزشتہ ہفتے **عين تموشنت** نامی مقام سے چھ لوگ پکڑے گئے تھے۔ وھران ملک کا دوسرا بڑا شہر اور دارالحکومت سے تقریباً چار سو پندرہ کلومیٹر،اور وھران سے **عين تموشنت** تہتر کلومیٹر فاصلہ پر ہے۔

O ماہنامہ''**الاصلاح**''الجزائر شمارہ نومبر دسمبر۲۰۱۶ءکے صفحات ۲۴تا۲۷پر نجیب

جلواح کا مضمون ”القادیانیۃ الاحمدیۃ“شائع ہوا۔

O اور ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء میں ہی الجزائر شہر کے دار الخلدونیۃ القبۃ القدیمۃ سے حمزہ بوسھال کی کتاب ”تھافت القادیانیۃ الاحمدیۃ“ شائع ہوئی۔[۳۳۱]

O ۱۴ جنوری ۲۰۱۷ء اخبار ”الشروق“میں خبر ”توقیف اطباء و مھندسین و اساتذۃ یروّجون للاحمدیۃ“ قادیانی افکار کی تبلیغ واشاعت کے الزام میں ڈاکٹر اور انجینئر حراست میں لئے گئے۔

O ۱۵ جنوری ۲۰۱۷ء، اخبار ”الشروق“میں خبر ” توقیف 25 شابا و شیخا من اتباع الاحمدیۃ ببسکرۃ و باتنۃ“ بسکرہ اور باتنہ نامی شہروں سے قادیانی گروہ سے تعلق رکھنے والے پچیس افراد گرفتار کئے گئے ہیں۔ان سے پمفلٹ، الیکٹرونک آلات ،سی ڈیز، وڈیو کیسٹ بھی برآمد ہوئیں جن کے مندرجات ان کے لندن مرکز سے رابطوں کے ٹھوس ثبوت ٹھہرے۔ان لوگوں پر کئی ماہ سے سرکاری متعلقہ اداروں کی نظر تھی۔

O ۱۵ جنوری ۲۰۱۷ء کے روزنامہ ”البلاد“ میں ”تحقیق امنی فی 11 ولایۃ لتوقیف تمدد الاحمدیۃ“ عنوان کے تحت ہے کہ صوبہ معسکر سے چار قادیانی دھر لئے گئے جو ایک عمارت میں نماز جمعہ اَدا کر رہے تھے۔انہیں خطبہ جمعہ لندن مرکز سے مہیا کیا جاتا تھا۔گزشتہ ایک ماہ سے بھی کم عرصہ میں ملک سے پانچ گروہ گرفتار کئے گئے۔جو عین تموشنت، وھران، غلیزان، مستغانم اور البیض میں خفیہ سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے۔جبکہ ملک کے گیارہ صوبوں میں ان کے وجود کی اطلاعات ہیں، جس پر تحقیقی ادارے کام کررہے ہیں۔

O ۱۵ جنوری ۲۰۱۷ء، پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شہر چکوال کی مسجد غوثیہ رضویہ نزد جنرل بس اسٹینڈ میں منعقدہ ”تاجدار ختم نبوت کانفرنس“ میں قادیانیت سے متعلق جو آٹھ قرار دادیں منظور کی گئیں ان میں سے ایک الجزائر کی صورت حال بارے ہے جس کا متن یہ ہے:-

''ان دنوں عرب ممالک خصوصاً الجزائر میں مرزائی گروہ اپنے اَفکار پھیلانے میں سرگرم ہے، جن میں پاکستانی نژاد مرزائی قیادت کررہے ہیں، ہمارا مطالبہ ہے کہ عرب دنیا بالخصوص الجزائر میں پاکستان کی بدنامی کا باعث بننے والے لندن مرکز کے ان افراد کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے نیز اس فتنہ سے نبٹنے کے لیئے حکومت الجزائر کی معاونت کی جائے۔''[۳۳۲]

○ ۱۶ جنوری ۲۰۱۷ء، النہار ٹی وی، ''**توقیف 6 اشخاص بتهمة نشر المذهب الاحمدی فی باتنة**''. چھ افراد قادیانی مذہب کی اشاعت کے الزام میں باتنہ سے گرفتار کیئے گئے۔

○ ۱۷ جنوری کے **البلاد** میں ''**الاحمدية تهدد الجزائر**'' عنوان سے نمائندہ کی طویل تحریر میں قادیانی مسئلہ پر نظر رکھنے والے عبدالرحمٰن سعیدی اور عدہ فلاحی سے گفتگو نیز دیگر ذرائع سے حاصل کردہ معلومات پیش کی گئی ہیں۔ جس میں ہے کہ ہماری اطلاعات کے مطابق الجزائر میں قادیانی فرقہ کی سرگرمیاں گزشتہ بیس برس سے خفیہ طریقوں سے جاری ہیں۔ اب ستّر لوگ گرفتار کیئے جاچکے ہیں اور مزید سات گزشتہ روز دارالحکومت الجزائر سے پکڑے گئے۔ ان میں سے بعض کا برطانیہ آنا جانا تھا اور وہاں روابط ہیں۔ اورانھوں نے ہندوستان، پاکستان نیز برطانیہ سے اِمداد و سرپرستی کا اعتراف کیا۔ اس تحریر میں یہ بھی ہے کہ علماء اسلام کا قادیانی فکر کی تکفیر پر اتفاق ہے لیکن حکومت الجزائر کی طرف سے ان کے بارے میں کوئی شرعی حکم تاحال سامنے نہیں آیا تھا۔ اب معلوم ہوا کہ حکومت کے تازہ اَحکامات و کارروائیوں کے ضمن میں وزارت مذہبی امور کی طرف سے قادیانی افکار کے متعلق علماء الجزائر کا فتویٰ بہت جلد آرہا ہے۔

○ ۱۷ جنوری ۲۰۱۷ء، خبروں کی عربی ویب سائٹ ''**بالعربی**'' میں ہے ''**الجزائر: توقیف 7 اشخاص ینشرون فکر طائفة الاحمدية**'' 'الجزائر میں قادیانی فرقہ کے خلاف جاری کارروائی کے سلسلہ میں دارالحکومت کے تابع علاقہ سے مزید سات افراد حراست میں لیے گئے ہیں جس کی خبر سرکاری نشریاتی ادارے نے دی

ہے۔ان افراد نے ۲۰۰۸ء میں یہ عقیدہ اختیار کرنے نیز دیگر قادیانی اشخاص سے روابط کا اعتراف کیا ہے۔الجزائر میں قادیانی گروہ کی درست تعداد کے سرکاری اعداد و شمار ابھی سامنے نہیں آئے۔سرکاری ریڈیو نے یہ خبر بھی دی ہے کہ اس فکر سے وابستہ افراد الجزائر میں بلیدہ کے مقام پر اپنا مرکز قائم کرنے کی بارہا کوشش کر چکے ہیں۔وزارت مذہبی اُمور کو جون ۲۰۱۳ء میں پاکستان میں الجزائر کے سفارت خانہ کی طرف سے ایک خط موصول ہوا تھا جس میں خبردار کیا گیا تھا کہ بعض عرب افریقی ممالک میں قادیانی افکار پھیلانے کے خطرات محسوس ہو رہے ہیں جن میں الجزائر شامل ہے۔اور اکتوبر ۲۰۱۶ء میں وزیر مذہبی امور نے بتایا تھا کہ ہم نے قادیانی گروہ کے مکمل صفایا کا تہیہ کر لیا ہے۔

○ ۱۸ جنوری ۲۰۱۷ء، **النہار** ٹی وی، ''**الاخبار دو ن انقطا ع**''، ''**شئو ون دينية : الاحمدية القاديانية،افكار باطلة تهدد عقيدة الجزائر يين**'' خبروں میں پروفیسر یزید حمزاوی سے گفتگو، اُنہوں نے کہا:

> ''ملک میں قادیانی فکر کے وجود کی اطلاعات چھ برس سے آ رہی تھیں لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اُن کے خلاف کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا اور اب اُن کی تعداد سینکڑوں تک پہنچ چکی ہے اور یہ اہل الجزائر کے عقیدہ پر کاری ضرب کی مانند ہے۔اُن افراد کی پہچان کے لیے اُن سے فقط ایک سوال میں نبوت و رسالت کے خاتمہ کے متعلق عقیدہ دریافت کر لینا کافی ہے۔''

○ ۱۹ جنوری، اخبار **الغد**-''**الجزائر تشكل لجنة لتعقيب ا تبا ع الطريقة الاحمد ية القاديانية فى البلاد**''۔وزیر مذہبی اُمور محمد عیسیٰ نے جمعرات کو پارلیمنٹ کے کھلے اجلاس میں بتایا کہ قادیانی گروہ کے تعاقب و تفتیش کے دائرہ عمل کو بڑھاتے ہوئے وزیر داخلہ نور الدین بدوی کی نگرانی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔اب تک اس کے کئی چھوٹے گروہ پکڑ لیے گئے ہیں جبکہ دارالحکومت سمیت ملک کے اٹھائیس صوبوں واضلاع میں ان کی نقل وحرکت کی اطلاعات ہیں۔

○ ۲۰ جنوری ۲۰۱۷ء ابوظبی سے خبروں کی ویب سائٹ ''ارم نیوز'' میں الجزائر کے

صحافی جلال منادکی تحریر ”**الاحمدیة تهدد الجزائر والسلطات تستنفر**“الجزائر میں قادیانی ٹولہ ایک بڑے خطرہ کی شکل اختیار کر گیا۔ چنانچہ قانون نافذ کرنے والے ادارے بڑے پیمانہ پر متحرک ہیں اور وزیر اعظم عبدالمالک سلال (پیدائش ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء) نے ان کے تعاقب ومحاسبہ کے لیئے ایک ٹیم تشکیل دینے کا حکم دیا ہے۔جس میں مذہبی امور، اطلاعات، داخلہ اور دفاع کی وزارتوں کے اعلیٰ افسران شامل کیئے جائیں گے ۔اس ماہ گرفتار کیئے گئے قادیانی افراد کی تعداد اسّی کے قریب ہے۔اوراٹارنی جنرل نے فوری طور پرانہیں نظر بند کرنے کے احکامات جاری کرنے کی استدعا کی ہے۔الجزائر میں قادیانیوں کی تعداد بارے کوئی سرکاری بیان تاحال سامنےنہیں آیا تاہم امن عامہ سے متعلق اداروں کے بیانات سے اشارہ ملتا ہے کہ ان کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے جوملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

O ۲۰ جنوری ۲۰۱۷ء، **النهار** ٹی وی، شام کا خبر نامہ بعنوان ”**الاخبار دون انقطاع**“۔ وزارت اوقاف ومذہبی اُمور کی ہدایت پر ان دنوں ملک بھر کے ائمہ وخطباء جمعہ کی نماز کے موقع پرعوام کوفتنہ قادیانیت کے باطل عقائد کے مضر اثرات پر آگاہ کرنے کی مہم میں فعال ہیں۔ چنانچہ آج بروز جمعہ کی خبروں میں اس مہم کے متعلق وزارت کے شعبہ ائمہ کے نگران شیخ جلول حجیمی کی گفتگو پیش کی گئی۔اس سلسلہ میں ۳ فروری جمعہ کے روز **النهار** کا نمائندہ اس مسجد میں گیا جہاں شیخ جلول خود تدریس وخطابت انجام دیتے ہیں۔ مسجد کے احاطہ میں قادیانیت کے متعلق ان سے گفتگو کی جو شام کی خبروں میں پیش کی گئی نیز پروفیسر محمد بن بریکہ کے تاثرات بھی خبر کا حصہ تھے۔

O ۲۱ جنوری ۲۰۱۷ء، اخبار ”**الشروق**“میں طویل تحریر ”**هكذا توغلت القاديانية في قسنطينة و تمكنت من اطاراتها**“میں دارالحکومت سے ۳۹۰ کلومیٹر فاصلہ پر مشہور شہر قسنطینہ میں قادیانیت کب اور کیسے پہنچی اس کی تفصیل درج ہے۔ اور لکھا کہ اس شہر میں تو قادیانی فکر پہلے وارد ہوئی تھی اور ۱۹۷۸ء کے موسم بہار میں دس افراد دریافت ہوئے تھے۔ یہ تحریر لکھنے والے نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔

O ۲۱ جنوری ۲۰۱۷ء کو النہار ٹی وی نے اپنے ڈیڑھ گھنٹہ کے خبرنامہ بنام ’’90 دقیقة اخبار‘‘ میں شیخ محمد مکرکب کو اس موضوع پر گفتگو کے لیئے سٹوڈیو مدعو کیا۔ انہوں نے ’’**بهذه الطريقة تحمي شبابنا من الطائفة الاحمدية**‘‘ کے زیر عنوان گفتگو میں والدین و دیگر ذمہ داران کو تجاویز و نصائح کیں جن کی روشنی میں نوجوانوں کو قادیانی و دیگر باطل افکار سے بچایا جاسکتا ہے۔ پھر فرمایا: ’’**لابد للجزائري تجمع علمائها و تصدر فتویٰ ضد الاحمدية**‘‘ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ علماء الجزائر جمع ہوکر قادیانیت کے خلاف فتویٰ جاری کریں۔ شیخ حامد محمد بن احمد مکرکب ابران (پیدائش ۱۳۶۲ھ/ ۱۹۴۳ء) بلیدہ شہر کے نزدیک گاؤں وادی برار میں پیدا ہوئے۔ مالکی عالم، مدرس، دارالحکومت الجزائر کی مسجد القدس کے سابق امام وخطیب، **المجلس العلمي البليدة**، نیز **جمعية العلماء المسلمين** کے رکن۔ اخبارات نیز ریڈیو ٹیلی ویژن کے ذریعے اسلامی تعلیمات کے فروغ میں حصہ لیتے ہیں۔ پانچ سے زائد تصانیف ہیں۔

O ۲۱ جنوری ۲۰۱۷ء، النہار ٹی وی، شام کی خبروں ’’**۹۰ دقيقة اخبار**‘‘ میں ایک کا موضوع ’’**الطائفة الاحمدية خطر على المجتمع وهذا مايجب فعله**‘‘، جس میں پروفیسر محمد بن بریکہ گفتگو کے لیے سٹوڈیو میں موجود تھے۔ انہوں نے مرزا قادیانی اور اس کے دعاوی کا تعارف کرانے کے بعد تجاویز پیش کیں کہ اس فتنہ کے محاسبہ کے لیے محض قانونی کارروائی اور ائمہ مساجد کی نصیحت کافی نہیں بلکہ دائرہ عمل وسیع کرتے ہوئے قادیانی چینل، ویب سائٹس، اور دیگر معاون ذرائع ابلاغ پر پابندی لگانا ہوگی۔ نیز مقامی میڈیا کو اس مہم میں اپنا کردار بڑھانا ہوگا۔ نیز سیمینار منعقد کئے جائیں۔ ایک سوال کہ بعض طبقات کا اصرار ہے کہ حکومت الجزائر اپنے قادیانی باشندوں سے مذاکرات کے ذریعے یہ مسئلہ حل کرے۔ آپ نے جواب میں بتایا کہ اس طرح کی کوشش بیسوی صدی کے آغاز میں ہو چکی ہے، جب جامعہ اَزہر میں دوسرے فریق نے عقیدہ کے بطلان کا اعتراف کیا لہٰذا اب اس طرح کی کوشش کی حاجت نہیں۔ بائیس منٹ کی اس گفتگو کے آخر میں فون پر ماہر قانون امین بن کروادہ نے اس صورت حال کے متعلق قانونی پہلو بیان کیا،

مزید کہا کہ مذہبی عقائد کی اِہانت کے مرتکب کے لیے مزید قانون سازی کی ضرورت ہے۔خبریں پیش کرنے والی خاتون نے بتایا کہ ہمارے ادارہ کی خواہش تھی کہ قادیانیت سے تائب ہوئے بعض افراد کے تاثرات بھی ناظرین تک پہنچائے جاتے لیکن، وہ لوگ خوف زدہ ہیں اس لیے ممکن نہیں ہوسکا۔البتہ اس فارم کا عکس خبروں میں دکھایا گیا جس کے ذریعے قادیانی پیشوا کی بیعت لی جارہی تھی۔

O ۲۴ جنوری ۲۰۱۷ء، ''**الشروق**''اخبار،''**مختصون وائمة فی ندوة الشروق حول حماية الامن الفكرى**''۔یہ اس اخبار کے زیر اہتمام ملک کو فکری انتشار سے محفوظ رکھنے کے موضوع پر علماء و مفکرین کی منعقدہ مجلس مذاکرہ کی روداد ہے جو دو خواتین صحافی کریمہ خلاص اور وھیبہ سلیمانی کی مرتب و پیش کردہ ہے۔اس میں شیخ یزید طریفی، ڈاکٹر شیخ عبدالرزاق قسوم، ڈاکٹر بوزید بومدین، العربی زواق، ڈاکٹر نصرالدین میلی نے اظہار خیال کیا جو تمام تر قادیانیت سے متعلق تھے۔شیخ یزید طریفی صوبہ **سکیکدة** کے ایک گاؤں کی مسجد میں امام تھے اور اسی علاقہ سے پہلا قادیانی گروہ پکڑا گیا تھا۔شیخ طریفی کا واسطہ ایک ایسے خاندان سے پڑا جو قادیانی ہوگیا تھا۔ان کے بقول انہوں نے ہمارے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنا چھوڑ دی۔حتی کہ ان کی تعداد پچیس تک جا پہنچی اور الگ عبادت گاہ مختص کرلی نیز ایک قہوہ خانہ کو تبلیغی مقاصد کے لیئے استعمال کرنے لگے،ہمیں ان کی طرف سے تشدد کا بھی سامنا رہا۔ان کے خلاف جاری جنگ میں تین طرح کے اقدامات کی ضرورت ہے۔ان گمراہ افراد کو دعوت و تبلیغ اور نصیحت کے ذریعے واپس اسلام پر لانے کی کوشش، اور پھر ان کی سرگرمیوں کی وزارت مذہبی اُمور نیز امن عامہ قائم رکھنے کے ذمہ دار ادارہ کو اطلاع دی جائے۔ڈاکٹر عبدالرزاق قسوم جو **جمعية العلماء المسلمين** کے صدر ہیں ان کے خیال میں ملک بھر میں قادیانیت سے متاثر افراد کی تعداد انتہائی محدود ہے۔اور گزشتہ تیرہ برس سے جاری ان کی سرگرمیوں کے باوجود یہ تعداد ایک سو سے زائد نہیں۔ ہمارے ذرائع ابلاغ نے اس گروہ کو غیر معمولی اہمیت دی اور انہیں ملک کے لیے بہت بڑا خطرہ بیان کیا۔ڈاکٹر بوزید بومدین جو وزارت

مذہبی اُمور میں شعبہ اسلامی ثقافت کے مدیر ہیں، اُنہوں نے کہا:

’’قادیانی لوگ ملک سے زکوٰۃ اور صدقات جمع کر کے باہر بھیجنے کے جرم میں ملوث ہیں۔ان کے خلاف جاری کارروائیاں عقیدہ کی بنیاد پرنہیں بلکہ یہ امن قائم رکھنےاور قانون کی پاسداری کا معاملہ ہے۔‘‘

مزید کہا:

’’نصاب میں شامل کتب اور انٹرنیٹ پربعض اسلام مخالف ویب سائٹس کی نگرانی کی حاجت ہے۔ ہمارے نصاب میں دینی تعلیم کا پہلو کمزور ہے جس کا نقصان یہ ہورہا ہے کہ لوگ بہت جلد دجل وفریب اور بدعات وخرافات کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔‘‘

الشروق کے اہم صحافی عربی زواق کے بقول صورت حال اس وقت مزید پیچیدہ ہو جاتی ہے جب کسی مذہبی فرقہ کو سیاسی اغراض میں استعمال کیا جائے۔اور اسلامی فرقوں نیز تحریکات اُمور کے ماہر ڈاکٹر نصر الدین میلی کے بقول قادیانی گروہ مرتد اور اسلام سے نکلے ہوئے کافر ہیں، اس پر اسلامی دنیا کے مؤقر اداروں کا اجماع ہے۔اس کا بانی مرزا غلام قادیانی برطانوی استعمار کا تیار کردہ مہرہ تھا جس نے جہاد کو منسوخ قرار دے کر استعماری قوتوں کو توانائی بخشی۔۲۰۱۱ء میں قادیانی جماعت کا جو عالمی اجتماع منعقد ہوا اس کی رُوداد اور آئندہ کے لائحہ عمل کا جائزہ لیا جائے تو عیاں ہوتا ہے کہ عرب ممالک میں برپا انقلابی لہر کے پیدا کردہ ماحول سے فائدہ اٹھانے کے لیئے قادیانی قیادت نے بعض ممالک میں اپنے افکار ومعتقدات پھیلانے کی مہم تیز کرنے کا عزم کیا، انھی میں ایک ہدف الجزائر ٹھہرا۔ چنانچہ ہمارے ہاں اس کا ظہور محض اتفاق وحادثہ نہیں بلکہ اسے خاص طریقہ کار اور منصوبہ بندی سے آگے بڑھایا گیا۔**سکیکدۃ** میں جیسے ہی پہلا گروہ گرفت میں آیا، وزارت مذہبی اُمور نے عوام کو اس فتنہ کے باطن وخلاف اسلام عقائد کی خبر دی، نیز **سکیکدۃ** کی مجلس علمی نے فتویٰ کے ذریعے لوگوں کو اس جماعت کے نظریات اپنانے سے روکا۔اور اب بہت جلد وزارت مذہبی اُمور کی طرف سے قادیانی عقائد بارے فتویٰ

سامنے آنے کی اطلاع ہے۔لیکن اس فتنہ کا محاسبہ کرنا معاشرہ کے ہر ذی ہوش فرد اور علماء سب کی ذمہ داری ہے۔ قادیانیت کے علاوہ ملک میں وارد شیعہ افکار اور عیسائیت پھیلانے کی کوشش سرطان کی شکل اختیار کر رہا ہے جو ملک کی وحدت وسلامتی اور اسلامی معتقدات کے لیے خطرہ ہیں۔اور تاریخ ہمیں سبق دیتی ہے کہ باطل افکار کے داعی ہمیشہ معاشرتی مسائل میں گھرے لوگوں اور دینی لگاؤ وجذبات رکھنے والے افراد کو نشانہ بناتے ہیں۔**الشروق** اخبار کے زیر اہتمام قادیانیت کے متعلق منعقدہ اس مجلس میں مذکورہ بالا جن اہل علم نے گفتگو کی ان میں سے ڈاکٹر عبدالرزاق بن عبداللہ قسوم (پیدائش ۵۲۔ ۱۳۵۱ھ/ ۱۹۳۳ء) صوبہ وادی کے شہر **المغیر** میں پیدا ہوئے۔الجزائر، قاہرہ، زیتونہ تیونس اور پیرس کی جامعات میں تعلیم پائی۔سوربون یونیورسٹی پیرس سے پی ایچ ڈی اور ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ لندن سے انگریزی زبان میں ڈپلومہ لیا۔پیرس کی مرکزی مسجد سے ملحق مدرسہ کے نائب مدیر، جنیوا میں بین الاقوامی تنظیم کے ترجمان، پھر الجزائر یونیورسٹی میں اُستاذ رہے۔عربی وفرنچ میں دس سے زائد تصانیف وتراجم ہیں۔نوجوانی میں **جمعیة العلماء المسلمین** سے وابستہ ہوئے پھر اس کے ترجمان اخبار "**البصائر**" کے مدیر ہوئے اور اگست ۲۰۱۱ء سے جماعت کے مرکزی صدر ہیں۔

O ۲۵ جنوری ۲۰۱۷ء، **النہار** ٹی وی، "**انصحونی/ الشیخ شمس الدین یثنی علی عملیات الدرک الوطنی ضد الاحمدیة القادیانیة**"۔شیخ شمس الدین بوروبی نے اپنے ہفتہ وار پروگرام میں آٹھ منٹ سے زائد قادیانیت کا محاسبہ کرتے ہوئے ان کے خلاف جاری حکومتی کارروائی پر متعلقہ اداروں کو خراج تحسین پیش کیا اور بھر پور تائید ویکجہتی کا اظہار کیا۔اور امن عامہ قائم کرنے والے اداروں سے کہا کہ مَیں اور الجزائری عوام بلکہ مسلمان کہلانے والا ہر فرد، اور اللہ تعالیٰ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی وخوش ہیں، کیونکہ یہ دین اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جڑا ہوا معاملہ ہے۔ہم سب آپ کی کامیابی کے لیئے دعا گو ہیں۔مرزا غلام قادیانی دجال، فاسق وفاجر، زندیق، شیطان اور برطانوی اِستعمار کا مہرہ تھا۔اب اس ٹولہ کی سرگرمیاں برطانیہ،

اسرائیل اور یورپ سے جاری ہیں اور وہیں سے الجزائر میں ان کی سرپرستی و مدد جاری ہے۔شیخ شمس الدین نے قادیانی فاسد عقائد پر عوام کو مطلع کیا اور نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ بیان کیا۔اور بتایا میرا ارادہ ہے کہ وقت نکال کر ردِّ قادیانیت پر کتاب لکھوں۔قادیانی گروہ سے کہا آپ لوگ اپنی پہچان اپنے دین کے حوالے سے کرائیں، اسلام اور مسلمان کا نام استعمال کرنے کی جسارت نہیں کریں۔اور شناختی کارڈ پر بھی بہائی اور قادیانی کا اندراج ہونا چاہیے۔الجزائری معاشرے پر پہلے وہابیہ پھر بہائی اور اب قادیانیت جیسے جدید افکار کا حملہ ہے اور اہل الجزائر غیر محفوظ ہوگئے۔اللہ تعالیٰ ہمارے اداروں کو ہمت دے کہ وہ ملک کو فکری پہلو سے محفوظ ومتحدر کھیں۔میری ائمہ مساجد سے بھی درخواست ہے کہ وہ قادیانی معرکہ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔

O ۲۶ جنوری ۲۰۱۷ء،النہار ٹی وی، جواں سال وہونہار صحافی یاسر لعرابی اس چینل پر ایک اور پروگرام ”بدون تحفظ“ پیش کرتے ہیں۔آج کا موضوع ”الاحمدية والشيعة فى الجزائر–الوحدة الوطنية فى خطر“ اور پچاس منٹ سے زیادہ پروگرام میں ڈاکٹر نصر الدین مِیلی ،عبدالرحمٰن سعیدی اور امن عامہ اُمور کے ماہر احمد میزاب نے شرکت وگفتگو کی۔ڈاکٹر نصر الدین نے کہا مرزا قادیانی نے نبوت کا دعوی اور جہاد کی تنسیخ کے دعاوی کیئے نیز اپنے نہ ماننے والے تمام مسلمانوں کی تکفیر کی۔اسلامی دنیا کے تمام اہم مذہبی اداروں بالخصوص پاکستان میں انہیں خارج از اسلام بتایا۔لہٰذا یہ مرتدین اور کفار کا گروہ ہے۔بعض بیرونی قوتیں الجزائر میں قادیانیت ،شیعیت ،عیسائیت ، مدخلیہ، اور داعش کے اَفکار پھیلانے میں کوشاں ہیں۔۲۰۱۱ء کے قادیانی لندن اجتماع میں طے کرلیا گیا تھا کہ ہمیں عرب دنیا میں رُونما ہونے والے انقلاب سے پیدا شدہ موافق حالات سے فائدہ اُٹھانا ہوگا اور اپنا کام تیز کرنا ہوگا۔لیکن شیعہ گروہ قادیانی افراد سے کہیں زیادہ خطرناک ہے،ان کے ہاں اَموال اور معاونین کی کمی نہیں اور ان کا دعوتی عمل زیادہ منظّم اور وسیع تر ہے۔عبدالرحمٰن سعیدی نے رائے دی کہ آج کے دَور میں کسی بھی جماعت وگروہ کو عقیدہ کی بنیاد پر سہولیات مہیا کی جارہی ہوں تو یہ بے مقصد نہیں ہوتیں بلکہ منصوبہ

کے تحت ہوتا ہے، جس کے پس پردہ سیاسی یا اقتصادی مقاصد ہوتے ہیں۔ احمد میزاب نے تجزیہ پیش کیا کہ ماضی میں ہندوستان میں برطانوی استعمار اس کا سرپرست تھا اور آج صہیونی ریاست یہ کردار ادا کر رہی ہے۔ کسی قوم و ملک کو ٹکڑے اور برباد کرنے کا مؤثر نسخہ مذہبی بنیاد پر تفریق و تقسیم پیدا کر دینا ہے ہمیں اغیار کی اس سازش و ہتھیار کو ناکام بنانا ہوگا۔ آج ہمارے ہاں قادیانیت، شیعیت اور عبادالشیطان وغیرہ فرقوں کے افکار رُوشناس کرانے اور ان ذرائع سے ملک کو کمزور و تقسیم کرنے کی مختلف جہات سے کوشش جاری ہے۔ ان کے پس پردہ قوتوں کو جب اپنے طے شدہ اہداف و منصوبوں میں رکاوٹ محسوس ہو تو یہ ''حقوق انسانی کی پامالی'' کا شور مچا کر ہمیں روکنے اور اقدامات کو غیر مؤثر کرنے کی مہم چلاتے ہیں۔ عراق کی مثال ہمارے سامنے ہے جسے فرقہ واریت کے راستہ پر ڈال کر برباد کر دیا۔ **بدون تحفظ** کا یہ پروگرام براہِ راست نشر ہو رہا تھا اور تینوں ماہرین سٹوڈیو میں موجود تھے۔ آخر میں **سکیکدۃ** ے بشیر جعبوب نے فون پر رائے دیتے ہوئے کہا، الجزائر اہل سنت اور مالکی المذہب لوگوں کا ملک ہے۔ اسے شیعت اور عیسائیت کی تبلیغی کوششوں سے محفوظ کرنا ہوگا۔ صلیبی قوتیں مالکی المذہب ریاست لیبیا کو برباد کر چکیں اب ہمارے وطن عزیز پر فکری و اعتقادی حملہ جاری ہے۔

O ۲۸ جنوری ۲۰۱۷ء اخبار ''**الشروق**''میں صحافی سلیمان بودالیہ کی خبر ''**اتحاد الزوايا يدعوا لى مشيخة موحدة ضد الاحمدية والتشيع**'' گزشتہ جمعہ کو صوبہ تیارت کے شہر **السوقر** میں خانقاہ آل **شعلال** میں روحانی اجتماع منعقد ہوا جس میں متعدد مشائخ طریقت اور مریدین نے شرکت کی۔ اس موقع پر ''**الاتحاد الوطني للزوايا**'' نامی مشائخ طریقت کی ملک گیر تنظیم کے ارکان نے فرقہ واریت، الجزائری عوام میں اسلام کے نام پر تفریق و تقسیم، ہر طرح کی انتہا پسندی، مسلمہ عقائد سے انحراف، نظریاتی خلفشار، تکفیری گروہ اور قادیانیت نیز تشیع جیسے عجیب وغریب معتقدات کی مذمت کی اور عقیدہ کی پختگی نیز حفاظت و اشاعت میں فعال کردار ادا کرنے کے لیئے تمام سلاسل کے مشائخ پر مشتمل تنظیم کے قیام پر زور دیا۔ اور ''**الاتحاد الوطني للزوايا**'' کے

علاوہ ''**الاتحاد العالمی للطرق الصوفیة**'' [۳۳۳] کے رکن ڈاکٹر عمر محمود شعلال نے **الشروق** کے نمائندہ سے گفتگو میں کہا، تمام مشائخ عظام وسجادہ نشین کو شیخ شعیب ابو مدین [۳۳۴] کی نہج پر ایک تنظیم و جماعت کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اہل الجزائر کو ان فکری انتشار پھیلانے والی جماعتوں سے بچانا ومحفوظ کرنا ہوگا جو عقیدہ پر ضرب لگانے کے درپے ہیں۔ اس جانب قدم اُٹھانے میں مزید تاخیر کی گنجائش نہیں۔ ڈاکٹر عمر محمود شعلال (پیدائش ۱۳۶۸ھ /۱۹۴۹ء) دارالحکومت الجزائر سے تین سو کلومیٹر دُور صوبہ وشہر تیارت کے دوسرے بڑے شہر اور تیارت سے پچیس کلومیٹر فاصلہ پر **السوقر** میں پیدا ہوئے۔ مالکی عالم، خانقاہ شیخ شعلال بن عودہ **السوقر** کے سجادہ نشین نیز ۱۹۷۸ء میں فرانس سے امراض قلب میں تخصص کی ڈگری حاصل کی۔ اور روحانی نیز جسمانی معالج کے علاوہ ''**الاتحاد الوطنی للزوایا الجزائریة**'' اور ''**الاتحاد العالمی للطرق الصوفیة**'' کے صدر ہیں۔

○ ۳۰ جنوری ۲۰۱۷ء، قطر کے **الجزیرة** ٹی وی کے نمائندہ عبدالحمید بن محمد نے الجزائر سے بعنوان ''**الاحمدیة فی الجزائر، خطر حقیقی ام تضخیم اعلامی**'' ایک رپورٹ پیش کی جس میں وہاں کے تین اہل علم کی آراء پیش کی گئیں۔ اس تمہید کے ساتھ کہ ۲۰۱۶ء میں ملک میں پہلا مرزائی گروہ دریافت ہوا۔ پھر وزیر مذہبی اُمور محمد عیسیٰ نے اطلاع دی کہ ملک میں وارد اس نئی فکر سے متاثرین سے نبٹنے کے لیے وزیر داخلہ نور الدین بدوی کی سرپرستی میں ایک کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔ تب سے ملک کے دُور دراز اور ویران علاقوں میں ان کے مراکز کی تلاش جاری ہے۔ ادھر عوامی حلقوں کی رائے ملی جلی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ حکومت نے کارروائی کرنے میں بہت دیر کر دی جبکہ دیگر کا کہنا ہے کہ اس قضیہ کو بہت بڑھا کر بیان کیا جا رہا ہے۔ اسلامی تنظیمات سے متعلق اُمور کے ماہر صحافی نور الدین ختال کے بقول قادیانی فکر سے وابستہ افراد کی سرگرمیاں کئی برس سے جاری تھیں جس پر حکومت بھی آگاہ تھی لیکن کوئی قدم اٹھانے میں اس قدر تاخیر کر دی کہ اب یہ مسئلہ بہت سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ جبکہ محقق و پروفیسر محمد امین مقراوی کے بقول

قادیانی فکر تو ہمارے ہاں گزشتہ عیسوی صدی کی آٹھویں دہائی میں پہنچ چکی تھی لیکن بہت محدود پیمانہ پر۔ اور ۲۰۰۷ء سے تو ان کی سرگرمیاں منظّم طور پر ہونے کا اعتراف تو خود جماعت کے مقامی قائد محمد فالی نے بھی کیا ہے۔اوراس کا سبب وہ الجزائری باشندے ہیں جو یورپ میں مقیم اور وہیں پر متاثر ہوکر یہ جراثیم یہاں لائے۔تب ان کی سرگرمیاں محدود و خفیہ تھیں حتیٰ کہ ۲۰۱۶ء میں بلیدہ میں ایک گروہ پکڑا گیا تو بات دنیا کے سامنے آئی اور کہا گیا کہ ملک بھر میں ان کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ خود جماعت کے بیرونی رہنما کا دعویٰ ہے کہ تعداد پانچ ہزار ہے۔اب ہم سن رہے ہیں کہ ان کی لندن قیادت صورت حال کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے اور قربانی کے لیے تیار رہنے کی ترغیب دے رہی ہے۔تو بے شک یہ فتنہ اب وطن اور اسلام کے لیے حقیقی خطرہ کے درجہ میں ہے۔الجزائر یونیورسٹی میں سیاسی سماجیات کے اُستاذ پروفیسر نورالدین بکیس کی رائے میں ملک میں قادیانی فکر کے فروغ کے موضوع کو ذرائع ابلاغ نے خوب اُچھالا اور بڑھا کر پیش کیا جس سے حکومت بھی سیاسی فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ بے شک یہاں قادیانی لوگ ہیں لیکن انتہائی کم تعداد میں اور وہ بھی قادیانی الیکٹرونک ذرائع ابلاغ کی وجہ سے متاثر ہوئے۔ پروفیسر بکیس نے اس مرض کے علاج وسرکوبی کے طریقہ کار پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور کہا متعلقہ اداروں کی کارکردگی بھی خاطر خواہ نظر نہیں آتی۔

O یکم فروری ۲۰۱۷ء، اخبار الشروق میں عبدالعالی کی تحریر ”**هكذا اعتنقت شبكة قسنطينة القاديانية**“ میں ہے کہ صوبہ قسنطینہ میں قادیانی افراد کی تلاش اور گرفتاری کا عمل بدستور جاری ہے۔ یہ علم اور علماء کا شہر ہے جنہوں نے دین حنیف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وجلالت قائم ومحفوظ رکھنے میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ اس تمہید کے بعد اس مضمون وخبر میں شہر کے دو آدمیوں کی گفتگو درج کی جو قادیانیت کے جال میں آنے کی مختصر روداد ہے۔آخر میں لکھا کہ گزشتہ جمعہ کو شہر کی اکثر مساجد میں درس اور خطبہ کا موضوع قادیانیت تھا۔ائمہ وخطباء نے عوام کو دین کی رسی مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تلقین کی کیونکہ ان دنوں امت مسلمہ دشمنوں کی دسیسہ کاریوں کا ہدف ہے۔

O یکم فروری کو ہی نون پوسٹ نامی ویب سائیٹ پر عائد عمیرہ کی تحریر ''الطائفة الاحمدية تشعل صراع داخل الدولة والمجتمع فی الجزائر''جس میں قادیانی ٹولہ اوران کے حواریوں کی ملک میں پیدا کردہ بدامنی وخلفشار کی تازہ صورت حال پرآگاہ کیا۔

O ۲فروری ۲۰۱۷ء،روزنامہ ''النصر ''میں خبر،''اساتذہ و باحثون یحذرون من قسنطينة، المدالشيعي والاحمدية يخفيان اهدافا خطيرة'' ۔گزشتہ روز وزارت مذہبی اُمور کے زیرِاہتمام قسنطینہ میں ملک میں عقیدہ وفکر کی یکجہتی کی بحالی کی غرض سے سیمینار منعقد ہوا جس میں اساتذہ ومحققین نے ملکی سالمیت ووحدت کے لیے فقہ مالکی کو واحد مرجع کی حیثیت سے قائم و برقرار رکھنے پر زور دیا۔اور کہا کہ ہمارے ہاں شیعہ اور قادیانی نیز دیگر مذاہب کے افکار کو رواج دینے کی کوشش کے پیچھے سیاسی و دیگر مقاصد پنہاں ہیں۔ ڈاکٹر شیخ کمال عرفی کے بقول حالیہ برسوں میں ذرائع ابلاغ کی جدت وفروغ میں آنے والے انقلاب نیز باہم رابطوں کی سہولیات میں اضافہ کی وجہ سے اپنے افکار دوسروں تک پہنچانا انتہائی آسان وسہل ہوگیا ہے اور شیعہ نیز قادیانی انہی سے فائدہ پانے کی کوشش میں ہیں اور یہ عالمی سطح کی خطرناک سازش کا حصہ ہے۔ان حالات میں معاشرہ کو دینی نظریات میں متحد رکھنے کے لیئے ہر پہلو سے اقدامات اُٹھانے کی اشد ضرورت ہے۔ڈاکٹر شیخ کمال عرفی (پیدائش ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء) امیر عبدالقادر یونیورسٹی قسنطینہ کے شریعہ کالج میں استاذ ،اور ۲۰۰۹ء میں یہیں سے پی ایچ ڈی کی۔فقہ اکیڈیمی الجزائر کے رکن،علاقائی مجلس الافتاء کے سابق صدر،مجلّہ ''الشريعة والاقتصاد'' کے سرپرست اور میراث وغیرہ علوم میں متعدد تصنیفات ہیں۔

O ۳فروری ۲۰۱۷ء،روزنامہ ''صوت الاحرار''الجزائر میں صحافی خاتون علجیہ عیش کی تحریر ''دعوة الى اقامة حشد شعبى لمحاربة الطائفية'' میں ہے کہ محکمہ اوقاف قسنطینہ کے زیرِاہتمام ''الوحدة العقائدية والفكرية للامة الجزائرية'' عنوان سے گزشتہ روز منعقدہ سیمینار میں ماہرین تعلیم اور ائمہ نے اس نقطہ پر اتفاق کیا کہ

دنیا ایک گاؤں کی شکل اختیار کر چکی ہے اور ہم اس ماحول سے الگ نہیں۔ اس صورت حال میں بعض افراد اور تنظیمات الجزائر کی مذہبی یکجہتی میں دراڑ ڈال رہی ہیں۔ لہٰذا فرقہ واریت کی مذمت اور وحدت کے اظہار نیز عوامی شعور بیدار کرنے کے لیے بڑے پیمانے پر ریلیاں نکالنے کی ضرورت ہے۔ قسنطینہ یورنیورسٹی کے استاذ ڈاکٹر شیخ رمضان یخلف نے کہا ملک میں فرقہ واریت کی لہر باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت آئی ہے۔ ڈاکٹر کمال عرفی کا کہنا تھا کہ الجزائری عوام کو اپنے عقائد کی حفاظت کی جتنی ضرورت آج ہے شاید پہلے کبھی نہ تھی۔ ہمارے ہاں قادیانیت وغیرہ باطل افکار کی آمد معاشرہ کے خلاف سازش ہے۔ ڈاکٹر ربیع لعورنے بعض ائمہ وعلماء کے رویہ پر تنقید کی جو اس مرحلہ پر غافل ولاتعلق ہیں۔ ڈاکٹر ربیع قسنطینہ شہر سے نو کلومیٹر فاصلہ پر قصبہ حامہ بوزیان کی مسجد امام مالک کے امام و خطیب اور **منہج الجدل عند فقہاء المالکیۃ** وغیرہ تصانیف مطبوع ہیں۔

O ۴ فروری ۲۰۱۷ء، الشروق ٹی وی، خبروں میں ''**محام فرنسی یتطاول علی الجزائر ویصرح سأزور الجزائر لانصاف مریدی الطائفۃ الاحمدیۃ**'' عنوان کے تحت فرانس کی شہریت رکھنے والے قادیانی وکیل آصف عارف کی ایک ویڈیو کلپ دکھائی جو برطانیہ یا یورپ کے کسی دوسرے مقام پر مرزائیوں کے اجتماع میں تیار کی گئی تھی جس میں مرزائی وکیل نے حکومت الجزائر اور مقامی ذرائع ابلاغ پر الزامات کی بوچھاڑ کر دی کہ وہ الجزائر آنے کی اجازت کے منتظر ہیں۔ اور یہاں آکر انصاف وعدل کی جنگ لڑوں گا اور ان پر ہونے والے ظلم پر بیرونی دنیا کو اطلاع دوں گا۔ الشروق ٹی وی نے آصف مرزائی کی اس گفتگو کے جواب میں الجزائر فتویٰ کمیٹی کے سابق صدر شیخ جلول قسوم کا مؤقف بھی دکھایا جن کے بقول ہم نے قادیان ٹولہ کو اس کے حجم وحیثیت سے زیادہ اہمیت دی، چنانچہ اب بیرونی قوتیں اسی کو لے کر الجزائر آنے اور ان کا دفاع اس بنیاد پر کرنے کی بات کر رہے ہیں، گویا یہ ملک میں دینی اقلیت ہے۔ خبر میں اس مرزائی وکیل کو پاکستان نژاد بتایا گیا۔ ہمارے ہاں اس واقعہ کے متعلق علی زمان کی تحریر اُردو روزنامہ ''اوصاف'' اسلام آباد کے ۲ فروری کے شمارہ میں '' قادیانیوں کی لندن

قیادت کے حکم پر پاکستان مخالف بھارتی ماہر قانون کا تقرر‘‘ عنوان سے چھپی جس میں آصف عارف کو بھارتی نژاد بتایا گیا جو قادیانی مرکز کی طرف سے متعدد دفعہ پاکستان کا دورہ کر چکا ہے۔

○ ۵ فروری ۲۰۱۷ء، اخبار ’’الشروق‘‘ عیسیٰ نامی صحافی کی دی گئی خبر ’’ارید زيارة الجزائر لكشف حقيقة الاحمدية‘‘ میں ہے ملک میں قادیانی گروہ کے خلاف جو قانونی اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔ ان کی وکالت کے لیئے قادیانی وکیل آصف عارف نے فرانس سے الشروق سے رابطہ کیا ہے اور کہا کہ اس سے قبل میں ایک پریس ریلیز الجزائری ذرائع ابلاغ کو جاری کر چکا ہوں۔ اب میں الجزائر کا دورہ کر کے قادیانی افراد سے مل کر تمام احوال معلوم کر کے پھر اپنا مؤقف ایک پریس کانفرنس میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ فرانس کی شہریت رکھنے والے اس قادیانی وکیل کی اس خواہش و مطالبہ بارے الشروق نے عدہ فلاحی کا تبصرہ بھی خبر میں شامل کیا۔

○ ۶ فروری ۲۰۱۷ء، اخبار الحوار، ’’الديانة القاديانية وتحذير العلامة احمد حماني منها‘‘ عنوان سے عماد بن عبدالسلام کا مضمون، جس میں تمہید کے بعد شیخ احمد حمانی کی کتاب ’’صراع بين السنة والبدعة‘‘ سے قادیانیت بارے اقتباس پیش کئے گئے ہیں۔ واضح رہے مضمون نگار الجزائر کے جواں سال عالم ہیں۔ اور بغداد کے مشہور مفکر و مؤرخ پروفیسر ڈاکٹر عماد عبدالسلام (پیدائش ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) الگ شخصیت ہیں۔

○ ۷ فروری ۲۰۱۷ء، اخبار الشروق، ’’احمدية، اسرائيل تعلن الحرب على الشروق و تتوعدها بالجحيم‘‘. اس خبر میں اطلاع دی گئی کہ الشروق اخبار گزشتہ چند دن سے قادیانی چینل، ان کی ویب سائٹس اور زیر اثر اخبارات کی طرف سے شدید حملہ کی زَد میں ہے۔ جو لندن، پیرس، عراق، ہندوستان اور اسرائیل سے کئے جا رہے ہیں۔ جن کا بنیادی مقصد الجزائر میں قادیانی مسئلہ کو اُلجھا کر اپنے حق میں فضا ساز گار کرنا نیز اپنے آپ کو اسلامی مذہب ثابت کرنے کی ضد ہے۔ اس حملہ کے ضمن میں

اسرائیل سے ایک ویڈیو کیسٹ جاری کی گئی جس میں اسرائیل میں جماعت کے صدر عبدالقادر مدلل اور جماعت کے مرکزی قائد محمد شریف عودہ نے الجزائری عوام کی مدد و ہمدردی حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ نیز الشـــروق میں چھپنے والی متعدد تحریروں کا ذکر کیا اور دھمکی دی کہ اگر یہ رویہ جاری رہا تو ہم آپ کو جہنم کا راستہ دکھائیں گے۔ ان ظالمانہ اعمال کو فی الفور روکا جائے۔ انہوں نے خوب لعن طعن کیا۔ دو ماہ قبل بھی الشروق اخبار اوراس کے نیوز چینل پر اسی طرز کا حملہ ہو چکا ہے۔ دوسری جانب ملک میں جاری اس گروہ کی تازہ سرگرمیوں بارے اطلاعات ہیں کہ سکیکدہ میں یہ بے روزگار اور کم تعلیم یافتہ افراد کو بڑی رقوم کا لالچ دے کر مبشر بنانے میں کوشاں ہیں۔ اور ایک پاکستانی نژاد فرانسیسی وکیل آصف عارف الجزائر میں ان کے مقدمات کا دفاع کرنے کے لیے یہاں آنے کی سرتوڑ کوشش کر رہا ہے۔ قادیانیت کے نرغہ میں جا پھنسے بعض لوگ واپس ہدایت کے راستہ پر لوٹ آئے ہیں جن کے مشاہدات واعترافات الشروق پیش کر چکا ہے جن سے قادیانی جماعت کے منصوبے بے نقاب ہوئے ہیں۔

○۸ فروری ۲۰۱۷ء کے اُردو ہفت روزہ ''ختم نبوۃ'' کراچی میں منصور عادل کا مضمون ''الجزائر میں قادیانی صہیونی نیٹ ورک کے کارندے گرفتار'' عنوان سے صفحہ ۲۱ نیز ۱۴ پر شائع ہوا جو روزنامہ ''اسلام'' کراچی کے شمارہ ۱۷ جنوری سے منقول ہے۔

○۹ فروری ۲۰۱۷ء، اخبار ''الحوار'' میں خبر، ''انصـار الطائفة الاحمدية يـراسـلون رئيس الجمهورية'' . الجزائر میں قادیانی گروہ کے پیشوا محمد فالی نے صدر الجزائر بوتفلیقہ کو کھلا خط لکھا جس میں مرزا غلام کو مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتے ہوئے اپنے گروہ کے خلاف جاری حکومتی کارروائی کو ناروا سلوک قرار دیتے ہوئے الجزائر کے شہری ہونے کی حیثیت سے مدد اور مسئلہ کے پُرامن حل کی درخواست کی۔ اس خبر کے آخر میں خط کا مکمل متن دیا گیا ہے۔

○۱۰ فروری ۲۰۱۷ء، الـحـوار اخبار میں ہی اس خط کے پس منظر میں مراکش کے شہر فاس کے صحافی نورالدین علواش (پیدائش ۱۴۰۰ھ/۱۹۷۹ء) کی تحریر ''الاحمديون

بالجزائر یخرجون الی العلن''الجزائر میں قادیانیت سے متاثر افراد اب تک تو زیر زمین تھے لیکن اب بلی تھیلی سے باہر آ گئی اور ان کے قائد نے حقوق کے حصول کے لیے ملک کے صدر سے مطالبہ کر دیا۔ جبکہ وزارت مذہبی اُمور ابھی تک یہی کہہ رہی ہے کہ ان کی تعداد اُنگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ عدہ فلاحی نے اس پر تبصرہ میں کہا کہ حالیہ برسوں میں ملکی فضا پُر امن ہے اور کوئی اہم موضوع حکومت، ذرائع ابلاغ اور عوام کی توجہ کا مرکز نہیں۔ لہٰذا سنجیدہ ماحول میں مقامی حلقات اور حقوق انسانی وغیرہ کی عالمی تنظیمات کو اپنی جانب متوجہ رکھنے کے لیئے اس کے زعماء نے منصوبہ بندی کے تحت تمام تر وسائل سے بھرپور مہم کا آغاز کیا۔ وزارت اوقاف و مذہبی اُمور ائمہ سے متعلق شعبہ کے معتمد خاص شیخ جلول جحیمی نے صدر الجزائر کے نام قادیانی گروہ کے سرخیل کے خط کو بے فائدہ اور غیر اہم قرار دیا اور کہا اس سے اتنا واضح ہے کہ قادیانی فرقہ کی قیادت اسے الجزائری معاشرہ میں ضم و مسلط کرنے کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کر رہی ہے۔ اور دار الحکومت کی مرکزی مسجد کے امام و خطیب شیخ علی عیہ نے اسی رائے کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا، قادیانی گروہ یہاں کے مذہبی اداروں میں گھس کر مساجد پر قبضہ اور پھر الجزائری عوام کے مسلمہ عقائد و معمولات مین جدت و تبدیلی لانا چاہتے ہیں، جو چودہ صدیوں سے اُن کے اَذہان و قلوب میں راسخ ہیں۔ صدر کو خط لکھنا اور پھر ذرائع ابلاغ میں اس کی تشہیر و اشاعت اسی منصوبہ کا حصہ ہیں۔ شیخ علی عیہ نے حکام بالا کے نام پیغام میں کہا، عالمی قوتوں کی سرپرستی و معاونت سے جملہ وسائل کے ساتھ پنپنے والے اس مذہب کی ہمارے ہاں تبلیغ و اشاعت کی کوشش کے پیچھے اِنتشار و خانہ جنگی کی فضا پیدا کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ لہٰذا اس کوشش کو ناکام بنانے اور اسے کچلنے کے لیے مزید قانون سازی کی حاجت و ضرورت ہے تو گریز نہیں کیا جائے۔

○ ۱۰ فروری ۲۰۱۷ء، نون پوسٹ نامی خبروں کی ویب سائٹ پر تیونس کے صحافی عائد عمیرہ کی تحریر ''**الطائفة الاحمدية تشعل صراع داخل الدولة والمجتمع فی الجزائر**''. الجزائر میں قادیانی فکر اختیار کرنے والے آئے دن گرفتار کئے جا رہے ہیں اور یہ متعدد اضلاع سے حراست میں لئے جا چکے ہیں۔ اور **المجلس الاسلامی**

الاعلیٰ جیسے اعلیٰ سرکاری ادارہ کے صدر شیخ غلام اللہ کا بیان تو بہت پہلے آ چکا کہ ملک میں وارد جدید اعتقادی فتنوں سے نبٹنے کے لیے جاری کارروائیاں کافی نہیں بلکہ عقیدہ اور وطن کی سلامتی نیز وقار کے بحالی کے لیئے مرحلہ وار اور منظّم پروگرام واقدامات کی ضرورت ہے، اور قادیانی گروہ کی سرگرمیوں کو روکنے میں حکومت نے غیر ضروری تاخیر کی۔ ادھر مؤرخین کا کہنا ہے کہ الجزائر میں ان کے اثرات گزشتہ عیسوی صدی کی آٹھویں دہائی سے ہیں، ہاں ۲۰۰۷ء میں تیزی آئی جو قادیانیت سے متاثر یورپ سے لوٹنے والے چند الجزائری افراد کی وجہ سے ہے۔

○ ۲۲ فروری ۲۰۱۷ء، عبدالباری عطوان کی اِدارت میں شائع ہونے والے برقی اخبار ''**رائی الیوم**'' میں خبر۔ ''**الشرطة الجزائرية تعتقل زعيم الطائفة الاحمدية و 11 من اتباعه**'' صوبہ شیلف سے گیارہ قادیانی گرفتار، جن میں گروہ کا سربراہ نیز نائب بھی شامل ہیں۔ یہی خبر روزنامہ ''**الشرق الاوسط**'' لندن میں اگلے روز یعنی ۲۳ فروری کو چھپی۔ جس میں مزید بتایا کہ گزشتہ چند ہفتوں سے الجزائری ذرائع ابلاغ میں پولیس کے حوالہ سے قادیانی افراد کی گرفتاری کی خبریں آرہی تھیں۔ لیکن قومی سلامتی کے ادارہ کے دفتر کی طرف سے سرکاری ریڈیو کے توسط سے یہ خبر پہلی بار دی گئی ہے۔

○ ۲۲ فروری ۲۰۱۷ء، اخبار ''**الحوار**'' میں نسرین مومن کے قلم سے خبر ''**رابطة حقوق الانسان تدعو لوضع قانون يحمي الاديان**'' حقوق انسانی تنظیم نے پھر سے کہا ہے کہ مذہبی آزادی وتحفظ کے قوانین وضع کیے جائیں تاکہ تعصب ونفرت کی بجائے بین المذاہب مکالمہ کا ماحول پیدا ہو اور معاشرہ میں تحمّل و بردباری اور عفو و درگزر کے جذبات پروان چڑھیں۔ تنظیم کے سیکرٹری ھواری قدور کی رائے میں ہمارے ہاں لوگ قادیانی اَفکار پر آگاہ نہیں تھے لہٰذا بآسانی ان کے جال میں آتے گئے۔ دیگر معاون عوامل میں مذہبی اداروں کی غفلت، غربت، مال ودولت کی طمع اور جہالت جیسے اسباب ہیں۔

O ۲۲ فروری ۲۰۱۷ء، اخبار ''الشروق'' میں خبر ہے ''**الاحمدیة تثیر سجالا حقوقیا فی الجزائر**''، ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ۲۰۱۶ء میں الجزائر میں انسانی حقوق سے متعلق جو رپورٹ حال ہی میں جاری کی اس میں قادیانی گروہ کے حقوق کی بات کی گئی ہے۔ اس پر حقوق انسانی کا نام لینے والی مقامی تنظیموں نے بھی یہ موضوع اُٹھایا، چنانچہ اب قادیانی مسئلہ ہمارے ہاں جدل کا باعث بنا ہوا ہے۔

O ۲۳ فروری ۲۰۱۷ء، الشروق ٹی وی، ''**امنستی تدعو لترک الاحمدیین احرار فی ممارسة معتقداتهم**''، الجزائر میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے دفتر کی نگراں حسینہ اوصدیق کا بیان خبروں میں دکھایا گیا، جنہوں نے کہا احمدی افراد کے خلاف جاری حکومتی کارروائی کو روکا جائے اور انہیں مذہبی آزادی دی جائے۔ اس پر **المجلس الوطنی للامة** کے صدر جمال غول کا مؤقف ورد عمل بھی خبر میں پیش کیا گیا، ان کے بقول الجزائر میں ہر مذہب وملت کو دینی شعائر کی ادائیگی میں مکمل آزادی قانون میں حاصل ہے۔ اور قادیانی افراد کے عقیدہ سے ہمیں کوئی تعرض نہیں بلکہ یہ قانون اور امن عامہ کا مسئلہ ہے۔ یہ لوگ بغیر اجازت عبادت گاہیں بنانے میں ملوث ہیں اور مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔

O ۲۸ فروری ۲۰۱۷ء، محکمہ اوقاف صوبہ مِیلہ کے فیس بک صفحہ ''**مدیر الشئوون الدینیة و الاوقاف لولایة میلة**'' میں خبر ہے کہ آج بروز منگل محکمہ اوقاف مِیلہ کے زیر اہتمام ''**حول الطوائف و النحل الدخیلة علی المجتمع الجزائری**'' ملک میں دَرآئے جدید اور غیر مقبول فرقوں کی آمد وسرگرمیوں پر آگاہی اور اُن کے قلع قمع نیز اثرات زائل کرنے کے موضوع پر اسلامک کلچرل سنٹر میں مذاکرہ منعقد ہوا جس کی صدارت گورنر مِیلہ سید محمد جمال خنفار نے کی۔ تلاوت قرآن، قومی ترانہ کے بعد محکمہ اوقاف کے مقامی مدیر نے خطبہ استقبالیہ اور محمد اویدیر نے مذاکرہ کے ہدف ومقصد پر آگاہ کیا۔ پھر ڈاکٹر ناصر وراش نے ملک میں وارد جدید فرقوں داعش، قادیانیہ، شیعہ، بہائیہ اور عباد الشیطان پر اظہار خیال کیا۔ بعد ازاں پروفیسر ڈاکٹر محمد بن الرواتح نے قادیانیت پر

گفتگوکی۔آخر میں سوالات وجواب کی نشست ہوئی۔

O ۲۸فروری ۲۰۱۷ء، اخبار ’’**النہار**‘‘عبدالرحمٰن سالمی کے قلم سے ’’**الصفحة الرسمية للطائفة الاحمدية تنشط من الكيان الصهيوني**‘‘ الجزائر کے امن عامہ کے خاص محکمہ **الدرک الوطنی** کے شعبہ سائبر کرائم نے تحقیق کے بعد انکشاف کیا کہ ملک میں قادیانی فکر کی اشاعت اور متبعین کی معاونت و عالمی رابطوں کے لیئے فیس بک پر جماعت کی طرف سے ’’**الموقع العربی الرسمی للجماعة**‘‘نام سے صفحہ تشکیل دیا گیا ہے اور الجزائر حکومت نیز مقامی ذرائع ابلاغ کے خلاف منفی وشر انگیز مواد بھی اسی کے ذریعے پھیلایا جارہا ہے۔جس کا مرکز اسرائیل کا شہر **نہاریا** ہے۔معلوم رہے نھاریا فلسطین کے تاریخی شہر **عکا** سے دس کلومیٹر فاصلہ پر ہے جو برطانوی استعمار کے دَور میں ۱۹۳۴ء میں جرمنی سے آنے والے یہودیوں نے آباد کیا تھا۔

O یہی خبر ’’**البلاد**‘‘ اخبار میں اگلے روز یعنی یکم مارچ کو نسیمہ عجاج کے قلم سے بعنوان ’’**تحقيقات مصالح الدرک الوطني تكشف، نشاط الاحمدية بالجزائر يدار من اسرائيل**‘‘ عنوان سے شائع ہوئی۔

O یکم مارچ ۲۰۱۷ء: **النہار** ٹی وی نے معمول کی خبروں میں ’’**تلفزيون النهار يكشف لاول مرة من مكان التقاء الطائفة الاحمدية**‘‘ عنوان سے بتایا کہ ملک میں پہلا قادیانی گروہ ۲۰۱۳ء میں علاقہ بلیدہ کی بلدیہ الرواشد سے دریافت ہوا تھا۔ اب ہمارے نمائندہ نے اسی علاقہ میں جاکران کی سرگرمیوں اور عبادت کے دُور دراز خفیہ مقام کے مناظر کی وڈیو تیار کی جو پیش ہے۔اس تمہید کے ساتھ خبروں میں یہ کلپ نشر کیا گیا جس میں مقامی لوگوں کے تاثرات بھی دکھائے گئے۔

O ۲مارچ ۲۰۱۷ء: الجزائر کے یوٹیوب چینل ’’**دزاير**‘‘ کے ہفتہ وار پروگرام ’’**حقائق**‘‘ کا موضوع ’’**الخلافة السرية، تنامي خلايا الجماعة الاسلامية الاحمدية في الجزائر**‘‘ تھا۔ جس میں خفیہ ذرائع سے ریکارڈ کی گئی قادیانی افراد کی سرگرمیاں اور گفتگو پیش کی گئی۔نیز سٹوڈیو میں مہمان صحافی سلیم الغربی نے اپنے مشاہدات

وتاثرات بیان کیئے ۔ یہ پروگرام ایک گھنٹہ جاری رہا۔

O ۳ مارچ ۲۰۱۷ :"**وقف نشاط الطائفة الاحمدية فی الجزائر**" چین کی سرکاری خبر رَساں ایجنسی شینخوا XINHUA نے خبر دی کہ الجزائر کے وزیر مذہبی اُمور محمد عیسیٰ نے دو مارچ کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں اعلان کیا کہ قادیانی گروہ کی سرگرمیوں پر قابو پالیا گیا ہے۔انہوں نے یہ بات ملک میں گروہ کے سرخیل کی گرفتاری کے نو دن بعد کہی ، جو گیارہ ساتھیوں سمیت دار الحکومت سے دوسو کلومیٹر دُور علاقہ شِلف سے گرفتار کیے گئے تھے۔

O ٦ مارچ ۲۰۱۷ء: نومیڈیا ٹی وی چینل پر نجیہ بادری کے ہفتہ وار پروگرام "**کل شي سياسة**" کا واحد موضوع "**الاحمدية في الجزائر ، مواطن ضلالها، اهدافها و علاقتها باسرائيل**" تھا۔ایک گھنٹہ پانچ منٹ کے اس خاص پروگرام میں پانچ شخصیات گفتگو کے لیے مدعو کی گئیں۔جن میں سے دو عدہ فلاحی سابق مشیر وزیر مذہبی اُمور اور امن عامہ اُمور کے ماہر وخفیہ ایجنسی کے کرنل ریٹائرڈ سید محمد خلفاوی اسٹوڈیو میں موجود جبکہ دیگر تین نے فون پر حصہ لیا۔جن میں صوبہ شِلف میں حقوق انسانی تنظیم کے نمائندہ ابوبکر الحلمی ، پڑوسی ملک تیونس سے ڈاکٹر شیخ بدری المدنی اور قاہرہ مصر سے جامعہ از ہر کی فتویٰ کمیٹی کے رُکن شیخ سید زاید کے نام ہیں۔آغاز میں عقیدہ ختم نبوت نیز ملک میں درآئی نئی فکر قادیانیت کے متعلق سڑک سے عوام کے تاثرات دکھائے گئے ۔ نیز وزیر مذہبی اُمور کی تازہ پریس کانفرنس کا وہ حصہ دکھایا جس میں انہوں نے کہا کہ قادیانی مسئلہ ہمارے لیے عقیدہ سے جدل نہیں بلکہ امن عامہ اور قانون کی عملداری پر توجہ ہے۔ وزیر مذہبی اُمور نے حالیہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں بھی صورت حال پر آگاہ کیا تھا۔ نیز بتایا گیا کہ **المجلس الاسلامي الاعلیٰ** نے بھی قادیانی گروہ کی سرگرمیوں پر بھرپور کارروائی پر زور دیا ہے۔اس پروگرام میں شریک ڈاکٹر بدری المدنی تیونس کی مؤقر یونیورسٹی زیتونہ میں اُستاذ، **رابطة المحمدية** نامی ملک گیر تنظیم کے نائب صدر اور تیونس کے شہر قصیبہ مدیونی میں واقع صوفیہ کے سلسلہ مدنیہ کی خانقاہ سیدی عبداللہ المدیونی کے

فرزنداور وھاں کی مسجد النور کے امام وخطیب ہیں۔

○ ۷ مارچ ۲۰۱۷ء: قطر ولندن سے شائع ہونے والے برقی اخبار ''**العربی الجدید**،، میں طویل خبر ''**الطائفة الاحمدية فى الجزائر: اختراق دينى ام فقاعة اعلامية ؟**''۔ایک برس قبل اکثر الجزائری باشندے قادیانیت کا نام تک نہیں جانتے تھے۔لیکن پھر یکا یک شعلہ سالپکا اور ذرائع ابلاغ نیز سیاسی حلقوں میں ہر جگہ اسی کا تذکرہ ہونے لگا۔ ملک بھر کے متعدد شہروں سے اس کے متبعین کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا تا آنکہ گزشتہ ۲۳ جنوری کو ان کا امیر بھی دھرلیا گیا۔سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق فروری کے آخر تک چونسٹھ افراد حراست میں لیے گئے تھے۔ان میں سے بعض نے اعتراف کیا کہ ہماری سرگرمیاں ۲۰۰۸ء سے جاری اور الجزائری معاشرہ میں اپنے افکار پھیلانے میں کوشاں ہیں جس میں بعض غیر ملکی شخصیات بھی شریک اور ملک میں مقیم ہیں۔ایک قادیانی نے اپنا نام ظاہر نہیں کرنے کی شرط پر **العربی الجدید** کو بتایا کہ حکومت ہمارے ساتھ غیر مسلموں کا سا سلوک کر رہی ہے۔ہم جدت پسند دینی جماعت ہیں اور ہمیں ملت اسلامیہ سے خارج اور گمراہ قرار دینا کذب وافتراء ہے۔اسرائیل سمیت کسی بیرونی قوت سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

○ ۸ مارچ ۲۰۱۷ء: **الميادين** ٹی وی چینل، ڈاکٹر سامی کلیب کے ہفتہ وار پروگرام '' **لعبة الامم**'' کا واحد موضوع ''**الطائفة الاحمدية فى الجزائر، اى سر خلف اعتقالات ناشطيها**'' دورانیہ ایک گھنٹہ دس منٹ۔میزبان نے گفتگو کے لیئے مسلمان رہنما اور قادیانی گروہ کو مساوی وقت کے اُصول پر یہ پروگرام پیش کیا چنانچہ مسلمانوں کی طرف سے الجزائر یونیورسٹی کے شعبہ تحقیق کے پروفیسر محمد بن بریکہ نیز تیونس سے **اتحاد المغرب العربی للتصوف** کے صدر ڈاکٹر مازن شریف نے جبکہ قادیانیہ کی طرف سے ناصرہ اسرائیل سے شریف عودہ نے شرکت وگفتگو کی۔ نیز کبابیر حَیفا سے قادیانی افراد کے تاثرات پیش کیئے گئے۔اور سابق قادیانی ھانی طاہر نے ترک قادیانیت پر ۲۷ اگست ۲۰۱۶ء کو جو وڈیو کلپ جاری کیا تھا وہ بھی پروگرام میں دکھایا گیا۔الجزائر کے

ایک صحافی سلیم غربی نے اس بارے اپنی تحقیق ومشاہدات بیان کیئے۔ڈاکٹر مازن شریف (پیدائش ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء) تیونس کے محقق وشاعر، دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے قائم ایک ادارہ سے وابستہ ہیں۔قادیانی عقائد وتاریخ پر خاصی معلومات رکھتے ہیں شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں سے تعلق اُستوار ہے وہ بنگلہ دیش میں صوفیہ کی ایک عالمی تنظیم کے نائب صدر ہیں۔

O ۱۰مارچ ۲۰۱۷ء:الشروق اخبار کی خبر ’’**احباط اطلاق محطة تلفزيونية الاحمدية من البليدة**‘‘۔ **الشروق** کے باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق گزشتہ برس کے آخری ایام میں بِلیدہ کے علاقہ میں امن عامہ کے اداروں نے خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر ایک بڑی کارروائی کے دوران قادیانی ٹولہ کی زیرزمین ٹیلی ویژن چینل قائم کرنے کی کوشش کو ناکام بنادیا۔ان لوگوں نے اس مقصد ومنصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیئے موزوں علاقہ کا انتخاب کر کے وہاں زمین خرید کراس پر بنگلہ نما عمارت تعمیر کر کے اسے مرکز کی حیثیت دی۔پھر ملک بھر سے ایسے قادیانی افراد یہاں لائے گئے جو جماعت کے رہنما کی نگرانی میں اس منصوبہ پر کام کرنے لگے۔ان میں ڈاکٹر،نرس اور یونیورسٹی کے طلبہ شامل تھے۔جب چھاپہ مارا گیا تو اس عمارت سے متعدد وڈیو کیمرے،نشریاتی آلات، پمفلٹ، کتب،آڈیو وڈیو کیسٹ اور دیگر معاون اشیاء برآمد ہوئیں۔

O ۱۰مارچ ۲۰۱۷ء:اخبار الشروق میں شیخ سلطان برکانی کی تحریر’’ **بين النبوة و الاحمدية و الامامة الشيعة**‘‘میں قادیانیوں کے عقیدہ ختم نبوت اور شیعہ کے عقیدہ امامت کا مصادِر کی روشنی میں تقابل پیش کیا ہے۔

O ۱۳مارچ ۲۰۱۷ء کے الشروق میں سمیر محرش کی تحریر’’**ميهوبی يدعوا لی التصدی للطائفة الاحمدية فی الجزائر**‘‘وزیر ثقافت عزالدین میھوبی (پیدائش ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء) نے کہا ہے کہ الجزائر میں معاشرتی بد اَمنی پھیلانے کے مرتکب قادیانی گروہ کے عزائم ناکام بنانے میں جملہ وسائل سے کام لیا جائے۔انہوں نے علمی طبقہ کو توجہ دلائی کہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر تیس ہزار سے زائد ویب سائٹس اور نجی برقی

صفحات تشدد و لا دینیت کی ترغیب اور باطل کی دعوت دینے میں فعال ہیں ان کا محاسبہ و مقابلہ وقت کی اشد ضرورت ہے۔

O ۱۴ مارچ ۲۰۱۷ء: اخبار "**الحوار**" میں عدہ فلاحی کی تحریر " **هذا ما قاله لي الرجل الثاني في الجماعة الاحمدية عن الجزائر**"۔ شریف عودہ اسرائیلی، مرزائی دنیا میں مرزا مسرور کے بعد دوسرا اہم آدمی ہے جو عرب دنیا میں جماعت کے مرکزی صدر ہیں۔ عدہ فلاحی نے اس کا انٹرویو لیا جو اس تحریر میں درج ہے۔ جس میں قادیانیت کا عمومی تعارف، اسرائیل کے ساتھ تعلقات اور الجزائر کی صورت حال پر سوالات کے جواب ہیں۔

O ۱۵ مارچ ۲۰۱۷ء: روزنامہ "**المحور**" الجزائر (اجراء جولائی ۲۰۱۰ء) نے ملک کے حالات حاضرہ میں سے اہم تر مسئلہ پر مجلس مذاکرہ کے انعقاد کا سلسلہ شروع کیا جسے "**فوروم**" کا مستقل نام دیا گیا۔ مذکورہ تاریخ کو صبح ساڑھے دس بجے سیمینار کا موضوع "**حول الطائفة الاحمدية في الجزائر**" تھا۔ اس میں اسلامی تحریکات و انتہا پسندی اُمور کے ماہر شیخ یوسف مشریہ اور وزارت مذہبی اُمور کے سابق مشیر عدہ فلاحی نے گفتگو کی۔ سامعین میں نئی نسل کے مرد و خواتین کو خاص نمائندگی دی گئی۔ صحافی خاتون یاسمین بوعلی میزبان ہوئیں اور ایک گھنٹہ سے زائد اس کی وڈیو ریکارڈنگ یوٹیوب میں نیز اخبار کی ویب سائٹ پر تحریر درج ہے۔ عدہ فلاحی نے تجویز پیش کی کہ مختلف شعبوں کے ماہرین پر مشتمل ایک وسیع کمیٹی تشکیل دی جائے جو قادیانیت کے متعلق شفاف حکم و قوانین وضع کرے تاکہ مستقل حل سامنے آئے۔ وگرنہ ماضی کی طرح پھر ایسے واقعات جنم لیتے رہیں گے۔

O ۱۵ مارچ ۲۰۱۷ء کے اخبار "**الحوار**" نے اس سیمینار کی خبر "**السلفية و الاحمدية وجهان لعملة واحدة**" عنوان سے شائع کی۔ وہابیت اور قادیانیت ایک ہی سکّے کے دو رُخ ہیں۔ یہ بات عدہ فلاحی نے اپنے خطاب میں کہی۔ مزید کہا کہ قادیانی فرقہ پر کوئی حکم دینے سے قبل ضرورت ہے کہ وزارت دینی اُمور اور **المجلس**

الاسلامی الاعلیٰ کی ایک مشترکہ کمیٹی تشکیل دی جائے جو قادیانی اَفکار و معتقدات کا جائزہ لے کر مقامی سطح کا شرعی فیصلہ دے۔

○ ۱۵ مارچ کو ہی روزنامہ "**الشـــروق**" میں پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین میلی کا مضمون "**الاحمدية، هذه النِّحلة اللقيطة**" شائع ہوا۔

○ ۱۶ مارچ ۲۰۱۷ء: **الشروق** ٹی وی چینل کی صبح کی نشریات میں نوجوان صحافی محمد الفاتح خوخی کے پروگرام "**الشــروق مـورننگ**" میں ڈاکٹر یوسف مشریہ (پیدائش ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء) کی آدھ گھنٹہ گفتگو "**الاحـمـدية، خـوف على الدين ام تضيق بقرار السياسی**"۔ انہوں نے ملک میں ہر عقیدہ وفکر اور رائے کے اظہار کی مکمل آزادی کی بھرپور حمایت وتائید کرتے ہوئے کہا، الجزائر کوئی مذہبی ریاست نہیں لہٰذا کسی کی تکفیر کرنا اور پابندیاں لگانا ریاست کا کام و ذمہ داری نہیں۔ انہوں نے قادیانی گروہ کے خلاف ملک میں جاری کارروائیوں کی شدید مخالفت کی۔ ڈاکٹر یوسف مشریہ، مالکی عالم، امام و خطیب، صوفی اور "**رابطـة علـمـاء وائـمـة و دعاة الـسـاحـل**" نامی پانچ ساحلی ممالک کی تنظیم کے قیام ۲۳ جنوری ۲۰۱۳ء سے ۲۴ نومبر ۲۰۱۶ء تک جنرل سیکرٹری رہے۔ بعدازاں وزیر دینی اُمور الجزائر کے مشیر بنائے گئے۔

○ ۲۵ مارچ ۲۰۱۷ء، النہار ٹی وی "**امـريكا تبث جذور الطائفة الاحمدية فی الجزائر و هذا هو السبب**". الجزائر میں حقوق انسانی کے پہلو پر نظر رکھنے والے کمال معاشو نے **الـنـهـار** کے نمائندہ سے بات کرتے ہوئے کہا کہ امریکی کانگریس میں الجزائر کے متعلق جو رپورٹ پیش کی جاری ہے اس میں الزام لگایا گیا کہ ہمارے ہاں قادیانی گروہ کا جینا محال کر دیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں امریکہ کو ہمارے داخلی معاملات میں بولنے کا کوئی حق نہیں۔ قادیانی ٹولہ چند افراد کا گروہ ہے یہ اقوام متحدہ کے منشور میں تسلیم شدہ دینی اقلیت نہیں۔ بین الاقوامی قوانین میں اقلیات اور ان کے دینی وثقافتی خصائص واضح طور پر مذکور ہیں جن پر یہ گروہ پورا نہیں اُترتا۔ مزید کہا الجزائر میں عیسائی دینی اقلیت موجود اور انہیں مذہبی آزادی حاصل ہے ان کی طرف سے اس طرح کی کوئی شکایت

سامنے نہیں آئی۔امریکہ اورالجزائر دونوں اقوام متحدہ تنظیم کے رکن ہیں اور مناسب نہیں کہ کسی رکن کے خلاف اس قسم کی بے بنیاد رپورٹ جاری کی جائے۔اقوام متحدہ اور حقوق انسانی سے متعلق اس کا شعبہ قوانین کے دائرے میں رہ کر ہی کوئی قدم اُٹھا سکتے ہیں۔ قادیانی ٹولہ مادہ پرست افراد کا ہجوم ہے جسے مغربی دنیا اقلیت کا نام دے کر اسلام کو بدنام کرنے میں کوشاں ہیں۔کمال معاشوالجزائر کے مشہور قانون دان ہیں اور ۲۰۱۹ء کے وسط میں حقوق انسانی کی آواز اُٹھانے کے لیئے ایک نئی تنظیم ''**المنظمة الجزائرية لحقوق الانسان**'' قائم کی جس کے صدر ہیں۔

○ ۲۶مارچ ۲۰۱۷ءکواخبار''**الحوار**''کی ویب سائٹ پر پیش کی گئی عدہ فلاحی کی تحریر''**احداث لندن بين الاحمدية والداعشية ؟**''میں لندن میں ہونے والے دھماکوں کے پس منظر میں قادیانیہ، وہابیہ اور داعش کے افکار و مؤقف کا جائزہ لیا گیا ہے۔

○ ۳۱مارچ ۲۰۱۷ء: اخبار'' **البلاد** ''میں خبر۔''**عامان حبسا نافذ الاتباع الاحمدية في وهران**''میں ہے۔وہران شہر کی عدالت نے دو قادیانی افراد کو دو سال قید، جرمانہ اور پانچ برس صوبہ بدر کرنے کی سزا سنائی ہے۔خبر میں ان جرائم کی تفصیل بھی دی گئی ہے جن کی بنیاد پر یہ سزائیں ہوئیں۔ان میں سے ایک یہ کہ ان لوگوں نے ایک تنظیم رجسٹر کرانے کی کوشش میں ناکامی کے بعد فیس بک پر صفحہ کھول کر اپنے اَفکار کی تبلیغ شروع کردی۔انہوں نے کئی لاکھ دینار چندہ جمع کیا جس میں کچھ رقم بلیدہ میں اپنے سربراہ کو عبادت گاہ کی تعمیر کے لیے اور مزید برطانیہ میں قادیانی مرکز کو بھیجی۔

○ ۱۳اپریل ۲۰۱۷ء: النہار ٹی وی چینل کے پروگرام''**قهوة و جرنان**''میں واحد مہمان عدہ فلاحی نے ''**انتشار سريع الاحمدية في الجزائر، هل هي حرب دينية خفية**''عنوان کے تحت چھبیس منٹ گفتگو کی جو یوٹیوب میں ہے۔

○ ۱۲اپریل ۲۰۱۷ءکے اخبار''**الشروق**''میں شیخ، مامون القاسمی کا انٹرویو ''**الاحمدية بدعة انجليزية يرعاها الصهاينة**''عنوان سے چھپا۔جس میں ناصر الامجد نے آپ سے قادیانیت پر آٹھ سوالات کیئے۔آپ نے فرمایا قادیانیت برطانوی

استعمار کی بدعت و پیداوار اور اب صہیونی ریاست اسرائیل مربی و سرپرست ہے۔ شیخ محمد مامون بن مصطفیٰ قاسمی حسنی (پیدائش ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء) الجزائر کے علماء و مشائخ میں نمایاں شخصیات میں سے ہیں۔ آپ حافظ، مالکی عالم، مبلغ اور دارالحکومت سے تقریبا دوسو پچاس کلومیٹر فاصلہ پر صوبہ **مسيلة** میں واقع گاؤں **الهامل** میں ۱۹۹۵ء سے صوفیہ کے سلسلہ رحمانیہ خلوتیہ قاسمیہ کے گیارہویں سجادہ نشین ہیں۔ نیز **المجلس الاسلامی الاعلی** کے رکن اور سلسلہ رحمانیہ کے مشائخ کی ملک گیر تنظیم "**رابطة الزوايا الرحمانية**" کے صدر ہیں، جس کا مرکزی دفتر بھی خانقاہ الهامل میں ہے۔ یہیں پر آپ کی سرپرستی میں درس گاہ "**المعهد القاسمی للعلوم الشرعية**" فعال ہے جس میں عربی کے علاوہ امازیغی زبان میں تعلیم کا اہتمام اور کارکردگی قابل ذکر ہے۔ فرانسیسی استعمار سے آزادی کی تحریک و جہاد میں خانقاہ الهامل کی خدمات ہیں۔ چنانچہ ایک طالبہ نسمہ قدیدہ نے پروفیسر وافیہ نفطی کی نگرانی میں محمد خیضر یونیورسٹی بسکرہ سے ۲۰۱۴ء میں "**موقف الطريقة الرحمانية من الاحتلال الفرنسی، زاوية الهامل ببوسعادة 1863 - 1962 م انموذجاً**" مقالہ برائے ایم اے لکھا جو کمپوز شدہ ۱۱۶ صفحات پر ہے۔ جبکہ رحمانیہ سلسلہ کے تعارف و خدمات پر الجزائر کے مشہور محقق و کلام ابن عربی کے شارح شیخ عبدالباقی مفتاح (پیدائش ۱۹۵۲ء) کی کتاب "**اضواء على الطريقة الرحمانية الخلوتية**" ۲۰۰۹ء میں دارالکتب علمیہ بیروت نے ۳۸۴ صفحات پر شائع کی۔

○ ۱۶ اپریل ۲۰۱۷ء کو الجزائر کے اخبارات **البلاد، الخبر، الرائد** وغیرہ نے "**ندوة وطنية حول الاحمدية فی الجزائر**" و دیگر عنوان سے خبر دی کہ **المجلس الاسلامی الاعلیٰ** الجزائر کے صدر شیخ بوعبداللہ غلام اللہ نے قسنطینہ میں ایک کانفرنس کے دوران بتایا کہ ۲۴ اپریل کو مجلس کے زیر اہتمام قادیانیت کے موضوع پر قومی سطح کا سیمینار مجلس کے سیکریٹریٹ واقع دارالحکومت میں منعقد کیا جارہا ہے۔ جس میں محققین اور اسلامی علوم کے ماہرین شرکت و خطاب کریں گے۔ یہ اُن لوگوں کے لیے دعوت طرز کا ہوگا جو بہکاوے میں آکر گمراہ ہوگئے کہ ہدایت کی طرف لوٹ آئیں۔

المجلس الاسلامی الاعلیٰ حکومت الجزائر کا سب سے بڑا اسلامی ادارہ ہے جس کی بنیاد ۱۹۸۹ء میں رکھی گئی۔ اس کی حیثیت اسلامی مشاورتی کونسل کی سی ہے۔ اور صدر مجلس نیز دو خواتین سمیت ارکان کی تعداد پندرہ طے ہے جو صدر الجزائر مقرر کرتا ہے۔ ارکان مجلس میں علماء، مشائخ، صوفیہ، اسلامی مفکرین، جامعات میں اسلامی علوم کے ماہر پروفیسر، اباضیہ فرقہ کے نمائندہ شامل ہوتے ہیں۔ ستمبر ۲۰۱۷ء میں مجلس کی تشکیل نو ہوئی تو بزرگ عالم شیخ بوعبداللہ غلام اللہ (پیدائش ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۴ء) مجلس اسلامی کے صدر ہوئے جو سترہ برس تک ۲۴ جون ۱۹۹۷ء تا ۲۹ اپریل ۲۰۱۴ء وزیر اوقاف و دینی اُمور کے منصب پر رہے۔

○ ۲۴ اپریل کو منعقدہ اس مجلس مذاکرہ کو "**القادیانیة نحلة صنعها الاستعمار البریطانی**"، نام دیا گیا جس میں مجلس اسلامی کے صدر شیخ غلام اللہ اور وھران یونیورسٹی میں تقابل ادیان کے استاذ ڈاکٹر عبدالقادر بن داؤد، بلیدہ یونیورسٹی میں تقابل ادیان کے استاذ ڈاکٹر یزید حمزاوی، نیز سوشیالوجی کی مشہور محققہ و **جمعیة الجزائریة للعقلاء** کی رکن زھرہ فاسی، تصوف وسلاسل صوفیہ کے محقق سعید جاب الخیر (پیدائش ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء) وغیرہ نے خطاب کیا۔ **الجزیرة** چینل نے اس مجلس مذاکرہ بارے یاسین بودھان کی تیار کردہ رپورٹ اگلے روز "**الاحمدیة بالجزائر، اکادیمیون یحذرون من انتشارها**" عنوان سے نشر کی جس میں اہم نکات بیان کیے۔ سعید جاب الخیر جو بعض اسلامی تعلیمات کے بارے میں منفرد مؤقف ورائے دینے میں خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ یہاں بھی تفرد کا مظاہرہ کیا۔

○ ۲۳ اپریل ۲۰۱۷ء: اخبار الشروق میں سلطان برکانی کی تحریر "**تھویل ملف الاحمدیة هل هو مؤامرة شیعیة، علمانیة**"، میں ہے ہمارے ہاں گزشتہ چند ماہ سے قادیانی گروہ کے خلاف حکومتی کارروائیاں جاری ہیں جو خاص اللہ تعالیٰ کی خاطر وراہ میں ہیں۔ الجزائر میں قادیانی فکر کی ترویج واشاعت کی کوشش ہو رہی تھی اس حقیقت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ لیکن اس بات کو بھی جھٹلایا نہیں جا سکتا کہ ملک بھر میں ان کی

تعداد دسیوں افراد سے زائد نہیں۔اور یہ پہلو بھی واضح ہے کہ کوئی مقامی قوت قادیانی گروہ کی معاون و مددگار نہیں۔اس کے برعکس بعض بیرونی قوتوں کی سرپرستی میں الجزائر میں شیعہ فکر کے تعارف وترویج کا عمل بدستور جاری اور ملک کے اندر ذرائع ابلاغ نیز دیگر طبقات میں ان کے ہمدرد و معاون موجود ہیں۔قادیانی گروہ کے خلاف یکا یک ڈرامائی انداز میں بڑے پیمانہ پر کارروائی سے شیعہ مسئلہ میز کے نیچے چلا گیا اور وہ اس صورت حال سے خوب فائدہ اٹھانے کی حالت میں ہیں۔ادھر ملک کا لبرل وسیکولر طبقہ بھی ان کا معاون ہے۔ہمیں سوچنا ہوگا کہ واقعی قادیانیت ملک کے لیئے بڑے خطرہ کی حد تک پہنچ چکی تھی یا شیعہ وسیکولر اتحاد نے اپنے اہداف سے توجہ ہٹانے کے لیئے سازش ومنصوبہ بندی کے تحت یہ صورت حال پیدا کردی۔معلوم رہے سلطان برکانی نام کی دو مشہور عرب شخصیات ہیں۔ ایک الجزائر کے اسلامی قلمکار اور دوسرے یمن کے سیاسی رہنما جو ۲۰۱۹ء میں پارلیمنٹ کے سپیکر ہیں۔

O ۲۴ اپریل ۲۰۱۷ء: روزنامہ ''البلاد'' کی خبر ''**الاحمدية تستعمل الامازيغية نشر افكارها**'' گزشتہ روز **المجلس الاسلامی الاعلیٰ** نامی اعلیٰ ترین سرکاری مذہبی ادارہ کے زیراہتمام قادیانیت کے موضوع پر خصوصی مجلس مذاکرہ منعقد ہوئی جس میں مذاہب وادیان کے ماہرین، وہران یونیورسٹی کے پروفیسر عبدالقادر بن داؤ داور بلیدہ یونیورسٹی کے ڈاکٹر یزید حمزاوی کے علاوہ مجلس اسلامی کے صدر شیخ غلام اللہ وغیرہ نے خطاب کیا۔قادیانیت کے خلاف جاری حکومتی کارروائی پر ہونے والی عالمی تنقید کے جواب میں پروفیسر عبدالقادر نے کہا کہ مذہبی آزادی سے متعلق اقوام متحدہ کی دستاویز پر الجزائر کے نمائندہ نے بھی دستخط کیئے تھے۔لیکن مذہبی آزادی کی بھی حدود وقیود طے ہیں اور ہمارے ملک میں درآئے اعتقادی فتنہ قادیانیت اور اس کے خلاف جاری اعمال کا دین ومذہب سے کوئی تعلق نہیں۔انہوں نے مزید کہا، قادیانی مبشر بچوں اور خواتین کے ذریعے افکار پھیلانے کا طریقہ اختیار کیئے ہوئے ہیں نیز امازیغی زبان کا سہارا لے کر فریب دے رہے ہیں۔معلوم رہے امازیغی یا بربری زبان سے مراد شمالی افریقہ کے بعض مما لک کے

مخصوص علاقوں میں بولی جانے والی چند زبانیں ہیں۔

O ۲۵ اپریل ۲۰۱۷ء: ''**المرصد الجزائری**'' نامی ویب سائٹ پر خبر ''**الاحمدیة تتحدی الحکومة**''، میں بھی **المجلس الاسلامی الاعلیٰ** کے تحت گزشتہ روز منعقدہ اجتماع کی رُوداد پیش کی گئی جس کا عنوان وموضوع ''**القادیانیة نحلة صنعها الاستعمار البریطانی**''، بتایا۔ اور آگاہ کیا کہ مجلس اسلامی کے صدر شیخ غلام اللہ کو قادیانی مرکز لندن کی طرف سے ایک خط موصول ہوا جس میں اپنے عقائد وافکار کی وضاحت اور دفاع کرتے ہوئے نماز روزہ زکوٰۃ وحج وغیرہ عبادات ومعمولات کے متعلق اپنا مؤقف ذکر کر کے مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خط میں وہ دعاوی اور افکار بیان نہیں کیے جو مرزا غلام قادیانی کی تصانیف میں درج ہیں۔ بارہ صفحات کے اس خط پر قادیانی عالمی مرکز لندن میں عرب دنیا سے متعلق شعبہ کے نگران عبدالمؤمن طاہر کے دستخط ہیں۔

O ۲۵ اپریل ۲۰۱۷ء، اخبار ''**الحرة**'' سے خبر ''**الاحمدیة تشتکی الاضطهاد فی الجزائر والحکومة ترد**''۔ الجزائر میں قادیانی گروہ کے خلاف جاری قانونی کارروائی پر قادیانی مرکز لندن کا ردعمل پہلی بار سامنے آیا اور انہوں نے **المجلس الاسلامی الاعلیٰ** کے صدر وسابق وزیر اوقاف ودینی اُمور شیخ غلام اللہ کے نام ایک طویل مراسلہ میں شدید احتجاج اور مذمت کا اظہار کیا۔ اور قادیانی افراد پر لگائے گئے الزامات کو جھوٹ وافتراء نیز ''فرزندانِ الجزائر'' پر ظلم قرار دیا۔ اس کے جواب میں موجودہ وزیر اوقاف محمد عیسیٰ نے منگل کے روز بیان کیا کہ ہماری کارروائیاں اور جنگ قادیانی فرقہ اور ان کے دینی افکار سے نہیں بلکہ ان افراد کے غیر قانونی اعمال وافعال کا محاسبہ مقصود ہے۔ مذکورہ وزیر نے مزید کہا قادیانی مرکز لندن کی طرف سے ہمیں بھی خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ ہم ملکی قوانین کے دائرہ میں قادیانی گروہ سے بات چیت کے لیے تیار ہیں لیکن انہیں ایک اسلامی تنظیم وجماعت خیال کر کے مذاکرات کے راستہ پر چلنے کا کوئی امکان نہیں۔

O ۲۷ اپریل ۲۰۱۷ء، ماہنامہ ’’البیـــان‘‘ لندن کی ویب سائٹ پر الجزائر کے محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد امین مقراوی وغلیسی کا مضمون ’’**القادیانیة تھدد الجزائر**‘‘۔ جس کے آغاز میں ہے کہ صلیبی استعمار کی عرصہ دراز سے کوشش رہی ہے کہ الجزائر کو انتشار اور لاقانونیت کے راستہ پر ڈال کر اس کا وقار اور شناخت مٹی میں ملا دے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے فرانسیسی استعمار نے یہاں عیسائیت اور لادینیت پھیلانے کے ہر ممکن جتن کیئے لیکن ناکام رہا اور الجزائر بدستور سُنّی ریاست رہا۔ لیکن اب گزشتہ چند برسوں سے ہماری ثقافت و پہچان کو مسخ اور ختم کرنے کی خطرناک کوشش دیکھنے میں آرہی ہے جن میں میں سے ایک ہمارے ہاں قادیانی فکر کی آمد و اشاعت ہے۔ مضمون نگار نے اس تمہید کے بعد قادیانی مذہب کی ابتدائی مختصر تاریخ، اسلامی دنیا کے اہم اداروں کے اس کے خلاف اٹھائے گئے اقدامات اور پھر الجزائر میں اس کے اوّلین گروہ کے دریافت پر لکھا۔ مزید بتایا کہ سمیر بوخطہ نامی ایک الجزائری جرمنی میں مقیم تھا وہاں ۱۹۹۱ء میں قادیانی ہوا اور وہیں پر ۲۰۱۵ء میں مرا۔ لیکن پیچھے قادیانی اولاد چھوڑ گیا۔ اسی آدمی کے ذریعے قادیانی افکار الجزائر، تیونس اور مراکش کے باشندوں میں متعارف ہوئے۔

O ۲۸ اپریل ۲۰۱۷ء کو تلمسان یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر شیخ محمد حاج عیسیٰ کا مضمون ’’**این الخطر فی الاحمدیة القادیانیة**‘‘ ان کی ویب سائٹ پر شائع ہوا۔

O ۹ مئی ۲۰۱۷ء: البلاد اخبار میں ریاض کے قلم سے خبر۔ ’’**اعتـــرافـات مثیـرة خــلال مـحـاكـمة اتباع الاحمدیة بمحكمة وھران**‘‘۔ وھران کی عدالت میں پانچ قادیانیوں پر قائم مقدمات کی سماعت میں مدعی نے دو سال قید، پچاس ہزار دینار جرمانہ کی استدعا کی ہے اور ۲۹ مئی کو فیصلہ متوقع ہے۔ ان ملزمان پر قانونی تقاضے پورے کیئے بغیر تنظیم قائم کرنے، دینی عقائد سے چھیڑ چھاڑ اور بیرونی ذرائع سے حاصل کردہ مطبوعہ مواد تقسیم کرنے کے الزامات ہیں۔ گزشتہ پیشی پر ڈیڑھ گھنٹہ کی جرح کے دوران ان افراد نے جج کے سامنے دلچسپ و عجیب اعترافات کیئے۔ ان کے بقول مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی منتظر اور مسلمانوں کا آخری نجات دہندہ ہے، انہوں نے جہاد کا

بھی انکار کیا۔ یہ گزشتہ ۲۴ اپریل کو گرفتار کیے گئے تھے۔ان کے مستغانم وغیرہ میں موجود گروہ سے رابطے تھے انہی معلومات کی بنا پر امن عامہ کے ادارے ان تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ جب چھاپہ مارا گیا تو یہ لوگ اپنے مقامی قائد کے گھر عبادت کے لئے جمع تھے۔ وہاں سے کتب، پمفلٹ اور قادیانی چینل کی سی ڈیز نیز نقد رقم بھی برآمد ہوئی۔ ان میں سے ایک نے اعتراف کیا کہ ہمیں علاقہ میں اپنی عبادت گاہ بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ یہ لوگ نماز باجماعت کا وقت گزرنے کے بعد مسجد میں جاتے تھے اور ان کا نماز وزکوٰۃ کا طریقہ بھی مالکی مذہب سے مختلف تھا۔ یاد رہے اس سے قبل اپریل کے وسط میں اسی منحرف گروہ سے وابستہ گیارہ افراد کو ایک برس قید اور پانچ لاکھ دینار جرمانہ نیز پانچ برس صوبہ بدری کی سزا سنائی گئی تھی۔

○ ۸ جون ۲۰۱۷ء: **المیادین** ٹی وی چینل، ڈاکٹر یحیٰی ابوزکریا کے پیش کردہ ہفتہ وار پروگرام ''ال م'' کا موضوع ''**الحالة الاحمدية في الجزائر**'' دورانیہ پینتالیس منٹ، تین شخصیات نے گفتگو کی، سابق مشیر وزیر مذہبی اُمور عدہ فلاحی، شیخ محمد زُعبی امام مسجد خلفاء راشدین طرابلس لبنان اور سابق قادیانی پروفیسر انجینئر ھانی طاہر۔ آغاز میں میزبان ڈاکٹر یحییٰ نے کہا:

> ''الجزائر میں قادیانی وباء یوں پھوٹ پڑی جیسے جنگل میں آگ۔ اس فرقہ کے متعلق شیخ الازھر جاد الحق کا فتویٰ اور فلسفی محمد اقبال کا مؤقف سامنے آچکے ہیں۔
> الجزائر کے وزیر مذہبی اُمور نے اس مسئلہ پر ہنگامی حالت کا نفاذ واعلان کر دیا اور کارروائی شروع کی۔''

المیادین چینل پر نشر کیے گئے اس پروگرام کی انتہائی اہمیت وافادیت ٹھہری۔ جس کی کئی وجوہات میں سے پہلی یہ کہ الجزائر میں مسئلہ قادیانیت کو لے کر یہ پروگرام ایک اور عرب ملک لبنان کے مقبول چینل نے پیش کیا جو نسبتاً زیادہ لوگوں نے دیکھا۔ دوسری وجہ الجزائر میں اس موضوع پر مسلسل نظر رکھنے والے محقق عدہ فلاحی کی اس پروگرام میں شمولیت، تیسری وجہ سابق قادیانی ھانی طاہر کی شمولیت و گفتگو جو کبھی مرزائی مرکز لندن کے

اساطین میں سے تھے۔ چوتھی یہ کہ لندن مرکز کی طرف سے الجزائر میں قادیانی جماعت میں شامل ہونے پر رکنیت کا جو تحریری حلف لیا جا رہا تھا اس حلف نامہ کو حاصل کر کے ڈاکٹر یحییٰ نے مکمل عربی عبارت ناظرین کو سنائی جس میں واضح طور پر مرزا قادیانی کے مہدی و مسیح موعود ہونے کا اقرار درج تھا۔ گویا رکنیت اختیار کرنے والے کسی فرد کے عذر کی گنجائش نہ تھی کہ میں انجانے میں رکن بنا۔ پانچویں وجہ خود ڈاکٹر یحییٰ ہیں جو عرب دنیا کے مشہور صحافی، تجزیہ کار، مفکر اور مروجہ نظام حکمرانی کے خلاف آواز اُٹھانے نیز عرب عوام کے حقوق کی بات کرنے میں بے باک ونڈر، اس باعث عوامی حلقوں میں مقبول ہیں۔ یوں **المیادین** چینل پر پیش کئے گئے اس پروگرام کو مفید و مؤثر بنانے کی ہر پہلو سے کامیاب کوشش کی گئی۔ ڈاکٹر یحییٰ ابوزکریا (پیدائش ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء) دارالحکومت الجزائر کے علاقہ باب الوادی میں پیدا ہوئے۔ عربی کے علاوہ سویڈش، فرنچ، انگریزی، ہسپانوی اور فارسی زبانیں جانتے ہیں۔ متعدد اخبارات ورسائل کے بانی رکن۔ سویڈن میں تعلیم پائی وہیں کی شہریت حاصل ہے۔ لبنانی خاتون سے شادی کی۔ بارہ سے زائد تصنیفات میں سے اکثر الجزائر کے متعلق ہیں۔ سویڈن سے ہی "**الجزائر من بلة الی بوتفليقة**" عنوان پر پی ایچ ڈی کی نیز شرعی علوم بھی پڑھے۔ انہوں نے قطر کے مشہور چینل "**الجزيرة**" کے مقبول عام پروگرام "**الاتجاه المعاكس**" میں چند بار شرکت کی اور عرب رعایا کے حقوق کے مسئلہ کو اجاگر کیا۔

O ۱۰ جون ۲۰۱۷ء، عدہ فلاحی کی فیس بک صفحہ پر تحریر "**السبّ و الشتم لمن نقد الاحمدية**" ، پرسوں میں نے "**المیادین**"، چینل کے پروگرام " **ال م**" میں شرکت اور قادیانیت کے موضوع پر گفتگو کی۔ جس دوران مخالف کے عقیدہ و موقف پر اپنی رائے دیتے ہوئے احترام باہمی کے اصول کا پوری طرح خیال رکھا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ اس پروگرام کے بعد بعض اہم قادیانی شخصیات کی طرف سے مجھ پر گالی گلوچ کا گویا سیلاب اُمڈ پڑا۔ شاید یہ اپنی جماعت کو وہابیہ کی طرح کسی بھی اعتراض و تنقید سے بلند تر سمجھتے ہیں، کیونکہ یہ ناجی فرقہ ہونے کے مدعی اور دوسروں کو باطل کے پیروکار جانتے ہیں۔ قادیانی

لوگ میرے مثبت رویہ اور رائے کو کیوں بھول گئے کہ میں نے ہی ان کا خط اس دَور کے وزیر مذہبی اُمور تک پہنچایا تھا نیز قادیانی جماعت کے علمی ورثہ پر نئے سرے سے مطالعہ و تحقیق کر کے شرعی فیصلہ دینے کی تجویز کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ دنیا بھر میں ان کی تعداد بیس لاکھ سے زائد نہیں جبکہ اسلامی فرقوں کی آبادی ڈیڑھ ارب ہے۔ کیا یہ محدود تعداد ہی حق پر ہے اور دیگر سب باطل پرست ہیں۔ اس جماعت کے لوگ مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدی منتظر اور مسیح موعود، اور ارض فلسطین پر قابض اسرائیلی ریاست کے ساتھ خوش گوار تعلقات کی توضیح وتشریح کرنے سے قاصر ہیں۔ جب قادیانی گروہ سے سوال کیا جاتا ہے کہ آپ کی جماعت کا ھانی طاہر جو بیس برس تک نہ صرف جماعت کا اہم رکن رہا، بلکہ مبشر و مناظر تھا، اور کتب نیز صحافتی ذرائع کے توسط سے قادیانیت کو فروغ دینے میں مگن تھا اور یکا یک یہ کہہ کر جماعت سے الگ ہو گیا کہ مرزا غلام احمد نوسر باز اور فریبی جبکہ اس کے ماننے والے احمق و بیوقوف لوگ ہیں۔ ہمارے اس سوال کا کوئی معقول جواب دینے کی بجائے یہ لوگ ھانی طاہر پر مختلف الزامات چسپاں کر کے جماعت چھوڑنے پر اس کی تکفیر کرتے ہوئے چپ سادھ لیتے ہیں۔

O ۱۲ جون ۲۰۱۷ء، فرانسیسی ٹیلی ویژن چینل "FRANCE 24" کی عربی سروس میں ”**السجن مع وقف التنفيذ بحق اتباع للطائفة الاحمدية بتهمة الاساءة للاسلام**“ عنوان سے خبر دی گئی کہ الجزائر میں چھبیس قادیانیوں کے مقدمات میں فیصلہ پر سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔

O ۲۱ جون ۲۰۱۷ء: روزنامہ ”**الشرق الاوسط**“ لندن۔ ”**الجزائر: جدل حول محاكمة اتباع الطائفة الاحمدية**“۔ الجزائر کے وزیر مذہبی اُمور محمد عیسیٰ نے کہا، حقوق انسانی کی عالمی تنظیم کی ترجمان کی طرف سے لگائے گئے الزامات میں کوئی حقیقت نہیں۔ حکومت کی ذمہ داری اور حق ہے کہ جو کوئی ملک کے امن عامہ اور لوگوں کے مسلمہ عقائد سے کھیلے، اس کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔ وزیر کا اشارہ ان چھ قادیانیوں کی طرف تھا جنہیں کل عدالت میں پیش کیا گیا جس پر ایمنسٹی انٹرنیشنل کے

مقامی دفتر کا بیان الجزائر کے اخبارات میں چھپا اور کہا گیا کہ ملک میں قادیانیوں سے نفرت اور تعصب کی فضا پیدا کی جا رہی ہے۔اس سے قبل جون ۲۰۱۶ء میں مذکورہ وزیر نے بیان دیا تھا کہ ملک میں قادیانی فکر کی آمد و وجود کی اطلاعات ہیں جو منصوبہ کے تحت ہمارے ہاں فرقہ واریت پھیلانے کی کوشش ہے۔فروری ۲۰۱۷ء کے بیان میں قادیانیوں کو خارج از اسلام بتایا۔اور اپریل میں صدر الجزائر بوتفلیقہ کے دفتر کے ترجماں احمد اویحی نے کہا کہ الجزائر کو شیعہ نیز قادیانی افکار سے محفوظ بنایا جائے۔اپنے حالیہ بیان میں وزیر مذہبی امور نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کے الزامات کی تردید میں ان جرائم کا بھی ذکر کیا جن کی بنیاد پر قادیانی افراد پر مقدمات قائم کئے گئے۔دوسری جانب ایمنسٹی کی رپورٹ کے مطابق الجزائر میں دوسواسّی سے زائد قادیانی مرد و عورت گرفتار ہیں اور ان کے خلاف کارروائیاں ۲۰۱۶ء سے جاری ہیں جب انہوں نے بلیدہ شہر میں اپنی عبادت گاہ بنائی۔ان افراد کو جن الزامات میں عدالت لے جایا گیا ان میں دو سے چار سال قید یا تین لاکھ جرمانہ تک کی سزا ہوسکتی ہے۔اور ملک میں موجود بعض سیکولر و مادہ پرست تنظیمات کئی برس سے مذہبی آزادی کے حق پر بول رہی تھیں، حالیہ دنوں میں ان کی مہم میں بھی تیزی آ گئی ہے۔ ادھر شمالی افریقہ میں ایمنسٹی انٹرنیشنل کے علاقائی دفتر کی صدر ھبہ مرایف کا بیان بھی دیکھنے میں آیا، جس نے قادیانیوں پر مقدمات کو مذہبی آزادی کے خلاف اور انہیں ختم کر کے فوری رِہائی کا مطالبہ کیا۔ایمنسٹی رپورٹ کے مطابق الجزائر میں ان کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے۔قادیانی گروہ کے سرخیل کو تین ماہ قید رکھنے کے بعد گزشتہ مئی کو رِہائی ملی تھی۔ مذکورہ وزیر نے مزید کہا، الجزائر میں شیعیت، اور قادیانیت وغیرہ کے عقائد کی تبلیغ واشاعت کی کوشش جاری ہے جبکہ ہمارے ہاں سرے سے ان فرقوں کا وجود ہی نہیں۔لہٰذا اس طرح کی کوشش الجزائری معاشرے میں انتشار پھیلانے کے مترادف ہے۔ہم اہل الجزائر اسی دین پر کاربند ہیں جو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور مدینہ منورہ میں نافذ تھا۔ہمیں نئے سرے سے مسلمان کرنے کی حاجت نہیں۔

O ۲۸ جون ۲۰۱۷ء، فرانس کے ٹیلی ویژن چینل FRANCE 24 کی عربی

سروس کی خبر ”**الجزائر :الحکم بالسجن علی ستة اشخاص من الطائفة الاحمدیة**“ . دارالحکومت الجزائر سے ۴۳۵ کلومیٹر فاصلہ پر شہر باتنہ کی عدالت نے بدھ کے روز چھ قادیانی ملزمان کی اپیل کا فیصلہ سناتے ہوتے ہوئے سزا کو بحال رکھا۔ یہ بات ملزمان کے وکیل نے فون پر چینل کے نمائندہ کو بتائی ۔اور خفگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے غیر منصفانہ قرار دیتے ہوئے اعلیٰ عدالت میں اپیل دائر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ان ملزمان کو زیریں عدالت نے ۲۷ مارچ کو سزا سنائی تھی جس میں مذکورہ عدالت نے تخفیف کردی۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ کے مطابق الجزائر میں قادیانی فرقہ کی تعداد تقریباً دو ہزار ہے جن میں سے دوسو اسّی زیرحراست ہیں۔قبل ازیں انہوں نے جماعت کو رجسٹرڈ کرانے کی درخواست دی تھی جسے وزارت داخلہ نے مسترد کردیا۔ الجزائر کا سرکاری مذہب اہل سنت و جماعت فقہ مالکی ہے۔دیگرادیان میں عیسائیت کا وجود ہے جنہیں گرجا گھر کے اندر عبادت کی اجازت ہے اور ۲۰۰۶ء کے قانون کے مطابق وہ عیسائیت کا پرچار و تبلیغ کے مجاز نہیں۔

O ۳۰ جون ۲۰۱۷ء،عراق کے برقی اخبار ”الاخبار“میں کریم السماوی کے طویل مضمون کی پہلی قسط ”**بالادلة، الوهابیون جند الشیطان لهدم الاسلام، بالمقارنة، الوهابیة والقادیانیة وجهان لعملة واحدة**“۔جس میں تمہیداور قادیانیت کے عمومی تعارف کے بعد ۸ جون کو لبنان کے ٹیلی ویژن چینل ”**المیادین**“ پر الجزائر میں قادیانیت کے موضوع پر پیش کئے گئے خاص مذاکرہ کی رُوداد درج کی۔

O ۲۳ جولائی ۲۰۱۷ء،خبروں کی ویب سائٹ ”**کل شئی عن الجزائر TSA**“ پر ولید رمزی کے قلم سے الجزائر میں قادیانی گروہ کے قائد محمد فالی کا انٹرویو ،”**رئیس الاحمدیین بالجزائر نحن ضحایا حملة تشویة اعلامی وعداء رجال الدین**“۔فالی نے کہا الجزائری ذرائع ابلاغ اور مولوی نے ہمارا چہرہ مسخ اور قربانی کا جانور بنادیا۔جبکہ حکومت سالہا سال سے ہمارے وجوداور سرگرمیوں پر آگاہ تھی۔اب بعض مولوی بطورخاص وہابی حلقے الجزائر اور دیگر ممالک میں ہمارے پیچھے پڑے ہیں۔

ہمارے ۲۸۶ لوگ حراست میں ہیں جن میں سے ۱۶۰ فیصلہ وسزا کے مراحل میں ہیں اور حکومت سے رابطہ کی ہماری تمام تر کوشش کامیاب نہیں ہوسکی جبکہ ہم اورلندن مرکز حکومت الجزائر کے ساتھ مذاکرات کے خواہش مند ہیں۔فالی نے برطانیہ سے کسی مالی امداد کاانکار کیا اور کہا ہم جو چندہ جمع کرتے ہیں وہ غربا کی ضروریات پوری کرنے ،مریضوں کے علاج اور حاجت مندوں کی شادی جیسے سماجی خدمات کے کاموں کی غرض سے ہے۔ہم نے ۲۰۱۶ء کے آخر میں دینی تنظیم کی اجازت ورجسٹریشن کے لیئے وزارت داخلہ میں درخواست جمع کرائی جومسترد کردی گئی۔فالی نے مزید کہا الجزائر میں قادیانیت ۲۰۰۶ء میں ٹیلی ویژن چینل کے ذریعے متعارف ہوئی۔ہم مسلمان ہیں کسی الگ مذھب کے پیروکار نہیں۔ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کوآخری تشریحی نبی مانتے ہیں۔مرزاغلام احمد بھی رسول تھے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبہ ودرجہ کے نہیں۔اورہم دین کا حصہ بنادی گئی خیالی قصے کہانیوں پرایمان ویقین نہیں رکھتے۔یہاں فالی کا اشارہ قرآن مجید میں مذکور سیدنا موسیٰ علیہ السلام اورسیدنا سلیمان علیہ السلام کے قصص کی تفاسیر جانب تھا۔

O ۱۹اگست ۲۰۱۷ء،النہار ٹی وی پرخبریں"120 دقيقة اخبار''کے ضمن میں ایک خبر "**مرة اخرى ، واشنطن تبدى اهتمامها بالطائفة الاحمدية بالجزائر**''عنوان سے نشر کی گئی جس میں بتایا کہ امریکی وزارت خارجہ نے ۲۰۱۶ء میں الجزائر میں دینی اقلیتوں کے حقوق کے متعلق جورپورٹ تیار کی اس کے تناظر میں الجزائر کی وزارت خارجہ سے بات کرنے کے لیئے امریکی وزارت کاایک اعلیٰ افسر یہاں پہنچا۔جس نے عیسائی پادریوں کوالجزائر کے ویزہ اجراء میں حائل مشکلات اور قادیانی عناصر کے خلاف جاری کارروائیوں پرناپسندیدگی وعدم اطمینان کااظہار کیا۔النہار ٹی وی نے اس موضوع پرگفتگو کے لیئے اسلامی اُمور کے ماہر،محقق ومصنف حسین قھام کواسٹوڈیوآنے کی زحمت دی چنانچہ انہوں نے امریکہ کوآئینہ دکھایا کہ وہ خود فلسطین ،سعودی عرب اور دیگر متعدد ممالک میں دینی اقلیتوں کے حقوق کی کس طرح سے پامالی کررہاہے یااس عمل میں شریک ہے۔حسین قھام نے الجزائر میں جاری زیرزمین قادیانی اعمال کوآئین کے خلاف

بتایا۔ان کی گفتگو پندرہ منٹ پر محیط تھی۔

O۱۲اگست ۲۰۱۷ء: روزنامہ ''الاخبـــــارية'' الجزائر میں خبر '' **تــوقيف 5 اشخاص من عائلة واحدة ينتمون للطائفة الاحمدية بتلمسان**''۔تلمسان شہر سے قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ایک ہی خاندان کے پانچ افراد گرفتار کر لیے گئے۔ ان میں سے دو آدمی فرانس میں مقیم اور وہیں پر اس فرقہ سے وابستہ ہوئے اور ان دنوں وطن آئے ہوئے تھے۔

O۱۲اگست کو ہی ''**اصــوات مـغـاربية**'' نامی ویب سائٹ پر الجزائر کے صحافی محرز مرابط کی تحریر ''**فلاحي : الجزائر تغازل السلفين بالتضيق على الاقليات**'' سامنے آئی۔جس میں ہے کہ الجزائر میں قادیانی گروہ کے گرد گھیرا تنگ کرنے کی حکومتی کارروائی کے متعلق ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پھر سے رپورٹ جاری کرتے ہوئے تشویش اور احتجاج و مذمت کا اظہار کیا۔مرابط نے الجزائر میں قادیانی اور شیعہ اقلیات سے متعلق درست حقائق جاننے کے لیئے اسلامی محقق عدہ فلاحی سے پانچ سوالات کیے۔جنہوں نے کہا وزیر اوقاف کا قادیانیوں سے مذاکرات کا انکار افسوس ناک ہے۔اور یہ رویہ اپنانے کی وجہ یہاں کے سلفی وھابی حضرات ہیں جنہوں نے قادیانی مسئلہ کو لے کر ملک میں خوف و ہراس کی فضا بنا دی ہے۔

O۲۹اگست ۲۰۱۷ء: بی بی سی عربی سروس، ''**مـاهـي الـطائفة الاحمدية التي تـعـتـقـل زعيمها في الجزائر**''۔الجزائر میں قادیانی گروہ کے سرپرست اعلیٰ محمد فالی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔اور خیال ہے کہ ۲۰۱۶ء سے الجزائر میں اس فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد کی گرفتاری سلسلہ کی یہ آخری کڑی ہوگی۔ان پر بغیر اجازت چندہ جمع کرنا، ایسی تنظیم کی رکنیت اختیار کرنا جو ملکی قانون کے تابع نہیں، نیز دینی شعائر کی اہانت کے الزامات ہیں۔مسلمانوں کے نزدیک یہ فرقہ خارج از اسلام ہے۔خبر میں قادیانی مذہب کا مختصر تعارف بھی پیش کیا گیا۔

O۲۹اگست ۲۰۱۷ء، CNN عربی سروس: ''**الامـن الـجـزائـري يـعـتـقـل**

المسئوول الاول الطائفة الاحمدية بالبلاد‘‘۔الجزائر میں قادیانی گروہ کے سربراہ محمد فالی کے وکیل نے اس کی والدہ کے گھر سے گرفتاری کی تصدیق کی ہے۔ وکیل نے اپنے فیس بک صفحہ پر لکھا ہے کہ عقیدہ کی بنا پر فالی متعدد مقدمات میں مطلوب تھا۔ دوسری جانب وزیر مذہبی اُمور کا کہنا ہے کہ قادیانی گروہ کے تعاقب کا ہمارا ہدف الجزائری معاشرہ کو نئے اعتقادی فرقوں کے باطل عقائد سے محفوظ بنانا ہے۔

○۳۱ اگست ۲۰۱۷ء، خبروں کی عربی ویب سائٹ ’’**کل شئی عن الجزائر**‘‘ TSA۔ولید رمزی کی عدہ فلاحی سے گفتگو ’’**عدة فلاحی ل TSA عربی : السلطة الدينية ترفض ای حوار مع الاحمديين**‘‘ عدہ فلاحی نے وزیر مذہبی اُمور محمد عیسیٰ پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ قادیانی مسئلہ سے نبٹنے کے لیئے مؤثر منصوبہ بندی اور اقدامات اُٹھانے میں ناکام رہے۔اور اب بہتر ہوگا کہ وہ اس معرکہ سے الگ ہو جائیں اور یہ کام ماہرین کے لیئے چھوڑ دیں جن کی سرپرستی وزارت داخلہ کرے۔الجزائر کا سرکاری مذہب اسلام اور آئین کی بنیاد اسلامی اُصولوں پر ہے اور دیگر ممالک کی طرح ہمارے ہاں بھی رعایا کے معتقدات و مذہبی روایات کی حفاظت اور سہولیات و رہنمائی کی ذمہ داری وزارت مذہبی اُمور کی ہے۔ جبکہ ہمارے وزیر تردد اور جھنجلاہٹ کا شکار ہیں۔ کبھی کہتے ہیں قادیانی گروہ کا معاملہ ہمارے مذہب سے متعلق ہے اور یہ لوگ اہانت اسلام کے مرتکب ہوئے ہیں۔پھر کہتے ہیں یہ امن عامہ کا مسئلہ ہے، یہ لوگ غیر قانونی طور پر چندہ جمع کرنے اور دینی شعائر کے مراکز قائم کرنے میں ملوث ہیں۔عدہ فلاحی نے مزید کہا، کچھ عرصہ قبل قادیانی مرکز لندن نے مذاکرات کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کرنے کی تجویز آگے بڑھائی تھی۔ان کے نمائندہ کے بقول علماء دین نے ہم پر ظلم کیا اور ہمیں ناحق کافر و گمراہ قرار دینے میں فتاوے جاری کیئے ۔ جو وھابی فرقہ کی تکفیری قیادت بصورت دیگر ان کی تحریک و ترغیب پر جاری کیئے گئے جن پر نظر ثانی کی حاجت ہے۔لیکن وزیر اوقاف محمد عیسیٰ اور **المجلس الاسلامی الاعلیٰ** کے صدر شیخ غلام اللہ نے مذاکرات کی قادیانی پیش کش مسترد کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی افراد گمراہ اور کافر ہیں، انہوں نے ملکی

قوانین کی خلاف ورزی کی اور یہ بیرونی طاقت کے خفیہ منصوبوں میں آلہ کار ہیں۔

O ۴ستمبر۲۰۱۷ء: ’’**اصوات مغاربية**‘‘ نامی ویب سائٹ پر محرز مرابط کی تحریر ’’**السلطة الجزائرية والاحمدية كرونولوجيا اقلية محاصرة**‘‘۔الجزائر میں قادیانی اقلیت کا معاملہ اُلجھ کر رہ گیا۔ ملک کے قادیانی افراد کا ایک اجتماع نومبر۲۰۱۵ء میں ہوا تھا جس میں طے پایا کہ ’’**جمعية احمد الخير**‘‘نام سے ایک تنظیم رجسٹر کرائی جائے جس کا مقصد غرباء اور ضرورت مند کی حاجت پوری کرنا ہو۔ چنانچہ مارچ۲۰۱۶ء میں اس کی فائل متعلقہ وزارت میں جمع کرائی گئی لیکن یہ درخواست مسترد کر دی گئی۔ اور پھر جون ۲۰۱۶ء میں گرفتاریوں کا سلسلہ چل پڑا، تا آنکہ ۹ جولائی ۲۰۱۷ء کو سرکاری اخبار ’’**المجاهد**‘‘ میں وزیر دینی اُمور محمد عیسیٰ کا بیان چھپا کہ الجزائر میں قادیانی گروہ کے خلاف کارروائی روک دی گئی ہے۔ جس کی مزید تفصیل نہیں بتائی گئی۔ لیکن اب ۲۸اگست کو جماعت کے صدر محمد فالی کو پھر سے حراست میں لے لیا گیا ہے جس پر چھ مقدمات پہلے سے ہی زیر سماعت ہیں۔

O ۱۱ستمبر۲۰۱۷ء، اخبار ’’البلاد‘‘ میں خبر ’’**تائييد العقوبات ضد الاحمديين ال 11 فى مستغانم**‘‘۔ غلیزان کی عدالت نے پانچ قادیانیوں کی اپیل پر فیصلہ میں سزا بحال رکھی۔ انہیں ایک برس قید اور صوبہ بدر کرنے کا حکم سنایا گیا تھا۔ اور دوسرے مقدمہ میں چھ مزید کی اپیل بھی خارج کر دی گئی۔

O ۱۳ستمبر۲۰۱۷ء، اخبار ’’**المحور**‘‘ . ’’**محاكمة زعيم الطائفة الاحمدية**‘‘، مستغانم شہر کی عدالت نے ملک میں قادیانی گروہ کے قائد محمد فالی کو چھ ماہ قید اور بیس ہزار دینار جرمانہ کی سزا سنائی۔ اسے گزشتہ اگست کے آخر میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اس پر چھ مقدمات قائم کئے گئے جن میں سے چار کا فیصلہ آچکا۔ سات ماہ قبل فالی نے ایک درخواست صدر الجزائر کو روانہ کی تھی جس میں قادیانی گروہ سے ملک میں غیر اخلاقی سلوک کی شکایت کی اور مختصر قادیانی دعاوی وعقائد درخواست میں بیان کرنے کے علاوہ چند مشہور شخصیات کے نام درج کئے جو قادیانیت پر مر گئے۔ ان میں پاکستانی وزیر خارجہ ظفر

اللہ خان اور سائنسدان عبدالسلام شامل تھے۔

اسی روز کے ''الشروق'' اخبار میں یہ خبر ''**اطلاق سراح زعیم الاحمدیة فی الجزائر**''عنوان سے چھپی جس میں ہے کہ قادیانی جماعت کے رہنما فالی کو سزا سنائے جانے کے ساتھ اپیل کا فیصلہ آنے تک رہا کر دیا گیا۔

O ۱۶ستمبر ۲۰۱۷ء، اخبار ''**النھار**''میں خبر.''**عدة فلاحی وسیط بین الاحمدیة و غلام الله**''۔سابق وزیر مذہبی اُمور شیخ غلام اللہ کے دور وزارت کے مشیر برائے ذرائع ابلاغ عدہ فلاحی نے بتایا کہ قادیانی جماعت کے افراد نے میرے توسط سے وزیر شیخ غلام اللہ سے ملاقات کا وقت لینے کی کوشش کی تھی،جس کا مقصد گفتگو و مکالمہ کے ذریعے اپنی جماعت کو مسلم تنظیم بتا کر ملک میں کام کرنے کی اجازت کی راہ ہموار کرنا تھا۔ شیخ غلام اللہ نے اس غرض سے کسی بھی سطح کے رابطہ و ملاقات کے امکان کو مسترد کر دیا۔

O ۲۵اکتوبر ۲۰۱۷ء:اخبار ''الشروق'' **مدیریة الشئوون الدینیة تحذر من اتباع میرزا**''۔صوبہ تسمسیلت میں ایک سرکاری محکمہ میں انجینئر اور دوسرے اہم ادارے میں ایک ذمہ دار افسر کے قادیانی ہونے کے انکشاف پر صوبائی محکمہ اوقاف و مذہبی اُمور کے دفتر نے اس پر فوری توجہ دی اور عوام آگاہی مہم تیز کی۔ چنانچہ دفتر اوقاف میں شعبہ دینی تعلیم کے نگران شیخ محمد بوخماشہ نے گزشتہ روز نمائندہ **الشروق** کو بتایا کہ سات دسمبر کو صوبائی دارالحکومت کی مسجد ابی بکر صدیق میں خاص سیمینار منعقد ہوگا جس میں عوام کو قادیانی مذہب نیز ملک میں دَر آئے دیگر اعتقادی فتنوں کے فاسد نظریات پر آگاہ و متنبہ کیا جائے گا۔اس سیمینار میں صوبہ بھر کے ائمہ مساجد اور دینی تعلیم کے شعبہ سے وابستہ اساتذہ کو شرکت کی دعوت ہوگی۔**تسمسیلت** شہرِ دارالحکومت سے تقریباً دو سو کلومیٹر فاصلہ پر ہے۔

O اور ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء میں دو طالبات فایزہ شیطوی اور نبیلہ بغلول نے **خمیس ملیانة الجزائر** میں واقع **الجیلالی بو نعامة** یونیورسٹی میں تحقیقی مقالہ برائے ایم اے لکھا جو بعنوان ''**القادیانیة، امتدادھا و اثرھا علی الفکر العربی المعاصر**''،کمپوز شدہ

اسّی صفحات پر ہے۔

O جنوری ۲۰۱۸ء، مجلّہ ''**الدراسات الاسلامية**'' میں معسکر یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر طیبی غماری (پیدائش ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) کا مضمون ''**الحرية الدينية في الجزائر، رهانات و تحديات**''، صفحہ ۳۵ تا ۶۵ پر چھپا۔ الجزائر میں اعتقادی فتنوں کی سرکوبی کے لئے ہمہ جہات کارروائیوں پر حقوق انسانی کی علم بردار مقامی و عالمی تنظیمات اور ''روشن خیال'' طبقہ اور مغربی ممالک کے بے جا شور و واویلا کے اثرات زائل کرنے کے لیئے حکومت الجزائر نے جو اقدامات اُٹھائے، یہ مضمون بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے جو اعلیٰ مذہبی سرکاری ادارہ **المجلس الاسلامي الاعلىٰ الجزائر** کے ترجمان رسالہ میں چھپا جو علمی حلقوں میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

O ۲۰۱۸ء میں ہی مذہبی واعتقادی موضوع پر باتنہ یونیورسٹی نے طالبہ ڈاکٹر سلیمہ بو لطیف کو ''**حرية المعتقد في الجزائر، دراسة تحليلية قانونية علىٰ ضوء التطورات الداخلية والضغوطات الخارجية**'' عنوان پر ڈاکٹر شامہ خیر الدین کی نگرانی میں تحقیق کے نتیجہ میں پی ایچ ڈی کی سند جاری کی۔ یہ مقالہ ۳۷۸ صفحات پر کمپیوٹر کتابت شدہ ہے۔ مذہبی آزادی کے موضوع پر یہ ایک قابل قدر تحقیقی کام ہے اور ڈاکٹر سلیمہ نے کوئی پہلو نظر انداز نہیں کیا۔ اور الجزائر ہی نہیں مذہبی وفکری آزادی سے متعلق دنیا بھر کے قوانین کی قدیم وجدید تاریخ نیز ان کا تجزیہ پیش کیا۔ ایک باب اِرتداد کے موضوع پر ہے نیز انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے نعروں تلے الجزائر میں عیسائیت پھیلانے کی کوششوں کا بطور خاص جائزہ لیا۔ خاتون کی تحقیق کے مطابق الجزائر کے آئین وقوانین، دینی اُمور کی انجام دہی میں مکمل آزادی وتحفظ فراہم کرتے ہیں۔ لیکن غیر ملکی دینی ادارے اس آزادی کا غلط استعمال کر کے ملک میں عیسائیت پھیلانے میں ملوث پائے گئے اور الجزائری باشندے عیسائیت اختیار کر کے یورپ ہجرت کرنے کے حربہ کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ جبکہ طاقت ور ممالک انسانی حقوق کا واویلا کر کے اپنے اہداف حاصل کرتے ہیں۔ کمزور ممالک کو انتشار کا شکار اور پھر چڑھائی کر کے برباد کر دیتے ہیں جیسا کہ

عراق وشام میں ہو رہا ہے اور سوڈان کے تو دو ٹکڑے کر دیئے۔ ڈاکٹر سلیمہ کے بقول **حریة المعتقد** یعنی عقیدہ فکر کی آزادی اور **حریة الدینیة** کہ دینی امور کی انجام دہی کی آزادی دو الگ الگ اصطلاحات ہیں جنہیں عام طور پر ایک ہی خیال کیا جاتا ہے۔ **حریة المعتقد** میں اِلحاد ولادینیت کی آزادی بھی شامل ہے اور ملحدین ولادین طبقہ اسی آزادی کا خواہاں ہے جبکہ **حریة الدینیة** کی اصطلاح میں کسی خاص دین کا پابند رہتے ہوئے اس کے شعائر کی ادائیگی کی آزادی مراد ہے۔ قرآن مجید کسی جبر کے تحت اسلام میں داخل ہونے کی نفی کرتا ہے۔ علماء اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ ارتداد ایک جرم ہے لیکن ہمارا آئین وقوانین اس پر خاموش البتہ عائلی قوانین میں بعض شقیں شامل ہیں۔ ارتداد کے متعلق قانون سازی کی حاجت ہے۔

ڈاکٹر سلیمہ بولطیف سے قبل وھران یونیورسٹی الجزائر سے بلحاج مونیر نے اسی موضوع پر "**الحق فی حریة المعتقد و ممارسة الشعائر الدینیة**" عنوان سے ڈاکٹر فاصلہ عبداللطیف کی نگرانی میں ۲۰۱۲ء کو مقالہ برائے ایم اے لکھا، جو کمپیوٹر کتابت کے ۲۴۴ صفحات پر ہے۔

O ۱۱ مارچ ۲۰۱۸ء: مراکش کے صحافی اسماعیل عزام کی طرف سے وائس آف جرمنی ریڈیو DW کی عربی سروس میں "**ملاحقة الاحمدیة فی الجزائر انتهاک الحریة العقیدة**" ، عنوان سے طویل خبر دی گئی، جس کی تیاری ومعلومات کی فراہمی میں جرمنی میں قادیانی گروہ کے ترجمان محمد داوٴد پاکستانی نژاد کا کردار واضح نظر آتا ہے۔ اس میں ہے حقوق انسانی کی محافظ عالمی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے ۲۰۱۸ء کے آغاز میں متعدد ممالک میں انسانی حقوق سے متعلق جو رپورٹس جاری کی ہیں اس میں اختلاف عقیدہ کی بنا پر الجزائر میں گرفتار قادیانیوں کی تعداد دو سوا سّی سے زائد ہے، جن کے خلاف عدالتی عمل جاری ہے۔ دسمبر ۲۰۱۷ء میں پچاس افراد کو عدالت میں پیش کیا گیا اور جنوری ۲۰۱۸ء میں مزید چار مقدمات قائم کئے گئے۔ ۲۰۱۷ء میں جماعت کے قائد محمد فالی کے خلاف چھ مقدمات عدالت پہنچے جن میں تین ماہ قید سنائی گئی۔ ستمبر میں علاقہ مستغانم کے مقام تادلس

میں ایک مقدمہ میں چھ ماہ قید وجرمانہ سنایا گیا۔ان پر اسلامی شعائر کی تضحیک، غیر رجسٹر تنظیم کی رکنیت، بغیر اجازت چندہ جمع کرنا، اور رجسٹریشن کے بغیر کسی عمارت کو عبادت گاہ بنانا، نا معلوم غیر ملکی ذرائع سے اَموال اور تبلیغی مواد کا حصول کے الزامات ہیں۔الجزائر میں ان پر مقدمات کی تعداد ایک سوتئیس ہو چکی ہے۔ایمنسٹی کی رپورٹ پر الجزائر کی وزارت خارجہ اور وزارت مذہبی اُمور کا ردعمل بھی اس خبر میں مذکور ہے۔مزید لکھا کہ ہیومین رائٹس واچ کے ترجمان گولڈسٹین نے توجہ دلائی کہ اگلے چند ہفتوں میں مزید عدالتی کارروائیاں متوقع ہیں۔گولڈسٹین نے الجزائر کے وزیر مذہبی اُمور کے حالیہ بیان پر بھی گفتگو کی۔

O WWW.HRW.ORG ہیو مین رائٹس واچ نے مختلف مما لک میں انسانی حقوق کی صورت حال کی متعلق جو رپورٹس جاری کیں ان میں الجزائر کی رپورٹ کا عربی ترجمہ ان کی ویب سائٹ پر پیش نظر ہے۔جس کے نو ذیلی عنوانات میں سے ایک ''**حرية الاديان**'' محض قادیانیت سے متعلق ہے۔جس میں ہے کہ ان پر مقدمات کا عمل بدستور جاری اور جون ۲۰۱۶ء سے مارچ ۲۰۱۸ء تک الجزائر میں تین سو پندرہ قادیانیوں کو ایک برس تک کی سزائیں اور جرمانے کا حکم سنایا گیا۔ان پر اسلامی عقائد کو مسخ کرنے، بغیر اجازت اجتماع کا انعقاد، چندہ جمع کرنا، نیز بیرونی ذرائع سے آمدہ رقوم سے املاک خریدنا اور اپنے افکار وعقائد پر مبنی مطالعاتی مواد تقسیم کرنے کے الزامات ہیں۔

O ۱۳ مارچ ۲۰۱۸ء: پروفیسر ڈاکٹر خالد کبیر علال (پیدائش ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء) کی اس موضوع پر مستقل کتاب ''**نقض الديانة الاحمدية القاديانية**'' مذکورہ تاریخ کو تالیف مکمل ہوئی اور **دار المحتسب** کی طرف سے انٹرنیٹ پر شائع ہوئی۔۱۹۶ صفحات پر مشتمل اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی کی پچیس سے زائد کتب مصنف کے پیش نظر رہیں۔ڈاکٹر خالد کبیر علال الجزائر کے صوبہ بومرداس کے شہر بودواو میں پیدا ہوئے۔الجزائر یونیورسٹی سے ۱۹۹۶ء میں ایم اے اور ۲۰۰۳ء میں ''**الحركة العلمية الحنبلية واثرها فى المشرق الاسلامى**'' عنوان پر پی ایچ ڈی کی۔دارالحکومت الجزائر میں پروفیسر ہیں اور مختلف موضوعات پر پینتالیس تصانیف کے نام اس کے آخر میں

درج ہیں۔

O ۳۰اپریل ۲۰۱۸ء: اخبار ''البلاد'' میں خبر ''**تاييد حبس 13 من اتباع الطائفة الاحمدية بمستغانم**''۔ مستغانم کی عدالت نے تیرہ قادیانیوں کی سزا پر اپیل کو خارج کرتے ہوئے زیریں عدالت کے فیصلہ کو بحال رکھا۔

O ۳مئی ۲۰۱۸ء، اخبار ''**الخبر**'' میں صحافی خالد بودیہ کی تحریر ''**الاحمدية تستنجد بالامم المتحدة**''۔ قادیانی جماعت کی شکایت و درخواست پر اقوام متحدہ کے شعبہ انسانی حقوق جنیوا نے ایک ضخیم رپورٹ الجزائر میں اس جماعت کے احوال پر جاری کی ہے۔ اس تحقیقاتی رپورٹ میں حکومت الجزائر پر الزام ہے کہ اس نے حقوق انسانی کے عالمی قوانین کی پروا نہیں کی اور قادیانی افراد کو منصفانہ عدالتی کارروائی سے محروم رکھا نیز لوگوں کو یہ عقیدہ ترک کرنے پر مجبور کیا۔ اور ستمبر ۲۰۱۶ء سے جنوری ۲۰۱۷ء کے دوران ملک کے چودہ شہروں سے یہ لوگ حراست میں لیئے گئے جن پر یکساں الزامات عائد ہیں۔ مئی ۲۰۱۶ء میں ان کے رہنما کو بھی پکڑ لیا گیا۔ مزید یہ کہ ملکی ذرائع ابلاغ بلا روک ٹوک قادیانی جماعت پر الزامات اور نفرت پھیلانے میں مصروف رہے۔ رپورٹ تیار کرنے والی ٹیم نے مجموعی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور اقوام متحدہ کی اس رپورٹ کے ساتھ حکومت الجزائر کو ایک خط لکھا گیا ہے جس کے ذریعے اس مسئلہ پر وضاحت طلب کی گئی ہے۔ حکومت الجزائر کو ماہ مئی کے آخر تک اس کا جواب دینا ہے۔ دوسری جانب وزیر مذہبی اُمور نے گزشتہ اپریل میں قادیانی گروہ کے خلاف جاری کارروائی مکمل اور روکنے کا اعلان کیا تھا لیکن اب جدید معلومات ملنے کے بعد یہ کارروائی پھر سے شروع کرنے کی اطلاع ہے۔

O ۲۹مئی ۲۰۱۸ء، ارم نیوز ''**الجزائر تقرر سجن 26 عنصراً من جماعة الاحمدية بسبب الاساءة للاسلام**''، بقلم جلال مناد، مشرقی الجزائر کے صوبہ بجایہ کے مقام اقبو کی عدالت نے گزشتہ منگل کو چھبیس افراد کو توہین اسلام اور قادیانی جماعت سے تعلق کی بنا پر چھ ماہ قید کی سزا سنائی۔ ان میں اکیس مرد اور پانچ عورتیں شامل ہیں۔

○ ۲ جون ۲۰۱۸ء، ایران کا خبروں کا عربی ٹیلی ویژن چینل ''العالم ''۔ محمد حسن قو جانی کی رپورٹ '' الجزائر: السجن لاتباع الطائفة الاحمدية'' ۔ الجزائر شہر سے ایک سواسّی کلومیٹر فاصلہ پر اقبو شہر میں عدالت نے چھبیس مرد و عورت کو چھ ماہ قید کی سزا سنائی ۔ جبکہ ملزمان کے وکیل نے اسے آئین میں حاصل مذہبی آزادی پر حملہ قرار دیا۔ الجزائر میں قادیانی فرقہ کا تعارف ۲۰۰۷ء میں قادیانی چینل کے توسط سے ہوا اور پھر اسے اختیار کرنے والوں کی تعداد پانچ ہزار تک جا پہنچی ۔ ۲۰۱۶ء سے ان کے خلاف قانون حرکت میں ہے اور اب تک تقریباً تین سو افراد حراست میں لیے جا چکے ہیں، جنہیں تین ماہ سے چار برس تک کی سزائے قید سنائی جا رہی ہے۔ الجزائر کے آئین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی اہانت نیز اسلامی شعائر کی توہین کے مرتکب کو سزا کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ ''العالم'' چینل پر اس خبر کے ضمن میں الجزائر کے تین ماہرین کی آراء بھی پیش کی گئیں، جو قبل ازیں ۳۰ جنوری ۲۰۱۷ء کو ''الجزیرۃ'' چینل پر نشر ہوئیں۔

○ ۱۰ جون ۲۰۱۸ء، المیادین ٹی وی چینل کی ویب سائٹ پر عبداللہ بن عمارہ الجزائری کا مضمون ''ادعى زعيمها انه المهدى والمسيح، من هى الطائفة الاحمدية'' ۔ آج سے تقریباً دو برس قبل الجزائر میں ماہرین کے علاوہ کسی آدمی کو قادیانی فرقہ کے متعلق ذرّہ برابر علم نہیں تھا۔ اب جو ذرائع ابلاغ میں ان کے خلاف جاری کارروائی کی خبریں آنے لگیں تو لوگ اس جانب متوجہ ہوئے اور جاننا چاہتے ہیں کہ ان کا مذہب کیا ہے، یہ کہاں سے آیا اور ہدف کیا ہے۔ اس تمہید کے بعد مضمون نگار نے مرزا قادیانی اور اس کے دعاوی کا مختصر تعارف لکھا، پھر بتایا کہ ہمارے ہاں اس فرقہ کا وجود تین برس قبل نظر نہیں آتا گو اس گروہ کے مقامی سربراہ کا کہنا ہے کہ ہماری سرگرمیاں ۲۰۰۷ء سے جاری تھیں۔ اور اس بحث میں اُلجھے بغیر کہ ملک بھر میں ان کی تعداد کیا ہے، ہم وزیر مذہبی اُمور محمد عیسیٰ کے گزشتہ اپریل میں دیئے گئے بیان کو اہم و خوش آئند خیال کرتے ہیں ،جس میں کہا گیا تھا کہ ملک سے قادیانی افکار کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا گیا ہے۔

○ ۸ جولائی ۲۰۱۸ء: مصر کے برقی اخبار ''عربی 21 '' میں الجزائر سے محمد

شیراک کی مرسلہ خبر ''**هيومن رايتس تدعوا لكونغرس لنصرة الاحمديين بالجزائر**'' ۔مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ کے لیئے ہیومین رائٹس واچ کے نائب مدیرایر ک گولڈسٹائن نے الجزائر میں قادیانی اقلیت کے حقوق سے متعلق فائل واشنگٹن امریکہ میں کانگریس کی حقوق انسانی سے متعلق کمیٹی کے نمائندہ کو سپرد کی۔اوران سے کہا کہ الجزائر میں جاری کارروائیوں کوروکنے میں کردارادا کریں۔ایرک گولڈ نے تفصیلات بیان کرتے ہوئے کہا، چار کروڑ آبادی کے ملک الجزائر میں قادیانی گروہ کی تعداد ایک ہزار سے زائد نہیں جن پر دینی عقائد کی بنیاد پر ظلم وستم ڈھایا جارہا ہے۔دوسری جانب انسانی حقوق کی تنظیمات کے جواب میں وزیر مذہبی اُمور بارہا تردید اور وضاحت کر چکے ہیں۔اور گزشتہ مئی کواُنہوں نے پارلیمنٹ کے اجلاس میں کہا تھا کہ الجزائر اہل سنت وجماعت اور مالکی المذہب ریاست ہے۔اب یہاں کچھ لوگ ''نیا نبی'' اور اس کے دعاوی ومعتقدات متعارف کرانے میں کوشاں ہیں۔اورہم ایک سُنّی مالکی ریاست کا ماحول خراب کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ادھر پڑوسی ملک مراکش کے اسلامی جماعتوں سے متعلق اُمور کے ماہر مسعود جبری نے کہا ہے کہ الجزائری حکومت جو وضاحت ومؤقف پیش کرتی ہے وہ امریکی کانگریس کی انسانی حقوق کمیٹی نیز اس نوع کی دیگر تنظیمات کے ہاں قابل اِعتناء نہیں۔جبکہ ''**الرابطة الجزائرية للدفاع عن حقوق الانسان**'' کے رکن بوجمعہ غزوانی کا کہنا ہے کہ قادیانی گروہ کے خلاف جاری کارروائی مذہبی آزادی کے حقوق کے زمرہ میں نہیں آتی اور نہ ہی یہ ملکی آئین سے تجاوز ہے۔اس کا ثبوت ودلیل یہ ٹھہری کہ الجزائر میں عیسائی اقلیت موجود اور دینی اُمور کی انجام دہی میں ان کی طرف سے کبھی کوئی شکایت نہیں ہوئی۔لیکن قادیانیوں سے معاملہ مختلف ہوگا کیونکہ یہ لوگ توہین اسلام کے مرتکب ہوئے۔اہل الجزائر آباء واجداد سے مسلمان اور مالکی مذہب کے پیروکار ہیں۔اب ان میں اسلام کے نام پر نئے افکار پھیلانے کے ذمہ دار افراد کے خلاف قانون کا حرکت میں آنا درست ٹھہرا۔اور ہیومین رائٹس واچ نے پھر سے کہا ہے کہ قادیانی فرقہ کا محاسبہ کرنے والے قوانین پر نظر ثانی کی جائے نیز زیر حراست افراد کی سزائیں ختم کر کے رِہا کیا

جائے کیونکہ یہ عالمی سطح پر اعتراف کردہ انسانی حقوق کے خلاف ہیں۔

○ ۱۲جولائی ۲۰۱۸ء: اخبار ”الشروق“ میں صحافی عبدالرزاق بوالقمح کی تحریر ۔”**توقیف زعیم جماعة الاحمدية بعنابة**“ حقوق انسانی کی مقامی تنظیم نے قادیانی گروہ کے صدر محمد فالی کے وکیل کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ فالی کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اسے پہلی بار اگست ۲۰۱۷ء میں پکڑا گیا تھا۔

○ ۲۷جولائی ۲۰۱۸ء ”TSA عربی“ ویب سائٹ پر محمد بلعیا کی خبر ”**حرية العبادة : الجزائر تغتنم الندوة الوزارية بواشنطن للرد عن التقارير المعادية**“ ۔واشنگٹن امریکہ میں ”عقیدہ وفکر کی آزادی“ کے موضوع پر وزراء سطح کی عالمی کانفرنس منعقد ہوئی۔جس میں الجزائر کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی، اور وزیر خارجہ عبدالقادر مساہل (پیدائش ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۹ء) نے نمائندگی کی ،اور اس اہم موقع کو غنیمت خیال کرتے ہوئے امریکہ کی طرف سے الجزائر میں حقوق کی پامالی سے متعلق آئے دن جاری کئے گئے بیانات اور رپورٹس میں الزامات کا جواب دیا۔اور ملک میں دینی اقلیات سے متعلق قوانین اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تفصیلات بیان کیں۔

○ ۲۶اگست ۲۰۱۸ء: روزنامہ ”**الحیاة**“ الجزائر میں صادق سلایمیہ کی تحریر ”**اطفاء النار بالحوار**“ ۔الجزائر میں قادیانی گروہ سے نبٹنے کے لیے حکومت پاکستان کا طریقہ کار اپنانے کی ضرورت ہے۔ جہاں انہیں جیلوں میں نہیں ڈالا گیا بلکہ قادیانی قیادت کو پارلیمنٹ میں اپنا مؤقف پیش کرنے کا بھرپور موقع اور مکمل آزادی دی گئی۔ چنانچہ وہ پارلیمنٹ میں تیس گھنٹے تک بولتے رہے لیکن اپنی حقانیت پر دلائل و براہین پیش کرنے سے عاجز رہے۔یوں پاکستانی پارلیمنٹ نے انہیں عوام کے سامنے مکمل طور پر اور کھلے عام بے نقاب کردیا۔لیکن یہاں اگر آپ انہیں گرفتار اور جیلوں میں بند کریں گے تو عوام کے ہاں ان سے ہمدردی کے جذبات ابھریں گے۔لہٰذا فکری و مذہبی اختلاف کی بنا پر میں کسی بھی شخص کی گرفتاری کے حق میں نہیں اور بات چیت کو ہی درست سمت جانتا ہوں۔

○ ۲۹ستمبر ۲۰۱۸ء: روزنامہ ”**وقت الجزائر**“ (اجراء ۲۴ فروری ۲۰۰۹ء) میں

صبرینہ بن خریف کی خبر ”عدة فلاحي: الاحمدية تحرض منظمات دولية ضد الجزائر“۔ وزارت دینی اُمور کے سابق مشیر عدہ فلاحی نے نمائندہ سے گفتگو میں کہا، حقوق انسانی کا نام لینے والی بعض مقامی شخصیات اور کچھ وکلاء اپنے بیانات اور افعال سے عالمی تنظیمات کو الجزائر کے خلاف اُکسانے میں مصروف ہیں، جن میں قادیانیوں کے وکیل صالح دبوزاہم ونمایاں ہیں جوان کے خلاف جاری کارروائی پر افسوس کا اظہار اور الزام تراشی کی مہم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ حقوق انسانی کی عالمی تنظیمات کو با لواسطہ خطوط لکھ کر یہ الزامات آئے دن دہراتے ہیں۔ یوں عالمی تنظیمات اور اداروں کو الجزائر کے اندرونی معاملات میں مداخلت کا بہانہ فراہم کرتے ہیں۔ جبکہ حکومت الجزائر کی کارروائی محض قانون کا نفاذ و پاسداری ہے اور مذہبی آزادی کا، قانون ضامن ہے۔ قادیانی مرکز لندن میں گزشتہ جمعہ کو ان کے پیشوا نے بھی تقریر میں اس موضوع کو چھیڑا۔ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل ۲۰۱۷ء کی رپورٹ میں یہاں کے قادیانی گروہ کے ساتھ نہ صرف ہمدردی کا اظہار کیا بلکہ انہیں اقلیات میں شمار کر دیا۔

○ ۱۵ نومبر ۲۰۱۸ء: روزنامہ ”الحياة“ میں صادق سلایمیہ کی مختصر تحریر ” الوهابية والقاديانية سواء“۔ جس میں وہابی اور قادیانی منہج میں مشترکات کا ذکر کیا۔ بطور خاص مدخلی وہابی گروہ کے ساتھ یکساں فکر، جن کا مقصد، اسلام کو کسی بھی حکمران و ریاست کے معاون اور خادم کی حیثیت سے اجاگر کرنا ہے۔

○ ۱۹ دسمبر ۲۰۱۸ء: ماہنامہ ”البيان“ لندن کی خبر ”القضاء الجزائري يصدر احكام غير نافذة على المنتمين للاحمدية“۔ الجزائر کی غیر سرکاری تنظیم ”الرابطة الجزائرية للدفاع عن حقوق الانسان“ کے بقول گزشتہ بدھ کو صوبہ بجایہ میں درجہ دوم کی عدالت نے ستائیس قادیانیوں کی اپیل خارج کرتے ہوئے زیریں عدالت کا فیصلہ وسزا برقرار رکھے۔ الجزائر میں قادیانی گروہ کے خلاف حکومتی کارروائیاں گزشتہ دو برس سے زور شور سے جاری تھیں لیکن اب چند ماہ سے ان میں کمی واقع ہوئی ہے۔

○۱۹دسمبر ۲۰۱۸ء، روزنامہ ’’**القدس العربی**‘‘لندن میں ترکی کی سرکاری خبر رَساں ایجنسی’’**الاناضول**‘‘ کے حوالہ سے خبر ’’**الجزائر: تائید معاقبة 27 من الطائفة الاحمدية بالسجن غير النافذ**‘‘۔گزشتہ مئی کو اقبو کی ابتدائی درجہ کی عدالت نے ستائیس مرد وعورت کو تین سے چھ ماہ سزا سنائی تھی۔جس پر ملزمان کے وکیل نے بجایہ کی عدالت درجہ دوم میں اپیل دائر کی جو گزشتہ بدھ کی سماعت میں سزا کو برقرار رکھتے ہوئے خارج کر دی گئی۔ملزمان کو ابھی اعلیٰ عدالت میں اپیل کا حق حاصل و باقی ہے۔یہ لوگ گزشتہ مارچ میں اسلام کی توہین، غیر قانونی تنظیم کے قیام اور چندہ جمع کرنے کے الزامات میں پکڑے گئے تھے۔اور حقوق انسانی کی مقامی تنظیم نے ملزمان سے یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔قبل ازیں ستمبر ۲۰۱۷ء میں مستغانم کی عدالت نے جماعت کے قائد محمد فالی کو چھ ماہ قید کی سزا دی تھی۔اور گزشتہ برس ایمنسٹی انٹرنیشنل نے الجزائر میں قادیانی فرقہ کے خلاف جاری کارروائی کو مذہبی آزادی کے قوانین کی خلاف ورزی قرار دیتے ہوئے فوری طور پر روکنے کا مطالبہ کیا تھا۔ایمنسٹی رپورٹ کے مطابق الجزائر میں ان کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے جبکہ گرفتار کئے گئے کم وبیش دوسواسّی افراد کے خلاف ۲۰۱۶ء سے عدالتی عمل جاری ہے۔دوسری جانب انسانی حقوق تنظیمات کے الزامات کے جواب میں وزیر مذہبی اُمور بارہا کہہ چکے ہیں کہ قانونی اقدامات کا مذہبی حقوق کی آزادی سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ایسی خفیہ تنظیم کے خلاف کارروائی ہے جس کے ارکان غیر قانونی طور پر چندہ جمع کرنے اور توہین اسلام کے مرتکب ہیں۔معلوم رہے روزنامہ ’’**القدس العربی**‘‘ اپریل ۱۹۸۹ء میں لندن سے جاری ہوا، اور مشہور فلسطینی نژاد برطانوی صحافی عبدالباری عطوان (پیدائش ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء) آغاز سے ۱۰ جولائی ۲۰۱۳ء تک اس کے ایڈیٹر رہے، جو عرب عوام کے حقوق اور مسئلہ فلسطین کی بات کرنے میں شہرت رکھتے ہیں جس باعث امریکہ اور اس کے اتحادی عرب ممالک کے مقتدر طبقہ کی طرف سے دھمکیوں اور پابندیوں کا سامنا رہتا ہے۔

○۹جون ۲۰۱۹ء:اخبار ’’**الحوار**‘‘میں وزیر مذہبی اُمور کے سابق مشیر عدہ فلاحی

کی تحریر ’’الاحمدیون یعودون عبر بوابة الحراک؟‘ ‘۔جس میں ہے قادیانی گروہ پھر سے متحرک ہونے کی اطلاعات ہیں۔اب کی بار وہ سماجی خدمات کی تنظیم رجسٹرڈ کرانے کی کوشش میں ہیں۔شاید اس راستہ سے اپنے افکار کی ترویج کا عزم ومنصوبہ ہے۔

O ۲۷ اگست ۲۰۱۹ء، روزنامہ ’’الحوار‘‘ الداعیة المنشق عن الجماعة الاحمدیة هانی طاهر، قضیتی الاساسیة مع الاحمدیة اخلاقیة لا فکریة‘ ‘ ۔مرزائی مرکز لندن میں عربی شعبہ کے اہم ستون انجینئر قاری ھانی طاہر، ۲۷ اگست ۲۰۱۶ء کو قادیانیت ترک کر کے دن رات زبان وقلم سے اسے بے نقاب کرنے میں جُت گئے۔ان کے اَحوال اپنے مقام پر ملاحظہ ہوں۔آج انہیں قادیانیت کے تعاقب پر تین برس مکمل ہوئے تو عِدہ فلاحی نے ان کا طویل انٹرویو لیا جو اس الجزائری اخبار کے دو صفحات پر مشتمل ہے۔اس انٹرویو کی اشاعت سے قادیانی مرکز لندن بلبلا اُٹھا اور باہم معرکہ میں تیزی آ گئی۔

O ۲ ستمبر ۲۰۱۹ء:الحوار ’’هانی طاهر یرد علی رد تمیم و یجیب عن تساؤلاته، الاحمدیة انتهت، و بقاؤکم فیها من اجل المال فقط‘‘۔ھانی طاہر کے مذکورہ بالا انٹرویو پر لندن مرکز سے جو چیخ و پکار ہوئی، اس کا مفصل جواب ھانی طاہر نے خود قلم بند کر کے عدہ فلاحی کو بھیجا جن کے مختصر مقدمہ کے ساتھ یہ اس شمارہ کے دو مکمل صفحات پر چھپا۔بعد اَزاں اس تازہ جدل کے ضمن میں عدہ فلاحی اور ھانی طاہر کے مزید مضامین اسی اخبار میں شائع ہوئے جن میں سے پیش نظر کے عنوانات یہ ہیں:

O ۱۱ ستمبر ۲۰۱۹ء:الحوار، ’’الاحمدیة والتاسیس بین التجریح والتقدیس‘‘

O ۱۵ ستمبر ۲۰۱۹ء:الحوار، ’’رسالة مفتوحة للجماعة الاحمدیة، الاشارات و التنبیهات‘‘

O ۱۸ ستمبر ۲۰۱۹ء:الحوار، ’’الاحمدیة والاتجاه المعاکس، مؤسس الاحمدیة میرزا غلام احمد فی میزان الجرح والتعدیل‘‘۔دوسری قسط شمارہ ۲۱

ستمبر

O۲۵ستمبر۲۰۱۹ء:الحوار،"الاحمدية والاتجاه المعاكس، الملف الثالث، مؤلفات الميرزا غلام احمد فى ميزان العقل والشرع."

O۱۹اکتوبر۲۰۱۹ء:الحوار، الاحمدية والاتجاه المعاكس، الاحمدية و الاضطهاد.

☆

مراکش کے اَحوال

ملک مراکش میں مرزائیت کا تعارف ان کے ٹیلی ویژن چینل کی عربی نشریات کے آغاز پر ہوا، اور جمال اگزول نامی شخص ملک کا پہلا مرزائی ہے جس نے نومبر ۱۹۹۵ء میں یہ فکر اختیار کی [۳۳۵] اور اسی برس ایک عورت غزلان فاطمی اسی چینل کے سبب قادیانی ہوئی اور تین برس بعد ۱۹۹۸ء میں اس کا خاوند عصام الخامسی بھی اسی راہ پر چل پڑا۔ ۲۰۰۵ء تک ملک بھر میں ان کی تعداد چھ سے زائد نہیں تھی۔ پھر لندن مرکز کی معاونت سے جمال اغزول اور عصام الخامسی نے انٹرنیٹ پر صفحہ تشکیل دیا اور افریقی ممالک میں اپنے اَفکار کی تشہیر و دعوت دینے لگے [۳۳۶] آئندہ دنوں میں لندن مرکز نے عصام کو مراکش میں جماعت کا صدر مقرر کیا اور عصام کے بقول ۲۰۱۷ء کے آخر میں ملک بھر میں قادیانیوں کی تعداد ۶۷۵ کے قریب ہوگئی [۳۳۷] مندرجہ بالا تمام معلومات خود مرزائی حلقوں کی فراہم کردہ ہیں۔ اور مراکش کے صحافی طارق بنھدا کے بقول امریکی وزارت خارجہ کے ذرائع کے مطابق مراکش میں تعداد چھ سو ہے۔ اور جب پڑوسی ملک الجزائر میں حکومت نے قادیانی فرقہ سے وابستہ افراد کے خلاف کارروائی کی تو مراکش کے قادیانی گروہ نے سوشل میڈیا پر ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کی مہم چلائی اور حکومت الجزائر کے اقدامات کو ظلم قرار دیتے ہوئے مذمت کی اور وہاں کے قادیانی سرغنہ محمد فالی کی تصاویر اپنے برقی صفحات پر چسپاں کیں۔ [۳۳۸]

○ ۲۰۱۰ء میں مراکش کا مرزائی وفد پہلی بار جماعت کے سالانہ اجتماع میں شرکت کے لیے لندن برطانیہ گیا۔ ادھر عرب دنیا میں جماعت کا سالانہ اجتماع اسرائیل کے شہر حَیفا کے محلّہ کبابیر میں منعقد ہوتا ہے۔ ۱۲ جولائی ۲۰۱۸ء کو کبابیر میں دوروزہ جلسہ میں شرکت کی غرض سے امریکہ، برطانیہ، اُردن، مصر، مراکش وغیرہ ممالک کے وفود آئے۔ مصر اور

مراکش کے وفد پہلی بار اسرائیل پہنچے۔کبابیر میں قادیانی آبادی چودہ سو کے قریب ہے۔ اس اجتماع میں مقامی آبادی، بیرونی وفود کے علاوہ دیگر ادیان و مذاہب،عیسائی، یہودی، دُرزی کے نمائندگان اور اسرائیلی پارلیمنٹ کے ارکان نیز امریکی سفارت خانہ کے سیاسی مشیر نے شرکت کی[۳۳۹] اسرائیل کے عربی ٹیلی ویژن چینل ''**مکان**'' اور ''**مساواۃ**'' وغیرہ نے اس اجتماع کو نمایاں کیا۔

O مراکشی مرزائیہ کے لیے انٹرنیٹ پر جو صفحہ تشکیل دیا گیا تھا،اس پر باہم روابط اور دعوت ومناظرہ کے تمام اعمال جمال اغزول کے سپرد تھے جو دن رات زبان وقلم سے اسی کام میں مگن ہوا۔حتٰی کہ ایک بڑے مناظرہ کا ماحول بن گیا۔مسلمانوں کی طرف سے شیخ ادریسی ھاشمی اور ادھر جمال اغزول خود تھا۔مناظرہ کے موضوعات اور اُصول وضوابط طے ہوئے اور پھر دوطویل نشستیں ہوئیں۔پہلی بروز اتوار ۴ جنوری ۲۰۰۹ءکو اور دوسری اگلے اتوار یعنی ۱۱ جنوری کو منعقد ہوئی۔جو مجموعی طور پر ساڑھے چھ گھنٹے پر محیط اور تین اقساط میں یوٹیوب پر''**المناظرة بين الشيخ الادريسي الهاشمي والاستاذ القادياني جمال اغزول**'' عنوان سے دست یاب اور سنا جا سکتا ہے۔

O ۲۰۱۳ء کے آغاز میں مراکش کے قادیانی ٹولہ کو ایک بڑا جھٹکا اس وقت لگا جب جمال اغزول کی بیوی نے قادیانیت سے تائب ہو کر خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی اور اس کی سرگرمیوں نیز گھر میں دولت کی فراوانی کی داستان ریکارڈ کرا دی جو ''**توبة زوجة رئيس القاديانية بالمغرب، تحكي قصتها و معانتها**'' عنوان سے دو حصوں میں یوٹیوب میں ہے۔

O ایک اور مناظرہ مراکشی مرزائی ابوعمر اور ابوعتیک کے درمیان تقریباً ۲۰۱۰ء میں ہوا جو پون گھنٹہ پر محیط اور ''**حوار مع احد رؤوس القاديانية في المغرب ابو عمرو الشيخ ابوعتيک حول حديث رجم القردة**'' عنوان سے یوٹیوب میں ہے۔شیخ ابوعتیک جن کا نام امیر حسن محمد کیالی (وفات ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء) سوڈان کے باشندہ اور برطانوی شہریت حاصل تھی۔وسط لندن میں کتابوں کی چھوٹی سی دکان پر ملازم

اور کتب کے عاشق نیز مطالعہ کے شیدائی تھے۔عربی کے علاوہ انگریزی نیز ترکی زبانیں جانتے تھے۔لندن میں روزہ کی حالت میں وفات پائی۔فارغ اوقات میں ہائیڈ پارک کی راہ لیتے اور وہاں اسلام پر زبان دراز کرنے والوں کی خبر لیتے۔دیگر اوقات انٹرنیٹ پر بحث ومناظرہ میں صرف کرتے۔قادیانی افکار پر ایک اور مناظرہ تیونسی مرزائی سے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر ۲۰۱۴ء کے آغاز میں ہوا۔جو پچاس منٹ پر محیط اور ''**حوار الشيخ ابوعتيک مع فوزی احد رؤوس القاديانية فی تونس حول معنى التوفی فی القرآن**''عنوان سے یوٹیوب میں ہے۔

O سید عبدالجلیل عباسی بن محمد حسنی آج کے ملک مراکش کے مشہور شاعر وادیب اور اسلامی مفکر ہیں۔العیون شہر میں پیدا ہوئے اور اکادیر شہر میں مقیم ہیں۔وحدت اسلامی کے داعی ہیں۔مرزا غلام قادیانی کی عربی نثر وشاعری میں لغوی اغلاط اور سرقہ کے اثبات پر دس مقالات لکھے جو فیس بک صفحہ پر پیش کئے۔پہلا مقالہ ۳۰ جولائی ۲۰۱۸ء جبکہ آخری ۳۱ جنوری ۲۰۱۹ء کو قلم بند کیا۔ماہرین لغت کے ہاں ان مقالات کو پذیرائی ملی۔

O مراکش کے جواں سال قلم کار الیاس الھانی نے اس موضوع کے مضامین وکتب کے ناموں کی فہرست مرتب کی،جو''**حصانة ثقافية عند اهل الاسلام ضد الديانة القاديانية**''عنوان سے ۲۴ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو برقی اخبار''**هوية بريس**''میں شائع ہوئی۔

O اس سے چند عشرے قبل شیخ سید محمد عبدالرحمٰن بن محمد باقر کتانی (وفات ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۰ء) نے ردِّ قادیانیت پر مضامین لکھے جن تک میری رسائی نہیں ہوسکی۔آپ مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے اور وہیں کے شہر سلا میں وفات نیز قبر بنی۔ابوہریرہ،مالکی عالم، صوفیہ کے سلسلہ کتانیہ کے مرشد کبیر اور **رابطة علماء المغرب** کے بانی رکن نیز دیگر تعلیمی وسماجی تنظیمات کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔خدمات کے اعتراف میں متعدد ایوارڈ پیش کئے گئے۔چالیس کے قریب تصنیفات میں **من اعلام المغرب العربی فی القرن الرابع عشر** اور **الطريقة الكتانية واعمالها الاصلاحية** شامل ہیں۔[۳۴۰]

مراکش کے ایک محقق

ڈاکٹر خالد زَھری ملک مراکش کے مشہور محقق و عالم ہیں اور قادیانیت پر تحقیق کے بعد انہوں نے ذاتی مشاہدہ یوں بیان کیا۔ ادیان و مذاہب کا مطالعہ وتقابلی جائزہ میرا موضوع رہا ہے۔ چنانچہ اسی ضمن میں قادیانی گروہ سے رابطہ کر کے ان کے افکار ومعتقدات پر مواد طلب کیا۔ جس پر مجھے مرزا قادیانی اور اس کے ورثاء و متبعین کی بعض کتب فراہم کی گئیں نیز ان کا ترجمان عربی رسالہ ''التقویٰ'' ہر ماہ موصول ہونے لگا۔ اور اسی مواد سے میں ان کے عقائد وافکار پر آگاہ ہوا۔

لیکن میں ان کے بارے میں مزید جاننا چاہتا تھا۔ بالخصوص انہیں کافر قرار دینے کے اسباب تک رَسائی مطلوب تھی ۔ میں اُن کے مرکز جا کر براہِ راست مشاہدہ و دیگر تصنیفات تک پہنچنے کی سوچ رہا تھا کہ اتفاق سے ۲۰۰۷ء کی موسم گرما کی چھٹیوں میں مجھے اسرائیل سے ایک قادیانی کا فون موصول ہوا جس نے سالانہ جلسہ لندن میں شرکت کی دعوت دی جس میں دنیا بھر سے متبعین شریک ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس موقع و پیش کش کو اپنے ہدف میں معاون خیال کیا اور مراکش کے شہر بن سلیمان کے ایک باشندہ، جو قادیانی عقائد اختیار کر چکا تھا، اس کی معیت میں مراکش سے لندن پہنچا جہاں پانچویں قادیانی پیشوا مرزا مسرور احمد نے استقبال کیا اور مجھے VIP مہمان کے طور پر ٹھہرایا گیا۔

میں نے سالانہ قادیانی اجتماع کی کارروائی بڑے غور سے ملاحظہ کی، پھر اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس گروہ کا باطن جاننے کے لیے اس قسم کے منصوبہ بند اجتماع کا مشاہدہ کافی نہیں۔ مجھے اس مقصد کے لیے کسی دوسرے موقع پر یہاں آنا ہوگا۔ چنانچہ اسی برس ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں مراکش سے پھر قادیانی مرکز لندن روانہ ہوا۔ اب ایک اور مراکشی باشندہ میرے ہمراہ تھا جو مراکش میں قادیانی جماعت کا سربراہ تھا۔

اب کی بار میری کوشش کامیاب رہی اور اس شخص کے ساتھ سفر و قیام کے دوران، گفتگو و بحث کے ذریعے اس گروہ کے عقائد و افکار جاننے میں مدد ملی۔

مرزا قادیانی کی اپنی تصانیف اور اس کے متبعین کی تحریروں کے مطالعہ، سالانہ اجتماع لندن میں شرکت اور پھر وہاں کے دوسرے سفر میں حاصل ہونے والی معلومات و مشاھدات کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ علماء اسلام نے اس گروہ کے متعلق جو کچھ لکھا وہ درست اور انکار ممکن نہیں۔ اس مرحلہ پر میں نے ان کے ردّ و تعاقب میں قلم اُٹھانے کا فیصلہ کیا اور ایک مختصر مضمون لکھا جو روزنامہ "المساء" رباط کے شمارہ ۱۲ نومبر ۲۰۱۰ء میں "**القاديانية رؤية نقدية من الداخل**" عنوان سے چھپا۔

جیسے ہی یہ مختصر تحریر سامنے آئی قادیانی جماعت میں پریشانی و تشویش کی لہر دوڑ گئی اور محض بارہ دن بعد ۲۴ نومبر کو مجھے قادیانی مرکز لندن سے ایک خط بذریعہ E-Mail موصول ہوا جس میں کہا گیا کہ آپ کا مضمون شائع ہونے پر گزشتہ منگل کو جماعت کے سربراہ کی سرپرستی میں ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں اس کے مندرجات کا جائزہ لیا گیا اور طے پایا کہ ہماری جماعت مختلف ممالک میں پوری آزادی سے اور مقامی قوانین کا احترام و پابندی کرتے ہوئے اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے جن میں امریکہ و برطانیہ شامل ہیں۔ اور جن ممالک میں جماعت کے مراکز و نمائندے موجود ہیں وھاں کی عدالتوں میں آپ کے خلاف تہمت و جھوٹ کے مقدمات و دعاوی دائر کئے جائیں گے اور آپ کو ان عدالتوں میں حاضر ہونا ہوگا۔

قادیانی گروہ نے اخلاقی حدود تجاوز کرتے ہوئے میرے E-mail Box پر ڈاکہ ڈالا اور احباب کے خطوط کی جاسوسی کرنے لگے پھر جن علماء و مفکرین، اساتذہ و مشاھیر سے میری مراسلت و روابط تھے ان کے پتے ضائع کر دیئے اور اُودھم برپا کر دیا۔ مجھے تب پتا چلا جب بعض احباب نے فون پر آگاہ کیا اور میں یہ جان کر حیرت و استعجاب میں ڈوب گیا۔ اسی پر بس نہیں پھر میرے حلقۂ احباب میں خطوط و پیغامات ارسال کرنے لگے جن میں الزامات عائد کئے، کسی کو لکھ بھیجا کہ یہ جھوٹا اور منافق ہے۔ پھر کہہ دیا کہ

القاعدہ کی زبان میں بات کر رہا ہے۔ مزید الزام دیا کہ یہ سعودی عرب گیا جہاں وھابی ہوا اور اب سعودی کارندہ ہے۔ پھر کہہ دیا کہ قادیانی تھا اب منحرف ہوا۔ دوسرے مقام پر کہا کہ شیعہ ہے اور اپنے عقائد چھپائے بیٹھا تھا اب ایران گیا تو ان کے ہاتھوں میں کھلونا بنا۔ غرضیکہ ہر طرح کے الزامات انٹرنیٹ پر نیز دیگر ذرائع ابلاغ میں پھیلائے۔

میں نے جانا کہ بظاہر تو یہ لوگ سلامتی ومحبت کے دعویدار اور ان اوصاف کو اپنی جماعت کے قواعد وضوابط میں سے قرار دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں اپنے مخالفین و ناقدین کو قتل کرنے اور ایذاء پہنچانے پر جری ہیں۔ جیسا کہ سالانہ جلسہ میں میری ملاقات ایک اسرائیلی قادیانی سے ہوئی، اور جب میں نے اس موضوع پر قلم اُٹھایا تو اسرائیل سے بذریعہ E-Mail دھمکایا ڈرایا اور خمیازہ بھگتنے کا کہا۔

ڈاکٹر خالد زَھری نے اگلے مرحلہ میں مرزائی گروہ کے متعلق اپنے مشاہدات و تاثرات، تاریخ ومعتقدات پر مستقل کتاب لکھی جو پیش نظر ہے۔ جس میں مزید بتایا کہ قادیانی مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ اور فریب پر اُستوار ہے۔ مثلاً اُن کا دعویٰ ہے کہ ہماری تعداد پندرہ کروڑ سے تجاوز کر چکی ہے۔ جبکہ حقیقت میں یہ چند ملین سے زائد نہیں۔ اور میری معلومات واندازہ کے مطابق پچاس لاکھ سے کم ہے۔ اور مراکش میں قادیانی گروہ کے سربراہ نے گفتگو کے دوران مجھے بتایا کہ مراکش میں ہماری تعداد ۳۷ ہے، لیکن جب میں نے یہی بات لندن میں ان کے پانچویں خلیفہ مرزا مسرور احمد سے دریافت کی تو تعداد ۴۳ بتائی نیز تمام کے ناموں کی فہرست میرے ھاتھ میں تھمادی۔

اور فریب و دھوکہ کی اہم دلیل ومثال برطانیہ میں غیر قانونی طریقوں سے داخل ہونے والے وہ ہندوستانی، پاکستانی نیز افریقی وعرب باشندے ہیں جو وہاں مستقل قیام کے متمنی اور قادیانی جماعت کے لیے قیمتی سرمایہ وآسان شکار ثابت ہوتے ہیں۔ سالانہ جلسہ میں پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے میں نے کہا کہ برطانیہ میں مستقل قیام وملازمت چاہتا ہوں۔ تو اس نے بڑی ڈھٹائی وخباثت بھرے لہجہ میں فوراً جواب دیا کہ ہماری طرح جماعت میں داخل ہو جاؤ، برطانیہ میں تمہارا مستقبل محفوظ وتابناک ہو جائے گا۔

ڈاکٹر خالد زھری نے مزید لکھا: یہ لوگ عالمی صھیونی ٹولہ کے اہم حلیف اور استعماری قوتوں کے انتہائی سرگرم خدام ہیں۔ سالانہ جلسہ لندن میں اسرائیل سے آئے ہوئے متعدد افراد سے میری ملاقات ہوئی نیز برطانوی پارلیمنٹ کے اراکین، وزراء، شاہی محل کے نمائندہ اور ملک کی دیگر اہم شخصیات اس جلسہ میں نمایاں تھے۔ انہی کے توسط سے قادیانی گروہ کو یورپی ممالک، امریکہ و اسرائیل میں ہر طرح کی حمایت وسہولیات حاصل ہیں۔ اس اتحاد ومعاونت پر ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ برطانوی استعمار ہی تھا جس نے یہ ناسور امت مسلمہ کے جسم میں پیوست کیا۔ جس کا اعتراف خود مرزا قادیانی نے اپنی تصانیف میں کیا اور انگریزی دَور کو مبارک ومحسن حکومت قرار دیا۔ اور اب یہ گروہ اسی کے جھنڈے تلے کھڑا اور سانس لے رہا ہے۔ ادھر صھیونی ریاست کی سرپرستی میں عرب دنیا میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ مراکش کا جو قادیانی رہنما سفر رمضان میں میرا ساتھی تھا۔ اس نے مسئلہ فلسطین بارے اپنا مؤقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کے متعلق ہماری رائے تم مسلمانوں سے مختلف ہے۔ اسرائیل میں آباد یہودی چونکہ مرزا کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں لہذا ان سے ہمارا کوئی نظریاتی واعتقادی اختلاف نہیں۔

ڈاکٹر زَھری کہتے ہیں، میں نے جانا کہ قادیانی گروہ جن افراد وطبقہ سے شدید بغض وعناد رکھتا ہے وہ اسلام کے ماننے والے اور پھر ان میں بھی بطور خاص اہل سنت وجماعت ہیں۔ اگر قادیانیوں کا بس چلے تو ہماری گردنیں کاٹ دیں اور کسی خوف ورحم کے بغیر ہمارا خون بہائیں جسے قربت الٰہی کا ذریعہ جانیں۔ یہ مسلمانوں سے بت پرستوں کا سا معاملہ کرتے ہیں جبکہ یہود کے ساتھ ایک ہی ہتھیلی پر براجمان ہیں۔

لندن میں قیام کے دوران ایک پاکستانی قادیانی ملاقات کے لیے میری رہائش گاہ پر آیا تو دوران گفتگو پاکستان میں آنے والے حالیہ تباہ کن زلزلہ کا ذکر آیا۔ جس پر اس نے کہا یہ پاکستان میں بعض قادیانی عبادت گاہوں پر حملہ کے فوری بعد آیا جو اللہ کا فیصلہ و انتقام ہے۔ کیونکہ جب کوئی قوم انبیاء اللہ کے خلاف صف آراء ہو تو عذاب الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اس کے بقول مرزا کی نبوت میں کوئی شک نہیں لہذا یہ اسی کے انکار پر سزا ہے۔

اسلام کا دعوی کرنے والا یہ گروہ اپنے مراکز میں کلمہ طیبہ کی عبارت لکھتا اور اپنے عبادت خانوں کو مساجد کا نام دیتا ہے۔لیکن یہ الگ دین ہے جس کا اسلام سے دُور و نزدیک کا بھی تعلق و واسطہ نہیں۔اسے قادیانی دین کہا جائے گا جو تقیہ وفریب کے ذریعے مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوشاں ہیں۔

مراکش میں شاہی محل کے کتب خانہ سے وابستہ ڈاکٹر خالد زھری نے مزید لکھا، جو لوگ مجھے جانتے ہیں وہ بخوبی آگاہ ہیں کہ جب سے میں نے تصنیف وتالیف کے میدان میں قدم رکھا نیز علم ومعرفت پر بولنا شروع کیا، میرا مقصد وہدف محض اہل سنت و جماعت کی فتح ونصرت کا بیان اور اتحاد بین المسلمین کی دعوت دینا ہے۔مَیں اشعری العقیدہ، مالکی المذہب اور سید الطائفہ جنید بغدادی کے مشرب پر ہوں نیز دیگر اسلامی مذاہب کے لیے میرے دل کے دروازے وا ہیں۔لیکن گمراہ فرقوں قادیانیہ وغیرہ سے میری جنگ قیامت تک جاری رہے گی۔

چنانچہ اس ضمن میں ڈاکٹر خالد زھری نے پہلے مرحلہ میں خود قادیانی زعماء سے رابطہ کر کے ان کی قدیم و جدید تصانیف تک رَسائی حاصل کی۔ پھر سالانہ اجتماع لندن کی کارروائی بچشم خود ملاحظہ کی نیز دوسرے موقع پر قادیانی عالمی مرکز لندن کا دَورہ کیا۔مراکش میں جماعت کے سربراہ سے دوستانہ ماحول میں معلومات حاصل کیں نیز اسرائیل میں واقع قادیانی گروہ کے اہم افراد سے گفتگو وتبادلہ خیالات کیا۔مزید یہ کہ مرزائی رہنما مرزا مسرور احمد سے ملاقات کی۔گویا اس گروہ کے بارے میں براہِ راست معلومات اخذ کرنے کے لیے ہر پہلو سے کوشش کی اور کامیاب ہوئے۔اس کے بعد مختصر مضمون لکھا جو رباط کے کثیر الاشاعت اخبار ''المساء''میں چھپا نیز ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ میں دست یاب ہے۔

اگلے مرحلے میں مستقل کتاب لکھی جو ''القادیانیة، وثائق و مشاھدات''نام سے دار الفتح عمان اردن نے ۱۴۳۳ھ / ۲۰۱۲ء میں پہلی بار ۱۴۸ اصفحات پر شائع کی۔ جس میں مرزا غلام قادیانی کی پندرہ تصنیفات، دوسرے رہنما مرزا بشیر کی ایک، اور چوتھے

رہنما مرزا طاھر کی چھ تصانیف کے عربی تراجم، نیز پانچویں رہنما مرزا مسرور کی آٹھ تقاریر کے تراجم، اور جلال شمس کی ایک کتاب سے براہِ راست اخذ کیا۔ علاوہ ازیں دَورِ حاضر کی عرب دنیا میں جماعت کے اہم فردھانی طاہر وغیرہ کے مضامین اور **التقوی** کے شمارے پیش نظر تھے۔ اور ذاتی مشاہدات و تاثرات بیان کرتے ہوئے متعلقہ تصاویر نیز دستا ویزات کے عکس پیش کیے۔

ڈاکٹر خالد زَھری دارالحکومت رباط میں پیدا ہوئے وہیں سے ۲۰۰۱ء میں پی ایچ ڈی کی۔ مخطوطات نیز فہرست نویسی کے اہم ماہر، رباط کالج میں پروفیسر، اور ۲۰۰۲ء سے شاہی محل میں واقع کتب خانہ حسنیہ سے بطور محقق وابستہ ہیں نیز متعدد مقامی و عالمی علمی اجتماعات میں شریک ہوئے اور خطاب کیا۔ دیگر مطبوعہ تصانیف میں **تجلیات البرھان وحقائق العرفان، الرد علی عصمة التوراة والانجیل، الصلیبیون الجدد والمسلمون، فھارس الخزانة الحسنیة** شامل ہیں۔ نیز تصوف وغیرہ موضوعات پر متقدمین کی چند کتب پر تحقیق انجام دی اور امام غزالی کی کیمیائے سعادت کے تعارف، مستشرقین کے اعمال کے جائزہ، حضرت ابومدین غوث کی شخصیت وافکار پر تحقیقی مضامین ہیں۔

دارالافتاء لیبیا

شمالی افریقہ کے ملک لیبیا جس کی سرحدیں مصر والجزائر وغیرہ ممالک سے ملتی ہیں۔ وہاں قادیانیت کا تعارف دو ذرائع سے ہوا۔ پہلا ذریعہ وسبب وہاں پر ملازمت کرنے والے پاکستان کے قادیانی افراد اور دوسرا مرزائی ٹیلی ویژن چینل کی نشریات۔ جنوری ۲۰۱۳ء کے آغاز میں دارالحکومت طرابلس سے تقریباً ایک سو پچاس کلومیٹر فاصلہ پر واقع شہر زلیتن سے دس کے قریب افراد کا قادیانی گروہ گرفتار کیا گیا جن میں پانچ پاکستانی

اور چار مقامی باشندے تھے ان میں ایک ڈاکٹر احمد مفتاح از ربیط تھے جو اسمریہ اسلامی یونیورسٹی زلیتن میں پروفیسر ہیں۔ان لوگوں سے قادیانی افکار کی کتب بھی ضبط کی گئیں۔ مرزائی مرکز ٹلفورڈ لندن میں جماعت کے پیشوا مرزا مسرور احمد نے ۴ جنوری کو جمعہ کی تقریر میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے تشویش کا اظہار کیا۔

اس سے دو روز قبل ۲۰ صفر ۱۴۳۴ھ/ ۲ جنوری ۲۰۱۳ء کو لیبیا کے سرکاری مفتی اعظم ڈاکٹر شیخ صادق غربانی نے اس واقعہ بارے فتویٰ جاری کیا جو "**حول عقیدة القادیانیة** "عنوان سے **دار الافتـاء اللیبیة** کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے۔سوال پیش کیا گیا کہ زلیتن کے جمعہ بازار میں بعض افراد گرفتار کئے گئے جن کا تعلق احمدی قادیانی جماعت سے ہے۔ان کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے۔جواب میں ہے کہ قادیانیت ایک گمراہ گروہ ہے جو انیسویں صدی کے آخر میں ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کے منکر ہیں ان فاسد عقائد کے باعث یہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جس پر اسلامی دنیا کے علمی ادارے شرعی حکم جاری کر چکے ہیں۔مفتی شیخ صادق غربانی نے اس فتویٰ کے ضمن میں تین اداروں رابطہ عالم اسلامی، منظمہ تعاون اسلامی (oic) اور دارالافتاء سعودی عرب کی منظور کردہ قرارداد اور فتویٰ کے متن بھی شامل کئے۔مزید لکھا کہ حکومت اس قسم کے لٹریچر کو ضبط کرنے پر توجہ دے اور اسے شائع نیز تقسیم کرنے والوں کو کڑی سزا دی جائے تا کہ لوگ عبرت پکڑیں اور نوجوان نسل محفوظ رہے۔

دار الافتاء لیبیا کا اس موضوع پر دوسرا فتویٰ ۲ صفر ۱۴۳۵ھ/ ۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو زیر نمبر ۱۵۹۲ بعنوان "**الزواج بقادیانی**" سامنے آیا۔

جس میں ایک خاتون کی طرف سے سوال ہے کہ میری چار بیٹیاں ہیں اور کچھ عرصہ سے خاوند قادیانی فرقہ سے وابستہ اور لوگوں کو بھی دعوت دے رہا ہے ۔ اس باعث ہمارے درمیان اختلاف اور پھر علیحدگی ہوگئی۔اب وہ عدالت کے ذریعے رجوع کرنے کی کوشش میں ہے۔اس صورت میں کیا حکم ہے۔جواب دیا گیا کہ قادیانیت اسلامی فرقہ نہیں لہذا ان کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور اگر منعقد ہو چکا ہے تو یہ درست نہیں۔اگر ثابت

ہو جائے کہ تمہارا خاوند ایسے اعتقاد رکھتا ہے تو رجوع جائز نہیں اور فسخ نکاح واجب وضروری ٹھہرا۔ یہ فتویٰ مفتی اعظم لیبیا شیخ صادق غربانی ارفتویٰ کمیٹی کے دوارکان نائب مفتی اعظم ڈاکٹر شیخ غیث محمود الفاخری اور علامہ شیخ احمد میلا دقدور کے دستخطوں سے جاری کیا گیا۔

مفتی اعظم لیبیا ڈاکٹر شیخ صادق بن عبدالرحمٰن غربانی (پیدائش ۱۳۶۱ھ /۱۹۴۲ء) طرابلس میں پیدا ہوئے۔ البیضاء شہر میں واقع شیخ محمد بن علی سنوسی یونیورسٹی سے ۱۹۶۹ء میں فراغت کے بعد قاہرہ مصر کی راہ لی اور جامعہ ازہر میں "**الحکم الشرعی بین النقل و العقل**" عنوان سے مقالہ پر ۱۹۷۹ء میں پی ایچ ڈی کی۔ پھر شیخ ابو العباس احمد بن یحییٰ ونشریسی تلمسانی فاسی مالکی (وفات ۹۱۴ھ/ ۱۵۰۸ء) کی کتاب "**ایضاح المسالک الی قواعد الامام مالک**" پر تحقیق انجام دے کر ۱۹۸۴ء میں برطانیہ سے دوسری بار پی ایچ ڈی کی۔ لیبیا کی جامعات میں تیس برس تک استاذ رہے۔ بیس سے زائد تصنیفات وتحقیقات میں **العقیدۃ الاسلامیۃ، مدونۃ الفقہ المالکی و ادلتہ، الغلو فی الدین غلو التطرف و غلو التصوف، اساسیات الثقافۃ الاسلامیۃ** شامل ہیں۔ فروری ۲۰۱۲ء میں لیبیا کی عبوری ونگراں حکومت کے سربراہ نے ملک کے مفتی اعظم کے منصب پر تعینات کیا۔

ھانی طاھر کا سفر

عرب باشندوں کے قادیانی افکار سے متاثر ہونے کی بالعموم تین وجوہات ہیں۔ نیچری فکر یعنی عقل پرست افراد خاص ماحول میں آسانی سے پھسل جاتے ہیں۔ دوسری وجہ آسودہ زندگی گزارنے کی چاہت وآرزو، جبکہ بعض افراد اسلامی تعلیمات وعقائد پر ضرورت کی حد تک عدم آگہی کی وجہ سے ان کے کسی مبشر کے جھانسے میں آجاتے ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں کی طرح عرب ممالک میں بھی ایسی متعدد مثالیں موجود ہیں کہ قادیانی

جماعت کے عزائم جاننے کے بعد لوگ ان سے بیزار ہو کر واپس اسلام کی آغوش میں آ گئے۔ بلکہ تائب ہونے والوں میں ایسی عرب شخصیات بھی ہیں جنہوں نے قادیانی اَفکار کو بے نقاب کرنا مقصد حیات بنالیا اور زبان وقلم سے بھر پور کام لیا۔ ایسے افراد میں تین نام اہم ہیں۔ اسرائیل کے عرب باشندہ حسن محمود عودہ پھر اردن کے امجد السقلاوی اور اب اسرائیل ہی کے ھانی طاھر، جس نے ۲۰۱۶ء میں قادیانیت ترک کی تو ان کے مرکز میں گویا بھونچال آ گیا۔

ھانی طاہر (پیدائش ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء) مقبوضہ فلسطین میں دریائے اُردن کے مغربی کنارے پر واقع شہر طولکرم سے دس کلومیٹر فاصلہ پر گاؤں کفرصور کے باشندہ ہیں۔ مغربی کنارہ کے شہر نابلس، الخلیل، طولکرم وغیرہ ۱۹٦۷ء سے ۱۹۹۵ء تک اسرائیل کے غاصبانہ قبضہ میں رہے۔ ھانی طاہر نے الیکٹرونک انجینئر میں تعلیم مکمل کی اور پھر شرعی علوم بھی حاصل کیے نیز علاقہ کے مشہور قاری ہوئے۔ خضوری ٹیکنیکل کالج نابلس جسے بعدازاں فلسطین ٹیکنیکل یونیورسٹی کا درجہ دیا گیا اس کے شعبہ الیکٹرونک میں استاذ ہوئے۔ ھانی طاہر اس کالج سے وابستہ تھے کہ ان کے سسر مرزائی ہو گئے۔ اس پر ھانی طاہر کے دل میں اس جماعت کے بارہ میں تحقیق کی خواہش پیدا ہوئی اور وہ اسرائیل میں مرزائیت کے مرکز کبابیر جا پہنچے جہاں جماعت کے پیشوا محمد شریف عودہ سے سوال و جواب اور بحث کا سلسلہ جاری رہا۔

شیخ رشید رضا مصری نے تفسیر المنار جلد ٦ صفحہ ۳٦ پر لکھ دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہندوستان کی طرف ہجرت کرنا اور اس ملک میں جا کر وفات پائی، عقلی ونقلی اعتبار سے بعید از قیاس نہیں ہے۔ چنانچہ مرزائی مؤرخ کے بقول، شیخ رشید رضا کے اس قول کی وجہ سے ہمارے مخلص عرب احمدی مکرم، ھانی صاحب کے دل میں ''احمدیت کی صداقت'' جا گزیں ہوئی۔[۳۴۱]

ھانی طاہر ۲۸ برس کی عمر میں ۲۲ ستمبر ۱۹۹۸ء کو مرزائی ہوئے اور ۲۱ جنوری ۱۹۹۹ء کو مرزائی پیشوا کی بیعت کی۔ اب انہوں نے اپنی زندگی اس کی تبلیغ واشاعت میں بسر کرنے

کا قصد کیا۔ چنانچہ یونیورسٹی میں طلبہ کو مرزائی عقائد پر آگاہی کے مواقع کی تاک میں رہتے اور محمد شریف عودہ کی معیت میں مسلمانانِ فلسطین سے مناظرے کی کوشش میں رہتے۔ نیز مرزائی معتقدات کی تائید میں کتب لکھنا شروع کیں۔اور عربی میں پانچ کتب لکھیں، جو ناسخ ومنسوخ ۲۰۰۰ء، مرتد کی سزا ۲۰۰۱ء، جنات، قرآن مجید اور سنت نبوی کے موضوعات پر ہیں۔اور فلسطین کے ہی ڈاکٹر موسیٰ البسیط کی کتاب ''**الجماعة الاحمدية فى ميزان الاسلام** '' کے جواب میں کتاب لکھی جو مرزائی مرکز کبابیر حیفا اسرائیل نے ۲۰۰۴ء میں دوسری بار شائع کی۔

۲۰۰۳ء میں ھانی طاہر خضوری کالج میں ہی پروفیسر تھے۔جس کے کچھ ہی عرصہ بعد انہیں مرزائی مرکز ٹلفورڈ لندن طلب کرلیا گیا جہاں انہیں عربی ماہنامہ ''التقویٰ'' کی مجلس ادارت سونپی گئی پھر مرزائی عربی ٹیلی ویژن چینل MTA3 سے وابستہ ہوئے اور اس پر ''سبیل الھدیٰ '' نام سے پروگرام پیش کرنے لگے۔مرزائی چینل پر پہلا براہِ راست نشر کیا گیا پروگرام ۴ اگست ۲۰۰۴ء کو محمد شریف عودہ اسرائیلی اور ھانی طاہر نے مل کر پیش کیا جسے بعدازاں ۲ فروری ۲۰۰۶ء کو ''الحوار المباشر '' کا مستقل نام دیا گیا۔[۳۴۲]

۲ جون ۲۰۰۶ء کو اسرائیل کے شہر حَیفا کے محلّہ کبابیر میں مرزائیوں کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔جس میں اسرائیل نیز ریاست فلسطین کے مرزائیوں نے بھرپور شرکت کی۔اس اجتماع میں محمد شریف عودہ سرپرست وامیر جماعت نے تقریر کی۔ پھر ایک نشست رکھی گئی جس میں ھانی طاھر نے حاضرین کی طرف سے کیے گئے سوالات کے جواب دیئے۔ بعدازاں شریف عودہ نے اسرائیلی صحافی سامی عبدالحمید سے گفتگو میں بتایا کہ اسرائیل و فلسطین میں مرزائیہ کی تعداد پندرہ سو کے قریب ہے۔سامی نے اجتماع کی خبر ''**جماعة الاسلامية الاحمدية تقيم احتفا لها السنوى فى حَيفا**'' عنوان سے نشر کی۔

۲۷ اگست ۲۰۱۶ء کا دن مرزائی دنیا کے لئے انتہائی کرب ناک ثابت ہوا جب ھانی طاہر نے یوٹیوب پر اپنا وڈیو کلپ جاری کیا جس میں اپنے مرزائی افکار سے براءت والا

تعلقی کا اعلان کر دیا۔ انھوں نے اہم وجہ یہ بتائی کہ تقریباً ۲۰۰۸ء میں مرزا غلام احمد کی تصانیف کے عربی تراجم کا کام شروع ہوا تو ان کے مطالعہ سے مرزا کی تحریروں میں تنا قضات نمایاں طور پر نظر آئے۔ جبکہ نبی ورسول تو معصوم ہوتے ہیں ان کے کلام میں ایسی خامی وخلل کیوں کر ممکن ہے۔

لہٰذا میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا مسیح ومہدی قطعاً نہیں لہٰذا میں جماعت سے علیحدگی اختیار کر رہا ہوں۔ ناظرین وسامعین سے مخاطب ہو کر مزید کہا کہ آپ اس جماعت کو اپنے حال پر چھوڑ دیں کیونکہ کوئی بھی جماعت وتنظیم بیرونی حملوں سے ختم نہیں ہوتی بلکہ اندرونی ٹوٹ پھوٹ ہی ایک دن اسے لے ڈوبتی ہے۔

ھانی طاہر کا یہ بیان سامنے آنے کے بعد مرزائی حلقوں میں جو کہرام مچا اس کا پہلا باضابطہ اظہار اس کے دو دن بعد ۲۹ اگست کو ہوا۔ اور محمد شریف عودہ جو اسرائیل کے باشندہ اور پوری عرب دنیا میں مرزائی گروہ کے مرکزی صدر ہیں۔ ان کی طرف سے بیس منٹ کا وڈیوکلپ ''**الرد علی خروج السید ھانی طاھر من الجماعة الاسلامية الاحمدية**'' عنوان سے یوٹیوب پر دیا گیا۔

شریف عودہ نے کہا، ھانی طاہر تکبر کا شکار ہوا اور جماعت سے الگ ہو کر اس کا خاتمہ بربادی والحاد پر ہوگا میں اسے کہتا ہوں کہ توبہ کرے اور احمدی افکار پر واپس لوٹ آئے۔

معاملہ یہی پر ختم نہیں ہوا بلکہ فریقین کے درمیان ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایک طویل جدل ومعرکہ کا آغاز ہو گیا۔ ایک طرف سابق قادیانی طاہر ھانی اور دوسری جانب MTA3 پر ان کے ساتھ دیگر پروگرام پیش کرنے والے عرب دنیا کے قادیانی لا کھڑے کیے گئے۔ اور دونوں اطراف سے اپنے مؤقف وعقیدہ پر مبنی وڈیو کلپ پے در پے سامنے آنے لگے۔ دو روز بعد ھانی طاہر کی طرف سے ''**حكاية عدد اتباع الجماعة الاحمدية** '' عنوان سے گفتگو سامنے آئی جس میں کہا کہ دنیا بھر میں قادیانیوں کی تعداد کے بارے میں حد درجہ مبالغہ سے کام لیا جاتا ہے۔ چنانچہ ہمیں بتایا جاتا تھا کہ یہ تعداد آٹھ

کروڑ ہے جن میں سے محض ہندوستان میں چار کروڑ واقع ہیں۔ لیکن جب ہم پوچھا کرتے کہ یہ کروڑوں احمدی کہاں واقع ہیں ہمیں ان کا وجود محسوس کیوں نہیں ہوتا، تو اس سوال کا جواب کہیں سے نہ مل سکا۔ ۲۵ دسمبر ۲۰۱۳ء کو سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے میرا قادیان جانا ہوا تو وہاں محض چند ہزار ہندوستانی اور اتنے ہی پاکستانی نظر آئے۔ پھر وہاں کے متعدد شہروں میں جانا ہوا جہاں ہمارا استقبال کرنے والے افراد کی تعداد بعض جگہ چند اشخاص اور دیگر مقامات پر سو دو سو سے زائد نہ تھی۔ اس کے کچھ ہی ماہ بعد سالانہ جلسہ میں شرکت کی غرض سے کینیڈا گیا تو وھاں بھی تعداد ہزاروں سے زائد نہ تھی اور وہ بھی پاکستانی مہاجرین تھے۔ ان میں اِکادُکا عرب بھی نظر آئے جن میں سے بعض کے باپ دادا احمدی ہوئے تھے اور دوسری صورت میں انہوں نے MTA کی نشریات کے زیر اثر یہ فکر وعقیدہ اختیار کیا تھا۔ ادھر ہندوستان میں تعداد کروڑوں میں تو دُور کی بات، لاکھوں میں بھی نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے۔ حالانکہ دنیا بھر میں احمدیوں کی درست تعداد معلوم کرنا مشکل نہیں کیونکہ ہر جگہ ان کی تنظیم اور پیشوا موجود ہے۔ لیکن جماعت کے اعلیٰ ذمہ داران صحیح تعداد کسی کو بھی بتانے سے گریز کرتے ہیں جو کروڑوں میں ہرگز نہیں۔

ھانی طاہر نے ۵ ستمبر کی گفتگو میں کہا کہ جماعت کے بعض افراد ہمیں بتایا کرتے کہ پاکستان کی کل آبادی کا چھبیس فی صد احمدی فکر کے پیروکار ہیں۔ لیکن میری رائے میں ہر ایک ہزار پاکستانی باشندوں میں یہ ایک دو افراد سے زائد نہیں۔

اور ۱۲ ستمبر کی گفتگو میں مرزا کے کذاب ہونے پر یہ مثالیں پیش کیں کہ اس نے اپنی تصانیف میں حوالہ جات کا ذکر درست طور پر نہیں کیا جسے مخالفین نے بخوبی آشکار کیا ہے۔ مثال کے طور ''المواهب الرحمن'' میں لکھا کہ طاعون کے احتیاطی ٹیکہ کے متعلق قبل ازیں میں ''سفینہ نوح'' میں لکھ چکا ہوں۔ لیکن سفینہ نوح میں اس کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ اور ۱۳ ستمبر کی گفتگو میں اسی موضوع کو آگے بڑھاتے ہوئے ھانی طاھر نے کہا کہ مرزا نے کسی تصنیف میں کوئی تحریر یا واقعہ ذکر کیا تو ساتھ حوالہ دیا کہ یہ فلاں تفسیر یا حدیث و تاریخ کی کتاب میں درج ہے، یا یہ لکھا کہ اس واقعہ پر محدثین یا مفسرین اور یا پھر مؤرخین متفق

ہیں۔لیکن جب متعلقہ کتب دیکھی گئیں تو ان میں یہ تحریر و واقعہ نہ ملا۔یوں کتب کا حوالہ دینے میں مرزا نے جعلسازی سے کام لیا۔چنانچہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب اگر کسی یو نیورسٹی کے طالب علم ہوتے اور تحقیق و تصنیف کے عمل میں اس طرح کا غیر ذمہ دارانہ اُسلوب اختیار کرتے تو انہیں یو نیورسٹی سے نکال باہر کیا جاتا۔اور ۱۷ اکتوبر کی گفتگو میں مرزا کی تصانیف میں دلائل کے اندراج میں تحریف کی مثالیں پیش کیں نیز کہا کہ تحریف کا فعل ان کی وارث احمدی حضرات آج بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

۲۷ اکتوبر ۲۰۱۶ء کو ھانی طاھر نے جو وڈیو کلپ تیار و جاری کی اس میں بتایا کہ آج مجھے احمدی جماعت کو چھوڑے دو ماہ مکمل ہو گئے اور اس دوران میں نے ساٹھ وڈیو کلپ جاری کئے اور اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اس سلسلہ کو جاری رکھوں گا۔لیکن اب میں زیادہ وقت اس کتاب کی تالیف پر صرف کروں گا جس میں جماعت کے ساتھ طویل اور گہری رفاقت اور پھر ترک کرنے کی رُوداد درج ہوگی۔یہ لوگ میرے اعتراضات کے جواب دینے کی بجائے دن رات مجھے گالیاں دینے میں مصروف ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ یہ باتیں وہ آدمی کر رہا ہے جو طویل عرصہ جماعت سے وابستہ رہا اور اسے اندر باہر سے بخوبی جانتا ہے۔ھانی طرح کے بقول مرزا غلام احمد انسانی تاریخ کا سب سے بڑا جعلساز تھا۔الفاظ یہ ہیں۔

”مرزا غلام احمد اکبر مزیف فی التاریخ“

ھانی طاہر کو مرزائیت کے چنگل سے نکلے چار ماہ ہونے کو ہیں لیکن ابھی تک کمپیوٹر انٹرنیٹ پر ان کے حوالے سے برپا اعتقادی جنگ جاری ھے۔ان کے پہلے وڈیو کلپ کو کہ جس میں ترک قادیانیت کا اعلان کیا تھا، اس عرصہ میں یعنی دسمبر ۲۰۱۶ء کے خاتمہ تک بانوے ہزار سے زائد لوگ دیکھ چکے ہیں۔جبکہ ان چار ماہ میں ان کے وڈیو کلپ کی تعداد پچھتر سے تجاوز کر چکی ہے۔کیونکہ MTA3 چینل پر ان کے سابق ساتھی پانچ عرب مرزائی ان کے خلاف آئے دن نئے وڈیو کلپ یوٹیوب پر چڑھا رہے ہیں جن کے نام یہ ہیں: محمد شریف عودہ اسرائیلی، اسعد موسیٰ عودہ اسرائیلی، تمیم ابو دقہ اردنی، خلدون طارق

عراقی، اور محمد عرفہ و دیگر۔

مرزا غلام قادیانی اور اس کے متبعین کے ردّ و تعاقب میں ھانی طاہر نے دسمبر ۲۰۱۹ء کے خاتمہ تک ایک سو چونسٹھ سے زائد ویڈیو کلپ جاری کیے، جن کی فہرست یہاں قارئین کی نذر ہے۔ جس میں ہر ایک کا عنوان، تاریخ اجراء نیز گفتگو کا دورانیہ و وقت درج ہیں:

O ھانی طاهر يعلن خروجه من الاحمدية، ۲۷ اگست ۲۰۱۶ء، گیارہ منٹ۔

O قصة الخضر فی الجماعة الاحمدية، ۲۹ اگست، ۹ منٹ۔

O حكاية عدد اتباع الجماعة الاحمدية، ۳۱ اگست، ۱۶ منٹ۔

O تناقض مؤسس الاحمدية مع علماء جماعته فی قتل المرتد و رجم الشياطين و شجرة آدم، ۳۱ اگست، ۹ منٹ۔

O نبوء ات المؤسس، پہلی قسط ۳ ستمبر، ۱۹ منٹ۔ دوسری قسط ۴ ستمبر، ۱۶ منٹ۔ تیسری قسط ۵ ستمبر، ۱۱ منٹ۔

O حكاية الطاعون، پہلی قسط، ۶ ستمبر، ۲۰ منٹ۔ دوسری قسط ۷ ستمبر، ۱۶ منٹ۔ تیسری قسط ۸ ستمبر، ۱۲ منٹ۔

O حكاية تعلم اللغة العربية، پہلی قسط ۹ ستمبر، ۲۱ منٹ۔ دوسری قسط ۱۰ ستمبر ۱۳ منٹ۔ تیسری قسط ۱۱ ستمبر، ۲۳ منٹ۔

O التنزييف فی الاحالة، ۱۲ ستمبر، ۲۰ منٹ۔

O التنزيف فی الاحالة علی كتب الحديث و كتب التفسير و التاريخ، ۱۳ ستمبر ۱۹ منٹ۔

O القول غير ثابت فی التكفير، ۱۴ ستمبر، ۱۲ منٹ۔

O القول غير ثابت فی النبوة عند مؤسس الاحمدية، ۱۵ ستمبر، ۲۰ منٹ۔

O نقض ادلة صدق مؤسس الاحمد ية، پہلی قسط ۱۶ ستمبر ۱۶ منٹ۔ دوسری

قسط ۱۷ستمبر، ۱۵ منٹ۔ تیسری قسط ۱۸ستمبر، ۲۱ منٹ۔ چوتھی قسط ۱۹ستمبر، ۲۳ منٹ۔ پانچویں قسط ۲۰ستمبر، ۲۲ منٹ۔ چھٹی قسط ۲۱ستمبر ۱۵ منٹ۔ ساتویں قسط ۲۲ستمبر، ۱۸ منٹ۔ آٹھویں قسط ۲۳ستمبر، ۱۵ منٹ۔

O**الاعداد عند الجماعة الاحمدية**، دوسری و تیسری قسط، ۱۷ستمبر، ۱۱، ۱۳ منٹ۔

O**نقد معجزة تعليم غلام احمد القادياني اللغة العربية في ليلة واحدة**، تین اقساط، ۱۷ستمبر، ۲۱، ۱۳، ۲۳ منٹ۔

O**النبوة عند احمد القادياني**، ۱۷ستمبر، ۲۰ منٹ۔

O**طريقتهم في الرد**، پہلی قسط ۲۴ستمبر، ۲۵ منٹ۔ دوسری قسط ۲۵ستمبر، ۱۶ منٹ۔ تیسری قسط ۲۶ستمبر، ۱۸ منٹ۔ چوتھی قسط ۲۷ستمبر، ۲۵ منٹ۔ پانچویں قسط، **التنزييف في قصة دوئی**، ۲۸ستمبر، ۲۲ منٹ۔ چھٹی قسط ۲۹ستمبر، ۱۵ منٹ۔

O**استراتيجيات مؤسس الاحمدية**، ۳۰ستمبر، ۲۰ منٹ۔

O**اثر الاردو على وحي العربي الميرزا**، پہلی قسط یکم اکتوبر، ۱۴ منٹ۔ دوسری قسط ۷دسمبر، ۱۳ منٹ۔

O**العجمة عند ميرز اصاحب**، دوسری قسط ۱۳اکتوبر، ۲۱ منٹ۔

O**ركاكة لغة ميرزا صاحب**، ۱۴اکتوبر، ۲۲ منٹ۔

O**توارد ام سرقة**، پہلی قسط ۱۵اکتوبر، ۲۳ منٹ۔ دوسری قسط ۱۶اکتوبر ۲۰ منٹ۔

O**نسخ التلاوة و نسخ الحكم عند مؤسس الجماعة الاحمدية**، ۷اکتوبر، ۱۱ منٹ۔

O**الرياضيات تكشف الكذب**، ۱۷اکتوبر، ۱۷ منٹ۔

O**الخرافة عندالميرزا صاحب**، پہلی قسط ۱۸اکتوبر، ۸ منٹ۔ دوسری قسط ۹ اکتوبر، ۱۶ منٹ۔ تیسری قسط ۱۱۰اکتوبر، ۹ منٹ۔ چوتھی قسط ۱۱۱اکتوبر، ۹ منٹ۔

O**الواقع خير ناسف لادعاء ات الميرزا**، ۱۱۲اکتوبر، ۱۲ منٹ۔

Oمـزايـا دعــوة المـيــرزا صاحب عن دعوات الانبيا ء ،١١٣اکتوبر،١٥ منٹ۔

Oفظاظة الميرزا ،١١٤اکتوبر،١٩منٹ۔

Oکوارث میرزا محمود،پہلی قسط١١٥اکتوبر،١٤منٹ۔

Oالتاريخ يكشف الكذب،١١٦اکتوبر،١٢منٹ۔

Oتحريف الميرزا فی ادلته،١١٧اکتوبر،٢٠منٹ۔

Oفراسة الميرزا غلام احمد،١١٨اکتوبر،١٠منٹ۔

Oتـحريف الميرزا محمود ،پہلی قسط١١٩اکتوبر،١٦منٹ۔دوسری قسط١٢٠اکتوبر١٥منٹ۔

Oهل كان الميرزا غلام احمد ملحدا،١٢١اکتوبر،٢٠منٹ۔

Oالشِرک عندا لاحمد ية،١٢٢اکتوبر،١٢منٹ۔

Oحکا ية الحبر الاحمر،١٢٤اکتوبر،١٧منٹ۔

Oانقلاب الموازين عندالميرزا صاحب،١٢٥اکتوبر،٢٠منٹ۔

Oالتمزق الاحمد ی،١٢٦اکتوبر،١١منٹ۔

Oالفديو الستون،١٢٧اکتوبر،١٠منٹ۔

Oالتخبط الاحمدی فی النبـوة،٣نومبر،١٨منٹ۔

Oالشخصنة عند الميرزا والد نا ء ة،١٥نومبر،١٥منٹ۔

Oجماعة العجائب و خاتم النبيين،١٦نومبر،٩منٹ۔

Oکيف تحققت نبوء ة محمد ی بيغم،١٧نومبر،٣١منٹ۔

Oسر الجزم بنبوء ة محمد ی بيغم،١٧نومبر،٢٩منٹ۔

Oالانتهازية عندا لميرزا،٢١نومبر،١٧منٹ۔

Oحـکـاية الـحـمص جمعت بين الشعوذة والکذب والمماحکمة والفظاظة،٢٨نومبر،١٨منٹ۔

Oسراج النعمانی شاھد زور، یکم دسمبر،۲۴منٹ۔

Oزار روسیا و احتراف محمود التزییف،۵دسمبر،۹منٹ۔

Oتشویة محمود نورالدین،۵دسمبر،۲۱منٹ۔

Oحکایة السقوط عن الحصان ،٦دسمبر،۱۰منٹ۔

Oنقد الخطبة الالھامیة،۱۰دسمبر،۳۲منٹ۔

Oاقتناص المیرزا الفرص وادانة من فمه،۱٦دسمبر،۱۵منٹ۔

Oعجزھم عن النھی عن المنکر سقوط آخر ،۱۹دسمبر،۱۰منٹ۔

Oافتراء محمود علی ابیه،۲۲دسمبر،۱۴منٹ۔

Oالدجال عند المیرزا ،۲۹دسمبر،۱۰منٹ۔

Oالدجال عندالمیرزا و ازدرائه الادیان،۳۱دسمبر،۲٦منٹ۔

Oزمن خروج الدجال، یکم جنوری۲۰۱۷ء،۳۲منٹ۔

Oقتل الدجال و یاجوج ماجوج،۲جنوری،۲۵منٹ۔

Oدابة الارض عند المیرزا،۴جنوری،۱۲منٹ۔

Oقضایا المیرزا،۵جنوری،۱۴منٹ۔

Oاَلحَکم العَدل علی الرّف،٦جنوری،۱۸منٹ۔

Oالجھل الاحمدی،۷جنوری،۱٦منٹ۔

Oذروة التزییف والتلاعب والفشل نبوءة مبارک احمد،پہلی قسط۹جنوری،۱۷منٹ۔دوسری قسط۱۰جنوری،۱٦منٹ۔

Oھروب المیرزا الی الامام و خلفه،۱۱جنوری،۲۲منٹ۔

Oلماذا جزم المیرزا بغباء ابنائه،۱۲جنوری،۱۵منٹ۔

Oالمیرزا دلیل علی قدرة اللّٰه،۱۳جنوری،۱۸منٹ۔

Oشرح کتاب ازالة خطاء ،۱۳جنوری،پہلی قسط۳۱منٹ،دوسری قسط۲۲ منٹ۔

○مناقشة کتاب البراهين، پہلی قسط ۱۹ جنوری، ۱۶ منٹ، دوسری قسط ۲۶ جنوری، ۲۷ منٹ۔

○افکار فی البراهين یستتفهها الاحمد یون، ۲۵ جنوری، ۱۱ منٹ۔

○البراهين، ج2، تجارة بائرة و استعراضية زائفة و تهويلات كاذبة وسقوط كبير، ۲۶ جنوری، ۲۸ منٹ۔

○البراهين التسوّليّة ج 3، ۲۷ جنوری، ۲۰ منٹ۔

○البراهين التناقضية ج4، ۲۹ جنوری، ۱۸ منٹ۔

○براهين الخيانة، ۳۰ جنوری، ۱۵ منٹ۔

○البراهين الالحادية، ۳۱ جنوری، ۱۶ منٹ۔

○براهين الكذب و اخلاف الوعد، یکم فروری، ۱۸ منٹ۔

○براهين التجارة و اکل اموال الناس، ۲ فروری، ۲۵ منٹ۔

○تزييف الحوار المباشر، پہلی قسط، حكاية صديق خان، ۳ فروری، ۱۴ منٹ۔ دوسری قسط، سبب توقف الميرزا عن كتابه، ۴ فروری، ۱۵ منٹ۔

○براهين الاوهام و الشتيمة و الخجل، ۵ فروری، ۱۸ منٹ۔

○براهين الحواشی علی الحواشی، ۶ فروری، ۱۷ منٹ۔

○البراهين الخامس، تمخض الجبل مولد مأرا، ۹ فروری، ۱۳ منٹ۔

○البراهين الخامس ج 6 نبؤة فی حياتی و بلدی و لمصلحتی، ۱۴ فروری، ۲۲ منٹ۔

○كشف ردّ رغالی علی نبؤة الزلزال، ۱۶ فروری، ۹ منٹ۔

○نبؤة الابن الموعود و تزييف محمود، ۲۰ فروری، ۱۳ منٹ۔

○اكذوبة البراهين الخامس، ۲۱ فروری، ۱۱ منٹ۔

○براهين الانانية الميرزا لا تعينه سوی قضاياه، ۲۱ فروری، ۱۲ منٹ۔

○من علوم الابن الموعود، ۲۲ فروری، ۹ منٹ۔

Oاول كتاب بعد البراهين يكذّبه،۲۳فروری،۱۷منٹ۔

Oالكتاب الثانی بعد البراهين يكذبه،۲۴فروری،۱۲منٹ۔

Oوفاة بشير اهم احداث 88 التحقق العكسی للنبوء ات والتلاعب والتزييف،۲۵فروری،۲۰منٹ۔

Oبمناسبة مرور نصف سنة على اعلان الخروج من الاحمدية ، فيديو خاص ،۲۷فروری،۹منٹ۔

Oمسيح الذُعر ،۲۸فروری،۱۷منٹ۔

O لَیّ عنق الآيات عند الميرزا و آله،۳مارچ،۱۹منٹ۔

Oالميرزاحين يُحشر فی الزاوية،۵مارچ،۹منٹ۔

Oاسترا تجيتهم فی الرّد فی ذكری مرور سبعة اشهر على الخروج من جماعة التزييف،۲۷مارچ،۱۴منٹ۔

O كتاب المسيح فی الهند، اكسر الصليب ام قصم ظهر الميرزا، ج1 السرقة،۲۸مارچ،۱۳منٹ۔دوسری قسط،۱۳اپریل،۱۱منٹ۔

Oوشهدوا على انفسهم انهم كانوا كاذبين، رد على الحلقة الرابعة من ردهم الشامل على الاعداد،۳۰مارچ،۱۳منٹ۔

Oوشهدوا على انفسهم انهم كانوا كاذبين،۳۱مارچ،۱۳منٹ۔

Oللدجال ان ياخذ دورة تدريبية عند الاحمدية، رد على حلقتهم الرابعة عن الاعداد،۳۱مارچ،۱۰منٹ۔

Oمعضلة الا حمدية فی اعلان 1899 اَن فراسة الميرزا تنبئى بالتضاعف المئو ی،۱۶اپریل،۱۳منٹ۔دوسری قسط،۱۸اپریل،۶منٹ۔

Oرواية الاحداث الكبيرة وانتهازية الميرزا،۱۲اپریل،۱۸منٹ۔

Oمضلة الهنود مع التعريف وانعدام مسئوولية الجماعة الاحمدية،۱۴اپریل،۱۵منٹ۔

Oاكاذيب كتاب حقيقة الوحی،۲۰اپریل،۱۱منٹ۔

Oمهرعلى الهوشياربوری عند ما يشهد بكذب الميرزا، نقض كتاب حقيقة الوحی، ج 2 ،۲۲اپریل،۱۶منٹ۔

Oازدراء الميرزا للاديان فی اعلان قبل 115 سنة ،۲۳اپریل،۱۲ منٹ۔

Oالقاعده الذهبية فی الحوار فی ذكری مرور 8 اَشهر على الخروج،۲۷ اپریل،۱۴منٹ۔

O115 سنة علی وَ هم انی حافظ كل من فی الدار ينطق اللّٰه الميرزا بما يدينه،۲۸اپریل،۱۶منٹ۔

Oالانتقائية عند الاحمدية، حديث النواس عند الدّجال ،۳۰جولائی، ۲۵منٹ۔

Oمرور16شهرا على النجاة من مستقنع الغضينة، قصة رسائل الميرزا،۲۷دسمبر،۱۴منٹ۔

Oمرور 17 شهرا على النجاة من مستقنع الكذب المستطير، واجب المجتمع،پہلی قسط،۲۶جنوری۲۰۱۸ء،۳۸منٹ۔

Oمرور سنة و نصف على النجاة .اصدار 3 كتب ، ۲۷فروری،۱۰ منٹ۔

Oمرور19 شهرا على النجاة، تشبيهات الميرزا السخيفة،۲۷مارچ،۲۲منٹ۔

Oآخر مباهلا ت الميرزا التی مات فيها بعد موت حفيده الوحيد وابنه الموعود،۲۰اپریل،۲۲منٹ۔

Oالشهر العشرون على النجاة، قصة مباهلة ضياء الحق ،۲۷اپریل، ۱۴منٹ۔

Oواحد و عشرون شهرا على النجاة و 110 سنوات على كوليرا الميرزا،۲۵مئی،۲۵منٹ۔

Oثلاثة و عشرون شهرا على النجاة من الاحمدية، نجاة عكرمة وقسوة الاحمدية و اجبنا،۲۷جولائی،۹منٹ۔

Oسنتان على النجاة، نذير قزق و معروف صابر،۲۷اگست۱۶منٹ۔

Oالرد على حلقة الحوار المباشر مايو 17 نبوءة 31 شهرا،۷مئی، ۱۶منٹ۔

Oالرد على الحوار المباشر مايو 17 نبوءة الابن الموعود ،۷مئی، ۱۸منٹ۔

Oبشریٰ سارة، نشر اعلانات الميرزا و كتبه،۲۳مئی،۶منٹ۔

Oفيديو خاص بمناسبة مرور ۱۹اشهر على الخروج و 109 سنوات على وفاة الميرزا بالكوليرا ،۲۵مئی،۱۰منٹ۔

Oمن فمه ندیه،۳۱مئی،۱۰منٹ۔

Oمسيح الانانية،۲جون،۱۳منٹ۔

Oفی ذکریٰ مرور عشرةاشهر على الخروج من الاحمدية، كشف مفتاح التزييف،۲۷جون،۱۸منٹ۔

Oالاصل الناسف والاساس الناقض،۱۱جولائی،۱۹منٹ۔

Oذکری مرور 11 شهرا على الخروج من جماعة التزييف، قصتا عبدی الحکيم ، حكمة اللّٰه،۲۷جولائی،۱۹منٹ۔

Oتد ليس الاحمدية فی حمار الدجال،۲۹جولائی،۱۸منٹ۔

Oخمسة و عشرون شهرا على النجاة، كيف يضبط الميرزا متلبسا، وهل يعذر الاحمدی،۲۷ستمبر،۲۸منٹ۔

Oسنتان و شهران على النجاة، نشر مجلد 12 من كنوز الميرزا ،

۱۲۷کتوبر،۱۲منٹ۔

Oالکذب یجری من الاحمدیة مَجری الدم، تاریخ ولادة المیرزا، ۸نومبر،۲۸منٹ۔

Oسبعة و عشرون شهرا علی النجاة، الکذب یجری من الاحمدیة مجری الدم،۲۷نومبر،۲۴منٹ۔

Oمائة و عشرون اسبوعا علی النجاة، مقامات المیرزا،۲دسمبر،۱۷ منٹ۔

Oثمانیة و عشرین شهرا علی النجاة ، سرقات المیرزا، الفاشلة و دلالاتها،۲۷دسمبر،۱۹منٹ۔

Oالتحدیات الرقمیة المئویة العشر و نماذج من الردود و سحقها،۲۷جنوری۲۰۱۹ء،۲۳منٹ۔

Oغباء المیرزا و ذویه، سنتان و نصف علی النجاة ،۲۷فروری،۱۷ منٹ۔

Oفاقد الشئی لا یعطیه، حین تتحدث الرویبضة فی امر العامة ،۷ مارچ،۲۲منٹ۔

Oخمسون خُلقاً میرزائیا فاسدا، 31 شهرا علی النجاة ،۲۷مارچ،۱۷ منٹ۔

Oهراء هوسی تضلیلی ، 32 شهرا علی النجاة،۲۷اپریل،۱۵منٹ۔

Oالمیرزا المنجم، 33 شهرا علی النجاة،۲۷مئی،۱۸منٹ۔

Oالمسلمون هم المشرکون عند الاحمدیة ، 34 شهرا علی النجاة،۲۷جون،۱۸منٹ۔

Oالاحمدیة تهدم اللغة - 35 شهرا علی النجاة،۲۷جولائی،۲۶منٹ۔

Oالمیرزا یتنفس الکذب۔ 3 سنوات علی النجاة،۱۲۷گست،

۱۹ منٹ۔

Oسیرۃ الکذب المیرزائی۔ح160، ۸ستمبر، ۱۶ منٹ۔دوسری قسط ۱۵ ستمبر، ۲۹ منٹ۔تیسری قسط، صیام تسعة اشهر، ۲۲ستمبر، ۱۴ منٹ۔

Oوَلادۃ الدجاجلة۔37شهرا علی النجاۃ، ۲۷ستمبر، ۲۳ منٹ۔

Oالانتهازیة والدجل ، حکایة امام الزمان ،۲۷نومبر، ۲۵ منٹ۔

Oافتراء المیرزا علی الکتاب المقدس ،۱۶دسمبر، ۱۹ منٹ، دوسری قسط ۲۰ دسمبر، ۱۷ منٹ۔

Oاربعون شهرا والحلقة الاخیرۃ ،۲۷دسمبر، ۱۸ منٹ۔

ھانی طاھر اور مرزائی مرکز لندن کے درمیان انٹرنیٹ میں جاری یہ اعتقادی جنگ محض وڈیو کلپ کے تبادلہ تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ یہ تحریری شکل میں بھی دست یاب ہیں۔اور وقت گزرنے کے ساتھ ھانی طاھر کی ردّ قادیانیت پر عربی کتب بھی سامنے آنے لگیں۔چنانچہ حسب ذیل برقی کتب پیش نظر ہیں۔

Oمقالات المهندس هانی طاهر ،مجموعہ مقالات، برقی صفحات ۱۳۰۹۔ہر مقالہ کے خاتمہ پر تحریر کی تاریخ درج ہے۔اور پہلا مقالہ ۱۴ستمبر ۲۰۱۶ء کو جبکہ آخری ۳۰ دسمبر ۲۰۱۸ء کو لکھا گیا۔

Oنقض کتاب اعجاز المسیح الخوّار و تهشیم تحدّیه، دوسری اضافہ شدہ اشاعت، یکم شوال ۱۴۳۸ھ/۲۵ جون ۲۰۱۷ء، برقی صفحات ۳۰۔

Oکذبات المیرزا ،پہلی اشاعت ۲۷فروری ۲۰۱۸ء، برقی صفحات ۶۴۔

Oاخلاق المیرزا ،پہلی اشاعت ۲۷فروری ۲۰۱۸ء، برقی صفحات ۴۰۔

آخرالذکر تینوں کتب کے تعارف پر مبنی ۲۷فروری کو ہی ۹ منٹ کا وڈیو کلپ بعنوان ”مرور سنة و نصف علی النجاۃ۔ اصدار 3 کتب“ یوٹیوب پر نشر کیا۔

Oثمانون نبوءۃ میرزائیة عکسیة ،اشاعت ۱۵مارچ ۲۰۱۹ء، برقی صفحات ۴۲۔

Oستون خلقاً میرزائیة فاسدا ،اشاعت۱۰جولائی۲۰۱۹ء، برقی صفحات ۳۱۔

Oستون خرافة میرزائیة،اشاعت ۲۸ جولائی ۲۰۱۹ء، برقی صفحات۲۳۔

Oخمسة عشر دلیلا علی بطلان دعویٰ المیرزا انه المهدی المسیح ،اشاعت۱۵اگست ۲۰۱۹ء، برقی صفحات ۱۲۔

O۲۶ اکتوبر ۲۰۱۹ءکو ھانی طاہر نے مرزا غلام قادیانی کے تابوت میں گویا آخری کیل ٹھونک دی۔اور اپنا پی ایچ ڈی کا مقالہ فیس بک صفحہ پر ڈال دیا۔ مشکاۃ اسلامی یونیورسٹی شمالی امریکہ کے تحت ڈاکٹر فوزی عبدربہ کی نگرانی میں لکھے گئے اس مقالہ کا عنوان ''حقیقة لُغة المیرزا العربیة ''اور یہ کمپیوٹر کتابت کے ۳۷۲صفحات پر ہے، جس کا موضوع مرزا قادیانی کی عربی لغوی اغلاط اور سرقہ ہے۔ھانی طاہر کے بقول مرزا کے ردو تعاقب میں جتنی بھی کتب لکھی گئیں ان کے موضوعات ختم نبوت،علامات قیامت، نزول مسیح ، جہاد، مرزا کے اخلاق اور پیش گوئیاں رہے ہیں۔اس کی لغوی اغلاط اور سرقہ کے موضوع پر کسی یونیورسٹی کے تحت تحقیقی عمل مجھے کہیں نہیں ملا۔البتہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی تصنیف سیف چشتیائی میں کسی قدر تفصیلات دی گئی ہیں لیکن یہ کتاب اُردو زبان میں ہے۔

Oاسی پر بس نہیں ھانی طاھر نے قادیانیت سے نجات پانے کے پچاس ماہ مکمل ہونے پر۲۷اکتوبر۲۰۲۰ءکواس کے تعاقب میں تازہ کتاب ''البراهین التجاریة اقویٰ الادلة علیٰ کذب المرزا وبطلان الاحمدیة'' برقی صفحات پر نشر کی جو دس ابواب میں منقسم اور کمپوز شدہ ۲۳۹صفحات پر ہے۔اور ۲۵ نومبر کو گیارہ برقی صفحات پر ''اکاذیب المرزا الخسوفیة الکسوفیة'' پیش کی۔

ھانی طاھر کا قادیانی افکار سے برأت کا اعلان اور پھر جماعت سے الگ ہونے، اور زبان وقلم سے اسے بے نقاب کرنے کی کوشش پر ان کے لئے مسلمانانِ عالم کی طرف سے تہنیت و یکجہتی کے اظہار پر تاثرات سامنے آئے۔ اور مزید فرحت افزا پہلو یہ کہ

مرزائیت کی جانب پھسلنے والے متعدد عرب باشندوں کا اُن کی گفتگو و دلائل کے زیر اثر واپس اسلام کی طرف لوٹنے کی خبریں آنے لگیں۔

چنانچہ الجزائر کے طٰہٰ الھلالی نے ھانی طاہر کی اعلان برأت والی اولیں ویڈیو کلپ قلم بند کر کے اپنے برقی صفحہ پر ''**ھانی طاھر یعلن خروجه من الجماعة الاحمدیة**'' عنوان سے نشر کی۔

اور مصر کے علاقہ اسماعیلیہ کے باشندہ عبداللہ زیدان (پیدائش ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء) جو جامعہ ازہر میں کمپیوٹر انسٹرکٹر نیز ردقادیانیت جانب متوجہ ہیں۔ انہوں نے ھانی طاہر کے تائب ہونے پر مرزائی مرکز لندن میں برپا ہونے والے فکری زلزلہ کی تفصیل اپنے صفحہ پر ''**توبة هانی طاهر و انفراط عقد الاحمدیة**'' عنوان سے پیش کی۔

۲۰۱۸ء کے وسط میں مرزائی مرکز لندن کو ایک اور جھٹکا عکرمہ نجمی کی صورت میں لگا۔ عکرمہ نجمی کبابیر حیفا اسرائیل کے باشندہ، پیدائشی مرزائی تھے۔ وہ حسن محمود عودہ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ عکرمہ ۲۰۰۷ء میں کبابیر سے لندن طلب کیئے گئے۔ انہیں ٹلفورڈ میں مرزائی پیشوا کے پڑوس میں مکان دیا گیا، نیز مرکز کے دفتر میں پیشوا کے قریب دفتری اُمور نبٹانے کے لئے جگہ دی گئی۔ اور مرکز کے عبادت خانہ میں مؤذن نیز نائب امام کی ذمہ داری سونپی گئی۔ ھانی طاھر نے قادیانیت کو بے نقاب کرنے کے لئے وڈیو کلپ جاری کیے تو ان کے جواب کے لئے مرکز لندن کے جن عرب باشندوں کو آگے لایا گیا ان میں عکرمہ نجمی بھی شامل تھے۔ لیکن نتیجہ برعکس نکلا اور ۴۷ سالہ پیدائشی مرزائی عکرمہ نجمی ھانی طاھر کے دلائل سے اس حد تک متاثر ہوئے کہ ترک قادیانیت کا اعلان کر دیا۔ ان کے تائب ہونے کی خبر ۱۸ جولائی ۲۰۱۸ء کو ' **اعلان النجاة من الاحمدیة۔ توبة الاستاذ عکرمة نجمی** '' عنوان سے برقی صفحات پر سامنے آئی۔

ادھر مصر میں دس پندرہ افراد پر مشتمل مرزائی جماعت کے سربراہ ڈاکٹر محمد حاتم شافعی نے شاید اسی خدشہ کی بنا پر ۲۰۱۷ء کے وسط میں جماعت کے ارکان کو حکم جاری کیا کہ ھانی طاھر کی گفتگو و تحریر پر کان و آنکھ ہرگز نہ دھریں۔ اور نہ ہی اپنے صفحات پر اس کا ذکر لائیں۔

غرضیکہ ہر طرح سے روک لگادی۔

ملک الجزائر میں ۲۰۱۳ء میں قادیانی وباء نمودار ہوئی تو اس سے متاثر افراد اہل وطن میں اپنے افکار کے فروغ کے لئے جو مواد تقسیم کرتے پائے گئے ان میں فلسطین کے انجینئر قاری ھانی طاھر کی دَورِ ارتداد کی تصنیف ''ماذا تنتقمون منا'' شامل تھی۔ اب جو ھانی طاھر قادیانیت کے چنگل سے نکلنے میں کامیاب اور اس کے ردو تعاقب میں فعال ہوئے تو الجزائر کے وزیر مذہبی اُمور کے سابق مشیر عدۃ فلاحی نے سابق قادیانی ھانی طاھر کا طویل انٹرویو لیا جو الجزائر کے روز نامہ ''الحوار'' شمارہ ۲۷ اگست ۲۰۱۹ء کے مکمل صفحہ پر نمایاں انداز میں ''**الداعية المنشق من الجماعة الاحمدية هانی طاهر ۔ قضيتی الاساسية مع الاحمدية اخلاقية لا فكرية** ''عنوان سے چھپا۔ یہ انٹرویو اسی روز ''**قيادی منشق من الجماعة الاحمدية يكشف تفاصيل خطيرة** ''عنوان سے انٹرنیٹ پر گردش کر گیا۔ جو مرزائی لندن مرکز کے لئے ایک اور بڑا جھٹکا ثابت ہوا اور تھوڑی ہی دیر میں مرکز کا شدید ردعمل سامنے آیا۔ جس کے جواب میں ھانی طاہر کی تحریر ''**الحوار**'' ۲ ستمبر ۲۰۱۹ء کے دو مکمل صفحات پر ''**الاحمدية انتهت و بقاؤكم فيها من اجل المال فقط** '' سامنے آتے دیر نہیں لگی اور یہ مرزائی مرکز لندن بالخصوص الجزائر میں اس فکر کی حوصلہ افزائی کرنے والے طبقہ پر تازہ ترین کاری ضرب ہے۔

پاکستان صوبہ پنجاب کے ضلع چکوال کے گاؤں دوالمیال[۳۴۳] میں بارہ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق بارہ دسمبر ۲۰۱۶ء کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے جلوس پر پولیس کی موجودگی میں مقامی مرزائیوں کی فائرنگ سے ایک مسلمان محمد نعیم شفیق نے شہادت پائی۔ جس کے چہلم کا اجتماع ''تاجدار ختم نبوت کانفرنس'' کے طور پر ۱۵ جنوری ۲۰۱۷ء کو چکوال شہر کی جامع مسجد غوثیہ رضویہ نزد جنرل بس سٹینڈ میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر جو قراردادیں منظور کی گئیں ان میں سے ایک کا متن یہ ہے:

''برطانیہ میں قائم مرزائیوں کے عربی ٹیلی ویژن چینل MTA3 پر قادیانی پروگرام پیش کرنے والے عرب انجینئر ھانی طاھر نے ۲۷ اگست ۲۰۱۶ء کو ترک

قادیانیت کا اعلان کر دیا، جس پر ہم انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں اور لندن کے مرزائی مرکز کی طرف سے ان کی خلاف جاری مہم کی بھر پور مذمت کرتے ہیں۔" [۳۴۴]

یونان کے ایک مفتی

شمالی یونان کے شہر اکسانتی کے مفتی حافظ محمد امین شنیک اوغلو کی جانب سے دو صفحات کی عربی تحریر بعنوان "بیان للناس" کا عکس ان دنوں انٹرنیٹ میں ہے۔ جس میں بتایا کہ ایک قادیانی مبشر عطاء النصیر نے مجھ سے رابطہ کر کے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ انسانی واخلاقی تقاضا کے تحت میں نے اس سے ملاقات کی جو دارالافتاء کی عمارت سے دُور دوسرے مقام پر ہوئی۔ جسے قادیانی ٹولہ نے کیمرہ کی آنکھ میں قید کر لیا اور پھر اپنے ٹیلی ویژن چینل پر ایک اہم خبر کے طور پر تصاویر سمیت نشر کر دیا۔ جس میں کہا کہ مفتی اکسانتی یونان نے احمدی وفد سے ملاقات کی اور ان کے عقائد نیز دعوتی سرگرمیوں کو سراہا۔ جبکہ احمدی چینل پر مجھ سے منسوب جو تاثرات نشر کیے گئے وہ جھوٹ وافتراء ہیں۔

بے شک میں نے ان کی خواہش پر ملاقات کی لیکن یہ غیر رسمی تھی۔ اس دوران نہ تو ان کے موجودہ پیشوا کی تعریف وتوصیف کی اور نہ ہی ملاقات کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ اور ان کے سالانہ اجتماع میں شرکت کا ارادہ ظاہر کرنا، یہ سب جھوٹ ہے۔ میں نے اس گمراہ ٹولہ سے کسی پہلو سے یکجہتی کا اظہار نہیں کیا۔ مفتی شنیک اوغلو نے اس سازش وافتراء کو بے نقاب کرنے کے لیئے دو صفحات کی یہ تحریر ۲۲ فروری ۲۰۱۸ء کو دارالافتاء کی طرف سے تیار کر کے اپنی مہر ثبت کرتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو جاری کی۔

شیعہ علماء و مصنفین

عراق کے عالمگیر شہرت رکھنے والے شیعہ محقق و مؤرخ ڈاکٹر محمد سعید طریحی جن کا تعارف آگے آ رہا ہے۔ حال ہی میں ان کی تصنیف "**القادیانیة الاحمدیة فی میزان الحق**"، شائع ہوئی جس میں ایک باب "**رائی الشیعة فی الاحمدیة**" عنوان سے ہے ۔جس میں تحقیق پیش کی کہ اس موضوع پر شیعہ کی تحریریں موجود نہیں ۔اس کی وجہ وعذر یہ بیان کیا کہ مرزا قادیانی کے افکار و دعاوی خالص سنی ماحول سے سامنے آئے اور آج بھی اس کے پیروکار حنفی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مرزا کی شخصیت کا شیعہ مکتب فکر سے کوئی تعلق نہ تھا لہذا ان کی طرف سے رد و تعاقب بھی نہیں ہوا۔ ڈاکٹر طریحی نے مزید لکھا، اس موضوع پر شیعہ کی دو تحریریں میں نے دیکھیں ، ایک شیخ سعادت حسین کی لکھنؤ میں اور دوسری سید علی تقی نقوی کی علی گڑھ میں دیکھی ۔اور یہ دونوں ہندی باشندے ہیں۔

ڈاکٹر طریحی نے ردّ قادیانیت پر ان دو علماء ہند کی تصانیف کے متعلق یہ نہیں بتایا کہ کس زبان میں ہیں[۳۴۵] لیکن انہیں عربی زبان میں کسی شیعہ عالم و مصنف کی محض ایک تحریر ملی ، جس کے بارے میں بتایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا و جماعت کا دوسرا پیشوا بشیر الدین محمود مشرق وسطیٰ کے دَورہ کے ضمن میں دمشق پہنچا تو شام میں شیعہ مکتب فکر کے قائد شیخ سید محسن امین عاملی سے بروز جمعہ ۷ محرم ۱۳۴۳ھ مطابق اگست ۱۹۲۴ء کو مناظرہ ہوا۔ پھر اس کی روداد نیز مرزا قادیانی کے تعارف پر مبنی کتابچہ اسی برس مکتب الرشاد سے شائع کیا گیا۔ اس اطلاع کے ساتھ ڈاکٹر طریحی نے اس کتابچہ کا متن " **نص المناظرة التی جرت بدمشق بین اتباع غلام احمد قادیانی الھندی و العلامة السید محسن الامین الحسینی العاملی** "عنوان سے اپنی کتاب میں شامل کیا جو آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ (صفحہ ۲۰۲ تا ۲۰۹)

شیخ محسن امین بن عبدالکریم عاملی (۱۲۸۴ھ-۱۳۷۱ھ / ۱۸۶۵ء-۱۹۵۲ء) جنوبی

لبنان کے علاقہ جبل عامل کے گاؤں شقراء میں پیدا ہوئے بیروت میں وفات پائی اور دمشق میں مزار سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرکزی دروازہ کے قریب قبر واقع ہے۔ دس برس سے زائد نجف اشرف عراق مقیم رہے جہاں سے ۱۹۰۱ء میں دمشق ہجرت کی۔ وہ اپنے دَور میں شیعہ مکتب فکر کے اسلامی دنیا میں مرجع تھے۔ ان کے دو اعمال بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ ایک ملک شام میں شیعہ افکار کی تبلیغ و اشاعت اور مدارس کا قیام، اور دوسرا ہزاروں شیعہ اکابر کے حالات پر ضخیم تصنیف "**اعیان الشیعة**"۔ نیز ایک سو سے زائد تصانیف میں **الحصون المنیعة فی رد ما کتبه صاحب المنار فی حق الشیعة** شامل ہیں۔[۳۴۶]

O اور شیعہ علماء و مصنفین کی اس موضوع پر عربی تحریروں کے متعلق جو مزید معلومات راقم السطور کے پیش نظر ہیں، ان میں سب سے اول تبریز ایران کے مرزا ابوالحسن قاچاری کی تصنیف "**کتاب الابرار**" ہے۔ جو بمبئی سے چھپی اور اس کا تعارف گزر چکا۔

O نیز شیخ محمد جواد بن حسن بلاغی (وفات ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء) جو نجف اشرف کے باشندہ، عالم، شاعر، مناظر، سیاسی رہنما، عربی کے علاوہ فارسی و انگریزی زبانیں جانتے تھے۔ پندرہ سے زائد تصانیف ہیں۔ انہوں نے ایک تو "**مصابیح الهدیٰ او المصابیح فی بعض من ابدع فی الدین فی القرن الثالث عشر**" لکھی، جس کا ایک حصہ شائع ہوا اور یہ قادیانیت کے علاوہ بابیہ، بہائیہ، ازلیہ کا رد ہے۔ دوسری "**الشهاب**" تالیف کی جو قادیانی کی "**حیات المسیح**" کا جواب ہے۔ [۳۴۷]

O اور شیخ سلیمان بن محمد ظاہر عاملی (وفات ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء) جو لبنان کے علاقہ جبل عامل کے باشندہ، عالم و مؤرخ، ادیب و شاعر، صحافی نیز عرب قوم پرست طبقہ کے رہنما تھے اور متعدد تصنیفات ہیں۔ انہوں نے جلال شمس قادیانی کی تصنیف "**توضیح المرام**" کے جواب میں "**رفع اوهام**" لکھی۔ سال تکمیل تالیف ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء ہے اور اس پر نجف اشرف کے شیعہ عالم شیخ محمد حسن طالقانی (وفات ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء) نے

۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء میں تحقیق انجام دی نیز طویل مقدمہ لکھا پھر یہ **الغدیر للدراسات والنشر** نے ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں پہلی بار شائع کی جو ۲۵۰ برقی صفحات پر ہے۔[۳۴۸]

O شیخ حسن بن محمد الحسینی اللواسانی (وفات ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء) جو نجف اشرف عراق میں پیدا ہوئے۔عراق، لبنان پھر ایران میں مقیم رہے۔تہران میں وفات پائی اور مشہد میں دفن کئے گئے۔ عالم، ادیب و شاعر تھے۔عربی وفارسی میں چودہ سے زائد تصنیفات ہیں۔ان کی" **فضیحة الکذابین فی نقض الدعاوی الکاذبة وردالاباطیل الفاسدة من المتنبی القادیانی** " دوسری بار ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں تہران ایران سے ۶۲ صفحات پر چھپی۔[۳۴۹]

O علاوہ ازیں شیخ جعفر بن محمد حسین سبحانی (پیدائش ۱۳۴۷ھ/۱۹۲۹ء) جو ایران کے شہر تبریز میں پیدا ہوئے قم میں مقیم ہیں۔مرجع دینی، مدرس، مفسر، صحافی اور ایران کا آئین تیار کرنے والی علماء مجلس کے رکن تھے۔عربی و فارسی میں دوسو پچاس کے قریب رسائل وکتب کے مصنف ہیں[۳۵۰]۔ان کی عربی تصنیف"**المذاهب الاسلامیة**" کے آخر میں نو صفحات کا مضمون"**القادیانیة**"عنوان سے ھے۔یہ کتاب دوسری بار ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء میں **دار الولاء** بیروت نے شائع کی۔

یوں کل سات شیعہ علماء و مصنفین مرزا ابوالحسن قاچاری، شیخ محسن امین عاملی، شیخ محمد جواد بلاغی، شیخ سلیمان عاملی، شیخ حسن لواسانی، شیخ جعفر سبحانی اور ڈاکٹر محمد سعید طریحی کی ردّ قادیانیت پر عربی تحریروں کے بارے میں معلومات دست یاب ہیں۔

ڈاکٹر محمد سعید بن محمد کاظم طریحی (پیدائش ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء) عراق کے شہر کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اور ۱۹۷۷ء میں ہندوستان آئے جہاں نو برس قیام کے دوران ہندوستان سے متعلق بالخصوص یہاں کے شیعہ مکتب فکر کے بارے میں ہر قسم کا مختلف زبانوں میں تاریخی مواد جمع کرنے میں سرگرم رہے اور کامیاب ہوئے۔

اپریل ۱۹۸۵ء کو بمبئی میں ایک ادارہ"**دائرة المعارف الهندیة**"کی بنیاد رکھی۔ پھر ہالینڈ چلے گئے اور وہیں مقیم ہیں ۱۹۸۹ء میں ہالینڈ سے ہی عربی رسالہ "**الموسم**"

جاری کیا۔عربی وہالینڈ کی مقامی زبان میں اسّی سے زائد تصنیفات وتحقیقات مطبوع ہیں۔ ہندوستان کے متعلق پندرہ سے زائد عربی کتب بیروت ودمشق اور ہالینڈ سے شائع ہو چکی ہیں،جن میں **"اعلام الهند"** دوجلد کے۱۴۷۲صفحات نیز **"تاریخ الشيعة في الهند"** دوجلد کے۱۵۳۱صفحات،جیسی ضخیم کتب شامل ہیں۔[۳۵۱] جبکہ **"القاديانية الاحمدية في ميزان الحق"** دمشق سے۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء میں۲۳۲صفحات پر چھپی۔

۲۱اپریل۲۰۰۰ءکو ہالینڈ میں مرزائی گروہ کا سالانہ اجتماع اس کے چوتھے پیشوا مرزا طاہراحمد کی صدارت میں جاری تھا کہ ڈاکٹر سعید طریحی جو قبل ازیں مرزائیت کے موضوع پر مضامین لکھ چکے تھے،اس اجتماع میں جا پہنچے اور کارروائی ملاحظہ کرنے کے علاوہ مرزا طاہر سے ملاقات کی،جس کا ذکر کتاب میں کیا اور بتایا کہ احمدی لوگ اپنے پیشوا کو امیر المؤ منین کہتے نیز حد درجہ عزت واحترام کرتے ہیں۔جیسا کہ گزر چکا،ڈاکٹر سعید طریحی نے خود اعتراف کیا کہ ردقادیانیت میں شیعہ مکتب فکر کی (عربی) تحریریں موجود نہیں۔لہذا اس کتاب کی تالیف کے عمل میں انہیں کلی طور پر دیگر مکاتب فکر کی تحریروں پر انحصار کرنا پڑا اور مرزائی تصانیف کے علاوہ عرب وعجم کے اسلامی مصنفین کی کتب کے اقتباس وحوالے پیش کئے۔اورآخر میں چند تحریروں کے متن بطور ضمیمہ شامل کئے جو حسب ذیل ہیں:-

- شیخ الازہر جادالحق علی جادالحق کا جاری کردہ فتویٰ،جو ماہنامہ **"الازهر"** میں ۱۹۸۵ء میں چھپا تھا۔(صفحہ۹۹تا۱۰۴)
- دارالافتاء ریاض سعودی عرب کے جاری کردہ تین فتاوے۔(صفحہ۱۰۵تا۱۰۷)
- پندرہ روزہ **"المنار"** قاہرہ سے منقول دس تحریروں کے متن۔(صفحہ۱۰۹تا ۱۶۷)
- پندرہ روزہ **"الهلال"** سے ماخوذ دس تحریریں۔(صفحہ۱۶۹تا۱۸۷)
- ماہنامہ **الازهر** کے ایڈیٹر شیخ محبّ الدین الخطیب کا مضمون جو اس کے شمارہ مارچ۱۹۵۷ء میں چھپا تھا۔(صفحہ۱۸۹تا۱۹۹)
- رسالہ الازہر میں۱۹۴۰ء میں دو مرزائیوں کا اس فکر وعقیدہ سے برأت کا اعلان

۔(صفحہ۲۰۱)

O استاذ عباس محمود عقاد کے دومضامین جو ہفت روزہ ''الرسالة'' قاہرہ نیزان کی ایک تصنیف کے ضمن میں چھپ چکے تھے۔(صفحہ۲۱۹ تا ۲۳۰)

علاوہ ازیں کتاب کے دیگر مقامات پر مصر کے مشہور حنفی عالم شیخ محمد ابو زَہرہ کی تحقیقات سے فائدہ اُٹھایا۔(صفحہ۹۴)

ڈاکٹر محمد سعید طریحی کے مشاہدات اور کتاب میں شامل ان ضمیمہ جات کی بنیاد پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ردِّ قادیانیت پر لکھی گئی روایتی کتب میں سے نہیں اور افادیت کی حامل ہے۔

☆

عرب علماء کی دیگر زبانوں میں کاوش

عرب دنیا کے علماء اور محققین و مصنفین نے مرزائیت کے قلع قمع میں اپنی سرگرمیوں کو عربی زبان و عرب سرزمین تک ہی محدود نہیں رکھا بلکہ دیگر زبانوں اور علاقوں میں بھی تعاقب کیا، یہاں تین مثالیں پیش ہیں:

O شیخ حسن بن عمیر شیرازی (۱۲۹۵ھ-۱۳۹۹ھ/۱۸۷۸ء-۱۹۷۹ء)

یمن کے شہر زنجبار کے قریب گاؤں مکندوشی میں پیدا ہوئے زنجبار میں وفات پائی۔فقیہ شافعی، مفسر، مبلغ و مدرس، خطاط، سادگی و قناعت کا نمونہ، منکسر المزاج، معمر، مشرقی افریقہ میں تبلیغی خدمات ہیں، اس غرض سے کینیا، یوگنڈا، روانڈا، برونڈی، زامبیا، ملاوی کے مسلسل سفر کیے، جس کے نتیجہ میں بکثرت نے اسلام قبول کیا اور دیگر کی اصلاح ہوئی۔ان مما لک بالخصوص تنزانیا کے ہر کونہ میں شاگرد تھے۔متعدد مساجد و مدارس بنوائے جب کہ خود مال و دولت سے دور و لاتعلق تھے۔تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں کئی برس مقیم رہے، ۱۳۸۹ھ میں سیاسی اسباب کے باعث نکالے گئے۔صاحب **"العقود الجاهزة"** کے استاذ[۳۵۲] متعدد تصنیفات میں **وسيلة الرجاء شرح سفينة النجا لابن سمير، الفتح الكبير شرح المختصر الصغير لبافضل، مسلك المحتاج شرح مقدمة المنهاج**،فقہ شافعی بارے مطبوع و مقبول ہوئیں۔سواحلی زبان میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی جو نامکمل رہی، جس میں قادیانی ترجمہ قرآن کے رد پر توجہ مرکوز رکھی-[۳۵۳]

O سواحلی زبان مشرقی افریقہ کے مما لک تنزانیا، کینیا کے علاوہ یوگنڈا، کانگو، روانڈا میں بولی جاتی ہے۔عرب علماء جو اس علاقہ میں گئے اور مقامی زبان پر عبور حاصل ہوا تو

وہاں پر مرزائی سرگرمیوں پر بھی بخوبی آگاہ ہوئے اور زبان وقلم سے اس کا تعاقب کیا۔ یہ زبان ماضی میں ترکی زبان کی طرح عربی حروف میں لکھی جاتی تھی اب لاطینی رائج ہے جس میں قرآن مجید کا پہلا ترجمہ ایک مستشرق نے اور دوسرا ایک مرزائی نے کیا، جو ۱۹۵۳ء میں شائع ہوا۔ تیسرا ترجمہ ایک عرب عالم شیخ عبداللہ بن صالح الفارسی (۱۳۳۸ھ-۱۴۰۳ھ/۱۹۲۰ء-۱۹۸۲ء) نے کیا۔ جوزنجبار میں پیدا ہوئے مسقط میں وفات پائی۔ فقیہ، مفسر، مؤرخ، صحافی، شاعر تھے۔ علم حاصل کرنے کے بعد کینیا چلے گئے وہیں درس و تدریس، دعوت وارشاد اور عربی وسواحلی زبانوں میں تصنیف میں زندگی بسر کی، نیز قاضی تعینات رہے۔ شیخ عبداللہ الفارسی کی یاد میں سلطنت عمان کی وزارت ثقافت کے زیر اہتمام دسمبر ۲۰۱۶ء میں **کلیة الشریعة الخویر مسقط** کے ہال میں سیمینار بعنوان ''**قراء ات فی فکر الشیخ عبداللّٰہ بن صالح الفارسی**'' منعقد ہوا۔ جس میں پانچ مقالات پیش کیے گئے۔ سلطان قابوس یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر خلفان بن محمد المنذری نے مقالہ بعنوان ''**منھج الشیخ عبداللّٰہ الفارسی فی تفسیر القرآن الکریم**'' پیش کیا۔ ڈاکٹر خلفان کے بقول قادیانی یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ شیخ عبداللہ الفارسی نے قرآن مجید کا سواحلی میں ترجمہ وتفسیر کرتے ہوئے ہمارے ترجمہ قرآن کے اقتباس اخذ ونقل کیئے۔ لیکن حقائق یہ ہیں کہ شیخ عبداللہ نے ۱۹۴۴ء میں شہر کی دو مساجد میں درس قرآن کریم شروع کیا اور ہفتہ میں دو جبکہ رمضان میں روزانہ درس دیا کرتے جو بالعموم **تفسیر الجلالین** کی روشنی میں ہوتا۔ اور قادیانی ترجمہ تو ۱۹۵۳ء میں سامنے آیا۔ جس میں اپنے افکار کے مطابق ترجمہ وتفسیر بیان کی گئی جس کا ردوتعاقب شیخ عبداللہ نے اپنے درس وترجمہ میں کیا اور آیت **خاتم النبیین**، ھدھد، وادی نملہ، جنت ودوزخ کی حقیقت بارے قادیانی مترجم کا تعاقب کیا۔ اور افریقی عالمی یونیورسٹی سوڈان کے پروفیسر ڈاکٹر محمد علیو محمد کے بقول شیخ عبداللہ الفارسی نے قادیانی سواحلی ترجمہ قرآن کریم میں تحریف کی نشان دہی وتصحیح پر سواحلی میں کتاب ''**اغالیط التفسیر القادیانی**'' لکھی۔[۳۵۴]

○ شیخ وہبی بن سلیمان غاوجی (۱۳۴۱ھ-۱۴۳۴ھ/۱۹۲۳ء-۲۰۱۳ء)

البانیہ کے شہر شکودرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۷ء میں والد کے ہمراہ دمشق ہجرت کی جبکہ متحدہ عرب امارات کی ریاست شارقہ کے اسپتال میں وفات پائی اور دبئ کے قبرستان القوز میں قبر بنی۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔ حنفی عالم جلیل، صوفی، مدرس، عربی میں متعدد تصنیفات وتحقیقات جن میں **ارکان الاسلام فقه العبادات علی مذهب ابی حنیفة ، کلمة عوام الشیعة ثم الی علمائهم** شامل ہیں نیز امام ابوحنیفہ کے احوال پر مشتمل کتاب بارہا شائع ہوئی اور فارسی ترجمہ چھپا۔ علاوہ ازیں البانوی زبان میں بیس کے قریب تصنیفات مطبوع ہیں جن میں سیرت النبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کتاب وہاں کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے نیز فقہ اکبر کا ترجمہ کیا۔ البانوی میں ہی قادیانیت کے ردو تعاقب میں قلم اُٹھایا۔

آپ مولانا ضیاء الدین سیالکوٹی مہاجر مدنی کے مشہور عرب خلیفہ شیخ محمد علی مراد شامی (وفات ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء) کے بہنوئی تھے۔

O ڈاکٹر سامی عطا حسن

اُردن کی آل البیت یونی ورسٹی میں پروفیسر ہیں، انہوں نے انگریزی تصنیف میں مرزائی افکار کا تعاقب کیا۔ مصنف کا مزید ذکر آگے آرہا ہے۔

☆

انڈونیشیا میں قادیانیت اور عربی ذرائع ابلاغ

انڈونیشیا اسلامی دنیا کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک اور چوبیس کروڑ کے لگ بھگ افراد پر مشتمل ہے۔اور کہا گیا کہ صوبہ مغربی جاوہ میں مرزا قادیانی کے پیروکار دولاکھ کے قریب ہیں جو بالعموم ہندی الاصل ہیں۔

O جمعية نهضة العلماء انڈونیشیا کا ملک گیر اجتماع ۹ تا ۱۱ ستمبر ۲۰۰۵ء کو جزیرہ جاوہ کے شہر بوغور میں منعقد ہوا۔جس میں دیگر موضوعات کے ساتھ قادیانیت کے کفرو ضلال پر چار قراردادیں منظور کی گئیں۔[۳۵۵]

جنوبی جکارتہ کے باشندہ علی عبدالسلام عرف احمد مصدق نے ۲۰۰۰ء میں نبوت کا دعویٰ کردیا اور ایک جماعت ''اسلامی قیادت'' قائم کی پھر متبعین پر تین اسلامی ارکان نماز، روزہ وحج ساقط قرار دیے، بالآخر یہ شخص گرفتار کیا گیا۔اس مرحلہ پر انڈونیشیا کے اکابر علماء کرام کی کونسل نے ختم نبوت بارے اسلامی عقیدہ کے بیان میں فتویٰ جاری کیا جسے ملکی قانون کا حصہ بنایا گیا، اس شخص کو ۲۰۰۸ء میں عدالت نے چار برس سزائے قید نیز قائم کردہ جماعت پر پابندی کا حکم جاری کیا۔ملک میں موجود قادیانی گروہ بھی اس قانون کی زد میں آیا جسے اسلامی شعائر کے استعمال نیز تبلیغی عمل سے روک دیا گیا۔

قادیانی گروہ نے یہ قانون مسترد کردیا، دوسری جانب عوام سڑکوں پر نکل آئی، حتیٰ کہ ٹکراؤ کی کیفیت پیدا ہوئی اور پرتشدد افعال رونما ہونے لگے۔ادھر عرب دنیا کے ذرائع ابلاغ ان واقعات وحوادث پر نظر رکھے ہوئے تھے اور خبروں کے اہم ومقبول ٹیلی ویژن چینل اس بارے ہونے والی پیش رفت سے اپنے ناظرین کو ہر لمحہ آگاہ کررہے تھے۔

O چنانچہ ۲۸ر اپریل ۲۰۰۸ء کو قطر کے ''الــــجزيرة'' چینل نے بتایا، آج پیر کے روز انڈونیشیا میں مظاہرین نے قادیانی احمدی فرقہ کی مسجد کو آگ لگادی۔اور پولیس

کے سربراہ جنرل ابوبکر کا کہنا ہے کہ اس دوران کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

یہ واقعہ حکومت کے جاری کردہ قانون کے بعد پیش آیا، جس کے ذریعہ قادیانی گروہ کو خارج از اسلام قرار دیا گیا تھا۔ یہ قانون دو وزارتوں کے ذمہ داران نیز اٹارنی جنرل کی نگرانی میں تیار ہوا، جس میں کہا گیا کہ اس فرقہ کی تعلیمات وعقائد کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور انڈونیشیا جو آبادی کے لحاظ سے اسلامی دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے، اس کی عوام پہلے ہی قادیانی دعاوی کو مسترد کر چکی ہے۔ یہ واقعہ علی عبدالسلام کو سزا سنائے جانے کے ایک ہفتہ بعد پیش آیا۔

۲۸/اپریل کی یہی خبر BBC ٹیلی ویژن چینل کے شعبہ عربی نے بھی نشر کی اور مزید بتایا کہ یہ واقعہ مغربی جاوہ کے گاؤں سوکابونی میں پیش آیا اور مشتعل مظاہرین کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ جب کہ وہاں کے قادیانی مرکز ومدرسہ میں دوسو کے قریب لوگ تھے جو مظاہرین کے وہاں پہنچنے اور گھیراؤ جلاؤ سے قبل علاقہ سے بھاگ چکے تھے۔ مظاہرین نے پتھر پھینکے پھر آگ لگا دی، اور اس کارروائی کو روکنے کے دوران ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا اور متعدد افراد گرفتار کر لیے گئے۔

انڈونیشیا میں قادیانیوں کے خلاف پر تشدد واقعات تب شروع ہوئے جب ۱۶/اپریل ۲۰۰۸ء کو علماء وعدالت نے انہیں خارج از اسلام قرار دیا۔ جس کے بعد ان کی چار عبادت گاہیں جلانے کے واقعات پیش آ چکے ہیں۔

قادیانی مذہب نے انیسویں صدی میں ہندوستان کے صوبہ پنجاب میں جنم لیا پھر متعدد علاقوں تک پھیلا۔ جب کہ مسلمانان عالم کے نزدیک یہ گروہ نبی اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء تسلیم نہیں کرتا، اس باعث اسلام سے خارج ہے۔

○ ۲۹/جولائی ۲۰۱۰ء کو **الجزیرۃ** نے اپنے نمائندہ صہیب جاسم کے حوالہ سے خبر دی کہ انڈونیشیا میں دو برس قبل ایک قانون کے ذریعے احمدی فرقہ کو غیر مسلم قرار دے کر تبلیغی سرگرمیوں پر روک لگا دی گئی تھی، جسے یہ گروہ تسلیم نہیں کر رہا۔ چنانچہ مغربی جاوہ کے ایک گاؤں میں ان کی عبادت گاہ پر اسلامی جماعتوں کے اراکین نے دھاوا بول دیا لیکن پولیس انہیں منتشر

کرنے اور حالات قابو کرنے میں کامیاب ہوئی، پھر جائے وقوعہ کو حفاظتی گھیرا میں لے لیا تا کہ مزید ٹکراؤ سے بچا جاسکے۔

○ ٦/فروری ٢٠١١ء، بروز اتوار ''الجزیرۃ'' پر ہی اطلاع دی گئی کہ انڈونیشیا کے صوبہ بانٹن میں مقامی لوگوں اور ممنوعہ گروہ احمدیہ قادیانیہ کے درمیان تصادم میں تین افراد ہلاک اور دسیوں زخمی ہوگئے۔

○ اسی موقع پر ٧/فروری کو ایک اور چینل نے خبروں میں بتایا کہ انڈونیشیا میں ملکی سلامتی کے وزیر نے اپنے بیان کے ذریعے احمدی باشندوں پر زور دیا کہ وہ ٢٠٠٨ء میں منظور کیے گئے قانون پر عمل کریں، جس میں انہیں اپنے عقائد کی تبلیغ و پرچار کرنے سے روکا گیا ہے۔

☆

چار بنیادی اختلافات

مرزا قادیانی کے متبعین میں سے ایک گروہ انہیں نبی اللہ جب کہ دوسرا مجدد مبعوث من اللہ قرار دیتا ہے۔ اور امت محمدیہ سے اختلاف حسب ذیل چار بنیادی مسائل میں ہے، جب کہ دیگر افکار و عقائد انہی کے ذیل میں آتے ہیں:

- O عقیدہ ختم نبوت۔
- O حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام۔
- O ظہور و علامات مہدی آخر الزماں۔
- O اوصاف مجدد۔

قادیانی گروہ آج بھی بغیر کسی تاویل کے تحریر و تقریر کے ذریعے ان مسائل بارے اپنے معتقدات کی اشاعت پورے زور و شور سے کر رہے ہیں۔ جس کا ثبوت خود ان کی قائم کردہ ویب سائٹ سے اخذ کردہ چند اقتباسات کی صورت میں یہاں پیش ہے:

O بعض لوگ حدیث ''لا نبی بعدی'' کا بالکل خلاف یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔[۳۵۶]

O مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ ہے کہ ایک قسم کی نبوت ختم نہیں۔[۳۵۷]

O حیات مسیح کا عقیدہ اسلامی عقیدہ نہیں بلکہ صحابہ کے دَور کے بعد عیسائیوں کی طرف سے آیا ہے۔[۳۵۸]

O حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود نہیں بلکہ وفات پا چکے ہیں۔

O مرزا غلام احمد قادیانی نے ثابت کیا کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔

O اور دعویٰ فرمایا کہ میں وہی مسیح اور مہدی ہوں جس کا امت محمدیہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم چودہ برس سے انتظار کر رہی ہے۔[۳۵۹]

O اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی ماموراور امام آیا کرتے ہیں، ان کو قبول کرنا اور ایمان لانا ضروری ہوتا ہے۔[۳۶۰]

O پس آپ کا دعویٰ ہر مسلمان کو قبول کرنا اور ایمان لانا ضروری ہے۔[۳۶۱]

یہاں ان چاروں اختلافی مسائل بارے اسلامی عقیدہ کی تشریح و دلائل کا ذکر مقصود نہیں۔ بلکہ اُردو قارئین کو یہ معلومات بہم پہنچانا ہے کہ عربی زبان، جو اسلامی تعلیمات کے بیان پر اصل کا درجہ رکھتی ہے، اس میں ان موضوعات پر کتنا اور کس نوع کا علمی ورثہ موجود ہے۔ چودہ صدیوں کے دوران علماء اسلام نے ایسا کوئی موضوع نہیں چھوڑا جس پر عربی میں مستقل کتاب تصنیف نہ کی ہو۔ بلکہ صورت حال یوں ٹھہری کہ ایک ہی موضوع پر مختلف ادوار میں لکھی گئی کتب کی تعداد دسیوں ہے۔[۳۶۲]

ان چاروں مسائل وموضوعات پر بھی مرزا غلام کی پیدائش سے قبل مختلف صدیوں میں اہم مکاتب فکر کے علماء نے مستقل کتب لکھ کر مسئلہ وموضوع کو بخوبی واضح کیا۔ ذیل میں مرزا کے دعاوی سے قبل اور بعد میں لکھی گئی کتب کے کوائف پیش ہیں۔ اور پھر ان عربی کتب بارے معلومات، جو بطور خاص مرزا قادیانی کی شخصیت وافکار کی تردید میں لکھی گئیں۔

☆

عقیدہ ختم نبوت پر عربی کتب

عقیدہ ختم نبوت جیسے اہم موضوع کو ہی دیکھا جائے تو دور رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اسود عنسی سے آج کے دَور میں مرزا غلام قادیانی تک، نقب لگانے والے افراد کے تعاقب اور اس اہم اسلامی عقیدہ کے دفاع میں مفسرین کرام نے آیت **خاتم النبیین** اور محدثین عظام نے حدیث **لا نبی بعدی** وغیرہ کی تفسیر وتشریح میں، نیز اسلامی عقائد کے بیان پر لکھی گئی کتب میں اس مسئلہ کو بخوبی واضح کیا۔

علاوہ ازیں خاص اس موضوع پر مستقل کتب بھی لکھی گئیں۔ ذیل میں ختم نبوت بارے عربی میں تصنیف کی گئی اٹھائیس کتب کے نام اور مصنفین کا مختصر تعارف پیش ہے، جو اسلام سے وابستہ مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھتے تھے۔ اور جیسا کہ عرض کیا گیا ان میں سے بعض کتب مرزا کی پیدائش سے بھی طویل عرصہ قبل لکھی گئیں۔

واضح رہے کہ پوری اسلامی تاریخ میں کسی بھی نوع کی نبوت ورسالت کے جاری رہنے پر کوئی ایک بھی مستقل کتاب نہیں لکھی گئی۔ اور ختم نبوت کے انکار پر اوّلین کتاب ظہور اسلام کے چودہ صدیوں بعد مرزا قادیانی کے متبعین نے تصنیف کی اور وہ بھی اُردو میں ہے۔ یوں امت اسلامیہ کا ختم نبوت کے مسئلہ پر اجماع ثابت ہو رہا ہے۔

O......رسالة فی تحقیق المعجزات و بیان وجه دلالتها علىٰ صدق من یدعی النبوة

شیخ شمس الدین احمد بن سلیمان ابن کمال پاشا (وفات ۹۴۰ھ/۱۵۳۴ء)، ترکی کے مشہور حنفی عالم، مفسر، فقیہ، محدث، قاضی، کثیر التصانیف، خلافت عثمانیہ کی جانب سے شیخ الاسلام کے منصب پر فائز، استنبول میں وفات پائی، دارالکتب مصریہ قاہرہ میں دو قلمی نسخے، جب کہ ''**رسائل ابن کمال باشا**'' کے ضمن میں پہلی جلد کے

صفحہ ۱۳۷تا۱۴۸پر ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۹ء میں مطبع اقدام، استنبول سے چھپی۔اب یہ مجموعہ رسائل ۲۰۱۷ء میں دار اللباب استنبول نے شائع کیا ہے۔[۳۶۳]

O...... **رفع القدر و مجمع الفتوة فی شرح الصدر و خاتم النبوة**

شیخ شمس الدین محمد بن یوسف صالحی شامی (وفات ۹۴۲ھ/۱۵۳۶ء)،فقیہ شافعی، محدث مؤرخ، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ضخیم ومشہور کتاب ''**سبـــل الهـــدیٰ و الـرشـاد فی سیـرة خیر العباد**'' کے مصنف،جس کا اُردو ترجمہ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کے علامہ ذوالفقار علی ساقی نے کیا۔دمشق میں پیدا ہوئے،قاہرہ میں وفات پائی۔مخطوط ابن سعود یونی ورسٹی ریاض زیر نمبر ۴/۱۱۷۶، نیز دارالکتب مصریہ قاہرہ زیرنمبر ۱۳۲۰۔[۳۶۴]

O...... **حاتم الفتوة فی خاتم النبوة**

شیخ محمد علی بن محمد علان صدیقی (وفات ۱۰۵۷ھ/۱۶۴۷ء)،مکہ مکرمہ کے عالم جلیل، محدث حجاز، خاتمۃ المفسرین،فقیہ شافعی،حافظ وامام العصر،مؤرخ،فخر علماء مکہ،صوفیٔ کامل، چار سو سے زائد تصنیفات،اپنے دَور کے امام سیوطی کہلائے۔[۳۶۵]

O......**فتح اللّٰه الکریم باثبات ان محمدا لا نبی بعده علی التعمیم**

شیخ خالد بن حسین حضرمی (وفات ۱۱۰۰ھ/۱۶۸۸ء تقریباً)، جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت کے شافعی عالم۔[۳۶۶]

O...... **رسـالة تشتـمـل عـلـٰی جواب سؤال عن حدیث، لوعاش ابراهیم لکان نبیا**

شیخ محمد بن محمد امیر کبیر سنباوی (وفات ۱۲۳۲ھ/۱۸۱۷ء)، شیخ الشیوخ،علامۃ الدیار المصریۃ،فقیہ مالکی،مفسر،ماہر لغت۔متعدد تصنیفات ہیں،جن کے ناموں کی فہرست بعض شاگردوں نے ''**ارشـاد آمـل الـعـرفان لاسماء مؤلفات الامیر الحسان**'' نام سے تالیف کی۔قاہرہ میں وفات پائی۔ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں قلمی نسخہ زیر نمبر

۲۱۳۴۱/ب محفوظ ہے۔[۳۶۷]

O...... **جزاء اللّٰہ عُدوَّہ بِاَبَانة ختم النبوة، المعروف به محمدصلی اللّٰہ تعالٰی علیه و آله وسلم خاتم النبیین**

مولانا احمد رضا خان بریلوی، مرزا قادیانی کی زندگی میں ۱۳۱۷ھ میں اُردو میں تصنیف کی۔اب علامہ منظر اسلام توحید عالم دہلوی ازہری نیز علامہ نعمان اعظمی نے عربی ترجمہ کیا جو ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں پہلی بار مکتبہ قادریہ بولٹن برطانیہ ودارالبیان قاہرہ نے، اور دوسری بار ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء میں ۱۵۵ صفحات پر شائع کیا۔ابتدائی چار صفحات پر ایک مضمون "**الامام احمد رضا البریلوی و دوره فی الرد علی القادیانیة**" عنوان سے، پھر جامعہ ازہر قاہرہ کے نائب صدر پروفیسر ڈاکٹر شیخ طہ ابی کریشہ (وفات ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۸ء) کا قلم بند کردہ مقدمہ، نیز جامعہ ازہر میں ہی اصول فقہ کے استاذ ڈاکٹر شیخ علی جمعہ محمد، اور حدیث نبوی کے استاذ ڈاکٹر شیخ مصطفیٰ محمد محمود کی تقاریظ درج ہیں۔آئندہ صفحات پر مقدمہ از مترجمین اور متن کا ترجمہ ہے۔

O...... **المبین ختم النبیین**

مولانا احمد رضا خان بریلوی، مرزا کی وفات کے برس ۱۳۲۶ھ کو اُردو میں تصنیف کی، اب علامہ منظر اسلام ازہری نے ترجمہ کیا۔اور مولانا بریلوی کی تین کتب کے تراجم یکجا "**القادیانیة**" نام سے پہلی بار ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں رضا اکیڈمی بمبئی کے تعاون سے **الدار الثقافیة** قاہرہ نے، دوسری بار ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں ۱۱۷ صفحات پر شائع کیں نیز ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ پر دست یاب ہیں۔اس مجموعہ میں شامل یہ تیسری وآخری کتاب ہے۔اور جامعہ ازہر میں شعبہ عقیدہ وفلسفہ کے استاذ ڈاکٹر ابوحذیفہ محمد سید احمد المسیر (وفات ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء) نے اس مجموعہ پر تقدیم لکھی نیز مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کی تحریر "**الامام احمد رضا البریلوی و دوره فی الرد علی القادیانیة**" ابتدائی پانچ صفحات پر ہے۔[۳۶۸]

O...... **رسالة فی اثبات خاتمیة نبوة الرسول**

دوسرا نام الدلائل العقلیة علی ختم الرسالة المحمدیة

شیخ محمود شکری بن عبد اللہ بن شہاب الدین محمود آلوسی حسینی (وفات ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء) بغداد کے اہم وہابی عالم، پچاس سے زائد تصنیفات ہیں، صاحب **تفسیر رُوح المعانی** کے پوتا۔ سال تصنیف ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۱ء، قلمی نسخہ بخط مصنف مخزونہ عجائب گھر بغداد زیر نمبر ۸۵۴۷/ ذخیرہ آلوسی [۳۶۹] جب کہ ڈاکٹر حسین احمد علی نجدی کی تحقیق کے ساتھ **مجلّة الحکمة** کے شمارہ محرم ۱۴۲۷ھ/ فروری ۲۰۰۶ء صفحہ ۳۸۷ تا ۴۶۰ پر شائع ہوئی۔

O...... **سواطع الحق المبین فی الرد علی من انکر ان سیدنا محمداً خاتم النبیین / دوسرا نام: الرد علی الاحمدیة القادیانیة**

شیخ طاہر بن خالد اتاسی (وفات ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء) مطبوعہ حمص ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء، صفحات ۱۱۶۔

O...... **ھدیة المھدیین فی آیة خاتم النبیین**

علامہ محمد شفیع عثمانی دیوبندی (وفات ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء) دارالعلوم دیوبند کے مدرس و مفتی نیز دارالعلوم کراچی کے بانی۔ مطبوعہ ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء، صفحات ۱۲۰۔ نیز مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے شائع کی۔ [۳۷۰]

O...... **رد اوھام القادیانیة فی قولہٖ تعالٰی "و خاتم النبیین"**

شیخ سید محمد حافظ بن عبد اللطیف تجانی ازہری، پہلی بار ۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء میں مطبع وطنیہ قاہرہ سے ۱۰۴ صفحات پر چھپی [۳۷۱] نیز ۱۹۸۸ء میں **مطبع شرکة الصفا** مصر، اور ان دنوں انٹرنیٹ پر ہے۔

O...... **ختم نبوت**

مولانا حافظ محمد ایوب بن عبدالرحمٰن دہلوی (۱۳۰۵ھ-۱۳۸۹ھ /۱۸۸۸ء-

۱۹۶۹ء) دہلی میں پیدا ہوئے پھر خاندان سمیت کراچی پاکستان ہجرت کی وہیں وفات پائی اورقبر بنی۔ عالم جلیل وخطیب بے بدل تھے۔ یہ کتاب اُردو میں تالیف کی جس کے عربی، انگریزی، فرینچ زبانوں میں تراجم ہوئے اور کراچی سے شائع ہوئے۔[۳۷۲]

O...... **عقيدة ختم النبوة بالنبوة المحمدية**

ڈاکٹر عثمان بن عبدالمنعم عیش، پہلی بار ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء میں پھر ۱۹۷۸ء میں مکتبہ ازہر قاہرہ نے شائع کی۔

O...... **ختم النبوة فی ضوء القرآن و السنة**

علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی (وفات ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء) جماعت اسلامی ہند کے بانی، صاحب تفسیر **تفهيم القرآن** [۳۷۳] آیت **خاتم النبيين** کی تفسیر کا اُردو سے عربی ترجمہ از علامہ خلیل احمد حامدی (وفات ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء) مکتبہ الرشد ریاض، طبع اوّل ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، صفحات ۵۳۔[۳۷۴]

O...... **لانبی بعدی**

مولانا سید محمد امین علی نقوی (پیدائش ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء) مشرقی پنجاب کے ضلع لودھیانہ کے موضع بٹھہ دویا میں پیدا ہوئے، قیام پاکستان کے بعد چک نمبر ۲۰۸ ر-ب فیصل آباد میں اور بعد ازاں فیصل آباد شہر میں سکونت اختیار کی۔ جامعہ رضویہ فیصل آباد وغیرہ مدارس میں تعلیم حاصل کی۔ سال تالیف ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء، اوراسی برس ۸۰ صفحات پر مع اُردو ترجمہ شائع ہوئی۔[۳۷۵]

O...... **محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم**

مولانا سید محمد امین علی نقوی، سال تالیف ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء۔ اسی برس ۱۶۲ صفحات پر مع اُردو ترجمہ شائع ہوئی۔ عربی متن غیر منقوط حروف پر مبنی ہے۔[۳۷۶]

O......**لانبی بعدی**

مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی (وفات ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء) جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاول

پور کے سرپرست، محدث، مفسر، صوفی، اُستاذ العلماء، تفسیر رُوح البیان کے اُردو مترجم، عربی، فارسی، اردو، سرائیکی میں تقریباً دو ہزار رسائل و کتب کے مصنف، جن میں سات سو سے زائد مطبوع، مخطوط، مخزونہ ذخیرہ مصنف۔[۳۷۷]

O...... عقیدة ختم النبوة فی الاسلام

ڈاکٹر شیخ احمد بن سعد بن حمدان غامدی (وفات ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء) اُمّ القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے تحت لکھا گیا مقالہ برائے ایم فل ۱۳۹۸ھ، جو "**عقیدة ختم النبوة المحمدیة**" نام سے دارِطیبہ، ریاض نے ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء میں ۳۳۴ صفحات پر شائع کیا[۳۷۸] نیز ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

O...... عقیدة ختم النبوة و اثرھا فی الامة الاسلامیة

ڈاکٹر شیخ علی بن سلیمان صالحی، ابن سعود یونیورسٹی ریاض کے تحت لکھا گیا مقالہ برائے ایم فل ۱۴۰۴ھ۔[۳۷۹]

O......ختم النبوة

ڈاکٹر سید محمد بن عبداللہ المسعری حسنی (پیدائش ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء) خطہ نجد کے باشندہ لیکن مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عالم دین تھے اور نانا شیخ محمد بن عبدالرزاق حمزہ (وفات ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء) مسجد نبوی مدینہ منورہ نیز مسجد حرم مکہ مکرمہ کے امام وخطیب رہے۔ ڈاکٹر محمد المسعری نے ایٹمی توانائی کے شعبہ میں جرمنی سے پی ایچ ڈی کی۔ حجاز مقدس اور مصر میں شرعی علوم پڑھے۔ اسلامی و سیاسی مفکر و رہنما ہیں۔ ریاض یونیورسٹی میں فزکس کے پروفیسر رہے تا آنکہ سیاسی عمل میں فعال ہوئے اور ۱۹۹۴ء سے لندن میں جلا وطنی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جہاں سعودی نظام کے خلاف سیاسی جماعت "**حزب التجدید الاسلامی**" کی بنیاد رکھی جس کے تحت سرگرمیاں جاری ہیں۔ سیاسی اور شرعی موضوعات پر تصانیف ہیں، جو انٹرنیٹ میں دست یاب ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں **لجنة الدفاع عن الحقوق الشرعیة** لندن نے ۱۵۹ صفحات پر شائع کی۔ مقدمہ کتاب میں اس کی تالیف کے جو اسباب بیان کئے ان میں

سب سے پہلا سبب حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ کے آخرالانبیاء والمرسلین اور آپ کے بعد کسی نبی ورسول کے نہ ہونے کے دلائل ونصوص بیان کرنا ہے۔ دوسرا سبب برطانوی استعمار کے سائے تلے مرزا قادیانی کی ختم نبوت بارے مضحکہ خیز تشریح کا بطلان واحاطہ کرنا ہے۔ کتاب کا انتساب ان صحابہ کرام کے نام ہے جو اللہ تعالیٰ کے دشمن مسیلمہ کذاب سے جنگ کرتے ہوئے جنگ یمامہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

O...... **ختم النبوة و الرد علی البهائية و القاديانية**

شیخ متعب بن مقبل شتان، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء دار اطلس الخضراء ریاض ودمشق، صفحات ۱۴۴-

O...... **اثر عقيدة ختم النبوة علی المسلمين فی الماضی و الحاضر**

شیخ زکریا احمد محمد نور (پیدائش ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء) مصر کے شہر اسیوط کے عالم، حافظ قرآن، ادیب، ماہر انجیل، مختلف موضوعات پر سترہ تصنیفات ہیں۔[۳۸۰]

O...... **ختم النبوة فی القرآن**

ڈاکٹر شیخ محسن بن عبدالحمید (پیدائش ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۷ء) عراق کے شہر کرکوک میں پیدا ہوئے۔ عالم، محقق، سیاسی رہنما، بغداد یونی ورسٹی میں پروفیسر، رکن پارلیمنٹ، تیس سے زائد تصنیفات اور ۱۹۷۲ء میں قاہرہ یونی ورسٹی سے "الآلوسی مفسرا" عنوان پر پی ایچ ڈی کی۔ جب کہ ختم نبوت بارے یہ کتاب ۱۹۶۹ء میں مطبع المعارف بغداد سے چھپی۔[۳۸۱]

O......**علامات النبوة**

شیخ عبدالملک علی کلیب، مکتبة الصفحات الذهبية ریاض، ۱۴۰۴ھ، صفحات ۱۲۷، مکتبہ المعارف ریاض، تیسری اشاعت ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء، دارالمدنی جدہ، اشاعت ۱۴۰۷ھ، دارالاعتصام قاہرہ، ۱۹۹۷ء، دارابن خلدون اسکندریہ نے ۱۱۲ صفحات پر شائع کی، آخرالذکر اشاعت انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔[۳۸۲]

O......خاتم النبیین

شیخ سمیع عاطف زین، **شرکۃ العالمیۃ بیروت** نے ۱۹۹۱ء میں دوسری بار شائع کی۔[۳۸۳]

O...... ختم النبوۃ

شیخ مرتضٰی بن محمد مطہری (وفات ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء) ایران کے علاقہ خراسان کے گاؤں فریمان میں پیدا ہوئے، طہران میں قتل ہوئے۔ شیعہ عالم، فلسفی، متعدد تصنیفات ہیں اور یہ **دار المحجۃ البیضاء** بیروت نے شائع کی۔[۳۸۴]

Oختم النبوۃ فی الکتاب والسنۃ

سہیل مطیع مصلح حطاب، **جامعۃ النجاح الوطنیۃ** نابلس فلسطین میں لکھا گیا مقالہ برائے ایم اے، نگران ڈاکٹر شیخ خضر بن عبداللطیف سوندک (پیدائش ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۱ء) سال ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۴ء کمپوزشدہ ۲۸۴ صفحات، جس کا عکس انٹرنیٹ میں ہے۔

O...... جھود علماء الھند فی تقریر عقیدۃ ختم النبوۃ والرد علی المخالفین

مدینہ منورہ یونیورسٹی سے قاضی سفیان عبدالعزیز کا مقالہ برائے ایم فل، ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء کمپوزشدہ صفحات ۴۵۰۔

علاوہ ازیں عقیدہ ختم نبوت کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے جن افراد نے مختلف ادوار میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، ان کے حالات وانجام پر بھی عربی میں مستقل کتب لکھی گئیں۔[۳۸۵]

☆

حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر کتب

نبی اللہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانا اور آخر زمانہ میں زمین پر واپس آنا، اسلامی عقائد میں سے ہے۔ مفسرین و محدثین کی بڑی تعداد نے متعلقہ آیات و احادیث کی تفسیر وتشریح کرتے ہوئے نیز علامات قیامت پر لکھی گئی عمومی کتب میں اس مسئلہ کو پوری تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس عقیدہ کا انکار کسی نے نہیں کیا، ہاں مگر خوارج، جہمیہ، بعض معتزلہ، فلاسفہ، ملاحدہ اور قادیانیہ۔

اہل علم نے خاص اس موضوع پر بھی عربی میں مستقل کتب تصنیف کیں، چنانچہ دوسری صدی ہجری سے دور حاضر تک لکھی گئی ستر سے زائد کتب کے کوائف آئندہ سطور میں اس وضاحت کے ساتھ پیش ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے مرزا کے دعاوی سامنے آنے تک کی چودہ صدیوں میں اسلام سے وابستہ کسی بھی قابل ذکر فرقہ کی طرف سے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے انکار پر کوئی مستقل کتاب تصنیف نہیں کی گئی۔ اس اسلامی عقیدہ کے خلاف کتب لکھنے کا فعل مرزا قادیانی کے منظر عام پر آنے کے بعد اس کے متبعین نے شروع کیا۔ دوسری جانب نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تائید میں اتنی بڑی تعداد میں مذکورہ ذیل کتب کا معرض وجود میں آنا ہی اجماع مسلمین کا ٹھوس ثبوت ہے۔

O...... كتاب رفع عيسىٰ عليه السلام

شیخ ابوالمنذر ہشام بن محمد ابی النضر ابن سائب کلبی (وفات ۲۰۴ھ/۸۱۹ء) کوفہ کے عالم، مشہور مؤرخ، ماہر انساب، ڈیڑھ سو کے قریب تصنیفات میں ''جمهرة النسب'' مطبوع اور آپ کی پہچان ہے۔[۳۸۶]

O...... الجواب المبسوط لمن انكر حديث الهبوط

شیخ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر (وفات ۵۷۱ھ/۱۱۷۶ء) دمشق کے باشندہ، شافعی عالم، حافظ، مؤرخ، سیاح، محدث اعظم شام، بکثرت تصنیفات میں دمشق شہر کی ضخیم تاریخ جو ''تاریخ ابن عساکر'' نام سے مشہور اور اسّی کے قریب جلدوں میں شائع ہو چکی اور آپ کی پہچان ہے۔[۳۸۷]

علاوہ ازیں حافظ ابن عساکر نے تاریخ مدینہ دمشق کے ایک مقام پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے احوال تفصیل سے قلم بند کیے۔ اس حصہ پر شیخ سلیمان علی مراد نے تحقیق انجام دی اور ''**سیرۃ السید المسیح**'' نام سے دار الشروق عمان ورملہ نے پہلی بار ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء میں شائع کی نیز ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ کے ۲۷۲ صفحات پر موجود ہے۔

O...... القول الصحیح فی رفع السید المسیح و نزولہ آخر الزمان لقتال الدجال

شیخ ابو الفداء عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر قریشی (وفات ۷۷۴ھ/۱۳۷۳ء) دمشق کے عالم، مفسر، محدث، مؤرخ، حافظ، فقیہ شافعی، صاحب تفسیر ابن کثیر و **البدایۃ والنہایۃ**، جشن میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر مشہور کتاب کے مصنف، جس کا اُردو ترجمہ کراچی، لاہور، مبارک پور سے بارہا شائع ہوا۔ جب کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر یہ کتاب شیخ محمد عبد العزیز ہلاوی کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ القرآن قاہرہ نے ۱۲۸ صفحات پر شائع کی، جس پر سال اشاعت درج نہیں، غالباً ۱۹۹۹ء، نیز ۲۰۰۰ء، بقول بعض یہ تفسیر ابن کثیر سے ماخوذ ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور اور دیگر نے شائع کیا۔

O...... المسیح ابن مریم

حافظ ابن کثیر دمشقی، شیخ عبد الرحمٰن حسن محمود کی تحقیق وحواشی کے ساتھ مکتبہ آداب قاہرہ نے ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں ۱۵۹ صفحات پر شائع کی نیز مصنف کی دوسری ضخیم کتاب **البدایۃ والنہایۃ** کی دوسری جلد میں شامل ہے جس کا اردو ترجمہ نفیس اکیڈمی کراچی نے شائع کیا۔[۳۸۸]

O...... کتاب الاعلام بحکم عیسٰی علیه السلام

شیخ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی (وفات ۹۱۱ھ/۱۵۰۵ء) قاہرہ کے شافعی عالم، خاتمۃ الحفاظ، مفسر، محدث، فقیہ، ادیب و مؤرخ، فخر المتآخرین، اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک۔ متعدد کتب کے اُردو تراجم شائع ہوئے نیز پاک و ہند کی جامعات میں ان کے احوال و آثار پر خاصا کام ہوا۔ گیارہ سو کے قریب تصنیفات۔ اور ''الحاوی للفتاوی'' نامی مجموعہ میں بارہا شائع ہوئی جو ۸۸۸ء میں تالیف کی، نیز انٹرنیٹ پر ہے۔[۳۸۹]

O...... نزول عیسیٰ ابن مریم آخر الزمان

شیخ جلال الدین سیوطی، شیخ محمد عبد القادر عطا کی تحقیق کے ساتھ دارالکتب علمیہ بیروت نے ۹۴ صفحات پر شائع کی[۳۹۰] شاید یہ علامہ سیوطی کی ہی مذکورہ بالا کتاب دوسرے نام سے شائع کی گئی۔

O...... رسالة فی حکم عیسٰی علیه السلام حین نزوله

شیخ شمس الدین محمد بن علی بن طولون (وفات ۹۵۳ھ/۱۵۴۶ء) دمشق کے عالم، محدث، مفسر، مسند، فقیہ حنفی، مؤرخ، سوانح نگار، زاہد، فخر شام، ساڑھے سات سو سے زائد تصنیفات۔[۳۹۱]

O...... ارشاد ذوی الافهام لنزول عیسٰی علیه السلام

شیخ مرعی بن یوسف کرمی (وفات ۱۰۳۳ھ/۱۶۲۴ء) فلسطین کے شہر طولکرم میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔ محدث، مفسر، فقیہ حنبلی، ادیب و شاعر، محقق، مؤرخ، تقریباً ستر تصنیفات۔ مخطوط مخزونہ خدا بخش لائبریری پٹنہ، فوٹو کاپی مدینہ منورہ یونی ورسٹی لائبریری میں موجود، جب کہ ڈاکٹر عبد اللہ غفیلی و ڈاکٹر عطیہ زہرانی کے ہاں زیر تحقیق ہے۔[۳۹۲]

O...... التوضیح فی تواتر ما جاء فی المهدی المنتظر و الدجال و

المسیح

شیخ محمد بن علی شوکانی (وفات ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء) شمالی یمن کے مشہور وہابی عالم، قاضی صنعاء، ایک سو چودہ تصنیفات۔ ہندوستان سے شائع ہوئی۔[۳۹۳]

O...... منظومة فی حکمة نزول عیسیٰ علیه السلام

شیخ احمد بکائی بن محمد بن مختار کنتی (وفات ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۵ء) مالی کے مقام ازواد کے باشندہ، حافظ و عالم، صوفیہ کے سلسلہ کنتیہ سے وابستہ، شاعر، قبیلہ کے سردار، مالی و موریتانیہ میں زندگی بسر کی، متعدد تصنیفات ہیں۔ اس منظومہ کا چار صفحات پر قلمی نسخہ مالی کے دارالحکومت تمبکتو سے دو سو ساٹھ کلومیٹر فاصلہ پر صحرائی گاؤں ابی جبیھ میں واقع کتب خانہ زینیہ میں ہے۔[۳۹۴]

O...... الالهام الصحیح فی اثبات حیاة المسیح

مولانا غلام رسول شہید امرتسری (وفات ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء) تصنیف ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء اوراسی برس ۱۱۱ صفحات پر چھپی، پھر ''عقیدة ختم النبوة'' کی پہلی جلد میں ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی نے ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء میں شائع کی۔

O......شمس الهدایة فی اثبات حیات المسیح علیه السلام

مولانا سید مہر علی شاہ (وفات ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے ملحق قصبہ گولڑہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور مزار مرجع خلائق ہے۔ حنفی عالم ،صوفیہ کے سلسلہ چشتیہ کے مرشد کبیر، کلام شیخ الاکبر ابن عربی کے شارح، مرزا غلام کی زندگی میں اس کے افکار و دعاوی کا تعاقب کرنے والے علماء و مشائخ میں نمایاں نام ہے۔ فارسی و اردو میں چھ سے زائد تصانیف نیز نعتیہ کلام مقبول ہے۔[۳۹۵] ۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء میں شمس الهدایة لکھی جو اگلے برس شائع ہوئی۔ اور ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء میں علامہ فاروق احمد قادری چشتی نے اُردو سے عربی ترجمہ کیا جو اگلے برس مکتبہ مہر منیر گولڑا نے ۱۶۳ صفحات پر شائع کیا۔

O...... الدليل الصريح فی نزول المسيح

شیخ احمد بن امین شنقیطی (وفات ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء) موریطانیہ کے علمی شہر شنقیط کے باشندہ، قاہرہ میں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، سوانح نگار، تجانی صوفی، ادیب و شاعر، گیارہ سے زائد تصنیفات، اور یہ ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء میں یعنی مرزا کی موت کے چند ماہ بعد مطبع جیزوزی قازان سے سولہ صفحات پر چھپی۔[۳۹۶]

O...... السهام الصائبة السنان فی نحر من طعن فی حياة سيدنا عيسٰی بن مريم و نزوله آخر الزمان

شیخ عبداللہ محمد الخبیر (وفات ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء) سوڈان کے عالم۔[۳۹۷]

O...... اصح الاقوال، فی الرد علی منكر نزول سيدنا عيسٰی عليه السلام و قتله الدجال

علماء شام کی تصنیف، ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۷ء یا اس سے قبل دمشق سے گیارہ صفحات پر چھپی۔[۳۹۸]

O...... تحية الاسلام فی حياة عيسٰی عليه السلام

علامہ محمد انور شاہ کشمیری (وفات ۱۳۵۲ھ/۱۹۳۳ء) دارالعلوم دیوبند کے مدرس علم حدیث، متعدد کتب کے مصنف۔ مدینہ پریس بجنور، ۱۳۵۱ھ، صفحات ۱۴۹۔[۳۹۹]

O...... التصريح بما تواتر فی نزول المسيح

علامہ محمد انور شاہ کشمیری، جو مفتی محمد شفیع دیوبندی نے مرتب کی اور پہلی بار دارالاشاعت دیوبند نے ۴۴ صفحات پر شائع کی، جس پر سال اشاعت مذکور نہیں[۴۰۰] پھر ملک شام کے عالم پروفیسر شیخ عبدالفتاح ابوغدہ مخزومی حلبی حنفی نقشبندی مجددی (وفات ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء) نے اس پر تحقیق کی نیز مفصل حواشی لکھے۔ مکتب مطبوعات اسلامیہ حلب طبع اوّل ۱۹۶۵ء، طبع دوم پاکستان ۱۹۷۵ء، طبع سوم بیروت ۱۹۸۱ء، طبع چہارم قاہرہ ۱۹۸۲ء، طبع پنجم بیروت ۱۹۹۲ء، صفحات ۳۷۵، مکتبہ دارالسلام قاہرہ، طبع

۱۹۹۸ء۔[۴۰۱]

O......**عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام**

علامہ انور شاہ کشمیری، مطبع قاسمیہ دیو بند، طبع اوّل تقریباً ۱۳۵۰ھ، صفحات ۲۱۸، پھر مصنف کی دوسری تصنیف ''**تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام**'' میں ضم کر کے ۱۳۸۰ھ میں کراچی سے شائع کی گئی، جس پر علامہ محمد یوسف بنوری (وفات ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء)[۴۰۲] نے مقدمہ لکھا، صفحات ۳۷۲۔[۴۰۳]

O...... **الجواب المقنع المحرّر فی الرد علی من طغٰی و تجبّر بدعوی انہ عیسیٰ او المھدی المنتظر**

شیخ محمد حبیب اللہ بن عبد اللہ مایابی جکنی شنقیطی (وفات ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) موریطانیہ کے علمی شہر شنقیط میں پیدا ہوئے پھر ہجرت کر کے مراکش، مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ مقیم رہے، قاہرہ میں وفات پائی۔ محدث، فقیہ مالکی، مدرس حرمین شریفین، صاحب کتاب زادالمسلم ، چونتیس سے زائد تصنیفات۔ علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (وفات ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۲ء) کے شاگرد اور شاہ ابوالحسن زید فاروقی مجددی دہلوی ازہری کے اُستاذ۔ مطبوعہ قاہرہ، ۱۳۴۵ھ، صفحات ۳۴، دارالشروق جدہ، طبع ششم ۱۴۰۱ھ، صفحات ۶۹۔ جب کہ ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۲۹ء کو مکہ مکرمہ میں تالیف کی گئی۔ اور آخر الذکر اشاعت ان دنوں انٹرنیٹ پر دست یاب، جس کے ابتدائی تئیس صفحات پر محدث اعظم حجاز شیخ سید محمد بن علوی مالکی کا موضوع کی مناسبت سے مقدمہ ہے۔[۴۰۴]

O...... **الحق الصحیح فی اثبات نزول سیدنا المسیح**

شیخ محمد بن محمد خانجی بوسنوی (وفات ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) مسلم آبادی والے یورپی ملک بوسنیا کے شہر سرائیو یعنی سربیا میں پیدا ہوئے، وہیں جوانی میں وفات پائی۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم حاصل کی۔ مدرس، عربی نثر و نظم کے علاوہ بوسنوی زبان میں متعدد تصنیفات ہیں۔ سرائیو میں واقع کتب خانہ خسرو بیگ کے نگراں رہے اور قلمی نسخہ اسی میں محفوظ

ہے۔[۴۰۵]

O......صافی المرهم الشافی لقلب من یدعی موت عیسٰی بن مریم

شیخ محمد خانجی بوسنوی، مکتبہ خسرو بیگ سرائیو میں قلمی نسخہ ہے، جب کہ ۱۳۴۸ھ میں بمقام قاہرہ تالیف کی۔[۴۰۶]

O...... نظرة عابرة فی مزاعم من ینکر نزول عیسٰی علیه السلام قبل الآخرة

شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری، مطبع امین عبدالرحمٰن قاہرہ سے ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں چھپی۔ بعد ازاں مصنف کے شاگرد شیخ عبدالفتاح ابوغدہ نے مقدمہ لکھا نیز تصحیح انجام دی اوران کے شاگرد شیخ محمد بن عبداللہ الرشید حنفی (پیدائش ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء) نے ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء میں چار ہزار کی تعداد میں ۱۷۶ صفحات پر اور حال ہی میں دارالکتب علمیہ بیروت نے ضمن مجموعہ شائع کی۔ مذکورہ دوسری اشاعت انٹرنیٹ میں ہے۔

O......ازلة الشبهات العظام فی الرد علی منکر ی نزول عیسٰی علیه السلام/ دوسرانام:الصواعق الملكوت علی اباطیل الاستاذ شلتوت

مولانا محمد علی بن اعظم حسین خیرآبادی (وفات ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء) بھوپال سے والد کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ منورہ جا بسے، وہیں وفات پائی۔ دمشق میں محدث شام سید محمد بدرالدین حسنی (وفات ۱۳۵۴ھ/۱۹۳۵ء) سے فقہ حنفی کی بعض کتب پڑھیں، جس دوران اُن کے فرزند سید محمد تاج الدین حسنی ہم سبق تھے، جو بعد اَزاں ملک شام کے وزیر اعظم و صدر رہے۔ اُردو و عربی میں چند تصنیفات، اپنے دوسرے استاد شیخ یوسف نبہانی کے اَحوال پر عربی تصنیف۔ طیبہ ہوٹل عقب جنت البقیع آپ کی اولاد کی ملکیت ہے۔[۴۰۷]

شیخ الازہر محمود شلتوت کے فاسد افکار کا رد، مطبوعہ حلب شام ۱۳۷۸ھ صفحات ۶۰۔ کتاب کے آخر میں تین تقاریظ شامل اور مقرظین کے نام یہ ہیں: قاضی بھوپال و تفسیر

مدارک التنزیل کے محشی مولانا محمد عبدالہادی پشاوری، تحریر ۱۰ صفر ۱۳۷۳ھ، حلب کے شیخ بکری رجب اور شیخ محمد ناجی ابوصالح۔ دونوں نے ۱۴ صفر کو قیام مدینہ منورہ کے دوران قلم بند کی۔ نیز دمشق کے تین اہم علماء شیخ محمد مکی کتانی، شیخ ابوالخیر میدانی اور شیخ محمد حسن حبنکہ میدانی نے مشترکہ اور مختصر عبارت تصدیق میں لکھی۔ ان چھ علماء میں سے اول الذکر کے حالات دست یاب نہیں ہو سکے، اور شیخ محمد ناجی ابوصالح نیز حسن حبنکہ کا تعارف گزر چکا، مزید تین کا یہاں پیش ہے۔

شیخ بکری بن عبدہ رجب (وفات ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء) حلب کے نزدیک چھوٹے شہر باب میں پیدا ہوئے، حلب میں وفات پائی، جہاں کے قبرستان کرزہ دادہ میں قبر بنی۔ ابوعبداللہ، حنفی فقیہ، ادیب ونعت گوشاعر، مدرس، نقشبندی مجددی صوفی، حلب کی مساجد میں امام وخطیب نیز **معهد العلوم الشرعية** حلب میں مدرس رہے اور ۴۳ حج ادا کیے۔ تیرہ سے زائد تصنیفات میں سے آٹھ شائع ہوئیں نیز باطل فرقوں کے رد وتعاقب میں کتاب غیر مطبوع ہے۔[۴۰۸]

شیخ محمد ابوالخیر بن محمد میدانی (۱۲۹۳ھ-۱۳۸۰ھ/ ۱۸۷۵ء-۱۹۶۱ء) دمشق کے محلّہ میدان میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور قبرستان دحداح میں قبر بنی۔ حنفی عالم وصوفی کبیر تھے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد عثمانی دارالخلافہ استنبول جا کر ملٹری اکیڈمی میں داخلہ لیا اور مطلوبہ کاغذات لینے کے لیے واپس وطن آئے تو انہی ایام میں والدہ کے حکم پر کوئی شرعی مسئلہ دریافت کرنے کے لیے دمشق کے اہم حنفی عالم وصوفی مرشد شیخ سلیم بن خلیل مسوتی خلوتی (وفات ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۶ء) کے ہاں گئے تو انہوں نے اس ذہین وفطین نوجوان کے مستقبل کو بھانپ لیا اور فوج میں افسر بننے کے بجائے علم دین کے حصول کی ترغیب دلائی پھر ان کی والدہ سے فرمایا کہ تمہارا یہ بیٹا ایک دن علماء شام کا سرتاج ہوگا۔ چنانچہ شیخ ابوالخیر میدانی نے شیخ سلیم مسوتی اور دیگر علماء دمشق کی شاگردی اختیار کی نیز ترکی، فارسی، کردی، فرنچ اور انگریزی زبانوں پر عبور حاصل کیا۔ اور صوفیہ کے مقبول سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ میں مرشد کبیر شیخ عیسیٰ بن طلحہ کردی شافعی دمشقی (وفات

۱۳۳۱ھ/ ۱۹۱۲ء) کے داماد و جانشین ہوئے۔شیخ سلیم مسوتی کی پیش گوئی لفظ بہ لفظ درست ثابت ہوئی اور ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۴۶ء میں علماء شام کی ملک گیر جماعت **رابطة علماء الشام** وجود میں آئی تو آپ اس کے اولین صدر قرار پائے۔[۴۰۹]

شیخ سید محمد مکی بن محمد بن جعفر کتانی حسنی (۱۳۱۲ھ-۱۳۹۳ھ/ ۱۸۹۴ء-۱۹۷۳ء) مراکش کے شہر فاس میں پیدا ہوئے دمشق میں وفات پائی اور باب صغیر قبرستان کے خاندانی اِحاطہ میں قبر بنی۔ ۱۳۲۵ھ میں والد اور بھائی شیخ سید محمد زمزمی کتانی (وفات ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۱ء) کے ہمراہ وطن سے ہجرت کر کے حجاز مقدس اور پھر دمشق میں سکونت اختیار کی۔ عالم وصوفی نیز مجاہد تھے۔ مفتی مالکیہ دمشق رہے اور رابطہ علماء شام کے قیام پر اس کے اوّلین نائب صدر اور بعد ازاں صدر رہے۔ نیز رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے بانی رکن تھے۔فرانسیسی استعمار کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔۱۳۴۳ھ/ ۱۹۲۵ءاور پھر ۱۳۵۴ھ میں بھائی کے ہمراہ دوبار ہندوستان آئے اور بمبئی، کراچی، اجمیر، دہلی، حیدرآباد، و بنگلور وغیرہ شہروں میں گئے۔ یہ سفرنامے اسلام آباد پاکستان سے شائع ہوئے۔[۴۱۰]

O...... الرد العلمی البلیغ علی من انکر رفع المسیح علیه السلام

شیخ محمد حامد الفقی (وفات ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء) مصر کے علاقہ **البحیرة** کے گاؤں **نکلا العنب** میں پیدا ہوئے قاہرہ میں وفات پائی۔ عالم وصحافی، حافظ، جامعہ ازہر میں تعلیم پائی۔مصر کی مشہور وہابی جماعت **انصار السنة المحمدیة** کے بانی۔ کچھ عرصہ سعودی عرب مقیم رہے اور مکہ مکرمہ سے رسالہ ''**الاصلاح**'' جاری کیا۔ چند تصنیفات ہیں[۴۱۱]۔ تقدیم و تعلیق از شیخ محمد خلیل ھراس، جمع و ترتیب از شیخ محمد بن عوض المصری، **دار الاستقامة للنشر** قاہرہ، صفحات ۹۶۔

O......حیات المسیح علیه السلام

مولانا محمد سردار احمد (وفات ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء) مشرقی پنجاب کے ضلع گورداس پور کے موضع دیال گڑھ میں پیدا ہوئے، کراچی میں وفات پائی اور لائل پور (اب فیصل آباد) میں مزار واقع ہے۔ اُستاذ العلماء، محدث اعظم پاکستان، قادری مرشد، جامعہ رضویہ مظہر

الاسلام لائل پور کے بانی، اُردو عربی میں ستّر کے قریب تصنیفات ہیں۔ قلمی نسخہ فیصل آباد میں مصنف کے ورثاء کے ہاں محفوظ ہے۔[۴۱۲]

O...... اعلام الانام بمخالفة شيخ الازهر شلتوت للاسلام

شیخ عبداللہ بن علی یابس (وفات ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء) خطہ نجد کے شہر قویعیہ کے عالم جو چالیس برس تک مصر میں مقیم رہے اور ریاض میں وفات پائی۔ مدعی اجتہاد شیخ محمود شلتوت کا عمومی رد، مطبوعہ بیروت، صفحات ۲۵۲، اسی کا عکس ان دنوں انٹرنیٹ پر ہے۔[۴۱۳]

O...... اعتقاد اهل القرآن نزول المسيح ابن مريم عليه السلام آخر الزمان

شیخ محمد عربی بن تبانی سفیطی (وفات ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء) الجزائر میں پیدا ہوئے پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی، وہیں وفات پائی۔ حافظ، فقیہ مالکی، مؤرخ، محقق، مدرس مسجد حرم و مدرسہ فلاح، صاحب کتاب براءة الاشعريين اور بارہ سے زائد تصنیفات۔ مطبوعہ قاہرہ ۱۳۶۹ھ، مطبع محمد ہاشم کتبی دمشق سال اشاعت درج نہیں۔ مکہ مکرمہ کے حسب ذیل تین اکابر علماء کی تقاریظ سے آراستہ، شیخ محمد یحییٰ امان، شیخ حسن بن محمد مشاط، شیخ سید محمد امین کتبی۔[۴۱۴]

مقرظ کتاب شیخ محمد یحییٰ بن امان (وفات ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ حنفی عالم، قادری، مسند، مصنف، مسجد حرم نیز مدرسہ صولتیہ میں تعلیم پائی۔ مکہ مکرمہ نیز طائف میں قاضی رہے۔ اور مسجد حرم نیز مدرسہ فلاح مکہ مکرمہ میں مدرس تھے۔ مدینہ منورہ کے بکثرت سفر کیے، پانچ سے زائد تصنیفات ہیں۔[۴۱۵] دیگر دو مقرظ علماء کا تعارف گزر چکا۔

O...... المسيح عيسىٰ بن مريم عليه السلام

عبدالحمید جودت السحار (وفات ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۴ء) قاہرہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ اسلامی ادیب و مؤرخ، ناول نگار، فلم و ٹیلی ویژن سے وابستہ، رسالہ

السینما کے ایڈیٹر، متعدد تاریخی واقعات ناول کی شکل میں قلم بند کیے جو ٹیلی ویژن ڈرامہ کی صورت میں پیش کیے گئے نیز اسلامی موضوعات پر تصنیفات ہیں۔اور یہ ۱۳۹۹ھ میں مصر سے چھپی۔

O...... المیسح فی طریق الینا

شیخ حسن بن محمد قاسم (وفات ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء) قاہرہ کے باشندہ، عالم، صوفی، مسند، شاعر، مؤرخ مصر، ماہر انساب، ہفت روزہ ''الاسلام'' قاہرہ کے بعض شماروں میں تاریخ و اسلامیات وغیرہ موضوعات پر چند مضامین راقم سطور کی نظر سے گزرے۔متعدد تصنیفات ہیں جن میں سے دو تین شائع ہوئیں اور اس کا قلمی نسخہ قاہرہ میں ہے۔

O...... فصل المقال فی نزول عیسٰی علیه السلام و قتله الدجال

ڈاکٹر شیخ محمد بن خلیل ہراس (وفات ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء) مصر کے شہر طنطا کے نواح میں واقع گاؤں الشیــن میں پیدا ہوئے۔جامعہ ازہر قاہرہ سے شیخ ابن تیمیہ کے احوال و آثار پر پی ایچ ڈی کی، پھر وہیں پر نیز ابن سعود یونی ورسٹی ریاض، اُمّ القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ میں پروفیسر رہے۔مصر کی جماعت انصـار السنة الـمحمدية کے صدر۔یہ کتاب ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء میں تصنیف کی پھر اسماعیلیہ شہر کے شیخ سید بن عبد المقصو د اثری نے ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء میں اس پر تحقیق وحواشی مکمل کیے اور مــکتبة السـنة نے دوسری بار ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء میں ۹۷ صفحات پر شائع کی، جس کا عکس انٹرنیٹ پر ہے۔

O...... البـراهیـن والادلة الـکافیة فی القناعة برفع المسیح وأن نزوله من اشراط الساعة

شیخ سلیمان بن عبد الرحمٰن حمدان (وفات ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء) خطہ نجد کے شہر مجمعہ کے عالم، قاضی، مدرس حرم مکی وامام وخطیب و مدرس مسجد نبوی، سات سے زائد تصنیفات۔مطبع امام قاہرہ ۱۳۸۰ھ، صفحات ۳۵۔[۴۱۶]

O...... مسلَّم الثبوت فی الرد علی شلتوت

شیخ عبدالرحمٰن بن محمد دَوسری (وفات ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء) خطہ نجد کے عالم، لیکن بحرین میں پیدا ہوئے، لندن میں وفات پائی اور ریاض میں دفن کیے گئے۔ مبلغ، شاعر، تیس سے زائد تصنیفات ہیں۔ مخطوط۔[۴۱۷]

O...... اقامة البرهان علی نزول عیسٰی علیه السلام فی آخر الزمان/ دوسرا نام: ابطال ما قیل من الخیالات و الاوهام فی حدیث نزول عیسٰی علیه السلام

شیخ سید عبداللہ بن محمد غماری حسنی، شیخ محمود شلتوت کے فتویٰ کا رد، جس میں مرزا قادیانی کا بھی ذکر آیا۔ کتاب چھپنے کے بعد مصنف نے محمود شلتوت کے گھر جا کر پیش کی۔ مکتبہ قاہرہ، قاہرہ سے پہلی بار ۱۹۴۳ء میں ۱۵۲ صفحات پر چھپی۔ بعدازاں **مطبع اخوان المسلمین** قاہرہ میں چھپی جس پر سال اشاعت درج نہیں اور راقم سطور کے پیش نظر ہے۔ اس اشاعت میں فقط شیخ محمد زاہد کوثری کی تقریظ اور تبصرہ ابتدائی آٹھ صفحات پر شامل ہے، صفحات ۱۵۳۔ اور مصنف نے اپنی دوسری کتاب ''**المهدی المنتظر**'' مطبوعہ ۱۹۷۸ء کے آغاز میں بتایا کہ **اقامة البرهان** کا اُردو ترجمہ ہندوستان سے شائع ہوا [۴۱۸]

O...... عقیدة اهل الاسلام فی نزول عیسٰی علیه السلام

شیخ سید عبداللہ غماری، شیخ محمود شلتوت نے اپنی رائے و فتویٰ پر اصرار کیا تو ان کے تعاقب میں یہ دوسری کتاب لکھی اور حسب سابق گھر جا کر پیش کی۔ اس میں بھی مرزا زیر قلم آیا۔ مکتبہ قاہرہ سے ۱۳۶۹ھ پھر ۱۳۸۰ھ میں ۱۴۳ صفحات پر اور عالم الکتب بیروت نے ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں ۱۶۷ صفحات پر شائع کی۔ نیز ڈاکٹر شیخ فاروق بن محمود حمادہ (پیدائش ۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء) کی تحقیق کے ساتھ پہلی بار ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء میں **دار القلم** دمشق نے ۱۲۹ صفحات پر شائع کی۔ اور ۲۰۱۶ء میں حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بیان پر یہ دونوں کتب **موسوعة العلامة عبدالله الغماری** کی تیسری جلد میں شائع ہوئیں۔[۴۱۹]

O...... مريم و المسيح عليه السلام

شیخ محمد متولی شعراوی (وفات ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء) مصر کے مشہور عالم، مبلغ، مفسر، شاعر، شاذلی مرشد، جامعہ ازہر میں پروفیسر، وزیر اوقاف، کثیر التصانیف۔ مصری ٹیلی ویژن پر طویل عرصہ دروس کے ذریعے قرآن مجید کی تفسیر دنیا بھر کے عربی حلقوں تک پہنچائی۔ حکومت مصر نیز متحدہ عرب امارات نے خدمات کے اعتراف میں اعلیٰ ترین ایوارڈ پیش کیے۔ نماز جنازہ میں دس لاکھ سے زائد افراد شریک ہوئے اور چہلم کے موقع پر محکمہ ڈاک مصر نے خصوصی ٹکٹ جاری کیا۔ نیز جامعہ ازہر نے ترجمان رسالہ ''**الازهر**'' کے ساتھ خاص اشاعت پیش کی، جس میں پندرھویں صدی ہجری کے مجدد قرار دیا۔ اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارے یہ کتاب آپ کے دروس پر مبنی ہے جسے شیخ عبدالقادر احمد عطا نے کیسٹ سے نقل و مرتب کیا اور **مکتبة التراث الاسلامی** قاہرہ نے ۹۴ صفحات پر شائع کی، یہی اشاعت انٹرنیٹ پر بھی دست یاب ہے۔[۴۲۰]

O...... عقيدة الاسلام فی رفع سيدنا عيسىٰ و نزوله عليه السلام فی آخر الزمان و بعض اشراط الساعة العظام، نصوص و دراسة

ڈاکٹر شیخ محمد ضیاء الدین بن محمد امین کردی (وفات ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء) قاہرہ کے باشندہ، شافعی عالم، مبلغ، محقق، فلسفی اسلام، صوفیہ کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ کے مرشد کبیر۔ جامعہ ازہر سے ''**السيد علی ابو الوفا حياته و تصوفه**'' عنوان سے پی ایچ ڈی کی، پھر وہیں پر اُستاذ رہے۔ لاہور کے محدث مولانا عبدالحکیم شرف قادری نے سفر قاہرہ کے دوران آپ سے اسلامی علوم میں روایت کی اجازت پائی۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے سرپرست مولانا پیر محمد امین الحسنات شاہ قاہرہ گئے تو ۲ دسمبر ۲۰۰۰ء کو آپ سے ملاقات ہوئی[۴۲۱] جامعہ سعیدیہ غوثیہ چکوال کے سرپرست ڈاکٹر عبدالواحد ازہری آپ کے شاگرد نیز نماز جنازہ میں شریک تھے۔ مطبع سعادت قاہرہ، پہلی جلد پہلی اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، دوسری جلد پہلی اشاعت ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء، کل صفحات ۶۸۱۔

O...... **حقيقة المسيح عليه السلام**

ڈاکٹر مانع بن حماد جہنی (وفات ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء) حجاز مقدس کی بندرگاہ ینبع کے قریب ایک مقام میں پیدا ہوئے اور ریاض میں وفات پائی۔ امریکہ سے انگریزی میں ایم فل پھر ۱۹۸۲ء میں پی ایچ ڈی کی۔ وطن آکر مختلف سرکاری محکموں میں ملازمت کے بعد ریاض یونی ورسٹی میں پروفیسر رہے۔ پھر "**الندوة العالمية للشباب الاسلامی**" WAMY کے جنرل سیکرٹری اور ۱۹۹۷ء میں سعودی مجلس شوریٰ کے رکن بنائے گئے۔ عربی وانگریزی میں متعدد تصنیفات ہیں۔[۴۲۲]

O...... **هل عيسىٰ عليه السلام الهام بشر ام اسطورة**

شیخ احمد بن حسین دیدات (وفات ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء) ہندوستان کے شہر سورت کے قریب گاؤں میں پیدا ہوئے، جنوبی افریقہ ہجرت کی، وہیں وفات پائی۔ مشہور مبلغ اسلام، ماہر انجیل، مناظر، فارس الاسلام، کچھ عرصہ پاکستان مقیم رہے۔ شاہ فیصل عالمی ایوارڈ یافتہ، ادارہ منہاج القرآن لاہور کے زیر اہتمام لندن میں منعقدہ عالمی کانفرنس میں شرکت کی۔ انگریزی میں ردعیسائیت وغیرہ موضوعات پر متعدد تصنیفات ہیں، جن میں چند کے عربی واردو وغیرہ زبانوں میں تراجم ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارے اس کتاب کا عربی ترجمہ محمد مختار نے کیا اور ادارہ **المختار الاسلامی** نے شائع کی۔ اس میں ہے میں ایمان رکھتا ہوں کہ آپ علیہ السلام نے، موت کا ذائقہ نہیں چکھا اور قیامت سے قبل واپس آئیں گے۔[۴۲۳]

O...... **عيسىٰ ابن مريم عليه السلام**

شیخ احمد بن عبد القادر قلاش، حلب کے عالم جن کا تعارف گزر چکا۔

O...... **لمسات من اعجاز كلام الله، فى سيرة كلمة الله، السيّد عيسىٰ ابن مريم عليه السلام**

ڈاکٹر فؤاد بن محمود سندھی (وفات ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۵ء) مکہ مکرمہ میں وفات پائی،

قبرستان المعلٰی میں قبر بنی۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم حاصل کی۔ مکہ مکرمہ، صنعاء اور اسلام آباد میں استاذ رہے۔ پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء مطابع الصفا مکہ مکرمہ، صفحات ۳۰۸۔

O...... المسيح عليه السلام قطعية رفعه و تواتر نزوله

ڈاکٹر شیخ خلیل بن ابراہیم مُلّا خاطر (پیدائش ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) مشرقی شام کے ساحلی شہر دیر الزور میں پیدا ہوئے، ان دنوں مدینہ منورہ مقیم ہیں۔ شافعی عالم، نقشبندی مجددی صوفی، جامعہ ازہر قاہرہ سے ایم فل نیز پی ایچ ڈی کی۔ ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء میں سعودی عرب گئے، جہاں کی متعدد جامعات میں پروفیسر رہے۔ فقہ شافعی، حدیث، سیرت وشمائل خاص موضوعات ہیں جن پر ستر سے زائد تصنیفات ہیں [۴۲۴] منکرین حدیث کے رد میں "**بدعة دعوىٰ الاعتماد على الكتاب دون السنة**" **دار القبلة** جدہ نے پہلی بار ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء میں ۶۳۲ صفحات پر شائع کی۔ بعض کتب کے اُردو تراجم شائع ہوئے، جو مفتی محمد خان قادری، مولانا یاسین اختر مصباحی، مولانا ابو العرفان محمد انور مگھالوی وغیرہ نے کیے۔ دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ کے مرحوم سرپرست مولانا پیر محمد کرم شاہ چشتی ازہری سے ملاقات تھی نیز بعض تحریروں کے اُردو تراجم ضیائے حرم میں چھپے۔ ان دنوں "**اقراء**" ٹیلی ویژن چینل پر جمعہ کے روز تقریر نشر ہوتی ہے۔ مخطوط۔

O......البلسم فى نظم حياه المسيح عيسىٰ بن مريم عليهما السلام

شیخ سید ابوبکر بن علی المشہور عدنی (پیدائش ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۶ء) کی منظوم تصنیف جو صفر ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۴ء میں جدہ قیام کے دوران ایک ہفتہ میں نظم کی اور ۳۲ برقی صفحات پر دست یاب ہے۔ آپ جنوبی یمن کے شہر احور میں پیدا ہوئے۔ شافعی عالم، ادیب، مفکر اسلام اور عالمی سطح پر خدمات ہیں۔ علاقہ کے مدارس کے علاوہ عدن یونیورسٹی میں تعلیم پائی۔ ۱۴۰۰ھ تا ۱۴۱۲ھ جدہ میں مقیم رہے جہاں بعض مساجد میں امام وخطیب ہوئے۔ وطن واپس گئے تو عدن میں سکونت اختیار کی اور متعدد علمی ادارے قائم کیے۔ ٹیلی ویژن پر بکثرت خطاب ہیں نیز اسّی سے زائد تصنیفات میں **لوامع النور** وغیرہ اہم کتب

ہیں۔عدن یونیورسٹی نے پی ایچ ڈی کی اعزازی سند پیش کی۔

O...... **القول الصحیح فی عیسیٰ المسیح**

شیخ احمد بن حسین بروعاملی تبنینی (پیدائش ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء) لبنان کے شہر بعلبک میں پیدا ہوئے پھر بیروت ہجرت کی نیز کویت و یمن مقیم رہے۔شیعہ عالم و ادیب، مطبوع۔[۴۲۵]

O...... **المسیح فی مواجهة الدجال**

شیخ منصور عبدالحکیم (پیدائش ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء) قاہرہ کے باشندہ، وکیل، محقق، سو سے زائد تصنیفات اور یہ ۲۰۱۱ء میں شائع ہوئی۔

O......**المسیح عیسیٰ بن مریم و امه الصدیقة علیهما السلام**

شیخ سید علی زین العابدین بن عبدالرحمٰن الجفری (پیدائش ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) جنوبی یمن کے علاقہ حضر موت کے سادات گھرانہ کے فرزند لیکن جدہ میں پیدا ہوئے۔شافعی عالم، مسند، صوفی، ہندوستان سمیت عرب و عجم کے متعدد ممالک کے دَورے کیے۔ٹیلی ویژن پر بکثرت دُروس نشر ہوئے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔وزارت ثقافت متحدہ عرب امارات کے زیر اہتمام بارہ ربیع الاول کو منعقد ہونے والی عظیم الشان محفل میلاد کی رُوح رَواں ہیں[۴۲۶] بارہ سے زائد تصنیفات نیز اپنی ویب سائٹ قائم ہے۔سیرت سے متعلق ایک مختصر تصنیف کا اُردو ترجمہ مولانا محمد افروز عالم علیمی نے کیا جو کتاب محل لاہور نے شائع کیا۔جبکہ یہ کتاب ۶۱ صفحات پر مشتمل اور انگریزی، فرنچ، ہسپانوی زبانوں میں تراجم ہوئے نیز اُردو ترجمہ بنام "حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ" مطبوع ہے۔

O...... **مریم و المسیح علیهما السلام، فی نص القرآن الصریح**

ڈاکٹر سید عماد الدین جمیل حلیم، لبنان کے شافعی عالم، رفاعی قادری مرشد، چالیس سے زائد تصانیف، **جمعیة المشایخ الصوفیة** کے صدر اور **خادم الآثار النبویة**

الشریفة لقب ہے۔ یہ پہلی بار ۱۴۳۵ھ/ ۲۰۱۴ء میں شرکة دار المشاریع بیروت نے ۱۹۶ صفحات پر شائع کی۔

O...... **الخبر الصحیح لجمیع ما جاء فی القرآن و السنة بشأن المسیح**
شیخ سید عبدربہ سلیمان قلیوبی مالکی خلوتی (وفات ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۸ء)، قلمی نسخہ مکتبہ جامعہ ازہر قاہرہ۔ [۴۲۷]

O...... **ظهور المسیح و المهدی**
شیخ ابراہیم کواز، چودہویں صدی ہجری میں عراق کے عالم، مطبوعہ ۱۹۶۲ء بغداد۔ [۴۲۸]

O...... **المسیح بین الانجیل و القرآن**
محمود برشومی، مطبوعہ ۱۳۹۶ھ مصر، نیز مؤسسة روز الیوسف قاہرہ ۱۹۸۷ء، صفحات ۱۹۳۔

O...... **المنتظرون الثلاثة الدجال المسیح المهدی**
شیخ عبداللہ کبیر، دارالمعارف قاہرہ، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء، صفحات ۸۰۔ [۴۲۹]

O...... **حیاة المسیح علیه السلام**
شیخ محمود شلبی، مصر کے باشندہ، سال تالیف ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، بمقام قاہرہ، دار الجیل بیروت، چوتھی اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء، صفحات ۴۱۵، انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔

O...... **المسیح عیسیٰ علیه السلام نزوله آخر الزمان و قتاله للدجال**
شیخ مصطفیٰ عبدالقادر عطا، سال تصنیف ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء، مکتبة التراث الاسلامی قاہرہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء، صفحات ۸۰۔

O...... **ثلاثة ینتظرهم العالم، عیسیٰ بن مریم، المسیح الدجال، المهدی المنتظر**

شیخ عبداللطیف عاشور، اشاعت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء، مکتبہ القرآن قاہرہ۔

O...... **المسیح ابن مریم فی التوراۃ و الانجیل و القرآن**

شیخ محمد امین تندی، مطبوعہ ۱۴۱۱ھ، مصر۔

O...... **ثلاثۃ ینتظرھم العالم، المھدی المیسح الدجال**

شیخ حمزہ فقیر، دارالاسراء عمان اُردن، پہلی اشاعت ۱۹۹۵ء۔

O...... **المسیح یعود الی الارض ثانیۃ، المھمۃ الاخیرۃ**

ڈاکٹر شیخ ابراہیم الدیک، نیز رئیس جامعہ ازہر ڈاکٹر شیخ احمد عمر ہاشم وغیرہ علماء نے تقدیم وتقریظ لکھی۔ اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء، **شرکۃ دبئی الوطنیۃ للاستثمار دبئی**، صفحات ۲۲۲۔

O...... **عیسیٰ و مریم فی القرآن و التفاسیر**

چار محققین نے تالیف ومرتب کی، ریاض ابو ندی، علاء رشق، حسن بطوش، عواد علی، دار الشروق عمان، اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء، صفحات ۵۸۳۔

O...... **المیسح المنتظر و نھایۃ العالم**

شیخ عبد الوہاب بن عبد السلام طویلہ، دارالسلام قاہرہ، پہلی اشاعت ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء، صفحات ۳۶۸، چوتھی اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، چھٹی اشاعت مع اضافات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء صفحات ۳۸۰، ساتویں اشاعت ۲۰۰۷ء، نیز ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ پر موجود ہے۔

O...... **زبدۃ القول الصحیح فی اخبار سیدنا المیسح علیہ السلام**

شیخ مصباح بن ابوبکر واقی، **مکتبۃ اضواء السلف ریاض**، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء، صفحات ۴۸۔

O...... **حیاۃ المیسح عیسیٰ ابن مریم علیھما السلام من منظور اسلامی**

ڈاکٹر حنان قرقوتی، دارالکتب علمیہ بیروت، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء، صفحات ۲۰۸، نیز انٹرنیٹ پر ہے۔ اوراسی ادارہ نے فرنچ زبان میں ترجمہ الگ شائع کیا۔

O...... محرقة هرمجدون النووية وعودة المسيح عليه السلام ضمن وجهة نظر الاسلامية

ڈاکٹر عبدالستار اسمیر رجبو، موصل کے باشندہ، دارالکتب علمیہ بیروت، ۲۰۰۷ء، صفحات ۱۶۸۔[۴۳۰]

O...... الخبر الصحيح فيما ورد عن المسيح

شیخ عبداللہ حسینی، مطبوع۔[۴۳۱]

O...... نزول عيسىٰ عليه السلام و قتله الدجال

شیخ محمد سعید، مکتبہ ایمان منصورہ مصر۔[۴۳۲]

O...... رفع عيسىٰ عليه السلام ونزوله فى آخر الزمان

شیخ عبدالعزیز اوانج كجيك، مقالہ برائے ایم فل ابن سعود یونی ورسٹی ریاض، ۱۴۰۲ھ۔[۴۳۳]

O...... عيسىٰ ابن مريم فى ضوء الكتاب و السنة

ڈاکٹر منیرہ بنت عبد اللہ بن صالح حبیب، مقالہ برائے ایم فل، خواتین کالج ریاض، ۱۴۰۷ھ۔[۴۳۴]

O...... المسيح فى الكتب السماوية الثلاثة التوراة و الانجيل و القرآن

شیخ رفیق حمید عبداللہ احمد، مقالہ ایم فل، بغداد یونیورسٹی، ۱۴۱۴ھ۔[۴۳۵]

O...... المسيح المنتظر بين المسلمين و اصحاب الديانات الاخرىٰ

ڈاکٹر علی بن صالح بن محمد مقوشی، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، اُمّ القریٰ یونی ورسٹی مکہ مکرمہ، تقریباً ۱۳۷۰ صفحات، ۱۴۲۳ھ۔

O...... مقام عيسىٰ ابن البتول فى القرآن الكريم و سنة الرسول صلى الله تعالىٰ عليه و آله وسلم

شیخ عبدالحکیم بن عبدالہادی احمد العجب، سوڈان کے باشندہ، مقالہ برائے پی ایچ

ڈی، اُمّ درمان یونیورسٹی سوڈان، ۲۰۰۶ء۔[۴۳۶]

O...... **نهاية عيسىٰ عليه السلام و عودته فى القرآن و الانجيل**

ھنا بنت حافظ عبدالغنی بن عبدالنبی، فلسطین کی خاتون، مقالہ ایم فل، النجاح نیشنل یونیورسٹی نابلس، ۲۰۰۷ء۔

O...... **عيسىٰ عليه السلام فى القرآن و الانجيل**

شیخ اسماعیل لطفی شولیان، مقالہ ایم فل، سلجوق یونی ورسٹی قونیہ ترکی۔

O...... **عيسىٰ بن مريم عليه السلام فى القرآن الكريم**

ڈاکٹر مصلح بن عبدالکریم سامدی، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، ابن سعود یونی ورسٹی ریاض۔

O......**تعليقاتى على خطبة الدكتور عدنان ابراهيم، عودة عيسىٰ عليه السلام بين الاقرار والانكار**

ڈاکٹر عدنان ابراہیم عودہ (پیدائش ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء) فلسطین کے شہر غزہ میں پیدا ہوئے۔ عالم، مفکر و فلسفی، انگریزی وغیرہ زبانوں کے ماہر ہیں۔ لبنان میں تعلیم کے بعد آسٹریلیا چلے گئے اور دارالحکومت ویانا کی مسجد میں خطیب ہیں۔ نیز ویانا یونیورسٹی سے ۲۰۱۴ء میں ''**عمر ام المؤمنين عائشة بنت ابى بكر عند ما بنى بها الرسول**'' عنوان سے مقالہ پر ایم فل نیز ''**حرية الاعتقاد و معترضاته فى القرآن الكريم**'' پر پی ایچ ڈی کی۔ مختلف ٹیلی ویژن چینل پر بکثرت پروگرام ہیں۔ ان پر تشیع اور زندقہ کا الزام ہے۔[۴۳۷] ڈاکٹر عدنان نے ۱۳ اپریل ۲۰۱۲ء کو نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر خطبہ دیا۔ جس میں شکوک وشبہات کو ہوا دی۔ نیز بتایا کہ جدید دَور میں سب سے اوّل اس عقیدہ کا انکار مفتی مصر محمد عبدہ نے کیا تھا۔ تین سو برقی صفحات پر مشتمل یہ کتاب ڈاکٹر عدنان عودہ کے اسی خطبہ کا ردّ و تعاقب ہے۔ جو ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء میں تالیف کی گئی اس پر مصنف کا نام درج نہیں۔ موضوع کی مناسبت سے اس کے صفحات ۱۰ تا ۱۱، ۱۴۴ تا ۱۴۵، ۱۷۸، ۱۸۸ تا ۱۹۳ پر قادیانی اَفکار کا بھی تعاقب کیا گیا ہے۔

رسول اللہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھی گئی مزید عربی کتب کے کوائف بھی پیش نظر ہیں جو عیسائیت کے مسخ شدہ معتقدات کے ردّ وتعاقب اور حقیقت مسیحیت کے پہلو سے تالیف کی گئیں۔[۴۳۸]

☆

ظہور و علاماتِ امام مہدی پر کتب

اسلام سے وابستہ تمام مکاتب فکر ظہور مہدی آخر الزماں کے عقیدہ پر متفق ہیں[۴۳۹] ہاں بعض فلاسفہ ومؤرخین نے انکار کیا۔ نیز مستشرقین سے متاثر افراد نے نفی کی جیسا کہ قاہرہ کے مشہور ادیب ڈاکٹر احمد امین (وفات ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء) جن کی چند تصنیفات کے اُردو تراجم ہوئے[۴۴۰] اور قاہرہ ہی کے شیخ سعد محمد حسن (وفات ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء)[۴۴۱] کے علاوہ دَورِ حاضر کے چند وہابی علماء، علامہ محمد رشید رضا مصری[۴۴۲] اور مصر کے شیخ عبدالکریم بن محمود الخطیب (وفات ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء)[۴۴۳] نیز خطہ نجد کے شیخ محمد بن عبدالعزیز مانع (وفات ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء)[۴۴۴] اور اُن کے شاگرد شیخ عبداللہ بن زید آل محمود نجدی (وفات ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء)[۴۴۵] نے ظہور امام کے انکار پر مستقل کتب لکھیں۔

دوسری صدی ہجری میں حارث بن سریج کا ظہور[۴۴۶] پھر شیعہ کا حضرت امام محمد بن حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ علیہ کو، اور خطہ ہند میں بعض کا سید احمد بالاکوٹی کو، بعد اَزاں قادیانیوں کا مرزا غلام احمد کو، جب کہ دَورِ حاضر میں خطۂ نجد سے بعض وہابیہ کا عبد اللہ قحطانی[۴۴۷] وغیرہ افراد کا خود دعوئ مہدویت یا ان کے متبعین کا انہیں مہدی قرار دینا۔ ظہور مہدی علیہ السلام بارے ایسے تمام افکار اور شکوک وشبہات کی تردید میں محدثین کرام نے متعلقہ احادیث کی تشریح کرتے ہوئے نیز دیگر مصنفین نے علامات قیامت پر کتب میں تفصیل سے لکھا ہے۔

آئندہ سطور میں خاص اس موضوع پر عربی میں لکھی گئی اٹھاون کتب بارے بنیادی معلومات پیش ہیں، جن کے مندرجات سے ظہور و علامات مہدی آخر الزمان کے متعلق سوادِ اعظم کے عقیدہ پر آگاہی نیز ظہور کے کلی منکرین، امامیہ شیعہ کے دعویٰ اور قادیانی فکر،

تینوں کی تردید ہوتی ہے۔علاوہ ازیں حیات ونزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر لکھی گئی مذکورہ بالا کتب،اور ظہور مہدی کے موضوع پر حسب ذیل کتب کے تقابلی مطالعہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی منتظر، ایک ہی شخصیت نہیں جیسا کہ مرزا غلام نے دعویٰ کیا۔ بلکہ یہ دو شخصیات اور ان کے نزول وظہور کا مرحلہ ابھی طے نہیں ہوا۔

O...... **الاحادیث المهدی من مسند احمد بن حنبل**

اہل سنت کے چوتھے امام شیخ احمد بن محمد بن حنبل (وفات ۲۴۱ھ/۸۵۵ء) کی علم حدیث پر ضخیم تصنیف "**المسند**"، میں اس موضوع کی درج احادیث کا مجموعہ، جمع وتحقیق شیخ سید محمد جواد جلالی، **مؤسسة النشر الاسلامی** قم ایران نے ۱۴۰۹ھ میں پانچویں بار شائع کی۔[۴۴۸]

O...... **الاحادیث الواردة فی امر المهدی**

شیخ احمد بن زبیر بن حرب نسائی عرف ابوبکر ابن ابی خیثمہ (وفات ۲۷۹ھ/۸۹۲ء) بغداد کے اہم محدث، حافظ ثقہ مؤرخ۔[۴۴۹]

O...... **اخبار المهدی**/دوسرا نام: **الاربعون حدیثا فی المهدی**

شیخ احمد بن عبداللہ عرف ابونُعیم اصفہانی (وفات ۴۳۰ھ/۱۰۳۸ء) تین مشہور کتب **دلائل النبوة، معرفة الصحابة، حلية الاولياء** کے مصنف، محدث، حافظ وثقہ مؤرخ۔عربی متن وفارسی ترجمہ الگ الگ شائع ہوئے۔[۴۵۰]

O...... **القول المختصر فی اخبار المهدی المنتظر**

شیخ ابوحفص شہاب الدین عمر بن محمد قریشی سہروردی (وفات ۶۳۲ھ/۱۲۳۴ء) سہرورد میں پیدا ہوئے، بغداد میں وفات پائی، جہاں مزار مشہور ہے۔فقیہ شافعی، مفسر، خطیب، امام الصوفیہ، سہروردی سلسلہ کے سرتاج، متعدد تصنیفات میں **عوارف المعارف، جذب القلوب، رشف النصائح** شامل ہیں۔شیخ بہاء الدین زکریا قریشی ملتانی کے مرشد۔[۴۵۱]

O...... **عقد الدرر فی اخبار المهدی المنتظر**

شیخ یوسف بن یحییٰ سلمی مقدسی (وفات ۶۸۵ھ/۱۲۸۷ء) دمشق کے شافعی عالم، قاضی القضاۃ، سال تصنیف ۶۵۸ھ، بمقام دمشق، مخطوط بخط مصنف مخزونہ مکتبہ رضویہ مشہد ایران نیز قم، اصفہان، تیونس، ریاض وغیرہ مقامات پر متعدد قلمی نسخے محفوظ ہیں۔ مصر کے مشہور محقق پروفیسر ڈاکٹر عبدالفتاح حلو (وفات ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء) [۴۵۲] نے اس پر تحقیق کی، مکتبہ خانجی قاہرہ، طبع اوّل ۱۳۹۷ھ، نیز مکتبہ عالم الفکر بیروت، دوسری اشاعت ۱۳۹۹ھ، مطبوعہ تہران ۱۴۰۰ھ، دارالکتب علمیہ بیروت، ۱۴۰۳ھ، صفحات ۴۶۸۔ علاوہ ازیں شیخ مہیب بن صالح عبدالرحمٰن بورینی نے ابن سعود یونی ورسٹی ریاض سے پروفیسر شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کی نگرانی میں تحقیق انجام دے کر ۱۴۰۳ھ میں ایم فل کیا جسے مکتبہ المنار عمان اُردن نے ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء پھر ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء میں ۴۴۴ صفحات پر شائع کیا۔ بعدازاں علماء کے بورڈ نے تحقیق انجام دی اور دارالکتب علمیہ بیروت نے ۲۴۸ صفحات پر پیش کی۔ آخرالذکر اشاعتی ادارہ نے فرانسیسی زبان میں ترجمہ الگ طبع کرایا۔ اب ڈاکٹر صلاح الدین ھواری کی تحقیق کے ساتھ مکتبہ عصریہ صیدا بیروت نے شائع کی ہے۔ اور انٹرنیٹ پر ان دنوں ایک عربی اشاعت ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ [۴۵۳]

O...... **کتاب المهدی**

شیخ محمد بن ابوبکر ابن قیم جوزیہ (وفات ۷۵۱ھ/۱۳۵۰ء) دمشق کے مشہور عالم اور شیخ ابن تیمیہ کے خاص شاگرد نیز افکار کے ترجمان، کثیر التصانیف۔ [۴۵۴]

O...... **اخبار المهدی الذی یخرج فی آخر الزمان**

شیخ بدرالدین حسن بن محمد نابلسی (وفات ۷۷۲ھ/۱۳۷۰ء) قاہرہ کے محکمہ انصاف میں مفتی، فقیہ حنبلی، محقق، معتزلہ کے رد میں اہم تصنیف ہے۔ [۴۵۵]

O...... **جزء فی الاحادیث الواردة فی المهدی**

حافظ ابن کثیر دمشقی [۴۵۶]

O...... **تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان**

شیخ جمال الدین محمد بن محمد اقسرائی (٦٧٧ھ/١٣٧٤ء میں زندہ) ترکی کے اہم عالم، مفسر، ادیب، حکیم، نبیرہ شیخ فخر الدین رازی۔ مخطوط مخزونہ مکتبہ عبد العزیز مدینہ منورہ، زیر نمبر ٦٢/٢٤٠، مجموعہ عارف حکمت۔[٤٥٧]

O......**رسالة علی من انکر ان عیسیٰ اذا نزل یصلی خلف المهدی صلاة الصبح**

شیخ جلال الدین سیوطی، مخطوط مکتبہ حرم مکی، زیر نمبر ٣٨١٤۔ بخط امام وخطیب مسجد حرم نیز مفتی احناف حجاز شیخ حنیف الدین بن عبد الرحمٰن مرشدی عمری (وفات ١٠٦٧ھ/ ١٦٥٧ء)[٤٥٨]

O...... **العرف الوردی فی اخبار المهدی**/دوسرا نام:**رسالة الکشف فی بیان خروج المهدی**/ تیسرا نام:**البرهان فی علامة المهدی آخر الزمان**

شیخ جلال الدین سیوطی، جامعہ ازہر قاہرہ میں فتویٰ اجراء کمیٹی کے صدر مفتی شیخ محمد محی الدین بن عبد الحمید (وفات ١٣٩٣ھ/١٩٧٣ء) کی تحقیق کے ساتھ آپ کی دوسری تصنیف "**الحاوی للفتاوی**" کے ضمن میں اوّل الذکر نام سے ١٣٥٢ھ میں قاہرہ اور بعد ازاں پاکستان سے شائع ہوئی، جو انٹرنیٹ پر بھی ہے۔ نیز شیخ سلیمان بن احمد طبرانی (وفات ٣٦٠ھ/٩٧١ء) کی "**المعجم الصغیر**" کے آخر میں مطبع انصاری دہلی نے ١٣١٢ھ/ ١٨٩٤ء میں ثانی الذکر نام سے طبع کی۔ یاد رہے علامہ سیوطی نے ایک ہی موضوع پر متعدد کتب تصنیف کیں، لہٰذا ممکن ہے مذکورہ بالا تین نام بھی الگ الگ تصنیفات کے ہوں۔[٤٥٩] اور ابی یعلیٰ بیضاوی کی تحقیق کے ساتھ مذکورہ پہلے نام سے دار الکتب علمیہ بیروت نے شائع کی۔ مفتی محمد ہاشم نے اُردو ترجمہ کیا جو "**فکر امام مهدی**" نام سے اسلامک ریسرچ سنٹر کراچی نے ٣٩٨ صفحات پر ١٤٣٧ھ/٢٠١٨ء میں پہلی بار شائع کیا۔ جس کے صفحہ ٢٧٧ تا آخر پر بیروت اشاعت کا عکس بھی دیا گیا ہے۔

O...... **تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان**

شیخ الاسلام شمس الدین ابن کمال پاشا حنفی، استنبول کے عظیم کتب خانہ سلیمانیہ میں ذخیرہ عاشر آفندی نیز شہر کے دیگر کتب خانوں میں متعدد قلمی نسخے ہیں[۴۶۰] بقول بعض یہ مولانا علی متقی برہان پوری کی تصنیف ہے جو غلط طور پر آپ سے بھی منسوب کر دی گئی۔

O...... **المهُدی الی ما ورد فی المهدی**

شیخ شمس الدین ابن طولون صالحی دمشقی۔[۴۶۱]

O...... **القول المختصر من علامات المهدی المنتظر**

شیخ شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی (وفات ۹۷۴ھ/ ۱۵۶۷ء) مصر سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ جا بسے، وہیں وفات پائی۔ فقیہ شافعی، شیخ الاسلام، صوفی کبیر، محقق، کثیر التصانیف۔ اور یہ استنبول سے عربی متن و تر کی ترجمہ یک جا چھپا۔

پھر شیخ محمد زینہم عزب کی تحقیق سے دار الصحوة–قاہرہ نے پہلی بار ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء میں، اور شیخ مصطفیٰ عاشور کی تحقیق سے ۱۹۸۷ء نیز ۱۹۹۴ء میں ۸۸ صفحات پر چھپی، جو انٹرنیٹ پر بھی ہے۔ اور عراق کے شیعہ عالم ڈاکٹر عبد الکریم عقیلی (پیدائش ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء) کی تحقیق سے ۱۴۱۹ھ میں قم ایران سے شائع ہوئی۔ نیز شیخ محمد عبد الرحمٰن شاغول نے تحقیق انجام دی، جو پہلی بار ۲۰۰۸ء میں الروضة الشریفة قاہرہ نے پیش کی۔ اب ڈاکٹر جمیل عبداللہ عویضہ نے تحقیق انجام دی۔[۴۶۲]

O......**البرهان فی علامات مهدی آخر الزمان/ دوسرا نام: تلخیص البیان فی علامات مهدی آخر الزمان**

مولانا علاء الدین علی متقی (وفات ۹۷۵ھ/ ۱۵۶۷ء) جون پور کے عالم جلیل لیکن برہان پور میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ ہجرت کی، وہیں وفات پائی۔ محدث، فقیہ حنفی، تقریباً ایک سو تصنیفات عربی و فارسی میں ہیں۔ صاحب **کنز العمال** نیز شیخ الاسلام ابن حجر ہیتمی کے شاگرد، صوفیہ کے سلاسل چشتیہ شاذلیہ قادریہ کے مرشد کبیر۔

شیخ یوسف سلمی کی عقد الدرر کے بعد اس موضوع پر دوسری مقبول عام تصنیف، جس کے دنیا بھر میں لاتعداد قلمی نسخے محفوظ ہیں۔ علامہ سیوطی کی **العرف الوردی** کی تلخیص مع اضافات۔ شیخ علی اکبر غفاری نے اس پر تحقیق کی نیز حواشی لکھے، پھر یہ ۱۳۹۸ھ اور ۱۴۰۰ھ میں تہران سے ۲۱۰ صفحات پر شائع ہوئی۔ ادھر ابن سعود یونیورسٹی ریاض میں ڈاکٹر جاسم بن محمد مہلہل یاسین نے تحقیق پر ۱۴۰۶ھ میں پی ایچ ڈی کی، جسے **مکتبة ذات السلاسل** کویت نے ۱۹۸۸ء میں دو جلد کے ۱۰۳۹ صفحات پر شائع کیا۔ نیز **دار الصحابة** طنطا مصر نے ۱۴۱۲ھ میں طبع کرائی۔

اور شیخ مشرف گز جو نے ترکی زبان میں ترجمہ کیا، جو ۱۹۸۶ء میں استنبول سے ۹۵ صفحات پر بنام "**آخر زمان مهدی سنین علامه لدی**" شائع ہوا۔ علاوہ ازیں فارسی ترجمہ ہوا جس کا مخطوط مکتبہ مرعشی قم ایران میں بعنوان "**احوال مهدی آخر الزمان**" زیر نمبر ۵۲۴/مجموع نیز مکتبہ گنج بخش اسلام آباد میں بنام "**رسالة في المهدی**" زیر نمبر ۸۱۲/مجموع محفوظ ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں عربی متن کے تین مخطوطات ثانی الذکر نام سے زیر نمبر ۱/۷ ۹۲۱، ۲۰۲، A ۲۰۲ موجود ہیں لیکن ان میں سے کسی پر مصنف کا نام درج نہیں۔ [۴۶۳]

O...... **الرد علی کل من حکم و قضی ان المهدی الموعود جاء و مضٰی**

شیخ علاء الدین علی متقی، مخطوط مکتبہ حرم مکی، زیر نمبر ۳۸۱۴ و مائیکروفلم ۲۲۲۴، رضا لائبریری رام پور دو عدد زیر نمبر ۱۵۱۴/ مجموع سال کتابت ۹۹۰ھ، دوسرا زیر نمبر ۱۹۷۵۔ [۴۶۴]

O...... **المشرب الوردی فی حقیقة مذهب المهدی**/دوسرا نام: **تلخیص البیان فی علامات المهدی آخر الزمان**/ تیسرا نام: **المهدی من آل الرسول**/ چوتھا نام: **الرد علی من حکم و قضٰی بان المهدی**

الموعود جاء و مضٰی

شیخ ملا علی قاری بن محمد سلطان (وفات ۱۰۱۴ھ/۱۶۰۶ء) افغانستان کے شہر ہرات میں پیدا ہوئے، مکہ مکرمہ میں وفات پائی۔ فقیہ حنفی، محدث، صوفی کامل، صاحب تصانیف کثیرہ، مشکوٰۃ المصابیح کے شارح۔ اور امام مہدی بارے اس کتاب کے مختلف ناموں سے قلمی نسخے عرب ممالک، یورپ وامریکہ کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔ خطہ ہند پر مکتبہ ناصریہ لکھنؤ، ندوۃ العلماء لکھنؤ، رضا لائبریری رام پور میں ہیں۔ اور مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ کے شعبہ مخطوطات میں دو نسخے جن میں سے ایک مشہور مؤرخ حکیم محمد قاسم فرشتہ بیجاپوری کی ملکیت رہا۔ مطبوعہ استنبول قدیم اشاعت، نیز مطبع محمد شاہین قاہرہ ۱۲۷۸ھ/۱۸۶۱ء، ادھر مکتبہ حرم مکہ مکرمہ میں انتہائی قدیم اشاعت موجود جو چالیس صفحات پر ہے اور سال اشاعت درج نہیں۔ اب دارالکتب پشاور نے ۱۴۳۷ھ / ۲۰۱۵ء میں ضمن مجموعہ رسائل پانچویں جلد میں ۸۵ صفحات پر اور دار اللباب استنبول نے ۱۴۳۷ھ /۲۰۱۶ء میں مجموعہ کی چھٹی جلد کے صفحہ ۵۳ تا ۱۲۴ پر شائع کی۔ ممکن ہے مذکورہ ناموں سے اسی مصنف کی ایک سے زائد تصانیف ہوں۔[۴۶۵]

O...... **فرائد فوائد الفکر فی الامام المھدی المنتظر**

شیخ مرعی بن یوسف کرمی حنبلی، دارالکتب مصریہ قاہرہ، ذخیرہ اسعد آفندی استنبول، برطانوی عجائب گھر لندن، کتب خانہ پیرس، نیز جامع مسجد بمبئی کے کتب خانہ میں قلمی نسخے ہیں[۴۶۶] اور سامی غریری نے تحقیق انجام دی اور ۱۴۲۱ھ میں پہلی بار بنیاد اسلامی قم نے پھر دارالکتاب الاسلامی ایران نے ۱۴۲۴ھ میں دوسری بار شائع کی۔

O...... **مرأۃ الفکر فی المھدی المنتظر**

شیخ مرعی بن یوسف کرمی حنبلی، غالباً اپنی دوسری تصنیف کی خود ہی تلخیص تیار کر کے یہ نام دیا۔[۴۶۷]

O...... **مختصر القول المختصر فی علامات المھدی المنتظر**

شیخ رضی الدین بن عبدالرحمٰن ہیتمی (وفات ۱۰۴۱ھ/۱۶۳۱ء) شیخ الاسلام ابن حجر ہیتمی کے پوتا، مکہ مکرمہ کے باشندہ، اپنے دادا کی تصنیف کا اختصار تیار کیا۔[۴۶۸]

O...... **رسالة فی معنیٰ لا مهدی الا عیسیٰ**

شیخ نوح بن مصطفیٰ رومی (وفات ۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء) ترکی کے شہر اماسیہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ مصر میں وفات پائی، جہاں کے قبرستان قرافہ کبیر میں مزار مشہور ہے۔ فقیہ حنفی، مفتی قونیہ، صوفی، بکثرت تصنیفات ہیں۔ اس کا قلمی نسخہ دارالکتب مصریہ قاہرہ میں زیر نمبر ۳۳۷/فقہ حنفی محفوظ ہے۔[۴۶۹]

O...... **النوافح القریبیة الکاشفة عن خصائص الذات المهدیة**

شیخ ابوالمواہب مصطفیٰ بن کمال الدین البکری صدیقی (وفات ۱۱۶۲ھ/۱۷۴۹ء) دمشق میں پیدا ہوئے، قاہرہ میں وفات پائی، جہاں مزار مشہور ہے۔ حنفی عالم، سیاح، صوفیہ کے سلسلہ خلوتیہ کے مرشد کبیر، نیز نقشبندی مجددی سلسلہ میں مجاز تھے۔ دوسو بائیس تصنیفات ہیں۔[۴۷۰]

O...... **الهدیة الندیة للامة المحمدیة فیما جاء فی فضل الذات المهدیة**

شیخ ابوالمواہب مصطفیٰ البکری۔[۴۷۱]

O...... **الروض الوردی فی اخبار السید المهدی**

شیخ سید جعفر بن حسن برزنجی (وفات ۱۱۷۷ھ/۱۷۶۴ء) مفتی شافعیہ مدینہ منورہ، جشن میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر مشہور کتاب کے مصنف، صوفی کامل، مؤرخ۔ مخطوط مکتبہ ناصریہ لکھنؤ، قومی عجائب گھر لندن۔[۴۷۲]

O...... **الاحادیث القاضیة بخروج المهدی**

شیخ سید محمد بن اسماعیل (وفات ۱۱۸۲ھ/۱۷۶۸ء) شمالی یمن کے شہر صنعاء کے غیر مقلد عالم، شاعر، صاحب تصانیف عدیدہ۔[۴۷۳]

O...... **رسالة فی المهدی**

شیخ سید ابوالعلاء ادریس بن محمد حمدون عراقی حسینی (وفات ۱۱۸۳ھ/ ۱۷۶۹ء) مراکش کے شہر فاس کے محدث وصاحب تصانیف عدیدہ، فخر مراکش۔[۴۷۴]

O...... **العرف الوردی فی دلائل المهدی**

شیخ سید عبدالرحمٰن بن مصطفیٰ عیدروس حسینی (وفات ۱۱۹۲ھ/ ۱۷۷۸ء) یمن کے روحانی شہر تریم میں پیدا ہوئے، ہندوستان آئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔ فقیہ شافعی، ادیب وشاعر، ساٹھ کے قریب تصنیفات، سلسلہ نقشبندی مجددی کے مرشد کبیر۔ مخطوط مخزونہ نیشنل لائبریری برلن جرمنی، زیر نمبر ۲۷۳۳۔[۴۷۵]

O...... **رسالة فی تحقیق ظهور المهدی**

شیخ سید ابوالفیض احمد بن عبداللطیف بربیر حسینی (وفات ۱۲۲۶ھ/ ۱۸۱۱ء) بیروت کے عالم لیکن مصر کے شہر دمیاط میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں تعلیم جب کہ دمشق میں وفات پائی۔ حافظ قرآن، ادیب وشاعر، قاضی بیروت، صوفی۔ مخطوط مکتبہ ظاہریہ دمشق، زیر نمبر ۴۳۲/ مجموع، کتابت ۱۲۳۲ھ۔[۴۷۶]

O...... **البناء الهادی الی احوال الامام المهدی**

شیخ عثمان بن محمد فودی فلانی (وفات ۱۲۳۲ھ/ ۱۸۱۷ء) شمالی نائیجیریا کے صوبہ غوبر کے گاؤں مرتا میں پیدا ہوئے اور وہیں کے شہر صُکتو میں وفات پائی، جہاں مزار مشہور ہے۔ مالکی عالم، قادری صوفی، نعت گو شاعر، مصلح، صکتو میں اسلامی ریاست قائم کی اور سربراہ و امیر ہوئے۔ بکثرت تصنیفات میں **صلوات علی الرسول صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وآله وسلم، السلاسل الذهبية للسادات الصوفية، ارشاد السالک الربانی الي احوال الشيخ عبدالقادر الجيلانی، مناقب الشيخ عبدالقادر الجيلانی، تبشير الامة الاحمدية فی مناقب القادرية** شامل ہیں۔ جب کہ امام مہدی بارے اس کتاب کے نسخہ بخط مصنف کی فوٹو کاپی افریقی ملک نائجر کی نیامی یونیورسٹی سے ملحق تحقیقی مرکز میں ہے۔[۴۷۷]

O...... تحذیر الاخوان من الدعایة المهدیة/ دوسرانام:تحذیر الاخوان من ادعاء المهدیة آخر الزمان

شیخ عثمان فودی، تین نامکمل نسخے نیامی یونیورسٹی کے تحقیقی مرکز اور ایک بایرو یونیورسٹی نائیجیریا کے تحقیقی مرکز میں ہے۔۱۲۲۹ھ میں تالیف کی گئی۔[۴۷۸]

O...... القول المختصر فی امر الامام المهدی المنتظر

شیخ عثمان فودی کی اس موضوع پر تیسری کتاب، نائیجیریا کی ابادان یونیورسٹی کے کتب خانہ میں قلمی نسخہ ہے۔[۴۷۹]

O...... الصوارم الهندیة فی قطع الدعاوی المهدیة

شیخ محمد بن مختار کنتی وافی (وفات ۱۲۴۱ھ/۱۸۲۶ء) موریتانیہ کے علمی شہر شنقیط کے باشندہ، فقیہ مالکی، مؤرخ۔ واضح رہے بعض نے وفات کا سال ۱۲۷۰ھ/۱۸۵۴ء لکھا جو درست نہیں، نیز باپ بیٹا کے اَحوال وآثار گڈ مڈ کر دیے۔اور دیگر نے نام ''محمد'' کی بجائے ''ابوزین العابدین'' لکھا جب کہ یہ کنیت ہے۔ نیامی یونیورسٹی نائجر کے تحقیقی مرکز میں قلمی نسخہ ۴۶ اوراق پر ہے۔[۴۸۰]

O...... رسالة فی اشراط الساعة و خروج المهدی

شیخ علی بن محمد میلی جمالی (وفات ۱۲۴۸ھ/۱۸۳۳ء) الجزائر کے شہر قسنطینہ کے قریب میلہ نامی مقام کے باشندہ، مصر میں وفات پائی۔فقیہ مالکی مفسر متکلم، پندرہ سے زائد کتب کے مصنف۔مخطوط دارالکتب مصریہ قاہرہ زیر نمبر ۱۵۱/مجامیع ۔[۴۸۱]

O...... رسالة فی علامات المهدی المنتظر

شیخ عبدالقادر بن اسعد صدیقی (وفات ۱۲۵۰ھ/۱۸۳۴ء تقریباً) مکہ مکرمہ کے اہم حنفی عالم، مدرس مسجد حرم۔دلائل سے روشن وضخیم کتاب۔[۴۸۲]

O...... ابراز الوهم المکنون من کلام ابن خلدون/دوسرانام:المرشد المبدی فی فساد طعن ابن خلدون فی احادیث المهدی

شیخ سیّد احمد بن محمد بن صدیق غماری حسنی (وفات ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء) مراکش کے شافعی عالم، جنہوں نے قاہرہ میں وفات پائی۔ صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ کے مرشد، محدث کبیر وتقریباً دوسو تصنیفات۔ ایک تصنیف کا اُردو ترجمہ مفتی احمد میاں برکاتی نے کیا جو ماہ نامہ ''ترجمان اہل سنت'' کراچی میں قسط وار، پھر ۱۹۸۰ء میں لاہور سے ''اسلام اور عصری ایجادات'' نام سے کتابی شکل میں شائع ہوا۔ اور زیر تذکرہ کتاب میں مشہور مؤرخ علامہ ابن خلدون (وفات ۸۰۸ھ/۱۴۰۶ء) کے شکوک وشبہات کا اِزالہ احادیث کی روشنی میں کیا ہے۔ مطبوعہ مطبع ترقی دمشق ۱۳۴۷ھ، نیز ۱۳۵۴ھ، مطبوعہ بیروت ۱۴۰۲ھ، اور پہلی اشاعت کا عکس انٹرنیٹ میں ہے۔[۴۸۳]

O......امام مہدی کی آمد کی بشارت

مولانا محمد سردار احمد لائل پوری، قلمی نسخہ ورثاء کے ہاں محفوظ ہے۔[۴۸۴]

O...... تنویر الرجال فی ظهور المهدی و الدجال

شیخ رشید بن مصطفیٰ تادفی (وفات ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء) حلب شام کے قریب گاؤں تادف کے باشندہ، عالم ونعت گوشاعر، نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم و درود وسلام، کرامات اولیاء وغیرہ موضوعات پر ستر سے زائد تصنیفات، صوفیہ کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ خالدیہ سے وابستہ، مطبوع۔[۴۸۵]

O......اقامة البرهان فی الرد علی من انکر خروج المهدی و الدجال و نزول المسیح فی آخر الزمان

شیخ حمود بن عبداللہ تویجری (وفات ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء) سعودی عرب کے نجدی عالم جو مختلف شہروں میں قاضی تعینات رہے، تقریباً چالیس تصنیفات جن میں سے ''القول البلیغ فی التحذیر من جماعة التبلیغ'' کو پاک وہند میں بھرپور شہرت ملی۔

مصر کے عقل پرست وہابی مفکر ومحقق عبد الکریم محمود الخطیب (وفات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء) جنہیں حکومت مصر نے ۱۹۵۹ء میں کئی ماہ قید رکھا، بعد اَزاں ایک کتاب

"المسیح فی التوراۃ و الانجیل و القرآن" تصنیف کی جو۱۹۶۵ء میں مصر سے شائع ہوئی، جس میں حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارے اسلامی عقیدہ سے انحراف کیا۔ یہ کتاب مرزائی گروہ کے ہاتھ لگی تو اپنے معتقدات کی تائید میں مددگار پایا اور اقتباس اَخذ کر کے اپنی ویب سائٹ پر نمایاں انداز میں شامل کیا۔[۴۸۶]

شیخ عبدالکریم مصر سے سعودی عرب پہنچے، جہاں ابن سعود یونیورسٹی ریاض میں پروفیسر تعینات کیے گئے، پھر ایک اور کتاب "المھدی المنتظر و من ینتظرونہ" لکھی جس میں مسئلہ مہدی آخرالزماں بارے الگ راہ اختیار کی، یہ کتاب ۱۴۰۰ھ میں مصر سے شائع ہوئی، جس کے کچھ ہی عرصہ بعد شیخ عبدالکریم نے ایک مقالہ میں مذکورہ بالا موضوعات و مسائل پر اپنے مخصوص اَفکار کا پھر سے اظہار کیا۔ یہ مقالہ جدہ ولندن سے شائع ہونے والے عربی ہفت روزہ "المسلمون" میں شائع ہوا۔[۴۸۷]

شیخ تویجری کی زیرتذکرہ کتاب، شیخ عبدالکریم خطیب کے انہی افکار ونظریات، بالخصوص المسلمون میں شائع شدہ مقالہ کا جواب ہے جو۱۴۰۲ھ میں تصنیف کی گئی اور ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء میں مکتبہ المعارف ریاض نے ۲۹ صفحات پر شائع کی۔[۴۸۸]

O...... **الاحتجاج بالاَثر علیٰ من انکر المھدی المنتظر**

شیخ حمود بن عبداللہ تویجری، قاضی قطر شیخ عبداللہ بن زید آل محمود نجدی کی مذکورہ کتاب کا رد، مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن باز نے تقدیم لکھائی۔ دارالافتاء ریاض، پہلی اشاعت ۱۴۰۳ھ، صفحات ۴۲۳، مکتبہ دارعلیان بریدہ، دوسری اشاعت ۱۴۰۶ھ، نیز انٹرنیٹ میں ہے۔[۴۸۹]

O...... **المھدی المنتظر**

شیخ سید عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری، پہلی بار سات روزہ "الاسلام" قاہرہ میں ۱۹۳۵ء کے دس شماروں میں قسط وار "ظھور المھدی حق" عنوان سے چھپی[۴۹۰] جب عمر محض پچیس برس تھی، پھر دار البیضاء مراکش سے کتابی صورت میں مذکورہ نئے نام سے ۱۰۷ صفحات پر شائع ہوئی[۴۹۱] ایک اور اشاعت ۱۹۷۸ء میں زرعی انجینئر اسماعیل

تمام حسن کے مالی تعاون سے ۵۲ صفحات پر مصر سے چھپی جو پیش نظر ہے۔ بعدازاں شیخ عبدالعزیز عزالدین سیروان نے تحقیق انجام دی اور عالم الکتب بیروت نے ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء میں شائع کی اور ۲۰۱۶ء میں **موسوعة العلامة عبدالله الغماری** کی تیسری جلد میں شائع کی گئی۔ نیز انٹرنیٹ میں ہے۔[۴۹۲]

O...... قضية الامام المهدی

شیخ محمد زکی الدین بن ابراہیم خلیل (وفات ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء) قاہرہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی۔ حافظ، فقیہ و محدث، شاذلی مرشد کبیر، جماعت **العشیرة المحمدية** کے بانی و سرپرست نیز ماہ نامہ ''**المسلم**'' جاری کیا۔ نعت گو شاعر نیز سو سے زائد تصنیفات ہیں۔ بعض تحریروں کے اُردو تراجم ضیائے حرم، نورالحبیب وغیرہ میں شائع ہوئے۔[۴۹۳]

O...... المهدی و اشراط الساعة

شیخ محمد علی صابونی، پہلی بار ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء میں جدہ کے مشہور علم دوست تاجر حسن بن عباس شربتلی (وفات ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء) کے مالی مصارف سے ۴۴ صفحات پر چھپی۔

O...... الرد علی من کذب الاحادیث الصحیحة الواردة فی المهدی

شیخ عبدالمحسن بن حمد العباد، جو سعودی عرب کے علاقہ قصیم کے شہر زلفی میں ۱۳۵۳ھ /۱۹۳۴ء کو پیدا ہوئے اور مدینہ منورہ یونیورسٹی کے نائب صدر نیز مسجد نبوی میں مدرس تھے[۴۹۴] خطہ نجد کے ہی عالم شیخ عبداللہ بن زید آل محمود نے ظہور امام مہدی کے انکار پر کتاب لکھی تو ردّ و تعاقب میں یہ مضمون لکھا، جو پہلی بار ۱۴۰۰ھ میں یونی ورسٹی کے رسالہ میں دو اقساط میں، پھر کتابی صورت میں تہران ایران سے شائع ہوا، نیز انٹرنیٹ پر ہے۔[۴۹۵]

O...... عقيدة اهل السنة و الاثر فی المهدی المنتظر

شیخ عبدالمحسن بن حمد العباد، پہلی بار ۱۳۸۸ھ میں یونی ورسٹی کے رسالہ میں، پھر

مطابع رشید مدینہ منورہ سے ۱۴۰۲ھ میں ۲۲۲ صفحات پر اور اسی برس تہران سے اشاعت ہوئی۔[۴۹۶]

O...... **المهدى حقيقة لا خرافة**/دوسرا نام:**المهدى و فقه اشراط الساعة**

ڈاکٹر شیخ محمد بن احمد بن اسماعیل مقدم (پیدائش ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء) اسکندریہ مصر کے وہابی عالم۔ اوّل الذکر نام سے چار بار ۱۴۰۰ھ، ۱۴۰۴ھ، ۱۴۱۱ھ، ۱۴۱۳ھ میں پھر دوسرے نام سے ۱۴۲۳ھ میں دار عالمیہ اسکندریہ نے ۸۱۵ صفحات پر شائع کی۔[۴۹۷]

O......**المهدى المنتظر و ادعياء المهدية**

منصورہ مصر کے شیخ ابوعبدالرحمٰن محمد بیومی کی تصنیف، پہلی اشاعت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء **مكتبة الايمان** منصورہ، صفحات ۶۴۔

O...... **المهدى المنتظر**

شیخ منصور عبدالحکیم، مکتبہ توفیق قاہرہ نے ۲۲۸ صفحات پر شائع کی، جس پر سال اشاعت درج نہیں، البتہ مقدمہ کتاب ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء میں لکھا گیا۔

O...... **المهدى المنتظر فى ضوء الاحاديث و الآثار الصحيحة و اقوال العلماء و آراء الفرق المختلفة** / دوسرا نام:**الاحاديث الواردة فى المهدى فى ميزان الجرح و التعديل**

ڈاکٹر عبدالعلیم بستوی (وفات ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء) اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے تحت ثانی الذکر نام سے ۱۳۹۸ھ میں لکھا گیا مقالہ برائے ایم فل، جو دار ابن حزم بیروت نے ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں اوّل الذکر نام سے ۴۳۲ صفحات پر شائع کیا، نیز انٹرنیٹ پر ہے۔

O...... **الموسوعة فى احاديث المهدى الضعيفة و الموضوعة**

ڈاکٹر عبدالعلیم بستوی، دار ابن حزم بیروت، طبع اوّل ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء، صفحات ۴۱۵، یہی اشاعت انٹرنیٹ میں ہے۔

O...... **المهدى المنتظر، دراسة عقدية مقارنة**

شیخ عبداللہ بن فہد عرفج، مقالہ برائے ایم فل ریاض یونی ورسٹی ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء-

O…… **المهدی المنتظر علی الابواب**

محمد عیسیٰ داؤد (پیدائش ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء) اشاعت غالباً ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء **عربیة للطباعة والنشر** قاہرہ، صفحات ۳۲۰۔ مصنف مصر کے شہر اسماعیلیہ کے باشندہ، صحافی، مفکر، پروفیسر، مصری اخبارات نیز الندوۃ مکہ مکرمہ سے وابستہ رہے۔ یورپ وغیرہ ممالک کے دورے کئے اور وہاں لیکچر دیئے۔ پندرہ سے زائد تصنیفات ہیں۔ اس کے آخری چار صفحات پر تعارف مصنف درج ہے۔

O…… **المهدی المنتظر**

شیخ ابراہیم مشوخی، دار المنار عمان اردن نے پہلی بار شائع کی۔

O…… **الثابت و الصحیح فیما ورد عن المهدی و نزول المیسح**

شیخ محمد ریاض اثری، پہلی اشاعت ۱۴۲۳ھ، عالم الکتب بیروت۔

O…… **موعد ظهور المهدی و الخلافة الاسلامیة الثانیة**

شیخ ریاض دقاصہ، مطبوعہ ۲۰۰۳ء، دار الکتاب الثقافی اُردن۔[۴۹۸]

O…… **المهدی، دولة الاسلام القادمة و الخلافة الاخیرة علی منهاج النبوة**

شیخ عادل زکی، مطبوعہ ۲۰۰۵ء، دار ابن حزم بیروت۔[۴۹۹]

O…… **المهدی و صحابی مصر الحقیقة والخیال**

ڈاکٹر انجینئر سید محمود صبیح، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء **دار الرکن والمقام** قاہرہ، صفحات ۱۶۰۔ مصنف قاہرہ کے باشندہ، اپنی ویب سائٹ فعال جس پر دس سے زائد تصانیف اس سمیت موجود ہیں۔ ایک کتاب **اخطاء ابن تیمیة** کا اُردو ترجمہ ہندوستان سے شائع ہوا ہے۔

O……**اتحاف عقلاء البشر باخبار المهدی المنتظر**

ڈاکٹر محمد بن عبداللہ المسعری حسنی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء تنظیم **التجدید الاسلامی** لندن، صفحات ۱۱۵۔ سرورق پر لکھا ہے کہ جو کوئی اس کتاب کو طبع کرا کے تقسیم کرنا چاہے یا کسی زبان میں ترجمہ کرے ایسے اعمال میں حصہ لینے والے ہر آدمی کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر سے نوازے۔

O......**ارشاد الحيران الى مهدى آخر الزّمان**

محمد زُھَیر حبیب، اشاعت ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء **دار النور المبين** عمان اُردن۔

مذکورہ بالا کتب امام مہدی بارے عقیدہ سواد اعظم کے بیان پر ہیں۔ مزید برآں مدعیان نبوت کی طرح مدعیان مہدویت کے اَحوال وانجام پر بھی عربی میں متعدد مستقل کتب لکھی گئیں۔[۵۰۰]

☆

مجددین اسلام بارے کتب

ہر ہجری صدی کے آغاز پر امت محمدیہ میں مجدد اسلام کے وجود کا ثبوت سنن ابوداوٗد میں درج ایک حدیث صحیح ہے[۵۰۱] پھر علماء نے اس حدیث کی روشنی میں مجدد کے اوصاف بیان کیے نیز اکابر علماء کے اَحوال وخدمات پر آگاہی کے بعد اُن کے اوصاف پر پورا اُترنے والی شخصیات کے مجدد ہونے جانب اشارہ بھی کیا۔

مرزا غلام کے بارے میں تین آراء وموٴقف ہیں۔اوّل یہ کہ مسلمانان عالم اس کے کفر واِرتداد پر متفق ہیں۔دوسری باطل رائے یہ کہ نبی تھا اور تیسری کے مطابق مجدد تھا۔اور اس کے متبعین میں ایسا کوئی فرد شامل نہیں جو علم وفضل کے اعتبار سے امام ابن حجر عسقلانی و امام سیوطی کی خاک پا کے برابر ہو، جنھوں نے علم اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ فراست کی روشنی میں مجددین کی نشان دہی کی۔لہٰذا ایسے شخص کو مجدد قرار دینا کیوں کر درست ہوگا، جس کے بارے میں اس کے پیروکار ہی دو آراء رکھتے ہوں، اور پھر اسے مجدد قرار دینے والے افراد کا علمی مقام بھی ذکر کے لائق نہ ہو۔

جامعہ ازہر کے اُستاذ شیخ عبدالمتعال صعیدی[۵۰۲] نے مختلف مکاتب فکر کی طرف سے مجدد قرار دیے جانے والی شخصیات کے حالات پر ۱۳۷۰ھ میں مستقل کتاب لکھی [۵۰۳] تو ایک باب مرزا قادیانی کے لیے مختص کیا[۵۰۴] اور مرزا کی اپنی تصنیفات کے ذریعے کام کا جائزہ لینے کے بعد لکھا کہ مرزا میں ایسا کوئی وصف نہیں پایا جاتا تھا کہ مجدد تسلیم کیا جائے، اس نے مسلمانوں کو ایسا کوئی فائدہ نہیں پہنچایا جو سابقہ صدیوں کے مجددین کے ذریعے امت تک پہنچا۔بلکہ خاص اس دور میں ایک نئے فرقہ کو جنم دیا جب اختلافات کی بجائے اتحاد بین المسلمین کی اشد ضرورت تھی۔

اب اوصاف مجدد نیز اُن کے اَسماء بارے عربی میں لکھی گئی چھوٹی بڑی دس مستقل

کتب کے نام ملاحظہ ہوں، اُن کے مندرجات سے جہاں مرزا کی شخصیت و اَفکار کی نفی ہوتی ہے، وہیں اُن افراد کی فکر کی بھی اصلاح ہوتی ہے جنہوں نے اپنے تئیں مجدد کا وصف یہ تصور کرلیا کہ اصلاح، اجتہاد وتجدید کے نام سے جو بھی اسلاف سے اختلاف وتنقید کرے وہ مجدد ٹھہرا۔

O...... **الفوائد الجمة فیمن یجدد الدین لھذہ الامة**

شیخ ابوالفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن حجر عسقلانی (وفات ۸۵۲ھ/ ۱۴۴۹ء) فلسطین کے شہر عسقلان کے باشندہ، لیکن قاہرہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی۔ محدث کبیر، قاضی مصر، شیخ الاسلام، ادیب وشاعر، مؤرخ، کثیر التصانیف، جن میں **فتح الباری فی شرح صحیح البخاری** وغیرہ متعدد مشہور ومقبول کتب ہیں۔[۵۰۵]

O...... **تحفة المھتدین بأسماء المجددین**

علامہ جلال الدین سیوطی، اپنے دَور تک کے مجددین کے نام نظم میں بیان کیے، تعداد اشعار ۲۷، **دار الکتب مصریہ** قاہرہ نیز ٹوکیو یونیورسٹی جاپان میں قلمی نسخہ اور انٹرنیٹ پر آخر الذکر کا عکس نیز کمپوز شدہ موجود ہے۔[۵۰۶]

O...... **التنبئة بمن یبعثه اللّٰہ سبحانه و تعالٰی علی رأس کل مائة**

علامہ جلال الدین سیوطی، قلمی نسخے مکتبہ حرم مکہ مکرمہ، دار الکتب مصریہ قاہرہ، دار الکتب ظاہریہ دمشق، پبلک لائبریری رباط مراکش، مکتبہ سلیمانیہ استنبول نیز اسکور یال لائبریری میڈرڈ سپین میں ہیں۔ اور شیخ عبد الحمید شانوحہ کی تحقیق کے ساتھ پہلی بار ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء میں **دار الثقافة** مکہ مکرمہ نے ۸۲ صفحات پر شائع کی۔[۵۰۷]

O...... **تلخیص التنبئة بمن یبعثه اللّٰہ علی رأس کل مائة**

شیخ شمس الدین محمد بن علی بن طولون صالحی۔[۵۰۸]

O...... **واسطة العقد النضید فی شرح حدیث التجدید**

شیخ محمد بن علی دِنیہ (وفات ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء) مراکش کے شہر رباط کے مالکی عالم،

خطیب، مؤرخ محقق، بارہ سے زائد تصنیفات اور یہ شائع ہوئی۔[۵۰۹]

O...... بغیة المقتدین و منحة المجدین علی تحفة المهتدین فی اسماء المجددین

شیخ ابوحامد سید محمد بن محمد بن حامد مراغی جرجاوی (وفات ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء) مصر کے شہر جرجا کے مشہور عالم، فقیہ مالکی، خلوتی صوفی، مئورخ، ادیب و شاعر، جامعہ ازہر قاہرہ سے وابستہ، متعدد تصنیفات ہیں اور خاص مجدد کے موضوع پر چار کتب لکھیں، جن میں یہ علامہ جلال الدین سیوطی کے مذکورہ بالا منظومہ کی شرح ہے۔اور نسخہ بخط شارح دارالکتب مصریہ قاہرہ میں محفوظ ہے۔[۵۱۰]

O...... عقد الدرر فی الجید فی نظم اسماء ذوی التجدید

شیخ محمد مراغی جرجاوی، اسماء واوصاف مجددین کو منظوم کر کے یہ نام دیا، دارالکتب مصریہ قاہرہ میں قلمی نسخہ ہے۔[۵۱۱]

O...... وسیلة المجدین فی شرح حدیث التجدید و التراجم المجددین

شیخ محمد مراغی جرجاوی، حدیث مجدد کی شرح نیز اسماء مجددین پر مبنی جس کا دو جلد پر مشتمل قلمی نسخہ دارالکتب مصریہ میں زیر نمبر ۳۲۸ بخط شیخ احمد بن عبدالرحمٰن حجازی دمنہوری شافعی، سال کتابت ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء۔[۵۱۲]

O...... خلاصة وسیلة المجدین فی ذکر تراجم المجددین

شیخ محمد مراغی جرجاوی، اپنی تصنیف کا اختصار تیار کر کے یہ نام دیا، دو جلدوں میں قلمی نسخہ دارالکتب مصریہ میں زیر نمبر ۲۵۳۵ ہے۔[۵۱۳]

O...... المجدّدون فی الاسلام

شیخ امین خولی (وفات ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۶ء) مصر کے شہر منوفیہ کے قریب گاؤں شوشائی میں پیدا ہوئے، قاہرہ میں وفات پائی۔ عالم، لغوی، جامعہ ازہر میں تعلیم پائی۔ قاہرہ یونیورسٹی میں پروفیسر، سفارت کار، وزارت تعلیم میں ایک شعبہ کے مدیر، دس سے

زائد تصنیفات ہیں۔مجدد دین اسلام بارے کتاب دو جلدوں میں لکھنے کا منصوبہ تھا، ایک جلد کے بعد وفات پائی، جو۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء میں قاہرہ سے۷۰ اصفحات پر چھپی۔اور۱۹۹۹ء میں ڈاکٹر عبدالصبور مرزوق نے تقدیم لکھی پھر۲۰۰۱ء میں ۱۸۴ صفحات پر شائع ہوئی۔[۵۱۴]

اسلامی دنیا کی مشہور عالمہ پروفیسر ڈاکٹر عائشہ بنت محمد بن عبد الرحمٰن (وفات ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء) آپ کی اہلیہ اور چالیس سے زائد کتب کی مصنفہ،شاہ فیصل عالمی ایوارڈ یافتہ تھیں۔آپ "بنت الشاطی" نام سے لکھا کرتیں اورایک تصنیف"اُم النبی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ و آلہ وسلم" کا اُردو ترجمہ لاہور سے۲۷ اصفحات پر شائع ہوا۔[۵۱۵]

☆

قادیانیت کے تعاقب میں کتب

قادیانی فتنہ بارے عرب دنیا کے اسلامی حلقے بھی روزِ اوّل سے اتنا ہی حساس وفکر مند ہیں جتنا برصغیر میں بسنے والے مسلمان۔ چنانچہ ملک شام سے قادیانی مبلغ کا اَخراج، علامہ رشید رضا مصری کے مضامین، شیخ الازہر محمد خضر کی تصنیف، مرزائی دعوت پر مبنی کیسٹ پر جامعہ ازہر کا محاکمہ، جامعہ ازہر سے طلباء کا اخراج، مفتیانِ اعظم مصر کے فتاوے، رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد، فقہ اکیڈمی کی کارروائی، دارالافتاء ریاض کے فتاوے، وزارت اوقاف متحدہ عرب امارات کی سعی، عرب صحافی کی ربوہ آمد، عربی چینل کے نمائندہ کی قادیانی مرکز لندن میں آمد، دارالافتاء اُردن کا فتویٰ، اہل فلسطین کی جدوجہد، الجزائر اور مراکش میں اُٹھائے گئے اقدامات، عربی اخبارات ورسائل میں اس موضوع پر شائع ہونے والے اکثر مضامین وخبریں وغیرہ اعمال واُمور خود عربوں نے سرکاری وعوامی سطح پر انجام دیے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

عرب وعجم کے باشندوں کی قادیانیت کے تعاقب میں لکھی گئی عربی کتب کو دیکھا جائے تو حسب ذیل تین قسم کی ہیں:

۱۔ ردّ قادیانیت پر لکھی گئی مستقل کتب، مثلاً مولانا غلام دستگیر قصوری کی ''رجم الشیاطین بردِّ أُغلوطات البراهين''.

۲۔ قادیانیت کے علاوہ اسی دَور کی اسلامی دنیا میں جنم لینے والے مزید دو گروہ بابیہ[۵۱۶] اور بہائیہ[۵۱۷] تینوں کے مشترکہ تعاقب میں لکھی گئی کتب، جیسا کہ ڈاکٹر آمنہ بنت محمد نصیر کی ''اضواء وحقائق على البابية البهائية القاديانية''.

۳۔ دیگر موضوعات میں سے کسی موضوع پر تصنیف کی گئی کتب، جس کے ایک مقام پر قادیانیت کا تعارف وتعاقب پیش کیا، جیسا کہ شیخ مصطفیٰ ابوسیف حمامی کی ''النهضة الاصلاحية'' کا ایک باب۔

گزشتہ صفحات پر عقیدہ ختم نبوت، نیز حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، عنوانات کے تحت مرزا غلام کے رد میں لکھی گئی چند کتب کے نام بھی آ گئے ہیں۔اب مذکورہ بالا پہلی دو اقسام یعنی مرزا کی شخصیت و اَفکار، نیز قادیانیت کے ساتھ بابیت و بہائیت کے مشترکہ تعاقب میں لکھی گئی ایک سوتیس سے زائد کتب کے نام اور مصنفین میں سے دستیاب کا مختصر تعارف پیش ہے۔اور جیسا کہ قارئین ملاحظہ کریں گے، ان میں سے اکثر خود عربوں کی تصنیفات ہیں۔

O...... رجم الشياطين بردِّ أُغلوطات البراهين

مولانا غلام دستگیر قصوری، سال تصنیف ۱۳۰۳ھ، پہلی اشاعت ۱۳۱۱ھ، پھر ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء میں ''عقیدة ختم النبوة'' کی پہلی جلد، اور ''فتاویٰ ختم نبوت'' کی دوسری جلد، نیز ''احتساب قادیانیت'' کی دسویں جلد میں شائع ہوئی۔اس موضوع پر پہلی عربی کتاب۔

O......الفتح الرباني في الرد على القادياني

شیخ حسین بن محسن بن محمد سبیعی، مطبوعہ دہلی ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ء، صفحات ۲۰، مع اُردو ترجمہ۔نیز "احتساب قادیانیت" جلد بیالیس اور " تحریک ختم نبوت" کی دسویں جلد میں مطبوع ہے۔

O...... كتاب الابرار

شیخ مرزا ابوالحسن بن محمد تقی بن فتح علی شاہ قاچار، مطبع جعفری بمبئی ۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء، صفحات ۱۶۰۔

O...... السُّوء و العقاب على المسيح الكذاب

مولانا احمد رضا خان بریلوی، سال تصنیف ۱۳۲۰ھ، بزبان اُردو، عربی ترجمہ از مولانا ڈاکٹر محمد اسحاق رضوی ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء، جسے مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات ہندوستان نے ۴۸ صفحات پر شائع کیا۔ دوسرا ترجمہ مولانا محمد جلال رضا حیدر

آبادی ازہری نے کیا جسے ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء میں دار ثقافیہ قاہرہ نے پھر ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ''القادیانیة'' نام سے ضمن مجموعہ شائع کیا۔

O......تھافت القادیانیة

قھر الدیان علی مرتد القادیان نامی مختصر اُردو تصنیف پہلی بار ۱۳۲۳ھ/ ۱۹۰۵ء میں مطبع اہل سنت بریلی سے چھپی، پھر پاک و ہند سے بار ہا شائع ہوئی۔اس کے مصنف بارے محققین میں اختلاف ہے۔بعض نے اسے مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تصانیف میں شمار کیا اور دیگر نے ماہنامہ رسالہ قرار دیا، جو آپ کے بھائی مولانا حسن رضا خان بریلوی کی اِدارت میں شائع ہوتا رہا۔ایک اور رائے یہ سامنے آئی کہ **قھر الدیان علی مرتد القادیان** نام سے دو الگ تحریریں ہیں۔ایک مولانا احمد رضا خان کی مستقل تصنیف، اور دوسری اسی نام سے ماہانہ رسالہ تھا۔الغرض مولانا احمد رضا خان کی تصنیف کے طور پر مشہور **قھر الدیان** کا عربی ترجمہ ہندوستان کے مولانا محمد نعمان ازہری نے کیا جو ''**تھافت القادیانیة**'' نام سے مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر صوبہ گجرات ہندوستان کی طرف سے ناشر مولانا عبدالستار ہمدانی کے مقدمہ کے ساتھ ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء میں ۲۷ صفحات پر شائع کیا گیا جس کا عکس ان دنوں انٹرنیٹ پر دستیاب ہے۔[۵۱۸]

O...... الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

مولانا احمد رضا خان بریلوی، سال تصنیف ۱۳۴۰ھ، بزبان اُردو، عربی ترجمہ از مولانا محمد جلال رضا حیدرآبادی ازہری، جو قاہرہ وکراچی سے ضمن مجموعہ ''**القادیانیة**'' شائع ہوا۔

O......السھام الخارق فی الرد علی غلام مرزا الفاسق

شیخ عبداللہ بن عبدالغفار، مطبع اصلاح جدہ ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء، نیز دارالکتب مصریہ قاہرہ کے ذخیرہ تیمور میں قلمی نسخہ محفوظ ہے۔

O...... القول المؤید الصحیح بالکتاب و السنة عن سید الانام لرد

دعویٰ المفتری بأنه المسیح مرزی غلام

شیخ احمد بن علی باصبرین، مطبع اصلاح جدہ ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء، نیز دار الکتب مصریہ قاہرہ کے ذخیرہ تیمور میں قلمی نسخہ۔

O...... استنكاف المسلمين عن مخالطة المرزائيين

یعنی مرزائیوں سے ترک موالات، مرتب ومؤلف کا نام نیز سال اشاعت درج نہیں، ناشر انجمن حفظ المسلمین امرتسر، صفحات ۳۴۔ غالباً انجمن کے بانی وصدر مولانا نور احمد پسروری نقشبندی (وفات ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء) نے تالیف ومرتب کی اور ۱۳۳۹ھ/ ۱۹۲۰ء میں چھپی۔ انجمن کی طرف سے مرزا غلام کے پچیس دعاوی واَقوال پر مبنی ایک استفتاء تیار کر کے ہندوستان بھر کے اسلامی مکاتب فکر کے اکابر علماء کرام کو بھیجا گیا۔ جس کے جواب میں متعدد مقامات سے فتاوے موصول ہوئے جنہیں مرتب کر کے اس کتاب کی شکل میں طبع کرایا گیا۔ یہ تمام تر اردو میں ہے تاہم ایک فتویٰ وجواب عربی زبان میں کتاب کے آخری دو صفحات میں درج ہے جو مولانا عبدالحئ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور نے ۴ ذیقعد ۱۳۳۸ھ کو قلم بند کیا۔ یہ مختصر مجموعہ فتاویٰ اب ''فتاویٰ ختم نبوت'' کی دوسری جلد میں شامل ہے۔

O...... البرهان المبين في تائيد فتاویٰ المفتيين

ملک شام میں اہل سنت وجماعت کے چاروں مذاہب کے مفتیان کے جاری کردہ فتاوے، جمع وترتیب شیخ سیّد محمد ہاشم خطیب قادری شافعی، تقریباً ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۶ء میں **جمعية التهذيب والتعليم** دمشق نے شائع کئے۔[۵۱۹]

O...... خلاصة الرد في انتقاد مسيح الهند

شیخ سید محمد ہاشم خطیب قادری شافعی، ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء، یا اس سے قبل دمشق سے چھپی۔

O...... رسالة في الرد على غلام احمد قاديانى الهندى

شیخ سید محمد عارف بن احمد منیر حسینی شافعی۔

O...... **سهام النضال فی ردّ الضلال**

شیخ حسین محمد رئیس بن رمضان خالدی، **الحقائق الاحمدية** نامی قادیانی کتابچہ کا رد ہے جو ساٹھ سے زائد صفحات پر پھر دیگر موضوعات، مطبع علمیہ حلب ۱۳۴۶ھ/ ۱۹۲۷ء، صفحات ۱۲۸۔

O......**النصيحة الاسلامية**

علماء حمص شام کی تصنیف، ۱۳۴۸ھ/ ۱۹۳۰ء یا اس سے قبل چھپی، صفحات ۳۵۔

[۵۲۰]

O...... **السيف الربانى فى عنق جلال شمس القاديانى**

شیخ محمد جمیل بن عمر شطی حنبلی، مطبوعہ دمشق ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء، صفحات ۳۱۔

O...... **فصل الخصام فى الرد على كشف اللثام**

شیخ محمد ابوذر نظامی ایوبی، حمص شام سے ۱۹۳۱ء میں چھپی، جلال شمس کی تصنیف کا رَد۔

O...... **اكفار الملحدين فى ضروريات الدين**

علامہ محمد انور شاہ کشمیری، پہلی اشاعت مجلس علمی دہلی ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء، صفحات ۱۲۸، دوسری اشاعت مجلس علمی کراچی ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۸ء، صفحات ۱۸۲۔ تیسری اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۴ء، صفحات ۱۹۶۔اور دار البشائر بیروت نے ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء میں رحمت اللہ ندوی کی تحقیق کے ساتھ ضمن مجموعہ شائع کی۔

O...... **فصل قضية القاديانى**

علامہ ثناء اللہ امرتسری (وفات ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۴۸ء) ہندوستان کے مشہور غیر مقلد عالم ہفت روزہ ''اہل حدیث'' امرتسر کے بانی، سرگودھا میں وفات پائی۔ جنوری ۱۹۳۱ء میں ''فیصلہ مرزا'' نام سے کتاب تالیف کی جو اسی برس چھپی۔ یہ دو زبانوں اُردو، عربی میں

تھی۔دائیں صفحہ پرعربی اور بائیں پراُردو میں۔عربی حصہ کا نام ’’**فصل قضية القادياني** ‘‘رکھا۔اب ’’احتساب قادیانیت‘‘ کی نویں جلد میں محض اُردو حصہ مطبوع ہے۔[۵۲۱]

O......طائفة القاديانية

شیخ سید محمد خضر بن حسین ازہری، پہلی بار جامعہ ازہر کے رسالہ ’’**نور الاسلام**‘‘ شمارہ رجب ۱۳۵۱ھ میں چھپی۔پھراسی برس کتابی صورت میں شیخ سید محبّ الدین الخطیب کی تقدیم کے ساتھ مکتبہ سلفیہ قاہرہ نے چالیس صفحات پر، اور ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء میں ’’**رسائل الاصلاح** ‘‘نامی مجموعہ کی تیسری جلد میں، جب کہ ۱۹۷۲ء میں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ’’**القاديانية**‘‘ نامی مجموعہ کے ضمن میں، بعدازاں جامعہ ازہر قاہرہ نے ،اور ۲۰۰۵ء میں ’’**دحض مفتريات القاديانية**‘‘ کے آغاز میں منصورہ مصر سے، پھر ۲۰۰۷ء میں ’’**ما ذا تعرف عن القاديانية**‘‘ میں، نیز ۲۰۱۰ء میں ’’**موسوعة الاعمال الكاملة**‘‘ کی نویں جلد میں، اور ۲۰۱۱ء میں ’’**الدعوة الى الاصلاح**‘‘ کے ضمن میں شائع ہوئی۔اور ’’**اضواء على الحركات الهدامة، ثلاث رسائل عن القاديانية** ‘‘ کے آخر میں مطبوع ہے، جودار البیان کویت نے شائع کی، سال اشاعت درج نہیں۔نیز کمپیوٹر انٹرنیٹ پر موجود ہے۔رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ایک اُردو کتاب ’’تخریب پسند تحریکیں‘‘ نام سے شائع کی جس میں ’’**طائفة القاديانية**‘‘ کا اُردو ترجمہ بھی شامل ہے نیز یہ ’’احتساب قادیانیت‘‘ کی جلد سینتالیس میں منقول ہے۔

O...... مصابيح الهدىٰ او المصابيح فى بعض من ابدع فى الدين فى القرن الثالث عشر

شیخ محمد جواد بن حسن بلاغی، نجف اشرف عراق کے شیعہ عالم۔کچھ حصہ مطبوع ہے۔

O......الشهاب

شیخ محمد جواد بلاغی۔قادیانی کی ’’**حيات المسيح**‘‘ کا جواب۔

O...... البیانات الکافیة فی خطأ و ضلال الطائفة الاحمدیة القادیانیة

شیخ سید محمد بن یوسف حیدری کافی (وفات ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۰ء) تیونس کے شہر کاف میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم اور دمشق میں وفات پائی۔ فقیہ مالکی، سیاح، معمر، صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ خلوتیہ سعداویہ وغیرہ سے وابستہ، دمشق کی تاریخی و مرکزی مسجد اموی میں مدرس، تیس سے زائد تصنیفات ہیں اور یہ شیخ سید محمد رشید شہید بن محمد ہاشم بن رشید الخطیب حسنی قادری (وفات ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) خطیب مسجد اُموی کی تحریک وخواہش پر جلال شمس مرزائی کے ایک رسالہ کی تردید میں لکھی[۵۲۲]۔ مطبع توفیق دمشق ۱۳۵۱ھ، صفحات ۲۸۸، مفت تقسیم کی گئی۔[۵۲۳]

O...... الکاویة علی الغاویة

مولانا محمد عالم آسی امرتسری (وفات ۱۳۶۳ھ/ ۱۹۴۴ء) امرتسر کالج میں عربی کے پروفیسر، دارالعلوم نعمانیہ لاہور کے صدر مدرس، شاہ ابوالخیر مجددی دہلوی (وفات ۱۳۴۱ھ/ ۱۹۲۳ء) کے خلیفہ، اور حکیم محمد موسیٰ امرتسری لاہوری (وفات ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) کے اُستاذ۔ یہ کتاب دو زبانوں اُردو عربی میں لکھی۔ اُردو متن ہفت روزہ ''الفقیہ'' امرتسر میں قسط وار[۵۲۴] پھر کتابی صورت میں تین بار شائع ہوا[۵۲۵] جبکہ مصنف نے خود ہی مختصر عربی ترجمہ کیا جو ماہنامہ ''الفیض'' امرتسر ربیع الاول ۱۳۴۳ھ/ اکتوبر ۱۹۲۴ء وغیرہ کے شماروں میں قسط وار شائع ہوا۔ اور عربی نسخہ بخط مصنف ان کے عزیز میاں ضمیر احمد وسیر کے ہاں بمقام راگھو سیداں تحصیل و ضلع حافظ آباد پنجاب میں محفوظ ہے۔ نیز پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور کے ذخیرہ حکیم محمد موسیٰ امرتسری میں قلمی نسخہ کی فوٹو کاپی محفوظ ہے۔ اور اورینٹل کالج لاہور کے تحت ایک طالب علم راشد خان چلڈرن اسکول نمبر ۳ عمر پارک شاد باغ لاہور نے اس کے عربی متن پر تحقیق انجام دے کر پی ایچ ڈی کی سند کے لیے کام شروع کیا تھا۔[۵۲۶]

O......الجثجاث علی الاسلام فی الذب عن حریم الاسلام

مولانا محمد عالم امرتسری، یہ قادیانی مبلغ غلام رسول راجیکے کے اعتراضات کے

جواب میں نہایت مشکل اور دقیق عربی میں کتابچہ ہے۔ جسے مولانا نور احمد خان نقشبندی امرتسری نے اپنی جیب خاص سے رقم خرچ کر کے اپنی قائم کردہ انجمن حفظ المسلمین امرتسر کی طرف سے پہلا حصہ ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء میں چار بڑے صفحات پر شائع کیا۔ اب انیس احمد شاد کے ہاں اس پر تخریج و تحقیق کے کام کی اطلاع ہے۔[۵۲۷]

علاوہ ازیں مولانا آسی کا ردِّ قادیانیت پر عربی منظومہ سترہ عربی اشعار پر مشتمل مع اُردو ترجمہ، اخباری سائز میں ایک صفحہ پر ''ایک ادبی شاہکار'' عنوان سے سید الیکٹرک پریس ملتان میں چھپا۔

O...... **النصيحة فی دحض القاديانيين و من شاكلتهم من الملحدين**

شیخ سید ابراہیم بن محمد راوی (وفات ۱۳۶۵ھ/ ۱۹۶۴ء) بغداد میں صوفیہ کے سلسلہ رفاعیہ کے مرشد کبیر، امام الصوفیہ حضرت معروف کرخی (وفات ۲۰۰ھ/ ۸۱۵ء) کے پہلو میں قبر واقع ہے۔ فقیہ، مؤرخ، شاعر، فلسفیِ اسلام، تیرہ سے زائد تصنیفات مختلف موضوعات پر ہیں۔ یہ دوسری بار ۱۹۳۸ء میں بغداد سے شائع ہوئی۔[۵۲۸]

O...... **الرد علی القاديانية**

شیخ اسماعیل واعظ (وفات ۱۳۶۶ھ/ ۱۹۶۴ء) بغداد کے اہم عالم، مختلف مقامات پر قاضی، مدرس و خطیب رہے اور ۱۹۰۸ء میں حلہ و دیوانیہ شہروں کے مفتی اور ۱۹۲۰ء میں یتیم خانہ بغداد کے مدیر تعینات کیے گئے۔ مطبوع[۵۲۹]

O...... **القواطع البرهانية فی بيان اِفک غلام احمد و اتباعه القاديانية**

شیخ محمد علی بن حسین مالکی، مدرس حرم و مفتی مالکیہ مکہ مکرمہ، مولانا احمد رضا خان بریلوی کے خلیفہ و تصنیفات کے مقرظ، غیر مطبوع۔

O...... **سب القاديانيين للاسلام وتسميته الشجرة الملعونة و جوابهم**

ڈاکٹر شیخ محمد تقی الدین بن عبد القادر ہلالی (وفات ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء) مراکش کے اہم وہابی عالم، ندوۃ العلماء لکھنؤ میں استاذ رہے، لاہور کا دَورہ کیا، پینتیس سے زائد

تصنیفات مختلف موضوعات پر ہیں۔ مطبع سلفیہ قاہرہ ۱۳۵۲ھ، صفحات ۳۲۔[۵۳۰]

O......**دفع اوهام توضيح المرام**

شیخ سلیمان بن محمد ظاہر عاملی، لبنان کے علاقہ جبل عامل کے شیعہ عالم، جلال شمس قادیانی کی تصنیف توضیح المرام کا رد ہے، سال تکمیل تالیف ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء، پھر نجف اشرف کے شیعہ عالم شیخ محمد حسن طالقانی (پیدائش ۱۳۵۰ھ/ ۱۹۳۱ء) نے اس پر ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء میں تحقیق انجام دی، نیز طویل مقدمہ لکھا اور ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں **الغدیر للدراسات والنشر** نے پہلی بار شائع کی، الیکٹرونک صفحات ۲۵۰۔

O...... **الحق المبين فی الردّ القاديانية الدجالين**

شیخ مصطفیٰ بن حمدی جویجاتی عباسی (وفات ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء) دمشق کے اہم عالم و قاری، تقلید ائمہ اربعہ وغیرہ موضوعات پر متعدد تصنیفات ہیں، نیز شام میں فرانسیسی استعمار کے خلاف جہاد میں حصہ لیا۔ مطبع **دار الطباعة العربية** دمشق ۱۳۶۷ھ، صفحات ۲۲۔ بلا قیمت تقسیم کی گئی۔[۵۳۱]

O...... **ضلال القاديانية و صدها المسلمين عن الحج**

شیخ سید محمد حافظ بن عبد اللطیف تجانی ازہری، سال تالیف ۱۳۷۰ھ/ ۱۹۵۱ء، انٹرنیٹ کے بارہ صفحات پر ہے۔ کراچی کے عبدالحق سجانی کی تحریر کا جواب۔

O...... **النضال الشفوية فی الرد علی القاديانية**

شیخ حسین محمد رئیس خالدی، مطبع ترقی دمشق ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء، صفحات ۴۰۔ نیز ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء میں مکتبہ حقیقت استنبول نے طبع کرا کے تقسیم کی۔

O...... **القاديانية مطية الاستعمار البغيض من مصادر الموثوقة**

شیخ محمد خیر قادری، مطبوعہ ۱۳۷۳ھ، دمشق۔[۵۳۲]

O...... **مرأة**

مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی (وفات ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۴ء) میرٹھ میں پیدا ہوئے مدینہ

منورہ میں وفات پائی۔ عالمی مبلغ اسلام، تحریک پاکستان کے اہم رہنما۔ جمعیت علماء پاکستان نیز متحدہ مجلس عمل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی (وفات ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء) کے والد، اُردو عربی وغیرہ زبانوں میں چند تصنیفات ہیں۔ جب کہ یہ چار زبانوں عربی، اُردو، انگریزی، ملاوی زبانوں میں تصنیف کی۔[۵۳۳]

O...... المسألة القاديانية

علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی، اُردو تصنیف کا عربی ترجمہ، مطبوعہ ۱۳۷۳ھ، قاہرہ، بعد ازاں رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے "القادیانیة" نامی مجموعہ کے ضمن میں پھر "اضواء علی الحرکات الهدّامة" نیز "ما ذا تعرف عن القادیانیة" میں چھپی۔

O......ما هی القادیانیة

علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی، مجموعہ مضامین، علامہ خلیل احمد حامدی نے ۱۳۸۸ھ/ ۱۹۶۷ء میں اُردو سے عربی میں منتقل کیے نیز تقدیم لکھی۔ دار القلم کویت مطبوعہ ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء، دوسری بار ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء، صفحات ۲۳۸۔ نیز "دحض مفتریات القادیانیة" میں شامل و مطبوع ہے۔

O...... البیانات فی الرد علی القادیانیة

علامہ سید ابوالاعلیٰ مودودی، مطبوع، بعد ازاں دار ابن کثیر دمشق نے ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء میں ۴۸۰ صفحات کے مجموعہ میں شائع کی۔[۵۳۴]

O......حقیقة القادیانیة

پروفیسر محمد لقمان صدیقی مرشد آبادی ازہری، مطبوعہ ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء، قاہرہ۔[۵۳۵]

O......القادیانیة ثورة علی النبوة المحمدیة و الاسلام

علامہ سید ابوالحسن علی میاں ندوی، ندوۃ العلماء لکھنؤ کے سرپرست، مبلغ و ادیب، اُردو، عربی میں بکثرت تصنیفات ہیں۔ مکتب موتمر اسلامی لکھنؤ نے پہلی بار شائع کی، جس

پرسال اشاعت درج نہیں۔ دوسری بار ۱۳۷۵ھ میں قاہرہ سے چھپی۔ نیز ''**اضـواء علی الحرکات الهدّامة**'' کےعلاوہ ''**دحض مفتریات القادیانیة**'' اور ''**ما ذا تعرف عن القادیانیة**'' کے ضمن میں مطبوع ہے۔

O...... **القادیانی و القادیانیة، دراسة و تحلیل**

علامہ سید ابوالحسن علی میاں ندوی، **مجمع الاسلامی العلمی** لکھنؤ نے ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء میں پہلی بار ۱۵۴ صفحات پر شائع کی۔ دوسری بار ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء میں **دار السعودیة جده**، تیسری بار ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء، صفحات ۱۷۵، پانچویں بار ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، صفحات ۱۸۱۔ نیز مدینہ منورہ یونیورسٹی نے ۱۴۰۲ھ میں ۱۷۱ صفحات پر، پھر رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ نے ''**القادیانیة**'' نامی مجموعہ کے ضمن میں، اور ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں دار ابن کثیر دمشق و بیروت نے ضمن مجموعہ شائع کی، نیز ''**دحض مفتریات القادیانیة**'' میں شامل ہے۔[۵۳۶]

O...... **فضیحة الکذابین فی نقض الدعاوی الکاذبة و رد الاباطیل الفاسدة للمتنبی القادیانی**

شیخ حسن حسین لواسانی، تہران ایران سے دوسری بار ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۷ء میں ۶۲ صفحات پر چھپی۔

O...... **کشف الستار علی القادیانیة مطیة الاستعمار**

مولانا محمد عمر ملتانی، مطبع ترقی دمشق، ۱۳۷۷ھ، صفحات ۷۷۔[۵۳۷]

O...... **الاساس السیاسیة للحرکة القادیانیة**

سید عباسی، مقیم دار السلام ڈربن جنوبی افریقہ، انگریزی تصنیف کا عربی ترجمہ، مطبوعہ ۱۳۷۷ھ، دمشق۔[۵۳۸]

O...... **انوار القرآن الماحیة لظلمات متنبی قادیان**

شیخ سید علوی بن طاہر حداد (وفات ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء) جنوبی یمن کے علاقہ

حضرموت کے شہر قیدون میں پیدا ہوئے، انڈونیشیا کے دارالحکومت جکارتا میں مزار واقع ہے۔ فقیہ شافعی، مبلغ، مسند، مؤرخ، کثیر التصانیف، صاحب کتاب **عقود الالماس**، صوفی، ملائیشیا کے شہر کراجان جوھر کے مفتی، ردّ قادیانیت پر متعدد مضامین لکھے، جو شائع ہوئے نیز یہ کتاب دو جلدوں میں ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۶ء میں جوھر سے چھپی۔[۵۳۹] بقول دیگر یہ ملاوی زبان میں ہے اور چار اجزاء میں شائع ہوئی۔

O...... **الديانة القاديانية**

پروفیسر مولانا محمد الیاس برنی فاروقی، صلاح الدین (۱۳۰۷ھ-۱۳۷۸ھ/ ۱۸۹۰ء -۱۹۵۹ء) بلند شہر صوبہ اُتر پردیش ہندوستان میں وفات پائی۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں مروّجہ تعلیم مکمل کی۔ صوفیہ کے سلسلہ چشتیہ صابریہ میں خلافت پائی نیز قادری ونقشبندی سلاسل سے وابستہ تھے۔ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن کے شعبہ معاشیات کے صدر رہے۔ ردّ قادیانیت پر اُردو میں پانچ سے زائد اور انگریزی میں کتب تالیف کیں ۔[۵۴۰] جن میں ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' مشہور ومقبول اور آپ کی پہچان ہے۔ علامہ عبدالقدوس ہاشمی ندوی نے مصنف کی زندگی میں اس کا مختصر عربی ترجمہ کیا جو شائع نہیں ہوسکا۔

O...... **الخطاب الاوّل الى القاديانية**

حکیم عبدالرحیم اشرف، مرکزی مجلس تحفظ رسالت لائل پور نے ۱۳۸۶ھ میں ۳۶ صفحات پر شائع کی۔[۵۴۱]

O...... **القاديانية، دراسات و تحليل**

علامہ احسان الٰہی ظہیر (وفات ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء) پاکستان میں غیر مقلدین وہابیہ کے اہم مذہبی وسیاسی رہنما، عربی میں متعدد تصنیفات ہیں۔ ردّ قادیانیت پر عربی میں چند مضامین ماہ نامہ ''**حضارة الاسلام**'' دمشق ۱۳۸۶ھ کے شماروں میں شائع ہوئے پھر اضافہ کر کے کتابی شکل دی جو مذکورہ نام سے چھپی۔ جس پر مراکش کے شیخ سید محمد منتصر بن محمد زمزمی بن محمد بن جعفر کتانی نیز شیخ عطیہ محمد سالم مصری (وفات ۱۴۲۰ھ/

۱۹۹۹ء)[۵۴۲] نے تقدیم لکھی۔ مکتبہ علمیہ مدینہ منورہ پہلی بار ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۷ء، ادارہ ترجمان سنت لاہور ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء، صفحات ۳۲۰، چوتھی بار ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء، بارہویں اشاعت ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء، سولہویں اشاعت ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء، دار الافتاء ریاض ۱۹۸۴ء، دارابن کثیر دمشق و بیروت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ضمن مجموعہ، نیز احد پرنٹرز لاہور جس پر سال اشاعت درج نہیں غالباً ۲۰۰۱ء، اور ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں قاہرہ سے شائع ہوئی، نیز "**دحض مفتريات القاديانية**" میں شامل ہے۔[۵۴۳]

O...... المتنبی القادیانی من ھو ، نبذة من احواله و اکاذیبه

مفتی محمود (وفات ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء) جمعیت علماء اسلام کے اہم رہنما، صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ، جمعیت کے موجودہ سربراہ علامہ فضل الرحمٰن کے والد، سال تصنیف ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۸ء، مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے شائع کی۔ صدیقی ٹرسٹ کراچی ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، مکتبہ حقیقت استنبول ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء، نیز ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء، ضمن مجموعہ، نیز "احتساب قادیانیت" کی جلد ۱۵ میں شامل ہے۔[۵۴۴]

O...... المدفع الرحمانی فی الردّ علی القادیانی

شیخ عبداللہ مدرس، عراق کے عالم، دس سے زائد تصنیفات، اور یہ ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۹ء سے قبل شائع ہوئی۔[۵۴۵]

O...... النحلة الاحمدية و خطرها على الاسلام

شیخ محمود بن عبداللہ ملاح (وفات ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء) عراق کے شہر موصل کے عالم، محقق، سترہ سے زائد تصنیفات مختلف موضوعات پر ہیں۔ اور یہ ۱۹۵۵ء میں ۹۶ صفحات پر چھپی۔[۵۴۶]

O...... القادیانیة الخطر الذی یھدد الاسلام

ڈاکٹر شیخ احمد محمد عوف (وفات ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۷ء) مصر کے علاقہ بحیرہ کے مقام محمودیہ میں پیدا ہوئے، قاہرہ میں وفات پائی۔ قاہرہ یونی ورسٹی سے طب میں ڈپلومہ

حاصل کیا پھر ائیر فورس کے اسی شعبہ میں پچیس برس خدمات انجام دیں۔ طب، فلسفہ، تاریخ، فلکیات کے موضوعات پر پچیس سے زائد تصنیفات نیز اخبارات میں تحریریں ہیں۔ **دار النهضة العربية** قاہرہ ۱۹۶۹ء، صفحات ۱۰۹۔

O...... القاديانية ما هي؟

علامہ محمد عاشق الٰہی برنی (وفات ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء) بلند شہر ہندوستان کے قریب گاؤں میں پیدا ہوئے، مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ مدرس دار العلوم کراچی، پچاس سے زائد تصنیفات ہیں۔ ناشر دار العلوم کراچی، ۱۳۸۹ھ، صفحات ۲۴۔ [۵۴۷]

O...... القاديانية، عرض وتحليل

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بن عبد السبحان ندوی (۱۳۵۴ھ-۱۳۹۹ء /۱۹۳۶ء-۱۹۷۹ء) ہندوستان کے صوبہ تامل ناڈو کے مقام میلی وشارم میں پیدا ہوئے۔ قاہرہ یونیورسٹی نیز عین شمس یونیورسٹی قاہرہ میں تعلیم مکمل کی پھر ۱۹۷۳ء سے وفات تک الجزائر یونیورسٹی میں استاذ رہے۔ الجزائر میں ہی شادی کی وہیں وفات پائی اور قبر بنی بقول دیگر ۱۹۶۶ء میں الجزائر پہنچے اور سال وفات ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء ہے۔ یہ کتاب وزارت اوقاف مصر کے ذیلی ادارہ **المجلس الاعلٰى للشؤون الاسلامية** نے ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء میں شائع کی۔

O...... القاديانية نشاتها و تطورها

ڈاکٹر شیخ حسن عیسیٰ عبد الظاہر (وفات ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء) وادیٔ مصر کے مقام شبین القناطر میں پیدا ہوئے، ریاست قطر کے شہر دوحہ میں وفات پائی، وہیں کے قبرستان ابو ہامور میں دفن کیے گئے۔ حافظ، عالم مبلغ، جامعہ ازہر سے پی ایچ ڈی کی۔ دوحہ یونیورسٹی کے شریعت کالج میں ۱۹۷۸ء میں پروفیسر نیز شہر کی مسجد میں خطیب ہوئے۔ ریڈیو پر تفسیر قرآن کریم کا درس طویل عرصہ جاری رہا۔ قبل ازیں جامعہ ازہر کی جانب سے افریقی ملک نائیجیریا میں اُستاذ و مبلغ، تعینات تھے تو وہاں کے شہر کانو میں قادیانی گروہ نظر آیا، تب مرزائی اَفکار کا گہرا مطالعہ کیا پھر اسی موضوع پر مذکورہ عنوان سے تحقیق انجام دے کر ایم فل

کیا۔پہلی اشاعت ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء،مطابع امیریہ قاہرہ،صفحات ۲۰۸۔دوسری اشاعت ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء،دارالقلم کویت۔نیز **مجمع البحوث الاسلامیة** جامعہ ازہر ۱۹۹۲ء۔ اوّلیں اشاعت پر ڈاکٹر شیخ محمد عبدالرحمٰن بیصار نے تقدیم لکھی،جو اس وقت **مجمع البحوث الاسلامیة** کے جنرل سیکرٹری تھے،بعدازاں شیخ الازہر ہوئے۔"ضیائے حرم" کے "تحریک ختم نبوت نمبر" شمارہ دسمبر ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر محمود احمد غازی کا مضمون " قادیانیت علمائے ازہر کی نظر میں "میں اس کتاب کے اقتباس کا اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر شیخ محمد عبدالرحمٰن بیصار (وفات ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء) مصر کے شہر سالمیہ میں پیدا ہوئے۔حافظ،فلسفی،صوفی،**رئیس الاشاعرة في عصره**،اسکندریہ اور پھر جامعہ ازہر میں تعلیم پائی۔کچھ عرصہ کیمبرج یونی ورسٹی برطانیہ سے استفادہ کے بعد اڈنبرا یونیورسٹی سے امام غزالی اور فرانسیسی فلاسفر ڈیکارٹ کے فکر و فلسفہ پر پی ایچ ڈی کی۔عربی کے علاوہ انگریزی و فرنچ زبانیں جانتے تھے۔۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۹ء تک واشنگٹن میں اسلامی ثقافت مرکز کے صدر رہے پھر جامعہ ازہر میں پروفیسر اور ۱۹۶۳ء کو لیبیا میں جامعہ ازہر کے تعلیمی مشن کے سربراہ ہوئے۔۱۹۷۰ء میں **مجمع البحوث الاسلامیة** کے جنرل سیکرٹری پھر ۱۹۷۴ء میں شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود کے معاون تعینات کیے گئے اور ۱۹۷۸ء میں وزیر اوقاف مصر تا آنکہ ۱۹۷۹ء میں شیخ الازہر کے منصب پر فائز ہوئے۔شاہ فیصل عالمی ایوارڈ کمیٹی کے رکن تھے۔عربی و انگریزی میں دس سے زائد تصنیفات ہیں۔[۵۴۸]

O...... **حقيقة البهائية القاديانية**

پروفیسر محمد حسن اعظمی (پیدائش ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۸ء) مبارک پور اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے کراچی میں وفات پائی۔اسماعیلی جماعت کے اہم قلم کار،جامعہ ازہر قاہرہ نیز پنجاب یونیورسٹی لاہور میں پروفیسر رہے۔اُردو نیز عربی میں ایک سو سے زائد تصنیفات ہیں۔یہ **مؤسسة الاعلمی** بیروت نے پہلی بار ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء میں شائع کی۔[۵۴۹]

O...... **القادياني و معتقداته**

علامہ منظور احمد چنیوٹی (وفات ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم رہنما، پنجاب اسمبلی کے رکن، ادارہ مرکزیہ چنیوٹ ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء صفحات ۵۲۔ [۵۵۰]

O...... الاصول الذهبية فى الرد على القاديانية

علامہ منظور احمد چنیوٹی کی اُردو تصنیف کا ترجمہ از ڈاکٹر سعید احمد بن عنایت اللہ، مدرس مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ، جس کی اُردو اشاعت پر ۱۹۹۹ء وغیرہ میں حسب ذیل نے تقاریظ قلم بند کیں۔ علامہ عاشق الٰہی برنی مہاجر مدنی، علامہ خان محمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جسٹس مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا محمد یوسف لدھیانوی، مولانا محمد سرفراز خان گکھڑوی، مولانا نذیر احمد فیصل آبادی، مولانا سلیم اللہ خان، ڈاکٹر محمود احمد غازی سابق وزیر اوقاف، راجا محمد ظفر الحق سابق وزیر اوقاف، ڈاکٹر خالد محمود مقیم مانچسٹر، مفتی سعید احمد پالن پوری۔

بعد ازاں عربی ترجمہ پر ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء وغیرہ میں حسب ذیل نے تقاریظ لکھیں۔
شیخ محمد بن عبداللہ السبیل امام وخطیب مسجد حرم مکہ مکرمہ، شیخ صالح بن عبدالرحمٰن الحصین مسجد حرم ومسجد نبوی امور کے نگران اعلیٰ، شیخ عبدالحفیظ بن عبدالحق لائل پوری مہاجر مکی، ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی سابق وزیر اطلاعات سعودی عرب، ڈاکٹر شیخ وہبہ مصطفیٰ زحیلی دمشق، شیخ محمد بن ناصر عبودی معاون جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ، جسٹس محمد رفیق تارڑ سابق صدر پاکستان نزیل مکہ مکرمہ۔

مقدمہ مترجم ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء میں لکھا گیا اور ۵۶۲ صفحات پر مشتمل عربی اشاعت ان دنوں ختم نبوت اکیڈمی لندن کی ویب سائٹ پر ہے۔

O...... عالم الاسلام و القاديانية، عداوة القاديانية للممالك الاسلامية قاطبة

مفتی محمد شفیع دیوبندی، احتساب قادیانیت کی تیرہویں جلد میں شامل ومطبوع ہے۔

O...... القاديانية، تاريخها و غاياتها

پہلی بار ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء میں ۱۶۸ صفحات پر شائع ہوئی ۔ جماعت اسلامی پاکستان کے رہنما و بھیرہ ضلع سرگودھا کے باشندہ مولانا گلزار احمد مظاھری (وفات ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء) اور محمد نواز کے آٹھ مضامین کا ترجمہ، مع مقدمہ از ناصر الدین شاہ۔

O...... موقف الامّة الاسلامية من القاديانية

حکومت پاکستان کے پارلیمانی ادارہ قومی اسمبلی میں ۳۷/ارا کین کی پیش کردہ قرارداد جو ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ طور پر منظور کی گئی، جس کے ذریعہ قادیانی گروہ کو غیر مسلم کہا گیا، اس قرارداد کی رُوداد، اُردو سے عربی ترجمہ ڈاکٹر علامہ عبدالرزاق اسکندر، تقدیم از علامہ محمد یوسف بنوری، مجلس الدعوۃ والتحقیق الاسلامی کراچی نے پہلی بار ۲۰۱ صفحات پر شائع کی، نیز جامعہ ازہر قاہرہ مطبوعہ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء، صفحات ۱۶۶، دار ابن قتیبہ بیروت و دمشق ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء، صفحات ۱۸۵، نیز مکتبہ مصریہ قاہرہ نے ۱۹۹۸ء سے قبل شائع کی۔

O......حكم الجنازة القاديانيين

علامہ محمد یوسف بنوری کی اُردو تحریر کا عربی ترجمہ از ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، ۱۹۹۰ء کے آغاز یا اس سے قبل چھپی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان و کراچی۔ [۵۵۱]

O...... القاديانية اقلية غير مسلمة، القرار التاريخي للمجلس النيابى

پاکستانی پارلیمنٹ کی ۱۹۷۴ء میں منظور کردہ قرارداد کی رُوداد، جسے پروفیسر شاہ فرید الحق (وفات ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۱ء) نے کتابی صورت میں بزبان انگریزی تالیف و مرتب کیا۔ جو جمعیت علماء پاکستان کے اہم رہنما، جمعية الدعوة الاسلامية العالمية کراچی یعنی ورلڈ اسلامک مشن کے نائب صدر نیز سندھ اسمبلی کے رُکن تھے۔ اسے LAST BLOW TO QADIANIAT نام سے ۱۹۷۴ء میں ہی نیز ۱۹۹۴ء میں ورلڈ اسلامک مشن کراچی نے ۳۷ صفحات پر شائع کیا۔

ڈاکٹر مولانا جلال الدین احمد نوری (پیدائش ۱۳۷۵ھ/ ۱۹۵۶ء) نے ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء میں عربی ترجمہ کیا جسے ورلڈ اسلامک مشن نے ۵۴ صفحات پر شائع کیا۔ سال اشاعت درج نہیں، اور عربی اشاعت کا انتساب مولانا شاہ احمد نورانی کے نام ہے۔

مترجم ڈاکٹر جلال الدین نوری ان دنوں عربی ماہ نامہ ''الدعوۃ'' کے ایڈیٹر تھے، بعدازاں کراچی یونیورسٹی میں شعبہ معارف اسلامیہ کے صدر رہوئے۔

O...... الایضاحات الجلیة فی الکشف عن حال القادیانیة

شیخ محمد بن عبداللہ سبیل (وفات ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۲ء) خطہ نجد و قصیم کے شہر بکیریہ میں پیدا ہوئے جدہ میں وفات پائی اور مکہ مکرمہ کے قبرستان **العدل** میں قبر بنی۔ اہم عالم، جو ۱۳۸۵ھ سے مسجد حرم مکہ مکرمہ کے امام وخطیب اور ۱۴۱۱ھ سے مسجد حرم مکی و مسجد نبوی مدینہ منورہ سے متعلق اُمور کے نگران اعلیٰ تھے۔ دس سے زائد تصنیفات ہیں اور ۱۳۹۶ھ میں پاکستان میں منعقدہ سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کانفرنس میں قادیانیت پر مقالہ پیش کیا، جوانہی ایام میں پاکستان سے چھپا۔ بعدازاں اضافہ کر کے کتابی شکل دی، جسے مطابع الوحید مکہ مکرمہ نے ۱۴۲۲ھ میں ۵۲صفحات پر چھاپا۔[۵۵۲]

O......القادیانیة حرکة هدامة

جامعہ ازہر قاہرہ کے ذیلی ادارہ **مجمع البحوث الاسلامیة** کے زیراہتمام ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء میں منعقدہ آٹھویں عالمی کانفرنس میں مذکورہ عنوان سے علامہ اسعد بن حسین فیض آبادی مدنی (وفات ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء) صدر جمعیت علماء ہند کا پیش کردہ مقالہ ،جواسی ادارہ نے ضمن **بحوث المؤتمر الثامن** شائع کیا۔

O...... اثر البیئة فی ظهور القادیانیة

ڈاکٹر شیخ محمد عبدالغنی شامہ (۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء میں زندہ) عالم، محقق، مفکر، ان دنوں جامعہ ازہر میں جرمن زبان کے اُستاذ اور وزیراوقاف مصر کے مشیر ہیں۔ چھ سے زائد تصنیفات ہیں اور یہ مکتبہ وہبہ قاہرہ نے ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء میں پہلی بارشائع کی، صفحات ۹۴۔

O...... خونة الاسلام

آغا عبدالکریم شورش کاشمیری (وفات ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء) ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور کے مدیر، ادیب وشاعر، خطیب، تحریک آزادی کے رہنما، اٹھارہ سے زائد تصنیفات

ہیں، مکتبہ حقیقت استنبول، طبع اوّل ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء، نیز ۱۴۲۵ھ/۲۰۱۴ء، ضمن مجموعہ، صفحات ۲۰۔[۵۵۳]

O...... الرد علی البهائية و القاديانية

شیخ ابو ہریرہ عبدالرحمٰن بن محمد باقر بن محمد شہید کتانی، مصنف کا تعارف گزر چکا۔

O...... حجة العجلان علی جماعة قاديان

شیخ محمد وحید بن محمد سعدی جباوی (وفات ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) دمشق کے عالم، مدرس، صوفی، فرانسیسی زبان سے چند کتب کا عربی ترجمہ کیا۔ مطبوع۔[۵۵۴]

O......القاديانية و الاستعمار الانكليزی

ڈاکٹر عبداللہ سلوم سامرائی (وفات ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء) عراق کے تاریخی شہر سامراء میں پیدا ہوئے۔ عین شمس یونیورسٹی قاہرہ سے پی ایچ ڈی کی، پھر عراقی جامعات میں پروفیسر اور ۱۹۶۸ء میں وزیر اطلاعات و ثقافت ہوئے۔ تاریخ کے شعبہ میں نمایاں خدمات پر ایوارڈ پیش کیا گیا۔ عرب مؤرخین کی عالمی تنظیم کے اہم رکن۔ یہ کتاب مذکورہ وزارت نے ۱۹۸۱ء میں بغداد سے ۲۶۹ صفحات پر شائع کی۔[۵۵۵]

O...... القاديانية و دعايتها الضالة و الرد عليها

قاضی قطر شیخ احمد بن حجر آل بوطامی (وفات ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء) مطابع قطر الوطنية دوحہ سے ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء میں ۱۵۹ صفحات پر چھپی اور یہی سال تصنیف ہے۔ اور ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء میں المکتب الاسلامی بیروت نے ۲۰۸ صفحات پر شائع کی۔[۵۵۶]

O...... القاديانية

شیخ عبد اللہ صالح حموی، مکتبہ سروات ریاض، پہلی اشاعت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء، صفحات ۶۸۔ جب کہ دیگر نے مصنف کا نام عبدالرحمٰن حموی اور ناشر مکتبہ رشد ریاض لکھا جو درست معلوم نہیں ہوتا۔[۵۵۷]

O...... القادیانیة خروج علی النبوۃ المحمدیة

شیخ احمد انور جندی (وفات ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء) مصر کے علمی شہر اسیوط کے نزدیک گاؤں دیروط میں پیدا ہوئے۔ حافظ، ادیب، مفکر، امریکن یونیورسٹی مصر سے تعلیم مکمل کی اور اسلامیات، سیاست، ادب، فلسفہ، تاریخ، سوانح، ثقافت کے موضوعات پر چھوٹی بڑی تین سو کے قریب تصنیفات ہیں۔ دار الاعتصام قاہرہ ۱۹۸۳ء، صفحات ۱۸۔

O...... القادیانیة و موقف الاسلام منها

ڈاکٹر سامیہ بنت جمال محمد علی سمباوہ، مقالہ برائے ایم فل ۱۴۰۳ھ، اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ، کمپوز شدہ صفحات ۳۷۵۔ [۵۵۸]

O...... اضواء و حقائق علی البابیة البهائیة القادیانیة

ڈاکٹر آمنہ بنت محمد نصیر، دار الشروق بیروت و قاہرہ، پہلی اشاعت ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء، صفحات ۱۰۸۔

O......البابیة و البهائیة و القادیانیة فی المعاییر الاسلامیة

ڈاکٹر شیخ حسن محرم سید الحوینی، استاذ عقیدہ و فلسفہ جامعہ ازہر، اشاعت ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء صفحات ۲۶۳۔

O...... اباطیل القادیانیة فی المیزان

ڈاکٹر محمد یوسف ندوی نگرامی، پہلی اشاعت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء دار الفکر بیروت۔

O...... القول الحق فی البابیة و البهائیة و القادیانیة و المهدیة

ڈاکٹر شیخ مصطفیٰ بن محمد حدیدی الطیر، دار مصریہ لبنانیہ قاہرہ، پہلی اشاعت ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء، صفحات ۱۵۸۔ دوسری اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء۔

O...... حوار مع القادیانیین و جهًا لوجه

شیخ اسمٰعیل بن سعد بن عتیق (پیدائش ۱۳۵۷ھ/۱۹۳۸ء) سعودی عرب کی وادی دواسر کے گاؤں خماسین میں پیدا ہوئے۔ کچھ عرصہ علاقہ طائف میں قاضی رہے اور

۱۳۸۶ھ سے ۱۴۱۷ھ تک دار الافتاء ریاض سے وابستہ رہے۔ جس دوران پاک و ہند سمیت ستاون سے زائد ممالک کے تبلیغی دَورے کیے اور ۱۳۹۷ھ میں ربوہ پاکستان کی ایک مسجد میں خطبہ جمعہ دیا۔ پینتالیس سے زائد تصنیفات مختلف موضوعات پر ہیں۔ اور نائیجیریا میں قادیانی رہنما سے مناظرہ ہوا، جس کی رُوداد اس کتاب میں درج کی جو **دار الهـــــداية** ریاض نے ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء میں ۶۵ صفحات پر شائع کی۔ نیز دوسری تصنیف ''**حقائق فی مرأة الزمان**'' میں شامل کی جو ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء میں **دار الشبل** ریاض نے پہلی بار شائع کی، جس کے صفحہ ۲۱۷ تا ۲۵۹ پر درج ہے۔[۵۵۹]

O...... البهائية و القاديانية

ڈاکٹر شیخ اسعد سحرانی، بیروت یونیورسٹی میں فلسفہ اور اسلامی علوم کے پروفیسر، **دار النـفـائـس** بیروت، پہلی اشاعت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء، دوسری اشاعت ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء، صفحات ۱۶۸۔

O...... القاديانية فئة كافرة

۱۲/اگست ۱۹۸۴ء کو وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے جاری کردہ فیصلہ کا مکمل متن، جس کی سماعت کے دوران قادیانی جماعت کو اپنا مؤقف بیان کرنے کا پورا موقع دیا گیا، پھر مرزا سے منسوب تمام گروہ کو کافر قرار دے کر اسلامی علامات کے استعمال سے روک دیا۔ عربی ترجمہ از علامہ محمد بشیر سیالکوٹی (وفات ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۶ء) مکتبہ دار العلم اسلام آباد، پہلی اشاعت ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء، صفحات ۱۸۸۔ نیز حدیث اکادمی فیصل آباد نے شائع کی۔

مرزائی گروہ نے وفاقی شرعی عدالت کے اس فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں درخواست دائر کی، جس کا فیصلہ جنوری ۱۹۸۸ء میں سنایا گیا۔ چنانچہ مکتبہ دار العلم نے یہ کتاب ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء میں دوسری بار شائع کی تو سپریم کورٹ کے فیصلہ کا ترجمہ بھی آخر میں شامل کیا۔ صفحات ۲۰۸۔

O...... القاديانية و مصيرها في التاريخ

ڈاکٹر شیخ سید طہ بن دسوقی حبیشی (وفات ۱۴۴۲ھ/۲۰۲۰ء) مصر کے شہر دمیاط کے قریب قصبہ روضہ کے باشندہ، عالم وصوفی، جامعہ ازہر میں شعبہ عقیدہ وفلسفہ کے صدر، دیگر موضوعات پر چند تصنیفات کے نام یہ ہیں: **حیاته صلی اللّٰه تعالٰی علیه و آله وسلم شبهات و ردوده ، السنة فی مواجهة اعدائها ، عقیدتنا وصلتها بالکون و الانسان و الحیاة، طیور الروابی، مقالات و فتاویٰ، الصفا و المروة التوسعة و الحکم، المرأة بین الحق و الامتیاز، شرح کتاب قواعد التصوف**، نیز امام تقی الدین سبکی کی **الاعتبار بین الجنة و النار** پر تحقیق انجام دے کر شائع کرائی۔ مفتی اختر رضا خان ازہری کی دعوت پر بریلی ہندوستان کا دَورہ کیا جہاں جامعہ رضویہ میں خطاب کے دوران قادیانی افکار کا بھی ردّ وتعاقب کیا۔ یہ تقریر ان دنوں یوٹیوب پر سنی جاسکتی ہے۔ اورقادیانیت بارے یہ کتاب ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء میں **دار الطباعة المحمدیة** قاہرہ نے شائع کی، تیسری اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء، صفحات ۱۵۸۔ اپنی ویب سائٹ فعال ہے۔

O...... **حقیقة الجماعة الاحمدیة فی نجیریا**

شیخ رفیع اَوونلا بصیری، نائیجیریا کے باشندہ، مقالہ ایم فل مدینہ منورہ یونیورسٹی، ۱۴۰۹ھ۔

O...... **القادیانیة فی المیزان**

ڈاکٹر محمد عبدالصبور ھلال صالح (وفات ۱۴۴۱ھ/۲۰۱۹ء) اسیوط مصر میں کالج کے پرنسپل رہے۔ پہلی بار ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء میں **دار الطباعة المحمدیة**، قاہرہ نے ۲۳۷ صفحات پر شائع کی۔

O...... **الفرق بین القادیانیین و بین سائر الکفار**

علامہ محمد یوسف لدھیانوی (وفات ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء) کی تصنیف کا اُردو سے ترجمہ از ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، تکمیل ترجمہ ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، صفحات ۳۴۔

O...... **التنبؤ عندالبها ئیة القادیانیة فی ضو ء الاسلام**
شیخ محمد سانوغو بن عثمان، مقالہ برائے ایم فل، اصول دین کالج جامعہ ازہر قاہرہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

O...... **القادیانیة**
ڈاکٹر شیخ مصطفیٰ غلوش (وفات ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۴ء) کی تصنیف، جو جامعہ ازھر قاہرہ میں عقیدہ وفلسفہ کے اُستاذ تھے۔ مصر کے گاؤں کفرالشیخ میں قبر واقع ھے۔ **دار الاعتصام** قاہرہ نے پہلی بار ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء میں شائع کی۔

O...... **القادیانیة و خطرها علی الاسلام**
علامہ مصباح الدین زاہدی، **دار البشیر** عمان اُردن، پہلی اشاعت **مؤسسة الرسالة** بیروت، اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء، صفحات ۱۲۴۔[۵۶۰]

O...... **المدخل الی الدراسات الاسلامیة و المنهج الاصولی الاسلامی للرد علی البابیة و البهائیة و القادیانیة**
ڈاکٹر شیخ محمد عزیز نظمی، **مؤسسة شباب الجامعة** اسکندریہ، اشاعت ۱۹۹۲ء، صفحات ۱۹۸۔

O...... **تحذیر اهل الملل و الادیان من فتنة قادیان**
محمد بن عبدالمجید بروقینی (۱۳۲۹ھ-۱۴۱۳ھ/۱۹۱۱ء-۱۹۹۳ء) فلسطین کے شہر نابلس کے قریب گاؤں بروقین کے باشندہ، جامعہ ازہر میں تعلیم پائی۔ عالم ونقشبندی مرشد نیز قاضی رہے۔ کتاب نامکمل رہی۔[۵۶۱]

O......**مدعو النبوة و الرد علیهم**
ڈاکٹر شیخ یحییٰ محمد علی ربیع، جامعہ ازہر سے ۱۹۹۰ء میں "**الفخر الرازی و جهوده فی الرد علی اهل الکتاب**" مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔ پھر جامعہ ازہر، اُصول دین کالج طنطا، اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ، دوحہ یونی ورسٹی قطر میں پروفیسر ہوئے۔ اور

قادیانیت پر یہ تحقیقی مضمون ۱۹۹۴ء میں شریعت کالج قطر کے رسالہ میں پھر ایک کتاب کے ضمن میں چھپا۔ اوراب انٹرنیٹ کے ۳۵ صفحات پر ہے۔ ایک اور مضمون ''**الجانب العقدی عند البابية و البهائية و القاديانية**'' اصول دین کالج طنطا کے رسالہ میں ۲۰۰۰ء کو چھپا۔

O...... **حقيقة البابية و البهائية و القاديانية**

ڈاکٹر شیخ سامی عطا حسن، دار رشاد ریاض، دوسری اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء، صفحات ۱۰۰۔

O...... **طائفة القاديانية و تاويلاتها الباطنية لآيات القرآن الكريم**

ڈاکٹر شیخ سامی عطا حسن، اپنی انگریزی تصنیف کا مختصر عربی ترجمہ، جو النجاح نیشنل یونیورسٹی نابلس کے رسالہ شمارہ دسمبر ۲۰۰۶ء میں چھپا اور اب انٹرنیٹ کے ۲۸ صفحات پر مطبوع ہے۔

O......**تنوير البشير فی الرد علی افتراء ات الفرقة القاديانية الاحمدية، علی المسيح عليه السلام والمهدی المنتظر**

پروفیسر ڈاکٹر حسین الدراویش، جامعہ ابو دیس القدس الشریف فلسطین، مصنف نے ۱۹۹۸ء میں القدس الشریف سے شائع کی۔

O...... **مناظرة كتابية مسجلة مع طائفة من اتباع القاديانية**

شیخ ناصر بن نوح البانی (وفات ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء) البانیہ کے دارالحکومت اشقودرہ کے قریب گاؤں کے صوفی گھرانہ میں پیدا ہوئے، بچپن میں والد کے ہمراہ دمشق ہجرت کی، بعدازاں عمان، اردن سکونت اختیار کی، وہیں وفات پائی اور قبر بنی۔ ماہر مخطوطات، محقق، غیر مقلد، علم حدیث پر کام میں شہرت پائی۔ مدینہ منورہ یونیورسٹی کے پروفیسر، شاہ فیصل عالمی ایوارڈ یافتہ، بکثرت تصنیفات و تحقیقات ہیں، چند کے اُردو تراجم ہوئے۔ اور یہ دمشق میں مقیم پاکستانی نور احمد قادیانی وغیرہ سے مناظرہ کی رُوداد ہے۔ مفقود [۵۶۲]

علاوہ ازین ابوعبدالخالق اشرف سلفی نے آپ کی ریکارڈ شدہ تقاریر سے رَدِّ قادیانیت سے متعلق اَقوال جمع ومرتب کر کے قلم بند کئے اور ’’**الدرر السنیة الالبانیة فی الرد علی الفرقة القادیانیة**‘‘ نام دیا اور انٹرنیٹ میں شائع کی۔

O...... **الجماعة الاحمدیة فی میزان الاسلام**

ڈاکٹر شیخ موسیٰ اسماعیل البسیط، سال تالیف ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ء، بمقام القدس الشریف، اسی برس **مرکز الدراسات المعاصرة ام الفحم** نے ۱۰۵ صفحات پر شائع کی، ان دنوں انٹرنیٹ میں ہے۔

O...... **الاحمدیة ، عقائد و احداث**

شیخ حسن بن محمود عودہ، **مؤسسة التقویٰ العالمیة** برطانیہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، صفحات ۱۴۷۔

O...... **القادیانیة**

ڈاکٹر عامر النجار، سوھاج یونی ورسٹی مصر میں اسلامی فلسفہ کے استاذ، تصوف وصوفیہ پر ایم فل اور پی ایچ ڈی کی۔ **مجد المؤسّسة الجامعیة للدراسات بیروت**، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء، صفحات ۸۶۔ انٹرنیٹ میں دستیاب ہے۔

O...... **مرأة القادیانیة**

علامہ اللہ وسایا (پیدائش ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء تقریباً) کی اُردو تصنیف کا ترجمہ از محمد ابراہیم الغنی، سال ترجمہ ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۶ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، صفحات ۲۲۴۔

O...... **براء ة الملة الاسلامیة من افتراء ات و اضالیل الفرقة الاحمدیة القادیانیة**

شیخ محمد شویکی، سال تکمیل تالیف ۱۴۲۷ھ، بمقام القدس الشریف، **انصار العمل الاسلامی الموحد** بیت المقدس، دوسری اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء، صفحات ۳۱۴۔

O...... **تاریخ الطائفة الاحمدیة من مصادرها**

شیخ عبدالجبار رجا محمود عودہ، انٹرنیٹ کے ۳۴صفحات پر ہے۔

O......الاحمدیة القادیانیة دعاة علی ابواب جھنم

انجینئر شیخ محمود سعد مہران، مرزائی ٹیلی ویژن چینل نیز ویب سائٹ کی عربی نشریات کے ردو تعاقب میں لکھی گئی، انٹرنیٹ میں ۸۵صفحات پر ہے۔

O......الرد النبیه علی منکر النسخ القادیانی السفیه

شیخ سلیم اسحٰق حیشم (پیدائش ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء)، فلسطینی باشندہ مقیم رومانیہ، الیکٹرونک صفحات ۲۱۔

O...... فتاویٰ کبار علماء الازھر الشریف فی البھائیة و القادیانیة

جمع ومرتب کرنے والے کا نام درج نہیں، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء، تیسری اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء، **دار الیسُـــــر** قاہرہ، صفحات ۹۶۔ تقدیم از ڈاکٹر شیخ خشوعی محمد خشوعی استاذ علوم حدیث جامعہ ازہر۔ دوسری تقدیم از ڈاکٹر شیخ محمد یُسری ابراہیم نائب رئیس امریکن یونی ورسٹی قاہرہ۔ اس میں جامعہ ازہر کے حسب ذیل پانچ علماء کے قادیانیت بارے فتاوے وتحریریں شامل جو دیگر کتب سے ماخوذ ہیں۔ شیخ الازہر جاد الحق علی کی **بیان الازھر الشریف حول القادیانیة**، شیخ الازہر سید محمد خضر حسین کی **طائفة القادیانیة** کا اقتباس، مفتی اعظم مصر شیخ حسنین مخلوف کا فتویٰ، شیخ محمد ابوزہرہ کے مضمون سے اقتباس، ڈاکٹر شیخ سعد محمد مرصفی کی تحریر کا اقتباس جو **دحض مفتریات القادیانیة** سے اخذ کیا گیا۔

O...... البراھین القطعیة فی الردّ علی القادیانیة

مولانا ابوبکر احمد باقوی (پیدائش ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء) ہندوستان کے صوبہ مالا بار کے گاؤں کاندابورام میں پیدا ہوئے۔ شافعی عالم، قادری صوفی، مسند، عالمی مبلغ اسلام، نیز ۱۸/اپریل ۱۹۷۸ء کو کالی کٹ شہر کے قریب مرکز سُنّی ثقافت کی بنیاد رکھی، جس میں آٹھ ہزار کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں۔ جمعیت علماء اہل سنت و جماعت کے جنرل سیکرٹری،

متعدد علمی اداروں کے رکن وسربراہ نیز دنیا بھر میں تبلیغی سرگرمیاں ہیں۔عربی اُردو نیز ملیالم زبانوں میں متعدد تصنیفات نیز عربی رسالہ ''الثقافة'' اخبار ''السراج'' اور ہفت روزہ ''سُنّی وائس'' کے سرپرست۔قادیانیت بارے یہ مختصر مگر اہم تصنیف پہلی بار ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں **مجمع البحوث الاسلامیة** کیرالا ہندوستان سے شائع ہوئی نیز انٹرنیٹ کے سترہ صفحات پر ہے۔

O...... دیدات غیر قادیانی

ڈاکٹر محمد یاسر شرف (پیدائش ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء) شام کے شہر حمص میں پیدا ہوئے۔دمشق یونی ورسٹی سے ایم اے اور قاہرہ یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کی۔صحافی،نقاد، شاعر،اور فلسفہ،تاریخ،تصوف،شعر وادب کے موضوعات پر بیس سے زائد کتب مطبوع ہیں۔جب کہ یہ **دار المتنبی للطباعة و النشر** نے شائع کی۔صفحات ۱۷۱۔علاوہ ازیں شیخ احمد دیدات نے ۲۳/جولائی ۱۹۸۷ء کو تکفیر قادیانی پر مبنی ایک صفحہ کا بیان جاری کیا جس کا عکس نیز عربی ترجمہ انٹرنیٹ میں ہیں۔

O...... القادیانیة

شیخ عبد القادر شیبة الحمد (پیدائش ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) قاہرہ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۷۴ھ/۱۹۵۵ء میں جامعہ ازہر سے تعلیم مکمل کی پھر ۱۳۷۶ھ میں سعودی عرب کی راہ لی جہاں کے شہر بریدہ میں استاذ ہوئے اور ۱۳۸۲ھ میں مدینہ منورہ یونیورسٹی میں پروفیسر بعد اَزاں مسجد نبوی میں مدرس ہوئے۔دس سے زائد تصنیفات ہیں۔قادیانیت پر یہ کتاب اپنی دوسری تصنیف **الادیان و الفرق و المذاهب المعاصرة** کے صفحہ ۹۵ تا ۱۲۵ پر شامل کی جو مکتبہ دار الزمان مدینہ منورہ نے ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء میں چوتھی بار ۲۶۲ صفحات پر شائع کی۔[۵۶۳]

O......القادیانیة ،حرکة دینیة داخل المجتمع الاسلامی

شیخ محمد مدنی،**محاکاة للدراسات والنشر** دمشق،پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ /۲۰۱۰ء صفحات ۳۱۶۔

O...... **القادیانیة وثائق و مشاهدات**

ڈاکٹر خالد زہری، دار الفتح عمان اردن، پہلی اشاعت ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء، صفحات ۱۴۸۔

O......**الفرقة الاحمدیة فی فلسطین فی ضوء الشریعة الاسلامیة، دراسة تحلیلیة نقدیة**

دار الافتاء القدس الشریف فلسطین کے مدیر شیخ اسحاق عبدالجواد طہ کا مقالہ برائے ایم فِل ۲۰۱۵ء جامعہ القدس الشریف، غیر مطبوع۔

O...... **عقیدة القادیانیة فی المسیح علیه السلام ، عرض و نقض**

محمد اشرف احمداللوح، مقالہ برائے ایم فل ، اسلامی یونیورسٹی غزہ فلسطین ، ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۵ء، کمپوز شدہ صفحات ۴۹۰۔

O...... **دجال قادیان**

اُردن کے سابق قادیانی امجد عبدالرحمٰن سقلاوی، پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء **دار النور المبین** عمان اردن، صفحات ۳۰۳۔جس پر اُردن کے مشہور عالم ڈاکٹر سعید بن عبداللطیف فودہ نے مقدمہ لکھا۔ نیز شیخ عبدالحفیظ بن عبدالحق مکی کا مقدمہ اور ڈاکٹر سعید احمد عنایت اللہ مکی ، نیز علامہ الیاس ستار کراچی کی تقاریظ درج ہیں ۔ یہ کتاب ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء میں اُردن کے شہر زرقاء میں مکمل کی گئی اور مصنف نے لکھا کہ اس موضوع پر میری مزید کتب ان شاءاللہ جلد شائع ہوں گی۔ وہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے ۲۰۱۴ء میں ربوہ آئے نیز لاہور کا دَورہ کیا۔"**رابطة الدفاع عن مقام النبوة الشریف**" کے بانی ہیں۔

O...... **الجامع المختصر لبیان حال الاحمدیة القادیانیة**

شیخ ابی عبدالرحمٰن قالیہ الجزائری، پہلی بار غالباً ۲۰۱۳ء دوسری بار ۲۰۱۶ء میں چھپی، صفحات ۸۹۔ انٹرنیٹ میں دست یاب ہے۔

O...... **البابية والبهائية القاديانية فی الميزان**

ڈاکٹر محمد بن حسن مہدی بخیت کی تصنیف جو جامعہ ازہر قاہرہ نیز اسلامی یونیورسٹی اردن میں عقیدہ وفلسفہ کے استاذ اور تیس سے زائد تصانیف میں **التصوف الاسلامی بین الاعتدال و التطرف** وغیرہ کتب ہیں۔ ردقادیانیت پر یہ کتاب پہلی بار۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء میں **عالم الکتب الحدیث للنشر اربد** اردن نے ۱۴۰ صفحات پر شائع کی۔

O...... **اباطيل البهائية والقاديانية**

سید عونی نعیم الشریف، پہلی بار ۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء میں **مؤسسة الوراق للنشر** عمان اُردن، صفحات ۳۵۵۔

O...... **رسالة الرد على الداعی القاديانية**

شیخ عبداللہ بن محمد شیبی قریشی ھرری (۱۳۲۸ھ-۱۴۲۹ھ/ ۱۹۱۰ء- ۲۰۰۸ء) کی تصنیف، جو ڈاکٹر سمیر بن سامی القاضی کی تحقیق کے ساتھ مصنف کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔ دوسری بار ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء میں **شرکة دار المشاريع للطباعة والنشر** بیروت نے ۲۷ صفحات پر شائع کی۔ اور یہ آپ کے نام یمن کی بندرگاہ عدن میں واقع قادیانی مبشر عبداللہ بن محمد الشبوطی کے کھلے خط کا جواب ہے جو ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو سامنے آیا۔ مصنف افریقی ملک ایتھوپیا (حبشہ) کے مشہور علمی وروحانی شہر ھرر میں پیدا ہوئے، لبنان کے دارالحکومت بیروت میں وفات اور قبر بنی۔ آپ کے جنازہ کا اجتماع شہر کے یادگار اجتماع میں سے تھا۔ شافعی عالم، مسند، معمر، صوفیہ کے سلسلہ رفاعیہ کے مرشد تھے۔ صومالیہ، جبوتی، حجاز مقدس اور دمشق میں قیام وعلماء ومشائخ سے اخذ کے بعد بیروت میں سکونت اختیار کی۔ آج کی عرب دنیا میں خوارج کے ردوتعاقب میں نمایاں رہے۔ ایک تصنیف پر ہندوستان کے اکابر علماء اہل سنت نے تقاریظ لکھیں۔ نیز آپ کے تالیف کردہ مولود نامہ کا اردو ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ ابتدائی چودہ صفحات پر مصنف کے حالات درج ہیں۔

O...... **تهافت القاديانية الاحمدية**

حمزہ بن بوسهال، پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء دار الـخـلـدونية الـقبة القديمة الجزائر۔

O...... **البراهين الاسلامية فی نقض عقائد الفرقة الاحمدية القاديانية**
الوعبیدہ ھانی امین العجاوی، جنین شہر فلسطین، ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء برقی صفحات ۲۴۱۔

O...... **القاديانية الاحمدية، نموذج من الفتن الفكرية**
ڈاکٹر حسن محمد هيشان الجازی کی تحریر جو جنوری ۲۰۱۶ء کو انٹرنیٹ پر شائع ہوئی۔ مصنف اُردن کے دارالحکومت عمان کے باشندہ ہیں۔اور آل البیت یونیورسٹی اُردن میں ''المقادير الشرعية و اثرها فی احكام العبادات'' عنوان پر ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء میں ایم فل کیا۔ پھر دار الحديث الحسنية رباط مراکش سے ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء میں ''قاعدة حكم الحاكم يرفع الخلاف و تطبيقاتها فی الفقه الاسلامی'' مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔

O...... **المعجزات عند القاديانية، دراسة و نقد**
سماح وائل مصطفیٰ شعشاعہ، مقالہ ایم فل، ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء جامعہ اسلامیہ غزہ فلسطین، کمپوز شدہ صفحات ۲۸۷۔

O...... **القاديانية، امتدادها و اثرها على الفكر العربی المعاصر**
الجزائر کے شہر خمیس ملیانہ میں واقع الجيلالی بونعامة یونیورسٹی کے تحت دو طالبات فایزہ شیطوی اور نبیلہ بغلول کا لکھا گیا تحقیقی مقالہ برائے ایم اے، ۱۴۳۸ھ / ۲۰۱۷ء کمپوز شدہ صفحات ۸۰۔

O...... **هذه هی الاحمدية القاديانية فاحذروها**
شیخ سیف النصر علی عیسیٰ الطرقاوی (پیدائش ۸۵-۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء) مصر کے شہر سما لوط کے نزدیک گاؤں طرفا الکوم میں پیدا ہوئے۔ابوحسام، عالم و مبلغ، جماعت انصار السنة المحمدية مصر کے رکن، ایک سو پچاس کے قریب تصانیف جن میں سے چند

شائع ہوئیں۔ یہ **دار اللؤلوۃ للنشر** نے ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء میں ۲۸۰ صفحات پر شائع کی ۔نمونہ کے چند صفحات انٹرنیٹ میں دستیاب ہیں۔

O......**نقض الدیانۃ الاحمدیۃ القادیانیۃ**

پروفیسر ڈاکٹر خالد کبیر علال الجزائری ، تکمیل تالیف ۱۴۳۹ھ / ۲۰۱۸ء **دار المحتسب**،صفحات ۱۹۶، انٹرنیٹ میں دست یاب ہے۔

O......**مناظرۃ**

شیخ امجد عبدالرحمٰن سقلاوی، اسماعیل حمد شامی سے مناظرہ کی رُوداد، جس کا آغاز ۲۲ اپریل ۲۰۱۸ء کو ہوا، برقی صفحات ۵۱۔

O...... **اثبات النقل والسرقۃ فی کتب المیرزا الھندی من کتاب مقامات الحریری**

شیخ ابراہیم بدوی، کمپوزشدہ ۱۷۴ برقی صفحات۔

O...... **کشف الاستار علی کتاب الدین الاسلامی لمؤلفۃ محمد علی اللاھوری**

شیخ انور الازہری۔

O...... **القادیانیۃ**

پانچ علماء کی تحریروں کو جمع کر کے مندرجہ نام سے **دار الاستقامۃ** قاہرہ نے حال ہی میں ۱۱۲ صفحات پر شائع کیا، نام یہ ہیں: **القادیانیۃ**، از شیخ الازہر محمد خضر حسین، **طغمۃ القادیانیۃ الکاذبۃ**، از شیخ محمد حامد الفقی، **حول القادیانیۃ**، از شیخ عبدالرحمٰن الوکیل، ردود، از شیخ محمد خلیل ھراس، **سب القادیانیین للاسلام و تسمیۃ الشجرۃ الملعونۃ وجوابھم**، از شیخ محمد تقی الدین الھلالی۔ ان میں سے چار کا تعارف مختلف مقامات پر گزر چکا جبکہ شیخ عبدالرحمٰن بن عبدالوھاب الوکیل (وفات ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء) مصر کے علاقہ منوفیہ کے گاؤں زاویہ البقلی میں پیدا ہوئے مکہ مکرمہ میں وفات

پائی وہیں قبر بنی۔ عالم، صحافی وشاعر تھے۔ جامعہ ازھر میں تعلیم حاصل کی پھر سرکاری اسکول میں اُستاذ ہوئے تا آنکہ ۱۹۵۲ء میں سعودی دارالحکومت ریاض میں مدرس تعینات ہوئے۔ بعدازاں جماعت **انصار السنة المحمدية** مصر کے ترجمان رسالہ ''**الهدىٰ النبوی**'' کے ایڈیٹر اور پھر ۱۹۶۰ء میں جماعت کے مرکزی صدر بنائے گئے۔ کچھ عرصہ بعد اُم القریٰ کالج مکہ مکرمہ میں اُستاذ تعینات ہوئے۔ متعدد تصنیفات ہیں۔ [۵۶۴]

O...... التوضيح لافک الاحمدية القاديانية فى زعمهم وفاة المسيح

شیخ صالح بن عبدالعزیز سندی لیکچرار مدینہ منورہ یونیورسٹی کی تصنیف، جو سترہ برقی صفحات پر مطبوع ہے۔

O......حقيقة لُغة الميرزا العربية

ڈاکٹر ھانی طاہر، مقالہ برائے پی ایچ ڈی، مشکاۃ اسلامی یونیورسٹی شمالی امریکہ، ۱۴۴۱ھ / ۲۰۱۹، کمپوز شدہ صفحات ۳۷۳، مصنف کے فیس بک صفحہ پر درج ہے۔ اور رد قادیانیت میں اسی مصنف کی برقی صفحات پر موجود آٹھ سے زائد کتب کے نام "ھانی طاہر کا سفر" عنوان کے تحت گزر چکے۔

O......ختم النبوة عندالمسلمين و القاديانية

ڈاکٹر سعد العضیلہ، مقالہ برائے ایم فل، ابن سعود یونیورسٹی ریاض، کمپوز شدہ صفحات ۳۵۸۔

O......القاديانية خطر رهيب على الاسلام

ضیاء الحق دَور میں حکومت پاکستان نے وائٹ پیپر white paper بنام ''قادیانیت اسلام کے لیے سنگین خطرہ، خلاف اسلام سرگرمیاں روکنے کے لیے حکومت کے اقدامات''، کے تمام علاقائی زبانوں میں ترجمہ کی وسیع اشاعت کی پھر دنیا کی مشہور زبانوں میں تراجم طبع کرا کے پاکستانی سفارت خانوں کے ذریعے دنیا میں تقسیم کیے۔ یہ عربی میں مذکورہ نام سے غالباً ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا۔

O...... شهباز محمدی بجواب اعجاز احمدی

یہ کتاب بنیادی طور پر اُردو زبان میں ہے۔ اور پہلی بار ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۴ء میں ''احتساب قادیانیت'' جلد اُنسٹھ کے آخر میں شائع ہوئی۔ مصنف علامہ میر محمد ربانی بن غلام رسول (۱۳۲۱ھ-۱۴۱۳ھ/ ۱۹۰۳ء-۱۹۹۲ء) ضلع رحیم یار خان کی بستی ارائیں موضع ہیراں ہیڈ حاجی پور نزد ظاہر پیر میں پیدا ہوئے۔ جامعہ عباسیہ بہاولپور سے تعلیم مکمل کی نیز حکیم تھے۔ مختلف سکولوں میں اُستاذ رہے[۵٦۵] ''شہباز محمدی'' میں مرزا غلام قادیانی کی اعجاز احمدی کے ردو تعاقب میں مصنف کے موزوں کردہ تین عربی منظومات مع ترجمہ شامل ہیں، جن کے عنوانات یہ ہیں:

''قلت جواباً لشعرية المذكورين'' صفحہ ۳۲۴ تا ۳۲٦ تعداد اشعار ۲۵۔

''قصيدة اللام على عقيدة الغلام'' صفحہ ۵۲۰ تا ۵۷٦ تعداد اشعار ٦٦١۔

''قلت جواباً لاشعاره'' صفحہ ۵۸۱ تعداد اشعار ۱۱۔ کل تعداد ٦۹۷۔

☆

دیگر موضوعات کی کتب میں ردِّ قادیانیت

جن مصنفین نے دیگر موضوعات کی کتب میں حسب موقع قادیانیت کا ضمنی اور مختصر ردّ وتعاقب کیا، اُن کے بارے میں معلومات جمع کرنا ایک بڑا اور وسیع کام ہے۔ یہاں دست یاب پچپن کتب کے متعلقہ مقام کا تعارف پیش ہے:

O......**النهضة الاصلاحية لاسرة الاسلامية**

مطبع مصطفیٰ بابی حلبی قاہرہ سے ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء میں پہلی بار ۷۹۲ صفحات پر چھپی۔ شیخ مصطفیٰ حمامی نے اپنے بعض مضامین جمع و اضافہ کر کے کتابی شکل دی۔ ہندوستان کے مشہور شہر مدراس کے نواح میں واقع نسبتاً چھوٹے شہر کرنال کے کالج میں عربی کے اُستاذ محمد عبد السلام سلیم نے قادیانی معتقدات پر مبنی ایک استفتاء تیار کیا اور عرب دنیا کے علماء سے جواب طلب کیا۔ یہ استفتاء قاہرہ کے رسالہ ''**الفتح**'' میں شائع ہوا۔ شیخ مصطفیٰ حمامی اس جانب متوجہ ہوئے اور جواب میں مضمون قلم بند کیا جو قاہرہ ہی کے کسی رسالہ میں چھپا، پھر ''**جواب الاستفتاء عن القاديانية ، الموجه الى علماء الاسلام بصحيفة الفتح**'' عنوان سے اس مجموعہ کے صفحہ ۵۲۱ تا ۵۲۷ پر پیش کیا۔ **النهضة الاصلاحية** میں اس مضمون کی شمولیت واشاعت سے اہمیت یوں بڑھی کہ مجموعہ پر قاہرہ کے چھ اکابر علماء کرام نے نثر و نظم میں تقاریظ لکھیں، جن کے نام یہ ہیں:

O......شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری، خلافت عثمانیہ کے سابق نائب شیخ الاسلام۔

O......شیخ یوسف بن احمد دجوی، علماء مصر کے سرتاج، غزالی زماں۔

O......شیخ محمد حبیب اللہ بن عبد اللہ مایابی شنقیطی، مشہور محدث۔

O......شیخ مصطفیٰ صبری، سابق شیخ الاسلام خلافت عثمانیہ۔

O......شیخ علی داؤد بن ابراہیم المرجی، وزارت اوقاف مساجد کے امام کبیر، منظوم

تقریظ-

O......شیخ عبدالجواد رمضان،عربی لغت کالج کے اُستاذ،منظوم تقریظ-

ان مقرظین میں سے ابتدائی تین کا کسی قدر تعارف گزر چکا، جب کہ شیخ مصطفیٰ صبری کا مزید ذکر آ گے ہے۔اور شیخ علی مرجی کے احوال تک راقم سطور کی رسائی نہیں ہو سکی۔اور آخری مقرظ شیخ عبدالجواد بن محمد رمضان (وفات ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء) مغربی مصر کے علاقہ بحیرہ میں پیدا ہوئے،قاہرہ میں وفات پائی۔گاؤں میں ابتدائی تعلیم کے بعد طنطا شہر میں عارف باللہ سید ابوالعباس احمد بن علی حسینی بدوی (وفات ۶۷۵ھ/۱۲۷۶ء) کے مزار سے ملحق مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا، پھر جامعہ ازہر قاہرہ سے تکمیل کی۔حافظ، عالم، ادیب وشاعر، جامعہ ازہر کے لغت کالج میں استاذ رہے۔ماہ نامہ **الازھر** میں میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ودیگر موضوعات پر نظم ونثر تحریریں شائع ہوتی رہیں، نیز جامعہ کے تحت منعقدہ محفل میلاد ودیگر اجتماعات میں نعت پڑھا کرتے۔[۵۶۶]

اور مصنف **النھضة الاصلاحیة** شیخ مصطفیٰ ابوسیف حمامی (وفات ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء) قاہرہ میں پیدا ہوئے اور بنی سویف شہر کے نزدیک آبائی گاؤں حمام میں وفات پائی۔جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کی، حنفی عالم، مسند، واعظ، مبلغ، مناظر، شاعر، معمر، قاہرہ میں سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنھم (وفات ۶۲ھ/۶۸۲ء) کے مزار پر واقع مسجد کے امام وخطیب رہے۔برطانوی استعمار کے خلاف جدوجہد میں شامل رہے، جس باعث ۱۹۱۹ء میں زخمی ہوئے۔متعدد تصنیفات میں **النھضة الاصلاحیة** کے علاوہ **استکشاف السر المقصود من کتب الشیخ السبکی محمود، تحطیم الحسام السامی بید الانصاف الاسلامی، تعلیم الجھول الخطابی، رفع الحجاب عن بلایا ابن خطاب** وغیرہ کتب ہیں اور باطل افکار ومعتقدات کے تعاقب میں فعال رہے۔[۵۶۷]

O...... **موقف العقل و العلم و العالم من ربّ العٰلمین و عبادۃ المرسلین** مطبع مصطفیٰ بابی حلبی قاہرہ، پہلی اشاعت ۱۳۶۹ھ/۱۹۵۰ء، **دار احیاء التراث**

العربی بیروت، دوسری اشاعت ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، چار جلد، صفحات ۲۰۱۸۔ نیز اس کا عکس انٹرنیٹ پر ہے۔ یہ شیخ الاسلام مصطفیٰ صبری کی تصنیف ہے، جس میں ملحدین، عقل پرستوں، معجزات کے منکرین، اپنے چند معاصرین کا ردّ وتعاقب ہے۔ اور یہ ضخیم کتاب زیر تصنیف تھی کہ حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق شیخ محمود شلتوت کا فتویٰ سامنے آیا۔ تب قادیانی اہداف کونا کام بناتے ہوئے **موقف العقل** کا ایک حصہ تیار کیا اور "**القول الفصل بین الذین یؤمنون بالغیب و الذین لا یؤمنون**" نام دیا، جسے مطبع عیسیٰ حلبی قاہرہ نے ۱۳۶۱ھ/۱۹۴۲ء میں ۲۴۴ صفحات پر، پھر مکتبہ دارالسلام قاہرہ نے ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء میں اوراب مکتبہ عصریہ صیدا بیروت نے شائع کیا۔ جس کے چند صفحات اس قادیانی عقیدہ کے تعاقب میں ہیں۔

القول الفصل منظرعام پر آئی تو شیخ محمود شلتوت نے اس کے جواب اوراپنی منفرد رائے کے اصرار پر چند مضامین شائع کرائے۔ اب شیخ مصطفیٰ صبری نے **القول الفصل** کا مکمل متن نیز شیخ شلتوت کے اس پر اعتراضات کا ردلکھ کر یہ تمام مواد **موقف العقل** کی چوتھی وآخری جلد میں شامل کیا۔ جہاں حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی فکر بارے یہ تحریریں صفحہ ۱۷۴ تا ۱۸۲ نیز ۲۲۸ تا ۲۸۰ پر ہیں۔ **موقف العقل** کے مکمل متن کا مصنف کے فرزند شیخ ابراہیم صبری نے ترکی زبان میں ترجمہ کیا، جس کا قلمی نسخہ لندن کے مرکزی کتب خانہ میں ہے۔

مصنف شیخ مصطفیٰ صبری بن احمد توقاتی (۱۲۸۶ھ-۱۳۷۳ھ/ ۱۸۶۹ء-۱۹۵۴ء) ترکی کے شہر توقات میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی، وہیں قبر بنی۔ حافظ وقاری، فقیہ حنفی، مدرس، محقق، شاعر، سیاسی رہنما۔ مسجد قلیج علی پاشا استنبول کے امام وخطیب، مسجد سلطان محمد فاتح نیز عثمانی خلیفہ عبدالحمید خان دوم کے دربار میں مدرس اوران کے کتب خانہ کے نگراں، عثمانی پارلیمنٹ کے رُکن رہے اور حکومت نے متعدد ایوارڈ پیش کیے۔ آپ ۱۹۱۹ء تا ۱۹۲۰ء "شیخ الاسلام" کے منصب رفیع پر فائز رہے اور خلافت عثمانیہ کے آخری دنوں میں ۱۹۲۲ء کو خاندان سمیت ہجرت کر کے مختلف مما لک سے ہو کر بالآخر قاہرہ میں

سکونت اختیار کی، جہاں جامعہ ازہر میں درس دیا کرتے۔ خلافت عثمانیہ کی بقاء و اصلاح کے لیے کوشاں رہے، پھر مصطفیٰ کمال پاشا کی ملحدانہ تحریک کے خلاف صف آراء ہوئے، اور مصر پہنچے تو مقامی مغرب زدہ و عقل پرست علماء کے دعاوی کا بھرپور تعاقب کیا۔ عربی و ترکی زبانوں میں متعدد تصنیفات ہیں۔ اور شیخ الاسلام کے منصب پر تعینات رہنے والے علماء میں سب سے آخر میں وفات پائی۔ قادیانیت کے رد میں تین اعمال پیش نظر ہیں، پہلے شیخ مصطفیٰ ابوسیف حمامی کی **النهضة الاصلاحية** پر تقریظ لکھی، پھر خود **القول الفصل** اور **موقف العقل** میں زیر قلم لائے۔

عثمانی خلیفہ سلطان عبد العزیز (وفات ۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء) کے پوتا شہزادہ محمود شوکت عثمانی (۱۹۰۳ء-۱۹۷۳ء) جو خلافت عثمانیہ کے کلی خاتمہ کے بعد قاہرہ میں جلاوطن زندگی بسر کررہے تھے۔ شیخ الاسلام مصطفیٰ صبری کی نماز جنازہ میں حاضر تھے، جنہوں نے پاؤں چوم کر قبر میں اُتارا۔ [۵٦۸]

O...... تاریخ المذاهب الاسلامية، فی السياسة والعقائد و تاریخ المذاهب الفقهية

شیخ محمد بن احمد بن مصطفیٰ ابوزہرہ کی تصنیف جو **دار الفكر العربی** قاہرہ نے ٦٨٨ صفحات پر بارہا شائع کی، نیز کمپیوٹر انٹرنیٹ میں موجود ہے۔ اس کا ایک باب صفحہ ۲۱۱ تا ۲۱۹ پر قادیانیت بارے ہے۔ اور گزر چکا کہ یہ حصہ مکتبہ حقیقت استنبول نے طبع کرا کے تقسیم کیا۔ جبکہ پروفیسر غلام احمد حریری نے اس کتاب کا اُردو ترجمہ ۱۳۸۴ھ / ۱۹٦۴ء میں مکمل کیا نیز حواشی لکھے، جو ''اسلامی مذاہب'' نام سے ملک سنز تاجران کتب لائل پور نے ۳۹۱ صفحات پر شائع کیا۔ جس کے صفحہ ۳۷٦ تا ۳۸۹ پر ''قادیانی فرقہ'' کے زیرعنوان ترجمہ ہے۔ علاوہ ازیں ''ضیائے حرم'' کے مذکورہ بالا شمارہ میں شامل ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مضمون میں بھی قادیانیت سے متعلق عبارت کا ترجمہ دیا گیا ہے۔

O...... اهل الحق العارفون بالله السادة الصوفية

مطبع الشرق زقازيق مصر سے ۱۳٦۸ھ/ ۱۹۴۹ء میں ۲۵۵ صفحات پر چھپی،

صفحہ۸۴تا۸۹ پر بہائیت اور قادیانیت کا تعاقب ہے۔ یہ شیخ سید محمد حافظ تجانی کی تصنیف جو ماہ نامہ ''طریق الحق'' قاہرہ کے بانی نیز اس موضوع پر مستقل کتاب بھی لکھی۔

O...... **المهدية فى الاسلام، منذ اقدم العصور حتى اليوم**

دار الكتاب العربى قاہرہ نے ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ء میں ۳۰۴ صفحات پر شائع کی، صفحہ ۲۷۰ تا ۲۷۳ پر قادیانی افکار کا جائزہ ہے۔ شیخ سعد محمد حسن (۱۳۳۰ھ- ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۱۱ء-۱۹۸۸ء) کی تصنیف جو مصر کے باشندہ، محقق، واسع الاطلاع تھے۔ جامعہ ازہر میں تعلیم پائی اور مصر و لیبیا میں مدرس رہے۔[۵٦۹]

O...... **المجددون فى الاسلام، من القرن الاوّل الى الرابع عشر**

جو شیخ عبدالمتعال صعیدی کی تصنیف جن کا ذکر گزر چکا۔ صفحہ ۵۵۰ تا ۵۵٦ پر مرزا غلام کے افعال کا جائزہ لیا گیا ہے۔

O...... **المهدى والمهدوية**

ڈاکٹر احمد امین بن ابراہیم الطباخ (۱۲۹۵ھ-۱۳۷۳ھ/۱۸۷۸ء-۱۹۵۴ء) کی تصنیف، جو ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۲ء میں **مؤسسة هنداوى للتعليم والثقافة** قاہرہ نے ۵۷ صفحات پر شائع کی۔ ''**القاديانية**'' عنوان سے صفحہ ۴۷ تا ۴۹ پر لکھا گیا۔ مصنف قاہرہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی۔ مؤرخ، ادیب ولغوی، واسع الاطلاع، قاضی، پروفیسر رہے۔ اور ۱۹۴۸ء میں قاہرہ یونیورسٹی نے ''ڈاکٹر'' کا اعزازی لقب پیش کیا۔ متعدد تصنیفات اور بکثرت مضامین لکھے، چند کتب کے اُردو تراجم شائع ہوئے۔[۵۷۰]

O...... **تفسير الواضح**

دارالجیل الجدید بیروت نے دسویں بار ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء میں تین جلد کے ۱۸۳۴ صفحات پر شائع کی۔ مفسر و مصنف شیخ محمود حجازی (۱۳۳۲ھ-۱۳۹۲ھ / ۱۹۱۴ء- ۱۹۷۲ء) شافعی عالم و مدرس تھے۔ مصر کے مشرقی صوبہ میں گاؤں **شنبارة منقلا** میں پیدا ہوئے اور سوڈان کے دارالحکومت خرطوم میں وفات پائی۔ شیخ الازہر محمد مصطفیٰ المراغی کے

شاگرد۔ ۱۹۶۸ء میں جامعہ ازھر سے پی ایچ ڈی کی۔اور ریاض میں لاء کالج پھر اُم درمان یونیورسٹی خرطوم میں اُستاذ رہے۔اس تفسیر میں تیسری جلد کے صفحہ ۹۹ پر سورۃ الاحزاب آیت ۴۰ **خاتم النبیین** کے تحت سیدنا محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر قسم کی نبوت ورسالت کے خاتمہ، وحی کے انقطاع واختتام، احکام باری تعالیٰ کی تکمیل، ابدی آئین، اور آپ کی نبوت ورسالت کے قیامت تک کامل وشامل ہونے کی تائید میں ڈاکٹر محمد حجازی نے اپنی رائے وعقیدہ حسب ذیل الفاظ میں بیان کیا:-

”ولکن کان رسول اللّٰہ وخاتم النبیین و امام المرسلین، لا نبی بعدہ بہ ختمت الرسالات، والیہ انتھیٰ الوحی من السماء، و انقطعت الأوامر الالھیة، اکتفاء بالامر الدائم والدستور المحکم، الذی من لدن حکیم خبیر علی النبی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم وکان اللّٰہ بکل شئی علیما، فجعل محمدا خاتم الانبیاء ورسالتہ عامة شاملة کاملة فیھا الخیر الی یوم القیامة.“

O...... تفسیر التحریر والتنویر

تفسیر ابن عاشور کے عرفی نام سے مشہور پندرہ جلدوں میں بارہا شائع ہوئی۔اس کے مصنف ومفسر شیخ سید محمد طاہر بن عاشور (۱۲۹۶ھ-۱۳۹۳ھ/ ۱۸۷۹ء-۱۹۷۳ء) تیونس شہر میں پیدا ہوئے وہیں تعلیم ووفات پائی۔ مالکی عالم، لغوی اور ۱۹۳۲ء میں مالکیہ کے مفتی اعظم بنائے گئے۔شیخ الاسلام اور زیتونہ یونیورسٹی تیونس کے وائس چانسلر تھے۔ چالیس سے زائد تصانیف ہیں۔مفتی مصر محمد عبدہ سے ملاقات تھی۔[۵۷۱] مرزائی مصنف کے بقول شیخ محمد الطاہر بن عاشور حق بات کہنے کی جرأت رکھنے والی ایک معروف دینی شخصیت تھے۔[۵۷۲]

تفسیر ابن عاشور میں آیت **خاتم النبیین** کے تحت بابیہ اور بہائیہ فرقوں کی تاریخ وعقیدہ بیان کیا۔قبل ازیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ورسالت کے خاتمہ پر صحابہ کرام اور

امت اسلامیہ کا اجماع نیز ضروریات دین میں سے بتایا۔جس کے منکر کو کافر اور خارج از اسلام لکھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی انسان کے حق میں دعویٰ نبوت تسلیم کرنے والے کی بلاتردد تکفیر کی جائے گی۔شیخ محمد طاہر عاشور کے متعلقہ الفاظ وعبارت یہ ہے:-

و قد اجمع الصحابة علی ان محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم خاتم الرسل والانبیاء و عُرف ذلک و تواتر بینهم وفی الاجیال من بعد هم. ولذلک لم یترددوا فی تکفیر مسیلمة والاَسود العنسی.فصار معلوما من الدین بالضرورة ممن انکره فهو کافر خارج الاسلام، ولو کان معتر فاباَن محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم للناس کلهم. وهذا النوع من الاجماع موجب العلم الضروری کما اشار الیه جمیع علمائنا ولا یدخل هذا النوع فی اختلاف " .

چند سطور بعد یہ لکھا:

’’ولذلک لا یترد د مسلم فی تکفیر من یثبت نبوء ة لاحَد بعد محمد صل اللّٰہ علیه و آله وسلم، وفی اخراجه من حظیرة الاسلام.‘‘

معلوم رہے مرزائی مصنفین ان دونوں مفسرین ڈاکٹر محمد حجازی اور شیخ محمد طاہر عاشور کی دیگر موضوع کی تحریریں اپنے معتقدات کی تائید میں پیش کرنے میں کوشاں ہیں۔[۵۷۳] لہذا عقیدہ ختم نبوت نیز مرزائیت کے متعلق ان مفسرین کے مؤقف کو سامنے لانے کی غرض سے ہمیں اس کتاب کی ترتیب ومنہج کو نظر انداز کر کے ان کی تحریروں کے اقتباس یہاں نقل کرنا پڑے۔

O...... **الاعلام ، قاموس تراجم لاشهر الرجال و النساء من العرب و المستعربین و المستشرقین**

دار العلم للملایین بیروت نے سترہویں بار اگست ۲۰۰۷ء میں شائع کی۔آٹھ

جلد کی اس ضخیم کتاب کی پہلی جلد کے صفحہ ۲۵۶ پر مرزا کے حالات وافکار درج ہیں۔مصنف خیر الدین بن محمود زرکلی (۱۳۱۰ھ-۱۳۹۶ھ/۱۸۹۳ء-۱۹۷۶ء) دمشق کے باشندہ جب کہ بیروت میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔مشہور سوانح نگار، محقق، ادیب و شاعر، صحافی، مراکش میں سعودی عرب کے سفیر رہے۔نثر و نظم میں پندرہ کے قریب تصنیفات جن میں ''الاعلام'' پہچان بنی۔[۵۷۴]

O...... نزهة الخواطر و بهجة المسامع و النواظر

اسلامیان پاک و ہند کے مشاہیر کا تذکرہ، ندوۃ العلماء لکھنو کے سربراہ علامہ حکیم عبدالحی بن فخر الدین لکھنوی (۱۲۸۶ھ-۱۳۴۱ھ/ ۱۸۶۹ء-۱۹۲۳ء) نے ابتدائی سات حصے تصنیف کیے[۵۷۵] پھر ان کے بیٹے علامہ ابوالحسن علی میاں ندوی نے آخری و آٹھویں جلد تصنیف کی نیز کتاب کو نیا نام ''**الاعلام بمن فی تاریخ الهند من الاعلام**'' دیا پھر دارابن حزم بیروت نے ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں تمام جلدیں ۱۵۰۸ صفحات پر شائع کیں۔آخری جلد صفحہ ۱۳۱۷ تا ۱۳۱۹ پر مرزا کے حالات درج ہیں۔

O...... التفسير المكى، سورة النساء

پہلی بار ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء میں **دار نور المكتبات** جدہ نے شیخ مجد مکی حلبی (پیدائش ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء) کی تحقیق کے ساتھ ۵۹۲ صفحات پر شائع کی۔مفسر نے آیت ۱۵۹ کے تحت حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارے سواد اعظم کا مسلک بیان کرتے ہوئے اپنے دوست شیخ محمود ملاح بغدادی کی کتاب ''**النحلة الاحمدية و خطرها على الاسلام**'' کے حوالہ سے صفحہ ۵۴۵ تا ۵۴۹ پر قادیانیت کا ردّ وتعاقب کیا۔مفسر شیخ محمد طاہر بن عبدالقادر کردی (۱۳۲۱ھ-۱۴۰۰ھ/ ۱۹۰۰ء-۱۹۸۰ء) مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبرستان المعلی میں قبر بنی۔عالم، مدرس، مؤرخ، اپنے دور کے اہم خطاط، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔مسجد حرم توسیعی کمیٹی کے رکن، پورے قرآن مجید کو خوبصورت ودلکش خطاطی سے آراستہ کیا جو شائع ہوا اور ''**المصحف المكى**'' نام سے مشہور ہوا۔نیز عربی خطاطی کی تاریخ پر مستقل کتاب لکھی اور اس کی تربیت ونمونوں بارے

کتب ہیں۔متعدد تصنیفات میں مکہ مکرمہ کی تاریخ چھ جلدوں میں لکھی۔بعض کتب مقامی مدارس کے نصاب میں شامل ہیں۔معلوم رہے مکمل قرآن مجید کی دو تفاسیر لکھیں، ایک ''**التفسیر المکی**'' نام سے مختصراور دوسری ''**زھرۃ التفاسیر**'' جو مفصل ہے۔ایک تصنیف ''**تبرک الصحابۃ بآثار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم و بیان فضلہ العظیم**'' کا اُردو ترجمہ مولانا محمد اکرام اللہ زاہد نے کیا جو صفّہ فاؤنڈیشن لاہور نے شائع کیا۔اسی کا دوسرا ترجمہ مفتی غلام مرتضیٰ سیالوی نے کیا جو غیر مطبوع ہے۔[۵۷۶]

O...... **الاعلام الشرقیۃ فی المائۃ الرابعۃ عشر الھجریۃ**

دوسری بار۱۹۹۴ء میں **دار الغرب الاسلامی بیروت** نے تین جلد کے ۱۳۰۸ صفحات پر شائع کی، دوسری جلد کے صفحہ۶۲۳ تا ۶۲۵ پر مرزا کا تعارف درج ہے۔مصنف شیخ محمد زکی بن محمد بن مجاہد (۱۳۲۲ھ- ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۰۵ء- ۱۹۸۰ء) قاہرہ کے باشندہ، عالم،مؤرخ،صوفی،تاجر کتب، مکتبہ المجاہد کے مالک نیز عظیم الشان ذخیرہ کتب تھا جو مسجد اقصیٰ کے کتب خانہ نیز دیگر کو ہدیہ کیا۔چند تصنیفات ہیں، جب کہ یہ کتاب خلافت عثمانیہ کے سابق نائب شیخ الاسلام محمد زاہد بن حسن کوثری حنفی نقشبندی کی تحریک وخواہش پر تالیف کی، پھرانہوں نے تقریظ لکھی۔ماہ نامہ''نورالحبیب''میں **الاعلام الشرقیۃ** کا تعارف نیز حالات مصنف شائع ہوئے۔[۵۷۷]

O...... **الفکر الاسلامی الحدیث و صلتہ بالاستعمار الغربی**

مکتبہ وھبہ قاہرہ نے ۶۱۴ صفحات پر بارہا شائع کی۔مصنف ڈاکٹر شیخ محمد البہی (۱۳۲۳ھ-۱۴۰۳ھ/ ۱۹۰۵ء-۱۹۸۲ء) مصر کے علاقہ بحیرہ کے گاؤں اسمانیہ میں پیدا ہوئے۔حافظ و عالم، مفکر و داعی اصلاح۔جامعہ ازھر میں تعلیم کے بعد ھمبرگ یونیورسٹی جرمنی سے جرمن زبان سیکھ کر ڈپلومہ اور پھر وہیں سے ۱۹۳۶ء میں''**الشیخ محمد عبدہ والتربیۃ القومیۃ فی مصر**''مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔کچھ عرصہ اشترا کی نظریات سے متاثر رہے۔جرمنی، کینیڈا، مراکش وغیرہ کی جامعات میں اسلامی فلسفہ کے

استاذ رہے۔۱۹۵۳ء میں جامعہ ازھر کے مدیر اور ۱۹۶۴ء میں مصر کے وزیر اوقاف رہے۔ چالیس سے زائد تصانیف میں بعض سورتوں کی تفسیر کے علاوہ **الدین والحضارة الاسلامية، الغزالی و فلسفته الاخلاقية والصوفية ، الاسلام دعوة وليس ثورة، مستقبل الاسلام والقرن الخامس عشر الهجری، التفرقة العنصرية والاسلام ، الاسلام ومواجهة المذاهب الهدامة** اور **حياتی فی رحاب الازهر** نام ہیں۔ پاکستان کا دَورہ کیا۔[۵۷۸]**الفكر الاسلامی الحديث** میں حسب ذیل تین عنوانات کے تحت قادیانیت پر لکھا:

حركة السيد احمد خان ،صفحہ۲۷ تا ۳۳،۱۶۲ تا ۱۶۶۔

المذهب القاديانی، صفحہ۳۳ تا ۳۷۔

الاحمدية، صفحہ۳۷ تا ۳۸۔

O...... **المخططات الاستعمارية لمكافحة الاسلام**

پہلی بار ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۵ء میں **دار الثقافة للنشر** نے ۳۶۶ صفحات پر اور ۱۹۷۹ء میں دارالاعتصام قاہرہ نے ۲۷۲ صفحات پر شائع کی جس کے آخر میں صفحہ۲۵۳ تا ۲۵۹ پر قادیانیت کا تعارف درج ہے۔مصنف محمد محمود الصواف (۱۳۳۴ھ-۱۴۱۳ھ/ ۱۹۱۵ء-۱۹۹۲ء) عراق کے شہر موصل میں پیدا ہوئے ،استنبول ایئرپورٹ پر دورانِ سفر وفات پائی اور مکہ مکرمہ میں قبر بنی۔شافعی عالم،صحافی ،سیاسی رہنما، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔عراق میں جماعت اخوان المسلمین کے بانی تھے اور وہاں کی اشترا کی حکومت سے جدل کے نتیجہ میں ۱۹۵۹ء میں سعودی عرب چلے گئے جہاں شاہ فیصل بن عبدالعزیز ال سعود(وفات ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء) کے مشیر رہے۔رابطہ عالم اسلامی کے بانی رکن ، جہاد فلسطین وافغانستان میں سرگرم رہے۔[۵۷۹]

O...... **المذاهب المعاصرة و موقف الاسلام منها**

دوسری بار ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء میں **دار اللواء** ریاض نے ۳۲۰ صفحات پر شائع کی۔ آخری باب صفحہ۲۷۳ تا ۳۰۷ قادیانیت بارے ہے۔یہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن عمیرہ کی تصنیف جو

ابن سعود یونی ورسٹی ریاض میں پروفیسر تھے۔

O......لا مهدی ینتظر بعد الرسول محمدصلی اللّٰہ علیه و آله وسلم خیر البشر

دوسری بار ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء میں ۹۶ صفحات پر چھپی۔صفحہ ۵۹ تا ۶۰ نیز ۷۲ تا ۷۳ پر قادیانیت کا رد ہے۔مصنف شیخ عبداللہ بن زید آل محمود (۱۳۲۹ھ- ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۱۱ء- ۱۹۹۷ء) خطہ نجد کے شہر حوطہ بنی تمیم میں پیدا ہوئے۔حافظ، عالم، غیر مقلد، مدرس مسجد حرم مکی، پھر ریاست قطر کے چیف جسٹس رہے،متعدد تصنیفات ہیں۔[۵۸۰]

O...... معجم المؤلفین تراجم مصنّفی الکتب العربیة

جو بارہا چھپی، پھر کمپیوٹر کتابت کے ساتھ پہلی بار ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء میں **مؤسسة الرسالة** بیروت نے چار ضخیم جلدوں میں شائع کی،جس کی پہلی جلد کے صفحہ ۳۰۶ پر مرزا کا مختصر تعارف دیا گیا ہے۔مصنف شیخ عمر رضا کحالہ (۱۳۲۳ھ-۱۴۰۸ھ/ ۱۹۰۵ء-۱۹۸۷ء) دمشق میں پیدا ہوئے، وہیں وفات پائی اور قبرستان باب صغیر میں قبر بنی۔مؤرخ کبیر، محقق، ماہر انساب،اسلامی دنیا کے مشہور کتب خانہ، دارالکتب ظاہریہ دمشق کے مدیر رہے۔علمی خدمات کی بنا پر حکومت شام نے تمغہ درجہ اوّل پیش کیا۔متعدد تصنیفات ہیں،جن میں "**معجم المؤلفین**" پہچان بنی۔[۵۸۱]

O...... قوی الشر المتحالفة و مو قفها من الاسلام و المسلمین

دوسری بار ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء میں دارالوفا قاہرہ نے ۲۵۰ صفحات پر شائع کی۔ چوتھے باب میں "**القادیانیة**" عنوان سے مواد صفحہ ۱۴۴ تا ۱۴۷ پر درج ہے۔مصنف شیخ محمد محمد الدھان (پیدائش ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء) کا تعارف صفحہ اوّل پر درج ہے۔ جو مصر کے مقام محلّہ الکبریٰ میں پیدا ہوئے۔حافظ و عالم، مدرس۔اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ، ابن سعود یونیورسٹی ریاض اور اُم درمان یونیورسٹی خرطوم میں اُستاذ رہے۔اور زنجبار، موغادیشو صومالیہ میں جامعہ ازہر کی طرف سے مدرس رہے۔بعد اَزاں جامعہ ازھر کے مدیر تعینات

ہوئے۔متعدد تصنیفات میں **المستشرقون و تعدد زوجات صفوة المرسلین** وغیرہ کتب ہیں۔

O...... **المهدی المنتظر فی ضوء الاحادیث و الآثار الصحیحة واقوال العلماء و آراء الفرق المختلفة**

ڈاکٹر عبدالعلیم بستوی کی تصنیف جس کا ذکر گزر چکا۔صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۳ پر مرزائی افکار کا بیان ہے۔

O...... **الماسونیة تحت المجهر**

ڈاکٹر ابراھیم فواد عباس (پیدائش ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء) جو فلسطین کے مقام المجدل میں پیدا ہوئے۔ مدرس وصحافی اور ۱۹۷۰ء سے جدہ میں مقیم ہیں۔ یہ ایک طویل مضمون ہے جو روزنامہ ''**عکاظ**'' جدہ کے تین شماروں میں مارچ اپریل ۱۹۸۶ء میں چھپا۔ بعدازاں **دار الرشاد**، جدہ نے ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء میں کتابی شکل میں ۶۴ صفحات پر شائع کیا۔جس کے صفحہ ۵۰ پر مختصر تحریر ''**علاقة القادیانیة بالماسونیة**'' عنوان سے ہے۔یہ کتاب اور مصنف کی مزید بارہ تصانیف ان کی ویب سائٹ پر دست یاب ہیں۔

O...... **دفاع عن العقیدة و الشریعة ضد مطاعن المستشرقین**

ساتویں بار ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء میں **شرکة نهضة** مصر قاہرہ نے ۲۳۰ صفحات پر شائع کی۔صفحہ ۲۰۱ تا ۲۱۱ پر ''**القادیانیة و خدماتها للاستعمار**'' عنوان کے تحت لکھا۔ نیز دوسری تصنیف ''**حصاد الغرور**'' کے صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۶ پر ارض فلسطین کبابیر میں برطانوی استعمار کے ہاتھوں لگائے گئے اس پودا کی مختصر تاریخ بیان کی۔ یہ کتاب ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء میں **دار الشروق**، قاہرہ نے ۲۲۲ صفحات پر شائع کی۔مصنف شیخ محمد غزالی بن احمد السقا (۱۳۳۵ھ-۱۴۱۶ھ/۱۹۱۷ء-۱۹۹۶ء) مصر کے علاقہ جیزہ کے گاؤں نکلا العنب میں پیدا ہوئے سعودی دارالحکومت ریاض میں وفات پائی اور قبرستان بقیع مدینہ منورہ میں قبر بنی۔مشہور مبلغ، جامعہ ازھر قاہرہ میں تعلیم حاصل کی۔اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ نیز

قطراورالجزائر کی جامعات میں پروفیسر رہے۔ شیخ حسن البناء کے شاگرد اوران کی قائم کردہ جماعت اخوان المسلمین کے اہم رہنما، بعدازاں جماعت سے الگ ہوئے۔ شاہ فیصل عالمی ایوارڈ یافتہ نیز حکومت الجزائر نے ایوارڈ پیش کیا۔ ساٹھ کے قریب تصنیفات ہیں۔[۵۸۲]

O...... الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب و الاحزاب المعاصرة

ڈاکٹر شیخ مانع بن حماد جھنی، جواضافات کے ساتھ ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۷ء میں دارالندوۃ ریاض نے دوجلدوں میں شائع کی اور پہلی جلد کے صفحہ ۴۱۹ تا ۴۲۳ پر قادیانیت کا تعارف ہے۔ دیگر ذرائع سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کے چودہ مضامین تیونس کے ڈاکٹر حسین بن محمد شواط (پیدائش ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء) مقیم امریکہ نے لکھے تھے اور قادیانیت پر مضمون بھی انہی کی تحریر ہے۔

O...... موسوعة الفرق و الجماعات و المذاهب الاسلامية

ڈاکٹر عبدالمنعم الحفنی، پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء دارالرشاد قاہرہ، صفحات ۴۴۰۔ جس کے صفحہ ۱۸، ۳۱۲، ۳۱۴ تا ۳۱۴ پر ''القادیانیة'' عنوان کے تحت تعارف دیا گیا۔ مصنف کتاب مصر کے مشہور مؤرخ و محقق، صوفی اور فلسفہ میں پی ایچ ڈی ہیں۔ تصانیف کی تعداد ایک سو ساٹھ سے زائد ہے۔

O...... حقيقة البهائية

دارالمعارف قاہرہ نے ۱۳۶ صفحات پر شائع کی۔ جس کے صفحہ ۷۹ تا ۱۰۰ پر ''**البهائی و القادیانی**'' اور صفحہ ۱۱۷ تا آخر پر ''**ختم النبوة**'' عنوانات سے لکھا ہے۔ مصنف ڈاکٹر سید مصطفیٰ بن کمال محمود حسینی (۱۳۴۰ھ-۱۴۳۰ھ/۱۹۲۱ء-۲۰۰۹ء) مصر کے علاوہ منوفیہ کے گاؤں میت خاقان میں صوفی گھرانہ میں پیدا ہوئے قاہرہ میں وفات پائی۔ جنازہ میں کسی اہم شخصیت نے شرکت نہیں کی۔ امراض سینہ کے ماہر ڈاکٹر، فلسفی و دانشور تھے۔ تیس برس کے لگ بھگ شک و یقین کے درمیان معلق رہے۔ نوّے کے قریب تصنیفات ہیں۔ پہلی متنازع کتاب **اللّٰه و الانسان**، پھر **القرآن محاولة لفهم**

عصری، الشفاعة وغیرہ سامنے آئیں۔بعدازاں رحلتی من الشک الی الایمان ، حوارمع صدیقی الملحد ، لماذارفضت المارکسیة ، اسرائیل البدایة والنهایة لکھیں۔نیز ٹیلی ویژن پر پروگرام ’’العلم والایمان ‘‘پیش کرتے رہے جوچارسو سے زائداقساط پرپھیل گیا۔غرباء کے سستے علاج کے لیے تین طبی مراکز بنوائے۔آثارقدیہ کی حفاظت کے لیئے عجائب گھربنایا۔والد کی یادمیں قاہرہ میں مسجد تعمیر کرائی جو’’مسجد مصطفیٰ محمود‘‘ نام سے جانی گئی۔۲۰۱۳ءمیں’’الجزیرة الوثائقیة ‘‘چینل نے ان کی شخصیت وافکار پردواقساط میں دستاویزی پروگرام نشرکیا۔

O...... محمد اقبال و موقفه من الحضارة العربية

شیخ خلیل الرحمٰن بن عبدالرحمٰن راز کی تصنیف جوپہلی بار۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ءمیں دار حراءمکہ مکرمہ نے۳۵۲صفحات پرشائع کی۔صفحہ۱۸۶تا۱۸۷پر ’’جهوده فی الرد علی القادیانیة فی مسئلة ختم النبوة‘‘ عنوان سے مفکرپاکستان ڈاکٹرعلامہ محمداقبال کی خدمات کامختصرذکرہے۔

O...... الموجز فی الادیان و المذاهب المعاصرة

پہلی بار۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ءمیں دارالصمیعی ریاض نے۱۹۱صفحات پرشائع کی۔ جس کاایک باب’’القادیانیة‘‘صفحہ۱۴۳تا۱۵۳پرہے۔یہ القصیم یونیورسٹی سعودی عرب کے پروفیسرڈاکٹرناصربن عبداللہ القفاری ودیگرکی تصنیف ہے۔

O...... ادعیاء النبوة عبرالتاریخ

دیب علی حسن (پیدائش ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء) کی تصنیف، جوشام کے ساحلی شہرلاذقیہ میں پیداہوئے۔دمشق یونیورسٹی سے تعلیم مکمل کی۔ادیب وشاعراورصحافی ہیں۔پندرہ سے زائد کتب ہیں۔ مدعیان نبوت کے احوال پر یہ کتاب پہلی بار ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء میں دارالحکمت دمشق نے۱۹۲صفحات پرشائع کی اورصفحہ۱۶۷تا۱۶۸پرمرزا قادیانی کا تعارف دیا گیاہے۔

O...... **احذروا للاساليب الحديثة فى مواجهة الاسلام**

ڈاکٹر سعد الدین سید صالح، جامعہ ازہر قاہرہ میں اصول دین شعبہ کے پرنسپل، اشاعت ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء مکتبہ صحابہ شارقہ، صفحات ۳۰۲۔ جبکہ پہلی بار ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۸ء میں دارالارقم زقازیق مصر سے شائع ہوئی۔ تیرہویں فصل میں ''**القادیانیة**'' عنوان کے تحت صفحہ ۲۵۷ تا ۲۶۴ پر لکھا۔ آخری دو صفحات پر اسی مصنف کی دیگر موضوعات پر بیس کتب کے ناموں کی فہرست دی گئی ہے۔

O...... **فى مذاهب اللااسلاميين**

پروفیسر ڈاکٹر عامر النجار، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء میں مکتبہ ثقافہ دینیہ قاہرہ نے شائع کی۔ تین غیر اسلامی فرقوں بابیہ، بہائیہ اور قادیانیہ کے عقائد و تاریخ پر مبنی ہے۔

O...... **العنصرية اليهودية و آثارها فى المجتمع الاسلامى والموقف منها**

مکتبہ العُبَیکان ریاض نے پہلی بار ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء میں چار جلدوں میں شائع کی۔ تیسری جلد کے صفحہ ۳۸۸ تا ۴۰۶ پر ''**الحركة القاديانية**'' عنوان کے تحت تحریر ہے۔ مصنف ڈاکٹر احمد بن عبداللہ الزغیبی ابن سعود یونیورسٹی ریاض میں اسلامی ثقافت کے استاذ تھے۔

O...... **مبادى العقيدة الاسلامية و الفكر المعاصر**

پہلی بار ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں دمشق یونیورسٹی نے شائع کی۔ اور مذکورہ یونیورسٹی کے سال سوم کے نصاب میں شامل ہے۔ اس کے مصنف شام کے مشہور شافعی عالم و مفکر محمد سعید بن رمضان بوطی شہید (۱۳۴۷ھ-۱۴۳۴ھ/۱۹۲۹ء-۲۰۱۳ء) عراق و شام اور ترکی کی سرحد پر واقع گاؤں جلیکا میں پیدا ہوئے چار برس کی عمر میں والد کے ہمراہ دمشق ہجرت کی وہیں کی مسجد ایمان میں آپ کا درس جاری تھا کہ خودکش حملہ میں بیالیس سے زائد افراد سمیت شہید ہو گئے ان میں جواں سال پوتا احمد بوطی بھی شامل تھا نیز چوراسی زخمی

ہوئے۔امام اھل الشام، مفکر اسلام، جامعہ از ہر قاہرہ سے پی ایچ ڈی کی۔عربی کے علاوہ کردی اور ترکی زبانیں جانتے تھے۔دمشق یونیورسٹی میں استاذ رہے، نیز متعدد عالمی علمی اداروں کے رکن اور ریڈیو ٹیلی ویژن پر دروس بکثرت نشر ہوئے۔الحاد، فلسفہ، خارجی افکار کے تعاقب میں زبان وقلم سے سرگرم رہے، جہاد فلسطین کے داعی تھے۔ساٹھ سے زائد تصانیف ہیں جن میں سے متعدد کے عالمی زبانوں میں تراجم ہوئے۔اس کتاب کا اُردو ترجمہ مفتی شیخ فرید نے کیا جو''اسلامی عقائد'' نام سے شبیر برادرز لاہور نے ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء میں ۴۷۲صفحات پر شائع کیا۔جس کے صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲ پر''قادیانی فرقہ کی گمراہی'' عنوان سے تعاقب ہے۔اپنی دوسری اہم ومشہور تصنیف "**کبریٰ الیقینیات الکو نیة**" جو۳۹۲صفحات پر مطبوع ہے اس کے صفحہ ۳۲۲ تا ۳۳۳ پر "**نزول عیسیٰ بن مریم**" زیر عنوان بھی قادیانیت کی خبر لی۔علاوہ ازیں ڈاکٹر شیخ سعید بوطی نے اس مسئلہ پر فتویٰ بھی لکھا۔جو ۶مئی ۲۰۱۲ءکو زیر نمبر ۳۳۰۸۳ جاری کیا اور''**حکم الجماعة الاحمدية المسماة القاديانية**''عنوان سے ان دنوں انٹرنیٹ میں اور ایک صفحہ پر مشتمل ہے۔

O......النبوة المحمدية، دلائلها و خصائصها

تیسری بار ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں حذف واضافات کے ساتھ **دار الاعتصام** قاہرہ نے ۲۸۸صفحات پر شائع کی۔چوتھے وآخری باب کی فصل''**ختم النبوة**'' عنوان سے صفحہ ۲۵۰ تا ۲۷۰ پر ہے۔مصنف شیخ ڈاکٹر محمد بن احمد المسیر (۱۳۶۷ھ۔۱۴۲۹ھ/ ۱۹۴۸ء۔ ۲۰۰۸ء) قاہرہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور علاقہ منوفیہ کے گاؤں طبلوھا میں قبر بنی۔والد بھی اکابر علماء میں سے تھے۔جبکہ آپ نے حفظ قرآن کریم اور ۱۹۷۸ء میں جامعہ الازہر سے''**الروح فی دراسات المتکلمین و الفلا سفة**''مقالہ پر پی ایچ ڈی کی جو مطبوع ہے۔جامعہ از ہر اور مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ کی جامعات میں اُستاذ رہے۔ ۱۹۹۲ء میں وزیر اوقاف مصر کے مشیر تھے۔متعدد عالمی کانفرنسز میں شریک ہوئے۔نیز ریڈیو ٹیلیویژن کے دینی پروگرام میں شرکت کی۔چالیس سے زائد تصانیف میں **المدخل لدراسة الاديان** اور **مقدمة فی دراسة الفرق الاسلامية** شامل ہیں۔بعض کے

انڈونیشی، ملاوی، البانوی زبانوں میں تراجم ہوئے۔

O...... فرق معاصرة، تنتسب الی الاسلام و بیان موقف الاسلام منها

تیسری بار مع تصحیحات واضافات چھپی۔ مصنف کے اس اعتراف کے ساتھ کہ اوّلین دو اشاعتوں میں اغلاط، تحریفات اور نقص بکثرت ہیں۔ چوتھی بار ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء میں مکتبہ عصریہ جدہ نے تین جلد کے تیرہ سو صفحات پر شائع کی جس کا عکس انٹرنیٹ میں دست یاب ہے۔ نواں باب ''**القادیانیة**'' عنوان سے جلد۲ صفحہ ۸۳۷ تا ۸۵۳ پر ہے۔ ڈاکٹر غالب بن علی عواجی (وفات ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء) کی تصنیف، جو علاقہ جازان کے گاؤں میں پیدا ہوئے۔ مدینہ منورہ یونیورسٹی میں تعلیم پائی پھر وہیں اُستاذ رہے۔

O...... البهائیة فی میزان الاسلام

القدس یونیورسٹی فلسطین میں ڈاکٹر موسیٰ اسماعیل البسیط کی نگرانی میں ولید صبحی عبداللہ صیام کا مقالہ برائے ایم فل، ۱۴۲۳ھ/ ۲۰۰۲ء، کمپوز شدہ دوسو سے زائد صفحات۔ ایک باب بعنوان ''**مقارنة بین البهائیة و القادیانیة الاحمدیة**'' صفحہ ۴۹ تا ۵۴ پر ہے۔

O...... مقالة التشبیه و موقف اهل السنة منها

ڈاکٹر جابر بن ادریس بن علی امیر کی تصنیف، جس پر مدینہ منورہ یونیورسٹی سے ۱۴۲۱ھ میں پی ایچ ڈی کی سند ملی اور ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء میں مکتبہ **اضواء السلف** ریاض نے تین جلد کے ۱۶۶۳ صفحات پر شائع کی۔ تیسری جلد کے صفحہ ۲۳۳ تا ۲۷۱ پر قادیانیت کا موضوع ہے۔

O...... الموسوعة الاسلامیة العامة

مصر کے وزیر اوقاف ڈاکٹر محمود حمدی زقزوق (پیدائش ۱۳۵۲ھ/ ۱۹۳۳ء) کی سرپرستی میں اور ڈاکٹر شیخ علی جمعہ کی ادارت میں متعدد اہل قلم کا تالیف و مرتب کردہ دائرۃ المعارف، جو **المجلس الاعلیٰ للشؤون الاسلامیة** قاہرہ نے پہلی بار ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء میں ایک جلد کے ۱۴۸۸ صفحات پر شائع کیا۔ اس کے صفحہ ۵۹۱ تا ۵۹۲ پر ''**ختم**

النبوۃ‘‘ کے زیرِعنوان قادیانیت پر لکھا گیا۔

O...... اصول و تاریخ الفرق الاسلامیة

۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء میں ۸۵۱صفحات پر مصر سے شائع ہوئی۔’’**الحرکة القادیانیة**‘‘عنوان سے صفحہ۷۴۸تا ۷۶۹ پر لکھا گیا۔مصنف شیخ مصطفیٰ بن محمد بن مصطفیٰ مصر کے شہر حلوان میں مقیم اور جماعت **انصار السنة المحمدیة** کے رکن و مبلغ ہیں۔ ۱۹۹۷ء میں جامعہ ازھر سے تعلیم مکمل کی۔

O...... من ذخائر السنة النبویة

شیخ طہٰ بن محمد الساکت ازہری کے مضامین کا مجموعہ،جمع وترتیب وحواشی از شیخ مجد بن احمد مکی حنفی حلبی (پیدائش ۱۳۷۶ھ / ۱۹۵۷ء) پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ / ۲۰۰۴ء **دار نور المکتبات** جدہ،دوجلد،صفحات۱۰۵۶۔

شیخ طہٰ بن محمد الساکت (۱۳۲۱ھ-۱۴۰۳ھ/ ۱۹۰۳ء-۱۹۸۳ء)مصر کے علاقہ منوفیہ کے گاؤں میت عفیف میں پیدا ہوئے قاہرہ میں وفات پائی وہیں قبر بنی۔عالم،مدرس ،واعظ و مبلغ تھے۔جامعہ ازہر میں تعلیم حاصل کی پھر اسی میں نیز ملک کے دیگر تعلیمی اداروں اورعرب دنیا کی جامعات میں اُستاذ رہے۔۱۹۴۹ءتا ۱۹۵۱ء شریعہ کالج مکہ مکرمہ،۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۰ء اسلامی یونیورسٹی لیبیا،۱۹۷۳ءتا ۱۹۷۴ء اُم درمان یونیورسٹی خرطوم،۱۹۷۵ءتا ۱۹۷۶ء ابن سعود یونیورسٹی ریاض میں پڑھایا۔اور ۱۹۶۶ء میں شاہ مراکش کے محل میں درس حدیث دیا۔مصری رسائل میں بکثرت مضامین نیز’’**درجات الناس**‘‘ وغیرہ تصنیفات ہیں۔[۵۸۳]

۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء کے’’**مجلة الازھر**‘‘میں آپ کا ایک مضمون’’**خاتم النبیین**‘‘ چار اقساط میں چھپا۔جس کی آخری قسط میں دیگر کے علاوہ دو ذیلی عنوانات ’’**القادیانیة**‘‘اور’’**نزول عیسیٰ علیہ السلام**‘‘ کے تحت مختصر لکھا۔اب یہ’’**من ذخائر السنة النبویة**‘‘ کی پہلی جلد کے صفحہ۱۴۷نیز۱۵۰پر منقول ہے۔علاوہ ازیں جامعہ ازھر کے شعبہ **ادارة العامة للثقافة الاسلامیة** کے مدیر کی طرف سے مختلف

اوقات میں بعض کتب جامعہ کے اُصول وضابطہ کے تحت آپ کو بھیج کران کے مندرجات کے متعلق رائے طلب کی گئی۔انہی کتب میں ایک،نذیر احمد سیالکوٹی مرزائی کی''**القول الصریح فی ظهور المهدی و المسیح**''شامل تھی۔[۵۸۴]

O...... **حول الحرکات الهدامة**

شیخ خلیل بن ابراہیم حسونہ،اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء مکتبہ الیازجی غزہ فلسطین، صفحات ۳۴۴۔ایک باب''**القادیانیة**''عنوان سے ہے۔

O...... **فتاویٰ الامام محمد رشید رضا**

ڈاکٹر صلاح الدین المنجد ویوسف خوری کی تحقیق کے ساتھ **دار الکتاب الجدید** نے ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء میں چھ جلد کے ۲۷۷۴ صفحات پر شائع کی۔زنجبار سے وارد ایک سوال کے جواب میں ایک فتویٰ''**مسیح الهند**''عنوان سے صفحہ ۱۵۲۵ تا ۱۵۲۸ پر درج ہے۔

O...... **نثر الجواهر و الدرر فی علماء القرن الرابع عشر**

جو پہلی بار ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء میں **دار المعرفة، بیروت** نے دو جلد کے ۱۶۸۷ صفحات پر شائع کی۔دوسری جلد کے صفحہ ۹۵۶ تا ۹۵۸ پر مرزا کے احوال درج ہیں۔مصنف ڈاکٹر شیخ یوسف بن عبدالرحمٰن مرعشلی ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۲ء کو بیروت میں پیدا ہوئے۔عالم،محقق، مسند،صوفی،بیروت کی ایک یونی ورسٹی سے امام ابی عمرو عثمان بن سعید دانی اُندلسی (وفات ۴۴۴ھ/۱۰۵۳ء) کی''**المکتفی فی الوقف و الابتداء**''پر تحقیق کے نتیجہ میں ۱۴۰۴ھ میں پہلی بار اور دوسری بار ۱۴۱۰ھ میں''**علم غریب القرآن**''عنوان سے پی ایچ ڈی کی۔شیخ حسین بن احمد عسیران (وفات ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء) کے اہم شاگرد[۵۸۵] بیروت کی ایک درس گاہ میں اُستاذ نیز تحقیقی میدان میں فعال ہوئے پھر ۱۴۰۹ھ سے ۱۴۱۹ھ تک مدینہ منورہ میں علم حدیث بارے ایک تحقیقی ادارے سے وابستہ رہے اور اسی برس وطن بیروت جا کر شریعت کالج میں پروفیسر ہوئے۔پچاس سے زائد تصنیفات وتحقیقات میں **تفسیر الجلالین** پر تحقیق کے علاوہ **فهرس موضوعات القرآن الکریم**،

فهرس الفاظ القرآن الكريم، فهرس شرح معانی الآثار للطحاوی ، عقد الجوهر فی علماء الربع الاول من القرن الخامس عشر، الانوار العلية بالاسانيد المرعشلية ، معجم المعاجم و المشيخات و الاثبات و البرامج وغیرہ تصانیف ہیں۔ ہندوستان میں جمعیت علماء اہل سنت کے جنرل سیکرٹری مولانا ابوبکر بن احمد قادری شافعی سے اسلامی علوم میں روایت کی اجازت پائی۔[۵۸٦]

O...... **وا محمداهُ، اِنّ شَا نِئَکَ هُوَ الْاَبْتَر**

ڈاکٹر سید بن حسین العفانی کی تصنیف ، جو وادی مصر کے گاؤں عفان میں پیدا ہوئے۔طبیب ، واعظ و مبلغ ہیں۔ڈاکٹر شیخ محمد بن اسماعیل المقدم (پیدائش ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۲ء) کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔تیس سے زائد تصانیف ہیں۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۴۲۷ھ/۲۰۰٦ء میں دار العفانی قاہرہ نے چار جلد کے ۲۷۷۵صفحات پر شائع کی۔اور پہلی جلد کے صفحہ ٦۱۱ تا ٦۳۰ نیز دوسری جلد کے صفحہ ۳۹٦ پر قادیانیت کا تعارف و تعاقب درج ہے۔

O...... **موسوعة ماذا تعرف عن الفرق والمذاهب**

ڈاکٹر احمد بن عبدالعزیز الحصین (۱۴۴۱ھ/ ۲۰۲۰ء میں زندہ) تیسری اضافہ شدہ اشاعت، ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء کے بعد چھپی، پانچ جلد کے ۲۵۵۴صفحات پر مشتمل ہے اور چوتھی جلد کے ابتدائی چھپن صفحات ''**القاديانية**''عنوان کے تحت ہیں۔

O......**حدوث الفتن وجهاد اعيان السنن**

پہلی بار ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء میں **دار المقطم** قاہرہ نے ۲۲۷صفحات پر شائع کی، نیز کمپیوٹر انٹرنیٹ پر دست یاب ہے۔صفحہ ٦۱ تا ٦۴ پر ''**القاديانية**'' عنوان کے تحت اس فتنہ کا تعارف و ذکر ہے۔ یہ مولانا محمد احمد مصباحی بن محمد صابر اشرفی کی تصنیف، جو ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء میں ہندوستان کے صوبہ اتر پردیش کے ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں بھیرہ میں پیدا ہوئے۔حنفی عالم، محقق، مؤرخ، قادری صوفی، جامعہ اشرفیہ مبارک پور میں تعلیم پائی، ان دنوں اسی میں اُستاذ ہیں۔سات سے زائد اردو، عربی تصنیفات میں تدوین قرآن مشہور و

مطبوع ہے۔ نیز بعض کتب کے تراجم کیے اور پاک و ہند کے علمی رسائل میں متعدد اُردو مضامین شائع ہوئے۔[۵۸۷]

O...... **التيارات الفكرية المعاصرة والحملة على الاسلام**

ڈاکٹر محمد شیخانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء دار قُتَيبة دمشق و بیروت، صفحات ۳۸۳۔ ایک مقام پر قادیانیت کا تعاقب کیا۔ عنوانات اور صفحات نمبر یہ ہیں۔ ''**القاديانية**'' صفحہ ۸۷ تا ۹۱۔ ''**الاحمدية و القاديانية فی ثوبها الجديد**" صفحہ ۹۱ تا ۹۴۔ **دراسة موجزة عن الاحمدية القاديانية**'' صفحہ ۹۴ تا ۱۰۲۔ ''**دراسة نموذجية لميرزا غلام احمد القاديانی، فلسفة تعاليم الاسلام**'' صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۷۔

O...... **حقيقة البريلوية**

مفتی محمد اختر رِضا خان ازہری بریلوی (۱۳۶۱ھ-۱۴۳۹ھ/۱۹۴۲ء-۲۰۱۸ء) پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء **دار المقطم** قاہرہ، صفحات ۲۳۲۔ جس کے مذکورہ ذیل صفحات پر مولانا احمد رضا خان قادری بریلوی کی ردِّ قادیانیت پر خدمات کا ذکر ہے۔ صفحہ ۱۶ تا ۱۸، ۲۰، ۲۳ تا ۲۸، ۴۶ تا ۴۸، ۵۱ تا ۵۲، ۱۵۲۔ یہ کتاب قبل ازیں ''**مرأة النجدية**'' تالیف شیخ اسماعیل ازہری نام سے ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء میں بریلی ہندوستان سے شائع ہوئی۔

O...... **العقيدة الاسلامية واسسّها**

شیخ عبدالرحمٰن بن حسن حَبَنَّکہ میدانی، چودھویں اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء دار القلم دمشق، صفحات ۷۰۳۔ مصنف کا تعارف گزر چکا۔ ''**القاديانية**'' عنوان کے تحت صفحہ ۶۰۹ تا ۶۱۱ پر لکھا۔ نیز اسی عنوان سے اپنی دوسری تصنیف ''**اجنحة المكر الثلاثة**'' کے صفحہ ۲۸۲ تا ۲۸۶ پر آگاہ کیا۔ جو آٹھویں بار ۱۴۲۰ھ/۲۰۰۰ء میں **دار القلم** دمشق نے ہی ۶۷۷ صفحات پر شائع کی۔

O...... **فقه الجهاد، دراسة مقارنة لاحكامه و فلسفته فی ضوء القرآن و**

السنة

پہلی بار۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء میں مکتبہ وہبہ قاہرہ نے دوجلدوں میں شائع کی۔ جہاد سے متعلق احکامات پرمبنی اس کتاب کے پانچویں باب کی چوتھی فصل اس بارے قادیانی فکر کے ردوتعاقب میں ''**استمرار الجهاد و نحلة القاديانية**'' عنوان سے پہلی جلد کے صفحہ۵۲۱تا۵۳۱ پر ہے۔ یہ چوتھی بار مع تصحیح واضافات ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۱۴ء میں ۱۶۴۴صفحات پر چھپی، جس میں یہ موضوع صفحہ۵۴۳ تا ۵۴۷ پر ہے۔ یہ ڈاکٹر شیخ یوسف قرضاوی کی تصنیف ہے، جو۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں مصر کے مغربی صوبہ کے گاؤں صفط تراب میں پیدا ہوئے، جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی۔ حافظ و عالم، مسند، شاعر، مفکر، تجدد پسند، داعی اجتہاد۔اخوان المسلمون سے وابستہ رہےاور۱۹۴۹ء، پھر۱۹۵۴ء نیز۱۹۶۱ء میں حکومت مصر نے قید رکھا،تب آخرالذکر برس قطر ہجرت کی اور۱۹۶۹ء میں وہاں کی شہریت ملی۔شریعت کالج دوحہ قطر کے بانی رکن پھر صدر رہے۔تشدد وانتہا پسندی کے مخالف،عفوو درگزر اور مکالمہ کے داعی،فتویٰ کے اجراء میں آسانی وسہولت کے متلاشی، دعوتی عمل میں بشارت وخوش خبری سنانے کے حامی، تقارب بین المذاہب الاسلامیۃ اور مکالمہ بین الادیان کے داعی، فلسطین میں فدائی حملوں کے مؤید،**الاتحاد العالمي لعلماء المسلمين** کےصدر، ریڈیوقطروالجزیرہ ٹیلی ویژن چینل وغیرہ کے دینی پروگراموں میں تسلسل سے شریک ہوتے ہیں نیز ویب سائٹ فعال ہے۔سو سے زائد تصنیفات میں **زواج المسیار** وغیرہ کتب ہیں۔ایک مشہورتصنیف **الحلال و الحرام فی الاسلام** کا اُردو ترجمہ ہوا، نیز ڈاکٹر جمیلہ شوکت نے اس کے مطالعہ پر پنجاب یونیورسٹی سے ایم فل کیا۔دوسری اہم کتاب **فقه الزكاة** کا بھی ترجمہ شائع ہوا۔ آپ ۱۹۶۹ء میں پہلی بار پاکستان کے شہر لاہور آئے۔اپنی دوسری تصنیف ''**ظاهرة الغلو فی التكفير**'' کےصفحہ۲۵ تا۲۶ پربھی قادیانیت کا ذکر کیا، جو تیسری بار۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء میں اسی ناشر نے۹۶صفحات پرشائع کی۔[۵۸۸]

○...... **عمدة الراغب فی مختصر بغية الطالب**

شیخ عبداللہ بن محمد شیبی قریشی ھرری کی تصنیف، جو دوسری بار۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء میں

شركة دار المشاريع للطباعة و النشر بيروت نے ۵۲۵صفحات پر شائع کی۔ صفحہ۱۰۱ پر ردقادیانیت ہے۔ مصنف کا تعارف گزر چکا، نیز **عمدة الراغب** کے آغاز میں بھی درج ہے۔

O...... انصاف الامام

جو۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء میں **دار المقطم** قاہرہ نے ۲۱۶صفحات پر پہلی بار شائع کی۔ یہ مولانا احمد رضا خان بریلوی کے احوال وخدمات پر اور صفحہ۵۹تا۶۱ پر "**القاديانية**" عنوان کے تحت لکھا گیا ہے۔ مصنف شیخ محمد خالد ثابت ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ امریکی یونی ورسٹی قاہرہ کے شعبہ اسلامیات سے ۱۹۷۳ء میں مروّجہ تعلیم مکمل کی۔ عالم ومبلغ، صوفی اور قاہرہ کے مشہور اشاعتی ادارہ دارالمعارف سے وابستہ رہے پھر ۱۹۷۹ء میں نشر و اشاعت کی غرض سے اپنا ادارہ دار ثابت اور ۱۹۹۴ء میں **دار المقطم** قائم کیے۔ آخرالذکر آپ کی سرپرستی میں تاحال فعال ہے۔ اسی کے ساتھ پچیس سے زائد تصنیفات ہیں، جن میں **من اقطاب الامة فی القرن العشرين، سلطان القلوب الشيخ عبد الرحيم البرعي، احد عشر كوكبا من سماء مصر، تاريخ الاحتفال بمولد النبي صلى الله عليه و آله وسلم و مظاهره حول العالم** وغیرہ مطبوعہ کتب ہیں۔ پاک و ہند کے دَورے کیے۔[۵۸۹]

O...... دراسات فی الفرق المنتسبة الى الاسلام

یہ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء میں مصنف نے قاہرہ سے شائع کی۔ دوجلد کے۹۱۰صفحات پر مشتمل اس کتاب میں اسلام سے منسوب چھ فرقوں کی تاریخ وعقائد بیان کئے گئے ہیں۔ آخری باب قادیانیت پر ہے۔ مصنف ڈاکٹر محمود مزروعہ مصر کے باشندہ اور متعدد عالمی جامعات، **اُم القریٰ** یونیورسٹی مکہ مکرمہ، جامعہ ازہر قاہرہ، **العین** یونیورسٹی متحدہ عرب امارات، شریعہ کالج قطر، اوراسلامی یونیورسٹی اسلام آباد میں استاذ رہے ہے۔

O...... النجوم اللامعة فی ثقافة المسلم الجامعة

تیسری بار۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء میں **دار الفتح عمان اُردن** نے ۸۸۳صفحات پر شائع

کی۔ ’’الفرقة القاديانية الاحمدية‘‘ عنوان سے تحریر صفحہ ۴۳۱ تا ۴۳۳ پر ہے۔
مصنف شیخ عماد الدین بن احمد ابی حجلہ ۱۳۷۹ھ / ۱۹۶۰ء میں فلسطین کے شہر نابلس کے نزدیک گاؤں سَنِیر یا میں پیدا ہوئے۔ شافعی عالم، مدرس ومبلغ اور ۱۹۸۸ء تا ۲۰۰۵ء امریکہ میں مقیم رہے جہاں ۱۹۹۲ء میں مدرسہ رازی اسلامیہ قائم کیا۔ اب استنبول ترکی میں قیام ہے۔ متعدد تصنیفات ہیں، دو کے اُردو تراجم ہری پور ہزارہ کے علامہ محمد سجاد حسین شامی (پیدائش ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۷۹ء) نے کئے جو شائع ہو چکے ہیں۔

O...... مجموع مقالات العلامة عبدالرحمن الوكيل

شیخ عبدالرحمٰن الوکیل کے مضامین جمع ومرتب کر کے یک جا ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۰ء میں دار سبیل المؤ منین قاہرہ نے دو جلد کے ۱۰۲۱ صفحات پر شائع کئے۔ دوسری جلد میں ساتواں باب ’’القاديانية‘‘ عنوان سے صفحہ ۵۸۷ تا ۶۰۸ پر ہے۔ جس میں تین مضامین درج ہیں جو قبل ازیں ’’الهدىٰ النبوى‘‘ رسالہ میں شائع ہوئے۔

O...... 1000 معلومة عن الماسونية والبهائية والقاديانية والبابية

ھانی محمد حامد محمد، جامعہ ازہر قاہرہ سے عقیدہ وفلسفہ کے مضمون میں ایم اے۔ پہلی اشاعت ۱۴۳۶ھ / ۲۰۱۵ء دار الفضيلة للنشر قاہرہ، صفحات ۲۷۲۔ اور قادیانیت کا تعارف صفحہ ۱۹۷ تا ۲۶۶ پر درج ہے۔

☆

عربی اخبارات ورسائل اور ردِّ قادیانیت

عرب وعجم سے شائع ہونے والے عربی اخبارات و رسائل کے صفحات پر بھی قادیانیت کا تعاقب ایک صدی سے جاری ہے۔ یہاں اس نوع کی دوسو سے زائد تحریروں بارے دست یاب معلومات کی فہرست پیش ہے، جن کے لکھنے والوں میں سے بعض کا تعارف گزشتہ صفحات کے مختلف مقامات پر آ چکا۔ جب کہ مزید شخصیات میں سے جن کے حالات تک رسائی ہوسکی، وہ فہرست کے آخر میں قارئین کی نذر ہیں۔ واضح رہے الجزائری صحافت میں اس موضوع پر شائع ہونے والی خبروں اور مضامین کا مفصل تعارف گزر چکا یہاں اعادہ کی حاجت نہیں۔

O...... **ماہوار رسالہ ''انجمن نعمانیہ'' لاہور**

مولانا محمد حسن فیضی کا موزوں کردہ غیر منقوط قصیدہ، شمارہ فروری ۱۸۹۹ء۔

O..... **ہفت روزہ ''سراج الاخبار'' جہلم**

مولانا محمد حسن فیضی کا موزوں کردہ غیر منقوط قصیدہ، شمارہ ۹ مئی ۱۸۹۹ء۔

O...... **ماہنامہ ''المنار'' قاہرہ**

مسیح الهند، علامہ رشید رضا، شمارہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶۶۰ تا ۶۶۳۔

رد مسیح الهند علی الطاعنین، علامہ رشید رضا، شمارہ ۷ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶۷۱ تا ۶۷۴۔

باب الاسئلة الدينية واجوبتها، علامہ محمد رشید رضا، شمارہ ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۴۶۲، ۴۶۵ تا ۴۶۶۔

المناظر و کتاب اعجاز المسیح، علامہ رشید رضا، شمارہ ۲۹ ستمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۵۴۵۔ برازیل سے ایک شامی صحافی کے جاری کردہ عربی ماہنامہ ''المناظر'' میں درج

ایک تحریر کا رد۔

مسیح الهند و المنار،علامہ رشید رضا،شمارہ۲۲ جولائی۱۹۰۲ءصفحہ۳۱۷ تا ۳۲۰۔

مسیح الهند،علامہ رشید رضا،شمارہ۲۰اگست۱۹۰۲ءصفحہ۳۹۸ تا۳۹۹۔

اعجاز احمدی اوسخافة جدیدة لمسیح الهند،علامہ رشید رضا،شمارہ۱۵ جنوری۱۹۰۳ءصفحہ۸۹۷تا۹۱۷۔

مسیح الهند،شیخ مصطفیٰ صادق رافعی،شمارہ۱۲۲کتوبر۱۹۰۳ءصفحہ۶۰۷ تا۶۰۸۔

بهاء اللّٰه البابی و مسیح الهند القادیانی،علامہ محمد رشید رضا،شمارہ دسمبر ۱۹۱۲ء،صفحہ۹۰۱ تا۹۰۲۔ یہ مضمون ان کی تصنیف ''**عقیدة الصلب و الفداء**'' کے آخر میں بھی درج ہے، جو۱۹۱۳ء نیز ۱۹۳۵ء میں شائع ہوئی۔

المسیحیة الاسلامیة القادیانیة الملقبة بالاحمدیة،علامہ محمد رشید رضا،شمارہ اگست۱۹۲۳ء،صفحہ۵۷۸تا۵۸۳۔

حدیث عن الجماعة الاحمدیة المشهورة فی بلادنا باسم القادیانیة،شیخ مغربی مقیم دمشق،شمارہ اپریل۱۹۲۶ء،صفحہ۵۵تا۶۴۔

مسیح الهند القادیانی و صاحب المنار،علامہ محمد رشید رضا،شمارہ اپریل ۱۹۲۶ء،صفحہ۶۵ تا۶۷۔

امر القادیانی قد فصل،علامہ ثناءاللہ امرتسری،شمارہ جون۱۹۲۶ء،صفحہ۲۳۸تا۲۳۹-

مسجد الضرار فی لندن للمسیحیة القادیانیة،علامہ محمد رشید رضا، شمارہ دسمبر۱۹۲۶ء،صفحہ۱۸۷تا۱۹۷۔

دعایة المسیحیة القادیانیة الملقبة بالاحمدیة،علامہ محمد رشید رضا،شمارہ ستمبر۱۹۲۷ء،صفحہ۵۴۳تا۵۵۰۔

ترجمه محمد علی الهندی للقرآن،علامہ محمد رشید رضا،شمارہ۱۷جولائی ۱۹۲۸ءصفحہ۲۶۸تا۲۶۹۔

مسیح الهند القادیانی الدجال و دعاة مسیحیته فی سوریة،علامہ محمد رشید

رضا،شمارہ دسمبر۱۹۳۰ء،صفحہ۳۹۱تا۳۹۵،شمارہ جنوری۱۹۳۱ء،صفحہ۴۷۹تا۴۸۰،شمارہ فروری، صفحہ۵۵۹تا۵۶۰،شمارہ جولائی،صفحہ۵۱۷تا۵۲۷،چار اقساط۔

الاحمدية، القاديانية و اللاهورية، شیخ حسن البناء،شمارہ اپریل۱۹۴۰ء،صفحہ ۴۴۳۔

براء ة من القاديانية، شیخ حسن البناء،شمارہ مئی۱۹۴۰ء،صفحہ۵۶۶۔

O......پندرہ روزہ''**الهلال**''قاہرہ

اعجاز المسيح، جرجی زیدان،شمارہ یکم جون۱۹۰۱ء،صفحہ۵۰۴۔

قبر المسيح فی قشمير، عبداللہ قشمیری و جرجی زیدان،شمارہ۱۵فروری۱۹۰۲ء صفحہ۳۰۷تا۳۱۰۔

مسيح الهند و القصيدة الاعجازية، جرجی زیدان،شمارہ یکم جنوری۱۹۰۳ء صفحہ۲۲۳تا۲۲۴۔

مسيح الهند و الجهاد، جرجی زیدان،شمارہ۱۵فروری۱۹۰۳ءصفحہ۳۲۰۔

مسيح الهند، حقيقته و مصيره، شمارہ۱۵جون۱۹۰۳ءصفحہ۵۳۸تا۵۴۱۔

يوزاسف ومسيح الهند، علی عمر مدراسی بمبئی،جرجی زیدان،شمارہ یکم دسمبر۱۹۰۳ء صفحہ۱۵۶تا۱۵۷۔

آلهة من صُنع الاستعمار، ڈاکٹر محمد احمد عوف،شمارہ جون۱۹۷۲ءصفحہ۸۰تا ۸۵۔

O.....ہفت روزہ''اہل حدیث''امرتسر

مولانا قاضی ظفر الدین لاہوری کا قصیدہ رائیہ،شمارہ۱۱؍جنوری۱۹۰۷ءوغیرہ، متعدد اقساط۔

O.....ہفت روزہ''پیسہ اخبار''لاہور

قصيدة عربية فی ترديد قصيدة اعجازية، مولانا اصغر علی روحی۔

O......ماہنامہ ''الفیض'' امرتسر

الکاویة علی الغاویة،مولانا محمد عالم آسی،شمارہ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ صفحہ ۳۴۔

O.....ہفت روزہ ''**الشہاب**'' قسطنیہ الجزائر

العلیوۃ اخت القادیانیة، شیخ عبدالحمید بن محمد مصطفیٰ بن بادیس،شمارہ ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء،شمارہ ۲ جون،شمارہ ۳۰ جون۔

الشرک والوثنیة و دعویٰ النبوۃ، شیخ عبدالحمید بن بادیس،شمارہ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۱۱ تا ۱۳۔

O......ماہنامہ ''**نور الاسلام**'' قاہرہ

طائفة القادیانیة، شیخ محمد خضر حسین،شمارہ نومبر ۱۹۳۲ء،صفحہ ۴۴۷ تا ۴۶۳-

رد فریة قادیانیة،شمارہ جنوری ۱۹۳۳ء،صفحہ ۶۵۱۔

تفنید مذهب القادیانیة، شیخ محمد خضر حسین،شمارہ اپریل مئی ۱۹۳۳ء،صفحہ ۵ تا ۱۷، شمارہ مئی جون،صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۹،دو اقساط۔

نقض شبه القادیانیة، شیخ محمد خضر حسین،شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۳۳ء،صفحہ ۴۵۹ تا ۴۶۲، شمارہ نومبر دسمبر،صفحہ ۵۴۵ تا ۵۵۰،دو اقساط۔

بیان الی العالم الاسلامی من شباب التحقو بالقادیانیة و یعلنون الآن براء تهم منها،ادارہ،شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۳۳ء،صفحہ ۵۵۱ تا ۵۵۲۔

القادیانیة فی الهند، شیخ محمد فرید وجدی،شمارہ جنوری ۱۹۳۵ء،صفحہ ۶۶۴ تا ۶۶۸۔

O......روزنامہ ''**الاهرام**'' قاہرہ

مضمون بقلم شیخ محمد رشید رضا،شمارہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۳ء۔

O......روزنامہ ''**السیاسة**'' قاہرہ

شیخ رشید رضا کی تحریر،شمارہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء۔

O......ماہنامہ ''**الازهر**'' قاہرہ

الازھر ،قادیانیت سے برأت، جلد۱۱، بابت۱۹۴۰ء صفحہ۳۷۹۔

فتنة القاديانية فی لاھور ،شمارہ۱۹۵۳ء صفحہ۳ تا۹۔

شیخ محمود ملاح کی کتاب "النحلة الاحمدية و خطرها على الاسلام "پر تبصرہ، شمارہ۱۹۵۵ء صفحہ۲۱۶۔

كشف فيه القناع عن الوجه القبيح للقاديانية ،علامہ ابوالاعلیٰ مودودی کی کتاب ''البيانات'' سے ماخوذ، شمارہ مارچ۱۹۵۶ء۔

تشجيح التاليف الاسلامي و فجوىٰ عن كتاب من الف كتاب ،شیخ محبّ الدین الخطیب ،شمارہ مارچ۱۹۵۷ء صفحہ۶۲۵ تا۶۲۶۔

قاديانيات ،شمارہ۱۹۵۶ء صفحہ۶۳۶۔

القرآن المقدس ،قادیانی ترجمہ قرآن کریم سے متعلق، شمارہ۱۹۵۹ء، صفحہ۶۵۳ تا۶۵۹۔

انباء الثقافة، شمارہ فروری۱۹۶۱ء صفحہ۱۰۵۰۔

خطاء الاحمدية فی تفسير قوله تعالىٰ و خاتم النبيين ،شمارہ۱۹۶۲ء، صفحہ۱۱۴۶تا۱۱۵۱۔

الفتاوىٰ ،شمارہ۱۹۶۲ء صفحہ۱۱۶۰تا۱۱۶۲۔

القاديانية و الاحمدية ،شیخ کمال الدین بن عبدالمحسن طائی، شمارہ نومبر۱۹۷۲ء، صفحہ۷۴۹تا۷۵۲۔

فتوىٰ علماء الهند، شمارہ اگست۱۹۸۱ء صفحہ۱۸۸۸۔

بيان الازهر الشريف فی شأن الاحمدية او القاديانية، شیخ الازہر جادالحق علی جادالحق، شمارہ ستمبر۱۹۸۵ء، صفحہ۱۹۲۱تا۱۹۲۴، ۲۰۴۲۔

O...... ہفت روزہ ''حضر موت'' جاوہ انڈونیشیا

بقلم ڈاکٹر زکی کرام، شمارہ۸محرم۱۳۵۱ھ/ ۱۴مئی۱۹۳۲ء۔

O...... ماہنامہ ''الهداية الاسلامية'' قاہرہ

بیان الی العالم الاسلامی من شباب التحقو بالقادیانیة مخلصین و یعلنون الآن براء تھم منھا مخلصین ، شیخ احمد حمدی، شمارہ نومبر دسمبر ۱۹۳۳ء، صفحہ ۷۵ تا ۷۶۔

ماھی القادیانیة؟ شیخ محمد عبدالسلام قبانی، شمارہ جولائی ۱۹۳۹ء، صفحہ ۵۴۳ تا ۵۴۴۔

O.....ہفت روزہ ''**الاسلام**'' قاہرہ

غلام احمد القادیانی من یشک فی کفرہ ، ڈاکٹر شیخ محمد علی الحاج سالمین، شمارہ ۳۱/ اگست ۱۹۳۴ء، صفحہ ۳۲ تا ۳۴۔

شیخ سید محمد حافظ بن عبداللطیف تجانی کی کتاب رد اوھام القادیانیة فی قولہ تعالٰی و خاتم النبیین، کی اشاعت کی اطلاع، شمارہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۴ء، صفحہ ۲۰۔

القادیانیة، ڈاکٹر محمد علی الحاج سالمین کی تحریر کا انگریزی سے عربی ترجمہ از شیخ ابراہیم بن عبدالفتاح خلیفہ، شمارہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء، صفحہ ۳۵ تا ۳۷۔

بین القادیانیة و اھل السنة، سید طٰہٰ سقاف، شمارہ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۵ء، صفحہ ۳۷ تا ۳۸۔

حدیث لا نبی بعدی و زیادة الّا ان یشاء اللّٰہ ، شیخ سید عبداللہ بن محمد صدیق غماری، شمارہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۳۵ء، صفحہ ۱۶ تا ۱۷۔

ما ضل (السبکی) و ما غوی ، و ما ینطق عن الھوی ، شیخ عبدالرحمٰن خلیفہ، شمارہ ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء، صفحہ ۲۸ تا ۳۳۔

عند جھینة الخبر الیقین ، مروق القادیانیة ، شیخ محمد زاہد کوثری، شمارہ ۲۳ جون ۱۹۳۹ء، صفحہ ۹ تا ۱۰۔

الازھر و القادیانیة، ادارہ، شمارہ ۴ اگست ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۱۔

التحقیق فی مبادی الاحمدیة و القادیانیة، شیخ عبدالمجید لبان کی سرپرستی میں جامعہ ازھر کی قائم کردہ کمیٹی کی رپورٹ، شمارہ ۴ اگست ۱۹۳۹ء، صفحہ ۲۹ تا ۳۲، ۳۴۔

غلام احمد القادیانی و دعواہ فی سائر کتبہ، شیخ محمد عبدالسلام قبانی، شمارہ ۱۱ اگست ۱۹۳۹ء، صفحہ ۲۷ تا ۲۸۔

شکر و ملاحظة ،شیخ سید عبداللہ بن محمد صدیق غماری،شمارہ نمبر۱۵،سال۱۹۴۳ء، صفحہ۱۲تا۱۳۔

O.....ہفت روزہ ''**الفتح**'' قاہرہ

فتاویٰ علماء العراق،**بکفر القادیانی و اذنابه**،شمارہ۱۸اکتوبر۱۹۳۱ءصفحہ۱۰۔

شمارہ۱۲۲اکتوبر۱۹۳۲ء،ردقادیانیت۔

هزيمة جديدة للقاديانيين فی الهند ،محمد عبدالسلام ہزاروی،شمارہ جولائی ۱۹۳۵ء،صفحہ۸تا۱۰۔

هزيمة القاديانيين ، هل جماعة و كنج قاديانية؟ ،شمارہ اگست۱۹۳۵ء، صفحہ۸تا۱۰۔

القاديانيون و اللاهوريون يعمهون، عبدالحمید السید، نیز احمد حمدی اسماعیل، شمارہ ستمبر۱۹۳۵ء،صفحہ۱۴تا۱۵۔

غضب القاديانية من وجود القائد الصالح لنهضة المسلمين ،شیخ مصطفیٰ احمد رفاعی لبان،شمارہ یکم ستمبر۱۹۳۸ءصفحہ۱۶تا۱۷۔

استفتاء،شمارہ۲۸/جولائی۱۹۳۹ء۔

O......ہفت روزہ "**الرسالة**" قاہرہ

الاسلام و النظام العالمی الجديد ،استاذ عباس محمود عقاد،شمارہ۴مارچ ۱۹۴۶ءصفحہ۲۲۲تا۲۲۴۔

من الدعوة الهندية،عباس محمود عقاد،شمارہ۱۳مئی۱۹۴۶ءصفحہ۵۱۳تا۵۱۵۔

O......ماہنامہ'' **الهدی النبوی**'' قاہرہ

بعض عقائد الزيغ وا لمروق لمؤسس القاديانية،شیخ محمد حامد الفقی،شمارہ شوال ۱۳۵۶ھ/دسمبر۱۹۳۷ء۔

القاديانية الزائفة ،شیخ محمد حامد الفقی،شمارہ شعبان ۱۳۵۸ھ/ستمبر۱۹۳۹ء، دوسری وآخری قسط شمارہ رمضان۔

من كفر القاديانية ،شیخ عبدالرحمٰن الوکیل، پہلا شمارہ۱۳۸۶ھ۔

و مرة اخریٰ، من كفر القاديانية ،شیخ عبدالرحمٰن الوکیل،تیسرا شمارہ ۱۳۸۶ھ۔

حول القاديانية ،شیخ عبدالرحمٰن الوکیل، چوتھا شمارہ۱۳۸۶ھ۔

O......ماہنامہ ''طريق الحق'' قاہرہ

دعاة الاستعمار – الكاذبون على الله، پروفیسر محمد لقمان صدیقی، شمارہ مئی ۱۹۵۴ء، صفحہ۲۳ تا ۲۷، شمارہ جون، صفحہ ۱۹ تا ۲۲، شمارہ جولائی، صفحہ ۲۷ تا ۲۹، شمارہ اگست، صفحہ۲۵ تا۲۹، شمارہ ستمبر، صفحہ ۲۶ تا ۲۸، شمارہ اکتوبر، صفحہ۲۷ تا۲۸، چھ اقساط۔

قصة الاديان التی خلقها الاستعمار المتنبی الذی دعا الی الدخول فی طاعة بريطانية، شمارہ نومبر۱۹۵۵ء، صفحہ۲۵ تا۲۷۔

سيدنا عيسىٰ عليه السلام ،ادارہ، شمارہ مارچ۱۹۵۹ء، صفحہ۲۸۔

O......روزنامہ ''النصر'' دمشق

شمارہ نمبر۲۹۲۸، ۲۴مارچ ۱۹۵۸ء۔

O......روزنامہ ''الانشاء'' دمشق

شمارہ نمبر۵۰۱۱، ۱۳جون ۱۹۵۸ء۔

O......ماہنامہ ''لواء الاسلام'' قاہرہ

القاديانية، ادارہ، شمارہ اگست ۱۹۵۹ء، صفحہ۳۸۱ تا ۳۹۲۔

التيارات المنحرفة ، القاديانية، شمارہ جولائی اگست ۱۹۸۳ء، صفحہ۲۳۔

O......ماہنامہ ''حضارة الاسلام'' دمشق

القاديانية عميلة الاستعمار، احسان الٰہی ظہیر، شمارہ اگست ۱۹۶۶ء، صفحہ۶۷ تا ۷۲۔

القاديانية و المسلمون، احسان الٰہی ظہیر، شمارہ اکتوبر ۱۹۶۶ء، صفحہ۳۵ تا ۴۲۔

المتنبی القادياني، دعاواه و اهانته الانبياء، احسان الٰہی ظہیر، شمارہ جنوری

۱۹۶۷ء،صفحہ۴۳تا۵۳۔

المتنبی القادیانی و اھانته للرسول العظیم ،احسان الٰہی ظہیر،شمارہ فروری ۱۹۶۷ء،صفحہ۷۲تا۸۴۔

O......روزنامہ''الندوة'' مکہ مکرمہ

ماھی القادیانیة،شمارہ۱۸اپریل۱۹۶۷ء۔

شمارہ۶جون۱۹۷۴ء،جس کا ترجمہ نوائے وقت۱۸جون۱۹۷۴ء میں چھپا۔

O...... ''مجلة کلیة اللغة العربیة''ریاض

القادیانیة، شیخ ابراہیم حسن دریعی ، پہلا شمارہ۱۹۷۱ء،صفحہ۱۳۹تا۱۴۰۔

O......ماہنامہ''الوعی الاسلامی'' کویت

القادیانی و القادیانیة، عبدالمعطی بیومی،شمارہ دسمبر۱۹۷۱ء،صفحہ۸۵تا۸۹،۹۵، علامہ ابوالحسن ندوی کی کتاب پر تبصرہ۔

حکم القادیانی،ادارہ،شمارہ اگست۱۹۸۷ء،صفحہ۱۱۲۔

O.....ہفت روزہ ''المجتمع''کویت

حرکات ھدامة،القادیانیة،شمارہ۱۲مئی۱۹۷۰ءصفحہ۱۱۔

فتنة القادیانیة بتلایلاند و واجب المنظمات و الھیئات الاسلامیة ، شمارہ۳اپریل۱۹۷۳ء،صفحہ۱۵۔

باکستان و الخطر القادیانی، شورش کاشمیری، شمارہ۲۱اگست۱۹۷۳ء،صفحہ ۲۱۔

القادیانیون یوقدون نیران الفتنة فی باکستان ،شمارہ۱۱جون۱۹۷۴ء،صفحہ ۶تا۹۔

القادیانیة فی المیزان، شمارہ۲۵جون۱۹۷۴ء،صفحہ۲۰تا۲۵۔

کتاب عن القادیانیة تصدرہ رابطة العالم الاسلامی ،سلیمان عاید،شمارہ

۲ جولائی ۱۹۷۴ء، صفحہ ۴۳ تا ۴۴۔

القادیانیون اقلیة غیر اسلامیة، شمارہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء، صفحہ ۱۲ تا ۱۳۔

المودودی یصرح ، اعتبار القادیانیة ملة مارقة، علامہ ابوالاعلیٰ مودودی، شمارہ یکم اکتوبر ۱۹۷۴ء، صفحہ ۱۶۔

کیف صارت القادیانیة اقلیة غیر اسلامیة فی باکستان ؟، عبدالغفور احمد، شمارہ ۲۸ جنوری ۱۹۷۵ء، صفحہ ۱۹ تا ۲۱، شمارہ ۴ فروری، صفحہ ۲۴ تا ۲۵، ۳۴ تا ۳۵، دو اقساط۔

امیر الجماعة الاسلامیة بباکستان یطالب ب اجراء ات فعاله ضد القادیانیین، میاں طفیل محمد، شمارہ ۲۵ فروری ۱۹۷۵ء، صفحہ ۲۰۔

بعد مطاردتها فی الباکستان ، القادیانیة تتسلل الی الجالیات الاسلامیة، مصطفیٰ احمد، شمارہ ۲ دسمبر ۱۹۷۵ء، صفحہ ۴۶۔

الندوة الاسلامیة العالمیة التی نظمتها رابطة العالم الاسلامی تطالب الحکومات فی العالم الاسلامی باعتبار القادیانیة طائفة غیر اسلامیة، شمارہ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۵ء، صفحہ ۴۔

القادیانیة معتقداتها و اهدافها، شیخ ناجی طنطاوی، شمارہ ۱۲ اپریل ۱۹۷۷ء، صفحہ ۳۵ تا ۳۹۔

النشاط القادیانی وصل الی الخلیج، علامہ منظور احمد چنیوٹی، شمارہ ۲۲ نومبر ۱۹۸۳ء، صفحہ ۲۸ تا ۲۹۔

رئیس الوزراء الباکستانی الجدید هل ینتمی الیٰ الطائفة القادیانیة ، شمارہ ۴ ستمبر ۲۰۰۴ء صفحہ ۳۵ تا ۳۶۔

القادیانیةو الخلافات المذهبیة، تحدیات فی طریق مسلمی سورینام، رضا عبدالودود، شمارہ ۱۰ فروری ۲۰۰۷ء صفحہ ۲۸ تا ۲۹۔

O...... ماہنامہ ''المنهل'' جدہ

القادیانیة جماعة غیر مسلمة، ہشام ابوحاکمہ، شمارہ مارچ اپریل ۱۹۷۴ء،

صفحہ ۱۱۳تا۱۱۶۔

الماسونية و القاديانية دعاوى باطلة، عبدالرحیم بن سلامہ،شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۸۷ء،صفحہ ۱۴۲تا۱۴۵۔

O......ماہنامہ ’’الرسالة الاسلامية‘‘ بیروت

نداء الى المسلمين، اقضوا على القاديانية ،شیخ محمد صالح قزاز،شمارہ اگست ۱۹۷۴ء،صفحہ ۷۸۔

O......ماہنامہ ’’الرسالة الاسلامية‘‘ بغداد

القاديانية و الاستعمار، توفیق بن عباد،شمارہ اپریل مئی ۱۹۷۵ء،صفحہ ۶۸ تا ۶۹۔

O......’’مجلة البحوث الاسلامية‘‘ ریاض

المؤتمر العالمى بلندن عن حياة المسيح عليه السلام ،عبدالعزیز ارشد کی تحریر کا عربی ترجمہ از محمد لقمان،شمارہ نومبر ۱۹۷۹ءتا مارچ ۱۹۸۰ء،صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۳۔

من قرار ات المجمع الفقهى، القرار الثالث، القاديانية و الانتماء اليها، شمارہ جون تا ستمبر ۱۹۸۹ء،صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۳۔

دارالافتاء ریاض کے جاری کردہ فتویٰ نمبر ۴۳۱۷ ، نیز ۸۵۳۶ کے متن،شمارہ مئی تا اگست ۱۹۹۲ء،صفحہ ۶۵ تا ۶۶۔

دارالافتاء کے فتویٰ نمبر ۲۷۴۱، نیز ۴۷۴۵ کے متن،شمارہ اپریل تا جولائی ۱۹۹۴ء،صفحہ ۸۴تا ۸۷،۸۹تا ۹۰۔

O.....ہفت روزہ ’’التوعية الاسلامية‘‘ ریاض

تحذير المسلمين من فتنة القاديانيين ،شیخ احمد بن حجر بوطامی،شمارہ نمبر ۸، بابت اکتوبر ۱۹۸۰ء،صفحہ ۵۱تا ۵۷۔

القاديانية فى الميزان، ڈاکٹر صہیب حسن عبدالغفار،شمارہ نمبر ۱۰، بابت ستمبر ۱۹۸۱ء، صفحہ ۱۷تا ۵۷،شمارہ نمبر ۱۱،صفحہ ۵۷تا ۶۱ ،شمارہ نمبر ۱۲،صفحہ ۵۴ تا ۵۸،تین اقساط۔

O ماہنامہ ”منبر الاسلام“ قاہرہ

فتویٰ، شیخ الازہر جادالحق علی، شمارہ دسمبر ۱۹۸۰ء صفحہ ۱۳۔

O...... ماہ نامہ ”الفکر الاسلامی“ بیروت

القادیانیة و خطرھا علی الاسلام، شمارہ نمبر ۱۲، سال ۱۹۸۱ء، صفحہ ۲۴ تا ۲۷۔

القادیانیة و الاستعمار الانجلیزی، شیخ عبداللہ سلوم سامرائی، شمارہ نمبر ۲، سال ۱۹۸۲ء، صفحہ ۹۷۔

O...... سہ ماہی ”المجلة العربیة للعلوم الانسانیة“ کویت

القادیانیة و الاستعمار الانجلیزی، شیخ عبداللہ سلوم سامرائی کی کتاب پر سامی مکی عانی کا تبصرہ، شمارہ نمبر ۶، سال ۱۹۸۲ء، صفحہ ۱۷۰ تا ۱۷۵۔

O...... ماہ نامہ ”الدعوة“ کراچی

اجماع الصحابة علی ختم النبوة، مولانا شاہ احمد نورانی، شمارہ اپریل ۱۹۸۱ء، صفحہ ۸۔

مواقف المسلمین نحو القادیانیة، مولانا شاہ احمد نورانی، شمارہ جولائی ۱۹۸۱ء، صفحہ ۷ تا ۸، تیسری قسط۔

محمد علی قادیانی کے ترجمہ قرآن کریم کے محرف ہونے بارے خبر، شمارہ اگست ۱۹۸۱ء، صفحہ ۵، ۱۶۔

قادیانیت کے متعلق ایک عرب قاری کے سوال کا جواب، شمارہ اگست ۱۹۸۱ء، صفحہ ۱۶-

تحذیر شدید فی اخطاء القادیانیة، ابوفیصل، شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۸۵ء، صفحہ ۲۱ تا ۲۴۔

O..... ہفت روزہ ”المسلمون“ جدہ و لندن

الصراع مع القادیانیة، حمیراء، شمارہ ۳۳، بابت جون ۱۹۸۲ء، صفحہ ۳۴ تا ۳۵۔

O...... سہ ماہی ”الدراسات الاسلامیة“ اسلام آباد

القادیانیة فی رای محمد اقبال، ترجمہ محمد غزالی، شمارہ اپریل جون ۱۹۸۵ء، صفحہ ۲۳ تا ۶۴۔

O......ماہنامہ "منار الاسلام" ابوظہی

الفئة القادیانیة الکافرة ، من قادیان الیٰ لندن ،عبدالحفیظ عبدالحق مظاہری، شمارہ اکتوبر ۱۹۸۵ء، صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۹۔

شیخ موسیٰ صالح شرف کا جاری کردہ فتویٰ، شمارہ مارچ ۱۹۸۷ء، صفحہ ۴۷۔

ادانة مؤتمر القادیانیة فی کندا، شمارہ نومبر ۱۹۸۹ء، صفحہ ۱۲۹-

اسرار التحرک القادیانی فی نیجیریا، جمال احمر، شمارہ ستمبر ۱۹۹۰ء، صفحہ ۹۰ تا ۹۷۔

بہاءالدین زکریا لائبریری چکوال میں **منار الاسلام** کے متعدد شمارے موجود ہیں۔

O......"مجلة مجمع الفقه الاسلامی" جدہ

استفسارات حول الطائفة القادیانیة ،دوسرا شمارہ، پہلا حصہ، ۱۹۸۶ء صفحہ ۲۰۹ تا ۲۳۲۔

O......ماہنامہ "ارض الاسراء" عمان

الفتنة القادیانیة هل هی المؤامرة الجدیدة لاجهاض تجربة باکستان الاسلامیة، شیخ زیاد محمود ابوغنیمہ، شمارہ جنوری ۱۹۸۶ء، صفحہ ۷ تا ۸۔

تعاون قادیانی صهیونی للکید ضد المسلمین فی کینیا، شمارہ اپریل ۱۹۸۷ء، صفحہ ۱۶۔

الصهیونیة العالمیة تبارک جهود القادیانیین و تمدهم بالاموال، شمارہ اپریل ۱۹۸۷ء، صفحہ ۱۶۔

کتاب جدید یکشف حقیقة الطائفة القادیانیة الکافرة ،شمارہ اکتوبر ۱۹۸۷ء، صفحہ ۲۷۔

مجلة کندیة تشن هجوما عنیفا علی القادیانیة، المجلة تدعو المسیحیین و المسلمین معا للتصدی لدعوة میرزا الباطلة، شمارہ اکتوبر ۱۹۸۷ء، صفحہ ۳۸۔

تحلیل شامل للنشاط الطائفة القادیانیة الکافرة فی غانا، شمارہ نومبر ۱۹۸۷ء، صفحہ ۲۲ تا ۲۳۔

خبران تهدیهما للمسلمین الغافلین عن حقیقة القادیانیة الکافرة، شمارہ نومبر ۱۹۸۷ء، صفحہ ۲۳۔

O.....ہفت روزہ ''الصنارۃ'' ناصرہ، مقبوضہ فلسطین

بعض نقاط الخلاف بین اهل السنة و الجماعة الاحمدیة، شمارہ ۲۷ نومبر ۱۹۸۷ء۔ نیز ۶ نومبر کے شمارہ میں ایک مضمون کی اطلاع ہے۔[۵۹۰]

تاریخ الطائفة الاحمدیة من مصادر الجماعة نفسها، شیخ رائد صلاح، شمارہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۷ء۔

O......ہفت روزہ ''الامة الاسلامیة'' قاہرہ

مرزا یهرب من مواجهة الدکتور القادری، شمارہ ۵ نومبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۱ تا ۲۔

ماہنامہ ''منہاج القرآن'' لاہور کے شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء جنوری ۱۹۸۹ء صفحہ ۹۱ پر ''الامة الاسلامیة'' سے اس خبر کا عکس دیا گیا ہے۔ جو مرزا طاہر احمد کی طرف سے پوری امت مسلمہ کو جون ۱۹۸۸ء میں دیئے گئے ''مباہلہ کا کھلا چیلنج'' کے جواب میں ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے زیر اہتمام گیارہ بارہ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ/ ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو مینار پاکستان لاہور تلے مختلف مکاتب فکر کی ''ختم نبوت کانفرنس'' منعقد ہوئی اور رات بھر مرزا طاہر یا اس کے نمائندہ سے مباہلہ کا انتظار کیا گیا لیکن کوئی مرزائی نہیں پہنچا۔

O......روزنامہ ''الوحدۃ'' ابوظہبی

دراسة عن القادیانیة، یوسف عاصی طویل (پیدائش ۱۳۷۸ء/۱۹۵۹ء، بمقام رفح، فلسطین) شمارہ ۲۵ فروری ۱۹۸۸ء۔

O......"مجلة كلية اُصول الدين و الدعوة"اسیوط

القـاديـانية و مـوقف الاسـلام منهـا ،ڈاکٹر سید حسن مبارک،شمارہ نمبر ۷، اشاعت ۱۹۸۹ء۔

القاديانية و موقفها من الاسلام ،ڈاکٹر عابد منصور عابد،شمارہ نمبر ۷،اشاعت ۱۹۹۱ء۔

عقيده القاديانية و موقف الاسلام منها ،ڈاکٹر عطیہ عبید عبدربہ،شمارہ نمبر ۱۱، اشاعت ۱۹۹۳ء۔

O......"مجلة كلية اصول الدين و الدعوة" قاہرہ

دحض اباطيل القاديانية فی النبوة و الوحی ،ڈاکٹر شیخ عبدالعزیز سیف النصر،شمارہ نمبر ٦ ، اشاعت ۱۹۸۹ء، دوسری و آخری قسط شمارہ نمبر ۷،۱۹۹۰ء۔ مقالہ نگار ۱۹۸۷ء میں دہلی ہندوستان میں جامعہ ازھر کے نمائندہ کے طور پر مقیم تھے۔اور ۲۰۱۹ء میں علماء سپریم کونسل مصر کے رکن ہیں۔

O......ماہنامہ "البعث الاسلامی" لکھنؤ

القـاديـانية و الشيـخ محمد علی المونكيری ،منۃ اللہ رحمانی کی تحریر کا عربی ترجمہ از محمد اکرم ندوی، شمارہ اگست ۱۹۸۹ء، صفحہ ٦۴ تا ۷۰، شمارہ ستمبر صفحہ ٦٦ تا ۷۳، دو اقساط۔

O......روزنامہ "الانباء" کویت

القاديانية تنفجر من الداخل، اُردن کے صحافی و سابق قادیانی ابراہیم ابوناب کے اعترافات،شمارہ ۱۷ر جنوری ۱۹۹۰ء وغیرہ، چار اقساط۔

O......ماہنامہ "التربية الاسلامية" بغداد

القاديانية جماعة ضالة، شمارہ فروری ۱۹۹۰ء، صفحہ ۵۹ تا ٦۰۔

O......روزنامہ "عكاظ" جدہ

توبة ممثل القادیانیین بالاردن صالح القزق ، سمیر الحیاری، شمارہ۱۲مئی ۱۹۹۰ء۔

ابراہیم ابوناب قادیانی کے خلاف اردن کی عدالت میں فسخ نکاح کے مقدمہ کے فیصلہ کی روداد، شمارہ۲۱جولائی ۱۹۹۰ء۔

القادیانیة خارج الاسلام، طالب بن محفوظ، شمارہ۴مئی۲۰۱۲ء۔

O......**ماہنامہ ''الفیصل'' ریاض**

داعیة القادیانیة الذی اسلم ، حسن محمود عودہ کی کہانی، شمارہ جولائی ۱۹۹۰ء، صفحہ۵۸تا۵۹۔

القادیانیة، شیخ محمد علی جندی، شمارہ دسمبر۱۹۹۳ء، جنوری۱۹۹۴ء، صفحہ۱۱۷تا۱۱۸۔

O......**مجلّہ ''التقویٰ'' برطانیہ**

الجماعة الاسلامیة الاحمدیة، تاریخ و اھداف، ونداء للاحمدیین فقط، شیخ حسن محمود عودہ، پہلا شمارہ جمادی الآخریٰ ۱۴۱۱ھ/ دسمبر۱۹۹۰ء۔

حسن عودہ سے امریکی خاتون جمیلہ ٹوماس کا انٹرویو، انگریزی سے عربی ترجمہ، دوسرا شمارہ، رجب شعبان۱۴۱۱ھ۔

رئیس الجماعة الاحمدیة بالسوید یعلن برأته من الاحمدیة ، و نداء للاحمدیین فقط، صالح محمود عودہ، تیسرا شمارہ رمضان تا ذوالحجہ۱۴۱۱ھ۔

الاحمدیون و المسیح و المھدی، چوتھا شمارہ، جمادی الاوّل۱۴۱۲ھ۔

ایھا الاحمدیون، صالح محمود عودہ کا ان مرزائیوں کے نام پیغام، جو ان کی طرح مرزائی گھرانہ میں پیدا ہوئے، اور نہیں جانتے کہ اس کا باطن کیسا ہے۔ ساتواں شمارہ، ربیع الاوّل۱۴۱۳ھ۔

الاحمدیة فی العراء، حسن محمود عودہ، آٹھواں شمارہ، رجب۱۴۱۳ھ۔

ابن مریم و الجماعة الاحمدیة، نواں شمارہ، ذیقعدہ۱۴۱۳ھ۔

حکایتنا مع المھدی، دسواں شمارہ، ربیع الاوّل۱۴۱۴ھ۔

جنة الاحمدية، شمارہ گیارہ، جمادی الآخر ۱۴۱۴ھ۔

تجارة باسم الدين،شمارہ بارہ، رمضان ۱۴۱۴ھ۔

رسالة خاصة الى الاحمديين،شمارہ تیرہ،محرم ۱۴۱۵ھ۔

الاحمديون ومواجهة الحقائق، شمارہ پندرہ، جمادی الآخر ۱۴۱۵ھ۔

من اين تأتی الاموال لدعم مشروع البث الفضائی الاحمدی؟ و ما هو هدف من وراء هذا البث، شمارہ سولہ، رمضان ۱۴۱۵ھ۔

رسالة من الناشر الى الاحمديين، شمارہ سترہ، محرم ۱۴۱۶ھ۔

جـائزة لكل احمدی يأتی باجابة صحيحة على هذا السؤال، كم هو عدد المؤصين فی الجماعة الاحمدية، شمارہ انیس، جمادی الآخر ۱۴۱۶ھ۔

الاعلام الاسلامی و الاحمدية، شمارہ بیس، رمضان ۱۴۱۶ھ۔

رسالة من الناشرالى الاحمديين ، شمارہ اکیس، محرم ۱۴۱۷ھ۔

نعم للاسلام ، لا للاجرام، شمارہ بائیس، ربیع الآخر ۱۴۱۷ھ۔

من هو الاحمدی ، موجز حول عقائد الاحمدية، شمارہ تئیس، رجب ۱۴۱۷ھ۔

العربية لغة القرآن، فی ضرورة دراسة القرآن باللّغة العربية، شمارہ چوبیس، شوال ۱۴۱۷ھ۔

رسالة من الناشر، حسن محمود عودہ کا اس نوع کا قادیانیوں کے نام چوتھا و آخری کھلا خط، شمارہ پچیس، محرم ۱۴۱۸ھ۔

اللّغة العربية و الاسلام،شمارہ چھبیس، محرم ۱۴۱۹ھ۔

O...... ہفت روزہ "ختم نبوة" کراچی

احمد هاريادی ،اعتنقت الاسلام بعد10سنوات للقاديانية ،شمارہ ۲۴ مئی ۱۹۹۱ء سرورق نیز صفحہ ۲۲۔ یہ کسی عربی اخبار سے تحریر کا عکس ہے۔ لیکن مآخذ کا حوالہ درج نہیں۔ غالباً رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے ترجمان اخبار سے ماخوذ ہے۔ ساتھ اُردو

ترجمہ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

الازھر یصدر وثیقة ھامة تدین القادیانیة ، محاولات لانشاء وطن قومی للقادیانیة فی کشمیر ،شمارہ ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء صفحہ ۲۰، یہ تحریر بھی عرب دنیا کے کسی اخبار کا عکس ہے۔

مسجد نبوی مدینہ منورہ کے امام شیخ علی بن عبدالرحمٰن حذیفی ۱۴ محرم ۱۴۱۴ھ کو ختم نبوت مرکز لندن گئے تو مہمانوں کی کتاب میں تاثرات قلم بند کئے اور قادیانیت کا ذکر کیا۔ آٹھ صفحات پر مشتمل اس عربی تحریر کا عکس، شمارہ ۱۸ فروری ۱۹۹۴ء صفحہ ۱۷۔

O......اخبار ''العالم الاسلامی'' مکہ مکرمہ

رئیس الجماعة الاحمدیة بالسوید یعلن برأته من الاحمدیة، و نداء للاحمدیین فقط، صالح محمود عودہ، شمارہ ۱۵ رجب ۱۴۱۲ھ/ ۲۰ رجنوری ۱۹۹۲ء۔

O......ماہنامہ ''منار الھدیٰ'' بیروت

القادیانیة مؤامرة ضد الاسلام، شمارہ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ/ اپریل مئی ۱۹۹۳ء۔

O......''مجله کلیة الدراسات الاسلامیة و العربیة للبنات'' قاہرہ

القادیانیة فی میز ان الاسلام، ڈاکٹر ماجدہ بنت محمد کامل درویش، شمارہ نمبر ۱۵، اشاعت ۱۹۹۷ء۔

O......ماہنامہ ''الضیاء'' دبئی

المسلمون فی الھند، نشر القادیانیة، شیخ احمد ابوزید، شمارہ اپریل ۱۹۹۸ء، صفحہ ۶۹۔

احذرو ھذہ القناة الفضائیة ، حسنی عبدالحافظ، شمارہ اپریل ۱۹۹۹ء صفحہ ۳۶ تا ۳۹۔

O......ماہنامہ ''الجندی المسلم'' ریاض

نشاط القادیانیة فی غرب افریقیا، ڈاکٹر مانع بن حماد جھنی، شمارہ نمبر ۸۹،

سال ۱۹۹۸ء،صفحہ۶۳ تا۶۶۔

O......روزنامہ ”الوطن الاسلامی“دوحہ قطر

من المذاهب الهدامة القاديانية ،شمارہ۲۰ جنوری۱۹۹۸ءصفحہ۳۔خلیفہ اسماعیل کی کتاب ”کیف تعرفهم“ سے منقول۔

O......”مجلة آفاق الثقافة والتراث“دبئ

النبی محمد صلی اللّٰه علیه وآله وسلم آخر الرسل، الدلائل العقلية علی کونه آخر الرسل ،ڈاکٹرابراہیم امیراغلو،ازمیرترکی،شمارہ اکتوبر۲۰۰۱ء صفحہ۱۹تا۲۵۔

O......روزنامہ ”اللواء الاسلامی“قاہرہ

مفتی اعظم مصرڈاکٹر شیخ علی جمعہ کے جاری کردہ فتویٰ کا متن،شمارہ۱۳جولائی۲۰۰۶ء۔

O......ماہنامہ ”الداعی“ دیوبند

جهود الجامعة الاسلامية دارالعلوم ديوبند فی مكافحة القاديانية ، شیخ نورعالم خلیل الامینی،شمارہ نومبردسمبر۲۰۰۷ء۔

O......روزنامہ ”الرائی“کویت

القاديانية فرقة كافرة باجماع علماء المسلمين، صنعها الاستعمار البريطانی و احتضنها الكيان الصهيونی،عبداللہ متولی،شمارہ۱۵مئی۲۰۰۹ء۔

O......روزنامہ ”الحياة الجديدة“،فلسطین

زوجان فلسطينيان يطعنان بقرار المحكمة الشرعية بفسخ عقد زواجهما باعتبارهما مرتدين عن الاسلام ،منتصرحمدان،شمارہ۱۲جنوری۲۰۱۱ءصفحہ ۱۳۔

O......روزنامہ ”المصری اليوم“قاہرہ

القاديانية، جماعة تمارس التبشيرعبرال نايل سايت ،رشادطھطاوی،

شمارہ۴ جولائی ۲۰۱۲ء۔

علماء الازهر، القاديانية والبهائية والقرآنيين طوائف شاذة و خارجة عن الاسلام، رشاد طھطاوی، شمارہ ۵ جولائی ۲۰۱۲ء۔

O.....ہفت روزہ "**الفرقان**" کویت

ما ذا تعرف عن دورها المشبوه القاديانية، خنجر مسموم فی ظهر الامة الاسلامية، احمد عبدالرحمٰن قاہرہ، شمارہ ۱۴ اکتوبر ۲۰۱۲ء۔

O...... برقی روزنامہ "**دنيا الوطن**" غزہ فلسطین

الحركة القاديانية، ماسونية، ڈاکٹر حنان بنت مصطفیٰ الخمیس، شمارہ ۱۲ جون ۲۰۱۳ء۔

O...... "**مجلة الجامعة الاسمرية الاسلامية**" زلیتن لیبیا

القاديانية و موقف الاسلام منها، حمزہ احمد عاشور، شمارہ نمبر ۲۲، سال اشاعت ۲۰۱۵ء۔

O...... چھ ماہی "**الحديث**" ملائیشیا

القاديانية، عبدالماجد غوری، شمارہ جون ۲۰۱۵ء صفحہ ۱۵۱ تا ۱۵۲۔

O......سہ ماہی "**قراء ات افريقية**" لندن

الاعلام القادياني، ھارون سوداغو، محقق پی ایچ ڈی، شمارہ جنوری مارچ ۲۰۱۷ء صفحہ ۹۷ تا ۹۸۔

القاديانية فی دول افريقيا، نيجيريا انموذجاً، ڈاکٹر رفیع اوونلا بُصَیری الاجیبوی، شمارہ اپریل جون ۲۰۱۷ء صفحہ ۸ تا ۱۷۔

O......مجلّہ "**الاستاذ**" بغداد

اثر الاحتلال البريطاني فی ظهور القاديانية فی الهند، ڈاکٹر زینہ حارث جرجیس، شمارہ دوم ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء صفحہ ۲۸۵ تا ۳۰۰۔

O......مجلّہ ''معارف اولیاء'' لاہور

حفظ عقیدة ختم النبوة فی القرآن والسنة، و مسؤلیاتنا من خلال التعلیمات النبویة، حافظ ساجد محمود ازہری، شمارہ ۲۰۱۸ء، ختم نبوت نمبر۔

O......روزنامہ ''الشرق الاوسط'' لندن وجدہ وغیرہ

الاخوان المسلمون، بین ھندی مجامل و آخر صریح، علی العمیم (پیدائش ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۴ء)، شمارہ ۹ ستمبر ۲۰۱۸ء صفحہ ۱۴۔

اصولیة سید قطب و مصدرھا القادیانی، علی العمیم شمارہ ۶ جنوری ۲۰۱۹ء، صفحہ ۱۴۔

سید قطب والکتاب القادیانی المُرضع، علی العمیم، شمارہ ۱۳ جنوری، صفحہ ۱۴۔

العقاد و القادیانیة والاحمدیة، علی العمیم، شمارہ ۲۰ جنوری، صفحہ ۱۴۔

مالیس طریفاً فی تفسیرات الاحمدیة اللاھوریة والقادیانیة، علی العمیم، شمارہ ۲۷ جنوری صفحہ ۱۴۔

ھل حاول العقاد تضلیل قارئة، علی العمیم، شمارہ ۳ فروری، صفحہ ۱۴۔

تحامل مولانا محمد علی علیٰ المسیحیة، علی العمیم، شمارہ ۱۰ فروری، صفحہ ۱۴۔

المسیحیة واوروبامن منظور مولانا محمد علی، علی العمیم، شمارہ ۱۷ فروری صفحہ ۱۴۔

مولانا محمد علی و تحریف اطروحة دینسون حول الدین والحضارة، علی العمیم، شمارہ ۲۴ فروری صفحہ ۱۴۔

المسیحیة بین نسخة مولانا محمد علی الاصلیة و نسختھا المنقحة عند سید قطب، علی العمیم، شمارہ ۳ مارچ صفحہ ۱۴۔

لما ذا کان سید قطب عضواً فی نواد کنیسة امیرکیة ؟، علی العمیم،

شمارہ۱۰مارچ صفحہ۱۴۔

O...... اعداد مجلة الكويت

شیخ عبدالعزیز الرشید نے ''**الکویت**'' نامی ماہنامہ کویت سے جاری کیا جس کا پہلا شمارہ رمضان ۱۳۴۶ھ/مارچ ۱۹۲۸ءکواور آخری شوال ۱۳۴۸ھ/مارچ ۱۹۳۰ءکوشائع ہوا ۔اورکل بیس شمارے منظر عام پر آئے۔ یہ کویت نیز خلیجی مما لک سے شائع ہونے والا پہلا رسالہ ہے۔اور۱۹۹۹ء میں مندرجہ بالا نام سے اس کے تمام شماروں کا عکس **دار قرطاس للنشر** نے کتابی صورت میں ۸۷۹صفحات پر شائع کیا۔

عراق کے کریم السماوی کے الجزائر سے متعلق مضمون کا ذکر اپنے مقام پر گزر چکا۔ جس کے آغاز میں انہوں نے لکھا کہ قیام کویت کے دوران کویتی صحافت کی تاریخ پر میرے مضامین ''**رحلة مع الصحافة الكويتية** ''عنوان سے۱۹۸۳ء میں وہاں کے اخبار''**الوطن** ''میں شائع ہوتے رہے جن میں ایک صفحہ قادیانیت سے متعلق تھا۔ بعدازاں میں نے اضافات کئے اور یہ اسی نام سے۱۹۸۴ء میں کتابی شکل میں چھپ گئے، اس کتاب میں بارہ صفحات قادیانیت بارے ہیں۔کریم السماوی نے آگے جا کر مزید لکھا کہ قادیانیت کو جن اہل علم نے بے نقاب کیا ان میں ایک اہم نام بابائے صحافت ومؤرخ کویت شیخ عبدالعزیز الرشید کا ہے جنہوں نے رسالہ''**الکویت**'' کے صفحات پر قادیانیت کی خوب خبر لی۔ بعدازاں وہ انڈونیشیا منتقل ہو گئے تو وہاں سے رسالہ''**التوحید**'' جاری کیا جس کے نصف صفحات ردقادیانیت کے لیئے مختص کئے جس کے جواب سے قادیانی عاجز رہے۔اسی پر بس نہیں انڈونیشیا میں ان سے مناظرات کا اہتمام اور جم غفیر کے سامنے ان کے گمراہ کن عقائد ودعاوی کا بطلان وتعاقب کیا۔کریم السماوی کہتے ہیں انہی اعمال نے مجھے اس موضوع پر اپنی کتاب میں لکھنے پر متوجہ کیا۔

ان رسائل کے بانی عبدالعزیز بن احمد الرشید (۱۳۰۱ھ - ۱۳۵۷ھ/ ۱۸۸۳ء-۱۹۳۸ء)سعودی عرب کے شہر زُلفی کے نواح میں پیدا ہوئے جکارتہ انڈونیشیا میں وفات پائی وہیں قبر بنی۔حنبلی عالم، مورخ کویت و بابائے صحافت۔بچپن میں قحط کے سبب وطن

سے والدین کے ہمراہ کویت ہجرت کی۔عراق کے شہر زبیر نیز بغداد کے علاوہ سعودی شہر الاحساء میں تعلیم پائی نیز قاہرہ کا سفر کیا۔۱۹۲۲ء میں کویتی مجلس شوریٰ کے رکن ہوئے۔ کویت سے ماہنامہ ''الکویت'' کا اجراء کیا۔۱۹۳۱ء میں سعودی عرب کے بانی عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن ال سعود (وفات ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳ء) کی خواہش اور مالی مصارف پر تبلیغ کی غرض سے انڈونیشیا کی راہ لی۔ جہاں سے ستمبر۱۹۳۱ء میں رسالہ ''**الکویت و العراق**'' اور۱۹۳۳ء میں ''**التوحید**'' جاری کئے۔ چند تصنیفات میں ''**تاریخ الکویت**'' مشہور ہے۔صاحب کتاب **الاعلام** خیرالدین محمود زرکلی (وفات ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء) دوستوں میں سے تھے۔[۵۹۱]

O......تاریخ الصحافة الاسلامیة

انور جندی، دارالانصار قاہرہ نے دو جلدوں میں شائع کی ،سال اشاعت درج نہیں۔پہلی مکمل جلد ماہنامہ ''**المنار**'' قاہرہ کی تاریخ پر مشتمل اور صفحہ ۱۷۱تا ۱۷۲پر ''**المنار**'' میں ردِّ قادیانیت پر شائع ہونے والے مواد کا تعارف ہے۔جبکہ کتاب کی دوسری مکمل جلد قاہرہ کے ہی رسالہ ''**الفتح**'' کی تاریخ پر مبنی ،جس کے صفحہ ۱۶۴تا ۱۷۰پر رد قادیانیت پر کام کا ذکر ہے۔**الفتح** کا پہلا شمارہ ۲۹ ذیقعد ۱۳۴۴ھ/۱۰جولائی ۱۹۲۶ء کو سامنے آیا۔اور انور جندی کے بقول **الفتح** کے صفحات پر قادیانی کا تعاقب پانچویں جلد سے شروع ہوا۔پھر ساتویں جلد میں لکھنؤ سے مرسلہ مسعود عالم کی تحریر چھپی اور تیرہویں جلد میں بھی یہ موضوع ملتا ہے۔پھر چودہویں جلد بابت ۴۱-۱۹۴۰ء میں متعدد تحریریں سامنے آئیں جن میں سے بعض ہندوستان سے بھیجی گئی تھیں۔اس برس کے مضامین میں ڈاکٹر سید احمد الشریف اور عبدالحمید السید کی تحریر بطور خاص قابل ذکر ہیں۔چودہویں جلد میں ایک مضمون ''**محمد علی اللاهوری و الدور الذی یمثله فی العالم الاسلامی**'' عنوان سے چھپا۔

اور ڈاکٹر احمد الشریف نیز عبدالحمید کی تحریریں اسکندریہ کے اخبار ''**وادی النیل**'' میں بھی شائع ہوئیں جن میں اہل مصر کو ان کے مذموم نظریات سے آگاہ و خبردار کیا۔

اب مذکورہ بالا اخبارات ورسائل میں یہ مضامین لکھنے والوں میں سے بعض کا مختصر تعارف ملاحظہ ہو:

O......شیخ حسن بن احمد البناء شہید (۱۳۲۴ھ-۱۳۶۸ھ/۱۹۰۶ء-۱۹۴۹ء)

مصر کے شہر اسکندریہ کے نزدیک گاؤں محمودیہ میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں قتل کیے گئے، وہیں قبر بنی۔ عالم، خطیب، مفکر، دارالعلوم قاہرہ میں تعلیم پائی، پھر اسماعیلیہ شہر میں سکول ٹیچر ہوئے۔ صوفیہ کے سلسلہ حصافیہ شاذلیہ سے وابستہ اور اسماعیلیہ میں اس کی تنظیم جمعیت حصافیہ خیریہ کے سیکرٹری تھے۔ پھر تصوف وصوفیہ سے فاصلہ بڑھا اور ۱۳۴۷ھ/ ۱۹۲۸ء کو اسی شہر میں اسلامی سیاسی جماعت ''الاخوان المسلمین'' کی بنیاد رکھی اور خود صدر ہوئے۔ آئندہ دنوں میں یہ اسلامی دنیا میں اس نوع کی جماعتوں کی ماں کہلائی۔ قاہرہ سے جماعت کا ترجمان اخبار اسی نام سے جاری کیا۔ یہ جماعت ۲۴ جون ۲۰۱۲ء تا ۳ جولائی ۲۰۱۳ء مصر پر حکمران رہی۔ کراچی کے پروفیسر محمد حسن اعظمی قاہرہ میں اُستاذ تھے تو آپ کو دیکھا سنا۔ اور مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی مہاجر مدنی سے ملاقات ومراسم تھے نیز ان کی عربی تصنیف ''البیـــان'' پر تقریظ لکھی جو مطبوع ہے۔ شیخ حسن البناء کی یادداشتیں وفات کے بعد ''**مـذاكـرات الـدعوة و الداعية** '' نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئی اور جماعت اسلامی پاکستان کے اہم قلم کار علامہ خلیل احمد حامدی نے اُردو ترجمہ کیا جو ''حسن البناء شہید کی ڈائری'' نام سے لاہور سے بارہا شائع ہوا۔

آپ کے والد شیخ احمد بن عبدالرحمٰن البناء ساعاتی (وفات ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء) بھی عالم جلیل اور شاذلی صوفی تھے۔ جن کی مطبوعہ تصنیفات میں **الـفـتـح الـربـانی لترتیب مسـنـد الامـام احـمـد بـن حـنـبـل الشیبانی، تنویر الافئدة الزكية فی ادلة اذكـــار الــوظيــفة الــزروقية** مشہور ہیں۔ بیٹے کے قتل کے دس برس بعد وفات پائی۔[۵۹۲]

O......شیخ محبّ الدین بن ابی الفتح محمد الخطیب گیلانی (۱۳۰۳ھ-۱۳۸۹ھ /۱۸۸۶ء-۱۹۶۹ء) دمشق میں پیدا ہوئے قاہرہ میں وفات پائی۔ وہابی ناصبی عالم،

ادیب، صحافی، مؤرخ، اہم عرب قوم پرست رہنما، دمشق و استنبول میں تعلیم پائی۔قاہرہ سے ۱۹۲۴ء میں ماہنامہ ''الـــزهــــراء''اور ۱۹۲۶ء میں اخبار ''الـــفتـــح'' جاری کیے نیز ''مــجـلـة الازهــر'' کے ایڈیٹر رہے۔اور اشاعتی ادارہ مکتبہ سلفیہ قائم کرکے اپنی فکر کی متعدد کتب شائع کیں۔کئی عرب ممالک کے سفر کیے جس دوران بصرہ میں برطانوی استعمار نے قید کیا۔بمبئی کا دورہ کیا۔متعدد تصنیفات و تحقیقات ہیں نیز چند کتب کے ترکی سے عربی تراجم کیے۔ہندوستان کے شاعر رابندر ناتھ ٹیگور پر عربی کتاب لکھی۔اور پاکستان کے غیر مقلد قاضی محمد اسلم سیف بن محمد علی (وفات ۱۴۱۷/ ۱۹۹۶ء) نے ایک تصنیف کا اُردو ترجمہ ''مشاجرات صحابہ پر ایک نظر'' نام سے کیا۔مشہور مبلغ و مفکر و مصنف پروفیسر علی بن مصطفیٰ طنطاوی دمشقی مکی (وفات ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء) کے ماموں تھے۔ [۵۹۳]

O......شیخ کمال الدین بن عبد المحسن طائی (۱۳۲۲ھ-۱۳۹۷ھ/۱۹۰۴ء-۱۹۷۷ء)

بغداد میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی۔ عالم، قاری، مدرس، عراق میں اسلامی صحافت کے نمایاں فرد، مزار امام اعظم سے ملحق مسجد کے خطیب، مزار شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی سے ملحق مدرسہ کے مدیر، وہیں پر قبر بنی۔ نیز شہر کی دیگر اہم مساجد سے وابستہ رہے۔محکمہ اوقاف کی مجلس اعلیٰ کے رکن، جـمـعـية الهداية الاسلامية کے بانی رکن نیز صدر رہے۔شہر و مضافات میں محافل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انعقاد میں فعال رہے۔اسلامی موضوعات پر رسائل الـكـفـاح، الهداية الاسلامية، الذكرىٰ الـمـحـمـدية ناموں سے جاری کیے۔کچھ عرصہ قید و جلاوطن رہے۔سات سے زائد تصنیفات میں سے بعض عراقی مدارس کے نصاب میں شامل کی گئیں۔ چند کے نام یہ ہیں :موجز البيان في مباحث علوم القرآن، علوم الحديث و اصوله، التوحيد و الفرق المعاصرة. کراچی یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جلال الدین نوری کے اُستاذ۔ جب کہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری سیالکوٹی مہاجر مدنی سے اجازت و خلافت پائی۔[۵۹۴]

O......شیخ محمد عبدالسلام قبانی (۱۳۰۴ھ-۱۳۹۲ھ/ ۱۸۸۶ء-۱۹۷۲ء)

مصر کے شہر دمیاط میں پیدا ہوئے اور قاہرہ میں وفات پائی۔ عالم جلیل، فقیہ، شاعر، جامعہ ازہر کے شریعت کالج سے ۱۹۱۶ء میں تعلیم مکمل کی، بعدازاں وہیں استاذ ہوئے۔ فتویٰ کمیٹی کے رکن، مصر کے اکابر علماء کرام کی سپریم کونسل کے رُکن نیز تقریباً دس برس شیخ الازہر کے سیکرٹری رہے اور ۱۹۵۵ء میں حکومت مصر نے خدمات علمی کے اعتراف میں تمغہ پیش کیا۔ کچھ عرصہ رسالہ **الهداية الاسلامية** کے مدیراعلیٰ تعینات رہے۔[۵۹۵]

O......شیخ عبدالرحمٰن بن خلیفہ (۱۲۹۴ھ-۱۳۶۴ھ/ ۱۸۷۷ء-۱۹۴۵ء)

قاہرہ میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی۔ مفسر، محدث، فقیہ، حافظ وقاری، ادیب و شاعر، محقق، جامعہ ازہر سے ۱۹۰۷ء میں تعلیم مکمل کی اور قاہرہ کے مدرسہ عثمان پاشا ماہر میں ۱۹۰۲ء سے وفات تک مدرس رہے۔ شاگردوں میں سے متعدد نے علم وادب، ثقافت کے شعبوں میں نام پایا۔ متعدد اہم ادبی کتب کی شروح لکھیں نیز دینی مسائل پر بکثرت مقالات ہیں اور ''**الاسلام**'' کے اہم قلمی معاون تھے، جس میں علم توحید پر چھپنے والے چند مضامین ''**المشبهة والمجسمة**'' نام سے کتابی صورت میں شائع ہوئے۔ آپ کے والد اور بھائی بھی جامعہ ازہر کے فارغ التحصیل علماء میں سے تھے۔[۵۹۶]

O......شیخ ناجی بن مصطفیٰ طنطاوی (۱۳۳۲ھ-۱۴۱۹ھ/۱۹۱۴ء-۱۹۹۸ء)

دمشق میں پیدا ہوئے وہیں کی یونی ورسٹی سے تکمیل تعلیم کے بعد شعبہ تدریس سے وابستہ ہوئے۔ ادیب وشاعر، محقق، فرنچ زبان پر عبور تھا۔ نیز شام کے مختلف مقامات پر قاضی تعینات رہے تا آنکہ سعودی عرب ہجرت کی، جہاں وزارت حج واوقاف میں تقریباً پچیس برس مشیر رہے۔ بقول دیگر ۱۳۳۳ھ میں ولادت اور ۱۴۲۰ھ میں وفات ہوئی۔ مشہور عالم ومصنف شیخ علی بن مصطفیٰ طنطاوی کے چھوٹے بھائی۔[۵۹۷]

O......شیخ محمد صالح بن عبدالرحمٰن قزاز (۱۳۲۰ھ-۱۴۰۹ھ/۱۹۰۳ء-۱۹۸۹ء)

مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے وہیں کے قبرستان المعلیٰ میں قبر بنی۔ عالم، حافظ، سماجی

کارکن، مسجد نبوی مدینہ منورہ عمارات کے نگران اعلیٰ، مسجد حرم مکی کے شعبہ تعمیر وتوسیع کے مدیر نیز ملک میں دیگر اعلیٰ مناصب پر تعینات رہے اور اعزازی وزیر کا درجہ حاصل رہا۔ رابطہ عالم اسلامی کے جنرل سیکرٹری رہے اور بلا تنخواہ خدمات انجام دیں۔ آپ کے دور میں ہی ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء میں رابطہ کے اجلاس میں اسلامی دنیا کے ایک سو چالیس وفود نے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانی معتقدات کو خارج از اسلام بتایا۔ ادھر وزیر ظفر اللہ خان قادیانی نے برطانوی عدالت میں آپ پر مقدمہ دائر کیا۔ [۵۹۸]

O......علامہ عبدالحفیظ بن عبدالحق مکی (۱۳۶۵ھ-۱۴۳۸ھ/ ۱۹۴۶ء-۲۰۱۷ء)

مشرقی پنجاب کے شہر امرتسر میں پیدا ہوئے، قیام پاکستان کے موقع پر ۱۹۴۷ء میں والد کے ہمراہ لائل پور ہجرت کی، جہاں سے ۱۹۵۴ء میں خاندان کے ہمراہ مکہ مکرمہ پہنچے اور وہیں سکونت اختیار کی اور ۱۹۶۱ء میں سعودی شہریت مل گئی۔ جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن میں وفات پائی اور قبرستان البقیع مدینہ منورہ میں قبر بنی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر، عربی میں چند تصنیفات ہیں۔ [۵۹۹]

O......شیخ زیاد محمود ابوغنیمہ (پیدائش ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء)

اُردن کے شہر اِربد میں پیدا ہوئے۔ استنبول یونی ورسٹی ترکی سے ۱۹۶۵ء میں بی ایس سی کی۔ ادیب، صحافی، مؤرخ، مفکر، محقق، ماہر انساب، عثمانی خلفاء کی خدمات پر قلم فعال رہا۔ یورپ و امریکہ کے دَورے کیے۔ عالمی خبروں کے مشہور عربی ٹیلی ویژن چینل "**الجزیرة**" کے مقبول پروگرام "**الاتجاه المعاکس**" میں ۲۰۰۷ء میں شرکت اور "**الجهاد طریق تحریر فلسطین**" کے موضوع پر گفتگو کی۔ جب کہ ۲۰۰۸ء میں دوسرے فکری وعلمی چینل "**الرسالة**" کے مشہور پروگرام "**الوسطیة**" میں شریک ہوئے اور "**نظریة المؤامرة حقیقة ام خیال**" کے موضوع پر اپنا موقف بیان کیا۔ آٹھ مطبوعہ تصنیفات کے نام یہ ہیں: **جوانب مضیئة فی تاریخ العثمانیین الاتراک، السلطان المجاهد محمد الفاتح القسطنطنیة، السیطرة الصهیونیة علی وسائل الاعلام العالمیة، اعداء الیهود للحرکة الاسلامیة، موقف بطولة**

من صنع الاسلام، و بشر الصابرین، نظرات فی سنن اللّٰہ عزوجل فی الابتلاء، الاخوان المسلمون فی کتابات الغربیین. [٦٠٠]

O......ابراہیم محمد ناب (۱۳۵۰ھ-۱۴۱۲ھ/۱۹۳۱ء-۱۹۹۱ء)

القدس الشریف میں ولادت اور عمان میں وفات ہوئی۔ القدس الشریف سے بی اے اور امریکہ سے اقتصادیات میں ایم اے کیا۔ صحافی، شاعر، ڈرامہ نگار، ریڈیو نیز سینما سے وابستہ رہے۔ متعدد اخبارات میں پیشہ ورانہ خدمات انجام دیں۔ مشرق وسطیٰ کے متعدد ممالک نیز یورپ و امریکہ میں زندگی بسر کی۔ نوے کی دہائی میں قادیانی گروہ کے نرغہ میں آئے۔ تب اردن کی عدالت نے بیوی کو طلاق اور اولاد کو الگ کرنے نیز لکھنے سے روکنے کا حکم ۱۹۹۰ء میں جاری کیا اور یہ اردن میں اس نوع کا پہلا عدالتی فیصلہ تھا۔ آخری ایام میں تائب ہوئے اور قادیانیت بارے مفصل مضمون لکھ کر متعدد اخبارات و رسائل کو بھیجا۔ بقول دیگر ۱۹۹۴ء میں وفات پائی۔ ان کے فسخ نکاح مقدمہ کی رُوداد کا اُردو ترجمہ ''شمس الاسلام'' میں چھپا۔ [٦٠١]

☆

الیکٹرونک ذرائع ابلاغ

ٹیلی ویژن اور پھر کمپیوٹر انٹرنیٹ کی آمد وفروغ کے مرحلہ پر مرزائی گروہ نے اپنے افکار پھیلانے کے لیے ان ذرائع ابلاغ کا بھرپور سہارا لیا تو اسلامی دنیا اس جانب بھی متوجہ ہوئی۔اوائل میں عربی ٹیلی ویژن چینلز، اس گروہ بارے اُٹھائے گئے اقدامات اور ان کی عالمی سرگرمیوں سے متعلق خبریں نشر کرنے تک محدود تھے۔لیکن چند برس بعد جب مرزائیوں نے عربی ویب سائٹ اور پھر ٹیلی ویژن چینل کا اجراء کیا تو جواباً مسلمانانِ عالم کی طرف سے ان کے تعاقب میں ٹیلی ویژن پر مستقل عربی پروگرام اور انٹرنیٹ پر فتاویٰ، مناظرہ، مضامین، کتب کی وسیع اشاعت شروع ہوئی اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ٹیلی ویژن چینلز کے اس نوع کے چند پروگرامز کا ذکر گزشتہ صفحات پر آچکا، یہاں مزید مثالیں ملاحظہ ہوں:

O......حجاز مقدس کے نجی ٹیلی ویژن چینل ''اقراء'' پر شیخ محمد عریفی کی اس موضوع پر گفتگو ''**حقيقة الجماعة الاحمدية القاديانية**'' پچیس منٹ۔

O......مصر کے ''**الحكمة**'' چینل پر ''**منتدى الحكمة**'' نام سے حسام عبدالوارث ہفتہ وار پروگرام پیش کرتے ہیں۔۲۰۱۱ء کے آغاز میں انہوں نے مرزائی عربی چینل کے تعاقب میں ایک طویل پروگرام ''**الجماعة الاسلامية الاحمدية**'' عنوان سے نشر کیا جو چار اقساط اور مجموعی طور پر نو گھنٹے سے زائد پر محیط اور اس میں پہلے شیخ مصطفیٰ عدوی کا ریکارڈ شدہ بیان دکھایا گیا، پھر مختلف اقساط میں حسب ذیل چھ نے براہ راست گفتگو میں حصہ لیا۔ڈاکٹر شیخ جمال مراکبی جماعت **انصار السنة المحمدية** مصر کے مرکزی صدر، اور رابطہ عالم اسلامی نیز وزارت اوقاف کویت سے وابستہ مصر کے شیخ محمد بن عبدالملک زُغبی، ماہر قانون ڈاکٹر شیخ سعد بن عبداللہ المنعم، ڈاکٹر شیخ حمدی عبید، شیخ

ابراہیم اور شیخ اسماعیل مقدم۔ڈاکٹر جمال مراکبی نے بتایا کہ اس سے قبل میں مرزائی چینل کے مفاسد پر مطلع کرنے کے لیے ماہ نامہ ''التوحید'' قاہرہ میں ''فضائیات تفسد فی الارض'' عنوان سے لکھ چکا ہوں۔ناظرین نے بھی فون کے توسط سے حصہ لیا۔ادھر مرزائی چینل نے **الحکمة** کے اس پروگرام پر شور جاری رکھا۔

O...... برطانیہ سے ''**الحیاة**'' نامی چینل پر دو اقساط اور تین گھنٹہ پر محیط پروگرام براہ راست پیش کیا گیا، جس میں قادیانیت پر گفتگو کے تین فریق شامل ہوئے۔مسلمانوں کی طرف سے مصر کے احمد، عیسائیت کی جانب سے عراق کے وحید، اور فلسطین سے مرزائی گروہ کے دو افراد محمد شریف عودہ، ہانی طاہر نے گفتگو ومناظرہ میں حصہ لیا۔ ''**الرد علی الاحمدیة**''.

O...... ''**الرحمة**''نام کے عربی ٹیلی ویژن چینل پر مصر کے شیخ محمد حسان نے ''**حقیقة الجماعة الاحمدیة القادیانیة**''موضوع پر ایک گھنٹہ گفتگو کی۔اسی کے ایک اور پروگرام میں شیخ محمد بن عبدالملک زغبی نے ''**الاحمدیة فی المیزان**''عنوان پر ایک گھنٹہ براہ راست بیان کیا۔اور تیسرا پروگرام ''**حقیقة القادیانیة**''دو قسط کے دو گھنٹے پر محیط اور اس میں دو علماء شیخ علی حلبی نیز شیخ محمد بن عبدالملک زغبی نے حصہ لیا۔

O......مصر کے ہی ''**الناس**''چینل پر ''**التبیان**'' نام سے ایک پروگرام ہفتہ وار ایک گھنٹہ نشر ہوتا ہے۔۲۰۱۱ء میں ردّ قادیانیت کے ماہر ڈاکٹر شیخ حمدی عبید اس میں آئے اور براہ راست پیش کیے گئے مسلسل چار پروگرامز میں قادیانی افکار کا تعاقب کیا۔پہلی قسط:''**نشأة الجماعة القادیانیة الاحمدیة**''اور دوسری وتیسری بعنوان:''**کشف حقیقة الاحمدیة القادیانیة**''اور چوتھی وآخری قسط:''**الدعم الصھیونی الانجلیزی للقادیانیة**''عنوان سے پیش کی گئیں۔

O......''صفا'' نامی ٹیلی ویژن چینل پر میزبان محمد صابر نے ۲۵ دسمبر ۲۰۱۴ء کو ''**القادیانیة**''عنوان سے ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد دورانیہ پر پروگرام پیش کیا جس میں واحد مہمان سیاسی تجزیہ کار نیز ماہر قانون محمد حمد نے اس موضوع پر گفتگو کی نیز ناظرین کے فون

پر موصولہ سوالات کے جواب دیئے۔آغاز میں قادیانی فرقہ کے تعارف پر مختصر دستاویزی فلم دکھائی گئی۔

مذکورہ بالا تمام پروگرام ان دنوں youtube پر موجود ہیں، بلکہ مزید بھی ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔اوراسی پر بس نہیں،اس بصری ویب سائٹ پر مرزائیت کے تعاقب میں دیگرانواع کا موادبھی ہے۔جیسا کہ شیخ ممدوح حربی کی تقریر ''**التعریف بالجماعة القادیانیة الاحمدیة**'' کی بائیس منٹ پر مبنی بصری ریکارڈنگ،اورشیخ قالون کایورپ کی کسی مسجد میں ''**الاحمدیة القادیانیة من البدایة للنهایة**''عنوان سے ایک گھنٹہ کا بصری درس، نیز شیخ ناصرالبانی کی مرزائیت بارے تالیف ومرتب کردہ کتاب تو محفوظ نہ رہی لیکن اس ویب سائٹ پر ایک سمعی تقریرسوا گھنٹہ پر مبنی ''**التحذیر من القادیانیة الاحمدیة**'' عنوان سے دست یاب ہے۔

انٹرنیٹ پر ان دنوں مرزائیت کے ردّ وتعاقب میں حسب ذیل سات اقسام کا عربی مواد بکثرت موجود ہے:

ا......دنیا بھر میں ان کی سرگرمیوں وتعاقب سے متعلق خبریں۔

۲......علماء عرب وعجم کے جاری کردہ فتاوے کے متون۔

۳......مضامین وتحریری مناظرے،تاثرات۔

۴......قادیانی اَفکار ومعتقدات کے تعاقب میں لکھی گئی مستقل کتاب۔

۵...... دیگر اسلامی موضوعات کی کتب، جن کے چند صفحات اس فتنہ کے رد میں ہیں۔

۶......سمعی تقاریرودروس۔

۷......بصری تقاریروغیرہ۔

اورانٹرنیٹ پر یہ مواد حسب ذیل پانچ طریقہ وترتیب سے پیش کیا گیا ہے:

ا......قادیانیت کے تعاقب میں خصوصی ویب سائٹس فعال ہیں۔

۲......متعدد اسلامی موضوعات پر مبنی ویب سائٹ پر ایک گوشہ اس موضوع کی

تحریروں کے لیے مختص کیا گیا ہے۔

۳......متعدد موضوعات کی ویب سائٹ پر ردقادیانیت پر مشتمل چند تحریریں ہیں۔

۴......مختلف ٹیلی ویژن چینلز پر پیش کیے گئے پروگرام۔

۵......قادیانیت بارے دُروس وخطبات، مواعظ۔

یہاں عربی کی چند ویب سائٹس کا کسی قدر تعارف پیش ہے جو محض ردقادیانیت کے لیے مختص ہیں:

① ......www.anti_ahmadiyya.org

یہ تیرہ عالمی زبانوں عربی، اُردو، انگریزی وغیرہ میں فعال ہے۔ اور ویب سائٹ قائم کرنے والے فرد یا ادارے کا نام درج نہیں لیکن اتنی اطلاع دی گئی ہے کہ کسی حکومت کا ویب سائٹ سے کوئی تعلق نہیں۔

شعبہ عربی میں بکثرت مضامین ومختصر تحریریں موجود جن کے لکھنے والوں کے نام یہ ہیں: ڈاکٹر فواد عطار، محمود قاعود، امجد سقلاوی، محمد ابراہیم مصطفیٰ، انس زغلول، ابومحمد مرزوق، احمد ابوزید، ڈاکٹر حکمت حریری، فضل اللہ امین افغانی، ڈاکٹر احمد عبدالمجید، لیکچرار صالح بن عبدالعزیز سندھی، محمد صالح المنجد، ابوعبیدہ محمود سعد مہران، ڈاکٹر جمال مرابکی، ڈاکٹر سفر بن عبدالرحمٰن حوالی، صبحی مجاہد، حسین بن محمود، ڈاکٹر ابراھیم محمد خان۔ علاوہ ازیں قادیانیت کے تعاقب میں مختلف مصنفین کی تیس کے قریب کتب موجود ہیں، جن کے مفصل کوائف گزشتہ صفحات پر پیش کیے گئے۔ یہاں فقط مصنفین کے نام ملاحظہ ہوں: محمد شویکی، حسن محمود عودہ، ابوالاعلیٰ مودودی، محمد بن عبداللہ السبیل، مفتی محمود، محمد عاشق الٰہی برنی، منظور احمد چنیوٹی، موسیٰ اسماعیل البسیط، سامی عطا حسن، محمد شامہ، عبدالجبار محمود عودہ، ابوالحسن علی ندوی، سید محمد خضر حسین، محمود سعد مہران، سعد مرصفی، احسان الٰہی ظہیر، عامر النجار، احمد رضا خان بریلوی، پاکستان پارلیمینٹ کی قرارداد، پاکستان سپریم کورٹ کے فیصلہ کے تراجم۔

نیز مذکورہ ذیل مصنفین کی وہ کتب موجود ہیں جن میں ضمناً ردِّ قادیانیت کیا گیا، ڈاکٹر محمد البہی، محمد ابوزہرہ، ڈاکٹر منقذ بن محمود السقار، محمد خلیل هراس، احمد بن سعد بن حمدان

غامدی، ڈاکٹر غالب بن علی عواجی۔

اور مرزائی چینل کی نشریات کے تعاقب میں محمد زغبی، محمد حسان، ڈاکٹر حمدی عبید، ڈاکٹر حسام عقل، ڈاکٹر عبداللہ السمک، ابی اسحاق حوینی کی بصری تقاریر اور ڈاکٹر محمد اسماعیل المقدم کی سمعی تقریر ہیں۔

② ......www.Antiiahmdya.maktoobblog.com

یہ ملک مراکش کے عالم شیخ محبّ الرسول کی قائم کردہ ہے، جو قلمی نام ہے۔ اور اس ویب سائٹ میں خود شیخ محبّ الرسول کی بکثرت تحریریں نیز سابق قادیانی محمد عبدالمجید محمود، کے علاوہ امجد سقلاوی، محمد حاج عیسیٰ الجزائری، فضل اللہ امین افغانی، سلطان رکیبات کے مضامین شامل ہیں۔ اور اسماعیل بن سعد بن عتیق، حسن محمود عودہ، ابوبکر احمد قادری شافعی مالاباری، احسان الٰہی ظہیر کی کتب موجود ہیں۔ نیز بعض متداول فتاوے اور علماء عرب کی چند سمعی و بصری تقاریر اس موضوع کی ہیں۔

③ ......www.Antiahmadiyya.net

یہ مصر کے ماہر ردّ قادیانیت ڈاکٹر شیخ حمدی عبید کی سرپرستی میں فعال اور ان دنوں اس پر ڈاکٹر غالب عواجی، صالح بن عبدالعزیز سندھی، ابومحمود رزوق، احمد ابوزید، جمال مراکبی، ابوعبیدہ، احمد عبدالحمید، فواد عطار، امجد سقلاوی، حسن محمود عودہ، فواد عطار اور عبداللہ زیدان کے مضامین موجود ہیں۔ نیز اسلامیان عرب وعجم کی طرف سے مرزائیت کے تعاقب میں لکھی گئی پندرہ سے زائد مستقل تصنیفات کے متون درج ہیں۔ علاوہ ازیں رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد کا متن، مفتی اعظم مصر ڈاکٹر شیخ علی جمعہ، مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن باز، شیخ الازہر جادالحق کے جاری کردہ فتاوے ہیں۔

اور گزشتہ چند برسوں کے عالمی ذرائع ابلاغ میں مرزائی گروہ کی سرگرمیوں بارے شائع ہونے والی خبریں دست یاب ہیں۔ نیز مختلف عربی ٹیلی ویژن چینلز سے لی گئی چند علماء کی تقاریر موجود ہیں جن کے نام گزر چکے۔

④ ......www.ourlastprophet.com

یہ عالمی تحریک ختم نبوت کی نگرانی میں تین زبانوں عربی، انگریزی اور اُردو میں فعال ہے اور عربی شعبہ میں ڈاکٹر خالد محمود، محمود قاعود، امجد سقلاوی کے مضامین وتحریریں، چند مشہور فتاوے متعلقہ قادیانیت اور پانچ سے زائد مستقل کتب کے متون موجود ہیں۔

⑤ ......www.qadiyanism.wordpress.com

یہ نسبتاً نئی ویب سائٹ اور فی الوقت محض ایک کتاب ہندوستان کے مولانا ابوبکر باقوی شافعی قادری کی "**البراهين القطعية فى الرد على القاديانية**" موجود اور بتایا گیا کہ اس ٹولہ کے رد میں لکھی گئی بہترین کتاب ہے۔ الفاظ یہ ہیں: "**احسن كتاب الف عن الفرقة القاديانية**".

اور اسلامی موضوعات کی جن دیگر ویب سائٹس میں قادیانیت پر توجہ مرکوز اور بعض پر ایک گوشہ اس کے تعاقب کے لیے مختص ہے۔ اس نوع کی لاتعداد ویب سائٹس میں سے چند یہ ہیں:

① ......www.aslein.net

اُردن کے مشہور اہل سنت عالم شیخ سعید فودہ کی سرپرستی میں پانچ عالمی زبانوں میں فعال اس ویب سائٹ کے شعبہ عربی میں ایک گوشہ "**علم الكلام و نقد الفلسفات والافكار المعاصرة**" عنوان سے ہے۔ جس میں دیگر متعدد موضوعات کے علاوہ قادیانیت کے متعلق امجد اشعری، محمود قاعود، راشد بن عبداللہ شلبی، عدی عمر فیصل، جمال حسنی شرباتی کے مضامین ہیں۔

② ......www.tnzih.com

شیخ سعید فودہ کی نگرانی میں فعال ایک اور ویب سائٹ، جس کا ایک گوشہ "**المناظرات و المحاورات**" عنوان سے ہے، جس کے مندرجات کی فہرست ہی ۱۰۸ صفحات پر ہے۔ اور شیخ صہیب منیر یوسف نیز جمال بوضیاف طاہر قادیانی کے درمیان تحریری مناظرہ کی روداد صفحہ ۴ پر، جب کہ اسی قادیانی سے امجد اشعری سقلاوی کے تحریری مباحثہ کی تفصیل صفحہ ۲۲ پر ہے۔ علاوہ ازیں عمان اردن کے محمد اکرم عبدالکریم ابوغنوش، سلیم

اسحاق ھیثم مقیم رومانیہ،عمان کےہی ساجد،حمزہ احمد عبدالرحمٰن، مصطفیٰ ادریسی، کے مضامین وتاثرات کے لیےاس گوشہ کےصفحات ۵، ۷،۲۰، ۲۱،۲۲،۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷،۳۴ ملاحظہ کیے جاسکتے ہیں۔

③ ......www.cb.rayaheen.net

خطہ شام کے تجانی صوفیہ کی قائم کردہ اس بھاری بھرکم ویب سائٹ کا ایک باب ’’**ریحانة الدفاع عن مذهب اهل السنة** ‘‘نام سے ہے،جس کی محض فہرست عنوانات ہی ۱۴۱صفحات پراورصفحہ ۹،۳۳، ۴۰، ۴۱، ۱۰۳ پر ردّ مرزائیت پر مضامین، جو عبد الرزاق محمد الھشہ ، زریق وغیرہ کے قلم بند کردہ ہیں۔ نیز سید رحمت اللہ قادری کی کتاب’’**البريلوية حقائق و عقائد**‘‘موجود جو۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ءکو دمشق میں ڈاکٹر محمد وہبی سلیمان کی نگرانی میں لکھی گئی،اور ۱۵۱صفحات پر شائع ہوئی جس میں ’’**الحركة القاديانية**‘‘ عنوان سے چند صفحات مولانا احمد رضا خان بریلوی کی اس بارے خدمات کے تعارف میں ہیں۔

④ ......www.eltwhed.com

مصر کی ایک تنظیم کی جاری کردہ اس ویب سائٹ کا ایک گوشہ ’’**قسم الحوار عن القاديانية**‘‘ نام سے ہے،جس میں مضامین،تحریری مناظرےاورفتاویٰ موجود ہیں۔ اور مضامین لکھنے والوں کے نام یہ ہیں،عمرو حسن،محمد ناصر البانی،انس زغلول، عاطف زکی، فواد عطار،عبدالواحد،محمود قاعود،حسن ہمدان،عصام محمد،عبدالرحمٰن عربی،ابوسلمی مغربی، ہانی امین،احمد محمود بدر،محمد ہیثم استنبولی،کمال صابر،ہشام مغربی، ماجد،عبدالغفور،ڈاکٹر جابر قمیحہ، ابومحمد موسیٰ، امۃ اللہ،علی زیدان،خزیمہ،طیب عقبی،ابومریم،ڈاکٹر عبدالباقی سید،سالم،نعیم بن حارثہ،ابوعبیدہ جامی وغیرہ۔

اورحسام الدین حامد وفتحی عبدالسلام قادیانی کے درمیان مناظرہ،محمود قاعود و مصطفیٰ ثابت قادیانی کا مناظرہ، نیز ہانی طاہر قادیانی، جمال بوضیاف قادیانی سے مناظروں کی روداد کےعلاوہ شیخ فواد عطار کی جانب سے ہر قادیانی کو مناظرہ کی دعوت درج ہیں۔

منظمہ موتمر اسلامی کے ادارہ فقہ اکیڈمی کی ۱۹۸۵ء میں منظور کردہ قرارداد نیز رابطہ عالم اسلامی کی مجلس کی جاری کردہ تیسری قرارداد وفتویٰ "**حکم القادیانیة والانتماء الیھا**" کے متون شامل ہیں۔

اس ویب سائٹ پر موجود شیخ محمود قاعود کے مضمون "**کم ھو اتباع اَعور قادیانی**" میں ہے۔قادیانیوں کے زعماء کہتے ہیں کہ پوری دنیا میں ہماری تعداد کروڑوں میں ہے۔ جب کہ محض عرب دنیا کے حوالہ سے دیکھا جائے تو تمام عرب ممالک میں فعال قادیانی افراد کی تعداد دس سے زائد نہیں،جن کے نام یہ ہیں۔مصر میں مصطفیٰ ثابت، کبابیر مقبوضہ فلسطین میں محمد شریف عودہ،طولکرم فلسطین میں انجینیر ھانی طاھر، فلسطینی مہاجرین بستی اردن میں تمیم ابودقہ، کفرصور مقبوضہ فلسطین میں عبدالقادر بن ابراہیم مدلل، مراکش میں جمال اغزول اورعصام الخامس، مصر میں انجینئر فتحی عبد السلام، الجزائر میں جمال بوضیاف اور شام میں علاء عثمان۔ اسی سے ان کی کل تعداد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔[۶۰۲]

ایک زائر نے اس ویب سائٹ پر دو تصاویر پیش کیں جو "**ماذا یصنع الملک فیصل مع القادیانی**" عنوان سے ہیں اور ایک تصویر میں سعودی عرب کے بادشاہ فیصل بن عبد العزیز ال سعود (وفات ۱۳۹۵ھ/ ۱۹۷۵ء) قادیانی رہنما جلال شمس کا استقبال جب کہ دوسری میں خاص ملاقات کے دوران خطاب سن رہے ہیں۔ اور بھیجنے والے نے لکھا کہ یہاں میں یہ تصاویر قادیانیت کا رد وتعاقب کرنے والے ماہرین کو پیش کرتے ہوئے دریافت کرتا ہوں کہ سعودی بادشاہ اس قادیانی زعیم کے ساتھ کیا کر رہے ہیں جب کہ ہم سنتے ہیں کہ مملکت سعودی عرب نے اس گروہ کے حج پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔لیکن مجھے ان تصاویر نے حیران کر دیا ہے۔

جواب دیا گیا، قادیانی ٹولہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں ماہر ہیں اور بادی النظر میں قرآن پڑھتے، نماز ادا کرتے، صحابہ کرام کا احترام اور کتب احادیث کا مطالعہ کرتے لیکن ایسے کسی بھی موقع پر مرزا کا نام تک زبان پر نہیں لاتے۔

O برقی ماہنامہ ''الراصد''

انٹرنیٹ میں واقع اس رسالہ کے مختلف شماروں میں حسب ذیل عنوانات سے مضامین موجود ہیں۔جن میں بعض پر لکھنے والے کا نام درج نہیں۔

القادیانیة ،شمارہ صفر۱۴۲۵ھ صفحہ۳ تا ۵۔

الف خیانة وخیانة للقادیانیة فی القارة الهندیة ،شمارہ رمضان۱۴۲۵ھ صفحہ۱۲تا۱۷۔

الاحمدیة القادیانیة، صالح صلاح شبانہ ،شمارہ جمادی الاول ۱۴۲۷ھ صفحہ۱۱۹تا ۱۲۱۔

ظهور اسلام جدید فی اسرائیل ، احمد الغریب ،شمارہ جمادی الآخر۱۴۲۷ھ صفحہ۶۹ تا ۷۱۔

القادیانیة والخلافات المذهبیة ، تحدیات فی طریق مسلمی سور ینام ،رضا عبدالودود،شمارہ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ صفحہ۹۹ تا۱۰۳۔

فی اندونیسیا، هل تواجه الاحمدیة خطر الحرکات الاسلامیة ،محمود قابل،شمارہ رجب۱۴۲۹ھ صفحہ۷۷تا۷۸۔

مفتی مصر یحرم زواج المسلمات من معتقنی العقیدة الاحمدیة ، شمارہ صفر۱۴۳۰ھ صفحہ۴۸تا۴۹۔

عفواً فضیلة الشیخ ، الکوب کله فارغ، ڈاکٹر حمدی عبید،شمارہ جمادی الاول۱۴۳۰ھ صفحہ۳۴ تا ۳۷۔

اتباع القادیانیة یوزعون منشوراً بوسط القاهرة ، حسین بربری مصری، شمارہ جمادی الاول۱۴۳۰ھ صفحہ۳۳ تا ۳۴۔

نقض اصول القادیانیة ،شمارہ رمضان۱۴۳۰ھ صفحہ۴ تا ۱۵۔

فرقة الاحمدیة القادیانیة خارجة عن الاسلام ،شمارہ صفر۱۴۳۱ھ صفحہ۳۵ تا۳۶۔

هو لندا، مسلمون يعترفون بالاحمدية امَلاًفی رخصة بث، نصر الدین دجبی، شمارہ صفر ۱۴۳۱ھ صفحہ ۳۶ تا ۳۸۔

القادیانیة نشر الفوضی فی ربوع الاردن، اسامہ شحادہ، شمارہ ربیع الآخر ۱۴۳۱ھ صفحہ ۱۷ تا ۲۷۔

من خیانات القادیانیین الهند موطن المسجد الاقصیٰ، امجد سقلاوی، شمارہ جمادی الآخر ۱۴۳۱ھ صفحہ ۱۰ تا ۱۳۔

بیریز یفطر مع القادیانیین، امجد سقلاوی، شمارہ رجب ۱۴۳۱ھ صفحہ ۱۲ تا ۱۴۔

مصر تقبض علی اتباع من القادیانیة یدعون للحج فی المقطم، شمارہ رجب ۱۴۳۱ھ صفحہ ۶۸ تا ۶۹۔

زعیم القادیانیة یخدم الانجلیز بتحریف الحج، امجد سقلاوی، شمارہ شعبان ۱۴۳۱ھ صفحہ ۳۶ تا ۳۹۔

الجماعة الاحمدیة القادیانیة مهدویة مزعومة، و نبوة مکذوبة، وعمالة مفضوحة، بسام ناصر، شمارہ رمضان ۱۴۳۱ھ صفحہ ۶۶ تا ۷۰۔

ما ینبغی للنبی ان یکون شاعراً، عبداللہ زیدان، شمارہ صفر ۱۴۳۲ھ صفحہ ۲۸ تا ۳۰۔

طائفة القادیانیة، نشاتها و عقائدها، ڈاکٹر سامی عطا حسن، شمارہ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ صفحہ ۹ تا ۱۹۔

اجتماع للبهائیین و القادیانیین ببیروت لبحث اختراق المجتمع المصری بالمال و الاعلام، حسین بربری مصری، شمارہ شعبان ۱۴۳۲ھ صفحہ ۴۶ تا ۴۷۔

مسیح الهند القادیانی الدجال و دعاة مسیحیته فی سوریة، علامہ رشید رضا، شمارہ شعبان ۱۴۳۲ھ صفحہ ۹ تا ۱۴۔

الاحمدیة تصل الاریاف و تهدد بفتنة اخری باَ طفیح، شمارہ رمضان

۱۴۳۲ھ صفحہ ۵۹۔

القادیانیۃ فی مصر بعد الثورۃ ، اسرار خلیۃ نائمۃ سامۃ ،معتز باللہ محمد مصری،شمارہ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ صفحہ ۱۴ تا ۱۸۔

افتتاح الجامعۃ الاحمدیۃ القادیانیۃ فی مدینۃ ھیس ،شمارہ ربیع الاول ۱۴۳۴ھ صفحہ ۷۰ تا ۷۱۔

بعد حملات التنصیر ، الجزائر تواجہ حرباً سریۃ مع القادیانیۃ ، سمیہ سعادہ،شمارہ جمادی الاول ۱۴۳۴ھ صفحہ ۵۲ تا ۵۶۔

مغربی یفضح اسرار وھویات وعلاقات قادیانیین مع الخارج،حسن الاشرف،شمارہ رجب ۱۴۳۴ھ صفحہ ۶۹ تا ۷۰۔

ھل القادیانیۃ دین ام مذھب اسلامی ؟ امجد سقلاوی،شمارہ محرم ۱۴۳۶ھ صفحہ ۷۱ تا ۷۲۔

القادیانیۃ وثائق و مشاھدات ،ڈاکٹر خالد زھری کی کتاب پر اسامہ شحادہ کا تبصرہ،شمارہ صفر ۱۴۳۶ھ صفحہ ۴۲ تا ۴۴۔

الدجال القادیانی و تطاول علی نبی اللّٰہ عیسیٰ علیہ السلام ،امجد سقلاوی،شمارہ جمادی الاول ۱۴۳۶ھ صفحہ ۳۵ تا ۴۱۔

ھانی طاھر داعیۃ القادیانیۃ المشھور یتخلی عنھا ،تمیم ابودقہ مرزائی، شمارہ ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ صفحہ ۶۳ تا ۶۶۔

ھل تخترق الطریقۃ الاحمدیۃ القا دیانیۃ عقول شباب الجزائر ، ریاض معزوزی،شمارہ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ صفحہ ۶۹ تا ۷۲۔

O ......ڈاکٹر طارق سویدان (پیدائش ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۳ء) آج کی عرب کے مشہور مبلغ و مفکر اسلامی ،مؤرخ ،صحافی ، ماہر تعلیم و تربیت اور معتدل مزاج دینی قیادت میں شمار ہوتے ہیں۔ وہ کویت میں پیدا ہوئے اور پٹرولیم انجینئر نگ میں امریکی جامعات سے ایم فل نیز پی ایچ ڈی کی۔ ۱۹۷۷ء تا ۲۰۰۱ء کویت یونیورسٹی کے ٹیکنیکل شعبہ میں

پروفیسر رہے۔ تعلیم وتربیت نیز اسلامیات کے موضوعات پر بکثرت تصانیف اور ریڈیو نیز ٹیلی ویژن پروگرام ہیں۔ سعودی عرب کے مشہور تاجر اور دنیا کے امیر ترین آدمی شہزادہ ولید بن طلال آل سعود (پیدائش ۱۳۷۴ھ / ۱۹۵۵ء) متعدد ٹیلی ویژن چینل کے بھی مالک ہیں۔ ان میں ایک اسلامی چینل ''الرسالۃ'' نام کا ہے۔ ڈاکٹر طارق سویدان ۲۰۰۶ء میں اس چینل کے نگران و مدیر بنائے گئے جس میں خود بھی پروگرام پیش کرتے۔ ۲۰۱۳ء میں مصری فوج نے ملک میں اخوان المسلمین کی منتخب حکومت کا تختہ اُلٹ دیا تو ڈاکٹر طارق اس کی مذمت میں چینل پر بولے۔ جس کی پاداش میں فی الفور **الرسالۃ** سے الگ کیے گئے۔ اس مؤقف باعث مصر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات وغیرہ ممالک میں داخلہ پر پابندی عائد کی گئی۔ اب یوٹیوب چینل فعال ہے جس پر ''**قصۃ و فکرۃ**'' نام سے اپنی تقاریر کا سلسلہ شروع کیا۔ اس کا پروگرام نمبر ۲۳ ''**احمد القادیانی، الافساد من الداخل**'' عنوان سے تیس منٹ پر مبنی ہے جو ۲۳ جولائی ۲۰۱۴ء کو نشر کیا گیا۔

☆

تجاویز

مرزائی ٹیلی ویژن چینل، ان کی ویب سائٹ اوراس موضوع پرعربی تحریروں کے مشاہدہ ومطالعہ کے بعد مناسب وضروری ٹھہرا کہ اس بارے تجاویز قارئین وذمہ داران کی نذر کی جائیں۔اس لیے بھی کہ حکومت پاکستان اور علماء وعوام کی طرف سے قادیانیت کے تعاقب میں اب تک اٹھائے گئے قابل قدر اقدامات کے باوجود یہ حقیقت ہے کہ آج بھی پوری اسلامی دنیا میں پاکستان ہی واحد ملک ہے جہاں سے قادیانیت کو مدد مل رہی ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مزید بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔خاص اس صورت میں بھی کہ اس فتنہ کا اصل مرکز قادیان، ہندوستان میں ہے جہاں یہ مدعی پیدا اور دفن ہوا۔ اور پاکستان کی زمین وشہریت استعمال کرنے کی بظاہر کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

O...... اقوام متحدہ کے چارٹر میں قادیانیت کا اندراج الگ دین کے طور پر کرایا جائے۔

O...... عالمی عدالت انصاف کے ذریعے انہیں یورپ وامریکہ وغیرہ میں اسلامی شعار کے استعمال سے روکا جائے۔

O...... یورپ وامریکہ بالخصوص قادیانی مرکز لندن میں تبلیغی سرگرمیوں میں ملوث پاکستانی شہریت رکھنے والوں کو انٹرپول کے ذریعے پاکستان لاکر آئین کے مطابق کارروائی کی جائے۔بصورت دیگر شہریت منسوخ کی جائے۔

O...... ربوہ میں جاری قادیانی مبلغین کی تعلیم وتربیت کے افعال کو روکنا ملکی آئین کے عین مطابق ہوگا۔

O...... ربوہ سے مرزائی ٹیلی ویژن چینل وویب سائٹس کو مواد فراہم کرنے والوں کو گرفتار کرکے آئینی تقاضا پورا کیا جائے۔

O ......مرزائی چینل و ویب سائٹ کو پاکستانی حدود میں منجمد کیا جائے۔

O ...... پاکستان میں فعال ان کی تنظیموں کے بنک اکاؤنٹ منجمد کیے جائیں۔

O ...... پاکستان جیسے اسلامی ملک کے محکمہ عدل وانصاف نیز فوج کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ملحدانہ سوچ رکھنے والے افراد سے پاک کیا جائے۔

O ......حکومت پاکستان کے شائع کردہ کتابچہ ''قادیانیت...... اسلام کے لیے سنگین خطرہ'' کے دیگر زبانوں انگریزی، ہسپانوی، فرنچ، چینی، جرمن، ڈچ، انڈونیشی و ملاوی میں تراجم شائع کر کے متعلقہ ممالک میں پاکستان کے سفارت خانہ کے توسط سے تقسیم کیے جائیں۔

O ...... برطانیہ میں سفارت خانہ کو بطور خاص فعال کیا جائے اور اس موضوع پر انگریزی، فرنچ، عربی مواد پھیلانے نیز ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد تسلسل سے کیا جائے۔

O ......مذکورہ بالا زبانوں میں قادیانیت کے تعاقب کے لیے ٹیلی ویژن چینل قائم کیا جائے جو یورپ، امریکہ، افریقہ ومشرق بعید میں بآسانی دیکھا جاسکے۔ نیز ان کے پروگرام ویب سائٹ پر بھی دست یاب ہوں۔

O ......دنیا کی مختلف زبانوں میں بکثرت دیکھے جانے والے سنجیدہ ٹیلی ویژن چینلز پر'' قادیانیت کے متعلق اسلامی دنیا کا موقف'' عنوان سے پروگرام پیش کیے جائیں۔

O ......لندن اور اس کے گرد ونواح کے اسلامی مدارس میں ''عقیدہ ختم نبوت'' اضافی مضمون کے طور پر پڑھایا جائے۔

O ......مرزا غلام کی زندگی میں اس کے تعاقب میں جو تصنیفی عمل انجام پایا، اس کے خلاف عدالتی کارروائیاں ہوئیں، اس مواد کو بطور خاص زندہ و دست یاب رکھنے پر توجہ دی جائے۔ نیز عربی ترجمہ کا اہتمام کیا جائے۔

O ...... پاکستان میں قادیانیت کے تعاقب میں فعال تنظیمیں اور ادارے اپنے طریقہ کار کا ازسرنو جائزہ لے کر اسے مستقبل کے تقاضوں کے مطابق ترتیب دیں۔ اور اپنے محدود وسائل کو استعمال کرنے سے قبل ان کی افادیت پر بار بار غور کریں۔

آخر میں قادیانیت سے وابستہ افراد سے گزارش کہ انہیں دو راستوں میں سے ایک اختیار کرنا ہوگا۔ پہلا یہ کہ اپنے فاسد عقائد ترک کر کے اسلاف کے راستہ پر سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت سے آملیں۔ دوسرا یہ کہ اگر قادیانیت میں ہی نجات تصور کر لی ہے تو پوری دنیا میں اسلامی شعار کو چھوڑ کر اپنی الگ شناخت اختیار کرنا ہوگی۔

ان کی جانب سے موجودہ افعال جاری رہے تو پھر تعاقب بھی بدستور جاری رہے گا، اسے انتہا پسندی، تعصب، عدم برداشت کا الزام دے کر اور غیر مسلموں کے سائے میں بیٹھ کر آخر کب تک اپنے آپ کو دھوکہ دیتے رہیں گے۔

OOOO

حواشی وتوضیحات

[۱] مرزا غلام احمد قادیانی کے سال پیدائش کے تعیّن میں خود مرزائیہ کے ہاں تناقض واختلاف ہے۔اس موضوع کے جائزہ پر فلسطین کے سابق قادیانی انجینئر قاری ھانی طاھر کی ۲۸ منٹ پر مبنی گفتگو "**الکذب یجری من الاحمدیة مجری الدم، تاریخ ولادة المیرزا**" عنوان سے ۸نومبر ۲۰۱۸ء کو یوٹیوب پر نشر کی گئی/ اور ایڈووکیٹ محمد ثاقب رِضا قادری (پیدائش ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء) کی تحریر''مرزا قادیانی کی عمر و سال پیدائش بارے روایات کا تنقیدی جائزہ''عنوان سے''احوال وآثار فیضی'' کے صفحہ ۱۰۷ تا ۱۱۱ کے علاوہ ''تفہیم الاسلام'' شمارہ مئی جون ۲۰۱۹ء صفحہ ۳۱ تا ۳۶ نیز الخاتم انٹرنیشنل، شمارہ نومبر ۲۰۲۰ء صفحہ ۳۱ تا ۳۴/ **المنتھیٰ**، شمارہ جولائی ستمبر ۲۰۱۹ء صفحہ ۳۹ تا ۴۰ پر ملاحظہ ہوں۔

[۲] پاکستانی آئین کی تیسری ترمیم میں شامل، مسلمان کی تعریف، قادیانی گروہ کے غیر مسلم ہونے، اسلامی شعار کے استعمال پر مقرر سزا، بارے شقوں کے متون ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء میں خود مرزائی ویب سائٹ پر موجود ہیں، بعنوان''**زھق الباطل** -پیش لفظ''، بقلم عبدالحئ۔

[۳] دوالمیال نامی گاؤں، ضلع چکوال کے شہر چوآ سیدن شاہ سے تقریبا دس کلو میٹر مغرب میں علاقہ کہون کا مشہور دیہات ہے۔وہاں کے مقامی عالم وصوفی مولانا سید لعل شاہ بن رسول شاہ چشتی (وفات ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء) مرزائیت کے تعاقب میں فعال رہے۔اس بارے مضامین لکھے، مناظرے کیے، نیز اُردو کتاب لکھی۔اور اُن کے فرزند مولانا سید کرم حسین شاہ چشتی (وفات ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء) نے''حقیقت مرزائیت'' تالیف کی۔نیز''احمدیہ پاکٹ بک'' کے جواب میں ''حنفی پاکٹ بک''،لکھی، یہ گھرانہ آج بھی فعال ہے۔(اہل چکوال اور مرزائیت، صفحہ ۱۴ تا ۱۵، ۴۱ تا ۵۲/ تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال صفحہ ۹۱ تا ۹۲/ ضیائے حرم، شمارہ مارچ ۱۹۹۵ء صفحہ ۸۷ تا ۹۰، عابد حسین شاہ کا مضمون''پیر طریقت حضرت مولانا لعل شاہ دوالمیالوی'')

[۴] الفضل انٹرنیشنل، شمارہ ۲ تا ۱۲ فروری ۱۹۹۸ء، انٹرنیٹ ایڈیشن، دوست

محمد شاہد کی تحریر’’حاصل مطالعہ‘‘۔

[۵] الفضل انٹرنیشنل،دوست محمد شاہد،’’حاصل مطالعہ۔انگریز کا شیطانی نظام‘‘۔

[٦] تاریخ الصحافة العربیة،جلد۱صفحہ۴۸تا۵۱۔

[۷] رزق اللہ حسون کے حالات:الاعلام،جلد۳صفحہ۱۹/تاریخ الصحافة العربیة،جلد۱صفحہ۴۷،۵۵،۱۰۵تا۱۱۰/معجم المطبوعات العربیة و المعربة،جلد۱ صفحہ۷۵۳تا۷۵۴/معجم المؤلفین، جلد۱صفحہ۱۳۷۔

[۸] الصحافة الیهودیة فی العراق ،صفحہ۳۷تا۳۸/اقلام الهند،شمارہ جولائی تاستمبر۲۰۱٦ءڈاکٹرمحسن عتیق خان ندوی کامضمون’’المجلات العربیة فی شمال الهند،دراسة فی تاریخها و نشاتها.‘‘

[۹] تاریخ الصحافة العربیة ،جلد۱صفحہ۲۱تا۲۲/الهلال،شمارہ ستمبر۱۸۹۲ءصفحہ۹تا۱٦،شمارہ مئی۱۹۱۰ءصفحہ۴۸۳تا۴۹۲۔

[۱۰] فلپ طرازی کے حالات:الاعلام،جلد۵صفحہ۱٦۹/معجم المطبوعات العربیة و المعربة ،جلد۲صفحہ۱۲۳۷تا۱۲۳۸/ معجم المؤلفین ،جلد۲ صفحہ٦۳۵۔

[۱۱] تاریخ الصحافة العربیة،جلد۴صفحہ۹۸تا۱۰۱،۱۵۴تا۱۵۵۔

[۱۲] سراج الاخبار ،شمارہ۱۵مارچ۱۹۱۰ءصفحہ۴/الدَیبل،شمارہ جنوری جون ۲۰۱٦ءصفحہ۱۴۴تا۱۴۵،ابوآدم فریداحمد ہندی کامضمون "الصحافة العربیة فی الهند"۔

[۱۳] الصحافة العربیة ،نشاطهاوتطورها،صفحہ۴۲۲۔

[۱۴] فہرست اخبارات ہند،صفحہ۵۱تا۵۲۔

[۱۵] دارالفرقان،شمارہ دسمبر۱۹۵۵ءصفحہ۱۹،۲۰۔

[۱٦] خلیل خُوری کے حالات:الاعلام،جلد۲صفحہ۲۱٦/الاعلام

الشرقية ،جلد۳صفحہ۱۰۰۹تا۱۰۱۱/**تاریخ الصحافة العربية** ،جلد۱صفحہ۷،۳۴،۵۵تا ۶۰،۱۰۲تا۱۰۵/**معجم المطبوعات العربية و المعربة** ،جلد۱صفحہ۸۴۵تا۸۴۷/**معجم المؤلفين** ،جلد۱صفحہ۶۸۲/**الهلال**،شمارہ یکم اپریل ۱۹۰۸ءصفحہ۴۱۶تا۴۲۰" خلیل الخوری ، **مؤ سس الصحافة العر بية فی سوريا**" بقلم جرجی زیدان۔

[۱۷] پروفیسرڈاکٹر جی-ڈبلیولائیٹنر [Gottlieb Wilhelm Leitner] (۱۲۵۶ھ-۱۳۱۶ھ/۱۸۴۰ء-۱۸۹۹ء) مشرقی یورپ کے ملک ہنگری کے دارالحکومت بوڈاپسٹ میں یہودی گھرانہ میں پیدا ہوئے اور جرمنی کے شہر بون میں وفات پائی جہاں سے نعش انگلستان منتقل کی گئی۔ وہ متعدد زبانوں کے ماہر و مصنف تھے اور استعماری عہد کے ہندوستان میں ۱۸۶۴ء کو گورنمنٹ کالج لاہور کے پہلے پرنسپل تعینات کئے گئے۔ بعدازاں تقریباً دوعشروں تک ہندوستان کے مختلف مقامات پر مقیم رہے۔ڈاکٹر لائٹنر کی کوشش سے ۱۸۸۹ء میں برطانیہ کے قصبہ ووکنگ میں مسجد تعمیر کی گئی جو ''شاہجہاں مسجد ووکنگ'' کہلائی۔اور برطانیہ کی زمین پر اوّلین مسجد ہے۔ یہ برطانیہ کی ان عمارات میں سے ایک ہے جنہیں آثار میں شمار کر کے قومی ورثہ قرار دیا گیا ہے۔ذوالفقار علی بھٹو کے دور میں حکومت پاکستان کی جانب سے شاہجہاں مسجد اوراس کے امام کے لیے وظیفہ مقرر کیا گیا۔تب سے اب تک حکومت پاکستان یہ وظیفہ دے رہی ہے۔اس مسجد کے ٹرسٹ کے چیئر مین بھی ہمیشہ موجودہ سفیر پاکستان ہوتے ہیں۔ پنجاب میں رِوایتی تعلیم کے موضوع پر ڈاکٹر لائٹنر کی انگریزی کتاب History of Indigenous Education in Punjab حال ہی میں سنگ میل پبلی کیشنز لاہور نے شائع کی ہے۔(برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ،جلد ۱صفحہ ۱۷تا۲۳،جلد۳صفحہ۱۴تا۱۷/ وکی پیڈیا)

۱۹۹۸ء میں پروفیسر علامہ نثار احمد سلیمانی،شاہجہان مسجد ووکنگ کے امام وخطیب تھے۔جوایبٹ آباد کے علاقہ نوشیروان کے نزدیک گاؤں جونا کے باشندہ اورتحریک منہاج القرآن کی علماء کونسل کے رکن ہیں۔ برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ،جلد۱صفحہ۵۱۹تا

۵۲۳)۔

[۱۸] ثقافة الهند ، پہلا شمارہ ۲۰۰۵ء، صفحہ ۲۰۹، ڈاکٹر محمد احمد خان قاسمی کا مضمون ''الاستاذ فیض الحسن السهارنفوری و خدماته العلمية.''

[۱۹] المعارف، شمارہ مارچ ۱۹۷۸ء صفحہ ۳۵ تا ۴۲، شمارہ اپریل، صفحہ ۳۸ تا ۴۶، شمارہ مئی صفحہ ۳۳ تا ۴۱۔

[۲۰] ثقافة الهند ، ۲۰۰۵ء صفحہ ۲۰۹/ صوت الامة، فروری ۲۰۱۲ء صفحہ ۴۵/ ڈاکٹر محمد ایوب تاج الدین ندوی کا ۲- ۳ نومبر ۲۰۱۳ء کو ہمدرد یونیورسٹی دہلی میں منعقدہ سیمینار ''اللّغة العربية فی الهند'' میں پیش کردہ مقالہ بعنوان "الصحافة العربية فی الهند، ماضيها و حاضرها"۔

[۲۱] معجم المطبوعات العربية فی شبه، صفحہ ۳۷۷ تا ۳۷۸۔

[۲۲] نزهة الخواطر ، صفحہ ۱۲۸۲/ المنار ، شمارہ ۲ مارچ ۱۹۰۰ء صفحہ ۲۳، شمارہ ۱۷ اگست صفحہ ۴۰۸/ الهلال، شمارہ یکم دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۵۸۔

[۲۳] مرزا قادیانی دَور کے صوبہ ملیالم (مالا بار، کیرلا) سے عربی و ملیالم زبان میں شائع ہونے والے اخبارات ورسائل، هداية الاخوان، رفيق الاسلام ، نساء الاسلام ، وغیرہ کے نام بھی پیش نظر ہیں۔ (الدیبل، جنوری جون ۲۰۱۶ء صفحہ ۱۴۲، ۱۴۸) لیکن معلومات غیر واضح ہیں۔

[۲۴] رجم الشياطين، پہلی اشاعت صفحہ ۱۵۔

[۲۵] مولانا غلام دستگیر قصوری کے حالات: احتساب قادیانیت، جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۶ تا ۴۴۹/ تذکرہ اعلیٰ حضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی ، صفحہ ۴۲، ۶۷ تا ۶۸، ۱۲۲/ تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ ۳۰۸ تا ۳۱۰/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۶/ تذکرہ علمائے اہل سنت لاہور ، صفحہ ۲۰۰ تا ۲۱۷/ تذکرہ علمائے پنجاب، جلد ۲ صفحہ ۴۳۵ تا ۴۳۸/ تقدیس الوکیل ، ابتدائی ۱۴ صفحات/ رسائل محدث قصوری، جلد ۱ صفحہ ۳۱ تا ۱۰۱، جلد ۲ صفحہ ۷ تا ۳۲/ عقیدہ ختم النبوۃ ، جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ تا ۱۴۲/ فتاویٰ ختم نبوت، جلد ۲ صفحہ ۲۲/ مقامات خیر، صفحہ ۲۳۶/ ضیائے

حرم شمارہ مئی ۲۰۰۶ء صفحہ ۶۷ تا ۷۵، علامہ صادق علی زاہد کا مضمون ''علمائے حق کا قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد''، صفحہ ۶۸۔

[۲۶] مولانا غلام دستگیر قصوری کی ردّ قادیانیت پر تصانیف کی تعداد کے تعیین میں اختلاف ہے۔آپ کے اَحوال وآثار کھوج کر منظرِ عام پر لانے والے اہم محقق علامہ محمد ثاقب رضا قادری کی تحقیق کے مطابق ان کی تعداد چار ہے: تحقیقات دستگیریہ فی رد ھفوات براھینیہ ،**رجم الشیاطین برد اغلوطات البراهین**، فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی، تصدیق المرام بتکذیب قادیانی ولیکھ رام ۔جن میں سے تین مطبوع ہیں۔ جبکہ ایک کا کوئی نسخہ تا حال دست یاب نہیں ہو سکا۔ (رسائل محدث قصوری، جلد ا صفحہ ۸۶ تا ۸۷، جلد ۲ صفحہ ۸ تا ۹)

[۲۷] احتساب قادیانیت، جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۵ تا ۵۴۵/عقیدہ ختم النبوۃ، جلد ا صفحہ ۱۴۳ تا ۳۲۷/فتاویٰ ختم نبوت، جلد ۲ صفحہ ۲۱ تا ۹۲۔

[۲۸] مولانا غلام رسول امرتسری شہید کے حالات: تذکرے اپنے آباء کے، صفحہ ۵۳۵/عقیدہ ختم النبوۃ، جلد ا صفحہ ۳۲۹ تا ۳۳۴/مرآۃ التصانیف، جلد ا صفحہ ۲۶۷ /**نزهة الخواطر**، صفحہ ۱۳۲۰ تا ۱۳۲۱۔

[۲۹] شیخ حسین سبیعی کے حالات: **ابجد العلوم** ،صفحہ ۶۹۰ تا ۶۹۱/**الاعلام** جلد ا صفحہ ۲۵۶، جلد ۲ صفحہ ۲۵۳/**علماء العرب فی شبه**، صفحہ ۴۳۷ تا ۴۴۷/**فیض الملک الوهاب** ،جلد ا صفحہ ۴۰۳ تا ۴۰۵/علامہ محمد نور بخش توکلی کی سیرت نگاری، صفحہ ۴۲ تا ۴۴/**معجم المؤلفین** ،جلد ا صفحہ ۶۳۳/**معجم المطبوعات العربية فی شبه**، صفحہ ۱۳۶/**نشر الجواهر**، جلد ا صفحہ ۳۸۲ تا ۳۸۴/**نزهة الخواطر** ،صفحہ ۱۲۱۲ تا ۱۲۱۴۔

[۳۰] مرزائی خزائن، جلد ۵ صفحہ ۳۵۷۔

[۳۱] مرزائی خزائن، جلد ۵ صفحہ ۳۶۴ تا ۵۹۶، جلد ۷ صفحہ ا تا ۳۹/**مصالح العرب**، جلد ا صفحہ ۴۰ تا ۴۳، ۴۱۳۔

[۳۲] احتساب قادیانیت، جلد۶ صفحہ۱۵۵/تحریک ختم نبوت، جلد۶ صفحہ۴۹۳/جهود علماء الهند، صفحہ۱۲۸۔

[۳۳] مرزا ابوالحسن قاچاری کے حالات: اعلام الهند، جلد۱ صفحہ۹۶/ معجم المطبوعات العربية في شبه، صفحہ۱۳۴، ۳۲۶/موسوعة مؤلفی الامامية، جلد۲ صفحہ۹۹ تا ۱۰۲۔

[۳۴] مولانا مشتاق احمد انبیٹھوی کے حالات: احتساب قادیانیت، جلد ۲۰ صفحہ۴۹۵ تا ۴۹۶/تذکرے اپنے آباء کے، صفحہ۲۸۶ تا ۲۹۷/عقیدۃ ختم النبوۃ، جلد۱ صفحہ ۶۶۵ تا ۶۶۷، جلد۱۳ صفحہ۴۶۵ تا ۴۷۲/علامہ محمد نور بخش توکلی کی سیرت نگاری، صفحہ۴۰ تا ۴۲/مرآۃ التصانیف، جلد۱ صفحہ۳۰۶/مقامات خیر، صفحہ۳۶۹ تا ۳۷۰، ۵۷۹/نشر الجواهر، جلد۲ صفحہ۱۵۸۶ تا ۱۵۸۷/نزهة الخواطر، صفحہ۱۳۸۰ تا ۱۳۸۱۔

[۳۵] مولانا محمد حسن فیضی کے حالات: ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی ازہری اور ایڈوکیٹ محمد ثاقب رضا قادری کی تالیف ومرتب کردہ ''اَحوال وآثارِ فیضی'' ورلڈ ویو پبلشرز لاہور نے ۱۴۴۲ھ/۲۰۲۰ء میں ۴۹۶ صفحات پر شائع کی۔ نیز/ اہل چکوال اور مرزائیت، صفحہ ۸ تا ۹/تجلیات مہر انور، صفحہ ۸۴۵ تا ۸۴۷/تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ۴۵۴ تا ۴۵۸/تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، صفحہ۹۶ تا ۱۰۰/تذکرہ علمائے پنجاب، جلد۲ صفحہ ۶۵۲ تا ۶۵۴/جهود علماء الهند، صفحہ۱۲۹ تا ۱۳۱/حدوث الفتن، صفحہ۱۵۹ تا ۱۶۰/ردِّ قادیانیت اور سُنّی صحافت، جلد۱ صفحہ۴۳۹ تا ۴۴۱/نزهة الخواطر، صفحہ۱۳۵۵/ ضیائے حرم، شمارہ دسمبر۱۹۷۴ء صفحہ۶۷ تا ۸۷، نیز لا نبی بعدی، شمارہ ستمبر ۲۰۰۰ء صفحہ ۲۳ تا ۲۴، مولانا محمد منشا قصوری کا مضمون ''تحریک ردِّ مرزائیت کے تین مجاہد''/شمارہ جولائی ۱۹۹۷ء صفحہ۸۷ تا ۹۱، علامہ صادق علی زاہد کا مضمون ''مجاہد اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابو الفیض محمد حسن فیضی رحمۃ اللہ علیہ اور ردِّ فتنہ قادیانیت''/الخاتم انٹرنیشنل، شمارہ نومبر ۲۰۲۰ء صفحہ۲۴ تا ۳۴، ۴۰۔ نیز المنتهٰی، شمارہ اکتوبر دسمبر ۲۰۲۰ء صفحہ۳۹ تا ۴۵، بقلم محمد ثاقب رضا قادری۔

[۳۶] **معجم المطبوعات العربیة فی شبه**،صفحہ۳۲۵۔

[۳۷] قاضی ظفرالدین لاہوری کے حالات:**الھامات مرزا**،صفحہ۱۱۶تا ۱۱۹/تذکرہ علمائے پنجاب،جلد۱صفحہ۲۳۸تا۲۳۹/**جھود علماء الھند**،صفحہ۱۳۱تا ۱۳۳/**نزھة الخواطر**،صفحہ۱۲۵۴/ضیائے حرم،شمارہ جولائی۲۰۰۳صفحہ۶۸/قلم وقرطاس ،شمارہ۲۰۲۰ءصفحہ۷۷تا۹۷،بقلم علامہ صادق علی زاہد۔

[۳۸] مولانا عبداللہ شاہ گجراتی کے حالات:تذکرہ اکابراہل سنت،صفحہ۲۶۴تا ۲۶۷/تذکرہ علمائے پنجاب،جلد۱صفحہ۳۳۴تا ۳۳۶/فوز المقال فی خلفائے پیر سیال ،جلد۱صفحہ۵۵۵تا۵۵۹،جلد۷صفحہ۵۸۳تا۵۸۹۔

[۳۹] مولانا اصغرعلی رُوحی کے حالات پر گورنمنٹ کالج قصور کے پرنسپل ڈاکٹر محمد ذوالفقارعلی رانانے’’حضرت مولانا اصغرعلی رُوحی،اَحوال وآثاراوراُن کےعربی دیوان شعرکی جمع وترتیب‘‘عنوان سے۱۹۸۴ءمیں پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیپہ مقالہ ساڑھےنوسوقلمی صفحات پر ہے۔نیز تذکرہ اکابراہل سنت،صفحہ۶۰تا ۶۲/تذکرہ حضرت محدث دکن،صفحہ۳۵۲تا۳۵۳/تذکرہ علمائے پنجاب،جلد۱صفحہ۱۱۴تا۱۱۵/**حدوث الفتن**،صفحہ۱۵۵تا۱۵۶/قلم وقرطاس،شمارہ۲۰۲۰ءصفحہ۳۸تا۸۲،بقلم علامہ صادق علی زاہد/ضیائے حرم،شمارہ جولائی۲۰۰۳ءصفحہ ۶۷تا ۷۴،علامہ صادق علی زاہد کا مضمون ’’مولانا اصغرعلی رُوحی اورردِّ فتنہ مرزائیت۔‘‘

[۴۰] حکیم غنیمت حسین مونگیری کے حالات:حیات مخدوم الاولیاء،صفحہ۲۷۵ تا۳۰۸۔

[۴۱] سراج الاخبار،شمارہ۵ستمبر۱۹۰۴ءصفحہ۲،شمارہ۱۱اکتوبر۱۹۰۴ءصفحہ۵۔

[۴۲] مولانا احمد رضا خان بریلوی کے حالات:**تطور اللغة العربیة**،صفحہ۸۸ تا۱۰۰،۱۳۵تا۱۳۷،۱۴۵تا۱۴۸/**حدوث الفتن**،صفحہ۱۹۶تا۲۰۱/**النھضة الاسلامیة**،جلد۶صفحہ۲۳تا۳۷/پیغام نور،شمارہ اپریل جون۲۰۱۹ءصفحہ۶۵تا۶۷،علامہ شہزاداحمد مجددی چوراہی کا مضمون’’امام احمد رضا خان اورردِّ قادیانیت/ضیائے حرم،شمارہ

جولائی ۱۹۸۴ء صفحہ ۵۷ تا ۶۲ نیز شمارہ فروری ۲۰۰۰ء صفحہ ۵۶ تا ۶۲، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری کا مضمون ''امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ردِّ مرزائیت''/شمارہ جنوری ۲۰۰۱ء صفحہ ۸۱ تا ۸۷، علامہ صادق علی زاہد کا مضمون ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی اور فتنہ مرزائیت''/معارف رضا، شمارہ ۱۹۹۸ء صفحہ ۴۵ تا ۵۱، علامہ ارشد القادری کا مضمون ''امام احمد رضا اور ردِّ قادیانیت، ایک علمی جائزہ''۔ نیز شمارہ ۲۰۱۸ء صفحہ ۹۵ تا ۱۰۸، مفتی محمد خان قادری کا مضمون ''امام احمد رِضا اور مسئلہ ختم نبوت''۔

[۴۳] مولانا فضل رسول بدایونی کے حالات پر مولانا انوارالحق عثمانی بدایونی کی کتاب ''**طوالع الانوار**''، پہلی بار ۱۲۸۹ھ میں صبح صادق پریس سیتا پور سے چھپی اب تاج الفحول اکیڈمی بدایوں نے جدید انداز میں شائع کی ہے۔ نیز **بساتین الغفران**، صفحہ ۵۵ تا ۱۰۶، ۲۹۲ تا ۲۹۷/تذکرہ علماء اہل سنت، کانپوری، صفحہ ۲۰۸ تا ۲۱۰/ تذکرہ علمائے ہند، صفحہ ۳۸۰ تا ۳۸۲/ **حدوث الفتن**، صفحہ ۱۷۹ تا ۱۹۵/ **علماء العرب فی شبه**، صفحہ ۶۶۲ تا ۶۶۳/ فہرست نسخہ ھائی خطی کتاب خانہ گنج بخش، جلد ۲ صفحہ ۵۰۹، جلد ۴ صفحہ ۲۴۰۲ تا ۲۴۰۳/ **معجم المطبوعات العربية فی شبه**، صفحہ ۳۳۸/ **معجم المؤلفين**، جلد ۲ صفحہ ۶۲۲ تا ۶۲۳/ **نزهة الخواطر**، صفحہ ۱۰۶۵۔

[۴۴] مولانا فضل رسول بدایونی کی **المعتقد المنتقد** اور مولانا احمد رضا خان بریلوی کی **المعتمد المستند بناء نجاة الابد**، مطبع اہل سنت پٹنہ سے ۱۳۲۱ھ میں یکجا چھپیں۔ اور مکتبہ ایشیق استنبول نے ۱۹۹۲ء میں نیز حقیقت کتابوی استنبول نے ۲۰۱۱ء میں ۱۵۷ صفحات پر طبع کرا کے دنیا بھر میں مفت تقسیم کی۔ پھر برکاتی پبلشرز کراچی نے ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں ۲۵۷ صفحات پر شائع کیں۔ اور نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور نے ۲۰۱۳ء میں پھر ۲۰۱۶ء میں ۳۳۹ صفحات پر شائع کیں۔ اور **دار المقطم** قاہرہ نے ۲۰۰۸ء میں نئے نام **تنقيه الايمان من عقائد مبتدعة الزمان** سے ۳۴۴ صفحات پر شائع کیں۔ اور ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رِضا میمن (پیدائش ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء) نے تحقیق انجام دی، جسے **دار اهل السنة** کراچی نے پہلی بار ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء میں ۴۰۹ صفحات پر شائع

کیا۔علاوہ ازیں مفتی محمد اختر رضا خان ازہری بریلوی (وفات ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء) نے اُردو ترجمہ کیا نیز حواشی لکھے، جو پہلی بار المجمع الرضوی بریلی نے ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں اور اسی برس مکتبہ برکات المدینہ کراچی نے ۳۵۲ صفحات پر شائع کیا۔ آخرالذکر ناشر نے یہ ترجمہ ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء میں پھر سے طبع کرایا۔

[۴۵] **المعتمد المستند** کے حسب ذیل صفحات پر قادیانیت بارے لکھا گیا ۱۵۰، ۱۸۷ تا ۱۸۹، ۲۲۳ تا ۲۲۴۔

[۴۶] حسام الحرمین، پاک و ہند سے بارہا شائع ہوئی۔مولانا محمد حسنین رضا بن محمد حسن رضا خان بریلوی (وفات ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) نے ۱۳۲۵ھ میں اُردو ترجمہ کیا جسے ”**مبین احکام و تصدیقات اعلام**“ کا تاریخی نام دیا گیا اور عربی متن و ترجمہ یکجا قادری کتاب گھر بریلی نے ۱۹۹۷ء میں ۱۶۰ صفحات پر شائع کیے۔جب کہ دارالعلوم امجدیہ کراچی نے ۲۰۰۲ء میں فقط عربی متن طبع کرایا۔پھر ڈاکٹر علامہ محمد اسلم رضا میمن نے متن پر تحقیق انجام دی جسے رضا فاؤنڈیشن لاہور نے ۲۰۰۶ء میں ۱۶۳ صفحات پر پہلی بار شائع کیا۔قبل ازیں الحاج بشیر حسین ناظم (وفات ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء) نے متن و مقرظین کے حالات کا انگریزی ترجمہ کیا جسے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے ۲۰۰۵ء میں ۱۵۴ صفحات پر شائع کیا۔ان دنوں کمپیوٹر انٹرنیٹ پر مذکورہ محققہ اشاعت نیز اُردو و انگریزی تراجم الگ الگ ویب سائٹ پر موجود ہیں۔علاوہ ازیں مطبع اہل سنت و جماعت بریلی میں **حسام الحرمین** کا مختصر اُردو ترجمہ ”خلاصہ فوائد فتاویٰ“ عنوان سے ۱۳۲۶ھ میں چھپا تھا۔جس کے صفحہ ۶۷ پر ”انجاس قادیانی والوں پر احکام“ کے زیرِ عنوان تحریر ہے۔

[۴۷] یاد رہے مولانا غلام دستگیر قصوری کی ”**رجم الشیاطین**“ کے مقرظین میں سے مذکورہ ذیل چھ علماء نے ان کی دوسری کتاب ”تقدیس الوکیل“ کو بھی تقاریظ سے آراستہ کیا۔مولانا رحمت اللہ کیرانوی، شیخ محمد صالح کمال، شیخ محمد سعید بابصیل، شیخ خلف بن ابراہیم حنبلی، شیخ عثمان بن عبدالسلام داغستانی، شیخ محمد علی بن طاہر وتری۔

معلوم رہے تقدیس الوکیل کے عربی ترجمہ کے چند اَوراق مکتبہ حرم مکی میں آج بھی

بنام"خلاصة الرسالة العربية المسماة بتقديس الوكيل عن اهانة الرشيد والخليل في جواز خلف الوعيد و الكذب على اللّٰه تعالیٰ" زیرنمبر ۳۹۰۸/۲۰ عقائد، سن تحریر۱۳۰۲ھ محفوظ ہیں۔(الفهرس المختصر ،جلد۱صفحہ ۴۸۸،۳۶۹)

[۴۸] شیخ محمد صالح کمال کے حالات: علامہ غلام مصطفیٰ رضوی مالی گاؤں کی"امام احمد رضا اورامام حرم علامہ شیخ صالح کمال مکی" ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۸ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سمندری فیصل آباد نے ۱۶ صفحات پرشائع کی۔نیز اعلام المكيين ،جلد۲ صفحہ ۸۰۷تا ۸۰۸/اهل الحجاز ،صفحہ ۲۸۲/تاريخ مكة،صفحہ ۵۸۵/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت،صفحہ ۹۲تا ۱۰۱/تذکرہ علمائے اہل سنت،صفحہ ۴۳تا ۴۴/ دروس من ماضی ،صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۷/ سير و تراجم،صفحہ ۲۳۳تا ۲۳۶/فتاویٰ رضویہ،جلد۷صفحہ ۲۲۸/ فيض الملک الوهاب،،جلد۲صفحہ ۱۳۵۴تا ۱۳۵۶/ مختصر نشر النور،صفحہ ۲۱۹/نشر الرياحين ،جلد۲صفحہ ۶۱۶ تا ۶۱۸/نظم الدرر ،صفحہ ۱۸۲تا ۱۸۳/وسام الكرم صفحہ ۳۵۶ تا ۳۵۷/ضیائے حرم،شمارہ جون ۱۹۹۵ء صفحہ ۹۵۔

[۴۹] شیخ محمد سعید بابصیل کے حالات: اعلام المكيين ،جلد۱صفحہ ۲۵۰/تاج الاعراس ،جلد۱صفحہ ۵۳تا ۵۵، ۳۵۲ تا ۳۵۳، ۸۱۷،جلد۲صفحہ ۶۹۳ تا ۷۰۰/الجواهر الحسان، جلد۱صفحہ ۳۵۳/ دروس من ماضی ،صفحہ ۲۱۹/سير و تراجم ،صفحہ ۲۴۴ /معجم المطبوعات العربية والمعربة،جلد۱صفحہ ۵۰۵/معجم المؤلفين ،جلد۳ صفحہ ۳۲۲/نشر الدرر،صفحہ ۵۶/وسام الكرم صفحہ ۳۴۷ تا ۳۴۸۔

[۵۰] شیخ عثمان داغستانی کے حالات: ابواب تاريخ المدينة المنورة، صفحہ ۳۳تا ۳۶، ۴۵/اعلام من ارض النبوة ،جلد۲صفحہ ۱۳۳تا ۱۳۶/فيض الملك الوهاب،جلد۲صفحہ ۸۸۷تا ۸۸۹۔

[۵۱] مولانا رحمت اللہ کیرانوی کے حالات پر ایک خاتون عالیہ بنت صالح قرنی نے"جهود الشيخ رحمت اللّٰه الهندی فی دفاع عن العقيدة" عنوان

سے ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء میں اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے ایم فل کیا۔ نیز/اعلام الحجاز ،جلد۲صفحہ۲۸۶ تا۳۱۳/اعلام المکیین،جلد۲صفحہ۶۵۸ تا۶۶۱/الاعلام ،جلد۳صفحہ۱۸/اهل الحجاز،صفحہ۱۷۹تا۱۸۵/تاریخ مکة ،صفحہ۵۸۰تا۵۸۱/تجلیات مہرانور،صفحہ۳۱۰ تا۳۳۵/تحقیقات اسلامیات ،صفحہ۱۶۲،۳۲۲/ الجواهر الحسان،جلد۱ صفحہ۱۷۸تا۱۸۲/ دروس من ماضی ،صفحہ۹۴تا۱۰۰/سیر وتراجم،صفحہ۱۰۸تا ۱۱۲/علماء العرب فی شبه،صفحہ۵۰/۷۵/فیض الملک الوهاب ،جلد۱صفحہ۵۴۸تا ۵۵۳/مرآة التصانیف ،جلد۱صفحہ۲۷۳/معجم المطبوعات العربیة والمعربة ،جلد۱صفحہ۹۲۹ تا۹۳۰/معجم المؤلفین ،جلد۱صفحہ۱۲/۷/نزهة ا لخواطر ،صفحہ۱۲۲۸تا۱۲۲۹/نشر الجواهر ،جلد۱صفحہ۴۳۴ تا۴۳۵،جلد۲صفحہ ۱۱۶۷تا۱۱۶۸/نشر الریاحین،جلد۲صفحہ۵۹۷تا۶۰۸ / افکاررضا،شمارہ جنوری جون ۲۰۰۲ءصفحہ۳۷ تا۴۵،بقلم سید علیم اشرف جائسی علیگ/سوئے حجاز،شمارہ دسمبر۲۰۱۳ءصفحہ۴۱ تا۴۸،بقلم پاشا بیگم پیرزادی۔

[۵۲] شیخ محمد بن حسین مالکی کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۲صفحہ۸۴۲ /فیض الملک الوهاب ،جلد۲صفحہ۱۶۲۹تا۱۶۳۰/مختصر نشر النور،صفحہ ۴۲۱/نظم الدرر،صفحہ۲۰۵۔

[۵۳] شیخ خلف حنبلی کے حالات:اعلام المکیین ،جلد۱صفحہ۱۹۴/وسام الکرم،صفحہ۱۷۱تا۱۷۲۔

[۵۴] شیخ سید جعفر برزنجی کے حالات:اعلام العلم والادب ،صفحہ۳۵۶ تا ۳۶۸/اعلام من ارض النبوة،جلد۱صفحہ۱۱۱تا۱۱۳/الاعلام،جلد۲صفحہ۱۲۲/فیض الملک الوهاب،جلد۱صفحہ۳۵۰ تا۳۵۲/معجم المطبوعات العربیة والمعربة ،جلد۱صفحہ۵۴۸/معجم المؤلفین ،جلد۱صفحہ۴۸۸تا۴۸۹ /نشر الجواهر،جلد۱صفحہ۳۰۸/نزهة الفکر،جلد۱صفحہ۲۵۲ تا۲۵۵۔

[۵۵] شیخ سید محمد علی وتری کے حالات:الاعلام،جلد۶ صفحہ۳۰۱/ باقیات جہان

امام ربانی، جلد ا صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۴/ الدلیل المشیر، صفحہ ۴۲۳ تا ۴۲۵/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد ا صفحہ ۴۲۳ تا ۴۲۵/ فیض الملک الوهاب، جلد ۳ صفحہ ۱۷۵۱ تا ۱۷۵۳/ معجم المؤلفین، جلد ۳ صفحہ ۵۱۸/ نشر الجواهر، جلد ۲ صفحہ ۱۳۷۲ تا ۱۳۷۴۔

[۵۶] شیخ احمد ابوالخیر مرداد کے حالات: اعلام المکیین، جلد ۲ صفحہ ۸۵۲/ تذکرہ علمائے اہل سنت، حاشیہ صفحہ ۴۴/ الجواهر الحسان، جلد ا صفحہ ۳۸۱/ دروس من ماضی، صفحہ ۲۷۳ تا ۲۷۴/ سیر و تراجم، صفحہ ۶۰ تا ۶۱/ فتاویٰ رضویہ، جلد ۷ صفحہ ۲۲۸/ فیض الملک الوهاب، جلد ا صفحہ ۱۵۷ تا ۱۵۸/ مختصر نشر النور، صفحہ ۳۲/ نشر الدرر، صفحہ ۲۰/ نشر الریاحین، جلد ا صفحہ ۴۱ تا ۴۲/ نظم الدرر، صفحہ ۱۶۴ تا ۱۶۵/ وسام الکرم، صفحہ ۱۱۹ تا ۱۰۲۔

[۵۷] شیخ محمد علی کمال کے حالات: اعلام المکیین جلد ۲ صفحہ ۸۰۹/ اهل الحجاز، صفحہ ۲۷۵/ دروس من ماضی، صفحہ ۱۲۷/ سیر و تراجم، صفحہ ۱۳۹/ مختصر نشر النور، صفحہ ۳۷۲/ نظم الدرر، صفحہ ۲۰۱ تا ۲۰۲۔

[۵۸] مولانا عبدالحق الہ آبادی کے حالات: اعلام المکیین جلد ا صفحہ ۲۲۹/ الاعلام الشرقیة، جلد ا صفحہ ۳۲۳/ الاعلام، جلد ۶ صفحہ ۱۸۶/ تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ ۱۷۸/ الجواهر الحسان، جلد ا صفحہ ۳۸۴ تا ۳۸۵، جلد ۲ صفحہ ۵۳۴ تا ۵۳۵/ علماء العرب فی شبه، صفحہ ۶۷۷/ فتاویٰ رضویہ، جلد ۴ صفحہ ۴۱۳ تا ۴۱۴/ فهرس الفهارس و الاثبات، جلد ۲ صفحہ ۲۸۷/ فیض الملک الوهاب، جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۸ تا ۱۰۹۹/ مختصر نشر النور، صفحہ ۲۳۳/ مرأة التصانیف، جلد ا صفحہ ۱۳، ۶۱، ۸۴/ معجم المطبوعات العربیة فی شبه، صفحہ ۴۲۸/ معجم المطبوعات العربیة و المعربة، جلد ۲ صفحہ ۱۶۷۳ تا ۱۶۷۴/ معجم المؤلفین، جلد ۳ صفحہ ۳۸۶/ مقامات خیر، صفحہ ۸۶، ۱۵۹، ۱۶۴، ۱۹۹، ۲۸۰، ۵۰۷/ نشر الجواهر، جلد ۲ صفحہ ۱۲۹۱/ نزهة الخواطر، صفحہ ۱۲۶۲/ نظم

الدرر، صفحہ۲۰۲ تا ۲۰۳۔

[۵۹] سید اسماعیل آفندی کے حالات: علامہ غلام مصطفیٰ رضوی، مالیگاؤں کی تصنیف ''امام احمد رضا اور مولانا سید اسماعیل خلیل مکی'' ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۸ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، سمندری، فیصل آباد نے ۳۲ صفحات پر شائع کی۔ نیز/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۳۵ تا ۵۴۔

[۶۰] شیخ سید محمد مرزوقی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲ صفحہ ۸۶۳ تا ۸۶۴/ اھل الحجاز، صفحہ۲۸۳ تا ۲۸۴/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۸۰ تا ۸۳/ تشنیف الاسماع، صفحہ۵۰۷ تا ۵۰۸/ الجواھر الحسان، جلد۲ صفحہ۴۸۷ تا ۴۹۳/ دروس من ماضی، صفحہ۲۱۳ تا ۲۱۸/ الدلیل المشیر، صفحہ۳۸۳ تا ۳۸۸/ سیر و تراجم، صفحہ۲۴۰ تا ۲۴۳/ مختصر نشر النور، صفحہ۴۰۲ تا ۴۰۳/ نظم الدرر، صفحہ۲۱۱ تا ۲۱۲۔

[۶۱] شیخ عمر باجنید کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۲۵۱/ تاج الاعراس، جلد۲ صفحہ۵۹۷ تا ۶۰۵، ۶۱۴ تا ۶۱۹/ تشنیف الاسماع، صفحہ۴۲۲ تا ۴۲۵/ دروس من ماضی، صفحہ۱۳۵ تا ۱۳۷/ الدلیل المشیر، صفحہ۲۹۶ تا ۲۹۸/ سیر و تراجم، صفحہ۱۴۷ تا ۱۴۸/ نشر الجواھر، جلد۱ صفحہ۹۲۹ تا ۹۳۰/ نشر الدّرر، صفحہ۵۰/ وسام الکرم، صفحہ۳۰۷۔

[۶۲] شیخ محمد عابد مالکی کے حالات: اعلام الحجاز، جلد۳ صفحہ۳۴۷، ۳۵۳ تا ۳۵۴/ اعلام المکیین۔ جلد۱ صفحہ۲۲۰/ الاعلام، جلد۳ صفحہ۲۴۲/ تاریخ مکة، صفحہ ۵۵۲، ۵۸۵ تا ۵۸۶/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۶۲ تا ۶۳/ الجواھر الحسان، جلد۲ صفحہ۵۴۶/ دروس من ماضی، صفحہ۱۴۲ تا ۱۴۳/ سیر و تراجم، صفحہ۱۵۲ تا ۱۵۳/ معجم المطبوعات العربیة والمعربة، جلد۲ صفحہ۱۶۷۲/ معجم المؤلفین، جلد۳ صفحہ۳۷۵/ نشر الجواھر، جلد۲ صفحہ۵۵۹/ وسام الکرم، صفحہ ۳۵۸ تا ۳۵۹۔

[۶۳] شیخ محمد علی مالکی کے حالات: اعلام المکیین جلد۲ صفحہ۸۳۴ تا ۸۳۷/ الاعلام، جلد۶ صفحہ۳۰۵/ تاریخ مکة، صفحہ۵۸۶، ۶۱۴/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۶۸ تا ۶۹/ تشنیف الاسماع، صفحہ۳۹۳ تا ۳۹۷، ۴۰۵/ الجواهر الحسان، جلد۱ صفحہ۱۳۹ تا ۱۴۴/ دروس من ماضی، صفحہ۲۳۴ تا ۲۴۱/ الدلیل المشیر، صفحہ۲۷۱ تا ۲۷۷/ سیر و تراجم، صفحہ۲۶۰ تا ۲۶۵/ معجم المطبوعات العربیة والمعربة، جلد۲ صفحہ۱۶۸۲/ معجم المؤلفین، جلد۳ صفحہ۵۰۴/ نثر الجواهر، جلد۲ صفحہ۱۳۶۸ تا ۱۳۷۰/ نشر الدرر، صفحہ۴۴/ وسام الکرم، صفحہ۳۸۳ تا ۳۸۴۔

[۶۴] شیخ جمال مالکی کے حالات: اعلام المکیین، جلد۲ صفحہ۸۲۵/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۸۴ تا ۸۵/ الجواهر الحسان، جلد۲ صفحہ۵۳۸/ دروس من ماضی، صفحہ۷۰ تا ۷۳/ سیر و تراجم، صفحہ۹۰ تا ۹۲/ فیض الملک الوهاب، جلد۱ صفحہ۳۶۶ تا ۳۶۷/ مختصر نشر النور، صفحہ۱۶۳/ نظم الدرر، صفحہ۱۷۲۔

[۶۵] شیخ اسعد دهان کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱ صفحہ۴۳۴/ اهل الحجاز، صفحہ۲۵۸/ تاریخ مکة، صفحہ۵۸۵/ تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ۵۵/ دروس من ماضی، صفحہ۵۷ تا ۵۹/ سیر و تراجم، صفحہ۷۲ تا ۷۳/ فیض الملک الوهاب، جلد۱ صفحہ۲۰۹ تا ۲۱۰/ مختصر نشر النور، ۱۲۹ تا ۱۳۰/ نظم الدرر، صفحہ۱۶۷ تا ۱۶۸/ وسام الکرم، صفحہ۱۴۱۔

[۶۶] شیخ عبدالرحمٰن دهان کے حالات: اعلام المکیین جلد۱ صفحہ۴۳۵ تا ۴۳۶/ الجواهر الحسان، جلد۱ صفحہ۳۷۰ تا ۳۷۱/ دروس من ماضی، صفحہ۱۵۲ تا ۱۵۴/ سیر و تراجم، صفحہ۱۶۰ تا ۱۶۲/ فیض الملک الوهاب، جلد۲ صفحہ۱۰۵۲ تا ۱۰۵۳/ مختصر نشر النور، صفحہ۲۴۱ تا ۲۴۲/ نظم الدرر، صفحہ۱۸۴ تا ۱۸۵/ وسام الکرم، صفحہ۲۳۶ تا ۲۳۷۔

[۶۷] مولانا محمد یوسف افغانی کے حالات: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت، صفحہ

۱۱۷تا۱۱۹۔

[۶۸] مولانا احمد چشتی بنگالی مکی کے حالات: اعلام المكيين، جلد۱صفحہ۳۰۹ / فيض الملك الوهاب، جلد۱صفحہ۲۰۳ تا۲۰۴ / مختصر نشر النور، صفحہ۸۰تا ۸۱/ نشر الرياحين، جلد۱صفحہ۳۴ / نظم الدرر، صفحہ۱۶۳۔

[۶۹] شیخ محمد بن یوسف خیاط کے حالات: اعلام المكيين، جلد۱صفحہ۴۱۶تا ۴۱۸/ الاعلام، جلد۷صفحہ۱۵۶ / سير و تراجم، حاشیہ صفحہ۱۱۰تا۱۱۱/ فيض الملك الوهاب، جلد۲صفحہ۱۶۴۲تا۱۶۴۳ / مختصر نشر النور، صفحہ۴۲۹تا۴۳۰ / معجم المطبوعات العربية والمعربة، جلد۲صفحہ۱۶۳۴ / نشر الدرر، صفحہ۵۷۔

[۷۰] شیخ صالح بافضل کے حالات: اعلام المكيين ، جلد۱صفحہ۲۶۱ / تاج الاعراس ، جلد۲صفحہ۶۵۵ تا۶۵۸ / دروس من ماضی، صفحہ۱۲۱تا۱۲۴ / سیرو تراجم ، صفحہ۱۳۲تا۱۳۴ / فيض الملك الوهاب ، جلد۱صفحہ۳۳۷تا ۳۳۴/ مختصر نشر النور ، صفحہ۲۱۲تا۲۱۳ / نظم الدرر، صفحہ۱۸۲۔

[۷۱] شیخ عبدالکریم داغستانی کے حالات: اعلام المكيين ، جلد۱صفحہ۴۲۱تا ۴۲۲ / الجواهر الحسان ، جلد۱صفحہ۳۴۴ تا۳۴۵ / سیرو تراجم، صفحہ۲۱۲ / فيض الملك الوهاب ، جلد۲صفحہ۱۱۱۵تا۱۱۱۶ / مختصر نشر النور ، صفحہ۲۷۹ / نظم الدرر، صفحہ۱۹۴تا۱۹۵۔

[۷۲] شیخ محمد سعید یمانی کے حالات: اعلام المكيين، جلد۲صفحہ۱۰۲۰تا ۱۰۲۱/ الجواهر الحسان، جلد۱صفحہ۳۵۵ / دروس من ماضی، صفحہ۱۰۹تا ۱۱۲/ الدليل المشير، صفحہ۱۰۸تا۱۰۹ / سير و تراجم، صفحہ۱۲۰تا۱۲۲ / نشر الدرر، صفحہ ۵۸/ وسام الكرم، صفحہ۱۸۶۔

[۷۳] شیخ محمد حامد جداوی کے حالات: اعلام المكيين ، جلد۱صفحہ۱۵۱تا ۱۵۲/ الجواهر الحسان، جلد۲صفحہ۱۳۷ / دروس من ماضی، صفحہ۲۰۸تا۲۰۹ / سیر و تراجم، صفحہ۲۳۶ / فتاویٰ رضویہ، جلد۷صفحہ۲۲۸۔

[۷۴] شیخ تاج الدین الیاس کے دست یاب حالات: نور الحبیب، شمارہ اکتوبر نومبر۲۰۰۴ء صفحہ۸۰، عبدالحق انصاری کا مضمون ''حسام الحرمین کے مقرظین''۔

[۷۵] شیخ احمد الجزائری کے حالات: **فیض الملک الوھاب**، جلد ا صفحہ ۲۰۲/انٹرنیٹ پر ابو رقیہ آل شطارہ الجزائری کا مضمون۔

[۷۶] شیخ محمد عمری کے حالات: **اعلام العلم والادب**، صفحہ۴۵ تا ۷۰/**صور من الحیاة الاجتماعیة**، صفحہ۱۵۷/**طیبة و ذکریات الاحبة**، جلد ا صفحہ۲۵، ۵۲ تا ۵۴/**محمد سعید دفتر دار مؤرخا وادیبا**، صفحہ۲۹ تا ۵۴/**معجم البابطین**، جلد ۱۶ صفحہ ۳۸۴ تا ۳۸۵۔

[۷۷] شیخ عباس رضوان کے حالات: **اعلام العلم والادب**، صفحہ۲۵۳ تا ۲۵۹/**اعلام من ارض النبوة**، جلد۲ صفحہ۱۱۳ تا ۱۱۷/**الاعلام**، جلد۳ صفحہ۲۶۵/ **تشنیف الاسماع**، صفحہ۲۶۲ تا ۲۶۵/**طیبة وذکریات الاحبة**، جلد ا صفحہ۶۳ تا ۶۴/**نشر الجواھر**، جلد ا صفحہ۵۷۱ تا ۵۷۲۔

[۷۸] شیخ عمر حمدان کے حالات: **اعلام العلم والادب**، صفحہ۲۶۷ تا ۲۷۴/**اعلام المکیین**، جلد ا صفحہ۳۸ تا ۳۹/**اعلام من ارض النبوة**، جلد ا صفحہ۱۶۹ تا ۱۸۲/**تشنیف الاسماع**، صفحہ۴۲۶ تا ۴۳۲/**الجواھر الحسان**، جلد ا صفحہ۱۴۵ تا ۱۵۴/**دروس من ماضی**، صفحہ۱۷۴ تا ۱۷۸/**الدلیل المشیر**، صفحہ۳۱۰ تا ۳۲۷/**سیر و تراجم**، صفحہ۲۰۴ تا ۲۰۷/**فیض الملک الوھاب**، جلد۲ صفحہ۱۲۰۰/ **المدینة المنورة فی القرن الرابع عشر الھجری**، صفحہ۲۱۱ /**نشر الجواھر**، جلد ا صفحہ۹۳۱ تا ۹۳۳/**نشر الدرر**، صفحہ۲۵۔

[۷۹] شیخ احمد برزنجی کے حالات: **اعلام من ارض النبوة**، جلد ا صفحہ۱۰۹ تا ۱۱۰/**الاعلام**، جلد ا صفحہ۹۹/**تاریخ علماء دمشق**، جلد ا صفحہ۳۴۴/**فیض الملک الوھاب**، جلد ا صفحہ۲۰۱/**معجم المطبوعات العربیة والمعربة**، جلد ا صفحہ۵۴۷ تا ۵۴۸/**معجم المؤلفین**، جلد ا صفحہ۱۰۴/**نشر الجواھر**، جلد۲ صفحہ۱۰۲۷۔

[۸۰] شیخ عبدالقادر شلبی کے حالات: **اعلام العلم و الادب**، صفحہ۲۶۰ تا ۲۶۶/ **اعلام من ارض النبوة**، جلد۱صفحہ۱۳۹تا۱۴۸/ **الاعلام**، جلد۴صفحہ۳۸/ **تشنیف الاسماع**، صفحہ۳۱۷تا۳۱۸/ **الجواهر الحسان**، جلد۲صفحہ۶۸۴ تا ۶۹۸/ **الدليل المشير**، صفحہ۱۸۴تا۱۸۹/ **طيبة و ذكريات الاحبة**، جلد۱صفحہ ۱۶۲/ **المدينة المنورة فی القرن الرابع عشر الهجری**، صفحہ۲۱۲تا۲۱۳/ **معجم البابطين**، جلد۱۱صفحہ۴۷۴تا۴۷۶/ **معجم المؤلفين**، جلد۲صفحہ ۱۸۶/ **نثر الجواهر**، جلد۱صفحہ۳۷۷۔

[۸۱] عثمانی خلیفہ عبدالحمید دوم کی یادداشتیں تین سے زائد کتب کی صورت میں چھپ چکی ہیں جن میں سے دو یہ ہیں: **السلطان عبدالحميد الثانی، مذاكراتی السياسية**، ترکی سے عربی ترجمہ، مترجم کا نام درج نہیں، پانچویں اشاعت ۱۹۸۶ء **مؤسسة الرسالة بيروت**، صفحات۲۲۳/ **مذكرات السلطان عبدالحميد**، ترکی سے عربی ترجمہ از ڈاکٹر محمد حرب، چوتھی اشاعت ۱۹۹۸ء دارالقلم دمشق، صفحات ۳۱۸۔

سلطان کے حالات و خدمات پر عربی میں بائیس سے زائد مستقل کتب لکھی گئیں جن میں سے اکثر شائع ہوئیں۔ بغداد یونیورسٹی سے انیس عبدالخالق محمود قیسی نے ''**السلطان عبدالحميد والاطماع الصهيونية فی فلسطين**'' مقالہ پر ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء میں ایم فل کیا۔ اور پیشِ نظر دو کتب یہ ہیں/ **السلطان عبدالحميد الثانی، آخر السلاطين العثمانيين الكبار**، ڈاکٹر محمد حرب، پہلی اشاعت ۱۹۹۰ء دارالقلم دمشق، صفحات ۳۱۵/ **السلطان المظلوم، السلطان عبدالحميد الثانی بالوثائق**، عمر فاروق یلماز کی ترکی تصنیف کا ترجمہ از سید طارق عبدالجلیل، پہلی اشاعت غالباً ۲۰۰۰ء دار نشر **عثمانلی استنبول**، صفحات ۲۹۱/ نیز، **الاعلام الشرقية**، جلد۱ صفحہ۲۹ تا ۳۰/ **تاريخ مكة**، صفحہ۵۵۸تا۵۵۹/ **حلية البشر**، جلد۲صفحہ۷۹۷تا ۸۲۰/ **عصارة فكر**، صفحہ۴۲۲تا۴۴۲/ **معجم البابطين**، جلد۹صفحہ۲۰۷ تا ۲۰۸، جلد۱۰ صفحہ۲۱۸ تا ۲۲۰، جلد۱۴صفحہ۵۱۰تا۵۱۱، جلد۱۵صفحہ۲۹۲تا۲۹۳/ **معجم العلماء**

و المشاهیر،صفحہ۱۷۵تا۱۷۲/۵۷۲**مقامات خیر**،صفحہ۴۹۰تا۴۹۱۔

[۸۲] خلافت عثمانیہ دَور میں شیخ الاسلام تعینات رہنے والے علماء کے حالات نیز اس منصب کی تشکیل و ذمہ داریوں بارے معلومات پر اُردن کے احمد صدقی شقیرات کی عربی کتاب ”**تاریخ مئوسسة شیوخ الاسلام فی العهدالعثمانی**“ دوجلد کے ۱۲۷۲صفحات پر ۲۰۰۲ء میں اُردن سے شائع ہوئی۔

[۸۳] شیخ الاسلام فناری کے حالات:**الاعلام**،جلد۶صفحہ۱۱۰/**تاریخ مؤسسة شیوخ الاسلام**،جلد۱صفحہ۳۰۱تا۳۰۸/**الفوائد البهية**،صفحہ۲۷۴تا۲۷۶/**معجم المؤلفین**،جلد۳صفحہ۲۶۹تا۲۷۰۔

[۸۴] شیخ الاسلام نوری کے حالات:**تاریخ مؤسسة شیوخ الاسلام**،جلد۲صفحہ۴۸۰تا۴۹۱۔

[۸۵] شیخ الاسلام عریانی زادہ کے حالات:**تاریخ مؤسسة شیوخ الاسلام**،جلد۲صفحہ۲۷۵تا۲۸۰۔

[۸۶] شیخ الاسلام آفندی زادہ کے حالات:**تاریخ مؤسسة شیوخ الاسلام**،جلد۲صفحہ۲۸۸تا۳۰۱۔

[۸۷] تحریک ختم نبوت،جلد۱۴صفحہ۹تا۱۳۔

[۸۸] تحریک ختم نبوت،جلد۱۴صفحہ۱۳تا۱۶۔

[۸۹] تحریک ختم نبوت،جلد۲۹صفحہ۸۳تا۸۴،جلد۷۴صفحہ۲۷۵تا۲۷۷۔

[۹۰] مفتی محمد عبدہ کے حالات: محمد مظہر الدین صدیقی کی اُردو میں ترجمہ کردہ کتاب”**حیات محمد عبده**“ اقبال اکیڈیمی لاہور نے ۸۳صفحات پر شائع کی۔جس پر اصل مصنف کا نام نیز سال اشاعت درج نہیں/ نیز۔**الاعلام** ،جلد۶صفحہ۲۵۲تا ۲۵۳/تحقیقات اسلامیات،صفحہ۱۵۶،۱۵۷،۲۲۹/**الفکر الاسلامی الحدیث** ،صفحہ ۱۰۳تا۱۷۲/**معجم المطبوعات العربية و المعربة**، جلد۲صفحہ۱۶۷۷تا ۱۶۷۹/**معجم المؤلفین** ،جلد۳صفحہ۴۷۷تا۴۷۷/ الایام،شمارہ جنوری جون ۲۰۱۵ء

صفحہ ۱۰۵ تا ۱۱۵، بعنوان ''مفتی محمد عبدہ مصری کے تجدیدی اَفکار''بقلم پروفیسر عقیل احمد/کوہستان، شمارہ ۱۴ اپریل ۱۹۶۰ء، ''جدید مصر کے مصلح محمد عبدہ'' لکھنے والے کا نام درج نہیں۔

[۹۱] علامہ رشید رضا مصری کے حالات: **الاعلام**، جلد ۶ صفحہ ۲۶۱/ **الاعلام الشرقية**، جلد ۳ صفحہ ۱۰۷۵ تا ۱۰۷۸/ **تفكير محمد رشيد رضا**، کل صفحات ۶۶۳/ **معجم البابطين**، جلد ۱۷ صفحہ ۵۹۸ تا ۶۰۱/ **معجم المطبوعات العربية والمعربة**، جلد ۱ صفحہ ۹۳۴ تا ۹۳۶/ **معجم المؤلفين**، جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ تا ۲۹۴/ **النهضة الاسلامية**، جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ تا ۲۵۰۔

[۹۲] **تفكير محمد رشيد رضا**، صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۱۔

[۹۳] شیخ مصطفیٰ رافعی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۷ صفحہ ۲۳۵/ **الاعلام الشرقية**، جلد ۲ صفحہ ۸۱۱ تا ۸۱۴/ **معجم المطبوعات العربية و المعربة**، جلد ۱ صفحہ ۹۲۶/ **معجم المؤلفين**، جلد ۳ صفحہ ۸۶۷ تا ۸۶۸/ **نشر الجواهر**، جلد ۲ صفحہ ۱۶۰۱ تا ۱۶۰۲۔

[۹۴] تحریک ختم نبوت، جلد ۱۴ صفحہ ۲۳/ **ديوان الرافعى**، جلد ۲ صفحہ ۱۱۷ تا ۱۱۸/ **القاديانية الاحمدية فى ميزان الحق**، صفحہ ۱۱۵/ **المنار**، شمارہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۰۷ تا ۶۰۸۔

[۹۵] شیخ الازہر مصطفیٰ عبدالرزاق کے حالات: **الاعلام**، جلد ۷ صفحہ ۲۳۱/ اہم عرب ممالک، صفحہ ۳۳۳/ **معجم المؤلفين**، جلد ۳ صفحہ ۸۶۰ تا ۸۶۱/ **نشر الجواهر**، جلد ۲ صفحہ ۱۵۹۷ تا ۱۵۹۹۔

[۹۶] یاد رہے مولانا سید مہر علی شاہ گولڑوی نے ''**اعجاز المسيح**'' کے جواب میں ''سیف چشتیائی'' لکھی جو ۱۹۰۲ء میں چھپی اور مفت تقسیم کی گئی۔

[۹۷] مولانا محمد حیدر اللہ خان درانی نقشبندی حیدر آبادی کی ''**دُرَّةُ الدُّرَّانی علَى رِدَّة القادياني**''، پہلی بار ۱۳۱۸ھ/ ۱۹۰۱ء میں مطبع ہاشمی میرٹھ سے تین سو صفحات پر چھپی۔ اب ''**عقيدة ختم النبوة**'' کی تیسری جلد کے آغاز میں مطبوع ہے۔ مصنف

کے حالات دست یاب نہیں۔

[۹۸]　جنرل گورڈن GHALES GEORGE GORDEN

عظیم برطانوی فوج کا اہم سپہ سالار اور جنگ جُو جنرل تھا۔جس نے سوڈان کے مشہور مجاہد شیخ سید محمد احمد بن عبداللہ عرف مہدی سوڈانی (وفات ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۵ء) سے سوڈان واپس ہتھیا کر برطانوی حدود میں شامل کرنے کے لیئے سوڈان پر حملہ کی قیادت کی اور اکثر علاقوں پر قبضہ کر لینے کے بعد فاتحانہ انداز میں خرطوم کے صدارتی محل میں داخل ہوا۔ جہاں مہدی سوڈانی کے لشکر کے ہاتھوں ۲۶ جنوری ۱۸۸۴ء کو جنرل گورڈن قتل ہوا اور لاش منتقل کی گئی۔

[۹۹]　جرجی زیدان کے حالات: **الاعــــلام**، جلد۲ صفحہ۱۷/ **الاعــــلام الشرقیة**، جلد۳ صفحہ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۲/ **مـعـجـم العلماء والمشاهير**، صفحہ۱۷۷/ **معجم الـمـطبوعات العربية والمعربة**، جلد۱ صفحہ۹۸۵ تا ۹۸۷/ **مـعـجـم المؤلفين**، جلد ۱، صفحہ۴۸۱ تا ۴۸۲۔

[۱۰۰]　مصطفیٰ کامل پاشا کے حالات: **الاعــــلام**، جلد۷ صفحہ۲۳۸ تا ۲۳۹/ **الاعلام الشرقية**، جلد۱ صفحہ۱۶۹ تا ۱۷۱/ **مـعـجـم المطبوعات العربية والمعربة**، جلد۲ صفحہ۱۷۵۴ تا ۱۷۵۵/ **مصالح العرب**، جلد ۱ صفحہ ۹۶/ **معجم المؤلفين**، جلد۳ صفحہ۵۷۵/ **الهلال**، شمارہ یکم مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ۳۲۱ تا ۳۲۳، بقلم جرجی زیدان۔

[۱۰۱]　**الطباعة فى المملكة**، صفحہ۱۱۹، ۱۲۱۔

[۱۰۲]　شیخ احمد باصبرین کے حالات: **الاعــلام**، جلد۱ صفحہ۱۸۳/ **تــراجــم عــلــمـاء جدة**، صفحہ۵۵ تا ۶۰/ **الـجـواهر الحسان**، جلد۲ صفحہ۱۵۷/ **الـطباعة فى المملكة**، صفحہ۱۱۷، ۱۲۱/ **مـعـجـم الموضوعات المطروقة**، جلد۲ صفحہ۹۵۲/ **معجم المؤلفين**، جلد۱ صفحہ۱۹۶/ **نثر الجواهر**، جلد۱ صفحہ۱۴۹۔

[۱۰۳]　پندرہ روزہ "**الیــقـیــن**" بغداد، سید محمد بن یحییٰ ھاشمی حسینی شافعی شاذلی (وفات ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء) نے جاری کیا۔ وہ بغداد میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی۔

صحافی، ادیب و شاعر، خطاط، مصنف اور طبیب تھے۔ جامعہ ازہر قاہرہ میں تعلیم پائی نیز دمشق میں فرنچ زبان سیکھی۔ الیقین کے پہلے شمارہ کے سرورق کا عکس ان دنوں انٹرنیٹ میں ہے۔ان کے احوال پر جاسم خلف الاحبابی نے "محمد الهاشمی البغدادی ، حیاته و ادبه" عنوان سے ۱۹۸۵ء میں بغداد یونیورسٹی سے ایم فل کیا۔(معجم البابطین، جلد۱۶ صفحہ ۶۵۱ تا ۶۵۵)

[۱۰۴] حافظ ایمان از فتنۂ قادیان، پہلی اشاعت، صفحہ ۴۱ تا ۴۶/عقیدۃ ختم النبوۃ ، جلد۱۶ صفحہ ۱۵، ۱۳۱ تا ۱۳۷، ۱۹۴ تا ۲۰۱/انوار رضا، ۲۰۰۸ء ، ختم نبوت نمبر، صفحہ ۴۲۸ تا ۴۳۴۔

[۱۰۵] خونة الاسلام، صفحہ ۱۱۴۔

[۱۰۶] شیخ مہدی خالصی کے حالات: الاعلام، جلد۷ صفحہ ۳۱۲/معجم المؤلفین ، جلد۳ صفحہ ۳۷۷ تا ۳۷۸، ۹۲۴/انٹرنیٹ۔

[۱۰۷] شیخ حسن صدرالدین کاظمی کے حالات: الاعلام، جلد۲ صفحہ ۲۲۴ تا ۲۲۵/معجم المطبوعات العربیة و المعربة ، جلد۱ صفحہ ۶۲۷/معجم المؤلفین، جلد۱ صفحہ ۵۵۵۔

[۱۰۸] شیخ عبدالوہاب نائب کے حالات: الاعلام، جلد۴ صفحہ ۱۸۴/ البغدادیون اخبارهم و مجالسهم ، صفحہ ۵۱ تا ۵۲، ۲۲۷/تاریخ علماء بغداد ، صفحہ ۴۶۸ تا ۴۶۹/نشر الجواهر ، جلد۱ صفحہ ۸۴۸۔

[۱۰۹] شیخ ابراہیم راوی کے حالات: الاعلام، جلد۱ صفحہ ۲۷/البغدادیون ، اخبارهم و مجالسهم، صفحہ ۴۷ تا ۴۹/تاریخ علماء بغداد ، صفحہ ۲۰ تا ۲۳/ المسلسلات فی الاجازات ، جلد۲ صفحہ ۴۶۶ تا ۴۶۸/معجم البابطین ، جلد۱ صفحہ ۱۴۰/ معجم الموضوعات المطروقة، جلد۲ صفحہ ۹۵۶/ معجم المؤلفین ، جلد۱ صفحہ ۶۵ تا ۶۶/معجم المؤلفین العراقیین ، جلد۱ صفحہ ۴۳/موسوعة اعلام العراق، جلد۲ صفحہ ۱۲/نشر الجواهر جلد۱ صفحہ ۳۷۔

[۱۱۰] شیخ یوسف عطا کے حالات: **الاعلام**،جلد۸صفحہ۲۵۳/**البغداد یون**، صفحہ۴۶تا۴۷/**تاریخ علماء بغداد**،صفحہ۲۲۷تا۲۲۳/ **نشر الجواهر**،جلد ۲صفحہ۱۲۸۶۔

[۱۱۱] شیخ محمد رشید کے حالات: **الاعلام**،جلد۶صفحہ۱۲۶/**تاریخ علماء بغداد**،صفحہ۵۷۸تا۵۸۰/**معجم البابطین**،جلد۱۷صفحہ۵۹۶تا۵۹۸/**نشر الجواهر**، جلد۲صفحہ۱۱۶۸۔

[۱۱۲] مولانا غلام محمد گھوٹوی کے حالات پر پروفیسر مفتی غلام نصیر الدین شبلی کی کتاب ''شخصیت و اَفکار شیخ الاسلام محدث گھوٹوی'' کی دوسری اضافہ شدہ اشاعت ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء میں حضرت شیخ الاسلام اکیڈمی ملتان نے ۶۰۵ صفحات پر پیش کی۔اور علامہ صادق علی زاہد کی ''حضرت مولانا غلام محمد گھوٹوی اور ردّ قادیانیت، مع اجمالی رُوداد مقدمہ مرزائیہ، بہاول پور''، ختم نبوت ریسرچ سنٹر ننکانہ نے ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۹ء میں ۶۴ صفحات پر شائع کی۔نیز/تجلیات مہر انور،صفحہ۶۱۵ تا۶۳۹/تذکرہ اکابر اہل سنت،صفحہ۳۳۵ تا ۳۳۸/تذکرہ حضرت محدث دکن،صفحہ۴۴۵تا۴۴۹/تذکرہ علمائے پنجاب،جلد۲صفحہ۴۸۶ تا ۴۸۸/خطبات ختم نبوت،صفحہ۳۰۳ تا ۳۱۶، بقلم صادق علی زاہد/شمس الاسلام، شمارہ اپریل ۱۹۴۸ء صفحہ۲۴، وفات کی خبر/ضیائے حرم،شمارہ جنوری ۱۹۹۵ء صفحہ۷۹تا۸۴، بقلم علامہ جی اے حق محمد۔نیز شمارہ مارچ ۲۰۱۶ء صفحہ۵۵تا۶۰، بقلم حافظ محمد احمد۔

[۱۱۳] **المحدث الاكبر و امام العصر**، صفحہ۱۰۵تا۱۰۶۔

[۱۱۴] مصالح العرب،جلد۱صفحہ۱۷۹تا۱۸۲۔

[۱۱۵] شیخ سید بدر الدین حسنی کے حالات پر عربی میں آٹھ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ان کے شاگرد شیخ صالح فرفور کی **المحدث الاكبر و امام العصر، العلامة الزاهد السيّد الشريف الشيخ محمد بدر الدين الحسني، كما عرفته**، پہلی بار۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں **دار الامام ابی حنيفة** دمشق نے ۱۸۵ صفحات پر شائع کی۔نیز دیکھیں، دمشق کے غلابینی علماء، صفحہ۱۶تا۱۹،۸۲تا۸۳۔

[۱۱۶] شیخ صالح فرفور کے حالات : ڈاکٹر عمر بن موفق نشوقاتی کی کتاب العلامة المربی الکبیر الشیخ محمد صالح الفرفوری ، حیاته و نهضته و آثاره، پہلی بار ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء میں دار الفرفور، دمشق نے ۲۰۴ صفحات پر شائع کی۔ نیز اتمام الاعلام ، جلد ا صفحہ ۲۷۱/ تاریخ علماء دمشق ، جلد ۳ صفحہ ۵۰۷ تا ۵۲۰/ تتمة الاعلام ، جلد ۲ صفحہ ۹۰/ تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۲۴ تا ۳۲۷/ ذیل الاعلام ، جلد ۳ صفحہ ۱۶۲/ سوئے حجاز، شمارہ مئی ۲۰۰۵ء صفحہ ۵۵ تا ۵۶/ ضیائے حرم، شمارہ فروری ۱۹۹۶ء صفحہ ۶۷ تا ۷۳/ معجم البابطين ، جلد ۱۸ صفحہ ۱۴۵ تا ۱۴۷/ عِقد الجوهر ، صفحہ ۲۰۶۳ تا ۲۰۶۷/ مفتی محمد اسلم رضا میمنی سے وٹس ایپ پر گفتگو واستفادہ، ۲۳ جون ۲۰۱۹ء/ پروفیسر محمد الیاس اعظمی سے فون پر گفتگو واستفادہ، ۲۳ جون، ۱۶ اگست ۲۰۱۹ء۔

[۱۱۷] شیخ ہاشم قادری کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ تا ۱۴۷/ تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۱۵/ طائفة القاديانية، پہلی کتابی اشاعت کا آخری صفحہ/ غرر الشام، جلد ا صفحہ ۲۲۶ تا ۲۴۶/ معجم البابطين، جلد ۱۹ صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۹/ نثر الجواهر، جلد ۲ صفحہ ۱۵۲۲ تا ۱۵۲۴۔

[۱۱۸] شیخ جمیل شطی کے حالات: الاعلام، جلد ۶ صفحہ ۲۳/ تاریخ علماء دمشق ، جلد ۲ صفحہ ۷۰۴ تا ۷۰۹/ طائفة القاديانية، پہلی کتابی اشاعت کا آخری صفحہ/ معجم مصنفات الحنابلة ، جلد ۷ صفحہ ۴۵ تا ۵۱/ معجم الموضوعات المطروقة ، جلد ۲ صفحہ ۹۵۲/ معجم المؤلفين، جلد ۳ صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۰/ معجم المؤلفين السوريين، صفحہ ۲۷۸ تا ۲۷۹/ نثر الجواهر ، جلد ۲ صفحہ ۱۱۱۳ تا ۱۱۱۵۔

[۱۱۹] شیخ توفیق غزی کے حالات: تاريخ علماء دمشق ، جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰/ نثر الجواهر، جلد ا صفحہ ۲۹۸۔

[۱۲۰] شیخ عطاءاللہ الکُسم کے حالات: تاريخ علماء دمشق ، جلد ا صفحہ ۵۱۷ تا ۵۲۲/ دمشق کے غلا پینی علماء، صفحہ ۱۹ تا ۲۱، ۸۵/ معجم المطبوعات العربية و المعربة ، جلد ۲ صفحہ ۱۵۶۰/ معجم المؤلفين ، جلد ۳ صفحہ ۴۸۸ تا ۴۸۹/ نثر

الجواھر، جلد۲صفحہ۱۳۵۶تا۱۳۵۹/ویکی پیڈیا۲۰اگست ۲۰۱۹ء۔

[۱۲۱] شیخ علی الدقر کے حالات: تاریخ علماء دمشق، جلد۲صفحہ۵۸۶تا ۵۹۵/تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ۳۱۱تا۳۱۲/دمشق کے غلاپینی علماء، صفحہ ۱۰۵/غرر الشام، جلد۲صفحہ۶۶۹ تا۶۷۲/نثر الجواھر، جلد۲صفحہ۱۳۷۷تا۱۳۸۱۔

[۱۲۲] شیخ سید تاج الدین حسنی کے حالات: الاعلام، جلد۷صفحہ۸۲تا۸۳/ تاریخ علماء دمشق، جلد۲صفحہ۵۷۶تا۵۷۸/تذکرہ علماء اہل سنت، صفحہ۱۹۱/سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد۱صفحہ۶۸، ۶۹، ۱۱۹، ۳۲۹، ۳۴۷، ۳۴۸تا۳۴۸، ۴۷۰، جلد۲صفحہ ۲۱۳تا۲۱۴/نثر الجواھر، جلد۲صفحہ۱۴۶۸تا۱۴۷۰/معارف رضا، شمارہ۲۰۰۸ء صفحہ۱۲۰تا۱۲۱، ڈاکٹر علامہ محمد منور عتیق کا مضمون ''جلائل البرکات فی تحقیق جددالتسجیلات، مجموعة التقاریظ الشامیة، التی لم تطبع من قبل.''

[۱۲۳] سید غلام معین الدین نعیمی، حیات وخدمات، صفحہ۲۸۱ تا ۲۸۵۔

[۱۲۴] شیخ ابوالیسر ابن عابدین کے حالات: اتمام الاعلام، جلد۱صفحہ۴۲۱تا ۴۲۲/تاریخ علماء دمشق، جلد۲صفحہ۹۶۸تا۹۷۳/ذیل الاعلام، جلد۱صفحہ ۱۹۸/عقدالجوھر، صفحہ۲۱۱۴تا۲۱۱۶۔

[۱۲۵] شیخ عارف منیر کے حالات: الاعلام، جلد۶صفحہ۱۸۰/الاعلام الشرقیة، جلد۱صفحہ۳۲۰تا۳۲۲/تاریخ علماء دمشق، جلد۱صفحہ۳۹۹تا۴۰۱/معجم المؤلفین، جلد۳صفحہ۷۶۶/نثر الجواھر، جلد۱صفحہ۵۶۰تا۵۶۱۔

[۱۲۶] شیخ حسین خالدی کے حالات پر حسن حسنی ملا حسانی نے یوسف یونیورسٹی بیروت سے ۱۹۷۰ء میں بعنوان ''حسین محمد رئیس رمضان الخالدی، حیاته وآثاره'' پی ایچ ڈی کی۔ نیز/معجم البابطین، جلد۲صفحہ۶۱۴تا۶۱۶/معجم المؤلفین السوریین، صفحہ۲۱۴۔

[۱۲۷] علامہ ابوذر نظامی کے مختصر حالات: الثبت العالی، صفحہ۱۲۸تا۱۳۲، ۵۵۵تا۵۵۶۔

[۱۲۸] شیخ طاہر اتاسی کے حالات: **الاعلام**، جلد۳صفحہ۲۲۱/**الاعلام الشرقیة**، جلد۲صفحہ۲۷تا۲۸/**معجم البابطین**، جلد۹صفحہ۵۷۶تا۵۷۸/**معجم المؤلفین**، جلد۲صفحہ۱۰/**من اعلام الطریقة النقشبندیة**، جلد۱صفحہ۴۶۴ تا۴۶۵/**نشر الجواهر**، جلد۱صفحہ۵۴۵۔

[۱۲۹] شیخ ابراہیم ترمانینی کے حالات: **علماء من حلب**، ۲۴۱تا۲۴۴۔

[۱۳۰] **صلحاء العرب**، جلد۱صفحہ۹۸/**مصالح العرب**، جلد۱صفحہ۱۸۲۔

[۱۳۱] شیخ عزالدین شہید کے حالات پر فلسطین کے مؤرخ محمد بن محمد حسن شراب (وفات۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء) کی کتاب ''**عزُّالدین القَسَّام شیخ المجاهدین فی فلسطین**'' دارالقلم دمشق نے پہلی بار ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء میں چارسو صفحات پر شائع کی، صفحہ۱۵۴تا۱۵۶/ نیز۔ **الاعلام**، جلد۶صفحہ۲۶۷تا۲۶۸ **الاعلام الشرقیة**، جلد۱ صفحہ۳۴۹/ **معجم المؤلفین**، جلد۳صفحہ۴۸۷/**نشر الجواهر**، جلد۲صفحہ۱۳۵۲۔

[۱۳۲] صلحاء العرب، جلد۱صفحہ۹۹/ مصالح العرب، جلد۱صفحہ۱۸۳۔

[۱۳۳] مصالح العرب، جلد۱صفحہ۱۸۳، ۱۸۵۔

[۱۳۴] شیخ کامل القصاب دمشقی کے حالات: **الاعلام**، جلد۷صفحہ۱۳/**تاریخ علماء دمشق**، جلد۲صفحہ۶۵۷تا۶۶۷/**معجم المؤلفین**، جلد۳صفحہ ۶۰۵تا۶۰۶/ نشر الجواهر، جلد۲صفحہ۱۴۱۱۔

[۱۳۵] شیخ کامل القصاب بغدادی کے حالات: **تاریخ علماء بغداد**، صفحہ۵۴۹تا۵۵۰۔

[۱۳۶] مصالح العرب، جلد۱صفحہ۱۸۵۔

[۱۳۷] مصالح العرب، جلد۱صفحہ۱۸۵تا۱۸۶۔

[۱۳۸] اسرائیل (مقبوضہ فلسطین) کے مقام ''**کبابیر حَیفا**'' میں واقع عرب دنیا میں واحد مرزائی مرکز کی خود مرزائی مصنفین کے قلم سے تاریخ وسرگرمیوں پر آگاہی کے لیے دیکھیں: **صلحاء العرب**، جلد۱صفحہ۱۱۳تا۱۲۳، ۱۳۹تا۱۴۷، ۴۵۷تا۵۴۵

/مصالح العرب، جلد۱صفحہ۱۸۸تا۱۸۹، ۲۰۴تا۲۰۵، ۲۳۸تا۲۴۲، ۲۴۵تا۲۵۰، ۲۵۸تا۲۶۲، ۳۱۱تا۳۱۸، ۳۲۲تا۳۲۳، ۴۹۴تا ۴۹۶، جلد۲صفحہ۶۹تا۷۱، ۱۵۷تا۱۶۲، ۳۲۷تا۳۴۴، ۳۵۴تا۳۵۵، ۳۶۳تا۳۶۴، ۵۱۲تا۵۱۵/ نیز یوٹیوب پر''کبابیر''اور''محمد شریف عودة'' کھوج لیں۔

[۱۳۹] مصالح العرب، جلد۱صفحہ۲۵۰تا۲۵۲۔

[۱۴۰] مشرق وسطیٰ، صفحہ۲۰۰/المنهل، شمارہ دسمبر۱۹۸۸ء جنوری۱۹۸۹ء صفحہ ۱۰۵، سید عبداللہ کنون (وفات ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء) کا مضمون''ماضي القرويين و حاضرها''۔

[۱۴۱] الازهر في الف عام، جلد۱صفحہ۲۷/شیوخ الازهر، صفحہ۴

[۱۴۲] المنهل، شمارہ دسمبر۱۹۸۸ء صفحہ۱۰۵۔

[۱۴۳] جامعہ ازہر کی تاریخ پر مصر کے مشہور قلم کار ڈاکٹر محمد عبدالمنعم خفاجی (وفات ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء) کی''الازهر في الف عام'' تین جلدوں میں ۱۳۵۵ صفحات پر ۱۹۸۸ء کو دوسری بار بیروت سے چھپی، جس کی پہلی جلد کے صفحہ ۲۳۴تا۲۵۸ پر شیخ الازہر کی تعینات رہنے والے علماء کا مختصر تعارف دیا گیا ہے/ اور شیخ عبد المعز بن محمد عمر خطاب (وفات ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء) کی''شیوخ الازهر'' وزارت اطلاعات مصر نے ۱۹۹۰ء میں ۵۱ صفحات پر شائع کی/ ادھر فیض الملک الوهاب کی جلد اوّل صفحہ ۶۳۵ تا۶۴۷ پر شیخ الازہر علماء کے ناموں کی ترتیب وار فہرست دی گئی ہے۔ اور اخبار''کوہستان'' شمارہ ۱۴اپریل ۱۹۶۰ء میں مضمون''ہزار سالہ یونیورسٹی الازہر'' جس پر لکھنے والے کا نام درج نہیں۔

[۱۴۴] شیخ الازہر محمد خضر نے نظم ونثر میں جو کتب تصنیف کیں، مضامین و مقالات قلمبند کیے، انٹرویو دیے، نیز ان کی شخصیت وخدمات بارے دیگر کی تحریریں، یہ سارا مواد اُن کے بھتیجا شیخ سید علی رضا بن زین العابدین دمشقی (پیدائش ۱۳۵۱ھ /۱۹۳۲ء) نے جمع ومرتب کر کے''موسوعة الاعمال الكاملة للامام

محمد الخضر حسین" نام دیا، جسے **دار النوادر دمشق** نے ۲۰۱۰ء میں پندرہ جلد کے آٹھ ہزار صفحات پر شائع کیا۔ نیز/ **نشر الجواهر**، جلد۲ صفحہ ۱۱۴۸ تا ۱۱۵۳/ **النهضة الاسلامية**، جلد ۱ صفحہ ۵۱ تا ۶۶۔

[۱۴۵] جامعہ عثمانیہ حیدرآباد میں شعبہ عربی کے اُستاذ ڈاکٹر محمد عبدالحق بن محمود حسین شاہ نوری (وفات ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۷ء) نے آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ سے ڈی فل پھر قاہرہ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی، جہاں ڈاکٹر طٰہٰ حسین آپ کے اُستاذ تھے، آپ فرمایا کرتے: "ڈاکٹر طٰہٰ حسین آنکھ کا بھی اندھا ہے اور دل کا بھی اندھا ہے۔" (تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۶۱۶ تا ۶۱۹)۔

[۱۴۶] **السيف الرباني**، صفحہ ۱۵۰ تا ۱۵۲۔

[۱۴۷] **معجم المطبوعات العربية فی شبه**، صفحہ ۳۲۶۔

[۱۴۸] **رسائل الاصلاح**، جلد ۳ صفحہ ۱۰۷ تا ۱۲۵۔

[۱۴۹] **موسوعة الاعمال الكاملة**، جلد ۹ صفحہ ۴۴۰۷ تا ۴۴۷۳، ۴۵۰۴ تا ۴۵۰۵۔

[۱۵۰] **موسوعة الاعمال الكاملة**، جلد ۱۰ صفحہ ۴۷۴۶ تا ۴۷۴۸۔

[۱۵۱] **الشريعة الاسلامية**، صفحہ ۲۰۵ تا ۲۱۲/ **موسوعة الاعمال الكاملة**، جلد ۴ صفحہ ۱۶۰۵ تا ۱۶۱۰۔

[۱۵۲] **ما ذا تعرف عن القاديانية**، صفحہ ۴۔

[۱۵۳] شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم کے حالات پر احمد زیادہ کی کتاب "**الامام عبدالحليم محمود، آخر العلماء الاولياء**" دار الامین قاہرہ نے ۱۹۹۸ء میں ۱۶۸ صفحات پر شائع کی۔ نیز/ **اتمام الاعلام**، جلد ۱ صفحہ ۲۲۲/ **تتمة الاعلام**، جلد ۱ صفحہ ۲۷۰ تا ۲۷۲، جلد ۲ صفحہ ۲۹۲/ **ذيل الاعلام**، جلد ۱ صفحہ ۱۱۵ تا ۱۱۶/ **شيوخ الازهر**، صفحہ ۴۷ تا ۴۹/ **العقود الجاهزة**، صفحہ ۷۷۴/ **معجم العلماء والمشاهير**، صفحہ ۵۷۱/ **نشر الجواهر**، جلد ۱ صفحہ ۶۳۹ تا ۶۴۲/ **النهضة الاسلامية**، جلد ۱

صفحہ۲۱۷ تا ۲۲۴/ الاھـــــرام شمارہ ۱۲۹ اگست ۱۹۹۷ء جمعہ اشاعت، صفحہ ۸، ڈاکٹر منیع عبدالحلیم محمود کا مضمون ''الامام د. عبدالحلیم محمود دلالۃ اعجاز القرآن' / شمارہ ۱۹ ستمبر ۱۹۹۷ء جمعہ اشاعت صفحہ ۱۱، شیخ محمود مھدی کا مضمون ''الاسوۃ الحسنۃ شیخ لانساہ ''/ جام نور، شمارہ جنوری ۲۰۱۳ء صفحہ ۵۵ تا ۵۹، ۱۶/ ضیائے حرم، شمارہ اپریل ۱۹۷۴ء، صفحہ ۵۵ تا ۶۰ انٹرویو بقلم مولانا پیر محمد کرم شاہ ازہری۔

[۱۵۴] ڈاکٹر شیخ محمد بدران کے حالات: الاعلام، جلد ۶ صفحہ ۳۲۷/ معجم المؤلفین، جلد ۳ صفحہ ۵۸۰۔

[۱۵۵] البھائیۃ والقادیانیۃ، صفحہ ۷۔

[۱۵۶] شیخ الازہر مراغی کے حالات پر تین مستقل کتب چھپ چکی ہیں۔ نیز /الازھر فی الف عام، جلد ا صفحہ ۲۶۴ تا ۲۷۹، جلد ۳ صفحہ ۵۰۳ تا ۵۰۷/ الاعلام، جلد ۷ صفحہ ۱۰۳/ الاعلام الشرقیۃ، جلد ا صفحہ ۴۰۰ تا ۴۰۱/ اہم عرب مما لک، صفحہ ۳۳۱/ شیوخ الازھر، صفحہ ۳۲ تا ۳۴/ فیض الملک الوھاب، جلد ا صفحہ ۶۴۷/ معجم العلماء والمشاھیر، صفحہ ۸۶۸/ معجم المؤلفین، جلد ۳ صفحہ ۲۲۳/ نشر الجواھر، جلد ۲ صفحہ ۱۴۸۸ تا ۱۴۸۹/ النھضۃ الاسلامیۃ، جلد ا صفحہ ۴۱۳ تا ۴۳۰۔

[۱۵۷] البھائیۃ والقادیانیۃ، صفحہ ۱۶۱۔

[۱۵۸] شیخ عبدالحمید لبان کے حالات: الازھر فی الف عام، جلد ۲ صفحہ ۳۳/ الاعلام، جلد ۴ صفحہ ۱۵۰/ معجم المؤلفین، جلد ۲ صفحہ ۳۱۰/ نشر الجواھر، جلد ا صفحہ ۸۲۰/ النھضۃ الاسلامیۃ، جلد ۵ صفحہ ۲۰۰ تا ۲۱۱۔

[۱۵۹] البھائیۃ والقادیانیۃ، صفحہ ۶۱/ اضیائے حرم، شمارہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۹۶، ۱۳۱، ڈاکٹر محمود احمد غازی کا مضمون ''قادیانیت علمائے ازہر کی نظر میں''۔

[۱۶۰] صدر ناصر کے حالات: الاعـــلام، جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۵/ اہم عرب مما لک، صفحہ ۳۱۲ تا ۳۱۵۔

[۱۶۱] شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالرحمٰن تاج کے حالات: الازھـــر فـــی الف

عـــــام، جلد۱صفحہ۳۲۷ تا ۳۳۸/ اہم عرب ممالک، صفحہ۳۲۷ تا ۳۲۸/ شیـــــوخ الازھر، صفحہ۴۳ تا ۴۴/ النھضۃالاسلامیۃ، جلد۳ صفحہ۲۱۱ تا ۲۲۵۔

[۱۶۲] شیخ الازھر شلتوت کے حالات: الازھـر فـی الف عـام، جلد۱صفحہ ۳۳۹ تا ۳۴۷، جلد۳، جلد۳صفحہ۴۴۳ تا ۴۴۴/ الاعــــلام، جلد۷صفحہ۱۷۳/ اہم عرب ممالک، صفحہ۳۳۲ تا ۳۳۳/ شیـوخ الازھـر، صفحہ۴۴ تا ۴۵/ مـعـجـم الـعـلـمـاء والـمشاھیر، صفحہ۴۷/ مـعـجـم المؤلفین، جلد۳صفحہ۸۱۲ تا ۸۱۳/ نثر الـجـواھر، جلد۲صفحہ۱۵۵۵/ النھضۃالاسلامیۃ، جلد۱صفحہ۴۴۷ تا ۴۶۷۔

[۱۶۳] علامہ رشید رضا کا ایک مختصر فتویٰ ۲۶ جولائی ۱۹۱۱ء کے رسالہ ''الـمـنـار'' میں ''صعود السید المسیح الی السماء'' عنوان سے چھپا۔ جس میں حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق فریقین کی رائے درج کرتے ہوئے شکوک چھوڑے۔ پھر نزول سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے کلی انکار پر طویل فتویٰ لکھا جو ۲۳ جنوری ۱۹۲۸ء کے ''المنار'' میں شائع ہوا۔ اب یہ ''فتاویٰ الامام محمد رشید رضا'' نامی کتاب کے صفحہ۱۰۴۳ تا ۱۰۴۴، ۲۰۲۲ تا ۲۰۲۸ پر شامل ہیں۔ علامہ رشید رِضا نے اپنے اُستاذ مفتی محمد عبدہ مصری کے درس قرآن کریم کی بنیاد پر ''تفسیر المنار'' لکھی۔ سورۃ یوسف تک لکھ چکے تھے کہ وفات پائی اور یہ نامکمل رہی۔ یہ تفسیر آغاز میں رسالہ ''الـمـنـار'' قاہرہ میں شائع ہوتی رہی بعد اَزاں کتابی شکل میں بارہ جلدوں میں چھپی۔ تفسیر المنار کی جو قسط رسالہ الـمـنـار کے شمارہ ۹ نومبر ۱۹۱۲ء میں چھپی اس میں علامہ رشید رضا نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مرزا غلام قادیانی کے دعویٰ و مؤقف کو آگے بڑھایا اور تقویت دی۔ چنانچہ مرزائیوں نے الـمـنـار کی یہ تحریر سامنے رکھتے ہوئے ایک اُردو مضمون تیار کیا جو ''حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے آسمان پر جانے کا فیصلہ ہو گیا'' عنوان سے ماہنامہ ''ریویو آف ریلیجنز'' قادیان کے شمارہ جون ۱۹۱۳ء صفحہ ۲۰۹ تا ۲۲۳ پر درج اور اس کا ایک اقتباس یہ ہے: ''ہم مصر کے ایک مشہور رسالہ الـمـنـار کی شہادت اس بارہ میں پیش کر تے ہیں۔ اس رسالہ کا ایڈیٹر وہی سید محمد رشید رِضا ہے جس کو اہل الندوہ نے اپنے گزشتہ

سالانہ اجلاس پر خصوصیت سے مصر سے بلایا اور اپنے اجلاس کا میر مجلس مقرر کیا تھا۔ جس سے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ ہندوستان کے علماء کے نزدیک اس کی قابلیت ایک مسلّم امر ہے۔ اب دیکھئے کہ ایک ایسا عالم جس کو ہندوستان کے علماء نے مصر سے بلایا اور اپنے جلسہ کا صدر مقرر کیا وہ اس بارہ میں کیا لکھتا ہے۔'' (دیکھیں: ماہنامہ **المنار**، شمارہ جون ۱۹۰۷ء صفحہ ۲۴۱ تا ۲۴۶، شمارہ نومبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۸۰۵ تا ۸۱۵، شمارہ دسمبر صفحہ ۹۰۰ تا ۹۰۱، شمارہ ۲۳ جنوری ۱۹۲۸ء صفحہ ۵۳ ۷۵ تا ۷۵۷/ **تفسیر المنار**، جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۸، جلد ۶ صفحہ ۴۱، ۴۲ تا ۴۳/ ریویو آف ریلیجنز، شمارہ جون ۱۹۱۳ء صفحہ ۲۱۲۔)

[۱۶۴] حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں شیخ شلتوت کا فتویٰ پہلی بار قاہرہ کے ہفت روزہ ''**الرسالة**'' میں چھپا۔ پھر ان کے مجموعہ فتاویٰ میں شائع ہوا۔ نیز مرزائیوں نے بارہا شائع کیا، جیسا کہ ''مصالح العرب'' جلد ۱ صفحہ ۳۶۵ تا ۳۷۷ پر عربی متن مع اُردو ترجمہ درج ہے۔

ڈاکٹر شیخ محمد سعید بوطی کے بقول: شیخ محمود شلتوت کی زندگی کے آخری ایام میں اُن کے ہمراہ رہنے والے چند علماء ازہر نے روایت کی ہے کہ شیخ شلتوت نے ان تمام کتب اور صفحات کو جلا ڈالا تھا جن میں بعض شاذ آراء تحریر تھیں۔ ان میں سب سے مقدم حضرت عیسیٰ ابن مریم کا مسئلہ تھا۔ اور اس عقیدہ سے توبہ کر کے جمہور مسلمین اہل سنت و جماعت کے عقیدہ کی طرف رجوع کر لیا۔ (اسلامی عقائد، حاشیہ صفحہ ۲۳۰، **کبری الیقینیات**، حاشیہ صفحہ ۳۳۱)

[۱۶۵] مرزائی اَفکار و عقائد پر مبنی پانچ عربی آڈیو کیسٹ ۱۹۸۱ء میں مصطفیٰ ثابت نامی شخص نے ریکارڈ کیں۔ جو ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۶ء میں مصر میں پیدا ہوا اور ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء میں لندن میں وفات اور ووکنگ میں تدفین ہوئی۔ اسکندریہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھا کہ ایک مرزائی لڑکی سے تعلق ہوا۔ جس کے والد نے شادی کے لیئے مرزائیت اختیار کرنے کی شرط عائد کی۔ چنانچہ ۱۹۵۶ء میں یہ قدم اُٹھایا اور شادی ہوئی۔ ۱۹۷۱ء میں مصر سے کینیڈا منتقل ہو گیا۔ اور ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء میں ربوہ پاکستان نیز قادیان ہندوستان کے سفر

کئے۔ پھر ۱۹۸۴ء میں مرزا طاہر کے حکم پر کینیڈا سے مرزائی مرکز لندن منتقل ہوگیا۔ مرزائی اَفکار پر عربی میں چار سے زائد کتب تصنیف کیں۔ مرزا غلام قادیانی کے اَحوال پر کتاب لکھی اور حکیم نورالدین بھیروی کے حالات پر ظفراللہ خان کی تصنیف نیز مرزا طاہر کی ایک کتاب کا انگریزی سے عربی تراجم کیے۔ مرزائی عربی ٹیلی ویژن چینل کے پروگرام ''**الحوار المباشر**'' کے اجراء میں کردار رہا، نیز اس کے دیگر کئی پروگرام پیش کرنے میں حصہ لیا۔ عربی رسالہ ''**التقویٰ**'' جاری کیا گیا تو حسن محمود عودہ ایڈیٹر اور مصطفیٰ ثابت معاون تھے۔ (صلحاء العرب ،جلد۱صفحہ ۱۴۸تا۱۹۸/ مصالح العرب، جلد۲صفحہ۳۹۵، ۳۹۷تا۳۹۸، ۴۴۵تا۴۴۶/ الفضل انٹرنیشنل، شمارہ۱۰ستمبر۲۰۱۰ء صفحہ۳تا۴)

[۱۶۶] ڈاکٹر شیخ مصطفیٰ حدیدی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ ۴۴۰/ **ذیل الاعلام**، جلد۱صفحہ۲۱۰تا۲۱۱/ **الازهر**، شمارہ نومبر ۱۹۸۸ء صفحہ۴۴۲تا ۴۴۹، انٹرویو، بقلم ناصر وھدان، احمد محمد خواص۔

[۱۶۷] **القول الحق**، صفحہ۱۲۹تا۱۴۱۔

[۱۶۸] سیدہ نفیسہ بنت حسن بن زید بن حسن بن علی رضی اللہ عنہم (وفات ۲۰۸ھ/ ۸۲۴ء) کا مزار قاہرہ کے مشہور مقامات میں سے اور ہر سال عرس منعقد ہوتا ہے۔ آپ کے احوال و مناقب پر تیرہ سے زائد مستقل کتب لکھی گئیں جن میں سے اکثر شائع ہوئیں۔ (**الاعلام**، جلد۸صفحہ۴۴/ **معجم العلماء والمشاهير**، صفحہ۹۷۶تا۹۷۷)۔

[۱۶۹] صلحاء العرب، جلد۱صفحہ۵۲۳تا۵۲۴/ مصالح العرب، جلد۲صفحہ۳۷۱تا ۳۷۲/ الفضل انٹرنیشنل، شمارہ۱۸اکتوبر۲۰۱۰ء صفحہ۴۔

[۱۷۰] شیخ عطیہ صقر کے حالات: **موسوعة احسن الكلام فی الفتاوىٰ والاحكام**، جلد۱صفحہ۳تا۸۔

[۱۷۱] **شیخ الازهر ظواهری** کے حالات: **الاعلام**، جلد۶صفحہ ۲۶/ **الاعلام الشرقية**، جلد۱صفحہ۳۵۹تا۳۶۰/ **شیوخ الازهر**، صفحہ۳۴تا۳۶/ **فيض الملک الوهاب**، جلد۱صفحہ۶۴۷/ **معجم المؤلفين**، جلد۳صفحہ

۱۱۵/نشر الجواھر، جلد۲ صفحہ۱۰۱۱ تا ۱۰۱۲۔

[۱۷۲] شیخ یوسف دجوی کے حالات پر شیخ عبدالرافع نصر دجوی کی کتاب ''الغیث المروی فی ترجمة الاستاذالامام الدجوی ''مطبع اللواء قاہرہ سے ۱۹۴۶ء میں ۴۸ صفحات پر اور دار البصائر نے ۲۰۰۷ء میں شائع کی۔ نیز /اسانید المصریین ،صفحہ ۵۹۳ تا ۵۹۸/ الاعلام ،جلد۸ صفحہ ۲۱۶ تا ۲۱۷/ الاعلام الشرقیة، جلد ا صفحہ ۴۲۲ تا ۴۲۳/ تشنیف الاسماع ،صفحہ ۵۸۰ تا ۵۸۵/ معجم البابطین، جلد ۲۲ صفحہ ۶۱ تا ۶۴/ معجم المؤلفین ،جلد۴ صفحہ ۱۴۳/ مقالات الکوثری ،صفحہ ۵۰۰ تا ۵۰۳/ مقامات خیر، صفحہ ۷۰۵/ نشر الجواھر، جلد۲ صفحہ ۱۶۷۵ تا ۱۶۷۸/ النهضة الاسلامية ،جلد۲ صفحہ ۱۴۳ تا ۱۶۰/ مجلة الازهر، شمارہ ۱۹۴۸ء صفحہ ۷۶۶ تا ۷۶۸، شیخ احمد بن یوسف دجوی کا مضمون ''الذکری الثالثة لوفاة الامام الدجوی.''

[۱۷۳] مجلة الازهر ،شمارہ ستمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۴۴۰۔

[۱۷۴] شیخ فرید وجدی کے حالات: الاعلام ،جلد۶ صفحہ ۳۲۹/ معجم المطبوعات العربية والمعربة ،جلد۲ صفحہ ۱۴۵۱ تا ۱۴۵۲/ معجم المؤلفین ،جلد۳ صفحہ ۵۸۶ تا ۵۸۷/ النهضة الاسلامية، جلد ا صفحہ ۹۱ تا ۱۰۶۔

[۱۷۵] علامہ اقبال کی شخصیت پر عربی زبان میں بائیس سے زائد مستقل کتب لکھی گئیں، جن کے نام ''معجم العلماء والمشاهير ''کے صفحہ ۸۳۶ پر یک جا درج ہیں۔ شرکان عبداللہ نے ۱۳۸۸ھ میں جامعہ ازہر سے ''الفیلسوف الهندی محمد اقبال ''عنوان پر ایم فل کیا۔ اور مراکش کی خاتون خدہ فریال نے رباط کے ادبی کالج سے ''النظرةالاصلاحية فی فکر محمد اقبال ''نامی مقالہ لکھا۔ جب کہ خلیل الرحمٰن بن عبدالرحمٰن راز نے اُم القری یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے ۱۴۰۴ھ میں ''محمد اقبال وموقفه من الحضارةالغربية'' مقالہ پر پی ایچ ڈی کی۔

[۱۷۶] جامعہ ازہر کے وفد کی ہندوستان آمد کی رُوداد ''مجلة الازهر ''شمارہ

جمادی الآخر ۱۳۵۶ھ/اگست ۱۹۳۷ء سے شمارہ محرم ۱۳۵۷ھ/ مارچ ۱۹۳۸ء تک آٹھ اقساط میں شائع ہوئی۔

[۱۷۷] مجلة الازهر، شمارہ ستمبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۳۸۰ تا ۳۸۱۔

[۱۷۸] مجلةالازهر، شمارہ اکتوبر ۱۹۳۷ء صفحہ ۴۴۴ تا ۴۴۶۔

[۱۷۹] پیر محمد صادق مجددی کے حالات: تعارف دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور، صفحہ ۳۸/نورالاسلام، شمارہ مارچ اپریل ۱۹۷۹ء اولیائے نقشبند نمبر، جلد۲ صفحہ ۴۶۴ تا ۴۷۲، آپ کے بیٹے محمد ھارون مجددی کے عربی مضمون کا ترجمہ از ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی بعنوان ''پیر محمد صادق مجددی''۔

[۱۸۰] شیخ محمد بخیت مطیعی کے حالات پر ڈاکٹر محمد دسوقی (پیدائش ۱۳۵۳ھ/ ۱۹۳۴ء) کی کتاب ''محمد بخیت المطيعي شيخ الاسلام و المفتي العالمي'' دار القلم دمشق نے ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء میں پہلی بار دو سو صفحات پر شائع کی۔ نیز/ اسانيد المصريين، صفحہ ۳۵۷ تا ۳۶۷/ الاعلام، جلد۶ صفحہ ۵۰/ الاعلام الشرقية، جلد۲ صفحہ ۴۹۷ تا ۴۹۹/ تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۱۱/ تشنيف الاسماع، صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۶/ سبيل التوفيق، صفحہ ۴۷ تا ۴۸/ معجم المؤلفين، جلد۳ صفحہ ۱۵۹/ مقامات خیر، صفحہ ۷۰۶، ۷۱۷/ نشر الجواهر، جلد۲ صفحہ ۱۰۷۸ تا ۱۰۸۰/ النهضة الاسلامية، جلد۳ صفحہ ۳۲۷ تا ۳۴۶/ الاسلام، شمارہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۲، ۳۸ تا ۳۹، وفات کی خبر، تصویر، مرثیہ جس پر شاعر کا نام درج نہیں /شمارہ ۲ نومبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۲۱ تا ۲۲، شیخ محمد اسماعیل نائب نگراں مساجد اسیوط و جرجا کی تحریر ''مات شيخ العلماء ومفتي الانام، المرحوم الشيخ محمد بخيت المطيعي'' شمارہ مذکور صفحہ ۲۲ پر دیاب عرابی کا موزوں کردہ مرثیہ ''اي خطب اصاب شرعة طه''/ شمارہ ۹ نومبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۴۵ تا ۴۶ محمد عبد الجلیل النمر کا مرثیہ ''رثاء فقيد الشرق و الاسلام الشيخ محمد بخيت مطيعي''/ شمارہ ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۲۶، ''مرثية الشيخ بخيت'' شاعر کا نام درج نہیں/ مجلةالازهر، شمارہ

نومبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۵۸۳، وفات کی خبر۔

[۱۸۱] **التصریح**، حاشیہ صفحہ ۵۷/ **عبداللّٰہ بن الصدیق الغماری**، صفحہ ۱۳۳۔

[۱۸۲] شیخ حسنین مخلوف کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد ا صفحہ ۱۲۶/ **اسانید المصریین**، صفحہ ۴۱۸ تا ۴۲۱/ **تتمۃ الاعلام**، جلد ا صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۲، جلد ۲ صفحہ ۲۲۶/ **ذیل الاعلام**، جلد ا صفحہ ۱۷/ **العقود الجاھزۃ**، صفحہ ۴۷۹/ **عقد الجوھر**، صفحہ ۱۷۹۰ تا ۱۷۹۲/ **المحدثون فی مصر والازھر**، صفحہ ۳۴۹ تا ۳۵۱/ **النھضۃ الاسلامیۃ**، جلد ۵ صفحہ ۹۴ تا ۹۶/ **الازھر**، شمارہ ستمبر ۱۹۸۴ء صفحہ ۲۰۸۲ تا ۲۰۸۸، انٹرویو، بقلم عاطف زھران۔

[۱۸۳] رضوان، شمارہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۲ء صفحہ ۳/ **مصالح العرب**، جلد ا صفحہ ۴۳۲۔

[۱۸۴] **فتاویٰ شرعیۃ**، جلد ا حاشیہ صفحہ ۹۴/ **مصالح العرب**، جلد ا صفحہ ۴۳۲۔

[۱۸۵] مولانا مرتضیٰ میکش کے حالات پر ڈاکٹر محمد صالح طاہر کی کتاب ''مرتضیٰ احمد خان میکش کی ادبی خدمات'' ۲۰۱۱ء میں لاہور سے شائع ہوئی۔ نیز/ تذکرہ اکابر اہل سنت، صفحہ ۵۱۶ تا ۵۱۷/ تذکرہ علمائے پنجاب، جلد ۲ صفحہ ۳۷ تا ۴۱/ جام نور، شمارہ جون ۲۰۰۶ء صفحہ ۱۷ تا ۱۹، بقلم محمد عبدالستار طاہر مسعودی / ضیائے حرم، شمارہ مئی ۱۹۹۷ء صفحہ ۸۸ تا ۹۰، بقلم پروفیسر محمد شاہد نوید۔

[۱۸۶] ردِّ قادیانیت اور سنّی صحافت، جلد ۳ صفحہ ۲۵۴ تا ۲۵۹/ رضوان، شمارہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۲ء صفحہ ۳ تا ۵، ۶ تا ۷۔

[۱۸۷] تجدید عہد، شمارہ جون جولائی ۱۹۵۲ء صفحہ ۲۰۔

[۱۸۸] **فتاویٰ شرعیۃ**، جلد ا صفحہ ۳۷ تا ۴۱۔

[۱۸۹] **فتاویٰ شرعیۃ**، جلد ا صفحہ ۴۱ تا ۴۲۔

[۱۹۰] فتاویٰ شرعية، جلد ا صفحہ ۸۶ تا ۸۹۔

[۱۹۱] فتاویٰ شرعية، جلد ا صفحہ ۹۰ تا ۹۳۔

[۱۹۲] فتاویٰ شرعية، جلد ا صفحہ ۹۳ تا ۹۷۔

[۱۹۳] صفوة البيان، پارہ ۲۲ سورة الاحزاب آیت ۴۰، صفحہ ۵۳۳ تا ۵۳۴۔

[۱۹۴] شیخ الازہر حسن مامون کے حالات: الازهر فی الف عام، جلد ا صفحہ ۳۴۸ تا ۳۴۹/شيوخ الازهر، صفحہ ۴۵ تا ۴۶۔

[۱۹۵] شیخ احمد ھریدی کے حالات: اتمام الاعلام، جلد ا صفحہ ۴۳/ تتمة الاعلام، جلد ا صفحہ ۴۶، جلد ۲ صفحہ ۲۵۱/عقد الجوهر، صفحہ ۲۳۔۱۷۔

[۱۹۶] الاحمدية القاديانية دعاة على ابواب جهنم، صفحہ ۸۲ تا ۸۳۔

[۱۹۷] شیخ الازہر جاد الحق کے حالات: اتمام الاعلام، جلد ا صفحہ ۹۳/ الازهر فی الف عام، جلد ۲ صفحہ ۳۹۹ تا ۴۰۰/ذيل الاعلام، جلد ا صفحہ ۵۵ تا ۵۶/شيوخ الازهر، صفحہ ۵۱/العقود الجاهزة، ۵۱۱/النهضة الاسلامية، جلد ۳ صفحہ ۶۸ تا ۸۸۔

[۱۹۸] الفتاویٰ الاسلامية، اشاعت ۱۹۹۷ء جلد ۱۰ صفحہ ۳۶۹۲ تا ۳۶۹۹۔ اور اشاعت ۲۰۱۰ء جلد اول صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۹۔

[۱۹۹] شیخ الازہر ڈاکٹر محمد طنطاوی کے حالات: الفتاویٰ الاسلامية، جلد ا صفحہ ۵۷ تا ۶۰۔

[۲۰۰] ڈاکٹر مفتی نصر فرید کے حالات: الفتاویٰ الاسلامية، اشاعت ۲۰۱۰ء، جلد ۲۴ صفحہ ۳ تا ۹۔

[۲۰۱] جزء الله عدوه بابانة ختم النبوة، صفحہ ۱۷ تا ۱۸۔

[۲۰۲] الفتاویٰ الاسلامية، جلد ۲۸ صفحہ ۱۳۳ تا ۱۴۲۔

[۲۰۳] الفتاویٰ الاسلامية، جلد ۲۸ صفحہ ۱۴۶۔

[۲۰۴] **الفتاویٰ الاسلامیة**،جلد۳۳صفحہ۷تا۱۴۔

[۲۰۵] **الفتاویٰ الاسلامیة**،جلد۳۵صفحہ۱۵۰تا۱۶۲۔

[۲۰۶] ڈاکٹر شیخ علی جمعہ کے حالات:**الاسانید المصریة لاوائل الازھریة**،صفحہ۹۱تا۹۲/**اسانید المصریین**،صفحہ۵۳۹تا۵۵۷/**الجواھر الغالیة**،صفحہ۴/محفل میلاد اور علماء عرب،صفحہ۴۳تا۵۵/نورالحبیب ،شمارہ **جون ۲۰۰۶**ء صفحہ۳۳ تا۳۷،''عید میلاد النبی ﷺ پر مفتی مصر کا فتویٰ''،ڈاکٹر علی جمعہ،عربی متن،مع اُردو ترجمہ حافظ محمد اسداللہ نوری۔

[۲۰۷] **معجم البابطین**،جلد۴صفحہ۵۳۲۔

[۲۰۸] ''**الاسلام**''میں محمد بن امین کے مضامین:شمارہ۱۲۱کتوبر۱۹۳۳ءصفحہ ۲۹،۳۱''**مصایف الاطفال**''نیز شمارہ۱۲اکتوبر۱۹۳۶ءصفحہ۲۸''**حول تلاوۃ القرآن بالرادیو**''۔

[۲۰۹] **مجلس الاتحاد الاسلامی الاعلیٰ بالھند** کا تعارف:**الاسلام** ،شمارہ۸جون۱۹۳۴ءصفحہ۳،۱۰۔

[۲۱۰] **الاسلام**،شمارہ۲۴مئی۱۹۳۵ءصفحہ۲۴تا۲۷۔

[۲۱۱] **الاسلام**،شمارہ۱۲۰اکتوبر۱۹۳۹ءصفحہ۲۲تا۲۶۔

[۲۱۲] **الاسلام**،شمارہ۱۳جنوری۱۹۳۹ءصفحہ۳۵تا۳۶۔

[۲۱۳] **الاسلام**،شمارہ۱۲۵اگست۱۹۳۹ءصفحہ۲۴۔

[۲۱۴] **الاسلام**،شمارہ نمبر۱۵،سال۱۹۴۳ءصفحہ۱۲تا۱۳۔

[۲۱۵] شیخ عبداللہ غماری نے اپنے اَحوال پر خود کتاب لکھی جو''**سبیل التوفیق فی ترجمة عبدالله بن الصدیق الغماری**'' نام سے دوسری بار مکتبہ قاہرہ،قاہرہ نے ۱۲۰صفحات پر۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ءمیں شائع کی نیز"**موسوعة العلامة عبدالله الغماری**" کی پہلی جلد کے صفحہ۱۸۵تا۳۹۸پر شامل ہے۔/ان کے شامی شاگرد ڈاکٹر فاورق حمادہ(پیدائش۱۳۶۹ھ/۱۹۴۹ء) کی۔''**عبدالله الصدیق الغماری**

الحافظ الناقد ''دمشق سے ۲۰۰۶ء میں ۴۷۱ صفحات پر چھپی۔ نیز اتمام الاعلام، جلد ا صفحہ ۲۶۳ تا ۲۶۴/ تتمة الاعلام، جلد ا صفحہ ۳۴۳ تا ۳۴۶، جلد ۲ صفحہ ۳۰۶/ تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۰۸ تا ۳۰۹/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۳۴۶ تا ۳۵۴/ ذیل الاعلام، جلد ا صفحہ ۱۳۳/ عقد الجوهر، صفحہ ۱۸۸۶ تا ۱۸۹۰/ معجم ما کتب عن الرسول واهل البيت، جلد ۹ صفحہ ۹۷، ۲۰۷/ معجم الموضوعات المطروقة، جلد ۲ صفحہ ۸۸۷۔

[۲۱۶] مقالات الکوثری، صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۱۔

[۲۱۷] مقالات الکوثری، صفحہ ۳۵۲ تا ۳۵۶۔

[۲۱۸] مقالات الکوثری، صفحہ ۳۵۷ تا ۳۶۰۔

[۲۱۹] شیخ محمد زاہد کوثری کے حالات پر شیخ احمد خیری (وفات ۱۳۸۷ھ/ ۱۹۶۷ء) کی کتاب ''الامام الکوثری'' قاہرہ سے چھپی نیز مقالات الکوثری کے آغاز میں قاہرہ و کراچی سے شائع ہوئی/ ترکی میں آپ بارے جو عالمی کانفرنس منعقد ہوئی، اس میں پیش کیے گئے عربی و ترکی مقالات کتابی صورت میں ''مؤتمر محمد زاهد الكوثری الدولی'' نام سے ۸۲۷ صفحات پر ترکی سے شائع ہوئی۔ نیز/ اعلام وعلماء، صفحہ ۳۱۷ تا ۳۲۶/ الاعلام، جلد ۶ صفحہ ۱۲۹/ تاريخ علماء دمشق، جلد ۳ صفحہ ۲۳۱ تا ۲۴۳/ تشنیف الاسماع، صفحہ ۲۰۵ تا ۲۱۶/ معجم البابطين، جلد ۱۷ صفحہ ۶۵۵ تا ۶۵۶/ معجم المؤلفين، جلد ۳ صفحہ ۳۰۲ تا ۳۰۳/ نثر الجواهر، جلد ۲ صفحہ ۱۱۷۳ تا ۱۱۷۸/ النهضة الاسلامية، جلد ۲ صفحہ ۴۹۳ تا ۵۰۸/ المنهل، شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۹۷ء صفحہ ۱۲۴ تا ۱۲۷، ڈاکٹر محمد رجب بیومی (وفات ۱۴۳۲ھ / ۲۰۱۱ء) کا مضمون ''الامام محمد زاهد الكوثری''۔

[۲۲۰] الاسلام، شمارہ ۱۸ اگست ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۷ تا ۲۲۔

[۲۲۱] مقالات الکوثری، صفحہ ۳۷۸ تا ۳۹۷۔

[۲۲۲] الاسلام، شمارہ ۲۸ اگست ۱۹۳۶ء صفحہ ۲۸ تا ۳۳۔

[۲۲۳] عباس محمود عقاد کے احوال و آثار پر عربی میں ستّر سے زائد کتب اور جامعات میں تحقیقی مقالات لکھے گئے۔ نیز/**الاعلام** ،جلد۳صفحہ۲۶۶تا۲۶۷/اہم عرب مما لک،صفحہ۳۱۸،۳۲۷/تحقیقات اسلامیات،صفحہ۱۲۸/ **معجم العلماء و المشاهير** ،صفحہ۶۳۳تا۶۳۶/ **معجم المؤلفين** ،جلد۲صفحہ۳۷تا۳۸/اور "ضیائے حرم" شمارہ دسمبر۱۹۷۲ءصفحہ۲۵ تا۳۱،شمارہ مئی ۱۹۸۶ءصفحہ۴۳ تا۵۲/ کوہستان ،شمارہ نومبر ۱۹۶۰ء اشاعت ملّی صفحہ۴ پرعقاد کی تحریر کے اُردو تراجم مطبوع ہیں۔

[۲۲۴] **الرسالة**،شمارہ۴مارچ۱۹۴۶ءصفحہ۲۲۲تا۲۲۴۔

[۲۲۵] **الرسالة**،شمارہ۱۳مئی۱۹۴۶ءصفحہ۵۱۳تا۵۱۵۔

[۲۲۶] **الرسالة**،شمارہ۲۵نومبر۱۹۴۶ءصفحہ۱۲۹۵تا۱۲۹۷۔

[۲۲۷] **المجموعة الكاملة لمؤلفات الاستاذ عباس محمود العقاد** ،جلد۶صفحہ۱تا۲۱۹۔

[۲۲۸] **المجموعة الكاملة**،جلد۶صفحہ۲۲۰تا۳۶۶۔

[۲۲۹] **المجموعة الكاملة**،جلد۶صفحہ۳۶۸تا۶۰۵۔

[۲۳۰] **المجموعة الكاملة**،جلد۶صفحہ۱۵۳تا۱۶۸،۳۳۶تا۳۳۸۔

[۲۳۱] **القاديانية الاحمدية فى ميزان الحق** ،صفحہ۲۱۹تا۲۳۰۔

[۲۳۲] **طريق الحق**،شمارہ جنوری۱۹۵۳ءصفحہ۱۳تا۱۵۔

[۲۳۳] **طريق الحق** ،شمارہ مئی۱۹۵۲ءصفحہ۳۰تا۳۱،مترجم شیخ صاوی شعلان (وفات ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء)۔

[۲۳۴] **طريق الحق**،شمارہ نومبر۱۹۶۴ءصفحہ۲۷تا۲۹،ادارہ۔

[۲۳۵] **التصريح**،حاشیہ صفحہ۴۹۔

[۲۳۶] پروفیسر لقمان صدیقی کے حالات: مصر میں اُردو،صفحہ۱۲تا۱۳،۱۵۔

[۲۳۷] شیخ سید حافظ تجانی کے حالات: **اتمام الاعلام**،جلد۱صفحہ۳۵۰/ **اسانيد المصريين** ،صفحہ۷۰۲تا۷۰۶/ **تشنيف الاسماع** ،صفحہ۱۵۰تا۱۵۴/ **الدليل**

المشیر، صفحہ۶۹ تا۷۲/ **المحدثون فی مصر و الا زھر**، صفحہ۳۶۸ تا۳۷۳/ **معجم البابطین**، جلد۱۲صفحہ۳۳ تا۳۵، جلد۱۷صفحہ۲۵ تا۲۷/ **نشر الجواھر**، جلد۲صفحہ۱۱۱۶ تا۱۱۱۷۔

[۲۳۸] **الثبت الوجیز**، صفحہ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۵تا۱۶، ۱۸، ۲۰، ۲۳/ سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد۲صفحہ۳۹۶، ۴۰۹، ۴۳۷تا۴۴۱۔

[۲۳۹] جہان مفتی اعظم، صفحہ۱۱۱۲تا۱۱۱۳۔

[۲۴۰] جمال کرم، جلد۱صفحہ۲۱۶تا۲۱۹۔

[۲۴۱] **لواء الاسلام**، شمارہ اگست ۱۹۵۹ء صفحہ۳۸۱ تا۳۹۲۔

[۲۴۲] مفتی سید امین الحسینی کے حالات: حسنی ادہم جرار (وفات ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۶ء) کی کتاب "**الحاج امین الحسینی، رائد جهاد و بطل قضیة** " پہلی بار ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء میں **دار الضیاء** عمان اُردن نے ۴۳۱صفحات پر شائع کی۔ نیز/ **الاعلام**، جلد۶صفحہ۴۵تا۴۶/ **نشر الجواھر**، جلد۲صفحہ۱۰۶۸ تا۱۰۶۹/ بصیرت، شمارہ ۲۳ فروری ۱۹۵۱ء صفحہ۴، ۱۲، شمارہ ۷ مارچ، صفحہ۵۔

[۲۴۳] شیخ محمد ابوزہرہ کے حالات پر قطر یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد عثمان شبیر کی کتاب "**محمد ابوزھرہ امام الفقھاء المعاصرین و المدافع الجری عن حقائق الدین**" دارالقلم دمشق نے پہلی بار ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء میں ۲۴۸صفحات پر شائع کی۔ نیز/ **الاعلام**، جلد۶صفحہ۲۵تا۲۶/ **اعلام و علماء**، صفحہ۵ تا۲۷/ **تحقیقات اسلامیات**، صفحہ۲۴۴، ۴۳۲/ **تشنیف الاسماع**، صفحہ۴۶۱تا۴۶۳/ جمال کرم، جلد۱صفحہ ۲۰۰، ۲۱۲تا۲۱۴، ۲۱۶، ۲۲۲، ۲۷۴، ۳۰۳تا۳۰۸/ رطب یابس، صفحہ۱۶۵تا۱۷۲/ **معجم المؤلفین**، جلد۳صفحہ۴۳ تا۴۴/ **نشر الجواھر** جلد۲صفحہ۱۰۳۱تا۱۰۳۲/ **النهضة الاسلامیة**، جلد۲صفحہ۲۷۵ تا۲۹۲/ افکار، شمارہ دسمبر ۲۰۱۸ء صفحہ۱۶۹تا۱۸۳، ڈاکٹر حافظ محمد طارق کا مقالہ "**المعجزة الکبریٰ القرآن، لابی زهرة فی نثر الادب الفصحی** "/ سیریل شاہین، شمارہ جون ۱۹۹۶ء صفحہ۹۹، مشتاق احمد قادری کا مضمون

"نصاب تعلیم"، رضیائے حرم، شمارہ جون ۲۰۰۶ء صفحہ ۶۷ تا ۷۴۔

[۲۴۴] شیخ صبری عابدین کے حالات پر حسنی ادہم جبر ار کا مضمون:

WWW.ODABASHAM.NET

[۲۴۵] شیخ عبدالرحیم فودہ کے حالات: **ذیل الاعلام**، جلد ۴ صفحہ ۹۱/ نیز انٹر نیٹ۔

[۲۴۶] شیخ زکریا بری کے حالات: **تتمة الاعلام**، جلد ا صفحہ ۱۹۰/ **عقد الجوھر**، صفحہ ۱۸۲۰۔

[۲۴۷] شیخ احمد شرباصی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد ا صفحہ ۳۸ تا ۳۹/ **تتمة الاعلام**، جلد ا صفحہ ۴۶ تا ۴۷/ **ذیل الاعلام**، جلد ا صفحہ ۲۸/ **عقد الجوھر**، صفحہ ۱۸۲۸ تا ۱۸۲۹۔

[۲۴۸] احمد حمزہ پاشا کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد ا صفحہ ۳۵ تا ۳۶/ جمالِ کرم، جلد ا صفحہ ۲۱۶ تا ۲۱۹۔

[۲۴۹] فتاویٰ ختم نبوت، جلد ۲ صفحہ ۳۷۷ تا ۳۷۹۔

[۲۵۰] فتاویٰ ختم نبوت، جلد ۲ صفحہ ۳۸۰ تا ۳۸۱۔

[۲۵۱] فتاویٰ ختم نبوت، جلد ۲ صفحہ ۳۸۲ تا ۳۸۳۔

[۲۵۲] فتاویٰ ختم نبوت، جلد ۲ صفحہ ۳۸۲۔

[۲۵۳] فتاویٰ ختم نبوت، جلد ۲ صفحہ ۳۸۳ تا ۳۸۴۔

[۲۵۴] شیخ عبداللہ حُمید کے حالات پر صلاح بن ابراہیم زامل کی جمع و مرتب کردہ کتاب "**عبدالله بن محمد بن حميد رئيس المجلس الاعلىٰ للقضاء في عيون محبيه وتلامذته وبعض رسائله وآثاره العلمية**" **دار ابجد للدراسات والنشر** ریاض نے پہلی بار ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں ۵۳۲ صفحات پر شائع کی۔ نیز/ **اتمام الاعلام**، جلد ا صفحہ ۲۶۲/ **اعلام وعلماء عايشتهم**، صفحہ ۲۶ تا ۲۷/ **تتمة الاعلام**، جلد ا صفحہ ۳۳۸ تا ۳۴۰/ **ذيل الاعلام**، جلد ۲

صفحہ۱۱۸/ **عقد الجوهر**،صفحہ۱۸۸۲تا۱۸۸۳/ **موسوعة الادبا**،جلد اصفحہ۳۲۷تا۳۲۸/ **الاربعاء**،شمارہ۱۴ اکتوبر۲۰۰۶ءصفحہ۶ تا۷/عبدالرحمٰن عربی مغربی کا مضمون''**لمحات من حياةالعلامة الفقية الشيخ عبدالله بن حميد**''۔

[۲۵۵] شیخ حسن مشاط کے حالات:**اتمام الاعلام**،جلد اصفحہ۱۱۸/ **اعلام الحجاز**،جلد۳صفحہ۳۰۸تا۳۳۵/ **اعلام المكيين**،جلد۲صفحہ۸۸۵تا۸۸۸/ **تتمة الاعلام**،جلد اصفحہ۱۳۷تا۱۳۸/ **تشنيف الاسماع**،صفحہ۱۵۹تا۱۶۳/ **الجواهر الحسان**،جلد اصفحہ۳۱۳تا۳۱۶/ **ذيل الاعلام**،جلد اصفحہ۶۸/ **العقود الجاهزة**، صفحہ۳۴۴تا۳۴۵/ **موسوعة الادبا**،جلد۴صفحہ۱۰۶تا۱۰۸/ **نشر الجواهر**،جلد ا صفحہ۳۵۶تا۳۵۸۔

[۲۵۶] شیخ سید محمد بن علوی مالکی کے حالات پر مکہ مکرمہ کے ڈاکٹر سید زہیر بن محمد جمیل کُتبی (پیدائش ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۵ء) کی کتاب''**المالكی عالم الحجاز**''مطابع الاهرام قاہرہ سے۱۹۹۴ءمیں ۴۰۷صفحات پر چھپی/متحدہ عرب امارات کی ریاست دبئی میں علمی وتحقیقی ادارہ **دار البحوث للدراسات الاسلامية** نے مجلّہ''**نشرة صدى الدار**''کا شمارہ شوال ۱۴۲۵ھ میں وفات کی مناسبت سے شائع کیا/سعودی عرب کے اخبارات ورسائل میں وفات کے موقع پر جو تحریریں شائع ہوئیں،ان کے عکس **مكتبة تهامة جدّه** نے کتابی صورت میں''**الملف الصحفي،فضيلة الدكتور محمد بن علوى المالكی الحسنی**''نام سے۱۲۸صفحات پر شائع کی/عراقی خاتون اَسرار بنت ثامر ھادی عبیدی نے بغداد یونیورسٹی سے ڈاکٹر عبدالکریم ھجیج طعمہ (پیدائش ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء) کی نگرانی میں ایم فل کیا۔ان کا مقالہ "**محدث الحجاز السيد محمد بن علوى المالكي وجهوده الكلامية**"نام سے **دار الفتح** عمان اردن سے پہلی بار۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۹ءمیں آٹھ سو صفحات پر شائع ہوا/عبدالحق انصاری کی اُردو کتاب ''محدث اعظم حجاز کی وفات اور سعودی صحافت''فقیہ اعظم پبلی کیشنز بصیر پور نے ۲۰۱۱ء میں ۵۱۲صفحات پر شائع کی۔نیز/ **اتمام الاعلام**،جلد۲صفحہ۱۳۶تا۱۳۷/ **عقد**

الجوھر ،صفحہ۲۰۳۷تا۲۰۴۲/عقد اللجین ،صفحہ۲۰۱تا۲۰۲/العقود الجاھزۃ،صفحہ ۳۴۶تا۳۴۹/من اعلام الطریقۃ النقشبندیۃ ،جلد۲صفحہ۱۳تا۱۸/موسوعۃ الادباء،جلد۴صفحہ۵۲تا۵۶۔

[۲۵۷] شیخ محمود طرازی کے حالات:اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۴۳۳/تتمۃ الاعلام،جلد۲صفحہ۱۷۱تا۱۷۲/عقدالجوھر ،صفحہ۲۱۶۲تا۲۱۶۳۔

[۲۵۸] شیخ اسماعیل زین کے حالات:اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۶۱/تتمۃ الاعلام،جلد۱صفحہ۷۱/عقد الجوھر ،صفحہ۱۷۵۴تا۱۷۵۷۔

[۲۵۹] شیخ عبداللّٰہ لحجی کے حالات:اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۲۵۴تا ۲۵۵/تتمۃ الاعلام ،جلد۱صفحہ۳۲۶تا۳۲۷/عقدالجوھر ،صفحہ۱۸۷۱تا ۱۸۷۲/عقد اللجین،صفحہ۱۴۷تا۱۴۸۔

[۲۶۰] شیخ محمد علی صابونی کے حالات:الاثنینیۃ ،جلد۸صفحہ۴۵تا۲۷،۶۴۸تا ۶۵۱/ رطب ویابس،صفحہ۹۸تا۱۰۲/عقداللجین،صفحہ۱۶۴تا۱۶۶/مئۃاوائل من حلب ،جلد۱صفحہ۴۰۶/معجم المؤلفین السوریین ،صفحہ۲۹۶/سوئے حجاز،شمارہ اکتوبر۲۰۰۷ءصفحہ۲۷تا۸۱/ ضیائے حرم،شمارہ جنوری۱۹۹۹ءصفحہ۴۷تا۵۰/ دیگر مآخذ۔

[۲۶۱] شیخ محمد امین مصری کے حالات:اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۳۴۰/اعلام المکیین،جلد۲صفحہ۸۹۰تا۸۹۱/تاریخ علماء دمشق ،جلد۳صفحہ۴۱۲/تتمۃ الاعلام ،جلد۲صفحہ۴۷/ذیل الاعلام ،جلد۲صفحہ۱۵۶/معجم المؤلفین،جلد۳ صفحہ۱۷۴/نثر الجواھر ،جلد۲صفحہ۱۰۷۲تا۱۰۷۴۔

[۲۶۲] شیخ محمد نور سیف کے حالات پر ابراہیم بن محمد بوملحۃ کی کتاب"الشیخ محمد نور رائد التعلیم فی الامارات "پہلی بار۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ءمیں متحدہ عرب امارات سے۳۱۹صفحات پر شائع ہوئی۔نیز/اتمام الاعلام،جلد۱صفحہ۴۱۸/ تتمۃالاعلام ،جلد۲صفحہ۱۵۱تا۱۵۲/التصوف فی السعودیۃ والخلیج،صفحہ۲۴۱تا ۲۴۲/الجواھر الحسان،جلد۲صفحہ۶۰۷/ جہان مفتی اعظم،صفحہ۹۹۵تا

۹۹۶،۱۰۱۲/سیدی ضیاء الدین احمد قادری، جلد۲صفحہ۲۸، ۳۷، ۴۷تا۵۷، ۱۱۹، ۴۷۰، جلد۲ صفحہ۴۱۰/**عقد الجوھر**، صفحہ۲۱۴۵۔

[۲۶۳] شیخ ابراہیم فطانی کے حالات نیز اسانید و مرویات پر ان کے شاگرد مکہ مکرمہ کے باشندہ شیخ خالد بن عبد الکریم ترکستانی (پیدائش ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء) نے کتاب ''**الفتح الربانی بترجمة اسانید شیخنا الشیخ ابراهیم الفطانی وبعض تلامذته**'' لکھی جو پہلی بار۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء میں **دار البصائر** قاہرہ نے ۵۷۵صفحات پر شائع کی۔ نیز/ **اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ۲۱/**تتمة الاعلام**، جلد۱ صفحہ۱۲تا۱۳، جلد۲صفحہ۲۴۱/**تشنیف الاسماع**، صفحہ۱۵تا۱۶/**الجواھر الحسان**، جلد۲صفحہ۶۱۸/**عقد الجوھر**، صفحہ۱۷۰۲تا۱۷۰۳/**معجم البابطین**، جلد۱صفحہ ۴۱۲تا۴۱۴/**موسوعة الادباء**، جلد۳صفحہ۲۶۹/**ھدیل الحمام**، جلد۱صفحہ۳۲تا۴۱۔

[۲۶۴] شیخ سید طاہر خیر اللہ کے حالات: **عقد الجوھر** صفحہ۱۸۶۱/**علماء من حلب**، صفحہ۴۴۱تا۴۴۵/**من اعلام الطریقة النقشبندیة**، جلد۲صفحہ۷۶تا۷۷۔

[۲۶۵] کتاب ''**من اعلام الطریقة النقشبندیة فی بلاد الشام المبارکة**'' حلب کے قریب شہر باب کے باشندہ شیخ محمد زکریا بن محمد علی مسعود (پیدائش ۱۳۵۹ھ/ ۱۹۴۰ء) کی تصنیف اور پہلی بار ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء میں حلب سے دو جلد کے ۱۲۳۱صفحات پر شائع ہوئی۔ جو صوفیہ اسلام کے مشہور سلسلہ نقشبندی مجددی خالدی شاخ کے عمومی تعارف، پھر اس کے شیخ احمد بن محمد طوز قلی (وفات ۱۲۸۴ھ/ ۱۸۶۷ء) سے وابستہ شام کے شہر حمص کے جندی حسینی خانوادہ کے حسب ذیل چار مشائخ، نیز ان سے متعلق شام وحجاز کے کثیر علماء ومشائخ کے احوال پر مشتمل ہے۔ شیخ سید محمد سلیم بن خلف جندی (وفات ۱۳۲۸ھ/۱۹۱۰ء) شیخ سید محمد ابوالنصر بن محمد سلیم جندی (وفات ۱۳۶۸ھ/۱۹۴۹ء) شیخ سید عبد الباسط بن محمد ابوالنصر جندی (پیدائش ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۷ء) اور آخر الذکر اس خانقاہ کے موجودہ سجادہ نشین ہیں، انہوں نے اس کتاب پر تقدیم لکھی۔

[۲۶۶] شیخ احمد قلاش کے حالات: **عقد اللجین**، صفحہ۱۶۹تا۱۷۰/**علماء من**

حلب ،صفحہ۶۰۵ تا۶۱۱/مئة اوائل من حلب ،جلد۱صفحہ۳۶۶/من اعلام الطریقة النقشبندیة،جلد۲صفحہ۲۹ تا۳۸،۸۲۔

[۲۶۷] شیخ عبداللہ خیراللہ کے حالات:علماء من حلب،صفحہ۳۷۲ تا۳۷۴۔

[۲۶۸] شیخ احمدعزالدین بیانونی کے حالات پرڈاکٹرعبدالمجید بیانونی کی کتاب ''احمد عزیز الدین البیا نونی الداعیة المربی '' پہلی بار۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء میں دارالقلم دمشق نے۱۸۰صفحات پرشائع کی۔نیز/معجم البابطین،جلد۳صفحہ۱۷تا۱۹/من اعلام الطریقة النقشبندیة،جلد۲صفحہ۶۷،۱۱۹تا۱۲۸/ دیگرمآخذ۔

[۲۶۹] شیخ محمد سلقینی کےحالات:علماء من حلب ،صفحہ۵۴۸تا ۵۵۳/مئة اوائل من حلب ،جلد۱صفحہ۳۶۹ تا۳۷۱/من اعلام الطریقة النقشبندیة،جلد۲صفحہ۶۹ تا۷۰۔

[۲۷۰] شیخ عبداللہ علوان کےحالات:اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۲۶۴ تا ۲۶۵/تتمة الاعلام ،جلد۱صفحہ۳۴۷ تا۳۵۰،جلد۲صفحہ۳۰۷/ذیل الاعلام ،جلد۱ صفحہ۱۳۴/عقد الجوهر،صفحہ۱۹۰۰تا۱۹۰۳/علماء من حلب،صفحہ۴۲۵ تا۴۲۷۔

[۲۷۱] شیخ نورالدین عتر کےحالات:الا سانید المصریة للا وائل الازهریة،صفحہ۹۷تا۸۱/مئة اوائل من حلب،جلد۱صفحہ۴۲۶ تا۴۲۷۔

[۲۷۲] شیخ محمدعوامہ کےحالات:ا لاسانید المصریة للاوائل الازهریة، صفحہ۸۳تا۸۵/عقد اللجین،صفحہ۲۰۶ تا۲۱۳۔

[۲۷۳] شیخ محمدحجار کےحالات:علماء من حلب،صفحہ۵۹۵تا۵۹۸/من اعلام الطریقة النقشبندیة،جلد۱صفحہ۲۷۷،جلد۲صفحہ۳۹ تا۴۶۔

[۲۷۴] شیخ زہیرناصر کےحالات:عقد اللجین،صفحہ۲۱۵ تا۲۱۶۔

[۲۷۵] شیخ عبدالمجید معاذ کےحالات:مئة اوائل من حلب،جلد۱صفحہ۴۳۱۔

[۲۷۶] شیخ محمدناجی ابوصالح کےحالات:علماء من حلب ،صفحہ۴۵۴ تا ۴۵۸/مئة اوائل من حلب ،جلد۱صفحہ۳۴۹/من اعلام الطریقة النقشبندیة

،جلد۲صفحہ۴۷تا۵۷،۱۹۹تا۲۰۴۔

[۲۷۷] شیخ محمد ادیب حسون کے حالات: **علماء من حلب**، صفحہ۶۱۲ تا ۶۱۸/ **مئة اوائل من حلب**، جلد۱صفحہ۳۷۹تا۳۸۱/ **من اعلام الطریقة النقشبندیة**، جلد۲صفحہ۸۲، ۲۱۷تا۲۳۳۔

[۲۷۸] شیخ سید منتصر کتانی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ۴۱۲تا ۴۱۳/ **ذیل الاعلام**، جلد۲صفحہ۱۷۳/ **عقد الجوھر**، صفحہ۲۱۳۸تا۲۱۳۹۔

[۲۷۹] شیخ ابوبکر جومی کے حالات: **اعلام و علماء عایشتھم**، صفحہ۸۸تا ۹۰/ **عقدالجوھر**، صفحہ۱۷۶۴۔

[۲۸۰] شیخ سید محمد امین کتبی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ۳۴۰/ **تتمة الاعلام**، جلد۲صفحہ۴۶/ **الجواھر الحسان**، جلد۲صفحہ۱۷۴تا۱۷۶/ جہان مفتی اعظم، صفحہ۹۹۵/ سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد۱صفحہ۲۸، ۳۷، ۴۷، ۱۱۹، ۴۷۰، جلد۲ صفحہ۲۰۵، ۴۱۰/ **عقد الجوھر**، صفحہ۲۰۲۶/ **معجم البابطین**، جلد۱۶ صفحہ۲۱۷تا۲۲۷/ دیگر مآخذ۔

[۲۸۱] شیخ حسین خطاب کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ۱۲۲/ **تاریخ علماء دمشق**، جلد۳صفحہ۵۲۶تا۵۳۱/ **تتمة الاعلام**، جلد۱صفحہ۱۴۴/ **عقد الجوھر**، صفحہ۱۷۹۵تا۱۷۹۸/ **معجم البابطین**، جلد۹صفحہ۲۷۳، ۲۷۴۔

[۲۸۲] شیخ حسن حبنکہ کے حالات پر ان کے بیٹے عبدالرحمٰن حبنکہ کی کتاب ''**الوالد الداعیة المربی الشیخ حسن حبنکة المیدانی، قصة عالم مجاھد حکیم شجاع**'' جدہ سے ۲۰۰۲ء میں ۴۰۶صفحات پر شائع ہوئی۔ نیز/ **اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ ۱۱۹تا۱۲۰/ **تاریخ علماء دمشق**، جلد۳صفحہ۳۹۷تا۴۰۶/ **تتمة الاعلام**، جلد۱ صفحہ۱۳۸تا۱۳۹/ **تشنیف الاسماع**، صفحہ۱۲۶تا۱۲۸/ **ذیل الاعلام**، جلد۱صفحہ۶۸ تا۶۹/ سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد۲صفحہ۳۹۵/ **غرر الشام**، جلد۲صفحہ۲۴۷تا ۲۵۷/ **معجم المؤلفین**، جلد۳صفحہ۲۱۴/ **نثر الجواھر**، جلد۱صفحہ۳۶۱تا۳۶۴۔

[۲۸۳] شیخ عبدالرحمٰن حَبنکہ کے حالات پر ان کی اہلیہ پروفیسر عائدہ راغب الجراح کی کتاب ''عبدالرحمن حبنكة الميدانى، العالم المفكر المفسر، زوجى كما عرفته'' دمشق سے ۲۰۰۱ء میں ۱۶۰ صفحات پر شائع ہوئی۔ نیز/ اتمام الاعلام، جلد۲ صفحہ ۸۹ تا ۹۰/ ذيل الاعلام، جلد۳ صفحہ ۱۰۶ تا ۱۰۷/ علماء ومفكرون عرفتهم، جلد۳ صفحہ ۵۹ تا ۶۶/ معجم البابطين، جلد۱۰ صفحہ ۶۱۵ تا ۶۱۷۔

[۲۸۴] الايضاحات الجلية، صفحہ ۴۰ تا ۴۳/ موقف الامة الاسلامية، صفحہ ۷۹ تا ۸۰۔

[۲۸۵] الايضاحات الجلية، صفحہ ۴۳ تا ۴۷۔

[۲۸۶] الدعوة، شمارہ اگست ۱۹۸۱ء صفحہ ۵، ۱۶۔

[۲۸۷] فقہ اکیڈمی جدہ کو پیش کے گئے دوسوالات کا عربی متن بعنوان ''استفسارات حول الطائفة القاديانية'' فتاویٰ ختم نبوت، جلد۲ صفحہ ۴۰۲ تا ۴۰۷۔

[۲۸۸] فتاویٰ ختم نبوت، جلد۲ صفحہ ۴۰۷ تا ۴۱۱/ مکہ فقہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے، صفحہ ۴۹ تا ۵۱۔

[۲۸۹] فقہ اکیڈمی کی منظور کردہ قرارداد کا عربی متن: فتاویٰ ختم نبوت، جلد۲ صفحہ ۴۱۳ تا ۴۱۴۔

[۲۹۰] شیخ حبیب بلخوجہ کے حالات: الحياة، شمارہ ۲۸ جنوری ۲۰۱۲ء صفحہ ۲۵، محمد عویس کا مضمون ''رحيل محمد الحبيب بن الخوجة، نموذج لعالم الدين الواعى مقاصد دينه والتحديات التى تحيط بامته''۔

[۲۹۱] الايضاحات الجلية، صفحہ ۴۸ تا ۴۹۔

[۲۹۲] مجلة البحوث الاسلامية، شمارہ جون تا ستمبر ۱۹۸۹ء صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۳۔

[۲۹۳] شیخ عبدالعزیز بن باز کے حالات پر ڈاکٹر ناصر بن مسفر زہرانی کی کتاب ''امام العصر'' دوسری بار ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء میں ریاض سے ۷۹۶ صفحات پر شائع

ہوئی۔ نیز/اتمام الاعلام ،جلداصفحہ۲۳۹تا۲۴۰/اعلام وعلماء عایشتھم ،صفحہ۶۷تا۶۸/الجواھر الحسان ،جلد۲صفحہ۶۰۴تا۶۰۵/ذیل الاعلام ،جلد۲صفحہ۱۰۷تا۱۰۸/العقود الجاھزة ،صفحہ۴۸۴/علماء و مفکرون عرفتھم ،جلداصفحہ۷۷تا۱۰۶/نقوش عظمت رفتہ ،صفحہ۳۲۶تا۳۲۷/التوحید،شمارہ اکتوبر۱۹۸۹ء صفحات۶۴،۶۴ ،خاص شمارہ/اردو میگزین،شمارہ ۲۱مئی ۱۹۹۹ء صفحہ۴۹،ادارہ کی جانب سے تحریر''مفتی اعظم کی رحلت/اُردو نیوز،شمارہ ۱۱جون ۱۹۹۹ء صفحہ۴،عبدالمالک مجاہد کا مضمون ''شیخ عبد العزیز بن باز''/السعید، شمارہ نومبر۲۰۰۲ء صفحہ ۲۸ تا ۳۰،سیدہ یاسمین زیدی کی تحریر''امام العصر ''/نورالحبیب،شمارہ فروری۲۰۰۳ء صفحہ۵۳تا ۵۷،علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی کی تحریر''کتاب امام العصر پر تبصرہ''۔

[۲۹۴] مجلة البحوث الاسلامیة،شمارہ مئی تا اگست۱۹۹۲ء صفحہ۶۵۔

[۲۹۵] فتاویٰ دارالافتاء سعودی عرب،جلد۲صفحہ۲۰۲تا۲۰۳/فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة و الافتاء ،جلداصفحہ۵۴۷تا۵۴۸/مجلة البحوث الاسلامیة،شمارہ مئی تا اگست۱۹۹۲ء صفحہ۶۶۔

[۲۹۶] مجلة البحوث الاسلامیة ،شمارہ اپریل تا جولائی۱۹۹۴ء صفحہ۸۴تا ۸۷۔

[۲۹۷] مجلة البحوث الاسلامیة ،شمارہ اپریل تا جولائی۱۹۹۴ء صفحہ۸۹تا ۹۰۔

[۲۹۸] شیخ حسین حلمی ایشیق کے احوال وآثار: ترجمان اہلسنت ،شمارہ جنوری ۱۹۷۹ء صفحہ۷۷تا۸۱،بقلم ڈاکٹر محمد نذیر رانجھا/نور اسلام،شمارہ مارچ اپریل ۱۹۷۹ء صفحہ ۴۷۸تا۴۹۵،بقلم ڈاکٹر عارف نوشاہی، بزبان فارسی۔نیز/ www.HAKIKAT KITABEVI.COM

[۲۹۹] شیخ رائد صلاح کے اَحوال پر احسان سید کی کتاب "رائد صلاح ، مجاھد من اجل الاقصیٰ" ۲۰۰۴ء میں مصر سے ۳۲صفحات پر شائع ہوئی۔

[۳۰۰] شیخ عبدالحمید خوئی (وفات ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء) عراق کے جلاوطن شیعہ عالم اورلندن میں مقیم تھے۔وہ عراق پر امریکی قبضہ مکمل ہونے کے بعد وطن واپس آئے تو نجف اشرف میں ایک شیعہ گروہ کے ہاتھوں قتل ہوئے۔

[۳۰۱] ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کی وفات پر اس مناسبت سے عربی اخبارات ورسائل میں ۱۳۵ سے زائد شخصیات کی شائع ہونے والی تحریروں کو مکہ مکرمہ کے باشندہ شیخ عبداللہ بن عمر خیاط (پیدائش ۱۳۵۵ھ/ ۱۹۳۶ء) نے جمع ومرتب کر کے کتابی شکل دی جو ''د.محمد عبده يماني،الانسان ''نام سے مطابع سحر جدہ سے پہلی بار ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء میں ۴۵۶ صفحات پر چھپی/ اور مکہ مکرمہ کے ہی ڈاکٹر زہیر محمد جمیل کتبی کی کتاب ''اليماني،القدوة'' ۲۰۱۱ء میں ہی تیسری بار مصنف نے ۲۳۸ صفحات پر شائع کی۔نیز/موسوعةالادباء،جلد۴صفحہ ۲۳۸ تا ۲۴۲/نورالحبیب،شمارہ دسمبر ۲۰۱۱ء صفحہ ۵۷ تا ۶۷،وفات کی خبر۔

[۳۰۲] د.عبده يماني ،الانسان،صفحہ۱۲۰۔

[۳۰۳] اُردو نیوز،شمارہ ۱۹ مئی ۱۹۹۸ء صفحہ ۲،خبر۔

[۳۰۴] شیخ عبدالجلیل کاروی کے حالات: معجم المؤلفين السودانيين ،جلد ۲ صفحہ ۲۱۱ تا ۲۱۲/موسوعةاهل الذكر بالسودان ،جلد ۴ صفحہ ۱۲۱۶ تا ۱۲۱۷۔

[۳۰۵] شیخ عبدالحمید ابن بادیس کے حالات : ریاض یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر مازن صلاح مطبقانی (پیدائش ۱۳۶۹ھ/ ۱۹۵۰ء) کی کتاب ''عبدالحميد بن باديس'' دارالقلم دمشق نے دوسری بار ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں ۲۲۴ صفحات پر شائع کی/ نیز۔آثار ابن باديس ،جلد ۱ ،صفحہ ۷۲ تا ۱۲۱/ الاعلام ،جلد ۳ ،صفحہ ۲۸۹/الاعلام الشرقية ،جلد ۳ صفحہ ۱۰۳۹ تا ۱۰۴۰/معجم المؤ لفين ،جلد ۲ صفحہ ۶۶/نثر الجواهر ، جلد ۱ ،صفحہ ۶۵۱ تا ۶۵۲۔

[۳۰۶] شیخ احمد علیوہ بن مصطفیٰ علوی (وفات ۱۳۵۳ھ/ ۱۹۳۴ء) الجزائر کے

شہر مستغانم میں پیدا ہوئے وہیں وفات پائی اور مزار واقع ہے۔فقیہ مالکی، شاعر، مرشد اور نظم ونثر میں پندرہ سے زائد تصانیف نیز صوفیہ کے سلسلہ شاذلیہ کی شاخ علاویہ آپ سے منسوب ہوئی۔(شیخ احمد علیوہ اوران کے سلسلہ کے احوال وخدمات پر ایک خاتون غزالہ بو غانم نے منتوری یونیورسٹی قسنطینہ سے ڈاکٹر عبدالکریم بوصفصاف کی نگرانی میں "**الطریقة العلاویة فی الجزائر و مکانتها الدینیة والاجتما عیة**" عنوان پر ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں ایم فل کیا، غیر مطبوع کمپوز شدہ صفحات ۳۲۴/ نیز۔ **الاعلام**، جلد ا صفحہ ۲۵۸/ **الطرق الصوفیة والزوایابا لجزائر**، صفحہ ۲۶۳ تا ۲۹۶، ۵۱۸ تا ۵۲۷/**معجم المؤلفین**، جلدا، صفحہ ۳۱۰/**نشر الجواهر**، جلدا، صفحہ ۲۰۹ تا ۲۱۰۔

[۳۰۷] شیخ محمد بشیر ابراہیمی کے حالات: **آثار الامام**، جلد ۴ صفحہ ۸۹ تا ۹۰، جلد ۵ صفحہ ۲۷۲ تا ۲۹۱/**الاعلام**، جلد ۶ صفحہ ۵۴/ **مصالح العرب**، جلدا، صفحہ ۴۷۶ تا ۴۷۷، جلد ۲ صفحہ ۳۷/**معجم المؤ لفین**، جلد ۳ صفحہ ۱۶۲/**نشر الجواهر**، جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۵ تا ۱۰۸۶۔

[۳۰۸] **آثار الامام**، جلد ۲ صفحہ ۳۷۵ تا ۳۷۸۔

[۳۰۹] **آثار الامام**، جلد ۴ صفحہ ۴۸ تا ۴۹۔

[۳۱۰] "**احتفال العلماء**" نامی عالمی تنظیم کراچی میں علامہ سید سلیمان ندوی (وفات ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۳ء) نے قائم کی اور وہی اس کے صدر تھے۔(اہم عرب ممالک، صفحہ ۳۸۶)

[۳۱۱] الفضل، شمارہ ۱۱ مئی ۱۹۵۲ء صفحہ ۵۔

[۳۱۲] **آثار الامام**، جلد ۵ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۷۸۔

[۳۱۳] الفضل، شمارہ ۲۶ جولائی ۱۹۵۶ء صفحہ ۱، ۸۔

[۳۱۴] **آثار الامام**، جلد ۴ صفحہ ۲۱ تا ۹۰، ۱۸۶ تا ۱۹۱، ۴۰۲ تا ۴۰۳، جلد ۵ صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۲، ۱۶۹، ۱۷۷ تا ۱۷۸۔

[۳۱۵] شیخ احمد توفیق مدنی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلدا، صفحہ ۳۳/**تتمة الاعلام**، جلدا، صفحہ ۲۹/ **ذیل الاعلام**، جلدا، صفحہ ۲۲ تا ۲۳۔

[۳۱۶] آثار الامام، جلد۴ صفحہ ۲۹۔

[۳۱۷] الشروق، شمارہ ۲۳ جولائی ۲۰۱۳ء، عدۃ فلاحی کی تحریر "الاحمدیة فی دیارنا "/الجزائر24، شمارہ ۱۲ دسمبر ۲۰۱۶ء، عدۃ فلاحی کی تحریر ''الاحمدیة فی دیارنا. فرق تسد'' / نیز ''الشروق نیوز'' الجزائری ٹیلی ویژن چینل کے مستقل پروگرام " نقاط علی الحروف " میں "الطائفة الاحمدیة فی الجزائر " کے زیر موضوع عدۃ فلاحی کی گفتگو، ۲۰ نومبر ۲۰۱۶ء۔

[۳۱۸] شیخ احمد حمانی کے اَحوال پر حمزہ فرطاس نے الجزائر یونیورسٹی میں ڈاکٹر سعید رحمانی کی نگرانی میں "الشیخ احمد حمانی وجهوده الاصلاحیة "عنوان پر ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۶ء میں ایم فل کیا۔ کمپوز شدہ صفحات ۲۲۰/ نیز۔ اتمام الاعلام، جلد۲ صفحہ ۲۰۔

[۳۱۹] الشیخ احمد حمانی و جهوده الاصلاحیة ،صفحہ ۶۷، ۶۹، ۱۹۲۔

[۳۲۰] مصالح العرب، جلد۲، صفحہ ۳۱۱۔

[۳۲۱] مصالح العرب، جلد۲، صفحہ ۴۴۱، ۴۵۷۔

[۳۲۲] مصالح العرب، جلد۲، صفحہ ۳۶۳ تا ۳۶۴۔

[۳۲۳] اسلامیہ کالج الجزائر کے پروفیسر شیخ محمد حاج عیسیٰ اور وزیر مذہبی اُمور کے مشیر اطلاعات عدۃ فلاحی سے گفتگو پر مبنی سمیہ سعادہ الجزائری کی تحریر "بعد حملات التنصیر، الجزائر تواجه حرباً سریه مع القادیانیة " المجتمع ،شمارہ ۹ مارچ ۲۰۱۳ء صفحہ ۲۰ تا ۲۲/ نیز بعنوان "لاجئون سوریون ینشرون القادیانیة فی الجزائر" الشروق، شمارہ ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ء۔

[۳۲۴] WWW.FERKOUS.COM

[۳۲۵] اُفق، شمارہ جون ۲۰۱۳ء، صفحہ ۳۵، ۴۰۔

[۳۲۶] ڈاکٹر محمد شریف قاھر کے حالات: الشروق، شمارہ ۲۳ دسمبر ۲۰۱۶ء/

وکی پیڈیا۔

[۳۲۷] احمد ابو شلال مرزائی کا انٹرویو ۱۹ مئی ۲۰۱۳ء کے **الشـــروق** میں چھپا۔ نیز انٹرنیٹ میں " **جزائری من اتباع الطائفة الاحمدیة فی حوار للشروق** " عنوان سے ہے۔

[۳۲۸] دیگر عرب ممالک کی طرح الجزائر میں بھی وزارت مذہبی اُمور کا قلمدان علماء کے لیے مختص ہے۔ شیخ محمد عیسیٰ (پیدائش ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء) ۲۹ اپریل ۲۰۱۴ء سے ۳۱ مارچ ۲۰۱۹ء تک اس منصب پر رہے۔ بعد ازاں ڈاکٹر یوسف بلمھدی (پیدائش ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء) نے یہ منصب سنبھالا۔

[۳۲۹] شیطان کی پوجا کرنے والے فرقہ و دین کی تاریخ، اس کے معتقدات و رُسوم، اور دنیا بھر میں اس کے وجود بارے معلومات پر پروفیسر طارق عمر علی التلبانی نے تحقیق انجام دے کر ''**ظاھرة عبادة الشیطان ، دراسة و تحلیل**'' عنوان سے مقالہ پر ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء میں اسلامی یونیورسٹی غزہ فلسطین سے ایم فل کیا۔ کمپوز شدہ صفحات ۱۸۸۔

[۳۳۰] مداخلہ یا مدخلیہ فرقہ جنہیں جامیہ بھی کہا جاتا ہے یہ وھابی علماء کا ایک گروہ ہے جو کویت جنگ کے دوران تشکیل پایا۔ یہ علماء اور ان کے متبعین، حکمرانوں پر تنقید برداشت نہیں کرتے اور ہر حال میں حکمران کی اطاعت واجب قرار دیتے ہیں۔ ابن سعود یونیورسٹی ریاض سے فارغ التحصیل اور ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مشہور استاذ علامہ سید سلمان ندوی (پیدائش ۱۹۵۴ء) نے مضمون ''جی ہاں! داعش صرف ایک انتہا پسند سلفی تنظیم ہے'' میں مداخلہ کا بھی تعارف دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: ''سعودی سیاست کے بطن سے جو سلفیت پیدا ہوئی اس کے تین چہرے ہیں۔ ایک فکری و اعتقادی، دوسرا سیاسی اور تیسرا داعش۔ فکری و اعتقادی چہرہ کا مرکزی کردار سعودی حکومت کے زیر سایہ مدینہ منورہ کی جامعہ اسلامیہ میں اور پھر اس کے باہر ربیع مدخلی ادا کر رہے ہیں، ان کے متبعین "مداخلہ" کہلاتے ہیں۔ ربیع بن ھادی مدخلی ۱۹۳۲ء میں سعودی مملکت کے جرادیہ نامی گاؤں میں

پیدا ہوئے۔ مدینہ منورہ میں جامعہ اسلامیہ کا آغاز ہوا تو ریاض کے کلیہ الشریعہ سے جامعہ اسلامیہ منتقل ہو گئے۔۱۹۷۷ء میں "**بین الاما مین مسلم و الدار قطنی** " کے موضوع پر جامعہ ملک عبدالعزیز سے ایم اے کی ڈگری حاصل کی اور پھر "**النکت علی ابن الصلاح**" کی تحقیق کے ذریعہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ وہ خاندانی طور پر مسلکا حنبلی تھے لیکن پھر وہ سلفیت کے پرجوش داعی بن گئے۔"

[۳۳۱] **القادیانیة ، امتدادها و اثرها علی الفکر العربی المعاصر** ، صفحہ ۶۷۔

[۳۳۲] تحفظ عقیدہ ختم نبوت، صفحہ ۴۸ تا ۴۹۔

[۳۳۳] الجزائر میں علماء و مشائخ کی چند اہم تنظیمات: "**جمعیة علماء السنة** " کی بنیاد ۱۳ ستمبر ۱۹۳۲ء کو رکھی گئی اور ملک کے اہم عالم و ماہر فلکیات شیخ مولود بن صدیق حافظی ازہری مالکی (وفات ۱۳۶۷ھ/۱۹۴۸ء) اس کے پہلے صدر قرار پائے اور اسی برس ۱۴ دسمبر کو جماعت کا ترجمان اخبار "**الاخـــلاص**" جاری کیا گیا۔ اور ۲۵ ستمبر ۱۹۳۸ء کو دوسری جماعت "**جمعیة جامعة مشایخ الطرق و الزوایا**" وجود میں آئی، شیخ سید علی مبارک قدور اس کے صدر ہوئے اور ترجمان ہفت روزہ اخبار "**الرشاد** "نام سے سامنے آیا۔ نیز "**المنظمة الو طنیة للزوایا**" شیخ عبدالقادر یاسین ۲۰۱۹ء میں اس کے صدر ہیں۔ اور دسمبر ۲۰۱۳ء میں "**جمعیة الجزائر للزوایا و الثقافة الصوفیة**" قائم کی گئی اور خانقاہ تیزی وزو کے شیخ نور الدین مشوط اس کے صدر ہیں۔ جبکہ "**الاتحاد الوطنی للزوایا الجزائریة**" ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو تشکیل پائی اور ڈاکٹر عمر محمود شعلال تب سے اس کے صدر ہیں۔ اس تنظیم کے زیر اہتمام ۱۱ مارچ ۲۰۱۴ء کو تین روزہ عالمی صوفی کانفرنس معسکر شہر میں بعنوان "**التصوف عند اهل العلم من عبدالقادر الجیلانی الیٰ عبدالقادر الجزائری**" منعقد ہوئی۔ اور اسی کے زیر انتظام دوسری تین روزہ عالمی صوفی کانفرنس ۱۸ مئی ۲۰۱۶ء کو مستغانم شہر میں ہوئی، جس میں چالیس اسلامی ممالک نیز دس غیر مسلم ممالک کے علماء و مشائخ اور نمائندگان نے شرکت کی، اور اختتامی اجلاس میں "

الاتحاد العالمی للطرق الصوفية "نامی عالمی تنظیم کے قیام کا اعلان کیا گیا جس کا مرکزی دفتر الجزائر میں اور ڈاکٹر عمر محمود شعلال اس کے بھی صدر طے پائے۔ ۱۳ مئی ۲۰۱۷ء کو اس سلسلہ کی دوروزہ کانفرنس مستغانم میں منعقد ہوئی۔(**الطرق الصوفية والزوايا بالجزائر**، صفحہ ۵۹۷ تا ۶۰۰/ **الشروق**، شمارہ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۳ء/ و یکی پیڈیا)

[۳۳۴] شیخ شعیب بن حسن تلمسانی عرف سیدی بو مدین غوث (وفات ۵۹۴ھ/ ۱۱۹۸ء) اسپین اُندلس کے شہر اشبیلیہ کے نواح میں مقام قطنیانہ میں پیدا ہوئے۔ مراکش کے شہر فاس میں تعلیم پائی اور الجزائر کے شہر بجایہ مقیم رہے وہیں کے شہر تلمسان میں مزار واقع ہے۔ مالکی عالم، شاعر و مصنف، امام الصوفیہ، صاحب کرامات، شیخ الشیوخ اور معلم المعلمین لقب ہیں۔ حج و زیارت کے موقع پر حجاز مقدس میں شیخ سید عبدالقادر جیلانی بغدادی (وفات ۵۶۱ھ/ ۱۱۶۶ء) سے ملاقات ہوئی اور خلافت پائی۔ دیوان شائع ہو چکا ہے۔ ان کے احوال پر متعدد کتب لکھی گئیں۔ شیخ الازہر ڈاکٹر عبدالحلیم محمود شاذلی (وفات ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء) کی "**شيخ الشيوخ ابو مدين الغوث، حياته و معراجه الى الله**" دارالمعارف قاہرہ نے ۱۹۸۵ء میں ۱۵۲ صفحات پر شائع کی، اور نسیمہ مکیوی نے ڈاکٹر محمد مرتاض کی نگرانی میں ابی بکر بلقائد یونیورسٹی تلمسان سے "**الشيخ ابو مدين شعيب و نثره**" مقالہ پر ۲۰۰۷ء میں ایم اے کیا۔ ان کا مقالہ کمپیوٹر کتابت کے ۲۰۴ صفحات پر ہے، اور دونوں کے عکس ان دنوں انٹرنیٹ میں ہیں۔ سیدی بو مدین غوث کو الجزائر اور ملحقہ ممالک میں وہی مقام و مرتبہ حاصل ہے جو پاک و ہند میں حضرت سید علی بن عثمان ہجویری عرف داتا گنج بخش لاہوری کا ہے۔

[۳۳۵] صلحاء العرب، جلد ا صفحہ ۳۶۰ تا ۳۶۴۔

[۳۳۶] صلحاء العرب، جلد ا صفحہ ۳۶۵ تا ۳۸۲۔

[۳۳۷] رباط کے صحافی عبدالرحیم الشرقاوی کا مراکش میں قادیانی گروہ کے سربراہ عصام الخامسی سے انٹرویو "**ممثل الاحمدية بالمغرب : عددنا 675 و نؤمن بالنبى احمد مرزا**" **اصوات مغاربية** "ویب سائٹ، ۱۵ نومبر ۲۰۱۷ء۔

[۳۳۸] مراکش کے برقی اخبار "هيسبريس" میں صحافی طارق بنهدا کا ایک مراکشی مرزائی سے انٹرویو، جس کا نام ظاہر نہیں کیا گیا۔"**نشطاء مغاربة يندّدون با عتقال زعيم الطريقة الاحمديه في الجزائر**"۔یکم ستمبر۲۰۱۷ء۔

[۳۳۹] "**يا بلادی**" ویب سائٹ پر خبر"**مؤتمر للطائفة الاحمدية في اسرائيل يستضيف احمد يين مغاربة** "۔۲۰جولائی ۲۰۱۸ء۔

[۳۴۰] شیخ عبدالرحمٰن کتانی کے حالات:**اتمام الاعلام** ،جلد۲صفحہ۹۲/**من اعلام المغرب العربی**،مقدمہ از محقق،صفحہ۲۱تا۴۴۔

[۳۴۱] صلحاءالعرب،جلد۱صفحہ۴۶۵تا۴۶۶/مصالح العرب،جلد۱،صفحہ۹۲۔

[۳۴۲] الفضل انٹرنیشنل،شمارہ ۱۷ستمبر۲۰۱۰ءصفحہ۴،شمارہ ۲۴ستمبر صفحہ۳ تا۴/ صلحاء العرب،جلد۱صفحہ۴۵۷تا۴۸۳، ۵۰۰، ۵۰۵تا۵۰۷/ مصالح العرب،جلد۲صفحہ۲۴۳، ۳۷۴، ۳۹۶تا۳۹۷، ۴۸۶۔

[۳۴۳]دوالمیال میں قادیانی گروہ اوراس کا ردّوتعاقب بارے جاننے کے لیے دیکھیں: اہل چکوال اورمرزائیت،صفحہ۱۴تا۱۵، ۳۶تا۵۹/ تحفظ عقیدہ ختم نبوت،صفحہ۴۶ تا۷۱، ۸۳تا۸۶، ۹۱تا۹۲۔

[۳۴۴] تحفظ عقیدہ ختم نبوت،صفحہ۴۸۔

[۳۴۵] ''عربی زبان میں ردّ قادیانیت اورشیعہ مکتب فکر'' کے موضوع سے قطع نظر، دیگرزبانوں میں پاکستان کے شیعہ مصنفین کا کام یہ ہے۔علامہ سیدعلی الحائری لاہوری (وفات ۱۹۴۱ء) مرزا غلام قادیانی کے افکار کے تعاقب میں سرگرم رہے۔جس کا ذکر مرزا نے خود''ضمیمہ اعجاز احمدی'' میں کیا۔ان کی تصانیف اُردو نیز فارسی میں ہیں جن کا انتخاب "احتساب قادیانیت" جلد۴۵ میں درج ہے۔اورعلامہ برکت علی گوشہ نشین وزیر آبادی (پیدائش۱۸۸۳ء) نے "آئینہ مرزائیت" نیز انگریزی میں " قادیان کا جھوٹا نبی" لکھیں۔اورعلامہ غلام حسن مشہدی (پیدائش ۱۹۰۵ء) نے "حیاتِ قادیانی"۔ڈاکٹر نور حسین جھنگوی (وفات ۱۹۴۵ء) نے "تکذیب قادیانی"۔علامہ دلدار حسین نقوی (وفات

۱۹۶۴ء) کی "شمع ہدایت" اور "حیات المسیح"۔علامہ لقا علی حیدری (وفات ۱۹۶۴ء) کی "حیات مسیح از قرآن پاک پر تبصرہ"۔علامہ عنایت علی شاہ (وفات ۱۹۶۸ء) کی "خاتونِ جنت"۔علامہ مرزا احمد علی لاہوری (وفات ۱۹۷۰ء) کی "مرأۃ القادیانیہ" نیز "دلیل العرفان"۔علامہ مظہر علی اظہر بٹالوی (وفات ۱۹۷۴ء) کی "ستیارتھ پرکاش اور مرزا غلام احمد" نامی کتب ہیں۔(دیکھیں: تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان، صفحہ ۲۸ تا ۳۰، ۶۴ تا ۶۵، ۹۸ تا ۹۹، ۱۷۸ تا ۱۸۲، ۱۹۴، ۱۹۷ تا ۲۰۲، ۲۰۳ تا ۲۵۸، ۲۸۷، ۳۸۷ تا ۳۸۹، ۴۱۹ تا ۴۲۰)

اور علامہ محمد ہارون زنگی پوری (وفات ۲۱-۱۹۲۰ء) کی ''**السیف الیمانی علی المسیح القادیانی** '' اور ''کتاب اعجاز المسیح پر ریویو''۔خواجہ غلام الثقلین پانی پتی (وفات ۳۸-۱۹۳۷ء) کی ''تحریر حقانی بجواب کبیر قادیانی''۔علامہ محمد سبطین سرسوی (وفات ۱۹۴۷ء) کی ''**النور المبین فی تفسیر خاتم النبیین** ''۔اور علامہ سید شمیم الحسن کی "بابیت و مرزائیت کا تقابل" نیز "قادیانیت پر ایک نظر" سید تصدق حسین کی "تحفہ قادیان"۔علامہ امیر حسین بخاری کی "تردید نبوت قادیانی مرزا غلام احمد صاحب کی زبانی"۔علامہ عباس حسین شاہ گردیزی کی "تقریر"۔اور علامہ علی حسین مبارکپوری نے "وفات قادیانی ابطال نبوت غلام احمد آن جہانی"۔خاقان بابر کی "قادیانیوں سے درس رواداری اور ہمارے قومی و ملی تقاضے"۔علامہ محمد حسین کی "ختم نبوت بر ختمی مرتبت۔(برصغیر کے امامیہ مصنفین کی مطبوعہ تصانیف اور تراجم، جلد ۲ صفحہ ۳۸۸ تا ۳۹۸)

علاوہ ازیں ۱۹۱۳ء میں ضلع گوجرانوالہ کے موضع مدرسہ چٹھہ میں شیعہ اور مرزائیہ کے درمیان مناظرہ ہوا۔اور یکم تا چار اکتوبر ۱۹۳۵ء کو مہت پور میں شیعہ عالم مرزا یوسف حسین (پیدائش ۱۹۰۱ء) اور ابوا لعطاء اللہ دتہ جالندھری مرزائی کے درمیان مناظرہ ہوا۔(تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان، صفحہ ۲۳ تا ۲۴، ۱۹۶، ۴۶۸ تا ۴۷۴)

[۳۴۶] شیخ محسن عاملی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۵ صفحہ ۲۸۷/**تاریخ علماء دمشق** جلد ۲ صفحہ ۶۳۳ تا ۶۳۶/ **معجم المطبوعات العربیة و المعربة**، جلد ۱ صفحہ ۵۷۷/**معجم المؤلفین**، جلد ۳ صفحہ ۱۹ تا ۲۰۔

[۳۴۷] شیخ جواد بلاغی کے حالات: **الاعــــلام**، جلد۲ صفحہ ۱۴۲، جلد۶ صفحہ ۴/۷ **مــعــجــم رجــال الــفــكــر**، جلد۱ صفحہ ۲۵۳ تا ۲۵۴/**مــعــجــم الــمـؤلــفــيــن**، جلد۳ صفحہ ۲۰۱/**موسوعة اعلام العراق**، جلد۲ صفحہ ۴۸۔

[۳۴۸] شیخ سلیمان عاملی کے حالات: **الاعــــلام**، جلد۳ صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۵/**معجم البابطين**، جلد۸ صفحہ ۶۴۹ تا ۶۵۱/**معجم المؤلفين**، جلد۱ صفحہ ۷۸۹ تا ۷۹۰۔

[۳۴۹] شیخ حسن لواسانی کے حالات: **مـعـجـم الـمـطـبـوعـات العربية فی ايران**، صفحہ ۴۶۰/**نور الافهام**، جلد۱ صفحہ ۱۳ تا ۳۶۔

[۳۵۰] شیخ جعفر سبحانی کے حالات: ویکی پیڈیا، ۲۰ اگست ۲۰۱۹ء۔

[۳۵۱] ڈاکٹر سعید طریحی کے حالات: **الـقـاديـانـية الاحـمـدية فی ميزان الحق**، صفحہ ۶۶ تا ۶۷۔

[۳۵۲] **الـعـقـود الـجـاهـزة** کے مصنف شیخ سید عبد القادر بن عبد الرحمٰن الجنید ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء میں حضرموت جنوبی یمن کے علمی و تاریخی شہر تریم میں پیدا ہوئے اور ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء میں تنزانیا کے دارالحکومت دارالسلام میں وفات پائی، وہیں قبر بنی۔ شافعی عالم، عالمی مبلغ اسلام، صوفی، مؤرخ، مسند، شاعر۔ وطن میں تعلیم کے بعد وہیں کے مدرسہ میں اُستاذ ہوئے تا آں کہ ۱۳۷۸ھ/۱۹۵۸ء میں افریقی شہر وقندا کے مضافات میں واقع گاؤں کیبج کے مدرسہ سے وابستہ ہوئے جہاں تدریس کے ساتھ اصلاحی خدمات انجام دیں نیز بکثرت نے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ لیکن خرابی صحت کے باعث تھوڑے ہی عرصہ بعد ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء میں دارالسلام منتقل ہوگئے جہاں کی مرکزی مسجد کے امام و خطیب ہوئے اور وفات تک رہے۔ وہیں پر ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۲ء میں مدرسہ جنید اسلامیہ قائم کیا۔ متعدد افریقی ممالک کے تبلیغی دورے کیئے نیز اسلام سے متعلق متعدد عالمی اجتماعات میں شریک ہوئے۔ دس سے زائد تصنیفات میں **الـمـدخـل الميسر لمذهب الامام الشافعی**، **الاسعاف برَدما وقع فی صلوة المراءة فی المسجد من الخلاف**، **الـعـقـود الـجاهزة** کے علاوہ **الـعـقـود الـعـسـجـدية فـی نـشـر مناقب بعض**

افرادالاسرۃ الجنیدیۃ، نیز شعری مجموعہ شامل ہیں۔(**العقود الجاھزۃ**، صفحہ۲ تا۱۲)

پاکستان کے عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ احمد نورانی سے ملاقات ومراسم تھے جن کی مدح میں قصیدہ موزوں کیا نیز حالات قلمبند کیے جو **العقود الجاھزۃ** صفحہ۴۸۸ تا۴۸۹ پر شامل ہیں جہاں بتایا کہ دارالسلام میں شیخ احمد نورانی کا احمدی قادیانی گروہ سے مناظرہ ہوا اور غالب آئے۔

[۳۵۳] شیخ حسن شیرازی کے حالات: **عقدالجوھر**، صفحہ۱۷۸۹/ **العقود الجاھزۃ**، صفحہ۴۴۳ تا۴۴۶۔

[۳۵۴] شیخ عبداللہ الفارسی کے حالات: **معجم البابطین /قراء ات افریقیۃ** "شمارہ جنوری مارچ ۲۰۱۳ء صفحہ۱۳، ڈاکٹر محمد علیو محمد کا مضمون "**محاکم القضاء الشرعی فی جمھوریۃ کینیا والتحدیات التی تواجھھا** "/نیز شیخ عبداللہ الفارسی سیمینار میں ڈاکٹر خلفان المنذری کا آدھ گھنٹہ کا خطاب یوٹیوب پر ہے۔

[۳۵۵] برقی صفحات پر حسن اشعری شافعی کا مضمون" **دعوۃ حضرۃ الشیخ محمد ھاشم اشعری فی اندونیسیا** "۔

[۳۵۶] مرزائی ویب سائٹ پر تحریر بعنوان''حدیث لا نبی بعدی اور بزرگان امت''، صفحہ اول۔

[۳۵۷] حدیث لا نبی بعدی اور بزرگان امت، صفحہ۳۔

[۳۵۸] عقیدہ حیات مسیح کا منبع، صفحہ اول۔

[۳۵۹] جماعت احمدیہ کا تعارف، صفحہ اول۔

[۳۶۰] امام مہدی کو ماننا ضروری ہے، صفحہ اول۔

[۳۶۱] امام مہدی کو ماننا ضروری ہے، صفحہ۳۔

مرزائی ویب سائٹ پر مذکورہ تحریریں ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء میں موجود ہیں۔

[۳۶۲] چودہ صدیوں میں جملہ موضوعات پر تصنیف کی گئی کتب کے نام ودیگر ضروری کوائف کی فہرست، جنوبی یمن کے علاقہ حضرموت کے مشہور شہر سیوؤن کے قریب

گاؤں غرفہ کے باشندہ و مؤرخ کبیر شیخ عبداللہ بن محمد الحبشی (پیدائش ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء) مقیم ابوظبی نے مرتب کی، جو ''معجم الموضوعات المطروقة'' نام سے دوسری بار مع اضافات دوجلد کے ۱۳۷۸ صفحات پر شائع ہوئی۔ تیسری بار مزید اضافات کے ساتھ دار المنهاج جدہ نے ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء میں پانچ جلد کے ۴۳۰۴ صفحات پر شائع کی۔ اس کتاب میں موضوعاتی اعتبار سے اور حروف تہجی کی ترتیب سے سیکڑوں موضوعات کی ہزاروں کتب کے نام پیش کیے گئے ہیں۔

[۳۶۳] شیخ الاسلام ابن کمال پاشا کے حالات پر ڈاکٹر سید حسین باغجوان نے ''ابن كمال باشا و آراوه الاعتقادية'' عنوان سے اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء میں پی ایچ ڈی کی اور یہ دار الكتب العلمية بیروت نے ۱۴۲۶ھ میں پہلی بار شائع کی۔ ڈاکٹر یحییٰ بن احمد عریشی نے ''جهود ابن كمال باشا اللغوية'' موضوع پر ۱۴۱۸ھ میں ابن سعود یونیورسٹی ریاض سے پی ایچ ڈی کی۔ نیز/ الاعلام، جلد ۱ صفحہ ۱۳۳/ تاريخ مؤسسة شيوخ الاسلام، جلد ۱ صفحہ ۳۵۷ تا ۳۶۶/ حدائق الحنفیہ، صفحہ ۳۹۵ تا ۳۹۶/ الفوائد البهية، صفحہ ۴۲ تا ۴۴/ فهرس دار الكتب المصرية، جلد ۱ صفحہ ۱۸۴/ معجم المؤلفين، جلد ۱ صفحہ ۱۴۸/ مفید المفتی، صفحہ ۶۰ تا ۶۱، ۱۶۱ تا ۱۶۲، ۲۲۵، ۲۳۰ تا ۲۳۱، ۲۵۲/ هدية العارفين، جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۲۔

[۳۶۴] شیخ یوسف صالحی شامی کے حالات: الاعلام، جلد ۷ صفحہ ۱۵۵/ العلماء العزاب، صفحہ ۱۸۸ تا ۱۹۱/ فهرس دار الكتب المصرية، جلد ۱ صفحہ ۱۲۱/ فهرس الوصفي، صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۳/ نور الحبیب، شمارہ جون ۲۰۰۱ء صفحہ ۶۶، آپ کی تصنیف کے اُردو ترجمہ بنام ''فضائل مدینہ منورہ'' کا تعارف، مترجم ڈاکٹر محمد مبارز ملک۔

[۳۶۵] شیخ محمد علی علان کے حالات: الاعلام، جلد ۶ صفحہ ۲۹۳/ اعلام المكيين، جلد ۱ صفحہ ۱۴۵ تا ۱۴۶/ طرب الاماثل، صفحہ ۵۵۷ تا ۵۵۸/ فهرس الفهارس والاثبات، جلد ۱ صفحہ ۲۷۷/ مختصر نشر النور، صفحہ ۴۶۴ تا ۴۷۱/ نظم

الدرر ، صفحہ۶۵ تا۶۷/**هدية العارفين** ،جلد۲صفحہ۲۸۳ تا۲۸۴۔

[۳۶۶] شیخ خالد حضرمی کے حالات:**معجم المؤلفين** ،جلد۱صفحہ۶۶۷/**هدية العارفين**،جلد۱صفحہ۳۴۳۔

[۳۶۷] شیخ امیر کبیر کے حالات:**اسانيد المصريين**،صفحہ۱۸۹تا۲۰۶/**الاعلام** ،جلد۷صفحہ۱۷/**فهرست المخطوطات دار الكتب المصرية**، جلد۱صفحہ۳۵۳/**فهرس الفهارس و الاثبات**،جلد۱صفحہ۱۳۳تا۱۳۹۔

[۳۶۸] مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تین تصنیفات کا ترجمہ ''**القاديانية**'' نام سے پہلی بار شائع ہوا تو ایک مترجم علامہ منظر اسلام ازہری ،قاہرہ میں تھے،انہوں نے متعدد نسخے ،تقدیم نگار ڈاکٹر محمد سید احمد المیسر کو پیش کیے پھر اس ملاقات کی رُوداد قلمبند کی جو''امام احمد رضا کی علمی جلالت شان کا اعتراف''عنوان سے''معارف رضا''شمارہ جنوری ۲۰۰۲ء صفحہ۲۱ تا۲۲ پر چھپی۔اور اس پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی کا تبصرہ ''القادیانیۃ پر ایک نظر''عنوان سے ''معارف رضا''شمارہ دسمبر۲۰۰۱ء صفحہ۹ تا۱۱ نیز''اعلیٰ حضرت'' اکتوبر۲۰۰۱ء صفحہ۴۲ تا۴۶ پر شائع ہوا۔

[۳۶۹] شیخ محمود شکری آلوسی کے حالات:**الاعلام**، جلد۷صفحہ۱۷۲تا۱۷۳/**الاعلام الشرقية** ،جلد۱صفحہ۴۱۱تا۴۱۵/**البغداديون**،صفحہ۳۷/**تاريخ علماء بغداد** ،صفحہ۶۲۳ تا۶۲۴/**العلماء العزاب**،صفحہ۲۲۳ تا۲۲۸/**معجم ما كتب عن الرسول**،جلد۲صفحہ۴۹/**موسوعة اعلام العراق** ،جلد۱صفحہ۱۹۹/**نشر الجواهر** ،جلد۲صفحہ۱۵۵۲تا۱۵۵۵/**النهضة الاسلامية**،جلد۴صفحہ۴۱۰ تا۴۲۲۔

[۳۷۰] مفتی محمد شفیع دیوبندی کے حالات:**اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ۳۶۸ /**تشنيف الاسماع** صفحہ۲۴۰ تا۲۴۴/**علماء العرب فى شبه** ،صفحہ۸۴۲ تا ۸۴۳/**معجم المطبوعات العربية فى شبه** ،صفحہ۴۲۴/**نشر الجواهر** ،جلد۲صفحہ ۱۲۲۸ تا۱۲۳۰۔

[۳۷۱] **الاسلام**،شمارہ۱۵ اکتوبر۱۹۳۴ء صفحہ۲۰،اشتہار۔

[۳۷۲] تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، صفحہ۹۶ تا۱۰۱۔

[۳۷۳] علامہ مودودی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ۶۴ تا۶۵/ **اعلام وعلماء عایشتهم**، صفحہ۱۷تا۲۳/ **تتمة الاعلام**، جلد۱صفحہ۲۷تا۵۷/ **ذیل اعلام**، جلد۱صفحہ۴۰/ **علماء العرب فی شبه**، صفحہ۷۰۴تا۷۰۷/ **علماء ومفکرون عرفتهم**، جلد۲صفحہ۵تا۴۳/ **نشر الجواهر** جلد۱صفحہ۲۴۹ تا۲۵۳/ **النهضة الاسلامية**، جلد۱صفحہ۵۰۹تا۵۲۳۔

[۳۷۴] علامہ خلیل حامدی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد۱صفحہ۱۳۸/ **تتمة الاعلام**، جلد۱صفحہ۱۶۲/ **ذیل الاعلام**، جلد۳صفحہ۶۲ تا۶۳/ **عقد الجوهر**، صفحہ۱۸۱۰۔

[۳۷۵] تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، صفحہ۶۴ تا۷۵/ کتابیات ختم نبوت، جلد۱صفحہ ۳۱۹ تا۳۲۰۔

[۳۷۶] تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، صفحہ۶۶ تا۷۰/ کتابیات ختم نبوت، جلد۱صفحہ ۳۲۰۔

[۳۷۷] علم کے موتی، صفحہ۱۲۲۔

[۳۷۸] **دلیل الرسائل الجامعية**، صفحہ۳۱۳/ **دلیل المئولفات الاسلامية**، صفحہ۳۵۸۔

[۳۷۹] **دلیل الرسائل الجامعية**، صفحہ۳۱۳۔

[۳۸۰] شیخ زکریا نور کے حالات: **معجم الادباء الاسلاميين**، جلد۱ صفحہ۴۱۶ تا۴۱۸۔

[۳۸۱] **معجم ما کتب عن الرسول**، جلد۱صفحہ۵۱۲/ **معجم المؤلفين العراقيين**، جلد۳صفحہ۹۳ تا۹۴۔

[۳۸۲] **دلیل الکتب**، صفحہ۱۷۶، ۴۰۱/ **دلیل المؤلفات الاسلامية**، صفحہ۳۵۸۔

[۳۸۳] **دلیل الکتب**، صفحہ۱۷۴۔

[۳۸۴] **قائمۃدار المحجۃ البیضاء**،صفحہ۳۲/**المنتخب**،صفحہ ۶۴۶تا۶۴۷۔

[۳۸۵] **مدعیان نبوت** کے حالات پر لکھی گئی دس عربی کتب کے نام یہ ہیں[۱]**تنبیۃ الغبی علیٰ اخبار من ادعٰی انه نبی**، شیخ شمس الدین محمد بن علی بن طولون دمشقی (وفات۹۵۳ھ/۱۵۴۶ء)۔[۲]**الدعاۃ من المتألھین و المتنبئین و المتمھدین**، شیخ وجیہ بن فارس گیلانی دمشقی (وفات۱۳۵۳ھ/۱۹۳۴ء)مطبوعہ مصر۱۳۴۵ھ صفحات ۱۲۸۔[۳]**ادعیاء النبوۃ فی العصر الحدیث**، شیخ محمد خیر رمضان یوسف دمشقی (پیدائش ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء) غیر مطبوع، سن تالیف ۱۴۱۰ھ۔ [۴]**ادعیائالنبوۃ**،سوسن جبار، پہلی اشاعت ۱۹۸۸ء دار غریب قاہرہ۔[۵]**ادعاء ات النبوۃ فی بعد ختم النبوۃ**، شیخ محمد علی بلاسی (پیدائش۱۳۸۲ھ/۱۹۶۳ء)مطبوعہ ۱۹۹۱ء۔ [۶]**المتنبئون، سیرۃ اشھر مدعی النبوۃ**، شیخ ممدوح زوبی، اشاعت ۱۴۱۶ھ /۱۹۹۵ء دار الرشید بیروت، صفحات ۱۳۹۔[۷]**ادعیاء النبوۃ عبر التاریخ**، شیخ دیب علی حسن، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء مکتبہ الحکمہ دمشق، صفحات ۱۹۰۔ [۸] **المتنبئون، نشاتھم، اصولھم، نھایتھم**، شیخ اسعد محمد طیب، اشاعت ۱۴۱۷ھ مکتبہ مکیہ مکہ مکرمہ۔[۹]**انبیاء بلا نبوۃ**، شیخ عبد القادر فیاض، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ **دار البشائر** دمشق۔[۱۰]**المدعون، نباء من ادعی الالوھیۃ و النبوۃ وقرآنھم المزعوم**، شیخ ھلال عیسیٰ، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ مکتبہ الرشد ریاض۔

[۳۸۶] شیخ ھشام ابن کلبی کی ایک اور تصنیف ''**نسب مَعَدو الیمن الکبیر**'' پر دمشق کے دو معاصر محققین محمود فردوس عظم نیز ریاض عبد الحمید مراد نے تحقیق انجام دی جو حال ہی میں دمشق سے تین ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی۔ محققین نے آغاز میں مصنف کے حالات پیش کیے جہاں تصنیفات کی فہرست میں اس کا نام بھی درج ہے۔ نیز/**ھدیۃ العارفین**، جلد۲ صفحہ ۵۰۸۔

[۳۸۷] حافظ ابن عساکر کے حالات پر دمشق کے ہی ڈاکٹر شیخ محمد مطیع الحافظ

(پیدائش ۱۳۵۹ھ/۱۹۴۰ء) کی کتاب ’’الحافظ ابن عساکر محدث الشام ومؤرخها الکبیر‘‘ پہلی بار ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء میں دارالقلم دمشق نے ۳۷۵ صفحات پر شائع کی، اس کے صفحہ ۴۰۲ پر ذکر ہے نیز/ هدیة العارفین، جلد ا صفحہ ۱۰۷۔

[۳۸۸] حافظ ابن کثیر کے حالات پر دمشق کے ڈاکٹر محمد زحیلی (پیدائش ۱۳۶۰ھ/۱۹۴۱ء) کی کتاب ’’ابن کثیر الدمشقی، الحافظ المفسر المؤرخ الفقیه‘‘ پہلی بار ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء میں دارالقلم دمشق نے ۳۹۰ صفحات پر شائع کی جس کے صفحہ ۱۶۸، ۲۸۶ پر ذکر ہے۔

[۳۸۹] علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیفات کی فہرست شیخ احمد شرقاوی اقبال نے مرتب کی جو ’’مکتبة الجلال السیوطی‘‘ نام سے ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء میں دار المغرب رباط نے ۴۱۶ صفحات پر شائع کی۔ اس میں جملہ کتب کے نام اور قلمی نسخوں وطباعت کے بارے معلومات ہیں، صفحہ ۸۰ تا ۸۱ پر اس کتاب کا ذکر ہے۔ نیز/ الحاوی للفتاویٰ، صفحہ ۵۶۲ تا ۵۷۴۔

[۳۹۰] قائمة دار الکتب العلمیة، صفحہ ۱۹۳۔

[۳۹۱] هدیة العارفین، جلد ۲ صفحہ ۲۴۰ تا ۲۴۱۔

[۳۹۲] شیخ مرعی کرمی کے حالات: الاعلام، جلد ۷ صفحہ ۲۰۳/ خلاصة الاثر، جلد ۴ صفحہ ۳۴۸ تا ۳۵۱/ السحب الوابلة، صفحہ ۴۶۳ تا ۴۶۷/ معجم ما کتب عن الرسول، جلد ۹ صفحہ ۹۳/ معجم مصنفات الحنابلة، جلد ۵ صفحہ ۱۷۹ تا ۲۰۸/ هدیة العارفین، جلد ۲ صفحہ ۴۲۶/ الاحمدیة شمارہ اگست ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۵ تا ۹۰، ’’الکلمات البینات‘‘ مرعی کرمی، تحقیق ڈاکٹر عبدالحکیم انیس حلبی (پیدائش ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء) صفحہ ۲۱۔

[۳۹۳] علامہ شوکانی کے حالات: ابجد العلوم، صفحہ ۶۸۳ تا ۶۹۰/ الاعلام، جلد ۶ صفحہ ۲۹۸/ اعلام المؤلفین الزیدیة، صفحہ ۹۵۸ تا ۹۶۸/ التصریح، حاشیہ محقق صفحہ ۵۷/ فهرس الفهارس والاثبات جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۲ تا ۱۰۸۸/ هدیة العارفین،

جلد۲صفحہ۳۶۵۔

[۳۹۴] المکتبة الزینیة ،جلد۱صفحہ۲۷۳تا۲۷۴/معجم البابطین ،جلد۲صفحہ۲۰تا۲۲۔

[۳۹۵]مولانا پیر سید مہرعلی شاہ گولڑوی کے حالات:علماء العرب فی شبه القارۃالهندیة،صفحہ۸۶۷تا۸۶۸۔

[۳۹۶] شیخ احمد شنقیطی کے حالات:الاعلام،جلد۱صفحہ۱۰۱/الاعلام الشرقیة ،جلد۱صفحہ۲۵۹تا۲۶۰/دلیل المطبوعات العربیةفی روسیا ،صفحہ ۱۲۸/فهرس دارالکتب المصریة،جلد۱صفحہ۱۷۹/معجم المطبوعات العربیة والمعربة ،جلد۲صفحہ۱۱۴۸تا۱۱۴۹/معجم المؤلفین ،جلد۱صفحہ۱۰۸/نشر الدرر،جلد۱صفحہ۹۶۔

[۳۹۷] معجم المؤلفین السودانیین،جلد۲صفحہ۳۳۸تا۳۳۹۔

[۳۹۸]مناظرات ،جلد۱صفحہ۲۔

[۳۹۹] علامہ انورشاہ کشمیری کے حالات:تطور اللغة العربیة ،صفحہ۱۰۲/علماء العرب فی شبه ،صفحہ۸۳۳تا۸۳۵/معجم المطبوعات العربیة فی شبه ،صفحہ۴۴تا۴۵/نشر الجواهر ،جلد۲صفحہ۱۰۷۵تا۱۰۷۶/نزهة الخواطر،صفحہ۱۱۹۸تا۱۲۰۰۔

[۴۰۰] معجم المطبوعات العربیةفی شبه،صفحہ۴۴۔

[۴۰۱] شیخ عبدالفتاح ابوغدہ کے حالات پر قاہرہ کے ڈاکٹر شیخ محمود سعید ممدوح (پیدائش ۱۳۷۱ھ/۱۹۵۲ء) کی کتاب ''الشذالفواح فی اخبار سیدی الشیخ عبد الفتاح ابو غدة '' ۱۹۹۸ء میں ۲۴۵ صفحات پر چھپی/ ریاض کے شیخ محمد بن عبداللہ الرشید کی ''امداد الفتاح باسانیدومرویات الشیخ عبدالفتاح '' ۱۹۹۹ء میں ۶۹۶ صفحات پر شائع ہوئی/ حلب کے ڈاکٹر محمد علی ہاشمی (وفات ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۵ء) کی ''الشیخ عبد الفتاح ابوغدة کما عرفته '' ۲۰۰۴ء میں ۱۸۳ صفحات پر طبع ہوئی/ ڈاکٹر رضوان

عزالدین صالح حدیدی موصلی کی کتاب ''العلامة المحدث عبدالفتاح ابوغدة، آراؤہ و ترجیحاته و اختیارته ''پہلی بار ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء میں شرکة دارالبشائر الاسلامیة بیروت نے ۳۸۴ صفحات پر شائع کی ۔ نیز/ اتمام الاعلام، جلد ا صفحہ ۲۴۵ تا ۲۴۶/ ذیل الاعلام ،جلد ا صفحہ ۱۱۱/ تذکرہ حضرت محدث دکن، صفحہ ۳۴۲ تا ۳۴۵/ دمشق کے غلاپینی علماء، صفحہ ۳۸ تا ۴۱/ رطب و یابس، صفحہ ۱۷۹ تا ۱۹۴/ عقد الجوهر ،صفحہ ۱۹۴۵ تا ۱۹۵۲/ علماء من حلب صفحہ ۴۸۶ تا ۴۹۹/ النهضة الاسلامية، جلد ۴ صفحہ ۲۱۲ تا ۲۲۵ ۔

[۴۰۲] علامہ یوسف بنوری کے حالات: اتمام الاعلام ،جلد ا صفحہ ۴۲۳/ تتمة الاعلام ،جلد ۲ صفحہ ۱۶۰/ تشنيف الاسماع ،صفحہ ۵۸۶ تا ۵۹۱/ ذيل الاعلام ، جلد ا صفحہ ۲۰۵ تا ۲۰۶/ علماء العرب فی شبه، صفحہ ۸۵۴ تا ۸۵۷/ معجم المؤلفين ،جلد ا صفحہ ۸۰۷/ نثر الجواهر ،جلد ۲ صفحہ ۱۵۴۰ تا ۱۵۴۲ ۔

[۴۰۳] التصريح ، حاشیہ صفحہ ۵۴، ۵۶/ معجم المطبوعات العربية فی شبه ، صفحہ ۴۵ ۔

[۴۰۴] شیخ حبیب اللہ شنقیطی کے حالات: الاعلام ،جلد ۶ صفحہ ۷۹/ الاعلام الشرقية ،جلد ا صفحہ ۳۷۴ تا ۳۷۵/ اعلام المكيين جلد ا صفحہ ۵۷۴ تا ۵۷۵/ تشنيف الاسماع ،صفحہ ۱۵۵ تا ۱۵۸/ التصريح، حاشیہ محقق صفحہ ۵۷/ دليل المؤلفات ،صفحہ ۳۶۲/ الدليل المشير ،صفحہ ۷۲ تا ۸۳/ عقد الدرر ،مقدمہ محقق صفحہ ۳۴/ فهرس الفهارس و الاثبات ،جلد ا صفحہ ۵۵/ معجم المؤلفين ،جلد ۳ صفحہ ۲۰۹/ مقامات خیر، صفحہ ۶۰۷ تا ۶۰۷، ۶۲۷/ نثر الجواهر ،جلد ۲ صفحہ ۱۱۱۹ تا ۱۱۲۰ ۔

[۴۰۵] شیخ محمد خانجی بوسنوی کے حالات: الاعلام، جلد ۷ صفحہ ۸۴/ الاعلام الشرقية ،جلد ا صفحہ ۳۹۶/ فهرس المخطوطات العربية و التركية ،جلد ا صفحہ ۳۴۱، ۵۱۰/ معجم البابطين ،جلد ۱۶ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰/ معجم المؤلفين ،جلد ۳ صفحہ ۶۸۰/ نثر الجواهر ،جلد ۲ صفحہ ۱۴۶۱ ۔

[۴۰۶] **فهرس المخطوطات العربيةوالتركية**،جلد۱صفحہ۳۴۱،۵۱۱۔

[۴۰۷] مولانا محمد علی خیرآبادی مدنی کے حالات: **تذکرہ علماء اہل سنت**،صفحہ ۱۹۰تا۱۹۲/**التصريح**،حاشیہ محقق صفحہ۵۷/**حدوث الفتن**،صفحہ۱۶۵۔

[۴۰۸] شیخ بکری رجب کے حالات:**اتمام الاعلام** ،جلد۱صفحہ۸۳/**تتمة الاعلام** ،جلد۱صفحہ۸۸/**علماء من حلب**،صفحہ۳۶۶تا۳۷۱/**مئة اوائل** ،جلد۱صفحہ ۳۷۷/**معجم البابطين**،جلد۵صفحہ۲۱۷تا۲۱۹/**نثر الجواهر** ،جلد۱صفحہ۲۸۶۔

[۴۰۹] شیخ ابوالخیر میدانی کے حالات: **باقیات جہان امام ربانی**،جلد۱صفحہ۴۱۶تا ۴۲۰/**تاريخ علماء دمشق** ،جلد۲صفحہ۲۰۷تا۳۲۲/**تذکرہ حضرت محدث دکن**،صفحہ ۳۰۳/**تشنيف الاسماع** ،صفحہ۴۵۸تا۴۶۰/**دمشق کے غلابینی علماء**،صفحہ۵۴تا۵۵/ **الطريقة النقشبندية واعلامها** ،صفحہ۱۳۷/**غرر الشام** ،جلد۲صفحہ۸۷۹تا۸۸۰/ **معجم المؤلفين** ،جلد۳صفحہ۲۸۱/**نثر الجواهر** ،جلد۲صفحہ۱۴۲۷تا۱۴۲۹۔

[۴۱۰] شیخ مکی کتانی کے حالات: **تاريخ علماء دمشق** ،جلد۲صفحہ۹۰۹تا ۹۱۳/ **تشنيف الاسماع** ،صفحہ۵۱۲/**الدليل المشير** ،صفحہ۳۹۴تا۳۹۸/**غررالشام** ،جلد۲صفحہ۹۰۵تا۹۰۷،۹۱۴/ **نثر الجواهر** ،جلد۲صفحہ۱۴۹۳تا۱۴۹۵۔

[۴۱۱] شیخ محمد حامد الفقی کے حالات: **معجم المؤلفين** ،جلد۳صفحہ۲۰۷۔

[۴۱۲] **تذکرہ محدث اعظم پاکستان**،جلد۲صفحہ۴۴۰،۴۵۲/ **کتابیات ختم نبوت**، جلد۱صفحہ۲۷۹تا۲۸۰،۲۸۲۔

[۴۱۳] شیخ عبداللہ یابس کے حالات:**الاعلام**، جلد۴صفحہ۱۰۸/**معجم مصنفات الحنابلة**،جلد۷صفحہ۹۱تا۹۳/**نثر الجواهر** ،جلد۲صفحہ۵۹۹۔

[۴۱۴] شیخ محمد تبانی کے حالات:**اعلام المكيين** ،جلد۲صفحہ۶۷۴تا ۶۷۵/**تشنيف الاسماع**،صفحہ۳۷۱تا۳۷۵/**التصريح**،حاشیہ محقق صفحہ۵۷/ **العقود الجاهزة** ،صفحہ۳۴۱تا۳۴۲/**نثر الجواهر**،جلد۲صفحہ۱۳۴۴تا۱۳۴۷/**نثر الدرر**،صفحہ۷۱تا۷۳۔

[۴۱۵] شیخ یحییٰ امان کے حالات: اعلام المکیین، جلد۱صفحہ۲۳۰ تا ۲۳۱/الجواھر الحسان، جلد۱صفحہ۲۰۰ تا۲۰۳/الدلیل المشیر ،صفحہ۳۹۸ تا ۴۰۰/نشر الدرر ،صفحہ۷۷تا۷۸۔

[۴۱۶] شیخ سلیمان حمدان کے حالات: اتمام الاعلام، جلد۱صفحہ۱۷۷/تتمة الاعلام ،جلد۱صفحہ۲۱۴/ذیل الاعلام ،جلد۳صفحہ۸۴تا۸۵/معجم مصنفات الحنابلة، جلد۷صفحہ۱۲۹تا۱۳۵/موسوعةالادباء، جلد۱صفحہ۳۱۶/نشر الجواھر، جلد۱صفحہ۴۹۲تا۴۹۳۔

[۴۱۷] شیخ عبدالرحمٰن دَوسَری کے حالات: اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۲۲۷ تا ۲۲۸/تتمةالاعلام، جلد۱صفحہ۲۸۲ تا۲۸۳/ذیل الاعلام ،جلد۱صفحہ۱۱۷/علماء ومفکرون عرفتهم ،جلد۳صفحہ۶۷ تا۸۷/معجم مصنفات الحنابلة، جلد۷صفحہ۱۵۳تا۱۶۷/موسوعةالادباء، جلد۲صفحہ۶۲ تا۶۳/نشر الجواھر، جلد۱صفحہ۶۸۰ تا۶۸۱۔

[۴۱۸] سبیل التوفیق، صفحہ۶۶/عبداللّٰہ بن الصدیق الغماری، صفحہ۳۴تا۳۵/فھرس المکتبة الازھریة، جلد۳صفحہ۹/مقدمات الامام الکوثری ،صفحہ۱۲۵تا۱۳۱/الاسلام، شمارہ۱۱ستمبر۱۹۴۳ء صفحہ۱۲تا۱۳، شیخ عبداللہ غماری کی تحریر ”شکر وملاحظة“۔

[۴۱۹] سبیل التوفیق، صفحہ۶۶/عبداللّٰہ بن الصدیق الغماری، صفحہ۳۵، ۱۲۹تا۱۳۳۔

[۴۲۰] شیخ متولی شعراوی کے حالات پر متعدد مستقل کتب شائع ہوچکی ہیں نیز ڈاکٹر بہاء الدین ابراہیم نے ڈرامائی شکل دی جسے عرب دنیا کے متعدد ٹیلی ویژن چینل نے مختلف اوقات میں تیس اقساط میں نشر کیا۔ نیز/ اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ ۴۰۵/ذیل الاعلام، جلد۲صفحہ۱۶۸تا۱۷۰/معجم البابطین ،جلد۱۹صفحہ۳۷ تا ۳۹/النهضةالاسلامیة، جلد۴صفحہ۳۷۲ تا۳۸۵/الضیاء شمارہ جولائی ۱۹۹۸ء صفحہ۱۲تا

۱۳،۹۷،وفات کی خبر۔

[۴۲۱] ڈاکٹر ضیاء الدین کردی کے حالات:**اسانید المصريين**،صفحہ۴۶۷تا ۴۶۸/**الجواهر الغالية**،صفحہ۸/سفر نامہ قاہرہ،صفحہ۲۱۳تا۲۱۵،۲۲۳،۲۶۷تا۲۶۹، ۲۷۶،۲۷۷/ضیائے حرم،شمارہ اپریل۲۰۰۱ء صفحہ۸۹تا۹۴۔

[۴۲۲] ڈاکٹر مانع جھنی کے حالات:**اعلام وعلماء عايشتهم**،صفحہ۴۵تا ۴۷/**ذيل الاعلام**،جلد۳صفحہ۱۵۶/**موسوعة الادباء**جلد۱صفحہ۲۲۰تا۲۲۱۔

[۴۲۳] شیخ احمد دیدات کے حالات:**اتمام الاعلام** ،جلد۲صفحہ۱۹تا۲۰/تحقیقات اسلامیات،صفحہ۲۶۹/**ذيل الاعلام**،جلد۴صفحہ۱۱تا۱۲/**النهضة الاسلامية**، جلد۵صفحہ۲۴تا۳۷/**قراءات** ،شمارہ جنوری مارچ۲۰۱۱ءصفحہ۹۸تا۱۰۹،بقلم ڈاکٹر محمد نور عبداللہ/منہاج القرآن،شمارہ اکتوبر۱۹۸۸ءصفحہ۸۔

[۴۲۴] ڈاکٹر خلیل ملا خاطر کے حالات:**بدعة دعوىٰ الاعتماد على الكتاب دون السنة**،صفحہ۶۳۲/**علماء ومفكرون عرفتهم** ،جلد۳صفحہ۲۵تا۳۴ /**مجلة البحوث الاسلامية**،شمارہ اکتوبر تا دسمبر۱۹۷۵ءصفحہ۴۲۸۔

[۴۲۵] شیخ احمد برو کے حالات:**المنتخب**،صفحہ۲۷۔

[۴۲۶] شیخ سید علی جفری کی تصانیف کی توضیح وتشریح میں ڈاکٹر جبریل فواد حداد صالحی نقشبندی شافعی (پیدائش۱۳۸۰ھ/۱۹۶۰ء) نے ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء میں کتاب "**تحفة اللبيب بنصرة الحبيب ، علي الجفري**" لکھی۔جو شیخ سید یوسف ہاشم الرفاعی (وفات۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء) کی تقریظ کے ساتھ۱۱۳صفحات پر شائع ہوئی۔

[۴۲۷] **معجم الموضوعات المطروقة**،جلد۲صفحہ۸۸۷۔

[۴۲۸] **معجم المؤلفين العراقيين**،جلد۱صفحہ۵۳۔

[۴۲۹] **معجم العلماء والمشاهير**،صفحہ۶۸۸،۶۸۹۔

[۴۳۰] **قائمة دار الكتب العلمية**۲۰۰۸ء۔

[۴۳۱] **معجم العلماء والمشاهير**،صفحہ۶۸۸۔

[۴۳۲] **المسیح الدجال و معرکۃ ھرمجدون**،صفحہ۹۲۔

[۴۳۳]**دلیل الرسائل الجامعیۃ**،۲۶۷۔

[۴۳۴] **دلیل الرسائل الجامعیۃ**،صفحہ۳۲۷۔

[۴۳۵] **معجم العلماء و المشاھیر**،صفحہ۶۸۹۔

[۴۳۶] **معجم المؤلفین السودانیین**،جلد۲صفحہ۲۱۴۔

[۴۳۷] ڈاکٹر عدنان ابراھیم کے منفرد اَفکار وعقائد کے ردّ وتعاقب میں بکثرت اَقوال اور تحریریں سامنے آ چکی ہیں۔ جیسا کہ اردن کے ڈاکٹر سعید بن عبداللطیف فودہ کی ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء میں ۱۶۲ برقی صفحات پر کتاب "**الرد علی عدنان ابراھیم فی زعمہ فناء النار واَن الکفار مصیر ھم الی دخول الجنۃ**" /اسلامی یونیورسٹی غزہ فلسطین کے ڈاکٹر خالد یونس الخالدی کی ۲۰۱۴ء میں "**کشف بعض انحرافات عدنان ابراھیم و الرد علیھا**"/الجزائر کے ڈاکٹر خالد کبیر علال کی ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء میں ۴۸۸ برقی صفحات پر "**نقد فکر الدکتور عدنان ابراھیم**" / طائف حجاز مقدس کے ڈاکٹر سید حاتم بن عارف عونی حسنی (پیدائش ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶ء) کا مضمون"**بین البوطی رحمہ اللّٰہ و عدنان ابراھیم**/ نیز"**اوراق الورد**"نامی برقی صفحہ پر"**الردود علی عدنان ابراھیم**"عنوان کے تحت متعدد علماء و محققین کے مضامین/اور موریطانیہ کے شیخ محمد الحسن ولد الددو شنقیطی (پیدائش ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء) نیز دیگر علماء نے دروس اور ٹیلی ویژن چینلز پر ڈاکٹر عدنان کے دعاوی کا تعاقب کیا۔

[۴۳۸] اسلام کی چودہ صدیوں میں کسی شخصیت کے احوال پر لکھی گئی مستقل کتب کے ناموں کی فہرست شیخ عبداللہ بن محمد الحبشی نے شخصیات کے ناموں کے حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کی، جو ''**معجم العلماء و المشاھیر الذین افردوا بتراجم خاصۃ**'' عنوان سے ۲۰۰۹ء میں ۱۰۷۴ صفحات پر شائع ہوئی۔ اس میں حرف ''ع'' کے تحت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارے مختلف پہلو سے لکھی گئی پچاس سے زائد عربی کتب کے نام و دیگر معلومات صفحہ ۶۸۷ تا ۶۸۹ پر دیئے گئے ہیں۔

[۴۳۹] پندرہ شعبان ۱۴۲۵ھ/تیس ستمبر۲۰۰۴ء کو لبنان کی شیعہ تنظیم حزب اللہ کے عربی ٹیلی ویژن چینل ''المنار'' کے مستقل پروگرام ''الکلمة الطیبة'' کا موضوع ''ظهور امام مهدی'' تھا۔ یہ لبنان ایران مصر سے براہِ راست پیش کیا گیا اور مدرسہ حوزہ علمیہ قم کے اُستاذ علامہ آیت اللہ سید کمال حیدری نے شیعہ مؤقف وعقیدہ بیان کیا۔ جب کہ جامعہ ازہر قاہرہ کے استاذ ڈاکٹر شیخ عبداللہ صبان نے اس بارے اہل سنت کا مؤقف پیش کیا۔ ہمارے ہاں اُردو میں عقیدہ اہل سنت کے بیان پر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی اُردو تصنیف ''القول المعتبر فی الامام المنتظر ،امام مہدی کا ظہور اور فضائل'' تیرہویں اشاعت ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء میں منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور نے ۸۴صفحات پر شائع کی/ ڈاکٹر محمد خالد صدیقی قادری کی ''امام مہدی کب آئیں گے'' مکتبہ غوثیہ کراچی نے ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء میں ۳۲ صفحات پر پیش کی/ مولانا صوفی اللہ دتہ کی ''الرد الغبی فی ظهور الامـــام الــمهــدی'' ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور نے ۱۴۳۴ھ/۲۰۱۳ء میں ۲۸صفحات پر شائع کی/ ماہنامہ ''بشّار'' نے مارچ جون ۲۰۲۰ء میں ''امام مہدی نمبر'' ۱۳۲ صفحات پر شائع کیا۔ نیز/ علامہ ظفر اقبال کلیار کا مضمون ''امام مہدی علیہ السلام کی علامات'' ضیائے حرم کے چار شماروں میں چھپا۔ شمارہ اکتوبر ۱۹۹۹ء صفحہ ۶۵ تا ۵۷، شمارہ نومبر صفحہ ۳۹ تا ۴۷ شمارہ دسمبر صفحہ ۴۹ تا ۵۵، شمارہ جنوری ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۲، ۴۶ تا ۵۲ / نیز ضیائے حرم شمارہ جولائی ۱۹۹۹ء صفحہ ۷ تا ۹، اداریہ، سر دلبراں۔

[۴۴۰] ڈاکٹر احمد امین نے ''المهدی والمهدویة'' میں ظہور امام مہدی کا انکار کیا، یہ کتاب ۱۳۷۱ھ/ ۱۹۵۱ء میں قاہرہ سے ۱۲۶ صفحات پر پھر ۲۰۱۲ء میں شائع ہوئی ۔شیعہ نے اس کے تعاقب اور مسئلہ بارے اپنے عقیدہ کے بیان پر دو کتب لکھیں جو اسی برس نجف اشرف سے شائع ہوئیں۔ پہلی شیخ محمد علی زہیری نجفی (وفات ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء) کی ''المهدی واحمد امین'' جس پر شیخ محمد حسین بن علی کاشف الغطاء (وفات ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء) نے تقدیم لکھی اور ۲۲۶ صفحات پر چھپی ۔ دوسری شیخ محمد امین زین الدین کی ''مع الدکتور احمد امین فی حدیث ،المهدی

والمھدویة ''جو۱۰اصفحات پر ہے۔(الاعلام،جلد۶صفحہ۳۰۸تا۳۰۹/معجم ماکتب عن الرسول واھل البیت ،جلد۹صفحہ۲۵۸،۲۷۹/معجم الموضوعات المطروقة،جلد۲صفحہ۱۰۸۴/معجم المؤلفین جلد۳صفحہ۵۱۱)۔

[۴۴۱] شیخ سعد محمد حسن کی''المھدیة فی الاسلام منذ اقدم العصور حتی الیوم'' قاہرہ سے۱۹۵۳ء میں۳۰۴صفحات پر چھپی۔مصنف کا مستشرقین سے مرعوب ہونے کا یہ حال تھا کہ مشہور مستشرق گولڈزہیر(وفات۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) کے متعلق یہ الفاظ لکھے''سیدالباحثین الطیب الذکر العلامة جو لد زیھر ''(صفحہ۱۸۵) دوسرے مقام پر ان کی کتاب بارے یہ رائے دی''ویقولGOLD ZIHER فی موضع آخر من تعلقیاته الممتعه علی کتابه القیم''العقیدةوالشریعةفی الاسلام''(صفحہ۱۹۷)۔

[۴۴۲] علامہ رشید رضا مصری نے مہدی آخرالزماں کے انکار پر مستقل کتاب لکھی نیز تفسیر المنار میں اپنا مؤقف درج کیا علاوہ ازیں فتویٰ بھی جاری کیا جو ''المھدی المنتظر'' عنوان سے رسالہ ''المنار'' شمارہ۲مئی۱۹۰۴ء میں چھپا۔نیز کتاب''فتاویٰ الامام محمد رشید رضا'' صفحہ۱۰۶تا۱۰۸پر درج ہے۔

[۴۴۳] شیخ عبدالکریم الخطیب کی''المھدی المنتظر ومن ینتظرونه'' مصر سے۱۴۰۰ھ میں۱۱۹صفحات پر چھپی۔مصنف کا مزید ذکر دوسرے مقام پر ملاحظہ ہو۔

[۴۴۴] شیخ محمد بن عبدالعزیز مانع نے''تحدیق النظر فی اخبار الامام المنتظر ''۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء میں لکھی اور۲۰۰۹ء میں دارالصمیعی ریاض نے شائع کی۔

[۴۴۵] شیخ عبداللہ آل محمود نجدی نے''لامھدی ینتظر،بعد الرسول ﷺ خیر البشر''،لکھی جو دوسری بار۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء میں۹۶صفحات پر چھپی۔یاد رہے یہ کتاب سانحہ حرم مکی کے فوراً بعد لکھی گئی۔

[۴۴۶] حارث بن سریج تمیمی (وفات ۱۲۸ھ/۷۴۶ء) خراسان کا باشندہ اور

اموی عہد میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور بعض علاقوں پر قبضہ کر لیا بالآخر قتل ہوا۔اور کہا گیا کہ اسلامی تاریخ میں اس نوع کا دعویٰ کرنے والا پہلا شخص تھا۔ **الاعـــلام**،جلد۲صفحہ ۱۴۱،۱۵۴/ **المهدی المنتظر**،بستوی،۸۹تا۹۰۔

[۴۴۷] موجودہ دَور میں سعودی عرب کے انتہا پسند وھابیہ میں سے محمد بن عبداللہ قحطانی مدعی مہدویت ہوا۔ جوابوھذال جھیمان بن محمد عتیبی (وفات ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء) کی جماعت کا اہم رکن اور یکم محرم ۱۴۰۰ھ/ ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء کے روز ساتھیوں کے ہمراہ نماز فجر کے دوران مسجد حرم مکی پر قبضہ کر کے اس کے مہدی منتظر ہونے کا اعلان کیا۔محاصرہ کے تیسرے روز قحطانی مارا گیااور جماعت کا سربراہ جھیمان متعدد ساتھیوں سمیت گرفتار ہوا پھر سزائے موت دی گئی۔ پاکستان کے غیر مقلد عالم بدیع الدین راشدی سندھی (وفات ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء) کا بیٹا نور الدین راشدی اس گروہ کا اہم رکن اور سانحہ حرم کے موقع پر جھیمان کا اردو ترجمان تھا،اسی دوران ہلاک ہوا۔

جماعت کا ایک سعودی رکن ناصر حزیمی (پیدائش ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء)اس سانحہ کے مرحلہ پر کسی دوسرے شہر میں تھا جو بعدازاں ۵ دسمبر ۱۹۸۰ء کو گرفتار اور پانچ برس بعد ۲۶ اپریل ۱۹۸۶ء کو رِہا ہوا۔جس نے تین عشرہ بعد اس واقعہ بارے یاداشتیں قلم بند کیں جو''**ایـام مـع جُهَيـمـان**'' نام سے کتابی شکل میں ۲۰۱۰ء پھر ۲۰۱۱ء میں بیروت سے ۱۸۴ صفحات پر چھپی۔نیز''**ذكـر يـا تـی مـع جهيمان العتيبی قائدالمحتلين لـلمسجد الحرام**''عنوان سے کتاب''**الاخـوان الـمسلمون والسلفيون فی الخليج**'' کے صفحہ ۲۸۷ تا ۳۴۸ پر مطبوع ہیں۔

[۴۴۸] امام احمد بن حنبل کے احوال وآثار پر عربی میں لکھی گئی چالیس کے قریب کتب کے نام واشاعت بارے معلومات:**مـعـجـم الـعـلـماء والمشاهير**،صفحہ ۲۴ تا ۲۶۔نیز/**معجم ماكتب عن الرسول**،جلد۹صفحہ ۸۷۔

[۴۴۹] شیخ ابن ابی خیثمہ کے حالات:**الاعـلام**،جلد۱صفحہ ۱۲۸/**مـعـجـم المؤلفين**،جلد۱صفحہ ۱۴۲۔

[۴۵۰] شیخ ابونعیم اصفہانی کے حالات: **الاعلام**، جلد اصفحہ ۱۵۷/ **معجم ماکتب عن الرسول**، جلد اصفحہ ۹۲/ **معجم المؤلفین** جلد اصفحہ ۱۷۶ تا ۱۷۷۔

[۴۵۱] شیخ شہاب الدین سہروردی کے احوال وآثار پر قطر کی مشہور علمی شخصیت ڈاکٹر عائشہ بنت یوسف مناعی نے تحقیق انجام دے کر جامعہ ازہر قاہرہ سے ۱۹۸۵ء میں ایم فل کیا۔ ان کا مقالہ ''**ابو حفص عمر السهروردی حیاته وتصوفه**'' نام سے ۱۹۹۱ء میں ۳۲۰ صفحات پر قطر سے شائع ہوا، صفحہ ۸۴۔

[۴۵۲] ڈاکٹر عبدالفتاح حلو کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد اصفحہ ۲۴۴ تا ۲۴۵/ **تتمة الاعلام**، جلد اصفحہ ۳۰۶ تا ۳۰۷/ **ذیل الاعلام**، جلد اصفحہ ۱۲۶/ **عقد الجوهر**، صفحہ ۱۹۵۲ تا ۱۹۵۴۔

[۴۵۳] شیخ یوسف سلمی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۸ صفحہ ۲۵۷/ **تتمة الاعلام**، جلد اصفحہ ۳۰۷/ **دلیل الرسائل**، صفحہ ۳۱۰/ **الفهرس الوصفی**، صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۸/ **قائمة اصدارات**، صفحہ ۷۷/ **قائمة دار الكتب العلمية ۲۰۰۰ء** صفحہ ۱۲۶/ **معجم ماکتب عن الرسول**، جلد ۹ صفحہ ۸۲، ۲۰۶/ **معجم المؤلفین**، جلد ۴ صفحہ ۱۸۹۔

[۴۵۴] علامہ ابن قیم کے حالات: **ابجد العلوم**، صفحہ ۶۴۶ تا ۶۴۹/ **الاعلام**، جلد ۶ صفحہ ۵۶/ تحقیقات اسلامیات، صفحہ ۴۷، ۳۵۵/ **معجم مصنفات الحنابلة**، جلد ۴ صفحہ ۳۷ تا ۱۰۵/ **معجم المؤلفین**، جلد ۳ صفحہ ۱۶۴ تا ۱۶۶۔

[۴۵۵] شیخ بدرالدین نابلسی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۲ صفحہ ۲۱۶/ **السحب الوابلة**، صفحہ ۱۵۵/ **معجم مصنفات الحنابلة**، جلد ۴ صفحہ ۱۶۷ تا ۱۷۰/ **معجم المؤلفین**، جلد اصفحہ ۵۸۶۔

[۴۵۶] حافظ ابن کثیر نے ''**البداية والنهاية**'' میں اس تصنیف کا خود ذکر کیا۔ قلمی نسخہ تا حال دریافت نہیں ہوا۔ **ابن کثیر الدمشقی**، صفحہ ۱۸۱۔

[۴۵۷] شیخ جمال الدین اقسرائی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۷ صفحہ ۴۰ تا ۴۱/ **عقد**

الدرر، مقدمہ محقق صفحہ ۳۴/معجم المؤلفین، جلد ۳ صفحہ ۶۲۷۔

[۴۵۸] الفهرس المختصر، جلد ا صفحہ ۴۹۰۔

[۴۵۹] التصريح، حاشیہ محقق صفحہ ۳۲۰/الحاوی للفتاویٰ، صفحہ ۴۶۴ تا ۴۹۱/الفهرس المختصر، جلد ا صفحہ ۲۰۷/معجم ما كتب عن الرسول، جلد ۹ صفحہ ۲۰۴/معجم المطبوعات العربية في شبه، صفحہ ۲۱۲ تا ۲۱۳/مكتبة الجلال السيوطي، صفحہ ۱۰۵، ۲۵۴۔

[۴۶۰] المهدى المنتظر، بستوی، صفحہ ۱۳۰/هدية العارفين، جلد ا صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۲۔

[۴۶۱] علامہ ابن طولون نے اپنے احوال وآثار پر کتاب ''الفلک المشحون في احوال محمد بن علي طولون ''لکھی جو پہلی بار ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۶ء میں دار ابن حزم بیروت نے ۲۲۶ صفحات پر شائع کی۔ صفحہ ۱۳۲ نیز/الشذرات الذهبية میں نام بتایا، صفحہ ۱۱۸۔

[۴۶۲] علامہ ابن حجر ہیتمی کے اَحوال پر مکہ مکرمہ کی خاتون پروفیسر لمیاء بنت احمد شافعی (پیدائش ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء) نے اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے پی ایچ ڈی کی، ان کا مقالہ ''ابن حجر الهيتمي المكي وجهوده في الكتابة التاريخية'' نام سے پہلی بار ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء میں مصر سے ۴۸۰ صفحات پر شائع ہوا۔ صفحہ ۲۲۲ تا ۲۲۳، نیز/معجم ما كتب عن الرسول، جلد ۹ صفحہ ۲۱۰، ۲۳۳۔

[۴۶۳] مولانا علی متقی برہانپوری کے حالات پر اُن کے شاگرد شیخ عبدالقادر بن احمد فاکھی مکی (وفات ۹۸۲ھ/ ۱۵۷۴ء) نے عربی کتاب ''القول النقي في مناقب المتقي ''لکھی۔ دوسرے شاگرد وخلیفہ مولانا عبدالوہاب بن ولی اللہ برہانپوری مہاجر مکی (وفات ۱۰۰۱ھ/ ۱۵۹۲ء) نے ''اتحاف التقي في فضل الشيخ علي متقي ''لکھی۔ دونوں کے قلمی نسخے تا حال دریافت نہیں ہوئے۔ نیز/ابجد العلوم، صفحہ ۶۹۶/اخبار الاخيار، صفحہ ۳۴۳ تا ۳۵۵/الاعلام، جلد ۴ صفحہ ۲۷۱، ۳۰۹/اعلام

المکیین ،جلد۲صفحہ۸۳۸/تحقیقات اسلامیات،صفحہ۱۰۶،۱۱۵،۴۶۳/تطور اللغة العربية ،صفحہ۵۵تا۵۶/ حدائق الحنفیہ ،صفحہ۴۰۵تا۴۰۶/خبايا الزوايا ،صفحہ۵۰تا ۵۵/الخزائن،جلد۱صفحہ۷۸تا۸۰/دليل الرسائل ،صفحہ۹۱/الفهرست المشروح ،جلد۱صفحہ۱۵۱/فهرس دارالكتب المصرية،جلد۱صفحہ۳۴۴/الفهرس المختصر ،جلد۱صفحہ۳۴۵/فهرس المخطوطات بجامعة عليگره ،جلد۲صفحہ۳۷۹تا۳۸۰/فهرس مخطوطات مكتبة مكةالمكرمة ،صفحہ۸۳/الفهرس الوصفى ،جلد۲صفحہ۹۵تا۹۷/معجم ماكتب عن الرسول ،جلد۹صفحہ۱۱۶،۱۳۸/معجم المطبوعات العربيةفى ايران ،صفحہ۳۸۸/معجم المطبوعات العربية والمعربة،جلد۲صفحہ۱۶۱۴/معجم المؤلفين ،جلد۲صفحہ۴۲۰/مفيدالمفتى،صفحہ۱۳۱تا۱۳۲/نزهةالخواطر،صفحہ ۳۸۵تا۳۸۹/هدیةالعارفين،جلد۱صفحہ۷۴۶تا۷۴۷۔

[۴۶۴] الفهرس المختصر ،جلد۱صفحہ۴۸۸/معجم ماكتب عن الرسول،جلد۹صفحہ۱۷۰۔

[۴۶۵] ملاعلی قاری کے حالات وآثار پر شیخ خلیل ابراہیم قوتلائی نے تحقیق کے نتیجہ میں اُم القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ سے ۱۹۸۵ء میں ایم فل کیا۔ان کا مقالہ ''الامام علی قارى واثره فى علم الحديث ''عنوان سے ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ء میں پہلی بار دارالبشائر الاسلامية بيروت نے ۴۹۶صفحات پر شائع کیا،صفحہ۱۲۶،۴۶۵۔نیز /فهرست المخطوطات دارالكتب المصرية،جلد۳صفحہ۶۳/فهرس دارالكتب المصرية،جلد۱صفحہ۳۵۹ضمیمہ صفحہ۴۸/فهرس المخطوطات العربيةبجامعة عليگره ،جلد۱صفحہ۲۲۳،جلد۲صفحہ۳۳۷تا۳۴۷/معجم ماكتب عن الرسول ،جلد۹صفحہ۱۷۰تا۱۷۱،۲۵۴تا۲۵۵/مفيدالمفتى،صفحہ۱۳۳، ۲۳۶/المهدى المنتظر،بستوی،صفحہ۱۳۲۔

[۴۶۶] معجم العلماء والمشاهير ،صفحہ۹۲۹/الاحمدية،شمارہ

اگست ۲۰۰۰ء صفحہ ۲۳

[۴۶۷] **الاحمدیة**، شمارہ اگست ۲۰۰۰ء صفحہ ۲۳۔

[۴۶۸] شیخ رضی الدین ہیتمی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۳ صفحہ ۲۸/ **اعلام المکیین**، جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۵/ **خلاصة الاثر**، جلد ۲ صفحہ ۱۶۱ تا ۱۶۲/ **مختصر نشر النور**، صفحہ ۱۹۸/ **معجم المؤلفین**، جلد ۱ صفحہ ۲۱۷ تا ۲۲۲/ **هدية العارفين**، جلد ۱ صفحہ ۳۶۹۔

[۴۶۹] شیخ نوح رومی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۸ صفحہ ۵۱/ **خلاصة الاثر**، جلد ۴ صفحہ ۴۴۶/ **فهرس دار الكتب المصرية**، جلد ۱ صفحہ ۴۳۳/ **معجم المؤلفين** جلد ۴ صفحہ ۴۲/ **هدية العارفين**، جلد ۲ صفحہ ۴۹۸۔

[۴۷۰] شیخ مصطفیٰ البکری خلوتی کے حالات پر ان کے بیٹے شیخ ابو الفتوح کمال الدین محمد البکری (وفات ۱۱۹۶ھ/۱۷۸۲ء) نے کتاب "**التلخيصات البكرية في ترجمة خلاصة البكرية**"، لکھی جس کے قلمی نسخہ کی خبر نہیں۔ نیز/ **الاعلام**، جلد ۷ صفحہ ۲۳۹/ جہان امام ربانی، جلد ۶ صفحہ ۵۰ تا ۵۳/ **سلك الدرر**، جلد ۴ صفحہ ۲۲۰ تا ۲۳۰/ **معجم المؤلفين**، جلد ۳ صفحہ ۸۷۶۔

[۴۷۱] **سلك الدرر**، جلد ۴ صفحہ ۲۲۷۔

[۴۷۲] سید جعفر برزنجی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۲ صفحہ ۱۲۳/ **سلك الدرر**، جلد ۲ صفحہ ۱۳/ **معجم ما كتب عن الرسول**، جلد ۹ صفحہ ۱۷۹، ۱۸۲/ **معجم المؤلفين**، جلد ۱ صفحہ ۴۹۰۔

[۴۷۳] شیخ محمد بن اسماعیل صنعانی کے حالات: **ابجد العلوم**، صفحہ ۶۷۸ تا ۶۷۹، ۶۸۱/ **اعلام المؤلفين الزيدية**، صفحہ ۸۶۳ تا ۸۷۲/ **الاعلام**، جلد ۶ صفحہ ۳۸/ **معجم ما كتب عن الرسول**، جلد ۹ صفحہ ۸۶/ **معجم المؤلفين**، جلد ۳ صفحہ ۱۳۲۔

[۴۷۴] شیخ ادریس حمدون کے حالات: **الاعلام**، جلد ۱ صفحہ ۲۸۰ تا ۲۸۱/ **فهرس**

الفهارس والاثبات ،جلد۲صفحہ۸۱۸تا۸۲۵،جلد۳صفحہ۵۱/معجم ماکتب عن الرسول،جلد۹صفحہ۱۷۹/معجم المؤلفین،جلد۱صفحہ۳۴۳۔

[۴۷۵] شیخ عبدالرحمٰن عیدروس کے حالات:الاعلام،جلد۳صفحہ۳۳۸/ جہان امام ربانی،جلد۶صفحہ۸۴تا۹۷/سلک الدرر ،جلد۲صفحہ۳۷۵تا۳۷۶؍الطریقة النقشبندیة،صفحہ۹۳تا۹۴/فهرس الفهارس والاثبات،جلد۲صفحہ۷۳۹تا۷۴۲ /معجم ماکتب عن الرسول ،جلد۹صفحہ۲۰۴/معجم المؤلفین ،جلد۲ صفحہ۱۲۴/هدیةالعارفین،جلد۱صفحہ۴۵۴تا۴۵۵۔

[۴۷۶] شیخ احمد بربیر کے حالات:الاعلام،جلد۱صفحہ۱۵۵/ حلیة البشر ،جلد۱صفحہ۲۱۷تا۲۳۸/معجم ماکتب عن الرسول جلد۹صفحہ۱۷۵/معجم البابطین ،جلد۲صفحہ۹تا۱۰/معجم المطبوعات العربیة والمعربة، جلد۱صفحہ۵۴۵تا۵۴۶/معجم المئولفین،جلد۱صفحہ۱۷۵۔

[۴۷۷] شیخ عثمان فودی کے حالات پرنائجیریا کے وزیرشیخ جنیدبن محمد بخاری (وفات۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء) کی کتاب”کرامات الشیخ عثمان بن فودی “ صکتو نائجیریاسے شائع ہوئی/اسی مصنف کی دوسری کتاب”روض الجنان فی ذکربعض مناقب الشیخ عثمان بن فودی “کے قلمی نسخہ کی فوٹو کاپی نیامی یونیورسٹی نائجر کے ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ہے۔نیز/فهرس المخطوطات الاسلامیة الموجودة بمعهدالابحاث ،جلد۱صفحہ۲۴۵،جلد۵صفحہ۲۰۱/فیض الملک الوهاب، جلد۲صفحہ۱۲۳۶/قراء ات،شمارہ اکتوبر۲۰۰۴ءصفحہ۳۲تا۴۳،بقلم ڈاکٹرمحمد ثانی عمرموسیٰ/معجم البابطین،جلد۱۲صفحہ۷۴۰تا۷۴۲۔

[۴۷۸] فهرس المخطوطات الاسلامیةالموجودةبمعهد الابحاث ،جلد۱صفحہ۳۵۵،جلد۴صفحہ۳۳۴تا۳۳۵،جلد۶صفحہ۳۳۰/معجم ماکتب عن الرسول،جلد۹صفحہ۱۳۰۔

[۴۷۹] فهرس مخطوطات مکتبةجامعة اباداں،صفحہ۱۰۵۔

[۴۸۰] شیخ محمد بن مختار کنتی کے حالات: **الاعلام**، جلد۷ صفحہ۹۲/ **فهرس المخطوطات الاسلامية الموجودة بمعهد**، جلد۲ صفحہ۸۶ تا ۸۷ **معجم المؤلفين**، جلد۱ صفحہ۴۴۷۔

[۴۸۱] شیخ علی جمالی کے حالات: **الاعلام**، جلد۵ صفحہ۱۷/ **تراجم المؤلفين التونسيين**، جلد۴ صفحہ۴۲۸ تا ۴۲۹/ **فهرس دار الكتب المصرية**، جلد۱ صفحہ۱۸۲/ **فيض الملك الوهاب**، جلد۱ صفحہ۸۵۹ تا ۸۶۰/ **معجم اعلام الجزائر**، صفحہ۳۲۴ تا ۳۲۵/ **معجم المؤلفين**، جلد۲ صفحہ۵۲۷۔

[۴۸۲] شیخ عبدالقادر صدیقی کے حالات: **اعلام المكيين**، جلد۲ صفحہ۹۰۷ تا ۹۰۸/ **مختصر نشر النور**، صفحہ۲۷۵/ **نظم الدرر**، صفحہ۱۳۲۔

[۴۸۳] شیخ سید احمد غماری نے اپنے اَحوال نیز مرویات پر کتاب ''**البحر العميق في مرويات ابن الصديق** ''لکھی جو دار الکتبی قاہرہ نے ۲۰۰۷ء میں پہلی بار دو جلد کے ۹۱۰ صفحات پر شائع کی، جلد۱ صفحہ۸۹/ اور شاگرد شیخ عبداللہ بن عبدالقادر تلیدی (پیدائش (وفات ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء) نے''**حياة الشيخ احمد بن الصديق** ''لکھی جو **مطبع مهدية تطوان** سے پہلی بار ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء میں ۱۱۴ صفحات پر چھپی ،صفحہ۸۶/ شیخ حسن بن علی کتانی اثری (پیدائش ۱۳۹۲ھ/ ۱۹۷۲ء) نے آل البیت یونیورسٹی عمان اُردن سے ایم فل کیا، ان کا مقالہ''**فقه الحافظ احمد بن الصديق الغماري ،دراسة مقارنة**'' نام سے پہلی بار ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء میں **دار الكتب العلمية بيروت** نے ۲۲۱ صفحات پر شائع کیا۔ نیز/ **اتحاف المطالع**، جلد۲ صفحہ۵۷۴/ **الاعلام**، جلد۱ صفحہ ۲۵۳/ **تشنيف الاسماع**، صفحہ۷۱ تا ۸۵/ **سل النصال**، صفحہ۱۸۱ تا ۱۸۴/ **نثر الجواهر**، جلد۱ صفحہ۱۷۴ تا ۱۸۱۔

[۴۸۴] تذکرہ محدث اعظم پاکستان، جلد۲ صفحہ۴۴۰، ۴۵۲/ کتابیات ختم نبوت، جلد۱ صفحہ۲۸۲۔

[۴۸۵] شیخ رشید تادفی کے حالات: **مئة اوائل من حلب**، جلد۱ صفحہ۲۹۱ تا

۲۹۲/من اعلام الطریقة النقشبندیة ،جلد۲صفحہ۵۲۵تا۵۲۹/الموسوعة الموجزة،جلد۳صفحہ۶۴ تا۶۵ / المهدی المنتظر ،بستوی،صفحہ۱۳۵۔

[۴۸۶] مرزائی ویب سائٹ پرتحریر بعنوان ’’عقیدہ حیات مسیح کامنبع‘‘،صفحہ۲۔

[۴۸۷] پروفیسر عبدالکریم الخطیب کے حالات:اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۲۴۹ تا۲۵۰/تتمةالاعلام،جلد۱صفحہ۳۱۷ تا۳۱۸/ذیل الاعلام ،جلد۱صفحہ۱۲۷تا۱۲۸ /عقد الجوهر ،صفحہ۱۹۶۳تا۱۹۶۵/معجم الموضوعات المطروقة،جلد۲ صفحہ۱۲۱۳۔

[۴۸۸] شیخ حمودتو یجری کے حالات:اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۱۳۲تا ۱۳۳/تتمةالاعلام،جلد۱صفحہ۱۵۴ تا۱۵۶/ذیل الاعلام،جلد۱صفحہ۶۷ /عقدالجوهر،صفحہ۱۸۰۴تا۱۸۰۶/معجم مصنفات الحنابلة ، جلد۷صفحہ۲۷۸ تا۲۹۰۔

[۴۸۹] اقامةالبرهان،صفحہ۶/تتمةالاعلام،جلد۱صفحہ۱۵۵/معجم مصنفات الحنابلة،جلد۷صفحہ۲۸۰۔

[۴۹۰] الاسلام، میں شیخ عبداللہ غماری کا مضمون ’’ظهور المهدی حق‘‘ شمارہ۱۲اپریل۱۹۳۵ءصفحہ۲۷تا۲۹،شمارہ۱۹اپریل صفحہ۱۵تا۱۹،شمارہ۲۶اپریل صفحہ۲۲تا۲۶،شمارہ۳مئی صفحہ۱۹تا۲۱،شمارہ ۱۰مئی صفحہ۱۶تا۱۸،شمارہ ۱۷مئی صفحہ۱۷تا۱۸، شمارہ۲۴مئی صفحہ۱۷تا۱۹،شمارہ ۳۱مئی صفحہ۳۰ تا۳۳،شمارہ ۷جون صفحہ۲۶تا۲۹،شمارہ ۱۴ جون صفحہ۱۶تا۱۹۔دس اقساط۔

[۴۹۱] عبدالله بن الصديق الغماری،صفحہ۳۶۔

[۴۹۲] معجم ما كتب عن الرسول، جلد۹صفحہ۲۷۶۔

[۴۹۳] شیخ زکی ابراہیم کے حالات:اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۳۶۲/اسانید المصريين،صفحہ۴۳۹تا۴۴۴/المحدثون فی مصر والازهر ،صفحہ۳۶۲ تا۳۶۷/معجم البابطين،جلد۷صفحہ۶۶۴ تا۶۶۶/النهضة الاسلامية ،جلد۶

صفحہ۳۸۰تا۳۹۴/الازھـــر،شمارہ دسمبر۱۹۹۸ءصفحہ۱۲۶۰تا۱۲۶۵،شیخ محی الدین حسین یوسف اسنوی کا مضمون''رائد العــشـيرة المـحـمـديةالشيخ محمد ز کی ابـــراهيـم''، شمارہ مارچ۱۹۹۹ءصفحہ۱۷۵۶تا۱۷۶۱،شمارہ اپریل صفحہ۱۹۰۸تا۱۹۱۳دو اقساط ، بقلم ڈاکٹر محمد رجب بیومی/دمشق کے غلاپینی علماء،صفحہ۴۵تا۴۷
www.alasheira.net/

[۴۹۴] شیخ عبدالمحسن عباد کے حالات:www.saaid.net

[۴۹۵] دليـل الـمـؤلفات الاسلامية ،صفحہ۲۹۶/مـعـجـم ما كتب عن الرسول،جلد۹صفحہ۱۷۱۔

[۴۹۶] دليـل الـمـؤلفات الاسلامية ،صفحہ۲۹۶/مـعـجـم ما كتب عن الرسول،جلد۹صفحہ۲۰۷۔

[۴۹۷] ڈاکٹر محمد مقدم کے حالات:www.saaid.net

[۴۹۸] دليل معرض الرياض، صفحہ۲۰۳۔

[۴۹۹] دليل معرض الرياض، صفحہ۱۰۹۔

[۵۰۰] اسلامی صدیوں میں مہدی آخرالزماں کا دعویٰ کرنے والے مشاہیر کے حالات پر لکھی گئی چار عربی کتب کے نام یہ ہیں(۱)الـمـهـدی و الـمـهـدويون ،مراکش کے عالم و مؤرخ قاضی شیخ عبدالحفیظ بن محمد فاسی (وفات ۱۳۸۳ھ/۱۹۶۴ء) قلمی نسخہ دریافت نہیں ہوا۔(۲)الـمـهـدی و المهدوية ،بغداد کے محقق و مؤرخ شیخ عبدالرزاق حسّان (وفات۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء)بغداد سے۱۹۵۷ء میں ۲۳۱ صفحات پر چھپی۔ (۳) الـمهـدی الـمـنتظر و ادعياء المهدية ،مصر کے شیخ محمد بیومی کی تصنیف جو مکتبہ ایمان قاہرہ نے ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء میں ۶۴ صفحات پر شائع کی۔(۴)من ادعی المهدية ،نجف اشرف کے شیعہ عالم شیخ عامر بن حسین حلوموسوی (پیدائش ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۲ء) غیر مطبوع ۔

نیز ڈاکٹر عبدالحلیم بستوی نے بعض کا تعارف''المھد ی الـمـنـتـظـر فی ضوء

الاحادیث''صفحہ ۶۰ تا ۱۱۸ پر پیش کیا ہے۔

[۵۰۱] مجددین اسلام بارے حدیث ''سنن ابوداؤد'' میں زیر نمبر ۴۲۹۱ درج ہے۔یادرہے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے متون واسناد پر مبنی چھ کتب کی ائمہ اسلام نے درجہ بندی کی اور قرآن مجید کے بعد روئے زمین پر موجود جملہ کتب میں چھ صحیح ترین کتب قرار دیا جن کے لیے ''صحاح ستہ'' کی اصطلاح رائج ہے۔ان چھ کتب کی ترتیب وار نام یہ ہیں۔پہلی ،**الجامع الصحیح**، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (وفات ۲۵۶ھ/۸۷۰ء) دوسری ،**صحیح مسلم**، امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (وفات ۲۶۱ھ/۸۷۵ء) تیسری ،**الجامع الصحیح** ،امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سلمی بوغی ترمذی (وفات ۲۷۹ھ/۸۹۲ء) چوتھی ،**السنن**، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی (وفات ۲۷۵ھ/ ۸۸۹ء) پانچویں ،**السنن**، امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی بن شعیب نسائی (وفات ۳۰۳ھ/ ۹۱۵ء) چھٹی ،**السنن**، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی (وفات ۲۷۳ھ/ ۸۸۷ء)۔گویا سنن ابوداؤد اس ترتیب میں چوتھے نمبر پر ہے۔جس کا اُردو ترجمہ مولانا عبدالحکیم خان اختر شاہجہانپوری (وفات ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء) نے کیا جو تین جلدوں میں لاہور سے شائع ہوا۔اور صحاح ستہ کے مذکورہ جامعین و مرتبین ائمہ کے حالات علامہ غلام رسول سعیدی (وفات ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء) کی اُردو کتاب ''تذکرۃ المحدثین'' میں یکجا مطالعہ کیے جاسکتے ہیں۔

[۵۰۲] شیخ عبدالمتعال صعیدی ازہری کے حالات: **الازھر فی الف عام**، جلد ۳ صفحہ ۱۷۷ تا ۱۸۳/ **الاعلام**، جلد ۴ صفحہ ۱۴۸/ **نثر الجواھر**، جلد ۱ صفحہ ۸۱۴۔

[۵۰۳] **المجددون فی الاسلام من القرن الاول الی الرابع عشر**، شیخ عبدالمتعال صعیدی، سال اشاعت درج نہیں، مکتبہ آداب قاہرہ، کل صفحات ۶۳۵۔

[۵۰۴] **المجددون فی الاسلام**، صفحہ ۵۵۰ تا ۵۵۶۔

[۵۰۵] علامہ ابن حجر عسقلانی کے حالات پر عبدالستار الشیخ کی کتاب ''**الحافظ**

ابن حجر العسقلانی امیر المئومنین فی الحدیث'' دارالقلم دمشق نے پہلی بار۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء میں ۶۴۰ صفحات پر شائع کی، صفحہ ۴۸۷ تا ۴۸۸/ ملک العلماء، صفحہ ۳۳۔

[۵۰۶] **مکتبۃالجلال السیوطی**، صفحہ ۱۲۵۔

[۵۰۷] **الفہرس المختصر**، جلد ا صفحہ ۴۶۰/**فہرس المخطوطات العربیۃ والترکیۃ**، جلد ۲ صفحہ ۹۹ تا ۱۰۰، ۲۶۳، جلد ۲ صفحہ ۱۳۴ تا ۱۳۵/ **معجم الموضوعات المطروقۃ**، جلد ۲ صفحہ ۱۰۹۱/ **مکتبۃالجلال السیوطی**، صفحہ ۱۴۵ تا ۱۴۶۔

[۵۰۸] **الفلک المشحون**، صفحہ ۹۲۔

[۵۰۹] شیخ محمد بن علی دنیہ کے حالات: **اتحاف المطالع**، جلد ۲ صفحہ ۴۸۴/ **الاعلام**، جلد ۶ صفحہ ۳۰۴/ **معجم المؤلفین**، جلد ۳ صفحہ ۵۱۱/ **نثر الجواہر**، جلد ۲ صفحہ ۱۳۶۴۔

[۵۱۰] شیخ محمد مراغی جرجاوی کے حالات: **اسانید المصریین**، صفحہ ۶۶۲ تا ۶۷۵/ **الاعلام**، جلد ۷ صفحہ ۸۱/ **مکتبۃالجلال السیوطی**، صفحہ ۱۲۵ تا ۱۲۶/ **الازہر**، شمارہ جولائی ۱۹۹۳ء صفحہ ۷۰ تا ۷۶، ڈاکٹر احمد حسین نمکی کا مضمون'' **من اعلام الازہر، ابوحامد المراغی الجرجاوی، المؤرخ الحجۃ**''۔

[۵۱۱] **اسانید المصریین**، صفحہ ۶۶۶/ **الازہر**، شمارہ جولائی ۱۹۹۳ء صفحہ ۷۵۔

[۵۱۲] **فہرست المخطوطات دارالکتب المصریۃ، مصطلع الحدیث**، جلد ا صفحہ ۳۲۱ تا ۳۲۲/ **فہرس دارالکتب المصریۃ**، جلد ا ضمیمہ صفحہ ۱۱۔

[۵۱۳] **فہرس دارالکتب المصریۃ**، جلد ا صفحہ ۲۹۳/ **الازہر**، شمارہ جولائی ۱۹۹۳ء صفحہ ۷۵۔

[۵۱۴] شیخ امین خولی کے حالات: **الاعلام**، جلد ۲ صفحہ ۱۶/ اہم عرب ممالک، صفحہ ۳۲۵/ **معجم المؤلفین**، جلد ا صفحہ ۴۰۰/ **نثر الجواہر**، جلد ا صفحہ

۲۶۳/النهضة الاسلامية، جلد۴ صفحہ ۳۴ تا ۴۸۔

[۵۱۵] ڈاکٹر عائشہ بنت الشاطی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد ا صفحہ ۲۱۷/**ذیل الاعلام**، جلد۲ صفحہ ۹۶۔

[۵۱۶] بابیہ گروہ، علی محمد بن مرزا رضی بزاز (۱۲۳۵ھ-۱۲۶۶ھ/ ۱۸۱۹ء-۱۸۵۰ء) کا متبع ہے۔ جو ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے، مہدی منتظر ہونے کا دعویٰ کر کے ''باب'' لقب اختیار کیا۔ حکومت ایران نے قید کیا اور تبریز میں پھانسی دی گئی جہاں سے بعض متبعین لاش کو پہلے طہران پھر حیفا فلسطین لے گئے جہاں مقبرہ بنایا۔

[۵۱۷] بہائیہ گروہ، حسین علی نوری بن عباس مرزا (۱۲۳۳ھ-۱۳۰۹ھ/ ۱۸۱۷ء-۱۸۹۲ء) سے منسوب ہے۔ جو ایران کے ایک گاؤں اور بقول دیگر طہران شہر میں پیدا ہوئے۔ بابی گروہ کا سربراہ تھا بعد ازاں خود نئے دین کا پرچار کیا اور ''بہا اللہ'' لقب اختیار کیا، اس مناسبت سے پیرکارو بہائی کہلائے۔ ایران و فلسطین میں قید رہا اور عراق و استنبول سے نکالا گیا۔ حیفا فلسطین میں دفن ہے۔ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء میں بہائی فرقہ کے کفر و ارتداد بارے فتویٰ جاری کیا جو فتاویٰ رضویہ جلد ۶ صفحہ ۱۲۰ تا ۱۲۱ پر درج ہے۔

[۵۱۸] اعلیٰ حضرت، شمارہ جون ۲۰۱۹ء صفحہ ۲۸ تا ۳۳، مولانا شمیم اختر کا مضمون "اُستاذ زمن اور مطبع اہل سنت بریلی شریف"/الحقیقہ، شمارہ ۲۰۱۹ء تحفظ ختم نبوت نمبر، جلد۲ صفحہ ۳۹۵ تا ۴۰۳، محمد ثاقب رضا قادری کی تحریر ''ردّ قادیانیت میں اوّلین ماہوار رسالہ ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان، بریلی''۔

[۵۱۹] **طائفة القاديانية**، پہلی کتابی اشاعت کا آخری صفحہ/ **مناظرات**، جلد ا صفحہ ۱۷۷۔

[۵۲۰] **مناظرات**، جلد ا صفحہ ۵۰۔

[۵۲۱] علامہ ثناء اللہ امرتسری کے حالات: علامہ صفی الرحمٰن اعظمی مبارکپوری (وفات ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء) کی کتاب ''فتنۂ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری

''۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء میں مکتبہ محمدیہ لاہور نے ۳۲۴ صفحات پر شائع کی،صفحہ۲۶۱/ نیز ـالاعلام،جلد۲صفحہ۱۰۱/ طائفۃ القادیانیۃ ،آخری صفحہ/ معجم المؤلفین ،جلد۱ صفحہ۴۶۷/ نثر الجواھر ،جلد۱صفحہ۳۰۳/ نزھۃالخواطر ،صفحہ۱۲۰۵۔

[۵۲۲] شیخ محمد رشید الخطیب کے حالات :تاریخ علماء دمشق ،جلد۳ صفحہ۴۲۰/ غرر الشام،جلد۱صفحہ۲۵۶ تا ۲۵۷۔

[۵۲۳] شیخ محمد کافی کے حالات :الاعلام، جلد۷صفحہ۱۵۹/ تاریخ علماء دمشق، جلد۲صفحہ۴۳۷تا۴۶۷/ العلماء العزاب ،صفحہ۲۵۷تا۲۶۹/ معجم المؤلفین ،جلد۳صفحہ۸۸۷تا۸۸۹/ نثر الجواھر ،جلد۲صفحہ۱۵۴۳تا۱۵۴۴۔

[۵۲۴] الفقیہ ،شمارہ ۷جنوری ۱۹۲۹ءصفحہ۳ تا ۵ پرالکاویۃعلی الغاویۃکی قسط پیش نظر ہے۔

[۵۲۵] الکاویۃعلی الغاویۃ کی پہلی جلد ۱۳۴۹ھ/ ۱۹۳۱ءاور دوسری جلد ۱۳۵۳ھ/ ۱۹۳۴ء میں چھپی کل صفحات ۱۰۷۰۔ نیز ''احتساب قادیانیت'' جلد ۲۵، ۲۶ کے علاوہ ''عقیدۃ ختم النبوۃ'' جلد ۱۱ تا ۱۳ میں مطبوع ہے۔

[۵۲۶] مولانا محمد عالم امرتسری کے حالات :حکیم غلام قادر امرتسری مقیم ملتان کی کتاب ''تذکرہ آسی'' دارالاشاعت علوم اسلامیہ ملتان نے ۲۸صفحات پرشائع کی،سال تکمیل تالیف ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء ہے/ نیز ـاحتساب قادیانیت ،جلد۲۵صفحہ ۳ تا ۴/ تذکرے اپنے آباء کے،صفحہ۵۴۱تا۵۵۷/ تذکرہ علماء اہل سنت ،کانپوری،صفحہ۲۴۲ تا۲۴۳/ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ،صفحہ ۱۷۶ تا ۱۸۵/ عقیدہ ختم النبوۃ،جلد۱۱صفحہ۳ تا ۲۸،جلد۱۳صفحہ۱۱تا۱۲/ کتابیات ختم نبوت،جلد۱صفحہ۱۷۶تا۱۷۸/ ضیائے حرم،شمارہ اپریل ۱۹۹۲ءصفحہ۶۲ تا۶۹ ،بقلم انیس احمد شاد/ مہر وماہ،شمارہ اکتوبر نومبر ۱۹۹۱ءصفحہ۵ تا۱۱،بقلم آغا خلش کاشمیری۔

[۵۲۷] تذکرہ مجاہدین ختم نبوت،صفحہ۱۸۰تا۱۸۲۔

[۵۲۸] شیخ ابراہیم راوی کے حالات :الاعلام، جلد۱صفحہ۲۷/ البغدادیون،

صفحہ۵۲تا۵۳/تاریخ علماء بغداد ،صفحہ۲۰تا۲۲/المسلسلات فی الاجازات ،جلد۲صفحہ۴۶۶تا۴۶۸/معجم الموضوعات المطروقة ،جلد۲ صفحہ۹۵۲/معجم المئولفین ،جلد۱صفحہ۶۵تا۶۶/معجم المؤلفین العراقیین ، جلد۱صفحہ۴۳/موسوعةاعلام العراق ،جلد۲صفحہ۱۲/نثر الجواهر ،جلد۱صفحہ۳۷۔

[۵۲۹] شیخ اسماعیل واعظ کے حالات :البغدادیون ،صفحہ۳۲تا ۳۳،۲۷۰/تاریخ علماء بغداد، صفحہ۸۵تا۸۶/معجم المؤلفین العراقیین ،جلد۱صفحہ۱۱۷/موسوعةاعلام العراق ،جلد۲صفحہ۲۳۔

[۵۳۰] ڈاکٹر تقی الدین ھلالی نے اپنے احوال خود قلم بند کیے جو''الدعوة الی اللّٰه فی اقطار مختلفة''نام سے مکتبہ صحابہ شارقہ نے پہلی بار۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء میں ۲۹۶صفحات پر شائع کیے۔نیز/اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۳۴۶/اعلام وعلماء عایشتهم ،صفحہ۸۰تا۸۲/تتمةالاعلام ،جلد۲صفحہ۵۵تا۵۶/ذیل الاعلام ،جلد۱صفحہ۱۷۰تا۱۷۱/عقدالجوهر ،صفحہ۲۰۳۲/علماء ومفکرون عرفتهم ،جلد۱صفحہ۱۹۳تا۲۲۷/نقوش عظمت رفتہ ،صفحہ۸۱تا۸۲۔

[۵۳۱] شیخ مصطفیٰ جویجاتی کے حالات :اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۴۳۸/ تاریخ علماء دمشق ،جلد۳صفحہ۵۶۳تا۵۶۵/تتمةالاعلام ،جلد۱صفحہ۱۷۷ تا۱۷۸/عقدالجوهر ،صفحہ۲۱۶۶تا۲۱۶۷/غرر الشام ،جلد۲صفحہ۹۴۹تا۹۵۰/معجم الموضوعات المطروقة ،جلد۲صفحہ۹۵۱۔

[۵۳۲] التصریح ،حاشیہ محقق ،صفحہ۳۵۴۔

[۵۳۳]مولانا عبدالعلیم صدیقی کے حالات : تذکرہ اکابر اہل سنت ،صفحہ۲۳۶ تا۲۴۲/تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ،صفحہ۱۵۳تا۱۶۴/تذکرہ حضرت محدث دکن ،صفحہ۴۱۹تا۴۲۶/تذکرہ علمائے اہل سنت ،کانپوری ،صفحہ۱۶۶تا۱۶۷/تذکرے اپنے آباء کے ،صفحہ۵۷تا۱۱۳/حدوث الفتن ،صفحہ۱۶۴تا۱۶۵/العقود الجاهزة ،صفحہ۴۳۸ تا۴۴۲/علماء العرب فی شبه ،صفحہ۹۲۷تا۹۳۷/مرآة التصانیف ،جلد۱صفحہ

۲۶۹/ اخبار جہاں، شمارہ ۱۱۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء صفحہ ۱۴، پروفیسر شاہ فرید الحق کا مضمون ''مبلغ اسلام شاہ عبدالعلیم صدیقی'' / انوار رضا، سفیر الاسلام نمبر، شمارہ ۲۰۱۱ء، صفحات اُردو، ۴۹۶، انگریزی ۱۰۵، شمارہ ۲۰۱۹ء صفحہ ۵۷ تا ۹۷، ۱۰۳ تا ۱۱۴، ۱۲۰ تا ۱۳۳/ ترجمان اہل سنت، شمارہ اگست ستمبر ۱۹۷۲ء صفحہ ۱۰۸، مفتی سید مسعود علی قادری کا مضمون ''ختم نبوت پر علمائے اہل سنت کی چند تصانیف'' / رضائے مصطفےٰ، شمارہ ۸ مئی ۱۹۵۹ء صفحہ ۳ تا ۵، احوال پر مضمون کی پہلی قسط جس پر لکھنے والے کا نام درج نہیں۔

[۵۳۴] التصریح، حاشیہ محقق، صفحہ ۴۹۔

[۵۳۵] التصریح، حاشیہ محقق صفحہ ۴۹۔

[۵۳۶] علامہ ابوالحسن ندوی کے حالات: اتمام الاعلام، جلد ۱ صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۸/ اعلام وعلماء عایشتهم، صفحہ ۴۷ تا ۶۷/ التصریح، حاشیہ محقق صفحہ ۴۹/ الجواهر الحسان، جلد ۲ صفحہ ۵۲۲/ دلیل المئولفات الاسلامیة، صفحہ ۳۷۴، ذیل الاعلام جلد ۲ صفحہ ۱۳۱ تا ۱۳۲/ عقد الجوهر، صفحہ ۱۹۸۵ تا ۱۹۸۷/ علماء العرب فی شبه، صفحہ ۷۰۹ تا ۷۱۱/ علماء ومفکرون عرفتهم، جلد ۱ صفحہ ۱۳۵ تا ۱۵۴/ النهضة الاسلامیة، جلد ۳ صفحہ ۲۰ تا ۳۹۔

[۵۳۷] التصریح، حاشیہ محقق صفحہ ۵۱۔

[۵۳۸] التصریح، حاشیہ محقق صفحہ ۵۰۔

[۵۳۹] شیخ سید علوی حداد کے حالات: تشنیف الاسماع، صفحہ ۳۸۱ تا ۳۸۳/ الدلیل المشیر، صفحہ ۲۳۵ تا ۲۶۹/ العقود الجاهزة، صفحہ ۲۳۴ تا ۲۳۹/ المسلسلات فی الاجازات، جلد ۲ صفحہ ۴۷۳ تا ۴۷۵/ نشر الجواهر، جلد ۱ صفحہ ۳۸۷ تا ۴۸۷۔

[۵۴۰] پروفیسر الیاس برنی کے حالات: تذکرے اپنے آباء کے، صفحہ ۳۲۷ تا ۳۴۸/ انوارِ رضا کا ''عارف ربانی پروفیسر محمد الیاس برنی نمبر'' شمارہ اوّل ۲۰۱۵ء صفحات ۳۸۲/ نور الحبیب، شمارہ جنوری ۲۰۰۹ء صفحہ ۴۷ تا ۶۰، شمارہ فروری صفحہ ۶۶ تا ۸۰

بقلم ڈاکٹر محمد عبدالحلیم۔

[۵۴۱] **معجم المطبوعات العربیۃفی شبہ**،صفحہ۲۸۲۔

[۵۴۲] شیخ عطیہ محمد سالم مصر کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔سعودی مدارس و جامعات میں تعلیم پائی پھر وہیں پروفیسر ہوئے۔قاضی مدینہ منورہ نیز مدرس مسجد نبوی تھے۔پندرہ سے زائد تصنیفات میں **معالم علی طریق الھجرۃ،زکاۃالحلی علی المذاھب الاربعۃ،التراویح اکثرمن الف عام فی المسجد النبوی** ،وغیرہ مطبوعہ کتب ہیں۔مزید حالات:**اتمام الاعلام** ،جلد۱صفحہ ۲۸۳/**ذیل الاعلام** ،جلد۲صفحہ۱۲۵/**علماء ومفکرون عرفتھم** ،جلد۲ صفحہ۲۰۱تا۲۲۶/**موسوعۃالادباء**،جلد۲صفحہ۱۷۰تا۱۷۳۔

[۵۴۳]علامہ احسان الٰہی ظہیر کے حالات:**اتمام الاعلام** ،جلد۱صفحہ۲۷ /**تتمۃالاعلام**،جلد۱صفحہ۲۳/**دلیل المؤلفات الاسلامیۃ** ،صفحہ۳۷۴/**ذیل الاعلام** ،جلد۲صفحہ۲۰/**عقدالجوھر**،صفحہ۱۷۰۹تا۱۷۱۰/**معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ**، صفحہ۲۲۔

[۵۴۴] مفتی محمود کے حالات:**اتمام الاعلام** ،جلد۱صفحہ۴۳۰/**البھائیۃ والقادیانیۃ**،صفحہ۱۶۵/**تتمۃالاعلام**،جلد۲صفحہ۱۶۱/**علماء ومفکرون عرفتھم**،جلد۳صفحہ۲۶۱تا۲۶۷/**نشر الجواھر** ،جلد۲صفحہ۱۵۷۲۔

[۵۴۵] **معجم الموضوعات المطروقۃ** ،جلد۲صفحہ۹۵۲/**معجم المؤلفین العراقیین**،جلد۲صفحہ۳۳۵۔

[۵۴۶] شیخ محمود ملاح کے حالات:**الاعلام**،جلد۷صفحہ۱۷۷/**معجم المؤلفین** ،جلد۳صفحہ۸۱۷/**معجم المؤلفین العراقیین** ،جلد۳صفحہ۲۸۳تا۲۸۴/اہل حدیث،شمارہ۱۳مئی۲۰۱۶ءصفحہ۱۸۔

[۵۴۷] علامہ عاشق الٰہی برنی کے حالات:**اتمام الاعلام** ،جلد۲صفحہ ۸۶/**التصریح** ،حاشیہ محقق صفحہ۳۵۴/**عقدالجوھر** ،صفحہ۲۰۷۲تا۲۰۷۴۔

[۵۴۸] شیخ الازہر ڈاکٹر محمد بیصار کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلد ا صفحہ ۳۷۹/ **تتمۃ الاعلام**، جلد ۲ صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۴/ **ذیل الاعلام**، جلد ا صفحہ ۱۸۵/ **شیوخ الازہر**، صفحہ ۴۹ تا ۵۰/ **عقد الجوہر**، صفحہ ۲۰۸۰۔

[۵۴۹] پروفیسر محمد حسن اعظمی کے حالات: اہم عرب ممالک، صفحہ ۳۷۹، ۳۹۰ تا ۳۹۳۔

[۵۵۰] **معجم المطبوعات العربیۃ فی شبہ**، صفحہ ۴۸۶۔

[۵۵۱] ختم نبوت، شمارہ ۲۰ اپریل ۱۹۹۰ء صفحہ ۱۰۔

[۵۵۲] شیخ محمد سبیل کے حالات: مولانا صوفی اللہ دتہ نے ۱۳۹۶ھ/ ۱۹۷۶ء میں کتابچہ ''سواد اعظم اور ابن سبیل مکی'' تالیف کیا، جو پانچویں بار ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء میں ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور نے بیس صفحات پر شائع کیا/ نیز۔ **ائمۃ المسجد الحرام**، صفحہ ۴۲ تا ۴۴/ **الجواہر الحسان**، جلد ۲ صفحہ ۶۳۹ تا ۶۴۰/ **وسام الکرم**، صفحہ ۳۶۵ تا ۳۶۶۔

[۵۵۳] آغا شورش کاشمیری کے حالات: احتساب قادیانیت، جلد ۲۷ صفحہ ۴ تا ۸/ خفتگان خاک لاہور، صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۱۔

[۵۵۴] شیخ محمد سعدی جباوی کے حالات: **تاریخ علماء دمشق**، جلد ۲ صفحہ ۹۷۴ تا ۹۷۵/ **عقد الجوہر**، صفحہ ۲۱۴۵۔

[۵۵۵] ڈاکٹر عبداللہ سلوم کے حالات: **معجم المؤلفین والکتاب العراقیین**، جلد ۵ صفحہ ۱۵۶ تا ۱۵۷/ **موسوعۃ اعلام العراق**، جلد ا صفحہ ۱۳۴۔

[۵۵۶] شیخ احمد بن حجر بوطامی کے حالات: **ذیل الاعلام**، جلد ۳ صفحہ ۲۱۔

[۵۵۷] **دلیل الکتب والمشارکین**، صفحہ ۸۸۲/ **دلیل المؤلفات الاسلامیۃ**، صفحہ ۳۷۴۔

[۵۵۸] **دلیل الرسائل الجامعیۃ**، صفحہ ۳۴۲۔

[۵۵۹] شیخ اسماعیل عتیق نے اپنے حالات ''**حقائق فی مراءۃ الزمان**'' میں

درج کیے۔نیز/ دلیل المؤلفات الاسلامیة،صفحہ۳۷۳۔

[۵۶۰] دلیل الکتب والمشارکین،صفحہ۱۷۰۔

[۵۶۱] شیخ محمد بروقینی کے حالات:تتمة الاعلام،جلد۸صفحہ۱۵۶تا۱۵۷۔

[۵۶۲] شیخ ناصرالبانی کے حالات پر ان کی زندگی میں ہی شیخ محمد بن ابراہیم شیبانی کی کتاب ’’حیاة الالبانی وآثارہ وثناء العلماء علیہ‘‘ کویت سے۱۹۸۷ء میں دو جلد کے ۹۲۹صفحات پرشائع ہوئی،جلد۱صفحہ۳۵۶تا۳۵۸،جلد۲صفحہ ۵۷۴نیز/اعلام وعلماء عایشتهم ،صفحہ۱۱۲تا۱۱۴/ذیل الاعلام ، جلد۲صفحہ۱۷۶تا۱۷۷/علماء ومفکرون عرفتهم ،جلد۱صفحہ۲۸۷تا۳۱۳/معجم المؤلفین السوریین ،صفحہ۳۸تا۳۹/اعلیٰ حضرت،شمارہ دسمبر۲۰۱۲ءصفحہ۴۴تا۵۲،شمارہ جنوری۲۰۱۳ءصفحہ۴۶تا۵۰،ڈاکٹر امین غزنوی کی تحریر’’البانی کا علمی معیار‘‘/سوئے حجاز،شمارہ مارچ۲۰۱۰ءصفحہ۱۹تا۳۷،پہلی قسط،شیخ سید محمد زمزمی بن محمد صدیق غماری ازہری(وفات ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء) کی تحریر کا اُردو ترجمہ از مفتی محمد خان قادری ،بعنوان ’’صفات باری تعالیٰ کے حوالے سے سید علامہ زمزمی اور اُن کے متضاد البانی کے درمیان مناظرہ‘‘/نورالحبیب ،شمارہ مارچ۲۰۰۰ءصفحہ۵۷ تا ۳۷،محمد بہاء الدین شاہ کا مضمون ’’ضرورت تقلید پر ایک اہم کتاب‘‘۔

www.sahab.com

[۵۶۳] شیخ عبدالقادر شیبة الحمد کے حالات:من رو ادنا،صفحہ۲۰۷تا۲۰۸۔

[۵۶۴] عبدالرحمٰن الوکیل کے حالات: مجموع مقالات ،جلد۱صفحہ۱۶تا۲۲ /معجم البا بطین۔

[۵۶۵] حکیم میر محمد ربانی کے حالات: احتساب قادیانیت،جلد۵۹صفحہ۲۸ تا ۳۰۔

[۵۶۶] شیخ عبدالجواد کے حالات:معجم البابطین ،جلد۱۰صفحہ۱۸۹تا۱۹۱۔

[۵۶۷] شیخ مصطفیٰ حمامی کے حالات:اسا نید المصریین ،صفحہ۵۹۷تا۶۲۷

/الاعلام، جلد۷ صفحہ۲۳۵/معجم البابطین، جلد۲۰ صفحہ۲۱۵ تا ۲۱۶/معجم المطبوعات العربیة والمعربة، جلد۱ صفحہ۷۹۸/معجم المؤلفین، جلد۳ صفحہ۸۶۶/ نشر الجواهر، جلد۲ صفحہ۱۶۰۰ تا ۱۶۰۱/الاسلام، شمارہ ۶ مئی ۱۹۴۹ء صفحہ۱۹، شیخ محمد زاہد کوثری کی تحریر ''وفاة العلامة الشیخ مصطفی الحمامی.''

[۵۶۸] شیخ الاسلام مصطفیٰ صبری کے حالات پر ڈاکٹر مفرح بن سلیمان قوسی کی کتاب ''الشیخ مصطفی صبری وموقفه من الفکر الوافد'' شاہ فیصل فاونڈیشن ریاض نے پہلی بار ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء میں ۸۰۷ صفحات پر شائع کی، صفحہ۲۴۳ تا ۲۵۱، ۴۱۸ تا ۴۱۹، ۶۶۸ تا ۶۷۱۔ نیز/ الاعلام، جلد۷ صفحہ۲۳۶/تاریخ مؤسسة شیوخ الاسلام، جلد۲ صفحہ۴۲۷ تا ۴۶۲/معجم البابطین، جلد۲۰ صفحہ۳۵۳ تا ۳۵۵/معجم المؤلفین، جلد۳ صفحہ۸۶۸/ نشر الجواهر، جلد۲ صفحہ۱۶۰۲ تا ۱۶۰۳/ النهضة الاسلامیة، جلد۳ صفحہ۴۸۱ تا ۴۹۵۔

[۵۶۹] شیخ سعد کے حالات: اتمام الاعلام، جلد۱ صفحہ۱۶۶/ تتمة الاعلام، جلد۱ صفحہ۲۰۱/ ذیل الاعلام، جلد۲ صفحہ۷۱/ عقد الجوهر صفحہ ۱۸۲۷ تا ۱۸۲۸۔

[۵۷۰] ڈاکٹر احمد امین کے حالات وخدمات پر پندرہ سے زائد کتب لکھی گئیں۔ نیز/الاعلام، جلد۱ صفحہ۱۰۱/اہم عرب ممالک، صفحہ۳۲۳/معجم العلماء والمشاهیر، صفحہ۲۳/معجم المؤلفین، جلد۱ صفحہ۱۰۶ تا ۱۰۷۔

[۵۷۱] شیخ محمد طاہر عاشور کے احوال پر دس سے زائد کتب وجامعات میں تحقیقی مقالات لکھے جاچکے ہیں۔ نیز/الاعلام، جلد۶ صفحہ۱۷۴/تراجم المؤلفین التونسیین، جلد۳ صفحہ۳۰۴ تا ۳۰۹/معجم العلماء والمشاهیر، صفحہ۵۴۷ تا ۵۴۸/ معجم المؤلفین، جلد۳ صفحہ۳۶۳/نشر الجواهر، صفحہ۱۲۶۲ تا ۱۲۶۴۔

[۵۷۲] مصالح العرب، جلد۲ صفحہ۲۰۶۔

[۵۷۳] مصالح العرب، جلد۲ صفحہ۲۰۵ تا ۲۰۹۔

[۵۷۴] شیخ خیرالدین زرکلی کے حالات: اردن کے محقق احمد علاونہ کی کتاب " خیر الدین الزر کلی " پہلی بار۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء میں دارالقلم دمشق سے ۱۹۰صفحات پر شائع ہوئی۔نیز/ الاعلام، جلد۸صفحہ۲۶۷تا۲۷۲/تتمة الاعلام ،جلد۱صفحہ۱۶۶ تا۱۶۷/معجم المؤلفین ،جلد۱صفحہ۶۹۳تا۶۹۴/موسوعةالادباء، جلد۲صفحہ۱۳۱تا۱۳۲۔

[۵۷۵] حکیم عبدالحئ ندوی کے حالات :الاعلام،جلد۳صفحہ۲۹۰تا۲۹۱/معجم المؤلفین ،جلد۲صفحہ۶۸/نشر الجواهر ،جلد۱صفحہ۶۵۳/نزهة الخواطر ، صفحہ۲۳تا۲۸۔

[۵۷۶] شیخ محمد طاہر کردی کے حالات پر شیخ عبداللطیف بن عبداللہ دَهَیش نیز شیخ احمد علی کی کتاب ''محمد طاهر الکردی الخطاط حیاته و آثاره'' ریاض سے ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء میں ۸۶صفحات پر شائع ہوئی۔نیز/اتمام الاعلام ،جلد۱ صفحہ۳۷۳تا۳۷۴/اعلام الحجاز ،جلد۲صفحہ۳۱۴تا۳۳۸/اعلام المکیین، جلد۲صفحہ۷۹۸تا۸۰۰/تتمةالاعلام،جلد۲صفحہ۹۵تا۹۶/الجواهر الحسان، جلد۲صفحہ۶۳۳تا۶۳۹/ذیل الاعلام ،جلد۱صفحہ۱۸۳/معجم البابطین ،جلد۸ صفحہ۱۸۷تا۱۸۹/موسوعةالادباء،جلد۴صفحہ۲۸تا۳۰/نشر الجواهر،جلد۲ صفحہ۱۲۵۷تا۱۲۵۹۔

[۵۷۷] شیخ زکی مجاہد کے حالات :اتمام الاعلام،جلد۱صفحہ۳۶۱/تتمة الاعلام ،جلد۲صفحہ۸۷تا۹۷/ذیل الاعلام ،جلد۱صفحہ۸۷/نشر الجواهر ،جلد۲صفحہ ۱۱۷۸تا۱۱۷۹/نورالحبیب،شمارہ مئی ۲۰۰۷ءصفحہ۵۵تا۷۴۔

[۵۷۸] ڈاکٹر محمد البہی کے حالات: اتمام الاعلام ،جلد۲صفحہ۱۳۵/تتمة الاعلام ،جلد۲صفحہ۵۳تا۵۴/ ذیل الاعلام ،جلد۱صفحہ۱۶۹تا۱۷۰/عِقد الجوهر ، صفحہ۲۰۲۹تا۲۰۳۱۔

[۵۷۹] شیخ محمد صواف کے حالات: اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۴۰۸/تتمة

الاعــلام ،جلد۲صفحہ۱۳۹تا۱۴۱/ذیــل الاعــلام ،جلد۱صفحہ۲۰۰تا۲۰۱/عِــقــد الـجـوهـر ،صفحہ۲۱۲۹تا۲۱۳۲/عـلــمـاء ومـفـكـرون عـرفتهـم ،جلد۲صفحہ۲۹۵ تا۳۱۰/معجم العلماء والمشاهير صفحہ۵۰۷۔

[۵۸۰] شیخ عبداللہ محمود کے حالات:اتـمـام الاعلام ،جلد۱صفحہ۲۵۴/اعلام وعلماء عايشتهم،صفحہ۱۰۰تا۱۰۲/ذيل الاعلام،جلد۲صفحہ۱۱۵تا۱۱۶۔

[۵۸۱] شیخ عمر رضا کحالہ کے حالات:اتـمـام الاعلام ،جلد۱صفحہ۲۹۴تا۲۹۵/ تتـــمة الاعــلام ،جلد۱صفحہ۳۹۳تا۳۹۴/ذيـــل الاعــلام،جلد۱صفحہ۱۴۲تا۱۴۳ /عقدالجوهر ،صفحہ۱۹۹۶تا۱۹۹۷/مرأة التصانيف،جلد۱صفحہ۷۔

[۵۸۲] شیخ محمد غزالی کے حالات پر پانچ سے زائد کتب شائع ہوچکی ہیں۔ڈاکٹر یوسف قرضاوی کی الشيـخ الغزالي كما عرفته ،ان کی زندگی میں شائع ہوئی۔/نیز۔ اتمام الاعلام ،جلد۱صفحہ۳۹۵تا۳۹۶/ ذيل الاعلام ،جلد۱صفحہ۱۹۳تا۱۹۴/علماء و مفكرون عرفتهم،جلد۱صفحہ۲۶۵تا۲۸۵۔

[۵۸۳] شیخ طٰہٰ الساکت کے حالات:مـن ذخائر السنة النبو ية ،جلد۱صفحہ۸تا ۱۰۲۔

[۵۸۴] من ذخائر السنة النبوية،جلد۱صفحہ۶۱تا۶۲۔

[۵۸۵] شیخ حسین بن احمد عُسیران (۱۳۲۹ھ-۱۴۲۶ھ/۱۹۱۱ء-۲۰۰۵ء) جنوبی لبنان کے شہر صیدا میں پیدا ہوئے بیروت میں وفات پائی۔بیروت کے ٹیکنیکل سکول میں بجلی کا کام سیکھ کرڈپلومہ پایا پھرفرانسی استعمارکی فوج کے اسی شعبہ میں ملازمت اختیارکی۔جس دوران شام کے شہر دیــر الــزور تعینات رہے جہاں نقشبندی مشائخ سے تعلق ہوا جس کے نتیجہ میں سابقہ اَفکار نیز ملازمت ترک کرکے بیروت کی راہ لی۔جہاں دوسری ملازمت کے ساتھ اکابر علماء سے دینی علوم حاصل کیے پھر عالم جلیل،نقشبندی مرشد،مسند ومصنف ہوئے۔مزید حالات:عـقـدالـجـوهـر صفحہ۱۷۹۲تا۱۷۹۴۔ادارہ منہاج القرآن لاہور کے بانی ڈاکٹر مولانا محمد طاہر القادری نے شیخ حسین عُسَیران سے

جملہ اسلامی علوم میں روایت کی اجازت پائی۔

[۵۸۶] ڈاکٹر یوسف مرعشلی کے حالات: **عقد الجوھر**، صفحہ ۲۱۹۰ تا ۲۱۹۹۔

[۵۸۷] مولانا محمد احمد مصباحی کے حالات: **حدوث الفتن**، صفحہ ۱۳ تا ۱۵۔

[۵۸۸] ڈاکٹر یوسف قرضاوی کے حالات پر شیخ عصام تلیمہ کی کتاب ''**یوسف القرضاوی فقیہ الدعاۃ وداعیۃ الفقہاء**'' دار القلم دمشق نے پہلی بار ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۱ء میں ۱۶۸ صفحات پر شائع کی۔ نیز/ **اسانید المصریین**، صفحہ ۸۰۰ تا ۸۰۳/ تحقیقات اسلامیات، صفحہ ۲۵۱، ۴۰۷، ۴۴۲/ **علماء ومفکرون عرفتھم**، جلد ۱ صفحہ ۴۶۱ تا ۴۹۰۔

[۵۸۹] شیخ محمد خالد ثابت کے حالات: **تاریخ الاحتفال**، صفحہ ۳۰۹ تا ۳۲۰۔

[۵۹۰] الفضل انٹرنیشنل، شمارہ ۱۲۹ کتوبر ۲۰۱۰ء صفحہ ۳۔

[۵۹۱] شیخ عبد العزیز الرشید کے احوال پر عربی میں تین سے زائد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ نیز/ **الاعلام**، جلد ۴ صفحہ ۱۵/ **الاعلام الشرقیۃ**، جلد ۳ صفحہ ۱۰۴۳/ **معجم المؤلفین**، جلد ۲ صفحہ ۵۷/ **نشر الجواھر**، جلد ۱ صفحہ ۴۲۷/ وکی پیڈیا۔

[۵۹۲] شیخ حسن البناء کے احوال پر عربی میں بائیس سے زائد مستقل کتب لکھی گئیں۔/ **الاعلام**، جلد ۲ صفحہ ۱۸۳ تا ۱۸۴/ اہم عرب ممالک، صفحہ ۳۱۳/ **معجم العلماء والمشاھیر**، صفحہ ۲۲۸ تا ۲۳۰/ **معجم المؤلفین**، جلد ۱ صفحہ ۵۳۵/ **نشر الجواھر**، جلد ۱ صفحہ ۳۲۷ تا ۳۲۸/ نور الحبیب، شمارہ ستمبر ۲۰۰۱ء صفحہ ۶۵ تا ۶۷۔

[۵۹۳] شیخ محبّ الدین الخطیب کے حالات پر عربی میں دو مستقل کتب شائع ہوئیں۔ نیز/ **الاعلام**، جلد ۵ صفحہ ۲۸۲/ **تاریخ علماء دمشق**، جلد ۲ صفحہ ۸۴۷ تا ۸۶۲/ رطب ویابس، صفحہ ۱۷۳/ **غرر الشام**، جلد ۱ صفحہ ۵۶۵ تا ۵۷۰/ **معجم العلماء والمشاھیر**، صفحہ ۸۳۲/ **معجم المؤلفین**، جلد ۳ صفحہ ۱۶ تا ۱۷/ نشر الجواھر، جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۶/ **النھضۃ الاسلامیۃ**، جلد ۲ صفحہ ۳۱۱ تا ۳۲۸/ نور الحبیب، شمارہ مئی ۲۰۰۷ء صفحہ ۷۰ تا ۷۱، عبد الحق انصاری کا مضمون ''چودھویں

صدی ہجری کے مشاہیر کا اہم عربی تذکرہ‘‘۔

[۵۹۴] شیخ کمال الدین طائی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلدا صفحہ ۳۲۶/**تاریخ علماء بغداد**، صفحہ ۵۵۱تا۵۵۴/**تتمة الاعلام**، جلد۲صفحہ۲۶تا۲۷/**ذیل الاعلام**، جلدا صفحہ۱۵۸/**معجم البابطین**، جلد ۶صفحہ۱۲۶/**موسوعة اعلام العراق**، جلد۲صفحہ۱۹۳/**نشر الجواهر**، جلد۲ صفحہ۹۹۱تا۹۹۲/سیدی ضیاء الدین احمد القادری، جلد۲صفحہ۳۹۳/اعلیٰ حضرت، شمارہ اپریل۲۰۰۲ءصفحہ۱۹۵۔

[۵۹۵] شیخ محمد قبانی کے حالات: **معجم البابطین**، جلد۱۸صفحہ۲۸۲تا۲۸۴۔

[۵۹۶] شیخ عبدالرحمٰن بن خلیفہ کے حالات: **المشبهة والمجسمة**، صفحہ۹تا۱۰۔

[۵۹۷] شیخ ناجی طنطاوی کے حالات: **اتمام الاعلام**، جلدا صفحہ۴۵۳تا ۴۵۴/**ذیل الاعلام**، جلد۲صفحہ۲۰۳۔

[۵۹۸] شیخ محمد صالح قزاز کے حالات: **اعلام الحجاز**، جلد ۴صفحہ۲۴۱تا۲۵۲/**عقد الجوهر**، صفحہ۲۰۶۷/**العقود الجاهزة**، صفحہ۴۸۵تا۴۸۷۔

[۵۹۹] شیخ عبدالحفیظ مکی کے حالات: اردو میگزین، شمارہ۲۹جون ۲۰۰۷ءصفحہ ۳۰تا۳۳، انٹرویو بقلم محمد عامل عثمانی۔

[۶۰۰] شیخ زیاد ابوغنیمہ کے حالات: **معجم الادباء الاسلاميين**، جلد اصفحہ۴۲۴تا۴۲۵۔

[۶۰۱] ابراہیم ابوناب کے حالات: **معجم البابطين**، جلدا صفحہ۷۱تا ۷۲/**صلحاء العرب**، جلدا صفحہ۱۸۰تا۱۸۱/شمس الاسلام، شمارہ جنوری فروری۱۹۹۱ء صفحہ۲۶تا۳۲، ۱۶۔

[۶۰۲] دمشق شام میں الحصنی گھرانہ کے دو بھائیوں نے سب سے پہلے جلال شمس سے ملاقات ورابطہ پر مرزائی فکر اختیار کی۔منیر بن علی الحصنی (وفات ۱۹۸۸ء)

جو بعد ازاں وہاں گروہ کا سربراہ ہوا نیز کبابیر حیفا جا کر قادیانی مرکز کے قیام میں حصہ لیا۔ دوسرا بھائی مصطفیٰ بن علی الحصنی نامی تھا۔اسی گھرانہ کا فرد محی الدین الحصنی (وفات ۱۹۵۴ء) تاجر تھا اور مصر میں جماعت کا رہنما ہوا۔ان دنوں دمشق میں سلیم بن حسن بصری جابی (پیدائش ۱۹۲۸ء) قادیانی گروہ کے نمایاں فرد ورہنما نیز مصنف ہیں۔

ادھر مصر میں عقل وفلسفہ کے تابع بعض اہل علم نے اپنے مخصوص افکار کی ترویج سے قادیانی عزائم کو جزوی تقویت بخشی۔مفتی اعظم مصر شیخ محمد عبدہ ،علامہ محمد رشید رضا، شیخ الازہر مصطفیٰ مراغی، شیخ الازہر محمود شلتوت اور ڈاکٹر احمد جاب اللہ شلبی (وفات ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء) اس گروہ کے نمایاں نام ہیں۔ان دنوں فلسطین کے ڈاکٹر عدنان بن ابراہیم عودہ (پیدائش ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) مقیم آسٹریلیا، اور سوڈان کے وزیر و پارلیمنٹ کے سپیکر و مصنف ڈاکٹر حسن بن عبداللہ ترابی (وفات ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء) عقل پرست گروہ میں نمایاں ہیں۔ یہ افراد متعدد اَفکار و معتقدات میں ہمارے ہاں کے سرسید احمد خان علی گڑھی سے مشابہت رکھتے ہیں۔

☆

فہرست مآخذ ومراجع

عربی کتب، غیر مطبوعہ:

[۱] **الشیخ احمد حمانی وجهوده الاصلاحية**،حمزہ فرطاس،مقالہ برائے ایم فل،الجزائر یونیورسٹی،۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۶ء،کمپوز شدہ کا برقی عکس۔

[۲] **الامام احمد رضا خان واثره فی الفقه الحنفی** ،علامہ پیرزادہ مشتاق احمد شاہ،مقالہ برائے ایم فل جامعہ از ہر قاہرہ ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء،کمپوز شدہ کا عکس۔

[۳] **اعلام العلم والادب في مدينةسيدالعجم والعرب**،شیخ ابوعمر صالح عبدالکریم بشیر بن مبارک،قلمی نسخہ بخط مصنف کا عکس۔

[۴] **جهود علماء الهند فی تقریرعقیدة ختم النبوة والرد علی المخالفین**،قاضی سفیان عبدالعزیز،مقالہ برائے ایم فل،مدینہ منورہ یونیورسٹی،۱۴۳۶ھ / 2015ءکمپوز شدہ کا عکس۔

[۵] **خبايا الزوايا**،شیخ حسن بن علی عجیمی،قلمی نسخہ مخزونہ دارالکتب مصریہ قاہرہ کا عکس۔

[۶] **القاديانية ، امتداد ها واثرها علی الفکر العربی المعاصر** ،فایزہ شیطوی ونبیلہ بغلول،مقالہ برائے ایم اے، **الجیلالی بو نعامة** یونیورسٹی **خمیس ملیانة** الجزائر ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ءکمپوز شدہ کا عکس۔

[۷] **نثر الدرر فی تذیل نظم الدرر فی تراجم علماء مکةمن القرن الثالث عشر الٰی الرابع عشر**،شیخ عبداللہ بن محمد غازی، بخط مصنف کا عکس۔

[۸] **نظم الدرر فی اختصار نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مکة من القرن العاشر الیٰ القرن الرابع عشر** ،اختصار وترتیب شیخ عبداللہ بن محمد غازی،بخط مئولف کا عکس۔

عربی کتب، مطبوعہ:

[۹] **آثار ابن بادیس** ،ڈاکٹر عمار طالبی،تیسری اشاعت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء

الشرکةالجزائریةالجزائر۔
[۱۰] آثار الامام محمد بشیر الابراھمی ،ڈاکٹر احمد طالب ابراہیمی ،پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ءدار الغرب الاسلامی بیروت۔
[۱۱] ائمة المسجد الحرام ومؤذنوہ فی العھد السعودی ،شیخ عبداللہ سعیدزہرانی ،پہلی اشاعت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ءمطابع بہادر مکہ مکرمہ۔
[۱۲] ابجد العلوم ،نواب صدیق بن حسن خان بھوپالی ،پہلی اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ءدارابن حزم بیروت۔
[۱۳] اتحاف المطالع،بوفیات اعلام القرن الثالث عشرو الرابع ،شیخ عبدالسلام بن عبدالقادر ابن سودہ،تحقیق پروفیسرمحمدحجی ،پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء دار الغرب الاسلامی بیروت۔
[۱۴] اتمام الاعلام،ذیل لکتاب الاعلام لخیرالدین الزرکلی ،ڈاکٹر نزاراباظہ وشیخ محمد ریاض مالح ،پہلی جلد دوسری اضافہ شدہ اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ءدوسری جلد پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ءدارالفکر دمشق۔
[۱۵] اثر البیئة فی ظھور القادیانیة ،ڈاکٹر محمدعبدالغنی شامہ،پہلی اشاعت ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ءمکتبہ وھبہ قاہرہ۔
[۱۶] الاثنینیة، جلد۸،مرتب شیخ احمد سالم باعطب ،پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء ناشر عبدالمقصود بن محمد سعید خوجہ جدہ۔
[۱۷] اجنحة المکر الثلاثة ،شیخ عبدالرحمٰن بن حسن الحبنّکة،آٹھویں اشاعت مع ترمیم واضافات ۱۴۲۰ھ/ ۲۰۰۰ءدارالقلم دمشق۔
[۱۸] احمدعزالدین البیانونی الداعیة المربی ،ڈاکٹر شیخ عبدالمجید بیانونی، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ءدارالقلم دمشق۔
[۱۹] الاحمدیة، عقائد و احداث، شیخ حسن بن محمودعودہ،پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ءمؤسسة التقویٰ العالمیة برطانیہ۔
[۲۰] الاخوان المسلمون والسلفیون فی الخلیج ،آٹھ مصنفین کے مضامین کا مجموعہ،دوسری اشاعت ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ءمرکز المسبار للدراسات والبحوث ،

شہر کا نام درج نہیں۔

[۲۱] **ادعیاء النبوۃ عبر التاریخ**، شیخ دیب علی حسن، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء مکتبہ الحکمت دمشق۔

[۲۲] **الادیان والفرق والمذاھب المعاصرۃ**، شیخ عبدالقادر بن شیبۃ الحمد، چوتھی اشاعت ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء مکتبہ دارالزمان مدینہ منورہ۔

[۲۳] **الازھر فی الف عام**، ڈاکٹر محمد عبدالمنعم خفاجی، دوسری اشاعت ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء عالم الکتب بیروت۔

[۲۴] **اسانید المصریین**، شیخ اسامہ سید محمود از ہری، پہلی اشاعت ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ دارالفقیہ دبئ۔

[۲۵] **الاسانید المصریۃ للاوائل الازھریۃ**، شیخ مصطفیٰ ابو زید محمود از ہری، پہلی اشاعت ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء **الوابل الصیب** قاہرہ۔

[۲۶] **الاسلام، عقائد و احداث**، شیخ حسن بن محمود عودہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، مطبوعہ برطانیہ۔

[۲۷] **اصول و تاریخ الفرق الاسلامیۃ**، شیخ مصطفیٰ بن محمد بن مصطفیٰ، اشاعت ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء مطبوعہ مصر۔

[۲۸] **اضواء علی الحرکات الھدّامۃ، ثلاث رسائل عن القادیانیۃ**، علامہ ابوالحسن علی میاں ندوی، علامہ ابوالاعلیٰ مودودی، شیخ الاَزہر محمد خضر حسین، سال اشاعت درج نہیں، مکتبہ دارالبیان کویت۔

[۲۹] **اعلام الحجاز فی القرن الرابع عشر للھجرۃ**، شیخ محمد علی مغربی، پہلی جلد دوسری اشاعت ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، دوسری جلد پہلی اشاعت ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء مطبع دارالعلم جدہ، تیسری جلد پہلی اشاعت ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء مطبع مدنی قاہرہ، چوتھی جلد پہلی اشاعت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء مطابع دارالبلاد جدہ۔

[۳۰] **الاعلام**، شیخ خیر الدین بن محمود زرکلی، سترہویں اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء **دارالعلم للملایین** بیروت۔

[۳۱] **الاعلام الشرقیۃ فی المائۃ الرابعۃ عشر الھجریۃ**، شیخ محمد زکی بن

محمد بن مجاہد، دوسری اشاعت ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء دار الغرب الاسلامی بیروت۔

[۳۲] **اعلام المؤلفین الزیدیة**، شیخ عبدالسلام بن عباس وجیہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۰ھ/ ۱۹۹۹ء امام زید بن علی کلچرل فاؤنڈیشن عمان اردن۔

[۳۳] **اعلام المکیین من القرن التاسع الی القرن الرابع عشر الهجری**، شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن معلّمی، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء الفرقان اسلامک ھریٹیج فاؤنڈیشن لندن وجدہ۔

[۳۴] **اعلام من ارض النبوة**، شیخ انس بن یعقوب کتبی، پہلی اشاعت، پہلی جلد ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳ء دوسری جلد ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء مطابع دار البلاد جدہ۔

[۳۵] **اعلام وعلماء عایشتهم**، شیخ اسماعیل بن سعد بن عتیق، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء دار اطلس الخضراء ریاض ودمشق۔

[۳۶] **اعلام وعلماء، قدماء ومعاصرون**، شیخ محمد ابوزہرہ، جمع وترتیب شیخ مجد بن احمد مکی، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء دار الفتح عمان۔

[۳۷] **اعلام الهند**، شیخ محمد سعید طریحی، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء موسسة البلاغ بیروت۔

[۳۸] **اقامة البرهان فی الرد علی من انکر خروج المهدی والدجال ونزول المسیح فی آخر الزمان**، شیخ حمود بن عبداللہ تویجری، اشاعت ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء مکتبہ معارف ریاض۔

[۳۹] **الالهام الصحیح فی اثبات حیاة المسیح**، مولانا غلام رسول امرتسری شہید، تحقیق مولانا محمد امین قادری عطاری، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی، ضمن مجموعہ ''عقیدة ختم النبوة''۔

[۴۰] **انصاف الامام، فی انصاف امام اهل السنة العالم الربانی المجدد الشیخ احمد رضا خان البریلوی**، شیخ محمد خالد ثابت، دوسری اشاعت ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء دار المقطم قاہرہ۔

[۴۱] **اهل الحجاز بعبقهم التاریخی**، شیخ حسن بن عبدالحی قزاز، پہلی اشاعت ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۴ء مطابع المدینة جدہ۔

[۴۲] **اهل الحق العارفون بالله السادة الصوفية**، شیخ سید محمد حافظ بن عبداللطیف تجانی، اشاعت ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء مطبع الشرق زقازیق مصر۔

[۴۳] **الایضاحات الجلیة فی الکشف عن حال القادیانیة**، شیخ محمد بن عبداللہ سبیل، اشاعت ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء **مطابع الوحید** مکہ مکرمہ۔

[۴۴] **البحر العمیق فی مرویات ابن الصدیق**، شیخ سید احمد بن محمد صدیق غماری، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء دار الکتبی قاہرہ۔

[۴۵] **بدعة دعویٰ الاجتهاد علی الکتاب دون السنة، مکانة السنة النبوية وحجیتها**، ڈاکٹر شیخ خلیل بن ابراہیم ملا خاطر، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء **دار القبلة** جدہ۔

[۴۶] **بساتین الغفران**، مولانا محمد احمد رضا خان بریلوی، جمع و تحقیق پروفیسر سید حازم محمد محفوظ، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء رضا اکیڈیمی سٹاک پورٹ انگلینڈ نے پاکستان سے طبع کرائی۔

[۴۷] **البغدادیون اخبارهم ومجالسهم**، شیخ ابراہیم بن عبدالغنی دروبی، تحقیق شیخ اسامہ ناصر نقشبندی، دوسری اشاعت ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء **دار الشؤون الثقافية العامة** بغداد۔

[۴۸] **البهائية والقادیانیة**، پروفیسر ڈاکٹر اسعد سحمرانی، دوسری اشاعت ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء **دار النفائس** بیروت۔

[۴۹] **تاج الاعراس فی مناقب الحبیب القطب صالح بن عبدالله العطاس**، شیخ سید علی بن حسین عطاس، پہلی اشاعت غالباً ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء مطبع منارہ قدس انڈونیشیا۔

[۵۰] **تاریخ الاحتفال بمولد النبی ﷺ ومظاهره فی العالم**، شیخ محمد خالد ثابت، دوسری اشاعت ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ دار المقطم قاہرہ۔

[۵۱] **تاریخ الصحافة الاسلامیة**، شیخ انور جندی، سال اشاعت درج نہیں، **دار الانصار** قاہرہ۔

[۵۲] **تاریخ الصحافة العربیة**، فلپ دی طرازی، سال اشاعت درج نہیں،

اولین اشاعت کا عکس، دار صادر بیروت۔

[۵۳] **تاریخ علماء بغداد فی القرن الرابع عشر الهجری**، شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی، پہلی اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء وزارت اوقاف بغداد۔

[۵۴] **تاریخ علماء دمشق فی القرن الرابع عشر الهجری**، شیخ محمد مطیع الحافظ و شیخ نزار اباظہ، پہلی اشاعت پہلی و دوسری جلد ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء تیسری جلد ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء دار الفکر دمشق۔

[۵۵] **تاریخ مکة**، شیخ احمد سباعی، چوتھی اشاعت ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء **نادی مکة الثقافی** مکہ مکرمہ۔

[۵۶] **تاریخ مؤسسة شیوخ الاسلام فی العهد العثمانی**، شیخ احمد صدقی شقیرات، پہلی اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء اربد اردن۔

[۵۷] **تتمة الاعلام للزرکلی**، شیخ محمد خیر رمضان یوسف، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء دار ابن حزم بیروت۔

[۵۸] **تراجم علماء جدة من الحضارمة**، شیخ علی بن سالم عمیری، تحقیق شیخ خضر بن صالح بن سند، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء **دار المحمدی** جدہ۔

[۵۹] **تراجم المؤلفین التونسیین**، شیخ محمد محفوظ، پہلی اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء **دار الغرب الاسلامی** بیروت۔

[۶۰] **تشنیف الاسماع بشیوخ الاجازة والسماع**، شیخ محمود سعید ممدوح، پہلی اشاعت غالباً ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء دار الشباب قاہرہ۔

[۶۱] **التصریح بما تواتر فی نزول المسیح**، علامہ محمد انور شاہ کشمیری، تحقیق شیخ عبد الفتاح ابوغدہ، پانچویں اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء دار القلم دمشق و بیروت۔

[۶۲] **التصوف فی السعودیة والخلیج**، سات اہل قلم کے مضامین کا مجموعہ، دوسری اشاعت ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء **مرکز المسبار** دبئی۔

[۶۳] **تطور اللغة العربیة فی المجتمعات الباکستانیة والهندیة واهمیتها**، ڈاکٹر جلال الدین احمد نوری، پہلی اشاعت ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء **دار الکتب العلمیة** بیروت۔

[۶۴] تفسیر التحریر و التنویر، شیخ محمد طاہر ابن عاشور، سال اشاعت درج نہیں، الدار التونسیۃ للنشر تیونس۔

[۶۵] التفسیر المکی، سورۃ النساء، شیخ محمد طاہر بن عبد القادر کردی، تحقیق شیخ مجد بن احمد مکی، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء دار نور المکتبات جدہ۔

[۶۶] تفسیر القرآن الحکیم الشھیر بتفسیر المنار، علامہ محمد رشید رضا، اشاعت ۱۳۶۷ھ/ ۱۹۴۸ء دار المنار قاہرہ۔

[۶۷] تفسیر الواضح، شیخ محمد محمود حجازی، دسویں اشاعت ۱۴۱۳ھ/ ۱۹۹۳ء دار الجیل الجدید بیروت۔

[۶۸] تفکیر محمد رشید رضا من خلال مجلۃ المنار، ڈاکٹر محمد صالح مراکشی، پہلی اشاعت ۱۹۸۵ء الدار التونسیۃ للنشر تیونس۔

[۶۹] التیارات الفکریۃ المعاصرۃ و الحملۃ علی الاسلام، ڈاکٹر محمد شیخانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء دار قُتَیبہ دمشق و بیروت۔

[۷۰] الثبت العالی الرفیع فی اسناد اھل العلم و التوقیع، شیخ سلیمان بن عبد الرحمٰن الصنیع، تحقیق شیخ عبداﷲ بن عثمان الشایع، پہلی اشاعت ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء دار الصمیعی ریاض۔

[۷۱] الثبت الوجیز فی بعض الاسانید، مولانا علی احمد سندھیلوی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۰۱ء مرکز تدریب الافتاء والبحوث لاہور۔

[۷۲] الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، اُردو سے ترجمہ علامہ محمد جلال رضا حیدر آبادی ازہری، دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ضمن مجموعہ ''القادیانیۃ.''

[۷۳] جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ، المعروف بہ محمد ﷺ خاتم النبیین، مولانا احمد رضا خان بریلوی، اُردو سے ترجمہ علامہ منظر اسلام توحید عالم دہلوی ازہری وعلامہ نعمان اعظمی، دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

[۷۴] الجواھر الحسان فی تراجم الفضلاء و الاعیان من اساتذۃ و خلاّن، شیخ زکریا بن عبد اللہ بیلا، تحقیق ڈاکٹر شیخ عبد الوھاب ابراہیم ابو سلیمان و شیخ محمد ابراہیم

احمد علی، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء الفرقان اسلامک ہرٹیج فاونڈیشن لندن وجدہ۔

[۷۵] **الجواھر الغالیةمن الاسانیدالعالیة** ،مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء مؤسسةالشرف لاہور۔

[۷۶] **الحاوی للفتاوی** ،علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی، تحقیق شیخ خالدطرطوسی ،اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء دارالکتاب العربی بیروت۔

[۷۷] **الحافظ ابن حجر العسقلانی امیر المؤمنین فی الحدیث**،عبدالستارالشیخ ،پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء دارالقلم دمشق وبیروت۔

[۷۸] **ابن حجر الھیتمی المکی وجھوده فی الکتابة التاریخیة**،ڈاکٹر لمیاء بنت احمد شافعی ،پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء **مکتبةالغد**جیزہ۔

[۷۹] **حدوث الفتن وجھاداعیان السنن** ،مولانا محمد احمد مصباحی ،پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ء **دار المقطم** قاہرہ۔

[۸۰] **حسام الحرمین علی منحر الکفرو المین** ،مولانا احمد رضا خان بریلوی،مع اُردوترجمہ ازمولانا حسنین رضا خان بریلوی ،اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء قادری کتب گھر بریلی۔

[۸۱] **حصادالغرور** ،شیخ محمد غزالی ،اشاعت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء **دار الشروق** قاہرہ۔

[۸۲] **حقائق فی مرأةالزمان** ،شیخ اسماعیل بن سعد بن عتیق ،پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء دارالشبل ریاض۔

[۸۳] **حقیقةالبابیةو البھائیةو القادیانیة**،ڈاکٹر سامی عطا حسن ،دوسری اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء دارالرشاد ریاض۔

[۸۴] **حقیقة البریلویة** ،مفتی محمد اختر رضا خان ازہری ،پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/ ۲۰۰۹ء **دار المقطم** قاہرہ۔

[۸۵] **حقیقة البھائیة** ،ڈاکٹر سید مصطفیٰ محمود ،دوسری اشاعت غالباً ۱۹۹۲ء، **دار المعارف** قاہرہ۔

[۸۶] **حلیةالبشرفی تاریخ القرن الثالث عشر** ،شیخ عبدالرزاق بن حسن

بیطار، تحقیق شیخ محمد بہجت بن محمد بہاء الدین بیطار، پہلی اشاعت ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء مجمع اللغة العربية دمشق۔

[۸۷] حياة الشيخ احمد بن الصديق، شیخ عبداللہ بن عبدالقادر تلیدی، پہلی اشاعت ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۳ء مطبع مہدیہ تطوان۔

[۸۸] حياة الالبانی و آثاره وثناء العلماء عليه، شیخ محمد بن ابراہیم شیبانی، پہلی اشاعت ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء الدار السلفية کویت۔

[۸۹] ختم النبوة والرد على البهائية والقاديانية، شیخ متعب بن مقبل شتان، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء دار اطلس الخضراء ریاض و دمشق۔

[۹۰] خلاصة الاثر فی اعيان القرن الحادی عشر، شیخ محمد امین بن فضل اللہ محبی، تحقیق شیخ محمد حسن اسماعیل، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء دار الكتب العلمية بیروت۔

[۹۱] خونة الاسلام، آغا شورش کاشمیری، اشاعت ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء مکتبہ حقیقت استنبول، ضمن مجموعہ۔

[۹۲] خونة الاسلام، شورش کاشمیری، اشاعت ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۱۴ء مكتبة الحقيقة استنبول، ضمن مجموعہ۔

[۹۳] دحض مفتريات القاديانية فی ضوء الكتاب والسنة، چار مصنفین کی کتب یکجا، تحقیق پروفیسر ڈاکٹر سعد محمد مرصفی، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء دار اليقين منصورہ مصر۔

[۹۴] دروس من ماضی التعليم وحاضره بالمسجد الحرام، شیخ عمر بن عبدالجبار، پہلی اشاعت ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء دار ممفیس قاہرہ۔

[۹۵] الدعوة الى الاصلاح، شیخ سید محمد خضر بن حسین، تحقیق محمد حشمت ابراہیم سعدی، پہلی اشاعت ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء دار المئودة منصورہ مصر۔

[۹۶] الدعوة الى الله فی اقطار مختلفة، ڈاکٹر محمد تقی الدین الھلالی، پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء مکتبہ صحابہ شارقہ۔

[۹۷] دفاع عن العقيده والشريعة ضد مطاعن المستشرقين، شیخ محمد

الغزالی،ساتویں اشاعت،۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ءشرکۃنھضۃمصرقاہرہ۔

[۹۸] **دلیل الرسائل الجامعیۃ فی المملکۃ العربیۃ السعودیۃ** ،ڈاکٹرزیدبن عبدالمحسن ال حسین،دوسری اشاعت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء شاہ فیصل ریسرچ سنٹرریاض۔

[۹۹] **دلیل الکتب والمشارکین معرض الکتاب الدولی الاول بجامعۃ ام القریٰ مکۃ المکرمۃ** ،فواداحمداسماعیل ومحمدبن عبداللہ فرتخ،اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ءمکتبہ عبیکان ریاض۔

[۱۰۰] **الدلیل المشیرالی فلک اسانید الاتصال بالحبیب البشیرﷺذوی الفضل الشھیروصحبہ ذوی القدرالکبیر** ،شیخ سیدابوبکربن احمدحبشی علوی،پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ءمکتبہ مکیہ مکہ مکرمہ۔

[۱۰۱] **دلیل المطبوعات العربیۃ فی روسیا،من۱۷۸۷ الی ۱۹۱۷** ، شیخ انس خلدوف،پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/ ۲۰۰۸ءمرکزجمعۃالماجددبئ۔

[۱۰۲] **دلیل معرض الریاض الدولی للکتاب**،اشاعت۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء تدوین زیرنگرانی ڈاکٹرعبداللہ بن اسماعیل معجّل۔

[۱۰۳] **دلیل المؤلفات الاسلامیۃفی المملکۃالعربیۃالسعودیۃ ۱۴۰۰ھ-۱۴۰۹ھ** ،شیخ محمدخیررمضان یوسف،پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ءدارالفیصل ریاض۔

[۱۰۴] **دیوان الرافعی** ،شیخ مصطفیٰ صادق رافعی،شرح ازمحمدکامل رافعی،دوسری جلد،اشاعت ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء**مطبع الجامعۃ** اسکندریہ۔

[۱۰۵] **ذیل الاعلام** ،شیخ احمدعلاونہ،پہلی اشاعت،پہلی جلد ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء دوسری جلد ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ءتیسری جلد ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ءچوتھی جلد ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ءدارالمنارۃ جدہ۔

[۱۰۶] **رجم الشیاطین برد اغلوطات البراھین** ،مولاناغلام دستگیرقصوری، پہلی اشاعت ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ءاسلامیہ پریس لاہور،عربی،اُردو۔

[۱۰۷] **رجم الشیاطین برد اغلوطات البراھین** ،سال اشاعت درج نہیں

غالباً۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء یا اس کے بعد چھپی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، ضمن مجموعہ ’’احتساب قادیانیت‘‘۔

[۱۰۸] **رجم الشیاطین برداغلوطات البراهین**، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی، ضمن مجموعہ ’’عقیدۃ ختم النبوۃ‘‘۔

[۱۰۹] **رجم الشیاطین برداغلوطات البراهین**، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، ضمن مجموعہ ’’فتاویٰ ختم نبوت‘‘۔

[۱۱۰] **رائد صلاح، مجاهد من اجل الاقصیٰ**، احسان سید، اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء **مرکز الاعلام العربی** الجیزہ مصر۔

[۱۱۱] **رسائل الاصلاح**، شیخ محمد خضر بن حسین، اشاعت ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء مکتبہ قدسی قاہرہ۔

[۱۱۲] **رسائل ابن کمال**، شیخ شمس الدین احمد بن سلیمان عرف ابن کمال پاشا، اشاعت ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء مطبع اقدام بیروت۔

[۱۱۳] **زهر البساتین فی تاریخ البلد الامین، المستدرک علی نشر الریاحین**، کرنل عاتق بن غیث بلادی، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء **نادی مکته الثقافی** مکہ مکرمہ۔

[۱۱۴] **سبیل التوفیق، فی ترجمة عبدالله بن الصدیق الغماری**، شیخ سید عبداللہ بن محمد بن صدیق غماری، دوسری اشاعت ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء مکتبہ قاہرہ قاہرہ۔

[۱۱۵] **السحب الوابلة علی ضرائح الحنابلة**، شیخ محمد بن عبداللہ ابن حمید، پہلی اشاعت ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء مکتبہ امام احمد، شہر کا نام درج نہیں۔

[۱۱۶] **السلطان عبدالحمید الثانی، آخر السلاطین العثمانیین الکبار**، ڈاکٹر محمد حرب، پہلی اشاعت ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء دار القلم دمشق۔

[۱۱۷] **السلطان عبدالحمیدالثانی، مذکراتی السیاسیة**، ترکی سے ترجمہ اور مترجم کا نام درج نہیں، پانچویں اشاعت ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء **مؤسسة الرسالة** بیروت۔

[۱۱۸] **السلطان المظلوم، السلطان عبدالحمیدالثانی بالوثائق**، عمر فاروق یلماز کی ترکی تصنیف کا ترجمہ از سید طارق عبدالجلیل، سال اشاعت درج نہیں جب کہ

مقدمہ مترجم ۲۰۰۰ء میں لکھا گیا اور غالباً اسی برس چھپی، دار نشر عثمانلی استنبول

[۱۱۹] **سلک الدرر فی اعیان القرن الثانی عشر**، شیخ سید محمد خلیل بن علی مرادی تحقیق شیخ اکرم حسن علمی، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء دار صادر بیروت۔

[۱۲۰] **سل النصال للنضال بالاشیاخ و اہل الکمال**، شیخ عبدالسلام بن عبدالقادر ابن محمد سودہ، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۷ء **دار الغرب الاسلامی بیروت**

[۱۲۱] **السوء والعقاب علی المسیح الکذاب**، مولانا احمد رضا خان بریلوی ، اُردو سے ترجمہ ڈاکٹر محمد اسحاق رضوی، سال اشاعت درج نہیں جب کہ ترجمہ ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء میں کیا گیا، مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر گجرات ہندوستان۔

[۱۲۲] **السوء والعقاب علی المسیح الکذاب**، اُردو سے ترجمہ علامہ محمد جلال رضا حیدر آبادی ازہری ، دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ضمن مجموعہ ''**القادیانیة**''۔

[۱۲۳] **سیر وتراجم بعض علمائنا فی القرن الرابع عشر للهجرة**، شیخ عمر بن عبدالجبار، تیسری اشاعت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء مکتبہ تھامہ جدہ۔

[۱۲۴] **السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی**، شیخ محمد مکی بن عزوز، اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۰ء مکتبہ امام احمد رضا لاہور۔

[۱۲۵] **الشذرات الذهبیة فی تراجم الائمة الاثنی عشر عندالامامیة**، شیخ شمس الدین محمد بن علی ابن طولون، تحقیق ڈاکٹر صلاح الدین المنجد، اشاعت ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء **دار صادر بیروت**۔

[۱۲۶] **الشریعة الاسلامیة ،صالحة لکل زمان ومکان**، شیخ محمد خضر بن حسین، تحقیق شیخ علی رضا حسینی، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء مکتبہ فارابی دمشق۔

[۱۲۷] **شیوخ الازهر** ، شیخ عبدالمعز بن محمد عمر خطاب، اشاعت ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء وزارت اطلاعات مصر۔

[۱۲۸] **الصحافة الیهودیة فی العراق** ، ڈاکٹر عصام جمعہ احمد المعاضیدی، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء **دار الدولیة للاستثمارات الثقافیة** قاہرہ۔

[۱۲۹] **صراع بین السنة والبدعة**، شیخ احمد حمانی، سال اشاعت درج

نہیں، تکمیل تالیف ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء دار البعث۔

[۱۳۰] صفوة البیان لمعانی القرآن، شیخ حسنین محمد مخلوف، اشاعت ۱۴۰۱ھ /۱۹۸۱ء وزارت عدل و اسلامی اُمور واوقاف متحدہ عرب امارات۔

[۱۳۱] صور من الحیاة الاجتماعیة بالمدینة المنورة، منذبدایة القرن الرابع عشر الهجری وحتیٰ العقد الثامن منه، شیخ سید یاسین بن احمد بن یاسین خیاری، پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء مطابع المدینة جدہ۔

[۱۳۲] طائفة القادیانیة، شیخ محمد خضر بن حسین، اشاعت ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۳ء مکتبہ سلفیہ قاہرہ۔

[۱۳۳] طائفة القادیانیة، اشاعت ۱۳۵۸ھ/ ۱۹۳۹ء مکتبہ قدسی قاہرہ، ضمن مجموعہ ''رسائل الاصلاح''۔

[۱۳۴] طائفة القادیانیة، اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء دار الیقین منصورہ، ضمن مجموعہ ''دحض مفتریات القادیانیة''۔

[۱۳۵] طائفة القادیانیة، اشاعت ۱۴۲۸ھ/ ۲۰۰۷ء مکتبہ امام بخاری اسماعیلیہ، ضمن مجموعہ ''ما ذا تعرف عن القادیانیة''۔

[۱۳۶] طائفة القادیانیة، اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء دار النوادر دمشق، ضمن مجموعہ ''موسوعة الاعمال الکاملة''۔

[۱۳۷] طائفة القادیانیة، اشاعت ۱۴۳۲ھ/ ۲۰۱۱ء دار المؤدہ منصورہ، ضمن مجموعہ ''الدعوة الی الاصلاح''۔

[۱۳۸] الطباعة فی المملکة العربیة السعودیة، ڈاکٹر عباس بن صالح طاشکندی، پہلی اشاعت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۹ء مکتبہ شاہ فہد ریاض۔

[۱۳۹] طرب الاماثل بتراجم الافاضل، مولانا محمد عبدالحئ لکھنوی فرنگی محلی، تحقیق شیخ احمد زعبی، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۸ء دار الارقم بیروت، اسی مصنف کی دوسری کتاب الفوائد البهیة کے آخر میں مطبوع ہے۔

[۱۴۰] الطرق الصوفیة و الزوایا بالجزائر، تاریخها و نشاطها، صلاح مؤید العقبی، اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۲ء دار البراق بیروت۔

[۱۴۱] **الطریقة النقشبندیة و اعلامها** ،ڈاکٹر محمد احمد درنیقہ ،سال اشاعت درج نہیں اور مقدمہ کتاب ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء میں لکھا گیا، جروس پریس طرابلس لبنان۔

[۱۴۲] **طیبة و ذکـریـات الاحبة** ،شیخ احمد امین صالح مرشد، پہلی جلد، دوسری اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء **مطابع دار البلاد** جدہ۔

[۱۴۳] **ظاهرة الغلو فی التکفیر** ،ڈاکٹر محمد یوسف قرضاوی، تیسری اشاعت ۱۴۱۱ھ /۱۹۹۰ء مکتبہ وھبہ قاہرہ۔

[۱۴۴] **الامام عبدالحلیم محمود ،آخر العلماء الاولیاء** ،شیخ احمد زیادہ ،پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء دار الامین قاہرہ۔

[۱۴۵] **عبدالرحمن حبنکة المیدانی ،العالم المفکر المفسر ،زوجی کما عرفته** ،پروفیسر عائدہ بنت راغب الجراح، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء دار القلم دمشق۔

[۱۴۶] **عبداللّٰه بن الصدیق الغماری ،الحافظ الناقد**، ڈاکٹر شیخ فاروق حمادہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء دار القلم دمشق۔

[۱۴۷] **عبداللّٰه بن محمد بن حمید ،رئیس المجلس الاعلیٰ للقضاء ،فی عیون محبیه و تلامذته ،وبعض رسائله و آثاره العلمیة** ، جمع و ترتیب شیخ صلاح بن ابراہیم زامل، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء دار ابجد ریاض۔

[۱۴۸] **الحافظ ابن عساکر محدث الشام ومؤرخها الکبیر** ،ڈاکٹر شیخ محمد مطیع الحافظ، پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء دار القلم دمشق۔

[۱۴۹] **عصارة فکر وتجربة حیاة ،مقالات بقلم الاستاذ سعید الافغانی** ،جمع و تعلیق حسن اسماعیل مروہ، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء **دار البشائر** دمشق۔

[۱۵۰] **عقدالجوهر فی علماء الربع الاول من القرن الخامس عشر** ،ڈاکٹر شیخ یوسف مرعشلی ،پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء **دار المعرفة**، بیروت، اسی مصنف کی دوسری کتاب "**نثر الجواهر و الدرر**" کے آخر میں مطبوع ہے۔

[۱۵۱] **عقد الدرر فی اخبار المهدی المنتظر** ، شیخ یوسف بن یحییٰ اسلمی مقدسی، تحقیق شیخ مھیب بن صالح بورینی، اشاعت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء مکتبہ المنار عمان۔

[۱۵۲] **عقد اللجین بتراجم شیوخ الحبیب زین** ، ڈاکٹر شیخ محمد بن ابوبکر بن

عبداللہ باذیب، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء دار القلم و الدعوۃ تریم۔

[۱۵۳] العقود الجاهزة والوعود الناجزة فی تراجم بعض الشخصیات البارزة ، شیخ سید عبدالقادر بن عمر جنید، سال اشاعت و ناشر مذکور نہیں، مصنف کی وفات ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء کے بعد چھپی۔

[۱۵۴] العقیدة الاسلامیة و اسسها ، شیخ عبدالرحمٰن بن حسن الحبنکة میدانی، چودھویں اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء دار القلم دمشق۔

[۱۵۵] عقیدة الصلب والفداء، علامہ محمد رشید رضا، پہلی اشاعت ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء مطبع المنار قاہرہ۔

[۱۵۶] العلماء العزاب الذین آثر والعلم علی الزواج ، شیخ عبدالفتاح ابو غدہ، چھٹی اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء مکتب المطبوعات الاسلامیة حلب، تصحیح و اضافہ شدہ اشاعت۔

[۱۵۷] علماء العرب فی شبه القارة الهندیة ، شیخ یونس بن ابراہیم سامرائی، پہلی اشاعت ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء وزارت اوقاف بغداد۔

[۱۵۸] علماء من حلب فی القرن الرابع عشر، شیخ محمد عدنان کاتبی، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۸ء مصنف نے حلب سے شائع کی۔

[۱۵۹] علماء و مفکرون عرفتهم ، شیخ محمد مجذوب، چوتھی اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء دار الشواف ریاض۔

[۱۶۰] الامام علی القاری واثره فی علم الحدیث، شیخ خلیل بن ابراہیم قوتلائی، پہلی اشاعت ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء دار البشائر الاسلامیة بیروت۔

[۱۶۱] عمدة الراغب فی مختصر بغیة الطالب ، شیخ عبداللہ بن محمد ھرری حبشی، دوسری اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء شرکة دار المشاریع بیروت۔

[۱۶۲] ابو حفص عمر السهروردی ،حیاته وتصوفه ، ڈاکٹر عائشہ بنت یوسف مناعی، پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۱ء دار الثقافة دوحہ قطر۔

[۱۶۳] العنصریة الیهودیة و آثارها فی المجتمع الاسلامی والموقف منها ، ڈاکٹر احمد بن عبداللہ الزغیبی، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء مکتبہ العُبَیکان ریاض۔

[۱۶۴] **غایة المأمول**، شیخ سید احمد بن اسماعیل برزنجی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء **شرکة دار المشاریع للطباعة بیروت۔**

[۱۶۵] **غرر الشام فی تراجم آل الخطیب الحسنیة و معاصریهم**، شیخ سید عبدالعزیز بن محمد سہیل الخطیب، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء دار حسان دمشق۔

[۱۶۶] **فتاوی**، جمع و مرتب کرنے والے کا نام درج نہیں، دوسری جلد، اشاعت ۱۴۳۵ھ/ ۲۰۱۳ء، پانچویں جلد، اشاعت ۱۴۴۰ھ/ ۲۰۱۸ء **دار الافتاء الفلسطینیة القدس الشریف۔**

[۱۶۷] **الفتاویٰ الاسلامیة من دار الافتاء المصریة**، مصر کے متعدد مفتیان کے فتاویٰ کا مجموعہ، جلد ۱۰ دوسری اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء وزارت اوقاف قاہرہ مصر۔

[۱۶۸] **الفتاویٰ الاسلامیة من دار الافتاء المصریة**، مصر کے متعدد مفتیان کے فتاویٰ کا مجموعہ، اضافہ شدہ اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء **دار الافتاء المصریة** قاہرہ۔

[۱۶۹] **فتاویٰ شرعیة وبحوث اسلامیة**، شیخ حسنین محمد مخلوف، دوسری اشاعت ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء **شرکة** مصطفیٰ بابی حلبی قاہرہ۔

[۱۷۰] **فتاویٰ کبار علماء الازهر الشریف فی البهائیة و القادیانیة**، مرتب کا نام درج نہیں، تیسری اضافہ شدہ اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء **دار الیسر**

[۱۷۱] **فتاویٰ الامام محمد رشید رضا**، تحقیق صلاح الدین المنجد و یوسف خوری، ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء **دار الکتاب الجدید۔**

[۱۷۲] **فقه الجهاد، دراسة مقارنة لاحکامه و فلسفته فی ضوء القرآن و السنة**، ڈاکٹر شیخ یوسف قرضاوی، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء مکتبہ وھبہ قاہرہ۔

[۱۷۳] **فقه الحافظ احمد بن الصدیق الغماری، دراسة مقارنة**، شیخ سید حسن بن علی کتانی اثری، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء **دار البیارق** عمان۔

[۱۷۴] **فقه الحافظ احمد بن الصدیق الغماری**، دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء **دار الکتب العلمیة** بیروت۔

[۱۷۵] **الفکر الاسلامی الحدیث و صلته بالاستعمار الغربی**، ڈاکٹر شیخ محمد البھی، مکتبہ وھبہ قاہرہ۔

[۱۷۶] **الفلک المشحون فی احوال محمد بن طولون** ، شیخ شمس الدین محمد بن علی طولون، تحقیق شیخ محمد خیر رمضان یوسف ، پہلی اشاعت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء دارابن حزم بیروت۔

[۱۷۷] **الفوائد البھیۃ فی تراجم الحنفیۃ** ، مولانا محمد عبدالحئی لکھنوی فرنگی محلی ،تحقیق شیخ احمد زعبی ،پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء دارالارقم بیروت۔

[۱۷۸] **فھرست المخطوطات دارالکتب المصریۃ**، شیخ فواد بن سید عمارہ،اشاعت ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء **دار الکتب المصریۃ** قاہرہ۔

[۱۷۹] **فھرست المخطوطات دارالکتب المصریۃ،مصطلح الحدیث**، شیخ فواد بن سید عمارہ ،پہلی جلد،اشاعت ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء **دار الکتب المصریۃ** قاہرہ۔

[۱۸۰] **الفھرست المشروح للمخطوطات العربیۃ المخزونۃ فی مکتبۃ سالار جنگ**، ڈاکٹر محمد نظام الدین ،پہلی جلد،اشاعت ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء **دائرۃالمعارف العثمانیۃ** حیدرآباد دکن۔

[۱۸۱] **فھرست دارالکتب المصریۃ**، پہلی جلد،اشاعت ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۴ء **دارالکتب المصریۃ** قاہرہ۔

[۱۸۲] **فھرس الفھارس والاثبات و معجم المعاجم و المشیخات والمسلسلات** ، شیخ سید محمد عبدالحئی بن عبدالکبیر کتانی، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، دوسری اشاعت ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء **دار الغرب الاسلامی** بیروت۔

[۱۸۳] **الفھرس المختصر لمخطوطات مکتبۃ الحرم المکی الشریف** ، شیخ محمد بن سید احمد مطیع الرحمٰن، شیخ عادل بن جمیل بن عبدالرحمٰن عید، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مکتبہ شاہ فہد ریاض۔

[۱۸۴] **فھرس المخطوطات الاسلامیۃ الموجودۃ بمعھد الابحاث فی العلوم الانسانیۃ ،النیجر**، ڈاکٹر حسن مولائی، ڈاکٹر ایمن بن فواد سید، اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء الفرقان ہریٹیج فاؤنڈیشن لندن۔

[۱۸۵] **فھرس المخطوطات العربیۃ بجامعۃ علیگرہ الاسلامیۃ ،الھند**

،ڈاکٹر محمد یاسین مظہر صدیقی ،ڈاکٹر قاسم سامرائی،اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء الفرقان ہر ٹیج فاونڈیشن لندن۔

[۱۸٦] فهرس المخطوطات العربية والتركية والفارسية فی المكتبة السليمانية ، ڈاکٹرمحمودسید دَغیم ،ڈاکٹرمحمودسید اُوغلی،پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء سقیفة الصفا العلمية،شہر کا نام درج نہیں۔

[۱۸۷] فهرس المخطوطات العربية والتركية والفارسية ،مكتبة الغازی خسرو بیک بسرائیفو ، شیخ قاسم دوبراکا،پہلی جلد،اشاعت ۱۳۸۳ھ/۱۹٦۳ء مشيخة الجماعة الاسلامية سرائیو ،عربی وبوسنوی زبانوں میں ملی جلی تالیف۔

[۱۸۸] فهرس مخطوطات مكتبة جامعة ابادان ، نیجیریا،شیخ بابا یونس محمد ،تحقیق جان ھنویک،اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء الفرقان ہر ٹیج فاؤنڈیشن لندن۔

[۱۸۹] فهرس مخطوطات مكتبة مكة المكرمة ، پروفیسر ڈاکٹر شیخ عبدالوھاب ابراہیم ابوسلیمان وغیرہ دس اہل علم نے مرتب کی،پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء مکتبہ شاہ فہد ریاض۔

[۱۹۰] فهرس المكتبة الازهرية ، تیسری جلد،اشاعت ۱۳٦٦ھ/۱۹۴۷ء مطبع الازہر قاہرہ۔

[۱۹۱] الفهرس الوصفی لبعض المخطوطات المحفوظة فی مكتبة جامعة الامام ،ڈاکٹر قاسم سامرائی،اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء ابن سعود یونیورسٹی ریاض۔

[۱۹۲] الفهرس الوصفی لمخطوطات السيرة النبوية ومتعلقاتها ،ڈاکٹر قاسم سامرائی،دوسری جلد،اشاعت ۱۴۱٦ھ/۱۹۹۵ء ابن سعود یونیورسٹی ریاض۔

[۱۹۳] فيض الملك الوهاب المتعالی بانباء الاوائل القرن الثالث عشر والتوالی ، مولانا عبدالستار بن عبدالوھاب صدیقی،تحقیق ڈاکٹر عبدالملک بن عبداللہ دھیش،پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء مکتبہ اسدی مکہ مکرمہ۔

[۱۹۴] قائمة اصدارات ،۹-۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء المكتبة العصرية صيد ابیروت۔

[۱۹۵] قائمة دار الكتب العلمية بیروت،اشاعت ۲۰۰۰ء نیز ۲۰۰۸ء۔

[۱۹۶] قائمة ،دار المحجةالبیضا ءبیروت۔

[۱۹۷] القادیانی و القادیانیة ،دراسة وتحلیل ،علامہ ابوالحسن علی ندوی،پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ءدار الیقین منصورہ مصر،ضمن مجموعہ ’’دحض مفتریات القادیانیة ‘‘۔

[۱۹۸] القادیانیة ، مولانا احمد رضا خان بریلوی کی تین اُردو تصنیفات کا ترجمہ از علامہ محمد جلال ازہری ،علامہ منظر اسلام توحید عالم ازہری ،دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔

[۱۹۹] القادیانیة الاحمدیة فی میزان الحق ،ڈاکٹر محمد سعید طریحی،اشاعت ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۳ء دار نینویٰ للتحقیق و النشر دمشق۔

[۲۰۰] القادیانیة اقلیة غیر مسلمة،القرار التاریخی للمجلس النیابی، ترجمہ ڈاکٹر جلال الدین نوری،سال اشاعت درج نہیں،سال ترجمہ ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۷ء جمعیة الدعوة الاسلامیة العالمیة کراچی۔

[۲۰۱] القادیانیة ثورة علی النبوة المحمدیة و الاسلام، علامہ ابوالحسن علی ندوی،پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ءدار الیقین منصورہ مصر،ضمن مجموعہ ’’دحض مفتریات القادیانیة ‘‘۔

[۲۰۲] القادیانیةثورةعلی النبوةالمحمدیةو الاسلام، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ءمکتبۃ امام بخاری اسماعیلیہ مصر،ضمن مجموعہ ’’ماذا تعرف عن القادیانیة ‘‘۔

[۲۰۳] القادیانیة فئةُ کافرة، ترجمہ علامہ محمد بشیر سیالکوٹی،پہلی اشاعت ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۷ءمکتبہ دار العلم اسلام آباد۔

[۲۰۴] القادیانیة فئة کافرة، دوسری اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ءمکتبہ دار العلم اسلام آباد،مع اضافات۔

[۲۰۵] القادیانیة، وثائق و مشاهد ،ڈاکٹر خالد زَهری،پہلی اشاعت ۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ءدار الفتح عمان اُردن۔

[۲۰۶] القادیانیة، و دعایتها الضالة و الرد علیها، شیخ احمد بن حجر آل بوطامی ،پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء المکتب الاسلامی بیروت۔

[۲۰۷] **القادیانیة و عقائدها**، علامہ احسان الٰہی ظہیر، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء **دار الیقین** منصورہ مصر، ضمن مجموعہ "**دحض مفتریات القادیانیة**".

[۲۰۸] **القول الحق فی البابیة و القادیانیة و المهدیة**، ڈاکٹر مصطفیٰ محمد حدیدی الطیر، دوسری اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء دار مصریہ لبنانیہ قاہرہ۔

[۲۰۹] **کبریٰ الیقینیات الکونیة، وجود الخالق و وظیفة المخلوق**، ڈاکٹر محمد سعید رمضان بوطی، اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء دار الفکر دمشق۔

[۲۱۰] **ابن کثیر الدمشقی الحافظ المفسر المؤرخ الفقیه**، ڈاکٹر محمد زحیلی، پہلی اشاعت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۵ء دار القلم دمشق۔

[۲۱۱] **لامهدی ینتظر، بعد الرسول محمد ﷺ خیر البشر**، شیخ عبداللہ بن زید آل محمود، دوسری اشاعت ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء مطبع و ناشر کے نام درج نہیں۔

[۲۱۲] **مئة اوائل من حلب**، شیخ عامر رشید مبیض، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء **دار القلم العربی** حلب۔

[۲۱۳] **ماذا تعرف عن القادیانیة**، تین مصنفین کی کتب کا مجموعہ، جمع و ترتیب شیخ اشرف بن عبدالمقصود، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مکتبہ امام بخاری اسماعیلیہ، مصر۔

[۲۱۴] **ما هی القادیانیة**، دوسرا نام: **کشف القناع عن وجه القادیانیة ومخططاتها**، علامہ ابوالاعلیٰ مودودی کے اُردو مقالات کا ترجمہ از علامہ خلیل احمد حامدی، اشاعت ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء دار القلم کویت۔

[۲۱۵] **ماهی القادیانیة**، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء **دار الیقین** منصورہ مصر، مذکورہ دوسرے نام سے ضمن مجموعہ "**دحض مفتریات القادیانیة**".

[۲۱۶] **المبین ختم النبیین**، مولانا احمد رضا خان بریلوی، اُردو سے ترجمہ از علامہ منظر اسلام توحید عالم ازہری، دوسری اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ضمن مجموعہ "**القادیانیة**"۔

[۲۱۷] **المتنبی القادیانی، نبذة من احواله و اکاذیبه**، مفتی محمود، اشاعت ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء مکتبہ حقیقت استنبول، ضمن مجموعہ۔

[۲۱۸] **المجددون فی الاسلام من القرن الاول الی الرابع عشر**، شیخ

عبدالمتعال صعیدی،سال اشاعت درج نہیں،مکتبہ آداب قاہرہ۔

[۲۱۹] **مجموعة رسائل العلامة الملا علی القاری** ،اشاعت ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۵ء،دارالکتب پشاور۔

[۲۲۰] **مجموع رسائل العلامة الملا علی القاری** ،شیخ محمد خلوف العبداللہ کی سرپرستی میں آٹھ محققین نے تحقیق انجام دی،پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء دار اللباب استنبول۔

[۲۲۱] **مجموع مقالات العلامة عبدالرحمن الوکیل** ،جمع وترتیب شعبان عبدالمجید ومحمد بن عوض المصری،پہلی اشاعت ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۰ء **دار سبیل المؤمنین** قاہرہ۔

[۲۲۲] **المجموعة الکاملة لمؤلفات الاستاذ عباس محمود العقاد،** تیسری اشاعت،سال طباعت درج نہیں،چھٹی جلد، **الاسلامیات** ،حصہ دوم، **دار الکتاب اللبنانی** بیروت۔

[۲۲۳] **المحدثون فی مصر و الازهر، و دورهم فی احیاء السنة النبویة الشریفة** ،ڈاکٹر حسینی عبدالمجید ہاشم،ڈاکٹر احمد عمر ہاشم،دوسری اشاعت،سال اشاعت درج نہیں،مکتبہ غریب قاہرہ۔

[۲۲۴] **محمد اقبال و موقفه من الحضارة العربیة** ، شیخ خلیل الرحمٰن بن عبدالرحمٰن راز،پہلی اشاعت ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء دار حراء مکہ مکرمہ۔

[۲۲۵] **المحدث الا کبرو امام العصر، العلامة الزاهد السید الشریف الشیخ محمد بدر الدین الحسنی، کما عرفته** ، شیخ محمد صالح فرفور،پہلی اشاعت ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء **دار الامام ابی حنیفة** دمشق۔

[۲۲۶] **محمد ابوزهرة ،امام الفقهاء المعاصرین و المدافع الجری عن حقائق الدین** ، ڈاکٹر محمد عثمان شبیر،پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء دارالقلم دمشق۔

[۲۲۷] **محمد سعید دفتر دار ،مؤرخا و ادیبا،** ڈاکٹر محمد سعید خطراوی،پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء **نادی المدینة المنورة الادبی** مدینہ منورہ۔

[۲۲۸] **د.محمد عبده یمانی ،الانسان ،** متعدد اہل علم کی تحریروں کا مجموعہ،جمع

وترتیب شیخ عبداللہ عمر خیاط،پہلی اشاعت۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ءمطابع سحر جدہ۔

[۲۲۹] **الشیخ محمد نور رائد التعلیم فی الامارات** ،شیخ ابراہیم بن محمد بو ملحہ،پہلی اشاعت۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ءمطبع وناشر کے نام درج نہیں۔

[۲۳۰] **مختارات من قرارات مجلس الافتا ء الاعلیٰ** ،مرتب کا نام درج نہیں،دوسری جلد،اشاعت۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء **دار الافتاء الفلسطینیة** القدس الشریف۔

[۲۳۱] **المختصر من کتاب نشر النور والزهر فی تراجم افاضل مکة ،من القرن العاشر الی القرن الرابع عشر** ، شیخ عبداللہ بن احمد ابوالخیر مرداد،اختصار و ترتیب وتحقیق شیخ محمد سعید عامودی،شیخ احمد علی،دوسری اشاعت۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء **عالم المعرفة** جدہ۔

[۲۳۲] **المدینة المنورة فی القرن الرابع عشر الهجری**، شیخ احمد سعید بن سلم،پہلی اشاعت۱۴۱۴ھ/۱۹۹۲ءدارالمنار قاہرہ۔

[۲۳۳] **المذاهب الاسلامیة** ،شیخ جعفر سبحانی،دوسری اشاعت۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء **دار الولاء** بیروت۔

[۲۳۴] **المذاهب المعاصرة و موقف الاسلام منها** ، ڈاکٹر عبدالرحمٰن عمیرہ،دوسری اشاعت۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء **دار اللواء ریاض**۔

[۲۳۵] **مذکرات السلطان عبدالحمید** ،ترکی سے ترجمہ ڈاکٹر محمد حرب،چوتھی اشاعت۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ءدارالقلم دمشق۔

[۲۳۶] **المسئالة القادیانیة** ، علامہ ابوالاعلیٰ مودودی،پہلی اشاعت۱۴۲۸ھ /۲۰۰۷ءمکتبہ امام بخاری اسماعیلیہ مصر،ضمن مجموعہ **"ما ذا تعرف عن القادیانیة"**.

[۲۳۷] **المسلسلات فی الاجازات**، شیخ محمود مرعشی،اشاعت۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء مکتبہ مرعشی قم۔

[۲۳۸] **المسیح الدجال و معرکة هرمجدون**، شیخ ھشام ابوحاکمہ،پہلی اشاعت۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء **دار الاسراء** عمان اُردن۔

[۲۳۹] **المشبهة والمجسمة**، شیخ عبدالرحمٰن بن خلیفہ،پہلی اشاعت۱۴۲۰ھ /۱۹۹۹ءناشر کا پتا درج نہیں۔

[۲۴۰] **الشیخ مصطفٰی صبری و موقفه من الفکر الوافد**، ڈاکٹر مفرح بن سلیمان قوسی، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء مرکز شاہ فیصل ریاض۔

[۲۴۱] **المعتقد المنتقد**، مولانا فضل رسول بدایونی، اشاعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء برکاتی پبلشرز کراچی، مولانا احمد رضا خان بریلوی کا حاشیہ **المعتمد المستند بناء نجاة الابد** بھی ساتھ مطبوع ہے۔

[۲۴۲] **معجم الادباء الاسلامیین المعاصرین**، شیخ احمد بن عبداللطیف جدع، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء **دار الضیاء** عمان اُردن۔

[۲۴۳] **معجم اعلام الجزائر، من صدر الاسلام حتی العصر الحاضر**، شیخ عادل نویھض، تیسری اشاعت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء **مؤسسة نویھض بیروت**۔

[۲۴۴] **معجم البابطین لشعراء العربیة فی القرنین التاسع عشر والعشرین**، چار سو سے زائد اہل قلم نے تالیف کی، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء **مؤسسة جائزة عبدالعزیز سعود البابطین للابداع الشعری** کویت۔

[۲۴۵] **معجم رجال الفکر والادب فی النجف خلال الف عام**، ڈاکٹر محمد ھادی امینی، دوسری اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء ناشر کا نام درج نہیں۔

[۲۴۶] **معجم العلماء والمشاهیر، الذی افردو بتراجم خاصة**، شیخ عبداللہ بن محمد حبشی، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء **المجمع الثقافی** ابوظبی۔

[۲۴۷] **معجم ما کتب عن الرسول و اهل بیت صلوات علیهم الله**، شیخ عبدالجبار قحطانی، پہلی اشاعت ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء وزارت فرہنگ تہران۔

[۲۴۸] **معجم مصنفات الحنابلة، من وفیات** ۲۴۱ھ-۱۴۲۰ھ، پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن محمد طریقی، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء مصنف نے ریاض سے شائع کی

[۲۴۹] **معجم المطبوعات العربیة فی ایران**، شیخ عبدالجبار قحطانی، پہلی اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء وزارت ثقافت تہران۔

[۲۵۰] **معجم المطبوعات العربیة فی شبه القارة الهندیة الباکستانیة، منذ دخول المطبعة الیها حتی عام ۱۹۸۰م**، ڈاکٹر احمد خان، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء مکتبہ شاہ فہد ریاض۔

[۲۵۱] **معجم المطبوعات العربية والمعربة ، یوسف بن الیان** سرکیس، سال اشاعت درج نہیں، دارصادر بیروت۔

[۲۵۲] **معجم الموضوعات المطروقة فی التالیف الاسلامی وبیان ماالف فیھا** ، شیخ عبداللہ بن محمد حبشی، اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء **المجمع الثقافی ابوظبی**

[۲۵۳] **معجم المؤلفین،تراجم مصنفی الکتب العربیة**، شیخ عمر رضا کحالہ ،پہلی اشاعت ۱۴۱۴ھ/۱۹۸۷ء **مئوسسة الرسالة** بیروت۔

[۲۵۴] **معجم المؤلفین السودانیین ۱۵۱۰-۲۰۱۰م**، پروفیسر ڈاکٹر قاسم عثمان نور، پہلی اشاعت ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء **المجلس القومی لرعایة الثقافة والفنون** خرطوم۔

[۲۵۵] **معجم المؤلفین السوریین ،فی القرن العشرین**، شیخ عبدالقادر عیاش، پہلی اشاعت ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء دارالفکر دمشق۔

[۲۵۶] **معجم المؤلفین العراقیین فی القرنین التاسع عشر والعشرین**، کورکیس عواد، پہلی اشاعت ۱۳۸۹ھ/۱۹۶۹ء مطبع ارشاد بغداد۔

[۲۵۷] **معجم المؤلفین والکتاب العراقیین**، ڈاکٹر صباح نوری مرزوک، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء **بیت الحکمة** بغداد۔

[۲۵۸] مقالات، شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری، سال اشاعت درج نہیں، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی۔

[۲۵۹] **مقالة التشبیه و موقف اهل السنة منها** ،ڈاکٹر جابر بن ادریس بن علی امیر، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۲ء مکتبہ **اضواء السلف** ریاض۔

[۲۶۰] **مقدمات الامام الکوثری** ، شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری، تقاریظ و مقدمات کا مجموعہ، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء دار الثریا دمشق و بیروت۔

[۲۶۱] **مکتبة الجلال السیوطی** ، شیخ احمد شرقاوی اقبال، اشاعت ۱۳۹۷ھ /۱۹۷۷ء دار المغرب رباط۔

[۲۶۲] **المکتبة الزینیة بوجبیھة،مالی** ، شیخ عبدالقادر مماحَیدرہ، شیخ ایمن فواد سید، اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء الفرقان ہریٹیج فاؤنڈیشن لندن۔

[۲۶۳] **من اعلام الطریقة النقشبندیة فی بلاد الشام المبارکة** ، شیخ محمد

زکریا بن محمد علی مسعود بابی، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء فصلت للدراسات والترجمة والنشر حلب۔

[۲۶۴] من اعلام المغرب العربي فی القرن الرابع عشر ،ونبذة عن حركة العلماء الاسلامية بعدالاستقلال ، شیخ ابوھریرہ عبدالرحمٰن بن محمد باقر کتانی، تحقیق ڈاکٹر محمد حمزہ بن علی کتانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء دار البیارق عمان و بیروت۔

[۲۶۵] من روادنا التربو يين المعاصرين، ڈاکٹر عبداللہ محمد زید، پہلی اشاعت ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء مصنف نے جدّہ سے شائع کی۔

[۲۶۶] المنتخب من اعلام الفكر والادب ، شیخ کاظم عبود فتلاوی، پہلی اشاعت ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء مئوسسة المواهب بيروت۔

[۲۶۷] موسوعة احسن الكلام فی الفتاویٰ والاحكام ،شیخ عطیہ صقر، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۱۱ء مکتبہ وھبہ قاہرہ۔

[۲۶۸] موسوعة الادباء والكتّاب السعود يين ،خلال مائة عام، شیخ احمد سعید سلم، دوسری اشاعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء نادی المدينة المنورة الادبی مدینہ منورہ۔

[۲۶۹] الموسوعة الاسلامية العامة ،متعدد اہل قلم کا تالیف ومرتب کردہ دائرۃ المعارف، پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء المجلس الاعلیٰ للشؤون الاسلامية قاہرہ۔

[۲۷۰] موسوعة اعلام العراق فی القرن العشرين، شیخ حمید مطبعی ،پہلی اشاعت ۱۹۹۵ء دوسری جلد پہلی اشاعت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء وزارت اطلاعات وثقافت بغداد۔

[۲۷۱] موسوعة الاعمال الكاملة للامام محمد الخضر حسين، جمع وترتیب شیخ سید علی رضا بن زین العابدین، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء دار النوادر دمشق۔

[۲۷۲] موسوعة اهل الذكر بالسودان ،شیخ طہ باقر کی نگرانی میں متعدد اہل علم نے تالیف ومرتب کی، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء المجلس القومي للذكر والذاكرين خرطوم۔

[۲۷۳] موسوعة العلامة المحدث المتفنن سيدى الشريف عبدالله بن محمد بن الصديق الغمارى الحسنى ،اہتمام ڈاکٹر محمود سعید ممدوح، پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء دار السلام قاہرہ۔

[۲۷۴] موسوعة الفرق والجماعات والمذاهب الاسلامية ،ڈاکٹر عبدالمنعم الحِفنی ،پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ءدارالرشید قاہرہ۔

[۲۷۵] الموسوعة فی احادیث المهدی ،الضعیفة والموضوعة ،ڈاکٹر عبدالحلیم بستوی ،پہلی اشاعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ءدارابن حزم بیروت۔

[۲۷۶] موسوعة ماذا تعرف عن الفرق والمذاهب ،ڈاکٹر احمد عبدالعزیز الحصین ،تیسری اضافہ شدہ اشاعت، دارعالم الکتب ریاض۔

[۲۷۷] الموسوعة الموجزة ، شیخ حسان بدرالدین کاتب ،دوسری جلد کا ساتواں حصہ ،پہلی اشاعت ۱۹۷۶ءتیسری جلد ،پہلی اشاعت ۱۹۷۸ءمطابع ادیب دمشق۔

[۲۷۸] موسوعة مؤلفی الامامية ، شیخ مجتبیٰ محمودی کی سرپرستی میں متعدد اہل قلم نے تصنیف ومرتب کی ،دوسری جلد ،دوسری اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ءمجمع الفکر الاسلامی قم۔

[۲۷۹] الموسوعة المَیسَّرة فی الادیان والمذاهب والاحزاب المعاصرة ، ڈاکٹر مانع بن حماد جهنی ،تیسری اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۸۷ءدارالندوة العالمية للشباب الاسلامی ریاض۔

[۲۸۰] موقف الامة الاسلامية من القاديانية ، علامہ محمد یوسف بنوری ،اُردو سے ترجمہ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر ،سال اشاعت درج نہیں ،مجلس الدعوة والتحقیق الاسلامی کراچی۔

[۲۸۱] المهدية فی الاسلام منذ اقدم العصور حتی الیوم ،دراسة وافیة لتاریخها العقدی والسیاسی والادبی ، شیخ سعد محمد حسن ازہری ،پہلی اشاعت ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۳ءمطبع دارالکتاب العربی قاہرہ۔

[۲۸۲] المهدی المنتظر فی ضوء الاحادیث والآثار الصحیحة واقوال العلماء وآراء الفرق المختلفة ، ڈاکٹر عبدالحلیم بستوی ،پہلی اشاعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ءدارابن حزم بیروت۔

[۲۸۳] المهدی المنتظر و اَدعیاء المهدية ،،محمد بیومی ،پہلی اشاعت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء مکتبة الایمان منصورہ مصر

[۲۸۴] المهدی وفقه اشراط الساعة ، ڈاکٹر شیخ محمد احمد اسماعیل مقدم، پہلی اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء دار عالمیہ اسکندریہ۔

[۲۸۵] المهدی والمهدوية، ڈاکٹر احمد امین، اشاعت ۱۴۳۴ھ/ ۲۰۱۲ء مؤسسة هنداوی للتعليم والثقافة قاہرہ۔

[۲۸۶] نثر الجواهر والدرر فی علماء القرن الرابع عشر ، ڈاکٹر شیخ یوسف مرعشلی ، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء دار المعرفة بیروت۔

[۲۸۷] النجوم اللامعة فی ثقافة المسلم الجامعة، شیخ عماد الدین احمد ابی حجلہ ،تیسری اشاعت ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۵ء دار الفتح عمان اُردن۔

[۲۸۸] نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر ، دوسرا نام: الاعلام بمن فی تاريخ الهند من الاعلام ، علامہ عبدالحیٔ لکھنوی ندوی، علامہ ابوالحسن علی ندوی، پہلی اشاعت ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء دار ابن حزم بیروت۔

[۲۸۹] نزهة الفكر فيما مضىٰ من الحوادث والعبر فی تراجم رجال القرن الثانی عشر والثالث عشر ، شیخ احمد بن محمد حضراوی ھاشمی، تحقیق شیخ محمد المصری ،پہلی اشاعت ۱۹۹۶ء وزارت ثقافت دمشق۔

[۲۹۰] نسب مَعدّ واليمن الكبير ، شیخ ھشام بن محمد بن سائب کلبی، تحقیق شیخ محمود فردوس العظم ،سال اشاعت درج نہیں ۱۹۸۸ء کے بعد چھپی، دار اليقظة العربية دمشق

۔

[۲۹۱] نشر الرياحين فی تاريخ البلد الامين ،تراجم مؤرخی مكة و جغرافيها على مر العصور ، شیخ عاتق بن غیث بلادی، پہلی اشاعت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء دار مكة للنشر مکہ مکرمہ۔

[۲۹۲] النضال الشفوية فی الرد على القاديانية ، شیخ حسین محمد بن رمضان خالدی، اشاعت ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء مکتبہ حقیقت، استنبول۔

[۲۹۳] نظرة عابرة فی مزاعم من ينكر نزول عيسىٰ عليه السلام قبل الآخرة، شیخ محمد زاہد بن حسن کوثری، دوسری اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء دار الكتب العلمية بیروت، ضمن مجموعہ "العقيدة وعلم الكلام".

[۲۹۴] نور الافهام فی علم الکلام ، شیخ حسن لواسانی ، تحقیق شیخ ابراھیم لواسانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء مؤسسة النشر الاسلامی قُم ایران۔

[۲۹۵] النهضة الاسلامية في سير اعلامها المعاصرون ، ڈاکٹر محمد رجب بیومی، پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء دارالقلم دمشق۔

[۲۹۶] النهضة الاصلاحية لاسرة الاسلامية ، شیخ مصطفیٰ ابوسیف حمامی، پہلی اشاعت ۱۳۵۵ھ/۱۹۳۶ء مطبع مصطفیٰ بابی حلبی قاہرہ۔

[۲۹۷] وا محمداهُ ، اِنَّ شَا نِئَکَ هُوَ الْاَبْتَر ، ڈاکٹر سید بن حسین العفانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء دارالعفانی قاہرہ۔

[۲۹۸] الوالد الداعية المربی الشيخ حسن حبنكة الميدانی ،قصة عالم مجاهد حكيم شجاع ، شیخ عبدالرحمٰن بن حسن حبنکہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء دار البشير جدّہ۔

[۲۹۹] وِسام الكرم فی تراجم ائمة وخطباء الحرم ، شیخ یوسف بن محمد بن داخل صحی، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء شركة دار البشائر الاسلامية بیروت۔

[۳۰۰] هدية العارفين ،اسماء المؤلفين وآثار المصنفين ، شیخ اسماعیل بن محمد امین پاشا بغدادی، اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء دار الكتب العلمية بیروت، شیخ مصطفیٰ بن عبداللہ کاتب حلبی عرف حاجی خلیفہ کی ”كشف الظنون عن اسامی الكتب والفنون“ کے آخر میں مطبوع ہے۔

[۳۰۱] هُدَيل الحمام فی تاريخ البلد الحرام، تراجم شعراء مكة على مَر العصور ، شیخ عاتق بن غیث بلادی، پہلی اشاعت ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۶ء دار مكة للنشر مکہ مکرمہ۔

[۳۰۲] يوسف القرضاوی ،فقيه الدعاة وداعية الفقهاء ، شیخ عصام تلیمہ، پہلی اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء دارالقلم دمشق۔

فارسی کتب:

[۳۰۳] حافظ ایمان ازفتنہ قادیان، بابو محمد پیر بخش ، اشاعت ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۵ء کریمی

پریس لاہور۔

[۳۰۴] فہرست نسخہ ھائی خطی کتاب خانہ گنج بخش، احمد منزوی، اشاعت ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد۔

اُردو کتب، غیر مطبوعہ:

[۳۰۵] حضرت مولانا اصغر علی الروحی، اَحوال و آثار اور اُن کے عربی دیوان شعر کی جمع و ترتیب، ڈاکٹر محمد ذوالفقار علی رانا، مقالہ برائے پی ایچ ڈی پنجاب یونیورسٹی لاہور، ۱۹۸۴ء، بخط مصنف کا برقی عکس۔

اُردو کتب، مطبوعہ:

[۳۰۶] **ابواب تاریخ المدینة المنورة**، شیخ سید علی بن عبد القادر حافظ کی تصنیف کا مختصر ترجمہ از علامہ آل حسن صدیقی، پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء **مطابع المدینة** جدہ۔

[۳۰۷] احتساب قادیانیت، ردّ مرزائیت میں متعدد مصنفین کی کتب کا مجموعہ، ساٹھ جلد، مرتب علامہ اللہ وسایا، پہلی جلد کا مقدمہ ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں لکھا گیا اور مذکورہ آخری جلد پہلی اشاعت ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان۔

[۳۰۸] اَحوال و آثار فیضی، ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، محمد ثاقب رضا قادری، پہلی اشاعت ۱۴۴۲ھ/۲۰۲۰ء ورلڈ ویو پبلشرز، اُردو بازار، لاہور۔

[۳۰۹] **اخبار الاخیار فی احوال الابرار**، شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی فارسی تصنیف کا ترجمہ از علامہ اقبال الدین احمد، پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء دار الاشاعت کراچی۔

[۳۱۰] **استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزائیین**، یعنی مرزائیوں سے ترک موالات، مرتب و مؤلف کا نام نیز سال اشاعت درج نہیں، انجمن حفظ المسلمین امرتسر۔

[۳۱۱] اسلامی عقائد، ڈاکٹر شیخ محمد سعید رمضان بوطی شہید کی تصنیف کا عربی سے ترجمہ از مفتی شیخ فرید، ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء شبیر برادرز لاہور۔

[۳۱۲] اسلامی مذاہب، شیخ محمد ابوزھرہ کی **تاریخ المذاهب الاسلامية** کا عربی سے ترجمہ مع حواشی از مترجم پروفیسر غلام احمد حریری، سال اشاعت درج نہیں، ملک سنز تاجران کتب فیصل آباد۔

[۳۱۳] اِلہامات مرزا، مولانا ثناء اللہ امرتسری، سال اشاعت درج نہیں جب کہ مقدم ناشر ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۳ء میں لکھا گیا، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، ضمن مجموعہ ''احتساب قادیانیت''۔

[۳۱۴] امام احمد رضا اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت، صاحبزادہ سید وجاہت رسول قادری ،اشاعت ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۱ء ادارہ تحقیقات امام احمد رضا پاکستان۔

[۳۱۵] اَہل چکوال اور مرزائیت، عابد حسین شاہ پیرزادہ، پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/ ۲۰۱۶ء مسلم کتابوی لاہور۔

[۳۱۶] اہم عرب ممالک، پروفیسر محمد حسن اعظمی ازہری، سال اشاعت درج نہیں البتہ ۱۹۷۹ء کے بعد شائع ہوئی، ناشر ہادی کریم میمن کراچی۔

[۳۱۷] باقیات جہان امام ربانی، متعدد اہل علم کے مضامین کا مجموعہ، جمع وترتیب زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، پہلی اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی۔

[۳۱۸] برصغیر کے امامیہ مصنفین کی مطبوعہ تصانیف اور تراجم، علامہ سید حسین عارف نقوی، اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۷ء مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان اسلام آباد۔

[۳۱۹] برطانیہ کے علماء اہل سنت اور مشائخ، خالد اطہر، پہلی جلد اشاعت ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء، تیسری جلد اشاعت ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء پی پی اے پبلی کیشنز اسلام آباد۔

[۳۲۰] تازیانۂ عبرت، مولانا محمد کرم الدین دبیر، ترتیب وحواشی علامہ عبدالجبار سلفی، اشاعت ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء قاضی کرم الدین دبیر اکیڈمی پاکستان۔

[۳۲۱] تجلیات مہرِ انور، مفتی سید حسین گردیزی چشتی نقشبندی، پہلی اشاعت ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء مکتبہ مہریہ گولڑا۔

[۳۲۲] تحفظ عقیدہ ختم نبوت، مفتی محمد عبدالحلیم نقشبندی، پہلی اشاعت ۱۴۴۰ھ/۲۰۱۹ء تحریک فروغ اسلام چکوال۔

[۳۲۳] تحقیقاتِ اسلامیات، ڈاکٹر سعید الرحمٰن بن نور حبیب، پہلی اشاعت

۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ءالعلم پبلی کیشنز پشاور۔

[۳۲۴] تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ،مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری ،دوسری اشاعت۲۰۰۰ءفرید بک سٹال لاہور۔

[۳۲۵] تذکرہ حضرت محدث دکن ،ڈاکٹر ابو الخیرات محمد عبدالستار خان نقشبندی قادری،پہلی اشاعت۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ءالممتاز پبلی کیشنز لاہور۔

[۳۲۶] تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت ،علامہ محمد صادق قصوری، پروفیسر مجید اللہ قادری ،پہلی اشاعت۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ءادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی ۔

[۳۲۷] تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان ،سید حسین عارف نقوی ، اشاعت۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ءمرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد۔

[۳۲۸] تذکرہ علماء امرتسر،حکیم محمد موسیٰ امرتسری ، پہلی اشاعت۱۴۳۳ھ/ ۲۰۱۲ء والضحیٰ پبلی کیشنز لاہور۔

[۳۲۹] تذکرہ علماء اہل سنت،مولانا محمود احمد کانپوری،دوسری اشاعت۱۹۹۲ءسُنّی دارالاشاعت علویہ رضویہ فیصل آباد۔

[۳۳۰] تذکرہ علماء اہل سنت ضلع چکوال،علامہ حافظ عبدالحلیم نقشبندی،سال اشاعت درج نہیں جب کہ مقدمہ کتاب ۱۹۹۷ء میں لکھا گیا، جامعہ انوار الاسلام غوثیہ رضویہ چکوال۔

[۳۳۱] تذکرہ علماء اہل سنت و جماعت لاہور، پیر زادہ علامہ اقبال احمد فاروقی ،دوسری اشاعت ۱۹۸۷ءمکتبہ نبویہ لاہور۔

[۳۳۲] تحریک ختم نبوت ، ردمرزائیت میں متعدد شخصیات کی تحریروں کا مجموعہ، ۵۹ جلدیں ،جمع وترتیب از ڈاکٹر محمد بہاء الدین سلیمان ، پہلی جلد۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء میں مکتبہ قدوسیہ نے شائع کی جب کہ مذکورہ آخری جلد ۲۰۱۹ء میں چھپی ۔بعض جلدیں احیاء التراث پبلی کیشنز کی شائع کردہ ہیں۔

[۳۳۳] تذکرہ علمائے پنجاب،۱۲۰۱ھ۔۱۴۰۰ھ، پروفیسر اختر راہی ،دوسری اشاعت ۱۹۹۸ءمکتبہ رحمانیہ لاہور۔

[۳۳۴] تذکرہ علمائے ہند،مولانا رحمان علی ، فارسی سے ترجمہ وترتیب وحواشی پروفیسر محمد ایوب قادری ،پہلی اشاعت۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ءپاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی ۔

[۳۳۵] تذکرہ اعلیٰ حضرت خواجہ غلام نبی للّٰہی ، مولانا امام دین کھوتکوی کی فارسی تصنیف ''مقامات طیبین'' کا ترجمہ از پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی ، دوسری اشاعت ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء دارالعلوم مقبولیہ مطلوبیہ لِلّٰہ ضلع جہلم۔

[۳۳۶] تذکرہ مجاہدین ختم نبوت، علامہ صادق علی زاہد، پہلی اشاعت ۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء مکتبہ جمال کرم لاہور۔

[۳۳۷] تذکرۃ المحدثین، علامہ غلام رسول سعیدی، پہلی اشاعت ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء فرید بک سٹال لاہور۔

[۳۳۸] تذکرے اپنے آباء کے، خلیل احمد رانا، مرتب حافظ رضاء الحسن، پہلی اشاعت ۱۴۴۱ھ/ ۲۰۲۰ء ورلڈ ویو پبلشرز لاہور۔

[۳۳۹] تعارف دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور، محمد اول، سال اشاعت درج نہیں ، سٹار لائٹ پرنٹنگ پریس لاہور۔

[۳۴۰] تقدیس الوکیل عن توھین الرشید والخلیل ، مولانا غلام دستگیر قصوری، سال اشاعت درج نہیں، نوری کتب خانہ لاہور۔

[۳۴۱] جمال کرم ، پروفیسر حافظ احمد بخش ، پہلی اشاعت ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

[۳۴۲] جہان امام ربانی ، متعدد اہل قلم کے مضامین کا مجموعہ ، جمع وترتیب زیر نگرانی پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مجددی، پہلی اشاعت ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۵ء امام ربانی فاؤنڈیشن کراچی۔

[۳۴۳] جہان مفتی اعظم ، مجموعہ مضامین ومناقب ، مرتبین علامہ محمد احمد مصباحی ، علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی ، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی ، دوسری اشاعت ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء رضا اکیڈیمی بمبئ۔

[۳۴۴] حدائق الحنفیہ ، مولانا فقیر محمد جہلمی ، ترتیب جدید وحواشی وتکملہ از علامہ خورشید احمد خان، چوتھی اشاعت ۱۹۷۷ء یا اس کے اگلے برس چھپی، مکتبہ حسن سہیل لمٹیڈ لاہور۔

[۳۴۵] حیات مخدوم الاولیاء محبوب ربانی ، مولانا محمود احمد قادری چشتی رفاقتی ، اشاعت ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء امین شریعت ٹرسٹ بھوانی پور ضلع مظفر پور بہار۔

[۳۴۶] الخزائن، پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے نادر مخطوطات کی فہرست مفصل

، قاضی عبدالنبی کوکب، پہلی جلد، پہلی اشاعت ۱۹۷۵ء پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

[۳۴۷] خطبات ختم نبوت، مرتب محمد ظفر علی سیالوی، اشاعت ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۷ء اکبر بک سیلرز لاہور۔

[۳۴۸] خفتگان خاک لاہور، پروفیسر محمد اسلم، پہلی اشاعت ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۳ء ادارہ تحقیقات پاکستان پنجاب یونیورسٹی لاہور۔

[۳۴۹] دمشق کے غلاپینی علماء، عبدالحق انصاری، پہلی اشاعت ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء بہاء الدین زکریا لائبریری چھونبی ضلع چکوال۔

[۳۵۰] ردِّ قادیانیت اور سنی صحافت، محمد ثاقب رضا قادری، پہلی جلد پہلی اشاعت ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۴ء مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور، دوسری جلد پہلی اشاعت ۱۴۳۶ھ/ ۲۰۱۵ء، تیسری جلد پہلی اشاعت ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء اکبر بک سیلرز لاہور۔

[۳۵۱] رسائل محدث قصوری، مولانا غلام دستگیر قصوری، مرتبین علامہ محمد افروز قادری، علامہ محمد ثاقب رضا قادری، پہلی جلد پہلی اشاعت ۱۴۳۵ھ/ ۲۰۱۴ء، دوسری جلد پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء اکبر بک سیلرز لاہور۔

[۳۵۲] رطب و یابس، مجموعہ مقالات و مضامین، ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، اشاعت ۲۰۰۳ء اسکالرز اکیڈیمی کراچی۔

[۳۵۳] رئیس قادیان، علامہ ابوالقاسم رفیق دلاوری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

[۳۵۴] سفرنامہ قاہرہ، مولانا سید وجاہت رسول قادری، مرتب ملک محبوب الرسول قادری، اشاعت ۱۴۳۸ھ/۲۰۱۷ء اسلامک میڈیا سنٹر لاہور۔

[۳۵۵] سیدی ضیاء الدین احمد القادری، شیخ عبدالمصطفیٰ محمد عارف قادری ضیائی، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۶ء حزب القادریہ لاہور۔

[۳۵۶] شخصیت و افکار شیخ الاسلام محدث گھوٹوی، پروفیسر مفتی غلام نصیر الدین شبلی، دوسری اشاعت مع اضافات ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۶ء حضرت شیخ الاسلام اکیڈمی ملتان۔

[۳۵۷] عقیدۃ ختم النبوۃ، قادیانیت کے تعاقب میں متعدد مصنفین کی کتب کا مجموعہ، ترتیب و تحقیق مفتی محمد امین قادری عطاری، پہلی جلد، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء جلد ۱۶ پہلی اشاعت ۱۴۳۸ھ/ ۲۰۱۷ء ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی۔

[۳۵۸] علم کے موتی ،مولانا دلاور حسین اویسی ،مولانا غلام حسین اویسی ،مولانا حمید الدین اویسی ،مولانا عبدالغفار قادری ،مولانا عبدالرحمٰن ،پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاول پور۔

[۳۵۹] سید غلام معین الدین نعیمی، حیات و خدمات ،محمد ثاقب رِضا قادری، پہلی اشاعت ۱۴۳۹ھ/۲۰۱۸ء دار النعمان پبلشرز لاہور۔

[۳۶۰] فتاویٰ ختم نبوت ،مرتب مفتی سعید احمد جلالپوری ،دوسری جلد، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۵ء، تیسری جلد، پہلی اشاعت ،۱۴۲۶ھ/ ۲۰۰۶ء عالمی مجالس تحفظ ختم نبوت ملتان ۔

[۳۶۱] **العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة** ، مولانا احمد رضا خان بریلوی ،چھٹی جلد، اشاعت ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء رضا اکیڈیمی بمبئ۔

[۳۶۲] فتنۂ قادیانیت اور مولانا ثناء اللہ امرتسری ، علامہ صفی الرحمٰن اعظمی مبارک پوری، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء مکتبہ محمدیہ لاہور۔

[۳۶۳] فکر امام مہدی، علامہ جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابوبکر سیوطی کی ''**العرف الوردی فی اخبار المهدی**'' کا ترجمہ اور تحقیق و تخریج از مفتی محمد ہاشم، پہلی اشاعت ۱۴۳۷ھ/۲۰۱۸ء دی اسلامک ریسرچ سنٹر کراچی ،مع عربی متن۔

[۳۶۴] فوز المقال فی خلفائے پیر سیال ، حاجی محمد مرید احمد چشتی ، پہلی جلد پہلی اشاعت ۱۴۱۸ھ/ ۱۹۹۷ء ادارہ تعلیمات اَسلاف لاہور، ساتویں جلد پہلی اشاعت ۱۴۳۱ھ/ ۲۰۱۰ء انجمن قمر الاسلام سلیمانیہ کراچی۔

[۳۶۵] فہرست اخباراتِ ہند، منشی محبوب عالم، اشاعت ۱۳۲۲ھ/ ۱۹۰۴ء کارخانہ پیسہ اخبار لاہور۔

[۳۶۶] کاشف اسرار نہانی یعنی روئیداد مقدمات قادیانی ،مولانا محمد کرم الدین دبیر، اشاعت ۱۳۲۱ھ/ ۱۹۰۴ء سراج المطابع جہلم۔

[۳۶۷] کلمۂ فضل رحمانی بجواب اَوہام غلام قادیانی، قاضی فضل احمد نقشبندی مجددی لدھیانوی، پہلی اشاعت ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء ادارہ تحفظ عقائد اسلامیہ کراچی، ضمن مجموعہ ''عقیدہ ختم النبوۃ''۔

[۳۶۸] کلمۃ فضل رحمانی بجواب اَوہام غلام قادیانی، پہلی اشاعت ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، ضمن مجموعہ ''احتساب قادیانیت''۔

[۳۶۹] محفل میلاد اور علماء عرب، مفتی محمد اکرام المحسن فیضی، اشاعت ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء انجمن ضیائے طیبہ کراچی۔

[۳۷۰] علامہ محمد نور بخش توکلی کی سیرت نگاری، میاں محمد ندیم، پہلی اشاعت ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۷ء پروگریسو بکس لاہور۔

[۳۷۱] مرآۃ التصانیف، مولانا حافظ محمد عبد الستار قادری چشتی، پہلی جلد، پہلی اشاعت ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء مکتبہ قادریہ لاہور۔

[۳۷۲] مشرق وسطیٰ، شجاعت اللہ صدیقی، پہلی اشاعت ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء فیروز سنز لمیٹڈ لاہور۔

[۳۷۳] مصر میں اُردو، محمد اسلم اصلاحی وغیرہ کے مضامین کا مجموعہ، پہلی اشاعت ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد۔

[۳۷۴] **مفید المفتی** عرف فقہ اسلامی، مولانا عبد الاوّل جونپوری، مع اضافات از سید ارشاد احمد عارف، اشاعت ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء مکتبہ غوثیہ ملتان۔

[۳۷۵] مقامات خیر، مولانا شاہ ابو الحسن زید فاروقی، دوسری اشاعت ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء شاہ ابو الخیر اکاڈمی دہلی۔

[۳۷۶] مکہ فقہ اکیڈمی کے فقہی فیصلے، رابطہ عالم اسلامی کے ماتحت قائم اسلامی فقہ اکیڈمی مکہ مکرمہ کے فقہی فیصلے، عربی سے ترجمہ از ڈاکٹر مفتی فہیم اختر ندوی، اضافہ شدہ اشاعت، سال اشاعت درج نہیں البتہ تقدیم ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء میں لکھی گئی، ایفا پبلی کیشنز دہلی۔

[۳۷۷] نقوشِ عظمت رفتہ، علامہ محمد اسحاق بھٹی پہلی اشاعت ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۶ء مکتبہ قدسیہ لاہور۔

عربی اخبارات ورسائل:

[۳۷۸] مجلۃ "آفاق الثقافة و التراث" مر کز جمعة الماجد دبئ۔

[۳۷۹] مجلۃ ''الاحمدية'' دبئ۔

[۳۸۰] روزنامہ "البلاد" الجزائر۔

[۳۸۱] سات روزہ ''الاربعاء'' جدہ۔

[۳۸۲] ماہنامہ ''الازهر'' قاہرہ۔

[۳۸۳] سات روزہ ''الاسلام'' قاہرہ۔

[۳۸۴] ماہنامہ "الاصلاح" الجزائر۔

[۳۸۵] سہ ماہی برقی مجلّہ "اقلام الهند"۔

[۳۸۶] روزنامہ ''الاهرام'' قاہرہ۔

[۳۸۷] ماہنامہ ''التوحيد'' قاہرہ۔

[۳۸۸] روزنامہ "الجزائر" الجزائر۔

[۳۸۹] مجلة "الحكمة "۔

[۳۹۰] روزنامہ "الحوار" الجزائر۔

[۳۹۱] روزنامہ "الحياة" الجزائر۔

[۳۹۲] روزنامہ ''الحياة'' لندن۔

[۳۹۳] سات روزہ "الخبر الاسبوعى " الجزائر۔

[۳۹۴] ماہنامہ ''الدعوة'' کراچی۔

[۳۹۵] چھ ماہی "الديبل" حیدرآباد سندھ۔

[۳۹۶] روزنامہ "الشروق" الجزائر۔

[۳۹۷] روزنامہ "صوت الاحرار" الجزائر۔

[۳۹۸] ماہنامہ ''الضياء'' دبئ۔

[۳۹۹] ماہنامہ ''طريق الحق'' قاہرہ۔

[۴۰۰] سات روزہ ''الفتح'' قاہرہ۔

[۴۰۱] ’’مجلة البحوث الاسلامیة‘‘ ریاض۔
[۴۰۲] ’’مجلة مجمع الفقه الاسلامی‘‘ جده۔
[۴۰۳] سالنامہ ’’معارف رضا‘‘ کراچی۔
[۴۰۴] ماہنامہ ’’المنهل ‘‘جدّہ۔
[۴۰۵] روزنامہ ’’النصر ‘‘قسنطینہ۔
[۴۰۶] روزنامہ "النهار الجدید" الجزائر۔
[۴۰۷] روزنامہ "وقت الجزائر "الجزائر۔

اُردواخبارات ورسائل:

[۴۰۸] سات روزہ ’’اخبار جہاں‘‘ کراچی۔
[۴۰۹] سات روزہ ’’اُردو میگزین‘‘ جدّہ۔
[۴۱۰] روزنامہ ’’اُردو نیوز‘‘ جدّہ۔
[۴۱۱] ماہنامہ ’’اعلیٰ حضرت‘‘ بریلی۔
[۴۱۲] سہ ماہی ’’انوارِ رِضا‘‘ جوہر آباد۔
[۴۱۳] سات روزہ ’’اہل حدیث‘‘، لاہور۔
[۴۱۴] چھ ماہی ’’الایام‘‘ کراچی۔
[۴۱۵] ماہنامہ ’’بشّار‘‘ کراچی۔
[۴۱۶] سات روزہ "بصیرت" لاہور۔
[۴۱۷] سہ ماہی "پیغام نور" نارووال۔
[۴۱۸] ماہنامہ ’’تجدید عہد‘‘ لاہور۔
[۴۱۹] ماہنامہ ’’ترجمان اہل سنت‘‘ کراچی۔
[۴۲۰] مجلّہ ’’تفہیم الاسلام‘‘ دینہ۔
[۴۲۱] ماہنامہ "جام نور" دہلی۔
[۴۲۲] ماہنامہ ’’الحقیقہ‘‘ شکر گڑھ۔
[۴۲۳] ماہنامہ "الخاتم انٹرنیشنل" گوجرانوالہ۔

[۴۲۴] سات روزہ "ختم نبوۃ" کراچی۔

[۴۲۵] ماہنامہ ''دارالفرقان'' راولپنڈی۔

[۴۲۶] سات روزہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ۔

[۴۲۷] سات روزہ ''رضوان'' لاہور۔

[۴۲۸] سات روزہ ''سراج الاخبار'' جہلم۔

[۴۲۹] ماہنامہ ''سوئے حجاز'' لاہور۔

[۴۳۰] تین ماہی ''سیریل شاہین'' بھیرہ۔

[۴۳۱] ماہنامہ ''شمس الاسلام'' بھیرہ۔

[۴۳۲] ماہنامہ ''ضیائے حرم'' لاہور۔

[۴۳۳] سات روزہ ''الفقیہ'' امرتسر۔

[۴۳۴] مجلّہ ''قلم وقرطاس'' ننکانہ۔

[۴۳۵] روزنامہ ''کوہستان'' راولپنڈی۔

[۴۳۶] ماہنامہ "**لانبی بعدی**" لاہور۔

[۴۳۷] ماہنامہ ''معارف رضا'' کراچی۔

[۴۳۸] سالنامہ ''معارف رضا'' کراچی۔

[۴۳۹] سہ ماہی ''**المنتھٰی**'' لاہور۔

[۴۴۰] ماہنامہ ''منہاج القرآن'' لاہور۔

[۴۴۱] ماہنامہ "مہر و ماہ" لاہور۔

[۴۴۲] ماہنامہ ''نوراسلام'' شرق پور۔

[۴۴۳] ماہنامہ ''نورالحبیب'' بصیرپور۔

مرزائی/قادیانی رسائل وکتب:

[۴۴۴] رُوحانی خزائن عرف مرزائی خزائن، مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف کا مجموعہ، اشاعت ۲۰۰۹ء مرزائی پبلی کیشنز ٹلفورڈ برطانیہ۔

[۴۴۵] **صلحاء العرب** ، محمد طاہر ندیم، پہلی جلد، پہلی اشاعت ۱۴۳۳ھ/۲۰۱۲ء مرزائی مرکز ٹلفورڈ برطانیہ۔

[۴۴۶] **مصالح العرب** ، محمد طاہر ندیم، پہلی اشاعت ۲۰۱۲ء مرزائی انٹرنیشنل پبلی کیشنز لمیٹڈ ٹلفورڈ برطانیہ۔

[۴۴۷] **مناظرات**، جلال شمس، پہلی جلد پہلی اشاعت ۱۴۳۹ھ/ ۲۰۱۸ء قادیانی جماعت ہالینڈ۔

[۴۴۸] **مواھب الرحمن** ، مرزا غلام احمد قادیانی، اردو ترجمہ از عامر بن عبدالعزیز الازہری و قاضی عبدالاحد، اکیسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں پہلی بار شائع کی گئی، دارالکتب علمیہ، ۵۔عثمان بلاک، نیوگارڈن ٹاؤن لاہور۔ مع عربی متن۔

[۴۴۹] ہفت روزہ "الفضل" ربوہ۔

[۴۵۰] ہفت روزہ ''الفضل انٹرنیشنل'' برطانیہ۔

[۴۵۱] ماہنامہ ''ریویو آف ریلیجنز'' قادیان۔

نوٹ:

علاوہ ازیں کمپیوٹر انٹرنیٹ کی متعدد عربی اور چند اُردو ویب سائٹس نیز بعض عربی ٹیلی ویژن چینلز کی نشریات سے استفادہ حاصل کیا گیا۔

OOOO

عربی زبان کے شاعر و ادیب، محقق، مفسر، محافظ عقیدۂ ختم نبوت
علامہ محمد حسن فیضی کے تحقیقی مقالات اور منظومات کا مجموعہ

احوال و آثارِ فیضی

۱۸۶۶ء - ۱۹۰۱ء

(مقالات، فتاوی، منظومات)

ترتیب و تقدیم

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی
محمد ثاقب رضا قادری

ورلڈ ویو پبلشرز